ت خ 331

مذاہب الاسلام

مولوی محمد نجم الغنی خاں رامپوری

رضا پبلی کیشنز
مین بازار داتا صاحب لاہور

58911

نام کتاب ———— مذاہب الاسلام

نام مصنّف ———— مولوی محمد نجم الغنی خاں رامپوری

مقدمہ ———— پروفیسر محمد ایوب قادری

طباعت ———— رمضان المبارک ۱۳۹۸ھ
اگست ۱۹۷۸ء

مطبع ———— مولا والا پرنٹرز لاہور

ناشر ———— رضا پبلی کیشنز۔ لاہور

قیمت : ۶۰ روپے

ضخامت $\frac{۲۰\times۲۶}{۸}$ صفحات ——۸۰۲

رضا پبلی کیشنز

مین بازار، داتا گنج بخش۔ لاہور

Marfat.com

مقدمہ

پروفیسر محمد ایوب قادری، کراچی

روہیلوں کے عہد اقتدار میں روہیل کھنڈ کے اکثر قصبات و بلاد علوم و فنون کا مرکز بن گئے۔ اطراف و جوانب سے بہت سے علماء و فضلا اور شعراء و حکماء اس علاقے میں آ کر سکونت پذیر ہوئے مولوی نجم الغنی خاں کے بزرگ ملا محمد سعید خاں، تیرہ سے ترک سکونت کر کے پہلے دہلی آئے۔ یہ خاندان چنگیز خاں کی نسل میں چغتہ برلاس ہے۔ محمد سعید خاں نے اس دور کے نامور عالم اور محدث شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے زانوئے ادب تہ کیا۔ ان ہی سے تمام مروجہ علوم حاصل کئے اور شاہ صاحب کے ہمراہ حج بیت اللہ کی سعادت سے بھی بہرہ اندوز ہوئے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے انتقال ۱۱۷۶ھ/۱۷۶۲ء کے بعد وہ روہیلوں کے مرکزی شہر بریلی گئے۔ اس وقت زمام اقتدار حافظ الملک حافظ رحمت خاں کے ہاتھ میں تھی۔ حافظ صاحب نے ملا محمد سعید خاں کو اپنے فرزند اکبر، عنایت خاں کی تعلیم و تربیت پر مقرر کیا اور سعید خاں کا بریلی ہی میں انتقال ہوا۔

شجاع الدولہ نواب وزیر کی ہوس ملک گیری اور ناعاقبت اندیشی سے حافظ رحمت خاں کی شہادت کے بعد روہیلوں کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ نواب فیض اللہ خاں ابن نواب علی محمد خاں، کو رام پور کا علاقہ ملا۔ بچے کھچے خاندانوں نے رام پور کا رُخ کیا۔ ملا سعید خاں کے پانچ فرزند بھی بریلی کی سکونت ترک کر کے رام پور پہنچے ان میں ایک ملا عبد الرحمٰن تھے جو ظاہری اور باطنی علوم میں کامل تھے۔ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ان کو "فضائل مآب" اور "فضیلت پناہ" لکھتے تھے۔ ۱۲۲۴ھ میں ملا عبد الرحمٰن کا انتقال ہو گیا۔ ان کے صاحبزادے مولوی عبد العلی خاں

Marfat.com

تھے جو نہایت فاضل اور رام پور میں مفتی عدالت تھے۔ ان کو شاعری کا بھی ذوق تھا اور علی تخلص کرتے تھے۔ ۱۲۷۸ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ یہ حکیم نجم الغنی خاں کے حقیقی دادا تھے۔ ان کے صاحبزادے مولوی عبد الغنی تھے جو ۱۲۴۴ھ میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے رام پور کے مشاہیر اکابر علماء مفتی شرف الدین، ملا غفران، اور مولوی عبد العلی خاں ریاضی داں وغیرہ سے تحصیل علوم کی۔ کچھ دنوں رام پور میں وکالت کی پھر وہ اودے پور میواڑ چلے گئے اور وہاں مختلف عہدوں پر فائز رہے۔ ملازمت سے سبکدوش ہونے کے بعد رام پور آ گئے۔ ۲ ر اپریل ۱۸۹۹ء کو مولوی عبد الغنی کا رام پور میں انتقال ہوا۔ ان ہی کے فرزند مولوی حکیم نجم الغنی خاں رام پوری ہیں جو اپنے دور کے نامور عالم، مدرس، مصنف اور مورخ گزرے ہیں۔ انھوں نے اردو کے تاریخی و علمی سرمائے میں گراں قدر اضافہ کیا ہے۔

مولوی نجم الغنی خاں رام پوری ۱۰ ر ربیع الاول ۱۲۷۶ھ مطابق ۸ ر اکتوبر ۱۸۵۹ء کو رام پور میں پیدا ہوئے۔ محمد نجم الغنی (۱۲۷۶ھ) ان کا تاریخی نام ہے وہ اپنے والد کے اکلوتے فرزند تھے۔ ان کی پرورش و تربیت پر خاص توجہ دی گئی۔ مولوی نجم الغنی خاں کی عمر ابھی چار سال کی تھی کہ ان کے والد مولوی عبد الغنی ۱۸۶۳ء میں بسلسلۂ ملازمت اودے پور چلے گئے لہذا ان کی ابتدائی تعلیم تمام تر اودے پور میں ہوئی۔

مولوی نجم الغنی خاں نے عربی و فارسی کی ابتدائی کتابیں اپنے والد مولوی عبد الغنی سے اودے پور میں پڑھیں اور پھر وہ ۱۳۰۱ھ میں رام پور آ گئے۔ انھوں نے علوم مروجہ کی تحصیل علمائے رام پور سے کی فلسفۂ قدیم کی بعض کتب شمس العلماء مولانا عبد الحق خیر آبادی سے پڑھیں اور عربی ادب کی تحصیل مولانا طیب عرب مکی سے کی دوسرے تمام علوم شمس العلماء مولانا حفیظ اللہ سے حاصل کئے ۱۸۸۹ء میں مدرسہ عالیہ رام پور سے درس نظامی کا امتحان درجہ اول میں پاس کیا۔ اس کے بعد علم طب کی تحصیل کی اطبائے لکھنؤ اور اپنے ماموں حکیم اعظم خاں رام پوری سے استفادہ کیا۔ حکیم اعظم خاں اپنے دور کے شہرت یافتہ حکیم تھے۔

تحصیل علوم میں مولوی نجم الغنی خاں نہایت محنت اور کوشش کرتے ٹمٹماتے ہوئے چراغ

Marfat.com

کے سامنے رات رات بھر مطالعہ کتاب میں گزار دیتے ۔ ایک مرتبہ رات کو مطالعہ کے دوران چراغ کی لَو سے ان کی پگڑی میں آگ لگ گئی لیکن بروقت آگاہ ہوگئے، طالب علمی کے زمانے میں لباس وطعام کی بھی کچھ پروا نہیں کرتے تھے ۔ ان کے شوق علم کا اندازہ اس واقعہ سے لگایئے کہ کہ اپنے ایک استاد کے یہاں کیاریوں کو سینچنے کے لیے روزانہ کنوئیں سے پانی کھینچتے تھے اور اس کام کے انجام دینے میں اکثر ان کے ہاتھوں میں آبلے پڑ جاتے تھے ایک اور واقعہ ملاحظہ ہو۔ مولوی نجم الغنی خاں رام پور میں ایک طبیب کے یہاں پڑھنے جایا کرتے تھے ۔ ان کا مکان نجم الغنی خاں کے گھر سے کافی فاصلے پر تھا ایک روز جبکہ موسلا دھار بارش ہو رہی تھی وہ پڑھنے کے لیے گئے۔ استاد نے کہلا دیا کہ ابھی بارش ہو رہی ہے سہ پہر کو آنا، مولوی نجم الغنی خاں بھیگتے ہوئے واپس چلے آئے ۔ اتفاق سے اس روز بارش نہیں تھمی ۔ سہ پہر کو پھر بھیگتے بھاگتے استاد کے یہاں پہنچے ۔ اُستاد اُن کے ذوقِ علم سے بہت متاثر ہوئے اور اپنے تساہل کی معافی چاہی ۔

تحصیلِ علم کے بعد نجم الغنی خاں نے طب کا مشغلہ اختیار کیا ۔ رجوع خلق خوب ہونے لگی ۔ بعض پیچیدہ بیماریوں کے علاج بھی کیے ۔ اس کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کا کام بھی جاری رہا ۔ پھر حکیم نجم الغنی خاں نے ریاست رام پور کی ملازمت اختیار کر لی، اور حضور تحصیل میں پیش کار مقرر ہوئے۔ اس کے بعد محکمہ اوقاف رام پور کے منصرم اور میونسپل بورڈ کے ممبر رہے ۔ سنہ ۱۸۹۰ء میں ملازمت سے مستعفی ہوگئے اور کچھ مدت کے بعد ریاست اودے پور "میواڑ" چلے گئے ۔ اور وکٹوریہ ہال لائبریری کے شعبہ فارسی کے لائبریرین مقرر ہوگئے ۔ لیکن جلد ہی رام پور واپس آگئے اور یہاں مختلف علمی، سماجی اور سیاسی خدمات انجام دیں ۔

حکیم نجم الغنی خاں شعبہ تاریخ کے منصرم، یونانی شفاخانوں کے انچارج، انجمن صفائی میونسپلٹی کے ممبر اور نواب حامد علی خاں رئیس رام پور کے درباری بھی رہے ۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء میں نواب حامد علی خاں نے یونانی شفاخانوں کا محکمہ توڑ دیا لہٰذا اختلاف رائے کی بنیاد پر حکیم نجم الغنی خاں نے رام پور چھوڑ دیا اور اودے پور چلے گئے اور وہاں یکم نومبر سنہ ۱۹۰۱ء کو مہارانا ہائی اسکول میں ہیڈ مولوی

Marfat.com

ہو گئے۔ اودے پور میں قیام کے زمانے میں بھی تصنیف و تالیف کا کام جاری رہا۔ بلکہ جلد ہی ان کی اچھی خاصی شہرت ہو گئی اور ملک کے مشاہیر ان سے ملاقات کے لیے اودے پور پہنچنے لگے۔

ریاست اودے پور کی طرف سے بھی حکیم نجم الغنی خاں کی ہمیشہ قدر دانی ہوئی۔ عوام و خواص سب ان کی بڑی عزّت کرتے تھے۔ انہوں نے ہمیشہ اپنے فرائض بحسن و خوبی انجام دئے۔ طلبہ کے ساتھ وہ ہمیشہ شفقت و محبت سے پیش آتے تھے۔

ایک مرتبہ حکیم نجم الغنی خاں کو حیدر آباد جانے کا بھی اتفاق ہوا۔ مہاراجا سرکشن پرشاد نے نظام حیدر آباد سے ملاقات کرائی۔ بوقت رخصت پانچ سو روپیہ مرحمت ہوئے اور حیدر آباد آنے کی دعوت بھی دی گئی۔ مگر انہوں نے وہاں جانا پسند نہیں کیا۔

اوائل جولائی ۱۹۲۴ء میں اودے پور کی ملازمت سے سبکدوش ہو کر اپنے وطن مالوف رام پور آگئے اور سارا وقت مطالعہ کتب اور تصنیف و تالیف میں صرف کرنے لگے جو کام بڑے بڑے علمی اداروں کے کرنے کے تھے وہ مولوی نجم الغنی خاں نے تنہا انجام دیئے۔ ریاست رام پور کی معارف پروری کی بدولت اودے پور کے قیام کے زمانے میں بھی ۱۹۱۵ء سے نجم الغنی خاں کو پچاس روپیہ ماہانہ وظیفہ ملتا تھا مگر رام پور آنے کے بعد وظیفے کی رقم سو روپیہ ماہانہ ہو گئی۔ طعام اور سواری وغیرہ کا انتظام ریاست کی طرف سے اس کے علاوہ تھا۔

ایک مرتبہ مولوی نجم الغنی خاں کو نواب حامد علی خاں رئیس رام پور (ف ۱۹۳۰ء) کے عتاب کا سامنا کرنا پڑا۔ صورت یہ ہوئی کہ روہیلہ ریاست کے بانی نواب علی محمد خاں (ف ۱۱۶۲ھ) کو ایک روہیلہ سردار داؤد خاں نے پرورش کیا تھا۔ وہ داؤد خاں کو ایک لڑائی میں موضع بانکولی تحصیل بہیڑی (ضلع بریلی۔ یوپی) سے کم سنی میں ہاتھ لگے تھے۔ جاٹ قبیلہ کے چشم و چراغ تھے، داؤد خاں کے کوئی اولاد نہ تھی اس لیے اس نے علی محمد خاں کی نہایت اعلیٰ پیمانے پر پرورش اور تعلیم و تربیّت کی اور اپنا جانشین مقرر کیا۔ علی محمد خاں روہیلوں کے سردار اور ریاست کے بانی ہوئے۔ یہی بات حکیم نجم الغنی خاں نے اپنی کتاب اخبار الصنادید (تاریخ روہیل کھنڈ) طبع اوّل

Marfat.com

۱۹۰۴ء میں لکھ دی۔ بھلا یہ بات نواب حامد علی خاں کو کب گوارا ہو سکتی تھی۔ نواب کی رشتہ داری جالندھر کے سادات میں ہو چکی تھی اور سادات جالندھر نے نواب حامد علی خاں کے لیے ایک "شجرۂ سیادت" بھی مرتب کر دیا تھا۔ نواب حامد علی خاں نے حکیم نجم الغنی کو اودے پور سے طلب کر لیا۔ دربار میں حاضر ہوئے۔ نواب نے نہایت غم و غصہ کا اظہار کیا اور فیصلہ ہوا کہ اخبار الصنادید (طبع اوّل ۱۹۰۴ء) بحق سرکار ضبط اور نذرِ آتش، اس کتاب کا ایک ایک نسخہ حاصل کر کے جلایا گیا اور کتاب پر جو رقم خرچ ہوئی تھی وہ نجم الغنی خاں کو ادا کی گئی۔ خاکسار کے خاندان میں اخبار الصنادید کا یہ نادر نسخہ (طبع اوّل) محفوظ تھا جو اب پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی (کراچی) لائبریری کی زینت ہے اور طبع اوّل کا ایک جلا ہوا نسخہ ترقی اُردو بورڈ (کراچی) کے کتب خانے میں بھی ہے۔ ۱۹۱۸ء میں نجم الغنی خاں نے اخبار الصنادید کا دوسرا اڈیشن تیار کر کے شائع کرایا جس میں نواب حامد علی خاں رئیس رام پور کے حسب الحکم سادات کا نسب نامہ شامل کیا گیا مگر اتفاق کی بات نواب حامد علی خاں ۱۹۳۰ء میں فوت ہو گئے اور نجم الغنی خاں زندہ رہے۔ چنانچہ ان کے قلم حقیقت رقم نے ایک کتاب "مختصر تاریخ ریاست رام پور" لکھ کر اصل حقیقت پھر ظاہر کر دی۔ حکیم نجم الغنی خاں کے ہاتھ کا لکھا ہوا قلمی نسخہ ہماری نظر سے گزرا ہے ہم نے اس کی ایک ٹائپ شدہ نقل پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی (کراچی) کی لائبریری میں داخل کر دی ہے۔

حکیم نجم الغنی خاں نے اخبار الصنادید (طبع دوم) علامہ اقبال کی خدمت میں ارسال کیا جس کی رسید اور رائے دیتے ہوئے علامہ اقبال نے حکیم نجم الغنی خاں کو مندرجہ ذیل خط لکھا۔

لاہور۔ ۱۴ ر دسمبر ۱۹۱۸ء

مخدوم و مکرم جناب قبلہ حکیم صاحب۔ السلام علیکم

اخبار الصنادید کی دو جلدوں کے لیے سراپا سپاس ہوں۔ میں نے پہلی جلد کو بالخصوص نہایت دلچسپی سے پڑھا۔ قوم افغان کی اصلیت پر آپ نے خوب روشنی ڈالی ہے۔ کثا مرہ غالباً اور افاغنہ یقیناً اسرائیلی الاصل ہیں۔ قاضی امیر احمد شاہ رضوانی

Marfat.com

جو خود افغان ہیں ایک دفعہ مجھ سے فرماتے تھے کہ لفظ "وغ" قدیم فارسی میں بمعنی "بت" آیا ہے اور افغان میں الف سالبہ ہے چونکہ ایران میں بود و باش رکھنے کے وقت افغان بت پرست نہ تھے اس واسطے ایرانیوں نے اُنہیں افغان کے نام سے موسوم کیا ہے۔

میرے خیال میں حال کی پشتو زبان میں بہت سے الفاظ عبرانی اصل کے موجود ہیں۔ اگر تحقیق کی جائے تو مجھے یقین ہے نہایت بارآور ہوگی۔ آپ کا طرزِ تحریر نہایت سادہ اور مؤثر ہے اور بحیثیت مجموعی آپ کی تصنیف تاریخ کا عمدہ نمونہ ہے۔

آپ کا مخلص

محمد اقبال بیرسٹرایٹ لا

حکیم نجم الغنی خاں کا سارا وقت مطالعہ کتب اور تصنیف و تالیف میں صرف ہوتا تھا۔ وہ دن کا ایک حصہ رام پور کے سرکاری کتب خانے میں گزارتے تھے اور بقیہ حصہ اپنے گھر میں تصنیف و تالیف میں صرف کرتے تھے۔ لوگوں سے بہت کم ملتے تھے۔ رام پور کا ایک خاص محدود علمی طبقہ تھا۔ جس سے ان کا رابطہ تھا۔ اکثر لوگ ان کی علمی حیثیت اور مرتبے سے بھی بے خبر تھے۔

جب خواجہ حسن نظامی، نواب حبیب الرحمٰن خاں شروانی، مولانا عبدالحلیم شرر، مولوی رضی الدین بسمل بدایونی (مؤلف کنز التاریخ) اور علامہ شبلی نعمانی جیسے مشاہیر ملت مولوی نجم الغنی خاں سے ملنے ان کے مکان پر جاتے تھے تو اہلِ محلہ کو نجم الغنی خاں کی حیثیت اور علمی مرتبے کا اندازہ ہوتا تھا۔

حکیم نجم الغنی کی زندگی بہت سادہ تھی۔ صبح کو جب تک وہ بیس صفحے نہیں لکھ لیتے تھے۔ مکان سے نہیں نکلتے تھے۔ ان کے اوقات نہایت منضبط تھے۔ اسی اصول پرستی اور نظام الاوقات کی پابندی کا نتیجہ ہے کہ اُنھوں نے اتنی ضخیم کتابیں اپنی یادگار چھوڑیں۔

حکیم نجم الغنی خاں نے جس موضوع پر قلم اُٹھایا اس کا حق ادا کر دیا ہے کوئی پہلو تشنہ نہیں

Marfat.com

چھوڑا ہے۔ بہت سی قلمی کتابیں ان کی تصانیف کے ذریعے اہلِ علم سے متعارف ہوئیں۔ تاریخ اودھ اور تاریخ روہیل کھنڈ پر جو کچھ انہوں نے لکھا ہے وہ ان کی محنت اور تدوین کی زندہ مثال ہے۔ نصف صدی گزرنے کے بعد بھی اس موضوع پر کوئی قابلِ قدر کام نہیں ہوا۔ وہ تاریخ کو مذہب یا عقیدے کے قلم سے نہیں لکھتے تھے۔

حکیم نجم الغنی خاں کو ہمیشہ کتابوں کی تلاش رہتی تھی۔ کتابوں اور تاریخی آثار دیکھنے کے لیے سفر بھی کرتے تھے۔ استاذی المحترم مولوی اسد علی خاں رام پوری مرحوم (ف ۱۹۵۶ء) اور مولوی حکیم عبدالغفور آنولوی (ف ۱۹۶۴ء) کا بیان ہے کہ حکیم نجم الغنی خاں اکثر آنولہ، بریلی اور بدایوں آتے۔ ان بستیوں کے پرانے خاندانوں کے افراد سے ملتے اور ان کے پرانے ذخیروں، کتابوں اور کاغذات کو دیکھتے تھے۔ ۱۹۱۵ء میں حکیم نجم الغنی خاں آنولہ آئے اور بعض اہلِ شہر کے ہمراہ وہ اہائی چھترا (رام نگر) کا قلعہ دیکھنے گئے۔ مولوی اسد علی خاں کا بیان ہے کہ وہ روہیل کھنڈ کے آثار و عمارات پر بھی کتاب لکھنے کے لیے مواد جمع کر رہے تھے جو غالباً تیار نہ ہو سکی۔

جب ۱۹۳۰ء میں نواب حامد علی خاں کا انتقال ہو گیا اور نواب رضا علی خاں (ف ۶ مارچ ۱۹۶۶ء) سریر آرائے حکومت ہوئے تو انہوں نے ریاست کے نظم و نسق میں بعض تبدیلیاں اور اصلاحات کیں اور ریاست کے آمدنی و خرچ کو متوازن کرنے کی غرض سے بہت سے وظیفے بند کر دیے۔ مولوی نجم الغنی خاں بھی اس لپیٹ میں آئے مگر بعض حضرات کی ... رش سے ان کا وظیفہ بحال ہوا اور ان کو ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۱ء کو کتب خانہ سرکاری (رام پور) کا ناظم مقرر کر دیا گیا۔ یہ ذمہ داری برائے نام تھی۔ اس معاملے میں خواجہ حسن نظامی نے خاص طور سے کوشش کی تھی۔

نواب رضا علی خاں کے مسند نشین ہونے کے موقع پر جب خواجہ حسن نظامی رام پور تشریف لے گئے تو ۲ ربیع الاول ۱۳۴۹ھ (۲۹ جولائی ۱۹۳۰ء) بروز سہ شنبہ مولوی حکیم نجم الغنی خاں سے بھی ملنے گئے۔ اس روداد کو خواجہ صاحب ہی کی زبانِ قلم سے سنئے۔

| اور اس (ناشتہ) کے بعد مولانا نجم الغنی صاحب مؤرخ سے ملنے گیا۔ جو موجودہ

Marfat.com

زمانے کے سب سے عمدہ اور بہت زیادہ اور نہایت محققانہ اور آزادانہ اور بے باکانہ لکھنے والے مؤرخ ہیں۔ شمس العلماء مولانا ذکاء اللہ صاحب مرحوم دہلوی نے آخر زمانے میں تاریخ کی بہت بڑی بڑی جلدیں لکھی ہیں۔ مگر مولانا نجم الغنی خاں صاحب کی کتابیں تعداد میں بھی بہت زیادہ ہیں اور ضخامت میں بھی زیادہ ہیں۔ تاریخ کے علاوہ طب وغیرہ علوم وفنون کی بھی انہوں نے بہت اچھی اچھی کتابیں لکھی ہیں۔ شہرۂ آفاق فلاسفروں اور مصنفوں کی طرح ایک نہایت مختصر اور سادہ مکان میں بیٹھے تھے چاروں طرف کتابوں اور نئے مسودات کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ ساٹھ ستر کے قریب عمر ہے۔ بال سب سفید ہو گئے ہیں مگر کام کرنے کی انرجی اور مستعدی جوانوں سے زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ بہت عمدہ پھل کھلائے پان کھلائے اور اپنی تازہ تصانیف بھی دکھائیں۔ ایک کتاب اودے پور کی نسبت لکھی ہے۔ مولانا شبلی مرحوم نے اورنگ زیب پر ایک نظر کے نام سے بہت اچھی کتاب شائع کی تھی مگر وہ راجپوتانے کے واقعات سے بے خبر تھے۔ مولانا نجم الغنی خاں صاحب نے راجپوتانہ کی مستند تاریخوں سے اورنگ زیب کی تاریخی حمایت کا حق ادا کیا ہے اور اودے پور کے مہارانا کے اس غرور اور گھمنڈ کو توڑ پھوڑ کر مسمار کر دیا ہے جس میں وہ آج تک مبتلا ہے۔ موجودہ مہارانا کے والد ۱۹۱۱ء کے شاہی دربار میں دہلی میں آئے تو شہر کے باہر ٹھیرے کیونکہ ان کے ہاں یہ عہد ہے کہ دہلی میں فاتح کی حیثیت سے داخل ہوں گے۔ انگریزوں نے بھی اودے پور کے خیالی پلاؤ کی مخالفت نہیں کی اور مہارانا کو دہلی کے اندر آنے کے لیے مجبور نہیں کیا تاکہ ان کی آن بان باقی رہے مگر مولانا نجم الغنی صاحب کی اس تاریخ کو پڑھ کر اودے پور کے سب نشے ہرن ہو جائیں گے اور وہ طلسم ٹوٹ جائے گا جو اودے پور کی فرضی روایتوں نے ہندو قوم کے دل و دماغ میں

Marfat.com

بنا رکھا ہے کہ اودے پور کا مہارانا کبھی مسلمان سلطنت کے سامنے نہیں جھکا اور کبھی مسلمانوں سے مغلوب نہیں ہوا۔

میں نے مولانا سے یہ کتاب لے لی اور میں اس کو اپنے اہتمام سے اور اپنے خرچ سے شائع کروں گا۔ مولانا نے اس کا نام تاریخ اودے پور رکھا ہے مگر میں نے اس کے نئے نام تجویز کئے ہیں جن میں سے ایک غرور شکن ہے اور دوسرا اودے پور کا فرضی طلسم ہے۔ یہ کتاب خدا نے چاہا بہت جلدی شائع ہو جائے گی۔ مولانا نجم الغنی صاحب بہت زیادہ کام کرتے ہیں۔ ان کی عمر اور ان کی محنت کو دیکھ کر مجھے بہت غیرت آئی کہ مجھے اپنے زیادہ کام کا فخر رہتا ہے حالانکہ مولانا نجم الغنی صاحب مجھ سے زیادہ بوڑھے ہیں مگر کئی گنے زیادہ کام کرتے ہیں۔

رخصت ہوا تو مولانا سواری تک پہنچانے آئے۔ قدیم بزرگوں کی تہذیب و شائستگی کا وہ ایک مکمل نمونہ ہیں۔ (ضمیمہ نظام المشائخ دہلی۔ اگست ۱۹۳۰ء صفحہ ۱۰)

مسلسل علمی کام کرنے کی وجہ سے مولوی نجم الغنی خاں بیمار رہنے لگے جون ۱۹۳۲ء میں درد سر کا دورہ پڑا علاج کی غرض سے بریلی گئے۔ پہلے سرکاری اسپتال میں علاج ہوا پھر ایک انگریز اسپیشل ڈاکٹر کو دکھلایا مگر وقت پورا ہو چکا تھا۔ ۳۰ رجون ۱۹۳۲ء کو وہ بریلی سے رام پور روانہ ہوئے اور راستے ہی میں اپنی جان ۳۰ رجون اور یکم جولائی کی درمیانی شب میں جان آفریں کے سپرد کر دی وہ رام پور میں شاہ درگاہی کے قبرستان میں دفن ہوئے۔

رامپور کے اخبار دبدبۂ سکندری مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۳۲ء میں اس حادثہ جانکاہ پر اس طرح اظہارِ خیال کیا گیا ہے۔

"دنیائے اسلام اور دنیائے علم و ادب میں یہ خبر انتہائی حزن و الم سے سنی جائے گی کہ رام پور کا ایک مشہور و مایۂ ناز اور ہمہ داں مورخ جناب مولوی حکیم نجم الغنی خاں صاحب یکم جولائی ۱۹۳۱ء کو بریلی سے رام پور آرہے تھے کہ بعد

دوپہران کا انتقال ہوگیا - آپ برائے علاج بریلی گئے ہوئے تھے - وہ مشرقی زبانوں کے جید فاضل اور عالم بے بدل تھے - آپ کی تصنیفات ہندوستان میں مشہور ہیں - آپ کے تبحر علمی کی وجہ سے شاہِ ایران نے مولانائے مرحوم کو تمغۂ فضیلت عطا فرمایا تھا - آپ نے تصنیفات میں علم و فضل کے دریا بہا دئے ہیں جو آپ کی حقیقی اور ابدی یادگار ہیں اور جن کی وجہ سے مرحوم کا نام نامی صفحۂ روزگار پر ثبت رہے گا"

قطعات تاریخ انتقال

(۱)

از منشی رشید اللہ خاں خوش نویس مدرسہ عالیہ رام پور

خانِ نجم الغنی والا قدر — ذی شرف باکرم و باشوکت
عالم و فاضل و دانا و حکیم — صاحب دولت و اہلِ ثروت
در جہاں بود طبیب حاذق — در گروہِ شرفا ذی عزت
بست و ششم ماہ صفر آدینہ — یک بیک کرد چوں حضرت رحلت
گفتمش مصرعۂ تاریخ رشید — رفت با حوصلہ سوئے جنت

۱۳۵۱ھ

(۲)

از مولوی حاجی محمد فیاض الدین خاں، فیاض رام پوری

مولوی نجم الغنی خاں مجد مؤرخ بے مثال — عالم و فاضل محقق، عاقل و کامل ذکا
رفت در شہر بریلی تا شود صحت حصول — آں مؤرخ شد چو در امراض مہلک مبتلا
روح در راہ بریلی قبض شد از جسم زار — از علاج خود واپس شد وطن اہلِ صفا
روز جمعہ رفت شب ماہ یکم جولائی بود — رفتہ از دنیا سوئے فردوس از حکمِ خدا

Marfat.com

در مزار شاہ درگاہی لحد تعمیر شد	از فغانش بر الم گشتہ عزیز و اقربا
نیست جائے دم زدن در حکم رب العالمین	مولوی شمس الغنی خاں صبر کن اندر بلا
یافتہ ہاتف در رنج و الم فیاض را	گفت شد واصل بحق نجم الغنی اہل صفا
	۱۹۳۲ء

نجم الغنی خاں شعر و شاعری کا بھی ذوق رکھتے تھے۔ نجمی تخلص تھا۔ وہ اپنی ضخیم اور وقیع تصنیفات کی بدولت زندہ جاوید ہیں۔ ان کی تالیفات کی فہرست درج ذیل ہے۔

۱۔ تاریخ اودھ ۱۹۱۰-۱۴ء میں حکیم نجم الغنی خاں نے تاریخ اودھ کے عنوان سے چار جلدوں میں ایک ضخیم کتاب لکھی جس کا پہلا اڈیشن مطبع نیر اعظم مراد آباد و مطبع مطلع العلوم مراد آباد سے شائع ہوا۔ اس کتاب کا دوسرا اڈیشن پانچ جلدوں میں نولکشور پریس لکھنؤ سے ۱۹۱۹ء میں شائع ہوا۔ جنوری ۱۹۷۸ء میں اس کتاب کی پہلی جلد نفیس اکیڈمی کراچی نے نہایت اہتمام سے شائع کی ہے۔ راقم الحروف محمد ایوب قادری نے اس پر مقدمہ لکھا ہے۔ پچھلے دنوں تاریخ اودھ کی تلخیص لکھنؤ سے ایک جلد میں شائع ہوئی ہے۔

۲۔ عقود الجواہر فی احوال البواہر
۳۔ سلک الجواہر فی احوال البواہر
} یہ دونوں رسالے بوہروں کے حالات میں ہیں اور مطبع نیر اعظم مراد آباد میں چھپے ہیں۔

۴۔ اخبار الصنادید (دو حصے) یہ روہیلوں اور روہیل کھنڈ کی مفصل تاریخ ہے۔ اس کا پہلا اڈیشن پیسہ اخبار لاہور میں چھپا تھا اور دوسرا اڈیشن ۱۹۱۸ء میں مطبع نولکشور لکھنؤ سے شائع ہوا۔

۵۔ کارنامہ راجپوتاں۔ راجستھان کی تاریخ ہے مطبع روزانہ اخبار بریلی سے شائع ہوئی ہے۔

۶۔ وقائع راجستھان۔ یہ بھی راجپوتانے کی تاریخ ہے اور مطبع روزنامہ ہمدم لکھنؤ سے شائع ہوئی ہے۔

Marfat.com

۷- تاریخ راجپوتانہ - یہ کتاب مطبع پیسہ اخبار لاہور سے شائع ہوئی ہے۔

۸- نہج الادب - فارسی قواعد، اصول ادب، صنائع بدائع اور علم بیان پر مفصل تصنیف ہے۔ ۱۹۱۹ء میں مطبع نولکشور لکھنؤ سے شائع ہے۔

۹- رسالہ نجم الغنی - یہ نہج الادب کا خلاصہ ہے۔ مطبع احمدی رام پور سے شائع ہوا ہے۔

۱۰- منتہی القواعد عرف قواعد حامدی - اردو زبان میں کتاب لکھی گئی ہے۔

۱۱- شرح نکتہ رسالہ عبدالواسع ہانسوی - یہ فارسی رسالہ منتہی القواعد کے ساتھ چھپا ہے۔

۱۲- بحر الفصاحت - یہ اپنے موضوع پر اہم اور ضخیم کتاب ہے۔ پنجاب یونیورسٹی کے اردو فاضل کے کورس میں داخل رہی ہے۔ ایک مرتبہ مطبع سرور قیصری رام پور میں اور دو مرتبہ مطبع نول کشور لکھنؤ سے شائع ہو چکی ہے۔

۱۳- مفتاح البلاغت - یہ بحر الفصاحت کا انتخاب ہے اور مطبع پیسہ اخبار لاہور سے شائع ہوا ہے۔

۱۴- خواص الادویہ - یہ کتاب ادویۂ مفردہ کے بیان میں ہے۔ تین جلدوں میں مطبع پیسہ اخبار لاہور سے شائع ہوئی ہے۔

۱۵- خزانتہ الادویہ - یہ کتاب چار جلدوں میں مطبع نولکشور لکھنؤ سے شائع ہوئی ہے۔

۱۶- خزائن الادویہ - یہ کتاب آٹھ ضخیم جلدوں میں مطبع پیسہ اخبار لاہور سے شائع ہوئی ہے۔

۱۷- قرابادین نجم الغنی - یہ مرکب ادویہ کے بیان میں ضخیم کتاب ہے مطبع نولکشور لکھنؤ سے دو مرتبہ چھپ چکی ہے۔

۱۸- القول الفیصل فی شرح الطہر المتخلل - شرح وقایہ کے مسئلہ متخلل کی شرح عربی زبان میں لکھی ہے۔ مذاہب الاسلام کے آخر میں یہ رسالہ مطبع احمدی میں ۱۹۰۱ء میں چھپا ہے۔

Marfat.com

۱۹۔ مختصر الاصول۔ یہ کتاب اصول فقہ میں ہے، مطبع نیر اعظم مراد آباد سے شائع ہوئی ہے۔

۲۰۔ مزیل الغواشی۔ اصول شاشی کی شرح ہے۔ مطبع نولکشور لکھنؤ سے شائع ہو چکی ہے۔

۲۱۔ تہذیب العقائد۔ عقائد نسفی کی شرح ہے۔ کئی مرتبہ مطبع نامی لکھنؤ سے شائع ہو چکی ہے۔

۲۲۔ تعلیم الایمان۔ فقہ اکبر کی ضخیم شرح ہے۔ مطبع نولکشور لکھنؤ سے شائع ہوئی ہے۔

۲۳۔ تذکرۃ السلوک۔ تصوف وسلوک سے متعلق کتاب ہے اس میں مصطلحات صوفیہ کی فہرست باعتبار حروف تہجی شامل ہے۔ آخر میں دو تین فتوے بھی شامل ہیں۔

۲۴۔ شرح سراجی۔ علم فرائض میں نہایت اہم اور مفید کتاب ہے مطبع سرکاری رام پور میں طبع ہوئی ہے۔

۲۵۔ معیار الافکار۔ یہ فارسی زبان کا رسالہ مطبع احمدی رام پور سے شائع ہوا ہے۔

۲۶۔ شرح چہل کاف۔ یہ رسالہ مطبع نیر اعظم مراد آباد سے شائع ہوا ہے۔

۲۷۔ مفتاح المطالب۔ یہ رسالہ قرآن کی آیات سے فال نکالنے کے بیان میں ہے اور شیخ محی الدین ابن عربی کے ایک عربی رسالہ کا اُردو ترجمہ ہے۔ مطبع سرور قیصری رام پور سے شائع ہو چکا ہے۔

۲۸۔ تاریخ ریاست حیدر آباد دکن۔ حیدر آباد دکن کی مفصل تاریخ ہے۔ مطبع نولکشور لکھنؤ سے شائع ہو چکی ہے۔

۲۹۔ مختصر تاریخ رام پور۔ اس کی کیفیت بیان کی جا چکی ہے۔

۳۰۔ تسہیل اللغات۔ یہ کتاب اُردو زبان میں لغات و مصطلحات پر لکھی تھی۔ ۱۹۲۸ء میں حرف سین تک لکھی جا چکی تھی۔ یہ مواد دو جلدوں میں آیا تھا۔ جلد اول ۶۳۴ صفحات پر اور جلد دوم ۵۳۴ صفحات پر مشتمل تھی۔ نجم الغنی خاں نے دونوں جلدیں نواب سر رضا علی خاں رئیس رام پور کو پیش کر دی تھیں۔ صرف دوسری جلد رضا لائبریری رام پور میں موجود ہے۔

۳۱۔ تاریخ اودے پور۔ مولوی نجم الغنی خاں سے یہ کتاب خواجہ حسن نظامی نے لے لی تھی،

Marfat.com

غالباً شائع نہ ہو سکی۔

۳۲۔ دیوان نجمی۔ حکیم نجم الغنی خاں شاعرانہ ذوق رکھتے تھے۔ نوجوانی میں خوب شعر کہتے تھے۔ ۱۶ سال کی عمر تک جو کچھ کہا تھا۔ اس کا انتخاب کر کے دیوان نجمی کے نام سے ۲۷ نومبر ۱۹۲۹ء کو رضا لائبریری رام پور میں داخل کر دیا ہے۔ اس مجموعہ کلام میں غزلیات، واسوخت قصائد وغیرہ ہیں۔

مذاہب الاسلام حکیم نجم الغنی خاں جب عقائد نسفی کی شرح لکھ رہے تھے تو مطالعہ ترتیب مواد کے دوران اسلام کے مختلف مذاہب اور فرقوں کی تحقیق بھی کرتے رہے۔ اس طرح ان کو اس کتاب کی تالیف کا خیال پیدا ہوا وہ خود لکھتے ہیں[۱]

"مسلمانوں کے واسطے اس بات کی بڑی ضرورت ہے کہ ان کو اپنے ہاں کے تمام نہیں تو اکثر مذاہب سے واقفیت ہو کیونکہ اپنے اور غیر مذہب میں امتیاز حاصل رہے۔ اس فن کی جامع اور مفصل کتاب اُردو اور فارسی میں تو آج تک لکھی ہی نہیں گئی یا لکھی گئی ہے تو ہم تک نہیں پہنچی۔ عربی میں بھی جہاں تک تلاش کی گئی تو فرقہائے اسلام کے حال میں یکجائی بیان نہیں ملا۔ مجھ کو علم کلام سے بہت دلچسپی ہے۔ اس فن میں میں نے کئی کتابیں لکھی ہیں۔ جب عقائد نسفی کی شرح زبان اُردو میں لکھنے لگا تو اس کے ساتھ ہی ساتھ مذاہب کی تحقیق بھی کرتا رہا۔ یہاں تک کہ بڑی جستجو کے بعد ایک اچھا خاصا ذخیرہ فراہم ہو گیا جس کو مرتب کر کے ایک کتاب کی صورت میں کر لیا اور اس کا نام مذاہب الاسلام رکھا۔ اس فن میں ایسی کافی و وافی کتاب کا تیار ہو جانا محض تائید ایزدی ہے۔"

---

[۱] مذاہب الاسلام از حکیم نجم الغنی خاں رام پور (لکھنؤ ۱۹۲۴ء) ص ۴-۵

Marfat.com

فاضل مؤلف کتاب کی حیثیت اور حقیقت کے متعلق لکھتے ہیں ۵۲

"میں نے احتیاطاً ہر اہم اور نادر واقعہ کا حوالہ حتی الوسع بقید نام و جلد کتاب اس کتاب کے ہر صفحہ پر لکھنے کی کوشش کی ہے اور اس طرح میں نے اپنا وہ فرض ادا کر دیا ہے جو بحیثیت ناقل میرے ذمہ تھا۔ میرا مقصود اس تحریر سے صرف مذاہب اسلامیہ کے حالات کا لکھنا ہے۔ کسی مسئلہ عقائد کا فیصل اور طے کرنا یا ایک مذہب کو دوسرے مذہب پر ترجیح دینا یا کسی مذہب کو حق اور کسی کو باطل ثابت کرنا یا کسی کی خوبی اور کسی کی برائی اپنی جانب سے پیدا کرنا مقصود نہیں جیسا کہ میری بے رد و رعایت تحریر سے ثابت ہوگا۔"

مذاہب الاسلام کے مطالعہ سے مؤلف کی تبحر علمی، محنت اور دقت نظر کا اندازہ ہوتا ہے۔ انہوں نے اس کتاب کی تالیف کے لیے مواد کی فراہمی میں بڑی کوشش کی ہے اور حتی الوسع اصل ماخذ تک ان کی رسائی ہوئی ہے۔ بہت سے فرقے اپنے عقائد کی کتابیں عام مسلمانوں سے چھپا کر رکھتے ہیں مؤلف نے اُن کتابوں کے حصول کی بھی کوشش کی ہے اور اکثر ان کو اس سلسلے میں کامیابی ہوئی ہے۔

حکیم نجم الغنی خاں نے اس کتاب میں اسلام کے بنیادی عقائد، اختلافات کا آغاز، مذہب اہلِ سنت کی تعریف و حیثیت، مختلف مذاہب کا شیوع، روافض و خوارج کا آغاز، ان کی تقسیم در تقسیم، اُن کے علاوہ مختلف فرقوں اور گروہوں کا بیان، نہایت شرح و بسط کے ساتھ کیا ہے۔ اس موضوع پر یہ کتاب اردو زبان میں ایک نوع کی دائرۃ المعارف ہے۔ شاید روافض و خوارج کی تاریخ اور مختلف قدیم فرقوں کے بیان میں اس سے زیادہ معلومات یکجا کہیں نہیں مل سکتیں۔

برِصغیر پاک و ہند میں جو مختلف مذہبی فرقے مثلاً مہدوی، نوربخشی، دینِ الٰہی، روشنائی،

---

۵۲ ایضاً ص ۵

Marfat.com

فرلود، خوجے، بوہرے، وہابی، نیچری، قادیانی اور اہلِ قرآن وغیرہ وجود میں آئے ہیں۔ ان پر بھی سیر حاصل بحث ہے۔

اس کتاب کا پہلا اڈیشن اس صدی کے پہلے عشرے میں شائع ہوا تھا۔ للذا بعض فرقوں کے ارتقاء کی تدریجی صورت کی پوری تصویر نہیں ملتی مثلاً" قادیانیوں کی لاہوری شاخ، دکن میں قادیانیوں سے ملتی جلتی تحریک" چن بشیشور صدیق دیندار کی جماعت" اور بلوچستان کے ذکری فرقے کا ذکر نہیں ملتا۔

اسی طرح وہابیوں (اہلِ حدیث) کے بعض اکابر مثلاً" میاں نذیر حسین اور نواب صدیق حسن خاں (بھوپالی) کی سرگرمیوں کا ذکر تو ہے مگر مولوی محمد حسین بٹالوی (ایڈیٹر اشاعۃ السنہ) مولوی ثناء اللہ امرتسری اور مولوی عبدالوہاب ملتانی (بانی جماعت غرباء اہلِ حدیث) اور اہلِ قرآن کے سلسلے میں خواجہ احمد دین امرتسری، مولوی اسلم جے راج پوری اور چودھری غلام احمد پرویز کے افکار کی صدائے بازگشت اس کتاب میں نہیں ملتی۔

حکیم نجم الغنی خاں نے سرسید احمد خاں کے مذہبی افکار پر وضاحت سے لکھا ہے اور کہیں کہیں مولانا شبلی نعمانی پر تعاقبات بھی کئے ہیں۔

فاضل مؤلف کے زمانے میں بین الاقوامی علمی و فکری تحریکات پورے طور سے اثر انداز نہیں ہوئی تھیں۔ آج ان تحریکات کیمونزم، سوشلزم اور کیپٹلزم نے بھی مسلمانوں کو متاثر کیا ہے اور ان فکری تحریکوں نے بھی ایک نوع کے "مذہب" کی شکل اختیار کر لی ہے۔ ضرورت ہے کہ اس بیسویں صدی کے آغاز سے اب تک پون صدی کی فکری و مذہبی تحریکات کا از سرِ نو جائزہ لیا جائے۔

حکیم نجم الغنی خاں کی اس کتاب مذاہب الاسلام کا آخری مکمل اڈیشن ۱۹۲۴ء میں نولکشور پریس لکھنؤ سے شائع ہوا تھا بڑی مسرت ہے کہ اب رضا پبلی کیشنز۔ لاہور کی طرف سے یہ اڈیشن باہتمامِ خاص دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔

۱۴ جولائی ۱۹۷۸ء

محمد ایوب قادری

Marfat.com

ضمیمہ (۱) مذاہب الاسلام

ایک روسی مسافر زُرُوبن نام کو ۱۹۱۶ء مین بالائے دریاے جیحون کے ایک مقام پر اسماعیلیہ نزاریہ کے عقائد کا ایک رسالہ ہاتھ لگ گیا تھا یہ رسالہ فارسی زبان مین ہے اور بعض مقامات پر اعداد مین مرموز طور پر لکھا ہے اسکو ایشیاٹک سوسائٹی بنگال نے جلد ۸ نمبر ا ۱۹۲۲ء مین چھاپا ہے اور اِسکا حل بھی انگریزی مین کیا ہے حافظ احمد علی خان صاحب شوق خلف مرحوم اصغر علی خان صاحب میرے دوست اور کتب علمیہ کے غایت قدردان ہین اور رام پور کے معزز لوگون مین سے ہین اُنھون نے میری اس کتاب کے لئے اِسکے مضامین کے حل مین مدد دی۔

پیرنامہ مشتمل بر دعا

جناب سرکار پیر صلی اللہ علیہ وسلم صاحب پیر سرکار خداوند عالی اس تمہید کے تلے اتنے اسما ہین (۱) پیر برحق محمد مصطفےٰ (۲) پیر برحق حسن (۳) پیر برحق قاسم شاہ (۴) پیر برحق جعفر شاہ (۵) پیر برحق زین العابدین (۶) پیر برحق صمصید گوتور (۷) پیر برحق اندز امام لدین (۸) پیر برحق محمد منصور (۹) پیر برحق غائب الدین (۱۰) پیر برحق عبد المجید (۱۱) پیر برحق مستنصر باللہ (۱۲) پیر برحق احمد ہادی (۱۳) پیر برحق ہاشم شاہ (۱۴) پیر برحق محمد شاہ (۱۵) پیر برحق محمود شاہ (۱۶) پیر برحق محب الدین شاہ (۱۷) پیر برحق خالق الدین شاہ (۱۸) پیر برحق عبد المؤمن (۱۹) پیر برحق اعلام الدین (۲۰) پیر برحق صاع الدین (۲۱) پیر برحق شمال الدین (۲۲) پیر برحق نصیر الدین احمد (۲۳) پیر برحق شہاب الدین (۲۴) پیر برحق حسن کبیر الدین (۲۵) پیر برحق تاج الدین (۲۶) پیر برحق فتح اللہ جوانمردی (۲۷) پیر برحق حیدر علی (۲۸) پیر برحق علاء الدین محمد (۲۹) پیر برحق قاسم شاہ (۳۰) پیر برحق نصر محمد (۳۱) پیر برحق آغا بابا ہاشم شاہ (۳۲) پیر برحق محمد زمان (۳۳) پیر برحق آغا غریب

Marfat.com

(۳۴) پیر برحق محراب بیگ (۳۵) پیر برحق علی اکبر بیگ (۳۶) پیر برحق علی اصغر بیگ (۳۷) پیر برحق میرزا محمد باقر الحاجب (۳۸) پیر برحق بی بی سرکار (۳۹) پیر برحق شاہ حسن علی (۴۰) پیر برحق میرزا حسن علی (۴۱) پیر برحق شاہ قاسم علی (۴۲) پیر برحق شاہ ابوالحسن علی (۴۳) پیر برحق علی شاہ (۴۴) پیر برحق شاہ بدین شاہ کہ شاہ خلیل اللہ باشد (۴۵) پیر برحق سید ابوالحسن شاہ (۴۶) پیر برحق سرکار مطلق سرکار خداوندگار آغائی سلطان محمد شاہ جامع خاصہ مراد و مطلب جمع مومنانِ مشرق عالم تا مغرب عالم از زمین عالم تا یسار عالم بخیر خوشی بر آوردہ فرماید بحق جملہ نامہاے مبارک بحق عزیزان درگاہ کہ از گناہ ما و نقصان ورگذرد بتاریخ شہر مبارک رمضان ۲۳ یوم۔

مظاہرون کا بیان

اِس فرقے کے نزدیک امام امر کا مظہر ہے اور حجت عقل کل کا مظہر اور داعی و ماذون کبر و ماذون اصغر و مستجاب یہ سب نفس کل کے مظہر ہین اور اہلِ تضاد جسم کل کے مظہر ہین۔

ائمہ کی ترتیب

(۱) حق مولانا علی (۲) حق مولانا حسین (۳) حق مولانا زین العابدین (۴) حق مولانا محمد باقر (۵) حق مولانا جعفر صادق (۶) حق مولانا شاہ اسماعیل (۷) حق مولانا محمد بن شاہ اسماعیل (۸) حق مولانا شاہ وفی احمد (۹) حق مولانا شاہ نقی محمد (۱۰) حق مولانا شاہ رضی عبداللہ (۱۱) حق مولانا شاہ مہدی ابو محمد (۱۲) حق مولانا شاہ قائم (۱۳) حق مولانا شاہ منصور (۱۴) حق مولانا شاہ معز (۱۵) حق مولانا شاہ عزیز (۱۶) حق مولانا شاہ حاکم ابو علی (۱۷) حق مولانا شاہ طاہر علی (۱۸) حق مولانا مستنصر باللہ (۱۹) حق مولانا شاہ نزار (۲۰) حق مولانا شاہ ہادی (۲۱) حق مولانا شاہ مقتدی

Marfat.com

(۲۲) حق مولانا شاہ قاہر (۲۳) حق مولانا علی ذکرہ السلام (یہ لقب ہی حسن والی الموت کا)
(۲۴) حق مولانا علاء الدین محمد (۲۵) حق مولانا جلال الدین (۲۶) حق مولانا
علاء الدین محمد (۲۷) حق مولانا رکن الدین (۲۸) حق مولانا شمس الدین
(۲۹) حق مولانا قاسم (۳۰) حق مولانا اسلام (۳۱) حق مولانا محمد (۳۲) حق مولانا
مستنصر باللہ (۳۳) حق مولانا عبد السلام (۳۴) حق مولانا غریب میرزا (۳۵) حق
مولانا نور الدین (۳۶) حق مولانا مراد میرزا (۳۷) حق مولانا ذو الفقار علی (۳۸)
حق مولانا نور الدہر علی (۳۹) حق مولانا خلیل اللہ (۴۰) حق مولانا نزار (۴۱)
حق مولانا سید علی (۴۲) حق مولانا حسن علی (۴۳) حق مولانا ابو الحسن علی شاہ
(۴۴) حق مولانا خلیل اللہ (۴۵) حق مولانا شہنشاہ حسن علی (۴۶) حق مولانا
آقا علی شاہ (۴۷) حق مولانا سلطان محمد شاہ۔ ۱ھ

امام کی شناخت

امام ایک ایسا آدمی ہے کہ کبھی اسکو خاص اسکی ذات کے ذریعہ سے اور کبھی حجت کے توسط سے جان لیتے ہین اور اسکی شناخت روز شنبۂ دین کو جمعہ تک ہوتی ہے۔

روز شنبۂ دین طول مین دنیا کے ایک ہزار سال کے برابر ہوتا ہے اور **ہفتۂ دین** دنیا کے سات ہزار سال کے برابر طوالت رکھتا ہے اس ہفتہ مین سے دین کا روز ایک سے زیادہ نہین ہوتا اور دوسرے چھ روز دین کی راتین سمجھی جاتی ہین روز دین کو شنبہ اسلئے کہتے ہین کہ اسمین دین کا سورج جو امام کی ذات ہے ظاہر ہوتا ہے اسی سبب سے کہتے ہین کہ تمام حکم جگہ سے ٹل جاتے ہین لیکن شنبے کا حکم نہین ٹلتا۔ ہفتے کے دوسرے چھ دنون کو جو شب دین کہا جاتا ہے یہ اسلئے ہے کہ ان مین پیغمبرون کی شریعتین امام کا حجاب واقع ہوتی ہین جس طرح دنیا کی رات دنیا کے سورج کو چھپا رکھتی ہے یہی حال ان روزون مین امام کا ہوتا ہے کہ وہ شرائع انبیا کی وجہ سے مخفی و مستور رہتا ہے۔ لیکن جس طرح خورشید کے

Marfat.com

چھپ جانے کے بعد چاند شب مین اُسکی قائم مقامی مین تاریکی عالم کو روشن کر دیتا ہے اِسی طرح جب امام پنہان ہوتا ہی تو حجت اُسکا قائم مقام بنتا ہے جس کے ذریعہ سے اہلِ ترتب امام کے نور کو پہچانتے اور فیض پاتے ہین۔
یاد رکھو کہ چھ ہزار سال شب دین مین بھی کبھی امام کا ظہور ہو جاتا ہے چونکہ وہ معنوی نہین ہوتا اِسلئے حقیقت کی شناخت نہین ہوتی برخلاف روز شنبہ کے ہزار سالون کے کہ چونکہ امام کا ظہور اِن مین معنوی ہوتا ہے اِسلئے شناخت حقیقی حاصل ہوجاتی ہی اور اُن چھ ہزار سال مین شناخت حاصل نہین ہوسکتی۔
اور چونکہ خاص خاص بندون کی پیدائش سے یہ مقصود ہے کہ وہ امام کی شناخت حاصل کرلین پس یہ محال ہے کہ اُنکو امام کی شناخت کے بغیر چھوڑ دیا جائے اگر وہ ایسا کرتا تو نعوذ باللہ اُسکی ذات بخل کے ساتھ مترتب ہو جاتی ہے اِسلئے اِن ایام مین کہ بمنزلۂ شب کے ہین امام کے نائب یعنی حجت کو جو بمنزلے چاند کے ہے موجود کر دیتا ہے تاکہ ظہور معنوی دائمی بنا رہے اور حقیقت الامر بھی یہ ہے کہ جبکہ ظہور معنوی مین شناخت حاصل نکر سکے گا تو ظہور شکلی خورشید ہین کہ نور نہین دیوے کیا حاصل کر سکتا ہے یعنی جبکہ حجت سے کہ امام کا ظہور معنوی ہے فائدہ نہ اُٹھا سکا تو خود امام کی شخصیت کے ظہور سے کیا فائدہ پائیگا کیونکہ ایسا شخص بالکل ناقابل ہوگا ایک عزیز نے کیا اچھا کہا ہے۔

ظہور معنوی امروز اگر ندارد سود	ظہور شکلے فردا چہ سود خواہد کرد

اِسی کے مطابق یہ بھی ہے

ظہور معنوی کہ قائم ست دعوت او	در انچہ ہست نہ افزون شود نہ گردد کم

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ شب دین کی چھ ہزار سالون مین جسوقت کہ امام ظہور شکلی کرتا ہے تو حجت ظہور معنوی نہین رکھتا جیسا کہ حضرت امیر کے زمانے مین سلمان اظہار دعوت نہین کرتا تھا لیکن صرف ایک شخص کے ساتھ کی تھی۔
اِس قول سے یہ بات استفادہ ہوئی کہ آنحضرت کے دعوے نبوت کے وقت مین شب دین تھی کیونکہ شریعت پیغمبر کے وقت مین روز دین نہین ہوتا اور دوسری بات یہ بھی

Marfat.com

معلوم ہوئی کہ سلمان حضرت علی مرتضیٰؑ کے حجت تھے۔
آگے پھر اُس رسالے کے بیان کے مطابق کہتا ہون کہ یہ ناممکن ہے کہ کسی عہد مین شکل امام اور اُسکی دعوت دونون پنہان ہون کیونکہ اِس سے مخلوق ہلاکت مین پڑ جائے گی اور کبھی امام ظہور شکلی کرتا ہے اور حجت کے ظہور معنوی کو دور کر دیتا ہے سبب اِسکا یہ ہوتا ہے کہ ایسے بندگانِ قابل جو حجت سے فیضیاب ہو سکتے نہین ہوتے پس امام خود ظہور فرماکر اُنکی اصلاح کرتا ہے حکیم نزاری کہتا ہے۔

ظہورِ معنوی در پردۂ راز	نگیر از آرزومندانِ خود باز
ازین پس باب رحمت در بلندی	اگر سہوے رود در ما مبندی

ثابت ہوا کہ بندون کی سہو و غفلت اور گناہگاری کی وجہ ہوتی ہے کہ کبھی امام اپنی رحمت کا دروازہ بند کرکے انکو اپنی حالت مین مبتلا چھوڑ دیتا ہے۔
یاد رکھو کہ امام کی شناخت چار قسم پر ہے (۱) شناخت اُسکے نور کی کہ اُس مین حیوان بھی شریک ہین (۲) شناخت اُسکے اسم کی کہ اس مین اہلِ تضاد بھی شریک ہین (۳) شناخت اُسکی امامت کی جس مین اہلِ ترتب بھی شریک ہین (۴) شناخت اُسکی ذات کی یہ حجت سے مخصوص ہے۔
اہلِ ترتب ہمیشہ امام کے جسم کو دو دلیلون سے جان لیتے ہین اُن مین سے ایک نص ہے اور دوسری ولادت۔
اور خاص حجت نے اُسکو معجزۂ علمی اور ولادت کے ذریعہ سے ازل سے جان لیا ہے۔
اور ان چند ادوارون یا تناسخون مین کہ امام گذر گیا بعض داعیان بحق نے اُسکو پہچان لیا اور جسم مین غلطی نکی کیونکہ اُسکے وجود کے شرائط سے واقف تھے اور بعض داعیان ناحق نے جو غلطی کی اِسکا سبب یہ تھا کہ اُنھون نے صرف اِسی دلالت پر لحاظ کیا تھا اور شاہ نزار کو جو امام مان لیا تھا اسکا سبب بھی ولادت تھی۔
اور اُن ادوارون مین امام نے جو اُن دو دلیلون کو برطرف کر دیا تھا اول حجت کو ظاہر اور معین کیا پھر اُن دو دلیلون کو برطرف کر دیا تھا۔

Marfat.com

اور صورت شکلی مین بھی اہل ترتب کی آنکھون سے چھپ گیا بعد اُس کے حجت کے اشارے اور دلیل سے اہل ترتب مین سے تو ہی لوگ تحقیقی طور پر امام کے جسم کو جان گئے اور ضعیف لوگ جنھون نے حجت کے دلائل کو نہ سنا یا دلائل کے سمجھنے سے عاجز تھے امام کے جسم کو نہ دریافت کر سکے۔

تعلق امام اور حجت کے درمیان

امام کا فرزند چار قسم پر ہوتا ہے ایک صرف امام کی شکل پر جیسے مست علی دوسرے معنوی طور پر جیسے سلمان تیسرے امام کی شکل اور معنے دونون پر جیسے امام حسن کہ اُن کو امام مستودع کہتے ہین چوتھے امام کی شکل اور معنے اور حقیقت تینون پر ہوتا ہے جیسے مولانا حسین کہ اُنکو امام مستقر بولتے ہین پس یہ بات ثابت ہوگئی کہ حجت امام کا فرزند معنوی ہے پس ان دونون مین کہ قاعدۂ حجتی اپنے فرزندان جسمانی کو دکھایا ہی یہ امر عام تھا نہ خاص امام کے لئے ہمیشہ سے قاعدۂ عامی اور خاصی دونون حاصل تھے اور اب بھی حاصل ہین قاعدۂ عام ایسے آدمیون کی نسبت واقع ہوتا ہے جو عامی و جاہل ہین اور قاعدۂ خاص ایسے آدمیون کی نسبت واقع ہوتا ہے جو کہ تعلیمات باطنی کی پیروی کرتے ہین۔ امام جو قاعدۂ حجتی اپنے فرزندان جسمانی کو دکھاتا ہے یہ رتبہ ہر شخص کو حاصل ہوتا ہے نہ کہ صرف منتخب لوگون کو جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ اصل کتاب مین لفظ امر ہے مین نے قاعدہ سے بدل دیا ہے۔

ظہور امام

امام کا تینون کون مین ظہور واجب ہے کیونکہ حقیقت مین وہی واجب الوجود ہے اور جس قدر اشیا اُس سے غیر ہین سب ممکن الوجود ہین اور ممکن الوجود ایسے وجود کو کہتے ہین جو اپنے سر سے موجود نہو سکے بہتر یعنی بھید سے مراد یہ ہے کہ خود بخود موجود ہوجائے حالانکہ ممکنات موجود ہین پس امام کو اُنکی جنس سے یعنی آدمی کی شکل پر دونون کون مین

Marfat.com

ظہور ہو گا اگر اُسکا ظہور نہوتا تو اکوان موجود نہوتے پس ثابت ہو گیا کہ امام کے لئے دونوں کون ہیں کہ ایک خلقی وجسمانی ہے اور دوسرا امری یعنی روحانی ہے اور تینوں کون میں کہ عالم امری ہیں ثابت ہوتا ہے ظہور چاہیے امام کی اولاد خلقی وجسمانی امام آسمے جسم ہیں ہمیشہ موافق ہے یعنے بیٹے کو باپ کا جانشین ہونا چاہیئے۔

حجت کا حال

حجت ایسے شخص کو کہتے ہیں کہ اُسکے اور امام کے معنے و زازل سے ایک ہوں اور اُسکا ظہور دنیا ہیں اہلِ ترتب کے لئے ہو یعنی حجت ان لوگوں کو تعلیم دیکر امام کی معرفت سے واقعت کردیتا ہے اسلئے کہ امام تعلیم حاصل کرنے اور تعلیم دینے سے منزہ ہے اور حجت اگرچہ کسی سے تعلیم حاصل کرنے سے بے پرواہے لیکن تعلیم دینے سے بے پروا نہیں ہے۔ اور داعی اور اُسکے تلے کے تینوں حدود ہیں سے کوئی بھی کسی بات سے مستغنی نہیں ہے اور اُسکا مستجاب تعلیم دینے کے لئے مرخص نہیں ہے اور قبول کرنے کے لئے محتاج ہے پس ثابت ہوا کہ حجت تعلیم کے دینے اور اداکرنے ہیں اور بعضے تعلیم دینے اور قبول کرنے ہیں اور بعضے صرف تعلیم کے قبول کرنے ہیں محتاج ہیں اگر حجت عالم ہیں ظہور نکرے اور تعلیم ندے تو اہلِ ترتب نجات اور کمال آخرت سے محروم رہ جائیں اور پیدائش عالم کا فائدہ باطل ہو جائے۔

اور اس بات پر کہ امام کو بے حجت کے نہیں جان سکتے بہت سی عقلی اور نقلی دلائل قائم ہیں۔ دلیل عقلی یہ ہے کہ ہر موجود کہ جسکا وجود ثابت ہو اُسکا کمال بغیر غیر کی تاثیر کے قوت سے فعل ہیں نہیں آسکتا اگر ایسا ہوتا تو چاہیئے تھا کہ تمام اجسام جنکا کمال حرکت ہے جو اِن ہیں موجود ہے غیر کی تاثیر کے بدون حرکت کرسکتے چنانچہ جس طرح مادی اور جمادی اشیا بغیر دوسرے کی تاثیر کے حرکت نہیں کرسکتیں اسی طرح موجودات نباتی وحیوانی وجسمانی بھی بغیر امداد روح نباتی و روح حیوانی و روح انسانی کے حرکت نہیں کرسکتے اور جبکہ جسم سے کہ مثال ہے اپنی ذات سے حرکت ظہور ہیں

Marfat.com

نہین آتی تو روح متعلم بین بھی کہ مشول ہے حرکت روحانی کہ ترقی نقصان سے کمال کی طرف ہی اور قابلون کی طرف ادا کرنا اور اُن کو سکھانا ہے بغیر حجت کے فعل بین نہین آسکتا اور دلیل نقلی یہ ہے کہ خواہ ظاہر شریعت کہ کلام خدا اور رسول کا ہے جو اہل ظاہر کے درمیان مشہور ہے خواہ قول اہل حق کہ ان کی ضد بین کہا ہو جیسے حکیم سنائی و محقق رومی و شیخ عطار وغیرہ کے اقوال خواہ قول اہل باطن کہ خداوند نے اُنکی زبان پر جاری کیا ہے تاہم اپنے قول سے باطل ہوتے ہین. خود اُس سے واقف نہونگے اور خود باطن حقیقت سے بہت سی باتین ہین جو امام نے اپنے ظہور معنوی بین فرمائی ہین یا حجت نے کہی ہین جو ہمیشہ امام کا ظہور معنوی ہے ظاہر شریعت سے قرآن ہے اور جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل اور قرآن کی تاویل اور مشول یہ سب حجت کے نام ہین اسلئے کہ تاویل کی حد بین فرشتہ اہل وحدت کو کہتے ہین اور وہ حجت ہے کوئی اور نہین اور جہان ذکر داعی کا کرتے ہین پیغمبر مراد ہوتا ہے جیسے اِس آیت بین ہے و داعیاً الی اللہ باذنہ سراجا منیرا اور یہ کہ جبریل سے سیکھتا تھا مراد اِس سے یہ ہے کہ داعی تھا کہ سلمانؓ سے تعلیم حاصل کرتا تھا اور پیغمبر کے کئی قول بھی اسپر گواہ ہین مثلاً آپنے فرمایا ہے لوعلم ابوذر ما فی قلب سلمان لقد کفرہ یعنے اگر ابوذر جان لے کہ سلمان کے دل بین کیا ہی تو اُسکو قتل کر دینا چاہے۔ جب سیدنا سے اِس قول کا مطلب دریافت کیا گیا تو جواب دیا کہ اگر سلمان ابوذر سے یہ کہتا کہ میرا مرتبہ پیغمبر سے بڑھکر ہے اور مولانا علی عالم کا پیدا کرنے والا ہی تو وہ اِس کہنے سے کافر ہو جاتا اور ابوذر سلمان کے قتل کا قصد کرتا۔ دیکھو موسیٰ نے خضر سے کمال حاصل کیا ہے اور ابتدا بین جب تک خضر سے تعلیم حاصل نکرلی اُنکے کام کا بھید نہ معلوم کر سکے۔ بہشت آدمؑ۔ اور کشتی نوحؑ اور عیسیٰؑ اور مریمؑ اور کوہ طور موسیٰؑ اور جبریل مصطفیٰ یہ تمام حجت تھے۔ سب اہلِ ظاہر ان باتون کو جانتے ہین مگر ان کی تاویل سے بے خبر ہین۔

امیر سید علی واعظ اہلِ ظاہر بین سے ایک شخص ہے اُسنے ایک قصیدہ حضرت علیؓ کی

Marfat.com

تعریف مین لکھا ہے جس مین مذکور ہے کہ ایک روز رسولؐ بیٹھے تھے اور اُن کے پاس جبریلؑ بھی بیٹھے تھے کہ اتنے مین حضرت علیؑ آئے جبریلؑ اُن کی تعظیم کو کھڑے ہو گئے حضرت محمدؐ نے کہا کہ ہمارے گھر کے ایک لڑکے کی اتنی تعظیم کیون کی جبریلؑ نے جواب دیا کہ ابتدا مین یہ لڑکا میرا معلم تھا رسولؐ نے دریافت کیا کہ تمھاری ابتدائی پیدائش کو کتنا عرصہ گذرا اُسنے جواب دیا۔

اگرچہ من عدد سال خود نمے دانم	ولے ستارۂ دانم کہ ہست عرش آرا
ستارہ ایست کہ ہر سی ہزار سال یکے	طلوع مے کند از عرش اعظم اعلا
ازان زمان کہ شدم من ز قدرتش موجود	ہمین ستارہ نمودست سی ہزار بار مرا

دیکھو جبریلؑ کو باقی فرشتون کی طرح ایک پرند کی صورت پر بتاتے ہین لیکن اُس دن مرد کی شکل پر رسول پر ظاہر ہوے تھے اور حضرت مصطفےٰ کے پاس مرد کی شکل مین بیٹھے تھے حال آنکہ امام جو اصل ہے اور جبریلؑ کہ امام کے بعد ہین اور مصطفےٰ کہ جبریلؑ کے بعد ہین تینون مرد ہین اور ان کے معنے بھی آخر ہین کہ مصطفےٰ دعوت حجت کو پہونچے ایک ہو گئے یہی مصطفےٰ جو اہل ترتب مین سب سے قوی ہین اِن کے ساتھ ایک ہو گئے تو باقی حدود بھی جو مصطفےٰ کے تلے ہین جب اُس معرفت کو پہونچ جاتے ہین تو ایک ہو جاتے ہین اسی قبیل سے وہ حکایت بھی ہے جو اہل ظاہر مین مشہور ہے کہ عائشہؓ سے کسی نے پوچھا کہ یہ بات صحیح ہے کہ پیغمبر کہتے ہین کہ مین آسمان پر گیا تھا اور وہ حالات دیکھے تھے عائشہؓ نے جواب دیا کہ مین نے بھی دیکھا کہ وہ مکان سے باہر نکلے اور اتنی جلد واپس آ گئے کہ چلتے مین جو اُن کے دامن کا جھٹکا ظرف آب کو لگ کر پانی زمین پر بہنے لگا تھا وہ ہنوز جاری تھا اور یہ جو پیغمبر کہا کرتے تھے کہ جبریلؑ میرے پاس آئے اور خدا کے پاس سے یہ پیغام لائے مین صرف اس قدر جانتی ہون کہ سلمان برہنہ پا اُن کے پاس آتے اور چپکے سے کچھ کہکر چلے جاتے اور اُنکے جانے کے بعد وہ یہ کہنے لگتے کہ جبریلؑ آئے تھے اور یہ پیغام الٰہی لائے تھے القصہ تمام اہل ظاہر کی باتین اس امر پر دلیل ہین کہ جبریلؑ سلمانؓ ہے لیکن ان

Marfat.com

بیچارون کو اسکا بھید معلوم نہین اور اہلِ حقیقت کی سراسر باتین اسپر دلالت کرتی ہین امام فرماتا ہے کہ سلمان منی وانا من سلمان یعنی سلمان مجھ سے ہو اور مین سلمان سے ہون اور دوسری جگہ فرماتا ہے کہ مین اپنے دوستون کے پاس ہون جہان بھی مجھے طلب کرین خواہ پہاڑ مین خواہ میدان مین خواہ جنگل مین اور ایسا آدمی جسپر مین نے اپنی ذات یعنی معرفت کو ظاہر کردیا ہو وہ نزدیکی مکان کا محتاج نہین اور یہی تو بیان بزرگ ہو اور ایک اور جگہ فرماتا ہے میرا حکم مان تاکہ تو میری طرح مثل سلمان کے ہوجائے خواجہ قاسم تشتری کہتا ہے۔

بشناختم بمرد امام زمانہ را	آن بے نظیر نام خداے یگانہ را

اِس شعر مین آن مرد سے مراد حجت ہے اور بے نظیر نام امام سے مقصود بھی حجت ہے اِس لئے کہ حقیقی اور اصلی نام امام کا جس سے اُسکو جانتے ہین حجت ہے نہ یہ اسماے مجازی جو اِس فرقے کے انشا پردازون کے شعرون اور نثرون مین مستعمل ہین یہ جو کہتے ہین کہ امام کی رحمت اور معرفت کا دروازہ حجت ہے اِس مین امام کے جسم و اسم کے معنے مستور ہین جو کوئی دروازے سے آتا ہے مکان مین پہونچ جاتا ہے اور جو نہین آتا تو نہین پہونچ سکتا۔

امام اور حجت دونون کے معنے اور ذات ایک سمجھنی چاہیئے اگر ایک نہون تو دو ہونگی تو ایسی صورت مین ایک خدا ہوگا دوسرا خلق اور خلق سے خدا کو جان نہین سکتے اور فرق اِس فرقے اور باقی فرقہاے نظریہ مین اسی مقام کے اعتبار سے ہے اور قول اہلِ ظاہر کا بھی اِسی بات پر دلالت کرتا ہے باوجودیکہ اصل امر کی اُن کو خبر نہین۔ کسی نے کہا ہے۔

مردان خدا خدا نباشند	لیکن ز خدا جدا نباشند

سوال امام اور حجت معنے مین ایک ہین لیکن جسم مین ایک نہین اِسکی کیا وجہ ہے۔
جواب اگر انکا جسم علحدہ علحدہ نہوتا اور یہ دو شخص نہوتے جن مین سے ایک دوسرے کو دعوت کرتا ہے تو عوام کو شک پیدا ہوتا اور جب وہ دعوت اپنی طرف

Marfat.com

کرتا تو اُسے صاحب غرض جانتے اور ظاہر ہین جب کہ دعوت دوسرے کو کرتا ہے تو بے غرض جانتے ہین اور اُس سے غافل ہین کہ حقیقت مین دونون ایک ہین اور جو کہ ابھی عالم کثرت مین ہین - پس اگر دونون دین و دعوت مین ایک نہو سے تو اُس سے یہ بھی لازم آئے گا کہ دین اور حقیقت بھی دو ہون اور داخل کثرت ہو جائین اور جب دین کثرت مین داخل ہوا تو دو ہون یا اکثر سب برابر ہین -

دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر حجت اور امام شخصیت مین دو نہونگے کہ جن مین سے ایک تینون کون مین ظہور کرے - اور دوسرا حقیقت شریعت (دین) کی حفاظت کرے تو اہل ترتب کو جو راہ حق کے طالب ہین اُنکی دعوت مین شک پیدا ہو جاے گا -

اِن دلائل عقلی و نقلی سے یہ ثابت ہو چکا کہ شب دین کی اِن چھ ہزار سالون مین بے حجت کے امام کو نہین پہچان سکتے -

معجزہ

معجزہ دو قسم پر ہے ایک فعل و قدرت دوسرے علم و حجت پھر انہین سے ہر ایک کے مشابہ و مثل ہوتا ہے مثل سے مراد یہ ہی کہ بظاہر معجزے کی طرح ہوتا ہی لیکن حقیقت مین معجزہ نہین ہوتا -

معجزۂ فعل و قدرت یہ ہے کہ جسم سے واقع ہو اور معجزۂ علم و حجت یہ ہے کہ روح سے واقع ہو - تمام موجودات مین فعل و قدرت جسم سے واقع ہوتی ہے اور تمام موجودات جسمیت مین اُسکے شریک ہین اور قدرت اس سے زیادہ نہین ہو سکتی کہ کوئی آدمی تمام عالم پر مسلط ہو جائے اور تمام عالم کو برباد کر دے اسی طرح شیر اور سانپ بھی انسانون کو ہلاک کرتے ہین لیکن کوئی یہ نہین کہہ سکتا کہ یہ انسان سے بہتر ہین اسی طرح جو کچھ حیوان سے ظہور مین آتا ہے یا آگ پانی ہوا خاک جمادات وغیرہ مین سے بھی کوئی فرد اِس عالم کی جسمی اور فعلی اپنی مخفی عجیب و غریب ایسی خاصیت نہین رکھتی جس مین اُسکے ساتھ دوسرا شریک نہو اور

Marfat.com

معجزۂ فعلی کے ساتھ مشابہت رکھنے والے جادو اور شعبدہ اور کرامات مشائخ اور احکام نجوم و رمل وغیرہ ہین جن مین عالم خلقیت کی مخفی باتون کی خبر دی جاتی ہے پس ثابت ہوا کہ ایسا معجزہ جسکا کوئی شریک و مماثل نہو حجت کا علم حقیقی ہے جو باطل کے مٹانے اور حق یعنی امام کے ثابت کرنیکے متعلق ہوتا ہے جسکا کوئی عاقل اور منصف انکار نہین کر سکتا پس ایسا معجزہ جسپر کوئی قدرت نہین پا سکتا یہی خاص اُسکا معجزہ ہے۔ پھر اِس بات پر کہ حجت کا علم کلمۃ الحق ہے اور معجزہ بھی اُسکا وہی ہے نہ فعل جسمانی یعنی وہ معاملات جو جسمانی قوت سے ظاہر ہین دلائل علم ظاہر و باطن سے بہت سے ہین۔ علم ظاہر سے مراد شریعت ہے جو عام طور پر مروج ہی اور علم باطن سے حقیقت مراد ہے جو خاص قاعدہ ہے۔

دلیل ظاہر شریعت کے قبیل سے یہ آیت ہی و ما علے الرسول الا البلاغ مطلب اسکا یہ ہی کہ جبرئیل سے اُسکی تعلیم کہ وحدت خداوند حق کے ثبوت پر ہی طلب کرنی چاہیئے اور پیغمبر نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ حلالہاے شرعی کے نجاننے والے پر تمام چیزین حرام ہین اور حرام ہاے شرعی کے جاننے والے پر شراب وغیرہ سب کچھ حلال ہے لیکن پہچاننے والا صرف ایک شخص ہے یا وہ شخص پہچانتا ہے جو معنے مین اُس سے متحد ہے اور باطن حقیقت سے حجتون اور داعیون کی باتین ہین چنانچہ رئیس اجل فرماتا ہے ؎

شراب را کہ بدنیا خوری ہامر کسے	بزروے مرتبہ اور اشمر شراب طہور

جو کوئی شراب مرد حق کے حکم سے پیتا ہے اور دوسرون کو پلاتا ہے حلال ہو جاتی ہی اُسپر کیونکر حرام ہوگی حکیم نزاری کا قول ہے۔

تو امام وقت خود را نشناختی بہ تحقیق	بیقین بدانکہ برتو زر و مال حرام ست

پس جبکہ اُسکے افعال دکھ نہین سکتے تو اُسکو بے معجزہ و نشان کے نہین جان سکتے پس قول کے بعد کس چیز کو دلیل بنا سکین اِس مضمون مین کئی جگہ بیان ہو چکا ہی کہ محق یعنی کلمۃ الحق کو معجزۂ علمیہ سے جان سکتے ہین اور بعض مقامون پر واقع ہی

Marfat.com

کہ حقیقت یعنی اِس کلمۃ الحق کا جو امام زمان ہے قول محق سے کہ حجت ہے سننا
چاہیے پھر اُسکے حجت کا اقرار کرنا چاہیے اور اِس قول و کلمہ کے سننے سے غرض
یہ ہوتی ہے کہ اُسکے معنے کو سمجھا جائے جو باطل کی نفی اور امام کا ثابت کرنا ہی چنانچہ
شریعت حق مین لا الہ الا اللہ کو محق شریعت سے جو مصطفےٰ ہین سننا چاہیئے اور معنی
اِن دو لفظ شہادت کے کہ ایک شریعت مین ہے اور ایک حقیقت مین باطل کی نفی
اور حق کا ثابت کرنا ہے پس جو کوئی اِس عالم مین باطل کی نفی اور حق یعنی امام کا
اثبات حجت و دلیل کے ساتھ نہین کرتا وہ مسلمان نہین کہلاتا صرف یہ الفاظ زبان
سے ادا کر دینا مسلمان ہونے کے لئے کافی نہین یہ حکم حقیقت کا ہے البتہ شریعت
مین ایسے شخص کو جو اقرار زبانی کر لے مسلمان کہتے ہین لیکن ہر وقت کلمۃ الحق کو
دلیل نہین بنا سکتے صرف ایک بار ایسا ہوتا ہے۔ اِس تمام بحث سے معجزہ اور
نشان کہ کلمۃ الحق ہے ثابت ہو گیا۔

پیغمبر و امام اور حاکم شریعت مین تفریق

ہر دورے کے شروع مین کہ تمام احکام ہزار سالہ اُن دونون مین شخص ہوتے ہین
حجت کے بعد تین آدمیون سے زیادہ نہین ہوتے جو اُس دورے مین ہوتے ہین ایک
پیغمبر دوسرا امام تیسرا حاکم شریعت اِن مین سے پیغمبر کا ظہور دونون کونین مین ہوتا ہے
اِسلئے کہ اُسکو حجت ہونے کا مرتبہ حاصل نہین ہوتا اور امام تینون کونین مین ظہور
رکھتا ہی اور حاکم شریعت صرف شریعت مین ظہور رکھتا ہے پس اگر حجت شریعت کا کام
کرنے لگے تو اُسکے متبع دعوت حقیقت مین شک مین پڑ جائین اور اگر مثل حاکم
شریعت کے شریعت مین بھی ظہور کرے تو گنہگار بلکہ اِس سے بھی بدتر ہو جائے
چنانچہ دورۂ محمدی کے شروع مین کہ ہم اِس مین داخل ہین حجت سلمان تھے
شریعت کا پابند نہ تھے قصداً اور سب کے سامنے نامشروع کام کرتے تھے اسی سبب سے
اُنکے تمام ضد اُنپر لعن وطعن کرتے تھے اور حضرت علیؑ شرع کے تمام احکام کی

Marfat.com

پابندی کرتے تھے اور حضرت پیغمبر کے بعد خود تو ابُوبکر کے ہاتھ پر بیعت کی لیکن سلمان کو بیعت نکرنے دی۔

چنانچہ جب عمرؓ جناب امیر کا گریبان پکڑ کر کشان کشان بیعت کے واسطے لئے جارہے تھے تو صندون مین سے ایک شخص وہان پہونچا اور سلمان کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ جس شخص کی تم اتنی بڑائی کرتے تھے اُسکو اِس ذلت سے لئے جارہے ہین سلمان نے جواب دیا کہ اِس مین اتنی قدرت ہے کہ چاہے تو زمین آسمان کے نظام کو درہم برہم کردے۔ علی نے سلمان کی طرف گھور کے دیکھا اور کہا جو کچھ مُنھ مین آتا ہے کہدیتا ہے اور جب سلمان کو فارسیون کی ایک جماعت کے ساتھ عمرؓ بیعت کے لئے پکڑ کرلے چلے تو علیؓ نے چھوڑا دیا اور بیعت کو نہ جانے دیا۔ اور بھید اسکا کہ خود تو بیعت کرلی اور سلمان کو نہ کرنے دی یہ تھا کہ مصطفےٰ کے وقت مین اُن کی شریعت ہر جگہ نہین پہونچی تھی اِسلئے چاہا کہ پہونچ جائے جب خود تمام کرنے والا ابُوبکر وغیرہ کی متابعت نکرتا اہلِ تضاد بھی اُس کام مین متابعت نکرتے پس شریعت مصطفےٰ تمام نہوتی یہ ضروری ہے کہ اہلِ تضاد کا بھی وجود ہونا چاہیے کیونکہ اگر یہ باطل ہونے کی وجہ سے نہوتے تو انکا حال نہ کھُلتا اور اہل ترتب کی رونق کا مدار باقی نہ رہتا اور اہلِ ترتب معرفت طلب مین مشغول نہوتے اور جب اہلِ تضاد کا ہونا ضروری ہوا تو شریعت کا ہونا بھی لازم آیا کیونکہ اگر شریعت اِن کے ظلم و فساد کو نہ روکتی تو یہ کسی کو زندہ نچھوڑتے اور عالم ویران ہو جاتا اور اہلِ ترتب کے ہونے سے اِس مین کوئی فائدہ نرہتا پس ثابت ہوا کہ شریعت بھی اصلاح کا سبب ہی پس امام کا کون شریعت مین بھی ظہور ضرور چاہیئے چنانچہ لائے ہین کہ مالک و رضوان جو دوزخ و بہشت کے مشغول ہین اُن کو وجود ذاتی حاصل ہین یہ سمجھنا غلطی ہے بلکہ انکا قیام امام کے ساتھ ہے پس جس طرح رضوان جنت ہی اور رحمت کا سبب ہے اُسکے حکم سے ہے اِسی طرح مالک بھی کہ دوزخ ہی اور عذاب کا سبب ہے

Marfat.com

اُسکے فرمان سے ہے جس طرح رضوان کو صرف ادعائے نیکی سے نیکوں کا ستر بنا رکھا ہے وہ کیا ہے صرف آدمیون کی نیکی ہے جسے رضوان سے تعبیر کرتے ہین رضوان کوئی مستقل علیحدہ وجود نہین اِسی طرح مالک کو بھی ادعائے بدی سے بدون کا ستر بنا رکھا ہے جو حقیقت مین آدمیون کی بدی ہے بہشت نیکون سے اچھی معلوم ہوتی ہے اور دوزخ بدون سے بری معلوم ہوتی ہے۔ ہر وقت مین دو شخص ہوتے ہین ایک بہشت دوسرا دوزخ۔ بہشت اہل بہشت کے لئے اور دوزخ اہلِ دوزخ کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ امر خاص بہشت کے لئے فرمایا ہے اور امر عام دوزخ کے لئے اور آپ دونون کے مذہب پر عمل کرتا ہے تاکہ دونون کے لئے وجود ثابت ہو اور اُن دونون مین سے کسی کے لئے یہ حکم نہین ہوا ہے کہ دوسرے کی متابعت کرے تاکہ اُنکے متبع شک مین نہ پڑ جائین اور اپنا مذہب نہ چھوڑ بیٹھیں اور عالم ظاہر و باطن کو بے رونق نکردین پس ثابت ہوا کہ حجت کے لئے واجب ہے کہ شریعت کو ترک کردے۔

اہل ترتب

اہل ترتب دو طور پر ہین ایک قوی دوسرے ضعیف قوی اُن لوگون کو کہتے ہین جو حجت کی معرفت رکھتے ہون اور مستجابون کو حجت کی طرف دعوت کرین ان کی پہچان یہ ہے کہ سب نے حجت کی دعوت کو قبول کر لیا ہو اور پھر اُسکو ضعیفون کو پہونچائین اور احکام شریعت کے موافق زندگی بسر کرین۔ ضعیف وہ لوگ ہین کہ دعوت و تعلیم و بیان کو بخوبی تسلیم کر لیا ہو اور احکام عقلی کے بموجب شریعت کی زندگی بسر کرین داعی اور ماذون اور معلم اور ماذونان اصغر یہ تمام قوی اہل ترتب مین شمار پاتے ہین اور ضعیفون مین مستجابون کا شمار ہے۔

قوی ہو یا ضعیف اداے اثبات امامت مین جب تک حجت کے درجے کو نہین پہونچیگا صاحب تائید نہوگا اور اُسکی گردن سے ایسے احکام خلقی شریعت جیسے شراب پینا سور کا گوشت کھانا وغیرہ ساقط نہونگے۔ البتہ ایسے احکام خلقی شریعت جیسے کلمہ

Marfat.com

شہادت کا اقرار اور طہارت و نماز و روزہ و زکوۃ و حج و جہاد اُسوقت ساقط ہوتے ہین
کہ تاویل کے ساتھ کام کرے لیکن وہ بھی جبکہ تقیہ کا موقع نہو اور تقیہ کے موقع پر ساقط نہین ہوتے

نذرانہ

چونکہ مذہب اِس فرقے کا دین حقیقی مولانا علی اور اُسکی حجت کا ہی اور حقیقت کا نذرانہ اُن کے نزدیک متبع کے پاس کی تمام چیزین ہین نہ صرف دسوان حصہ کہ وہ شریعت کے نذرانے سے زیادہ نہین اور شریعت اِس دسوین حصے کے بھی قابل نہین پس اہلِ ترتب ہین سے اِس زمانِ شب ہین وہ شخص حقیقت کو رکھے گا جو تمام چیزین اُسکی راہ ہین دیدے گا اگر ایک جو برابر بھی اپنے لئے رکھ لیگا تو حقیقت کو نہ پائیگا یعنی حجت کی رضامندی اور علم و معرفت اُسے حاصل نہوگا اور جو شخص علم و معرفت نہ حاصل کریگا نجات نہ پائیگا پس اگر ایک ذرہ برابر چیز بھی قیمت حقیقت سے کہ حجت ہے روک لیگا حقیقت کو نہین پاسکتا اور جب حقیقت سے گر گیا تو سب سے گر جائیگا اسلئے کہ سب کچھ وہی ہے اور جو کچھ بغیر اُسکے ہے ہیچ ہے اور اگر تمام چیزین اُسکو دے ڈالیگا اور خود کچھ بھی پاس نرکھیگا تب بھی دونون عالم پر حاکم و بادشاہ ہوگا۔

اہل تضاد

یہ دو قسم پر ہین ایک کافر دوسرے منافق کافر سے منافق بدتر ہے اس لئے کہ کافر ایسے آدمی کو کہتے ہین جو حاضر و غائب ہین یکسان ہو اور منافق وہ ہے کہ اِس گروہ کے معلم کے سامنے تو تعلیم کو قبول کرلے اور غائبانہ انکار کرنے لگے تاکہ اُس اقرار کی وجہ سے جو معلم کے سامنے کر چکا ہے اُسکے مکر سے غافل رہین اور اِس سبب سے جو کچھ اُسکے ہاتھ سے ہو سکے دشمنی اور عداوت ہین کمی نہ کرے اور جو شخص ایسا ہوتا ہے کہ جو کچھ اُسکے دل ہین ہوتا ہے مخفی نہین رکھتا اُس سے لوگ امن ہین رہتے ہین کیا اچھا کہا ہے۔

بسیار بود سگ موافق	بہتر ز برادر منافق
سہ یا کافر صرف باش یا مؤمن پاک	کافر باشی بہ کہ منافق باشی

Marfat.com

فہرست مضامین کتاب مذاہب الاسلام
معہ ضمیمۂ ملحقۂ آخر کتاب

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
حمد الٰہی	٢	چوتھے امام احمدؒ بن محمد حنبل	٣٩
مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات	٣	ابن تیمیہ	٤١
نعت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	٤	اشاعرہ ماتریدیہ حنابلہ	٤٢
التماس مؤلف	"	اصحاب حدیث واہل راے	٤٥
پہلا حصہ فرقہاے اہل سنت اور معتزلہ اور		عقاید ماتریدیہ کی تفصیل - اسباب علم	٤٦
شیعہ اور خوارج اور مرجیہ اور نجاریہ اور		عالم کا ثبوت وحدوث	٤٧
جبریہ اور قدریہ اور مشبہ کے بیان مین		خالق عالم	٤٨
حدیث افتراق امت کی تحقیق	٦	کلام الٰہی	٤٩
یہود ونصاریٰ کے فرقے	٨	صفات ثبوتی	٥٠
فرقہ ناجی وناری	١٠	صفات سلبی	٥٢
علم فقہ اور طبقات فقہا	١٣	جبر وقدر وغیرہ	٥٣
مسائل فروعی واجتہادی مین صحابہ رضؓ کے اختلافات	١٥	اللہ پر کوئی چیز واجب نہین اور اللہ کے	
اختلاف مذاہب کی بنا	١٨	کامون مین کوئی غرض نہین اور اشیا کا	
فرقون کی تقسیم	٢٢	حسن وقبح	٥٥
شیعہ - خوارج - جبریہ - قدریہ	٢٤	استطاعت	٥٦
جہمیہ - مرجیہ	٢٥	مقتول کی اجل رزق حرام	٥٧
فرقہ اہل سنت وجماعت	٢٦	دیدار الٰہی	"
ایک امام ابوحنیفہؒ نعمان بن ثابت ہین	٢٧	فرشتے	٥٩
دوسرے امام مالکؒ ابوعبداللہ	٣٥	کتب آسمانی	"
تیسرے امام شافعیؒ ابوعبداللہ محمد	٣٧	معاد	٦٠

Marfat.com

مضمون	صفحہ
شفاعت وجنت ودوزخ	۶۴
نبوت	۶۵
عصمت انبیا وتفضیل انبیا	۶۷
معراج	۶۹
اہل بیت رض تفضیل صحابہ رض	״
خلافت	۷۱
صحابہ پر طعن نہ کرنا چاہیے	۷۲
تکفیر اہل قبلہ	۷۳
کرامات اولیاء	۷۴
ولی نبی کے رتبے کو نہین پہونچتا	۷۵
تکالیف شرعی عاقل و بالغ سے ساقط نہین ہوتین	״
نصوص شرعی ظاہر پر محمول ہین	״
تناسخ	۷۷
مُردون کے لیے دعا وصدقہ	
امامت	۷۹
متفرقات	۸۲
مذاہب ثلثہ کے بعض اختلافی عقائد مین تطبیق	۸۴
مسئلہ خلافی	۸۷
علماے ماتریدیہ کی راے - علماے اشعریہ کی راے	״
״ ״	۸۸
״ ״	۸۹
״ ״	۹۰
״ ״	۹۱
״ ״	۹۲
״ ״	۹۳

مضمون	صفحہ
علماے ماتریدیہ کی راے - علماے اشعریہ کی راے	۹۴
״ ״	۹۵
״ ״	۹۶
״ ״	۹۷
ضمیمہ فرقہاے ظاہریہ رکابیہ کی تفصیل کے بیان مین	۹۸
حارس محاسبی	۹۹
فرقہاے غیر اہل سنت وجماعت	״
معتزلہ	۱۰۱
اصحاب عدل وتوحید	۱۰۲
اول واصلیہ	۱۱۳
دوم عمریہ	۱۱۴
ہذلیہ	۱۱۵
نظامیہ	۱۱۷
اسواریہ - اسکافیہ - جعفریہ - بشریہ	۱۲۱
مرداریہ - ہشامیہ	۱۲۲
حائطیہ	۱۲۴
حدثیہ - صالحیہ - معمریہ	۱۲۵
ثمامیہ	۱۲۶
خیاطیہ - جاحظیہ	۱۲۷
کعبیہ	۱۲۸
جبائیہ	۱۲۹
بہشمیہ	۱۳۱
جاریہ - ابوالحسنیہ - قضویہ	۱۳۴
ثنویہ - واردیہ - حرقیہ - مغنیہ - مرقیہ	۱۳۵

Marfat.com

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
واقفیہ ۔نفطیہ ۔ملتزقہ ۔ قبریہ کیسانیہ		مقنعیہ	۱۷۴
ناکثیہ ۔ احمدیہ ۔واسطیہ ۔ و ہمیہ		برقعیہ ۔ مبیضیہ سفید جامگان وسفید	
تبریہ تبغیہ	۱۳۵	پوشان وغیرہ	۱۷۷
فرقہ شیعہ	۱۳۶	راوندیہ ۔	۱۷۹
ختمائیہ	۱۳۸	بسلمیہ ۔ مصبّغ	۱۸۰
جنگ جمل ناکثین	۱۴۰	صلاجیہ	۱۸۱
خوارج ۔ مارقین شیعہ شیعہ اولیٰ	۱۴۱	فرقہ کیسانیہ	۱۸۲
شیعہ مخلصین	״	کیسانیہ مختاریہ	۱۸۵
شیعہ تفضیلہ شیعہ تبرائیہ یا شیعہ سبیہ	۱۴۲	کربیبیہ	۱۹۲
شیعہ غلاۃ ۔اہل سنت والجماعت	۱۴۳	اسحاقیہ ہاشمیہ	۱۹۳
غلاۃ ۔	۱۴۵	حربیہ کندیہ	۱۹۵
سبائیہ	۱۴۶	خرمیہ فردکیہ حارثیہ طیاریہ	۱۹۶
کاملیہ ۔ مغیریہ	۱۵۰	حسانیہ	۱۹۷
نبانیہ	۱۵۲	عباسیہ	۱۹۸
جناحیہ	۱۵۴	فرقہ اسماعیلیہ	۲۰۵
منصوریہ	۱۵۵	محمرہ حمیرا تعلیمیہ معطلہ مبارکیہ	۲۰۸
خطابیہ	۱۵۶	قرامطہ میمونیہ باطنیہ	۲۰۹
بزیغیہ مفضلیہ	۱۵۸	خلفیہ قرامطہ	۲۱۰
ذبابیہ ۔ ذمیہ ۔ علیا یہ اثنینیہ	۱۶۰	شمیطیہ	۲۲۲
خمسہ مخمسہ	״	برقعیہ۔	۲۲۳
علیاویہ ۔علیا	۱۶۱	جنابیہ	۲۲۴
اُمویہ غمامیہ ۔ رزامیہ	۱۶۲	تنبیہ	۲۲۵
غراقریہ یا شلغانیہ	۱۶۳	مہدویہ	۲۲۷
اسحاقیہ ۔نصیریہ	۱۶۸	دیصانیہ	۲۲۹
سلویہ		بنو مہدی	۲۳۲

Marfat.com

مضمون	صفحہ
عبداللہ-مہدی باللہ	۲۳۸
ابوالقاسم محمد الملقب قائم بامر اللہ بن مہدی	۲۳۹
ابوالحسن الملقب طاہر اعزاز دین اللہ	۲۴۱
ابوتمیم معد الملقب مستنصر باللہ ابن ظاہر	″
ابوالقاسم احمد الملقب مستعلی باللہ بن مستنصر	۲۴۲
ابوعلی منصور الملقب آمر باحکام اللہ بن مستعلی	″
ابومیمون عبدالمجید الملقب حافظ لدین اللہ	
بن امیر ابوالقاسم بن مستنصر	۲۴۳
ابومنصور اسماعیل ثانی الملقب ظافر باللہ بن حافظ	″
ابوالقاسم عیسیٰ الملقب فائز بنصر اللہ بن ظافر	
ابومحمد عبداللہ الملقب عاضد لدین اللہ	
بن یوسف بن حافظ	″
مہدویہ کا امامت مین اختلاف	۲۴۵
اسماعیلیہ کے مناصب اور دعوت کے طریق	۲۵
بوہرے	۲۷۰
بوہرون کے ہان ائمہ کی ترتیب	۲۸۱
علماے دعوت اور داعیون کا بیان	۲۸۲
تنبیہ	۲۸۹
داعیون کے مسلسل نام	۲۸۹
علمی وادبی کیفیت و مذہبی رازداری	۲۹۱
کلمہ نماز زکوٰۃ صدقہ فطر لیانی مکرم	
صوم مسنونہ وغیرہ	۲۹۵
میثاق	۲۹۷
رویت ہلال روزہ رمضان عید اور حج	۲۹۸
ماہ رمضان کے ہمیشہ ۳۰ روزہ ہونے کی وجہ	۲۹۹

مضمون	صفحہ
کبیسہ یعنی لوند	۳۰۰
صحیفہ جو مُردے کے ساتھ قبر مین رکھتے ہین	۳۰۴
بوہرون کے مذہب مین فلاسفہ یونان کی باتون	
کو دخل-	۳۰۵
ہر نبی کے لیے ایک مقیم اور ایک وصی ہوتا ہے	
اور ہر امام کے لیے باب اور حجت اور	
داعی اور ماذون اور مکاسر ہوتے ہین-	۳۰۸
بوہرون کے سفید لباس اختیار کرنے کی وجہ	۳۱۰
امام اور داعی کے تقرر کا طریق	۳۱۱
طیبیہ کا افتراق جیسے سلیمانی اور داؤدیہ وغیرہ	۳۱۲
بعض بوہرون کا مذہب اہلسنت اختیار کر لینا	۳۱۵
بعض شہر کے بوہرون کا داعی طاہر سیف الدین صاحب	
سے انحراف-	۳۱۷
ایک سنسنی پیدا کرنے والا انکشاف	۳۲۷
کتاب ضوء نور الحق المبین مصنفہ ملا طاہر	
سیف الدین صاحب شیخ البواہر	″
خوجے	۳۳۲
اسمٰعیلی خوجے	۳۳۴
خوجون کے عقائد وغیرہ کی تفصیل	۳۴۴
جوابات	۳۴۷
بیر-علی جی کا مندر	۳۴۹
گیتی کی تحقیق	۳۵۰
فرقہ دروز	۳۵۲
شمسی	۳۵۵
شمسیوں کے عقائد	۳۵۶

Marfat.com

مضمون	صفحہ
زیدیہ	۳۵۷
زیدیہ کے بعض عقائد	۳۷۱
امامیہ	۳۷۷
وہ فرقے جو حضرت علیؓ کے بعد حضرت حسنؓ اور اُن کی اولاد میں امامت کو منحصر سمجھتے ہیں	۳۸۷
وہ فرقے جو حضرت حسنؓ مجتبیٰ کے بعد حضرت حسینؓ شہید کربلا اور اُن کی اولاد میں امامت مانتے ہیں	۴۰۳
وہ فرقے جو محمد باقرؒ کے بعد جعفر صادقؓ کو امام نہیں مانتے	″
وہ فرقے جو جعفر صادقؒ تک امامت کے معاملہ میں مشترک ہیں اور جو اُن کے بعد امام میں اختلاف کرتے ہیں۔	″
ائمہ کی ترتیب	۴۲۱
فرقہ اثنا عشریہ کے ترقی کرنے کی کیفیت	۴۲۳
عقائد اثنا عشریہ کی تفصیل	۴۴۴
ضمیمہ	۴۵۰
صحیفہ جفر جامعہ مصحف فاطمہؓ	۴۵۳
فرقہ خوارج	۴۵۶
خوارج کے بعض عقائد	۴۶۷
خوارج کے مختلف ممالک میں وقتاً فوقتاً خروج کرنے پر ایک سرسری نظر	۴۷۱
خوارج کے فرقوں کی تفصیل یہ ہے	۴۷۲
تتمہ۔ فرقہ مُرجیہ	۵۱۲
تفصیل مُرجیہ خالص کے فرقوں کی	۵۱۹
مرجیہ غیر خالص	۵۲۹
فرقہ نجاریہ	۵۳۳

مضمون	صفحہ
فرقہ جبریہ	۵۳۵
فرقہ قدریہ	۵۵۰
فرقہ مشبہہ	۵۵۲
اختلاف تاریخ وسال بن خود بخود	۵۶۱
دوسرا حصہ متفرق فرقوں کے بیان میں	″
فرقہ اول اسماعیلیہ	″
فرقہ دوم واحدیہ	۵۷۲
فرقہ سوم روشنیان	۵۷۶
فرقہ چہارم دین الٰہی	۵۸۲
فرقہ پنجم فرلود	۵۸۹
فرقہ ششم وہابیہ	۵۹۵
ہندوستان میں وہابیت کا شیوع	۶۱۱
ہندوستان کے وہابی اپنی جانوں کو ابن عبد الوہاب کی طرف منسوب کرنا نہیں چاہتے	۶۲۰
فرقہ وہابیہ کے بعض عقائد	۶۲۲
تذکرہ۔ فرقہ ہفتم بابی	۶۲۵
فرقہ بابیہ کے عقائد	۶۳۶
فرقہ ہشتم نیچری	۶۴۰
بیان معجزہ	۶۳۵
بیان ... شیطان و جن	۶۴۱
بیان اعجاز قرآن	۶۴۵
بیان رویت الٰہی	۶۴۸
بیان نعمات ولذات جنت	۶۴۹
بیان جنت و دوزخ کے بالفعل موجود ہونے کا	۶۵۰

Marfat.com

مضمون	صفحہ
بیان آسمان	۶۰۱
فرقہ نہم احمدیہ جو قادیانی کے نام سے منسوب ہے۔	۶۵۸
فرقہ دہم اہل قرآن	۶۷۹
قرآن سے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کا ثبوت	۶۸۳
تیسرا حصہ مہدیون کے بیان مین	۶۹۰
ذکریا بن امام محمد باقرؓ	۶۹۱
مغیرہؓ - عبد اللہ بن معاویہؓ - محمد بن حنفیہؓ اسمعیل بن جعفر صادقؓ - محمد بن اسمٰعیل احمد بن محمد بن محمد بن حنفیہ عبد اللہ احمد فاطمی محمد نفس زکیہ۔	۶۹۲
محمد بن قاسمؓ - امام محمد باقرؓ - امام جعفر صادقؓ امام موسی کاظمؓ رضا - حسن عسکریؓ محمد مہدی عباسی۔	۶۹۳ //
عمر بن عبدالعزیز - احمد بن کیال علی محمد باب	۶۹۴
محمود سجوانی - مرزا غلام احمد قادیانی سید محمد جونپوری	۶۹۵
مہدویہ کے عقائد	۷۱۰
سید محمد نوربخش جونپوری	۷۱۶
ادریس - کرد	۷۱۹

مضمون	صفحہ
آزبک - ابن تومرت	۷۲۰
شہر توس کا مہدی - سید محمد محمد بن عبداللہ	۷۲۷
مہدی مغربی - شیخ سنوسی	۷۲۸
محمد احمد سوڈانی	۷۳۵
محمد الامین	۷۴۵
محمد	۷۴۷
ملا سے سومالی	۷۴۸
سید محمد بن علی ادریسی	۷۴۹
شریف مختار	۷۵۱
عبدالغفار ابن کمال غازی	۷۵۲
خاتمہ	۷۵۳
تتمہ خاتمہ فرقۂ یزیدی	۷۵۴
اشعار شعر اختتام کتاب	۷۶۰

(۱)

ضمیمۂ مذاہب الاسلام

مضمون	صفحہ
پیر نامہ مشتمل بر دعا	۱
مظاہرونکا بیان ائمہ کی ترتیب	۲
امام کی شناخت	۳
تعلق امام اور رجعت کے درمیان - ظہور امام	۴

Marfat.com

مضمون	صفحہ		مضمون	صفحہ
محبت کا حال	۷			
معجزہ	۱۱		ضمیمۂ دوم	
پیغمبرؐ و امام اور حاکم شریعت مین تفروق	۱۳			
اہل ترتب	۱۵		متعلق فرقہ شیعہ علی اللہی	۱
نذرانہ - اہل تضاد	۱۶		(صفحہ ۸ فہرست ہذا ملاحظہ ہو)	

ضمیمہ دوم

متعلق فرقہ شیعہ علی اللّٰہی

عرصہ دراز ہوا کہ خٹک لوگون پر مغرب سے ایک ایرانی قوم نے حملہ کیا جو کہ چکانی یا چکمانی کہلاتی تھی۔ چکانی لوگ اسی ملک مین رہ گئے۔ اُس وقت اُن کا مذہب شیعہ مسلمانون کا ایک فرقہ تھا جو علی اللّٰہی کہلاتا تھا کیونکہ اُن کا عقیدہ یہ تھا کہ حضرت علیؓ خدا ہین۔ اُن کی انوکھی مذہبی مراسم کے متعلق عجیب عجیب قصّے بیان کیے جاتے ہین۔ اُن کے یہان یہ رسم تھی کہ ایک چراغ جلایا جاتا تھا اور مرد اور عورتین سب بلا مغائرت و بلا حجاب اُس مین شریک ہوتے تھے۔ اور مراسم کی ادائگی کے دوران مین ایک مقررہ حد تک پہونچکر وہ مذہبی بزرگ جو ان مراسم کی ادائگی کا صدر ہوتا روشنی کو گل کر دیتا اور تمام مجلس ستر الجواری اور مخرب اخلاق افعال مین مشغول ہو جاتی تھی۔ اس عجیب رسم کے باعث ایرانی اُن کو چراغ کش کہتے تھے اور پٹھان لوگ اُن کو اور مر کہتے تھے جس کے معنی آگ کو بجھانے والے کے ہین۔ اس علاقے مین اُن کا بڑا سردار امیر بوبان تھا لیکن اُس کے متعلق سوائے اُس کے نام کے ہمین کوئی تاریخی معلومات نہین۔ افغانون کی روایات کے بموجب یہ لوگ اس علاقے سے قریب پانچسو برس گذرے منتشر ہو گئے کیونکہ ان کے علاقہ مین ایک زبردست قحط تین چار سال تک مسلسل پڑا۔

منقول از کتاب ریسیز آف افغانستان
(اقوام افغانستان) مؤلفہ سرجن میجر
ایچ ڈبلو بیلو۔

Marfat.com

بعونہ تعالیٰ در زمانہ میمنت اقتران

کتاب لاجواب مسمّٰی

بہ

مذاہب الاسلام

من تصنیف لطیف عالم نبیل فاضل اجل طبیب کامل ذی شان جناب حکیم مولوی
محمد نجم الغنی خان صاحب رامپوری مصنف کتب متعددہ مختلفہ

بار اوّل

باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں طبع ہوئی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد الٰہی

کرون حمد شاہنشہ دو جہان ۔ خداوند اقلیم کون و مکان
کئے جلوہ گر جس نے شمس و قمر ۔ زمین پر نمایان کئے بحر و بر
گہر آب تر سے ہویدا کئے ۔ دل سنگ سے لعل پیدا کئے
کیا وجد مین جوش زن آب کو ۔ پھرایا محبت مین گرداب کو
دل آیا جو فرطِ کرم کی طرف ۔ بھرا موتیون سے دہانِ صدف
دیا موج کو ذوق ہست و عدم ۔ روانہ کیا سیل کو بے قدم
دکھائی بہارِ نسیم چمن ۔ کھلائے گل و لالہ و یاسمن
خموشی کی لذت لبِ گل کو دی ۔ تمنائے فریادِ بلبل کو دی
زبانون کو قدرت سے گویا کیا ۔ بیانِ مطالب پہ شیدا کیا
عطا اُسنے ہمکو یہ توفیق کی ۔ کہ ہمنے مذاہب کی تحقیق کی
جو اسلام مین فرقے پیدا ہوے ۔ وہ سب جستجو کرکے اک جا لکھے
زبانِ بشر مین یہ قدرت کہان ۔ کرے شکر پروردگارِ جہان
مناسب ہی عرضِ تمنا کرون ۔ مناجات مین دل کو گویا کرون

مناجات

Marfat.com

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

الٰہی مین بندہ خطاوار ہون / جو کچھ تو سزا دے سزاوار ہون
نظر کر نہ زشتیِ کردار پر / سیہ کاریون سے مری درگذر
وہ دل دے جو شیدا کسی کا نہو / ترا ہو کے اصلا کسی کا نہو
ترا ذکر دن رات کرتا رہے / تجھی پر شب و روز مرتا رہے
شرابِ محبت سے پُرجوش ہو / تری یاد مین خود فراموش ہو
جدھر چشمِ بینا اُٹھائے نظر / ترے حُسن کا جلوہ آئے نظر
تجھے سمجھے و ذات حاجت روا / تجھی سے کہے جو کہے مدعا
تجھے جانے ہر دم سمیع و بصیر / تجھی سے کرے عرض مافی الضمیر
سوا تیرے سمجھے وہ دنیا کو ہیچ / زمین و فلک پست و اعلیٰ کو ہیچ
رہے بادۂ عشق سے تیرے مست / نہ بھولے کبھی عہدِ روزِ الست
پسِ مرگ بھی یاد کرتا رہے / نہو ہوش پر ہوش تیرا رہے
ہر اِک سے جدا اب سے بیگانہ ہو / تری شمع وحدت کا پروانہ ہو
زمانے کے جھگڑے بھلائے رہے / تری روز و شب لو لگائے رہے
خوشی ہو کہ ہو کاوشِ درد و غم / ترا شکر کرتا رہے دم بدم
گوارا رہے تنگدستی مجھے / مبارک مری فاقہ مستی مجھے
مگر اے خداوند عرشِ برین / نہ دکھلا امیرون کی چینِ جبین
نہون لغو باتون سے کان آشنا / نہ کہنا پڑے جا و بیجا بجا
قناعت دے نانِ جوین پر مجھے / پھرا پھر روزی نہ در در مجھے
تلاشِ نعم مین حیران نکر / مجھے کاسہ لیسِ امیران نکر
مین بندہ ترا ہون تو پروردگار / تجھے فکر میری مجھے تجھ سے کار
دمِ غیر ہر دم بھرون کس لئے / کسی کی خوشامد کرون کس لئے

Marfat.com

رہ دین مین دے استقامت مجھے | تزلزل نہو تا قیامت مجھے

نعت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم

محمدؐ کی اُلفت سے جنپر مدام
خدا بھیجتا ہی درود و سلام
کوئی اُنسے رتبے مین بڑھکر نہین
خدائی مین ایسا پیمبر نہین
اگر دیکھ لے شکل خیر الانام
بشر پر ہو دوزخ کی آتش حرام
لگائے جو خاکِ قدم بے بصر
ازل سے ابدتک سب آئے نظر
زبانِ نبیؐ تھی زبانِ خدا
بیان آپ کا ہی بیانِ خدا
وہ دلچسپ تبلیغ احکام کی
کہ دنیا نظر آئی اِسلام کی
بظاہر تھے اُمی شہِ خاص و عام
زبان پر تھا علمِ لدنی تمام
نقوش و ورق کی ضرورت نہ تھی
کوئی چیز خط وکتابت نہ تھی
بیان کی وہ توحیدِ حق مین دلیل
ہوئے سُن کے کفار مشرک ذلیل
ہوئے بدعتِ کفر کے گُل چراغ
نظر آئے گلہاے دین باغ باغ
یہی چاہیے ہمکو کہنا مدام
علیہ الصلوۃ وعلیہ السلام

التماس مؤلف

مسلمانون کے واسطے اِس بات کی بڑی ضرورت ہی کہ اُنکو اپنے ہان کے تمام نہین تو اکثر مذاہب سے واقفیت ہو کیونکہ اپنے اور غیر مذہب مین امتیاز حاصل رہے اِس فن کی جامع اور مفصل کتاب اُردو اور فارسی مین تو آج تک لکھی ہی نہین گئی یا لکھی گئی ہی تو ہم تک نہین پہونچی۔ عربی مین بھی جہانتک تلاش کی گئی تو فرقہاے اسلام کے حال مین یکجائی بیان نہین ملا۔ مجھکو علم کلام سے بہت دلچسپی ہی اِس فن مین مین نے کئی کتابین لکھی ہین۔ جب عقائد نسفی کی شرح زبان اُردو مین لکھنے لگا تو اُسکے ساتھ ہی ساتھ مذاہب کی تحقیق بھی کرتا رہا یہانتک کہ بڑی جستجو کے بعد ایک اچھا خاصہ ذخیرہ فراہم ہو گیا جسکو مرتب کرکے ایک کتاب کی صورت مین کر لیا

Marfat.com

اور اُس کا نام **مذاہب الاسلام** رکھا اِس فن مین ایسی کافی و وافی کتاب کا تیار ہو جانا محض تائیدِ ایزدی ہے۔ ورنہ مین کہان اور اِس گلشن ہمیشہ بہار کا سرانجام کہان اگر شائقین تلاش کرینگے تو مین امید کرتا ہون کہ وہ اِس جامعیت کے ساتھ مذاہب الاسلام کے بیان مین کسی زبان مین کوئی کتاب نہین پائین گے یہ میرا بیان اپنی تعلّی کے لئے نہین بلکہ واقعات کا اظہار مقصود ہے۔ معاش کی صعوبت۔ افلاس کی نکبت۔ آمدنی کی قلت۔ خرچ کی کثرت۔ اہلِ دولت کی ناقدردانی و نخوت۔ اور ناحق کوشون کی عداوت اِس کام پر ہمت نہین بندھنے دیتی تھی مگر محض اپنے شوق سے بزرگانِ قدرشناس کی تحسین کی امید پر اِس سخت کام کو پورا کرتا رہا تختی و نرمی سردی و گرمی گذرتی ہین اور گذر جائینگی ایک دن مین نہونگا میری یادگار رہجاے گی اور کبھی نہ کبھی اِسی کی بدولت اِن بزرگون کی جنھون نے تصنیف و تالیف سے ملکوملت کی مدد کی ہے معنوی ہم نشینی نصیب ہوجاے گی مذاہب کے بیان مین اِس قدر بصیرت کا حاصل ہونا جو کہ محققین سابقین اور مدققین متاخرین کی تحقیقات کے مطابق ہے اور ایک بہت بڑے کتب خانے کی چھان بین کرنے کے بعد حاصل ہوسکتی ہے بشرطیکہ وقت مساعدت کرے اور حصول کمال کا شوق بھی ہو علوم اسلامیہ کی طرف سے اِس بے اعتنائی کے زمانے مین غنیمت ہے۔ مین نے احتیاطاً ہر اہم اور نادر واقعہ کا حوالہ حتی الوسع بقیدنام و جلد کتاب اس کتاب کے ہر صفحہ پر لکھنے کی کوشش کی ہے اور اِس طرح مین نے اپنا وہ فرض ادا کردیا ہے جو بحیثیت ناقل میرے ذمے تھا۔ میرا مقصود اِس تحریر سے صرف مذاہب اسلامیہ کے حالات کا لکھنا ہے کسی مسئلہ عقائد کا فیصل اور طے کرنا یا ایک مذہب کو دوسرے مذہب پر ترجیح دینا یا کسی مذہب کو حق اور کسی کو باطل ثابت کرنا یا کسی کی خوبی اور کسی کی بُرائی اپنی جانب سے پیدا کرنا مقصود نہین جیسا کہ میری بے رورعایت تحریر سے ثابت ہوگا۔

محمد نجم الغنی ابن مولوی محمد عبدالغنی خان ابن مولوی محمد عبدالعلی خان ابن مولوی عبدالرحمن خان ابن مولانا حاجی محمد سعید صاحب رامپوری ماہ جمادی الاخری ۱۳۲۲ھ مطابق جون ۱۹۰۴ع

Marfat.com

پہلا حصہ فرقہاے اہل سنت اور معتزلہ اور شیعہ اور خوارج اور مرجیہ اور نجاریہ اور جبریہ اور قدریہ اور مشبہ کے بیان مین

حدیث افتراق امت کی تحقیق

اہل علم تحصیل علم کے اعتبار سے چار قسم پر ہین (۱) صوفیہ یہ علم انکشافی کو نبی کی متابعت سے حاصل کرتے ہین (۲) اشراقیین یہ علم اشراقی کو نبی کی متابعت کے بغیر حاصل کرتے ہین (۳) مشائین یہ عقل کے ساتھ استدلال کرتے ہین (۴) متکلمین یہ کتاب وسنت اور اجماع کے ساتھ استدلال کرتے ہین اور یہ ۷۳ فرقے ہین جن کا ذکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث مین کیا ہے افترقت الیہود علی احدی وسبعین او اثنتین وسبعین فرقۃ وافترقت النصاریٰ علی احدی وسبعین او ثنتین وسبعین فرقۃ وتفترق امتی علی ثلث وسبعین فرقۃ یعنی یہود اکہتر یا بہتر اور نصاریٰ بھی اکہتر یا بہتر فرقے ہو گئے میری امت تہتر فرقے ہوجاے گی اس حدیث کو ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ابوہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے اور ابن ماجہ کی ایک روایت عوف بن مالکؓ سے یون ہے کہ یہود اکہتر فرقے ہوگئے جن مین سے ایک جنت مین اور ستر دوزخ مین ہین اور نصاریٰ بہتر فرقے ہوگئے کہ اکہتر آگ مین ہین اور ایک جنت مین قسم ہے اُس خدا کی کہ جس کے قبضۂ قدرت مین بقاے ذات محمدی ہے تحقیق میری اُمت تہتر فرقے ہوجاے گی جن مین سے ایک فرقہ جنتی ہے اور بہتر دوزخی اور عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ کا لفظ مرفوع یہ ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیاتین علی امتی ما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل حتی ان کان منہم من اتی امہ علانیۃ لکان فی امتی من یصنع ذلک و ان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملۃ وستفترق امتی علی ثلث وسبعین ملۃ کلھم فی النار الا ملۃ واحدۃ قالوا من ھی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی رواہ الترمذی وقال غریب یعنی میری امت کے لوگون پر وہی آئیگا جو بنی اسرائیل پر آیا مطابق ہونگے اُن کے یہانتک کہ اگر کسی نے اُن مین سے اپنی مان کے ساتھ علانیہ صحبت کی ہو تو میری امت مین بھی

Marfat.com

کوئی شخص پیدا ہو جاوے گا کہ وہ ایسا کام کرے گا اور بنی اسرائیل بہتر فرقے ہو گئے میری امت تہتر فرقے
ہو جاوے گی سب آگ میں جاوینگے مگر ایک ملت والے صحابہ نے پوچھا وہ کون ہیں لے رسول خدا فرمایا
وہ طریقہ جسپر میں اور میرے اصحاب ہیں احمد اور ابو داؤد کا لفظ معاویہ سے یون ہے قام فینا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم فقال ان من کان قبلکم من اهل الکتاب افترقوا علے ثنتین وسبعین ملۃ
وان ھذہ الامۃ ستفترق علی ثلث وسبعین فرقۃ ثنتان وسبعون فی النار وواحدۃ
فی الجنۃ وھی الجماعۃ یعنی ہم میں آنحضرتؐ خطبے کو کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ خبردار ہو کہ جو تم سے پہلے
اہل کتاب تھے وہ بہتر فرقے ہو گئے اور عنقریب ہے کہ یہ امت تہتر فرقے ہو جاوے گی بہتر نار میں جاوینگے
اور ایک جنت میں وہ جماعت ہے لفظ **جماعت** کا اطلاق اہل سنت پر اسی حدیث سے ثابت
ہوا ہے اور ابن عدی نے ابو ہریرہؓ سے صرف اسی قدر روایت کیا ہے یہود اکہتر فرقے بن گئے اور
نصاریٰ بہتر میری امت تہتر فرقے ہو جاوے گی۔ بیہقی نے افتراق امت کی حدیث کو صحیح حسن کہا ہے
اور حاکم اور ابن حبان نے بھی اپنی صحیحین میں اسی مضمون کی حدیث ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے
پھر حاکم نے کہا ہے کہ اصول میں یہ ایک بڑی حدیث ہے سعد بن ابی وقاص اور ابن عمرو اور عوف
بن مالک نے مثل اس کے روایت کی ہے اور بقول مؤلف مقاصد حسنہ انس اور جابر اور ابو امامہ
اور ابن مسعود اور حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ اور عویمر اور ابو درداؓ اور واثلہ اور عبداللہ بن عمرو بن
عاص اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی اس مضمون کی روایتیں آئی ہیں اور ابو ہریرہؓ بھی اسکے
راوی ہیں اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور ابن عدی اور حاکم اور ابن حبان وغیرہ
محققین حدیث نے اس کو اپنی کتب میں روایت کیا ہے۔ اور جامع الاصول و تیسیر الوصول
اور مقاصد حسنہ اور جمع الجامع اور کتاب بیہقی وغیرہ میں ان روایات کو ان کتب صحاح حدیث وغیرہ
سے نقل کیا ہے تو اس کی صحت میں کلام نہیں مجھے مولوی شبلی صاحب نعمانی سے تعجب ہے کہ
انھون نے سیرۃ النعمان کے صفحہ ۱۳۲ میں محض اپنی رائے سے اس حدیث کو کیون موضوع قرار
دیدیا کوئی بھی دلیل اس کی موضوعیت کی مولوی صاحب نے نہین بیان کی۔ اس حدیث کے
طرق بہت ہین اور ائمہ حدیث نے اسکو صحیح مانا ہے اور ترمذی نے جو اس طریق کی روایت کو
غریب کہا ہے سو اس کا یہ مطلب ہے کہ کسی زمانے میں اس کی روایت ایک ہی راوی سے

Marfat.com

ہوئی ہے اور غریب احادیث صحیحہ کے اقسام سے ہے اور صحیح حدیث قابل حجت ہے پھر حسن لذاتہ پھر حسن لغیرہ[له] - ان تمام طریقون مین تفرق تہتر فرقون مین آیا ہے نہ بہتر مین اگرچہ سیوطی نے ایک حدیث ابن ماجہ کی جو انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس مضمون کی بھی نقل کی ہے کہ بنی اسرائیل کے اکہتر فرقے ہوگئے اور میری امت بہتر فرقے ہوجاے گی سب دوزخ مین جائینگے مگر ایک فرقہ اور یہ جماعت ہے مگر شیخ عبدالحق محدث دہلوی شرح سفر السعادت مین کہتے ہین کہ اس روایت کا اعتبار اُن بہت سی روایات کے مقابل نہین ہوسکتا بلکہ سیوطی نے بھی ابن ماجہ کی حدیث عوف بن مالک سے امت محمدی کے تہتر فرقے ہوجانے کے باب مین نقل کی ہے سو یہی صحیح روایت ہے اور یہی وجہ ہے کہ صاحب سفر السعادت نے فرمایا ہے کہ درباب افتراق امت بر ہفتاد و دو فرقہ چیزے ثابت نہ شدہ مطلب یہ ہے کہ تفرق امت تہتر فرقون پر ثابت ہوا ہے نہ بہتر پر اور اگر یہ ثابت کیا جاے کہ مصنف سفر السعادت کی مراد یہ ہے کہ افتراق امت کے باب مین مطلقاً کوئی حدیث صحیح نہین ہوئی اور جو کچھ اس معاملے مین آیا ہے وہ سب موضوع ہے تو یہ قول اُن کا کیسے معتبر ہوسکتا ہے جبکہ اتنے بہت ائمہ حدیث افتراق امت کی روایت صحیح تسلیم کرتے ہین اور بہت سے طریقون سے مروی بھی ہے شاید مولوی شبلی صاحب نے اس حدیث کے موضوع ہونے کے قول کو یہین سے اُڑایا ہے مگر صاحب سفر السعادت تو یہ کہتے ہین کہ امت محمدی کا بہتر فرقے ہوجانا کسی حدیث سے ثابت نہین مولوی صاحب نے ایک بڑھا کر تہتر اپنی راے سے کہا ہے۔

[له] موضوعات کبیر ملا علی قاری ۱۲

یہود و نصاریٰ کے فرقے

یہود کے اشہر و اظہر فرقے عنانیہ - عیسویہ اور یوذعانیہ تھے انھین مین سے موشکافیہ و سامریہ ہین یہ فرقے بڑے ہین ان مین سے اکہتر فرقے نکلے جن مین سے بعض بُت پرست ہین اور بعض آفتاب و ماہتاب و نجوم پرست اور بعض اوثان پرست صنم کہتے ہین بُت کو وثن کہتے ہین استھان کو اس لفظ مین سارے معبود باطلہ داخل ہین جیسے بُت شجر وغیرہ - امریکا مین ایک اور عجیب فرقہ یہودیون کا رہتا ہے جسے ماسمہ بولتے ہین اُسکا اعتقاد جنوکے مسیح سیت یہودی پر ہے جس کی نسبت بیان کیا ہے کہ وہ پھر اپنے پیراہیون کے ساتھ

آئے گا مگر علاوہ اِس کے اِن لوگون مین اور بہت سے مختلف عقائد ہین جس کے لحاظ سے یہ تین فرقون مین منقسم ہو رہے ہین وہ دل سے یہودی ہین مگر یہودیون کے بڑے گروہ اور مسلمانون کے ساتھ آباد رہنے سے ذلیل ہو رہے ہین اور وہ اپنے آپس ہی مین بیاہ شادی کرتے ہین اور قصبے مین ایک خاص مقام پر یکجا آباد ہین یا یہ کہ ان کا ایک محلہ ہی علیحدہ ہے اِس فرقے کے کچھ لوگ روسی عملداری مین رہتے ہین سالونیکا مین عموماً وہ اپنے کو مسلمان کہتے ہین مگر ہین وہ یہودی ہی اور بڑے فرقے نصاریٰ کے تین ہین **ملکانیہ۔ نسطوریہ** اور **یعقوبیہ** باقی فرقے انھین مین سے نکلے ہین شہرستانی نے ان سب فرقون کا ذکر ملل ونحل مین کیا ہے اُنکے احوال کی حکایت سے ہمکو کچھ غرض نہین ہے مگر اِس ضمن مین اتنا کہنا مناسب ہے کہ یورپ کے عیسائیون مین تین مذہب خاص کر سب سے بڑے تصور کیے جاتے ہین ایک **رُومَن کیتھولک** یعنی رومی کلیسا جن کے نزدیک دین کا سب سے بڑا امام اور حضرت عیسیٰ کے خاص لخاص حواری پطرس کا خلیفہ پوپ تصور کیا جاتا ہے جو اٹلی کے قدیم شہر رُوم (بواؤ مجہول) مین رہتا ہے تعداد کے لحاظ سے عیسائیون مین رومی کلیسا کے لوگ زیادہ ہین مگر اِس مذہب والون کی سلطنتون مین پہلے سے کمی اور ضعف آگیا ہے صرف ایک سلطنت فرانس کی اِن مین بہت زبردست باقی ہے دوسرا مذہب **گریک چرچ** یعنی یونانی کلیسا ہے اِس فرقے کے سب عیسائی زار روس کو مسیح کا خلیفہ اور اپنا پیشوا اور امام سمجھتے ہین اور اُس کے کل احکام دینی و دنیوی واجب التعمیل جانتے ہین اور جو عیسائی اِن احکام کی تعمیل سے اعراض و انکار کرے اُسے اپنی جماعت سے خارج اور بے دین تصور کرتے ہین۔ تیسرا بڑا مذہب **پرُوٹسٹنٹ** ہے اِس فرقے والون کا زور آج کل زیادہ ہے اور چھوٹی بڑی کئی سلطنتین رکھتے ہین انگلستان و جرمن دو سلطنتین اِن مین بہت زبردست ہین اس مذہب مین بہت سے فرقے شاخ در شاخ مثل **لُوتھرَن۔ کیلوِنسٹ۔ رِیفا رُمڈ چرچ پریسِبٹرِیَن** اور **چرچ آف انگلینڈ** وغیرہ وغیرہ پیدا ہو گئے ہین۔

گلاسگو واقع سکاٹ لینڈ مین کارلائل کے زمانے سے عیسائیونکا ایک فرقہ **یونیٹیرین** (مُوحّد) نامی پیدا ہو گیا ہے جو مسلمانون کی طرح خداے وحدہٗ لاشریک پر اعتقاد رکھتا ہے اور حضرت عیسیٰ کو صرف اُسکا پیغمبر مانتا ہے یہ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرتے ہین مگر

Marfat.com

اسلام سے اِن کو نفرت بدستور چلی جاتی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام سے واقفیت حاصل کرنے کا ذریعہ اِن کے پاس صرف متعصب عیسائی مصنفون کی کتابین ہین۔

فرقۂ ناجی وناری

احادیث افتراق امت مین اشکال ہے دو طرح پر ایک یہ کہ ان مین اکثر اشخاص امت محمدیؐ پر حکم ہلاک اور ناری ہونے کا کیا ہے حالانکہ اور حدیثون مین آیا ہے کہ یہ امت مرحوم ہے اور جنت مین سب سے زیادہ یہی امت ہوگی یہانتک کہ وہان دو ثلث اِس اُمت کے لوگ ہونگے اور ایک ثلث مین باقی اُمتین اِس کا جواب بعض لوگون نے یہ دیا ہے کہ مراد اس جگہ اُمت سے اُمت دعوت ہے نہ امت اجابت اور مراد امت اجابت سے وہ لوگ ہین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ہین جلال الدین دوانی شرح عقائد عضدیہ مین کہتے ہین کہ ظاہر مراد اُمت اجابت ہے نہ اُمت دعوت اس لیے کہ اکثر جب حدیث مین اس طور پر بیان ہوا ہے تو اس کلام سے مراد اہل قبلہ ہین انتہیٰ واقعی حدیث مذکور مین امت دعوت قرار دینا درست نہین کیونکہ یہ حدیث خاص آنحضرتؐ کی اپنی اُمت کی تفریق کے بیان مین وارد ہوئی ہے چنانچہ اس مین لفظ اُمتی ہے۔ اُمت حضرت موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کا شمار اس مین داخل کرکے نہین فرمایا ہے اِن کے واسطے اور حدیث ہے انہ قال صلے اللہ علیہ وسلم ان بنی اسرائیل تفرقت بعد موسیٰؑ علی احدیٰ وسبعین فرقۃ وبعد عیسیٰ علی اثنین وسبعین فرقۃ وستفرق امتی من بعدی ثلثۃ وسبعون فرقۃ اگر سب فرقے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مع اصناف کفار شمار کرینگے تو تہتر فرقے کیونکر ہونگے پس اگرچہ کفار بھی اُمت دعوت ہین لیکن یہان مراد اُمت سے اُمت اجابت ہے جنھون نے اسلام قبول کیا تھا اسی وجہ سے اُمتی کہکر اپنی ذات کی طرف منسوب کیا ہے دوسرا اشکال بابت تعین فرقۂ ناجیہ کے ہے ہر فرقے کو یہ گمان ہے مین ناجی ہون اور غیر میرا ناری ہے اس پر ہر کسی نے اپنی دلیلین لکھی ہین جو مکڑی کے جالے سے بھی زیادہ کمزور ہین فرقۂ ناجیہ وہی فرقہ ہے جو مصداق اس لفظ کا ہے ما انا علیہ واصحابی یہ لفظ اُسی شخص پر صادق آتا ہے جس کے عقیدے وعمل مین کوئی بدعت ظاہر ومخفی نہین ہے بلکہ سارے عقائد واعمال اُسکے مطابق سنت مطہرہ وسیرت صحابہ کے ہین کسی نے یون بھی کہا ہے کہ فرقۂ ناجیہ ہر فرقے کے صلحا مین کبھی لے کہا

Marfat.com

اہلِ بیت رسالت ہین لیکن اصل بات یہ ہے کہ کوئی فرقہ خاص نہین ناجی وہی گروہ ہے جو کہ خاص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کی راہ پر چلتا ہے اور کسی طرح کی بدعت و ہوا مین مبتلا نہین جس طرح ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بخاری و مسلم نے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے شرائع اسلام کو حضرت سے دریافت کرکے یہ عرض کیا تھا والذی نفسی بیدہ لا ازید علی ھذا شیئا ولا انقص منہ یعنی قسم ہے اُس ذات پاک کی کہ جان میری اسکے ہاتھ مین ہے جو آپ نے فرمایا ہے مین اُسپر نہ کچھ زیادہ کرونگا اور نہ اُس سے کچھ کم کرونگا اسپر حضرت نے اُسکو جنتی فرمایا تھا یعنی ناجی نار سے سو جو کوئی دعویٰ نجات کا کرے اور اُسکے عقائد و اعمال خلاف طریقۂ حضرت اور سیرت صحابہ کے ہون تو وہ دعویٰ اُسکا باطل ہے اسلام کے تہتر فرقون مین سے وہ کون فرقہ ہے جو اپنے آپ کو ناجی اور اپنے مخالف کو ناری نہین جانتا ہے لیکن امامیہ مذہب شاعر کہتا ہے مصرع ناجی بجز افرقۂ اثنا عشری ہے ؎ لیکن تصدیق اِس دعوے کی یا تکذیب اُسکی اِسی طرح پر ممکن ہے کہ جسکا عقیدہ و عمل ما انا علیہ واصحابی کے موافق ہو اور کسی طرح کا خلاف بدعت سیئہ کی طرف سے اُسکے عقیدے و عمل مین نہ آئے گو بعض تقصیرات فروعیہ اُس سے صادر ہو جائین وہ ناجی ہے اور جس کا عقیدہ و عمل اُسکے مخالف ہو وہ ناری ہے کیونکہ عہد حضرت و صحابہ مین کسی کے عمل و عقیدے مین کوئی بدعت نہ تھی اگرچہ بعض افراد سے طاعت مین قصور و فتور و ارتکاب فجور ہو جاتا تھا ابن حزم نے زیادت کلا واحدۃ کو موضوع کہا ہے لیکن یہ دعویٰ اِن کا صحت کو نہین پہونچا۔ نہایت یہ ہے کہ یہ زیادت شاذ ہو نہ موضوع بعض علما فرماتے ہین کہ مراد ناری ہونے سے اگر خلود نار ہے تو یہ بات مخالف نص و احادیث صحیحہ قطعیہ کے ہے کیونکہ کوئی فرقہ اسلام کا مخلد فی النار نہ رہیگا اور اگر مراد ناری ہونے سے یہ ہے کہ چند مدت نار مین رہیگا پھر نجات پائیگا تو یہ بات مسلم ہے لیکن اس تقدیر پر یہ بات لازم آتی ہے کہ کوئی شخص فرقۂ ناجیہ مین سے نار مین نہ جائے حالانکہ احادیث صحیحہ دلیل ہین اس بات پر کہ فُسّاق مؤمنین چندے نار مین جائینگے تو یہ شبہہ قدیمہ ہے اہلِ علم نے اُسکے چار پانچ جواب لکھے ہین جو کہ شرح و حواشی عقائد ملّا جلال مین مذکور ہین اُن مین سے زیادہ ارجح و اقوی اُس جواب کو کہا ہے جو ملا جلال دوانی نے دیا ہے شق ثانی کو اختیار کرکے یعنی مراد دخول من حیث الاعتقاد ہے اور فرقۂ ناجیہ کا دخول من حیث الاعتقاد نہو گا گو بسبب بعض تقصیرات عمل کے آگ مین جائین دوسرا جواب امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے جس کو محدثین نے بھی پسند کیا ہے وہ یہ کہ مراد فرقۂ

Marfat.com

ناجیہ سے وہ لوگ ہین جو کہ مطلقاً نار مین نہ جائین گے نہ من حیث الاعتقاد اور نہ من حیث العمل بلکہ بے حصول عذاب داخل جنت ہون گے اُن کی معصیت خواہ عفو ہو جائے یا شدائد موت و قبر و اہوال قیامت مین مجرا ہو جائے یا شفاعت حضرت کے وسیلے ذنوب محو ہو جائین غزالی کا یہ کہنا کہ فرقۂ ناجیہ وہی ہے جو بے حساب وکتاب و بے شفاعت بہشت مین جائے گا کما حقہٗ نہین تھا اِس لیے کہ اس صورت مین دائرہ نجات کا بہت تنگ ہوا جاتا تھا لہذا محققین متاخرین نے جواب مذکور کو اصلاح فرما کر تقریر مسطور کی ہے اور تیسرا جواب یہ ہے کہ کلہا فی النار کے معنے کل واحد من افراد کل فرقۃ فی النار ہے یعنی ہر ایک آدمی ہر ایک فرقے کی افراد سے آگ مین جائے گا پس اِس عبارت سے مراد ایجاب کلی ہے پھر الا واحدۃ کے ساتھ استثنا کرنے سے یہ ایجاب کلی رفع ہوا اور رفع ایجاب کلی ایک جزئی کے ساتھ بھی صادق ہو سکتا ہے چنانچہ یہ بات ظاہر ہے پس اِس صورت مین معنی الا واحدۃ کے یہ ہونگے کہ ہر ہر فرد اِس فرقے کی دوزخ مین داخل نہوگی گو بعض بسبب تقصیر اعمال کے داخل دوزخ ہون اِس صورت مین اشکال مرتفع ہو گیا - اور فرقون غیر ناجیہ اور فرقہ ناجیہ مین وجہ امتیاز اِسی قدر ہوئی کہ غیر ناجی فرقے سارے داخل دوزخ ہونگے اور یہ فرقہ سارا دوزخ مین نہ جائے گا لیکن فرقۂ ناجی کا امتیاز اور فرقون سے اعمال کے ساتھ نہین ہو سکتا اِس لیے کہ اعمال سب مین مشترک ہین پس امتیاز کا باعث صرف عقائد کی درستی اور صحت ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ اِس جواب کا مرجع بھی جواب اول کی طرف ہوتا ہے اور سب سے بہتر ایک اور جواب ہے جو موافق ہے استعمال قدیم عرب کے اور حدیث مین بھی اِس کے استعمال کی شہادت موجود ہے خلاصہ اسکا یہ ہے کہ کلہا فی النار سے مراد بطلان ہے چنانچہ جب کہتے ہین فلان چیز فی النار ہے تو اس سے مراد یہی ہوتی ہے کہ باطل ہے چنانچہ حدیث صحیح مین آیا ہے الھذاء فی النار یعنی زبان درازی باطل ہے اور سورۂ نسار مین ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتَامٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِھِمْ نَارًا جو لوگ یتیمون کا مال ناحق کھاتے ہین اِس کے سوا نہین کہ اپنے پیٹون مین آگ کھاتے ہین نَارًا سے مراد یہان باطل و حرام چیز ہے اِس لیے کہ یتیم کا مال حقیقت مین آگ نہین اور مجاز پر اِس واسطے حمل نہین کرتے کہ یہ جو کہا ہے کہ پیٹون مین کھاتے ہین یہ قول صریح پکار کر رہا ہے کہ یہان مجاز مراد نہین پس حدیث مذکور مین کلھم فی النار سے یہ مراد ہوگی کہ تمام فرقے باطل ہین گو ایک عقیدہ اور ایک عمل کی وجہ سے ہون

فرقے

Marfat.com

یا دو کی اور فرقۂ ناجی کے نہ عقیدے مین بطلان ہے نہ عمل مین مگر یہ چاہیے کہ فرقۂ ناجی کی تخصیص اِس بات کے ساتھ کر دی جاسے کہ نہ اُن کے عمل مین بدعت ہے نہ عقیدے مین اور یہی منشا جواب دوم کا بھی ہے یا بطلان کو صرف اعتقادیات کے ساتھ مخصوص کر دیا جاسے یعنی یہ کہا جاسے کہ اُنکے اعتقاد مین کسی طرح کا فتور نہین پس اِس صورت مین یہ جواب پہلے جواب کی طرف رجوع کرے گا اسی واسطے کہا ہے کہ اقوی وارجح وہی جواب اول ہے۔ اور شیخ علاء الدولہ سمنانی نے عروہ مین کہا ہے کہ اسلام کے تمام فرقے اہلِ نجات ہین اور حدیث مین مراد ناجیہ سے ناجیہ بے شفاعت ہے انتہی مراد سارے فرقے اسلام کے اہلِ نجات ہونے سے یہ ہے کہ بقدر سزاے معاصی کے دوزخ مین رہکر بالآخر اُس سے نجات پائین گے اور بہشت مین داخل کیے جائین گے اور ناجیہ سے ناجیہ بے شفاعت مراد لینے مین وہی قباحت ہے جو امام غزالی کے جواب مین بیان ہوئی پس بہتر جواب وہی ہے جو بعض متاخرین نے امام غزالی کے جواب مین اصلاح کر کے بیان کیا ہے۔

علم فقہ اور طبقات فقہا

علم فقہ اکثر صحابہ کا شعار تھا جیسے خلفاے اربعہ اور باقی عشرۂ مبشرہ اور ابن مسعود اور معاذ اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت اور ابو درداء اور بی بی عائشہ اور ابن عمر بن خطاب اور ابن عباس اور ابن عمرو بن عاص اور ابن الزبیر اور ابو موسیٰ اور ابو سعید خدری اور ابوہریرہ اور جابر بن عبداللہ وغیرہ رضی اللہ عنہم اور تھوڑے سے مقامون مین فقہ اِنکے سوا دوسرے صحابہ سے بھی منقول ہوا ہے جیسے ابوذر اور عمار اور حذیفہ اور سلمان اور عبادہ بن صامت اور ابو مسعود اور فضالہ اور واثلہ اور خالد اور معاویہ اور عمرو بن عاص اور ام سلمہ اور اسما بنت ابوبکر اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم اور اِن مین سے جنکے فتوے شہرت کو پہونچ گئے وہ نو ہین حضرت عمر[۱] حضرت علی[۲] ابن مسعود[۳] اور ابی بن کعب[۴] اور زید[۵] اور ابو موسیٰ[۶] اور ام المؤمنین عائشہ[۷] اور ابن عمر بن خطاب[۸] اور ابن عمرو بن عاص[۹] اور اِن مین سے بھی زیادہ مشہور یہ تین شخص ہوے عبداللہ بن مسعود زید بن ثابت عبداللہ بن عباس اہلِ مدینہ کا فقہ مین زید بن ثابت اور عبداللہ بن عمر پر اعتماد تھا اور اہلِ مکہ ابن عباس کی راے پر اور اہلِ کوفہ کا حضرت علی اور عبداللہ بن مسعود کی راے پر اور

اہلِ مصر ابو موسیٰ اشعری اور عمران بن حصین کی راے پر تھے اور شام مین معاذ اور ابو درداء وغیرہ تھے
بعد اسکے ریاست علم فقہ تابعین کو پہونچی چنانچہ صحابہ کے بعد مدینے مین سعید بن مسیب اور عروہ بن زبیر
اور قاسم بن محمد اور خارجہ بن زید اور سلیمان یسار اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ اور ابوبکر بن
عبد الرحمن بن حارث تھے اور مدینے کے جو سات فقہا مشہور ہین وہ یہی ہین اور اسی طبقہ مین سے
مدینے مین یہ لوگ بھی تھے سالم بن عبد اللہ اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور ابان بن عثمان اور قبیصہ بن
ذویب وغیرہ اور جنھون نے انکی متابعت کی اُنکا بھی اسی طبقے مین شمار ہے جیسے عمر بن عبد العزیز
اور علی بن حسین اور یحییٰ بن سعید اور ابو الزناد اور زہری اور ربیعہ وغیرہ پھر فقہ تبع تابعین کی
طرف منتقل ہوا جیسے ابو ذیب اور ماجشون اور امام مالک بن انس اور اُن کے اصحاب اور مکے مین
عبید بن عمیر اور عطا بن ابی رباح اور مجاہد اور عکرمہ اور سعد بن جبیر اور ابن ابی ملیکہ اور عمر بن دینار
وغیرہ تھے پھر فقہا ابن ابی نجیح اور ابن جریج اور سفیان بن عیینہ اور مسلم بن خالد اور سعید بن سالم
وغیرہ کو پہونچا پھر امام ابو عبد اللہ شافعی اور اُن کے اصحاب کی طرف منتقل ہوا اور کوفے مین ابن
مسعود کے اصحاب علقمہ اور عبیدہ اور مسروق اور اسود اور عبد الرحمن ابناے یزید اور عمر بن شرحبیل
اور شریح قاضی وغیرہ فقہ کے اُستاد تھے اور انکے بعد عامر شعبی اور ابراہیم نخعی اِنکے بعد حکم بن عیینہ
اور حماد بن ابی سلیمان اور منصور بن معتمر وغیرہ تھے اور بعد ان کے ابن شبرمہ اور ابن ابی لیلیٰ
اور حسن بن ابی صالح اور شریک بن عبد اللہ اور امام ابو حنیفہ اور سفیان ثوری اور اِن دونون
کے اصحاب تھے اور بصرے مین حسن اور ابن سیرین اور مطرف بن عبد اللہ اور جابر بن زید اور
ابو قلابہ پھر قتادہ اور ایوب اور یونس اور سلیمان تیمی اور ابن عون اور عثمان تیمی پھر حماد بن زید
اور حماد بن سلمہ جو حمادین یا حمادان کہلاتے ہین اور یحییٰ بن سعید اور ابن مہدی تھے اور شام مین
ادریس خولانی اور شہر بن حوشب اور ابن ابی ذکریا اور رجا بن حیات اور عبادہ بن نسی اور مکحول
وغیرہ تھے اور یمن مین طاؤس اور وہب بن منبہ وغیرہ تھے اور مصر مین یزید بن ابی حبیب
اور عمرو بن حارث اور لیث بن سعد وغیرہ تھے پھر اصحاب امام مالک اور امام شافعی اور اُن کے
اصحاب اور خراسان مین ضحاک بن مزاحم اور ابراہیم صایغ اور عبد اللہ بن مبارک اور اسحاق بن
راہویہ اور بغداد مین امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے اصحاب اور امام احمد بن حنبل پھر ابو ثور

Marfat.com

اور ابو عبید قاسم بن سلام پھر داؤد اور محمد بن جریر وغیرہ ان فقہا میں سے ہر طبقے میں اگرچہ ہر ایک فقیہ فقہ میں نامور تھا مگر پھر بھی باعتبار شہرت کے اُن میں بڑا تفاوت ہے ۔

مسائل فروعی و اجتہادی میں صحابہ کے اختلافات

نبی علیہ السلام کی وفات تک مسلمان ایک ہی عقیدے اور طریقے پر تھے مگر جو لوگ ظاہر میں مسلمان باطن میں منافق تھے وہ زمانۂ حیات آنحضرت میں بھی کو فریب کرتے تھے اور وہ نفاق اُن کا ہر وقت اُن کے اعتراض کرنے سے حرکات و سکنات رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر ہوتا رہا ہے وہ اختلافات جو حال مرض اور بعد وفات حضرت کے صحابہ میں واقع ہوئے وہ اجتہادی تھے غرض اُن اختلافات سے معاملات دین اور اسلام کا قائم کرنا تھا نہ اور کچھ **پہلا** تنازع جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری میں ہوا وہ حضرت کا کاغذ اور دوات و قلم مانگنا اور حضرت عمرؓ کا غلبۂ درد کے خیال سے یہ کہکر کہ ہکو اللہ کی کتاب کفایت کرتی ہے نہ دینا ہے **دوسرا** اختلاف حال مرض نبوی میں یہ ہوا کہ آنحضرتؐ نے لشکر اسامہ کی تیاری کے واسطے حکم دیا اسپر کچھ صحابہ نے یہ کہا کہ ہمپر بجا آوری اس حکم کی واجب ہے اور کچھ نے کہا کہ حضرت کا مرض بڑھ گیا ہے ہمارا جی حضرت کے چھوڑنے کو اس حال میں نہیں چاہتا ہے **تیسرا** اختلاف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت میں ہوا حضرت عمرؓ نے کہا کہ جو کوئی یہ کہیگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرگئے ہیں میں اسکو اس تلوار سے قتل کرونگا وہ تو آسمان پر مثل عیسیٰ بن مریم کے چڑھائے گئے ہیں حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ وہ بیشک مر گئے ہیں اور یہ آیت پڑھی وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ یعنی محمد خدا کے رسول ہیں اگر وہ مرجائیں یا مارے جائیں تو اے لوگو تم اپنی اگلی راہ پر پھر جاؤ گے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مرنے سے کیا دین چھوڑ کر پھر کفر اختیار کروگے اس وقت صحابہ نے حضرت ابوبکرؓ کے قول کی طرف رجوع کیا اور حضرت عمرؓ نے بھی تسلیم کیا **چوتھا** اختلاف آنحضرت کے دفن کے مقام میں ہوا مہاجرین اہل مکہ نے چاہا کہ ہم نعش مبارک کو لیجائیں انصار اہل مدینہ نے چاہا کہ مدینہ میں دفن ہوں کچھ صحابہ نے ارادہ کیا کہ بیت المقدس کو لیجائیں اس لیے کہ وہ جگہ دفن انبیا کی ہے اور آپ کی معراج اسی جگہ سے آسمان کی طرف

Marfat.com

ہوئی تھی پھر سب نے اتفاق کرکے مدینے مین دفن کیا اس لئے کہ حضرت نے فرمایا تھا کہ انبیا اسی جگہ دفن ہوتے ہین جہان مرتے ہین **پانچوان** خلاف مسئلہ خلافت مین مہاجرین وانصار کے درمیان ہوا کہ انصار کہتے تھے ایک امام ہمارا ہوگا اور ایک مہاجرین کا ہوگا اور اپنی طرف سے سعد بن عبادہ کو خلیفہ بنانے اور اُس کے ہاتھ پر بیعت کرنے پر آمادہ ہوگئے مگر جب اُن سے یہ کہا گیا کہ پیغمبر خدا کا حکم ہے کہ امام قریش مین سے چاہیے تو آخرکار حضرت ابوبکرؓ کی خلافت پر سب نے اتفاق کرلیا اور فساد مٹ گیا **چھٹا** خلاف معاملہ فدک مین ہوا تھا کہ حضرت کا وارث بعد حضرت کے کون ہے فاطمہ علیہا السلام نے کبھی دعویٰ وراثت کا کیا اور کبھی ملکیت کا یہانتک کہ پہلا دعویٰ بدلیل مشہور نحن معاشر الانبیاء لا نورث ما ترکناہ صدقۃ (ہم گروہ انبیا ہین نہین چھوڑتے ہم میراث جو کچھ ہم چھوڑتے ہین وہ صدقہ ہے) دفع ہوگیا اور رد ہوا دعویٰ اس لیے خارج ہوا کہ گواہ بی بی صاحب کی طرف سے پورے نہ گذرے **ساتوان** خلاف وہ ہے کہ عرب کے بعض قبیلون نے اور وہ غطفان اور بنی تمیم وغیرہ تھے زکوۃ نہ دی تو صدیق رضی اللہ عنہ نے اُن سے لڑنے کا ارادہ کیا کچھ صحابہ نے جن مین حضرت عمرؓ بھی تھے یہ سمجھا کہ اقرار شہادتین سے دنیا کی عقوبت منع ہو جاتی ہے اور کہا کہ ہم اُن سے اُس طرح جنگ نہ کرینگے جیسے کفار سے کرتے ہین حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اُن کا قتال اُس وقت ممتنع ہے جبکہ حقوق اسلام ادا کرین اور جو بات صدیق نے سمجھی تھی وہی بات صراحۃً حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی اور بہت سے صحابہ نے سمجھی تھی قرآن پاک بھی اسی پر دلیل ہے فان تابوا واقاموا الصلوٰۃ واتوا الزکوۃ فاخوانکم فی الدین یعنی اخوت دین کی ثابت نہین ہوتی مگر ادا سے فرائض سے کیونکہ توبہ شرک سے بغیر توحید کے حاصل نہین اور توحید بغیر عمل صالح کے تمام نہین ہوتی حضرت ابوبکرؓ اُن سے قتال کے واسطے نکلے تو آخر سارے صحابہ نے اُن کا ساتھ دیا **آٹھوان** خلاف اس مین ہوا کہ حضرت ابوبکرؓ نے اپنی وفات کے قریب حضرت عمرؓ کی خلافت کے لیے نص کی بعض صحابہ نے کہا کہ تم نے ہم پر ایک سخت مزاج والے آدمی کو حاکم کیا ہے جب حضرت ابوبکرؓ نے یہ کہا لو سألنی ربی یوم القیامۃ لقلت ولیت علیہم خیرا ھلہم یعنی اگر اللہ تعالیٰ مجھ سے قیامت کو اس بات کا سوال کریگا تو مین یہ جواب دونگا کہ مین نے ایک سب سے عمدہ آدمی کو اُنپر حاکم کیا تھا اب خلاف مرتفع ہوگیا اور سب نے تسلیم کیا **نوان** خلاف خلیفۂ سوم کے انتخاب کے وقت ہوا تھا پہلے رایون مین اختلاف ہوا

Marfat.com

پھر سب نے حضرت عثمانؓ کی بیعت پر اتفاق کیا **دسوان** خلاف یہ ہوا کہ جب حضرت عثمانؓ کے رشتہ دارون نے رعایا پر جبر کرنا شروع کیا تو لوگ حضرت عثمانؓ سے ناراض ہو گئے سب نے اُن کا ساتھ چھوڑ دیا اُن کی کچھ مدد نہ کی یہانتک کہ وہ مظلومانہ اپنے گھر مین مارے گئے **گیارھوان** خلاف وہ ہے جو حضرت علیؓ کے زمانہ مین واقع ہوا بعد اسکے کہ اُنپر اتفاق کرکے بیعت کر لی تھی اُس زمانے مین پہلا خلاف جنگ کرنا طلحہ و زبیر و بی بی عائشہ وغیرہ کا ہے اِسکو جنگ جمل کہتے ہین دوسرا خلاف جناب امیرؓ اور معاویہؓ مین تھا جنگ صفین کی وجہ سے تیسرا خلاف خوارج کا مخالفت کرنا اور تحکیم یعنی پنچایت کا ہونا تھا چوتھا خلاف عمرو بن عاص کا تحکیم مین ابو موسیٰ اشعری کے ساتھ فریب کرنا تھا پانچوان وہ خلاف ہے جو خوارج کے ساتھ مقام نہروان مین وقوع مین آیا۔

اسی طرح صحابہ کے زمانہ مین اختلاف کثیر میراث جد و اخوت و کلالت و دیت انگشتان و دیت دندان و حدود بعض جرائم مین جن مین کوئی نص وارد نہین ہوئی تھی واقع ہوئے۔

تاج الدین اسماعیل قونوی شارح حاوی کا بیان ہے کہ پہلا خلاف جو معاملات فروعی مین صحابہ مین واقع ہوا وہ ایک فرائض کے مسئلے مین ہوا ہے چونکہ اُس مین رائین بہت مختلف ہوئین اِسلیئے اسکا نام مسئلہ خرق ہے ایک شخص مرا اور ایک بہن ایک ماں ایک دادا اُس کے وارث رہے ابوبکرؓ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمشیرہ کو نصف ترکہ دینا چاہیے اور ماں کو تہائی اور باقی جو بچے وہ دادا کا ہے اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کل مال کے تین حصے کرکے ہر ایک کو ایک ایک حصہ دینا چاہیے اور زید بن ثابت نے کہا کہ ماں کا تہائی ہے اور باقی مین سے دادا کا دو تہائی اور ہمشیرہ کا تہائی قاضی عضد نے شرح مختصر مین لکھا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما مسئلہ عول مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور ابن مسعود کے مخالف تھے اور شرح فرائض مین میر سید شریف نے کہا ہے کہ جسنے اول مسئلہ عول کا حکم کیا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہین اور شرح مختصر مین یہ بھی لکھا ہے کہ ایک حاملہ عورت کو حضرت عمرؓ نے طلب کیا اُس کا حمل ساقط ہو گیا حضرت عثمان اور عبدالرحمن بن عوف نے حضرت عمرؓ سے کہا انما انت مؤدب لا نری علیک شیئا یعنی بیشک تم صاحب ادب ہو تم مین ہم کوئی نقصان نہین پاتے اور حضرت علیؓ نے کہا ان کان عثمان قد اجتہد فقد اخطأ و ان لم یجتہد فقد غشک یعنی اگر حضرت عثمانؓ نے اجتہاد کیا تو خطا کی اور اگر اجتہاد نہین کیا تو تمھین دھوکا دیا اور روز بروز

Marfat.com

مسائل فروعی و اعمال میں خلاف کا دائرہ وسیع ہونے لگا مگر اصول و عقائد دین میں کوئی خلاف اُسوقت تک نہ تھا

اختلاف مذاہب کی بنا

جب مسائل اعتقادیہ میں کوئی سوال کسی مسلمان کو پیش آتا تو حضرت سرور عالم سے اور اُن کے وصال کے بعد اُن کے اصحاب سے حل کرلیتا جب یہ قرن گذر گئے تو عقائد میں بہت سی باتیں پیدا ہونے لگیں معبد جہنی اور غیلان دمشقی اور یونس اسواری نے قدر کا مسئلہ نکالا اور تمام افعال تقدیر الٰہی کی طرف منسوب کرنے سے انکار کرنے لگے اور پھر وقتاً فوقتاً اہل اسلام میں اصول عقائد میں اختلاف پیدا ہوتا رہا اور خلفاے عباسیہ کے وقت سے فلاسفہ اور حکماے یونان کے اقوال بھی دین اسلام کی باتوں میں مل گئے اور وجہ اسکی یہ ہوئی کہ عبداللہ مامون بن ہارون الرشید خلیفۂ ہفتم عباسیہ بغداد کو علوم قدیمہ کے ساتھ بہت فریفتگی تھی ملک روم میں کچھ لوگ بھیجکر کتب فلاسفہ کا ترجمہ زبان عربی میں کرایا۔ کچھ اوپر سنہ دوسو ہجری میں وہ علوم زبان عربی میں ترجمہ ہوکر اُس کے پاس آئے تب سے فلاسفہ کے اقوال لوگوں میں پھیل گئے۔ تصور صحیح کرنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ رد شبہات دہریہ ابتداے زمانۂ اسلام میں ہمارے نبی و صحابہ اور تابعین کے اقوال سے بھی ہمکو ہوتا تھا اور آخروہ اصطلاحات علم حکمت کے جو بمقابلے دہریوں کے معارضے اور جوابات میں بولنے ضرور تھے اُن کے اقوال مقدسہ میں بھی وارد ہونے لگے اور اُن الفاظ کا زبان زد ہونا مجبوری تھا مگر کرنا ہی پڑا اور پھر بعد اُن حضرات کے علماے اسلام کو ضرورت زیادہ ہوئی کہ اُنھوں نے فلسفہ حکماے قدیم کے ابطال کی غرض سے سیکھا اور اُسی فلسفے کے اصول کو رد کرکے شبہات دہری وغیرہ کو باطل کیا اور وہ سارے مباحث جمع ہوکر ایک علم ہوگیا اور اُسنے **علم کلام** نام پایا اگرچہ بعض لوگوں کو توغل زیادہ بھی ہوا کہ اتنا اُنکو مجاز نہ تھا اور یہ غلطی اُستاد و معلم کی تھی خواہ آزادی و خودسری متعلم کی مگر تکمیل علم کلام کی اچھی ہوگئی اور شبہات دہری پادر ہوا اُنھیں کے مجاہدات سے ہوگئے اگر وہ لوگ ایسا نکرتے تو دہریت کے پھیلنے میں جیسی آج کل بوجہ عدم توجہ علماے اسلام کے زور و شور پر ہے کچھ باقی رہتا کبھی نہ رہتا اور ہرگز نہ رہتا اور کلام ایک ایسا علم ہے جسکی وجہ سے عقائد دینیہ کو دلائل کے ساتھ ثابت کرنے اور نیز شبہات رفع کرنے کی قدرت حاصل ہوتی ہے اور اِس علم کے موضوع

Marfat.com

کے بارے مین متقدمین ومتاخرین نے اختلاف کیا ہے متقدمین یہ کہتے ہین کہ علم کلام کا موضوع اللہ پاک کی ذات وصفات ہین ان مین سے بعض کی یہ راے ہے کہ موضوع موجود من حیث ہو موجود ہے اور متاخرین کہتے ہین کہ علم کلام کا موضوع معلوم ہے اِس حیثیت سے کہ اُسکے ساتھ عقائد دینیہ کا ثابت کرنا مقصود ہوا ور تعلق عام ہے اِس سے کہ قریب ہو یا بعید اور دین سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ہے ۔ ابتدا رونق علم کلام کی خلفاے عباسیہ جیسے ہارون ۔ مامون معتصم ۔ واثق اور متوکل کے ہاتھون سے ہوئی اور اُسکی انتہا صاحب بن عباد اور دیالمہ کی ایک جماعت پر ہوئی غرض کہ اہلِ علم صحابہ کے آثار پر چلتے تھے کہ حسن بصری نے ریاست علم مین شہرت حاصل کی اور اُن کے شاگرد واصل نے ایک مسئلۂ خاص مین سرِعام اُستاد کے ساتھ مخالفت کی حسن نے اُس سے فرمایا اِعْتَزِلْ عَنَّا اِس لیے واصل نے اُن سے علٰحدگی اختیار کی اور مستقلا اپنے لیے ایک مجلس قائم کی اور ایک بڑا جتھا اُسکے متبعون کا ہوگیا اور وہ معتزلہ کہلانے لگے اور چونکہ معتزلہ خداے تعالی کی صفات کا انکار کرتے تھے اسلیے سلف انکو معطلہ کہنے لگے اور معتزلہ نے سلف کا لقب **صفاتیہ** رکھدیا کیونکہ یہ اللہ تعالی کے لیے صفات ازلی ثابت کرتے تھے جیسے علم ۔ ارادہ ۔ قدرت ۔ حیات ۔ سمع ۔ بصر ۔ کلام ۔ جلال ۔ اکرام ۔ جود ۔ انعام ۔ عزت ۔ عظمت ۔ اور صفات ذات اور صفات فعل مین فرق نہین کرتے تھے دونون کو مساوی سمجھتے تھے اسی طرح صفات خبریہ ثابت کرتے تھے اور وہ یہ ہین ہاتھ پانون ۔ منھ وغیرہ ان مین تاویل بالکل نہین کرتے تھے ۔ چونکہ یہ صفات اخبار مین وارد ہوئی ہین اس لیے انھین **صفات خبریہ** بولتے تھے پھر بعض سلف اثبات صفات الٰہی مین تشبیہ کی حد مین داخل ہوگئے یعنی محدثات کی صفات کے ساتھ ان صفات کو مشابہ جاننے لگے بعض نے صرف اُن صفات پر اختصار کیا جنپر افعال دلالت کرتے ہین اور بعض سلف صفات خبریہ مین مقتضاے لفظ کے مطابق تاویل کرنے لگے اور بعض نے تاویل کرنے سے توقف کیا اور کہنے لگے کہ ہماری عقل کہتی ہے کہ اللہ کسی شے کے مشابہ نہین وہ بے مثل ہے اور جو اس قسم کے الفاظ قرآن وحدیث مین آئے ہین اُن کے مفہوم ہمکو معلوم نہین جو اُن سے مراد ہے وہ اللہ ہی خوب جانتا ہے اور نہ ہمکو یہ حکم ہے کہ اِن الفاظ کے معانی اور حقیقت سمجھنے کی کوشش کرین بلکہ ہمکو تو اس بات پر اعتقاد رکھنے کا حکم ہے کہ اللہ بے مثل ہے ۔

Marfat.com

مگر متاخرین کہنے لگے کہ ان الفاظ کا ظاہر پر جاری کرنا اور ان کی تفسیر کرنا چاہیے جیسا کہ کتاب و سنت میں وارد ہین اور تاویل سے تعرض نکرنا چاہیے اور نہ ظاہر پر توقف کرنا چاہیے پس یہ متاخرین تشبیہ خاص مین مبتلا ہوگئے جو یہود کا طریق ہے اور یہ اعتقاد سلف کے خلاف تھا مگر بعض شیعہ نے بہت غلو اور تقصیر سے کام لیا غلو اُن کا یہ تھا کہ اپنے ائمہ کو اللہ کے ساتھ تشبیہ دینے لگے اور تقصیر یہ کہ اللہ کو بعض مخلوقات کے ساتھ تشبیہ دی مگر جب معتزلہ اور متکلمین کے مقالات زیادہ شہرت پکڑ گئے تو بعض شیعہ غلو اور تقصیر کو چھوڑ کر معتزلہ سے مل گئے۔ اور اُن سلف مین سے جو تاویل و تشبیہ کی طرف متوجہ نہوے یہ ہین مالک بن انس۔ احمد بن حنبل۔ سفیان اور داؤد اصفہانی۔ یہانتک کہ عبداللہ بن سعید بن کلاب اور ابوالعباس قلانسی اور حارث بن اسد ابو عبداللہ محاسبی کا دور شروع ہوا اگرچہ یہ بھی سلف کے طریق پر تھے مگر علم کلام سے مزاولت کرنے لگے اور عقائد سلف کی تائید دلائل کلامیہ اور براہین اصولیہ سے کی اور اب علم کلام ترقی کرنے لگا اور زبانی کلام سے نوبت تحریر کو پہونچ گئی اور عقلون کے تصرف اُس مین بڑھنے لگے بعض نے کتابین بنائین اور بعض درس و تدریس مین مشغول رہے۔ پھر ایک جماعت معتزلہ متوسطہ کی ظاہر ہوئی جیسے ضرار بن عمرو اور حفص فرد اور حسین نجار اور اُن کے متاخرین نے جیسے ابو علی جبائی اور اُس کا بیٹا ابو ہاشم اور قاضی عبدالجبار اور ابوالحسین بصری ہین اپنے اصحاب کے طریقون کا خلاصہ کیا اور چند مسائل مین اُن سے متفرد ہوگئے اور اپنے شیوخ کا خلاف کیا اور مذہب اعتزال کی تائید مین بہت سی تصنیفین بطریق جدلیہ کر ڈالین ایک خلائق اُن کی راے کے تابع ہوگئی آخر ائمہ اہل سنت نے اُن کے مذہب سے انکار کیا اور علم کلام کی مذمت بیان کی اور جو شخص ان کے مذہب کو پسند کرتا اُس کو چھوڑ دیتے۔ ربیع نے امام شافعی سے روایت کی ہے کہ اگر کوئی اپنی کتابون کے دینے کی کسی کے لیے وصیت کرے تو اس وصیت مین کتب کلام داخل نہونگی اِس لیے کہ کلام کوئی علم نہین اور امام شافعی نے کہا ہے کہ اہل بدع و اہوا کی شہادت ناجائز ہے اور مراد اِس سے علماے کلام ہین اور امام احمد نے علماے کلام کو زنادقہ کہا ہے اور زندیق اُسے کہتے ہین جو روز آخرت اور وحدانیت خالق پر ایمان نلاوے ہو لیکن معتزلہ کے مذہب کو قوت اور اُن کے متبعون کی کثرت ہوتی رہی یہانتک کہ ابو علی محمد بن عبدالوہاب جبائی معتزلی اور اُس کے تلمیذ رشید شیخ ابوالحسن علی بن اسمٰعیل اشعری کے درمیان ایک بار اِس مسئلے مین کہ جو چیز بندے کے حق مین اچھی ہے وہ اللہ پر واجب ہے مناظرہ

تھا

Marfat.com

و مباحثہ ہوگیا اور جب اس مباحثے مین جبائی لاجواب ہوگیا تو اشعری اور جبائی مین علٰحدگی ہوگئی اور اشعری نے اپنے لیے ایک علٰحدہ مجلس مقرر کی سند تعلیم و تعلم پر بیٹھ گئے اور بہت لوگ اُن کی اتباع کرنے لگے اور اب صفاتیہ **اشعریہ** کہلانے لگے۔ اشعری مذہب اعتزال کو چھوڑ کر ان دو بزرگون کے طریق پر چلے (۱) ابو محمد عبداللہ بن سعید المعروف بہ ابن کُلاب جنکے متبع **کُلاّ**بیہ کہلاتے ہین (۲) حارث محاسبی۔ اشعری نے اِن ہی کے قوانین پر مسائل صفات و قدر مین کلام کیا اور مذہب سلف کی تائید قاعدۂ کلامیہ پر کی اور اشعری نے فاعل مختار کا قائل ہوکر ان باتون کا رد کیا کہ ہر چیز مین حسن و قبح عقل کی طرف سے ہے حکم شرع کو اس مین دخل نہین اور جو چیز بندے کے لیے بہتر ہے وہ اللہ پر واجب ہے اور یہ بات ثابت کی کہ ورود شرع سے قبل اشیا کا حسن و قبح عقل نہین واجب کرسکتی کہ افعال کی ذات کو حسن و قبح واجب نہین ہے ورنہ شرع مین نسخ جائز نہوتا اس لیے کہ جو چیز بالذات یا ذاتی ہوتی ہے اُس مین خلاف اور تخلف پیدا نہین ہوتا پس شرع نے جس کو اچھا کہا وہ اچھا ہوا اور جس کو بُرا کہا وہ بُرا ہوا اور علوم گو عقل سے حاصل ہوتے ہین لیکن وجوب اُنکا عقل سے نہین ہے اور نبوات جائزات عقلیہ اور واجبات سمعیہ سے ہین غرض مذہب اشعری کی حقیقت طریقۂ وسط پر چلنا ہے درمیان نفی صفات الٰہی کے جو مذہب اعتزال ہے اور درمیان اثبات صفات کے جو مذہب اہل تجسم ہے جب اشعری نے اس بات پر مناظرہ کیا اور اپنے مذہب کی حجت بیان کی تو ایک جماعت اُن کی طرف مائل ہوگئی اور اُن کی رائے پر اعتماد کیا گیا۔ اشاعرہ اور معتزلہ مین روز بروز سلسلہ خصومت بڑھتا رہا معتزلہ نے اپنی تقویت اور طرف ثانی کی تضعیف کے لئے براہین حکمیہ کو عقائد مین داخل کرنا شروع کیا اور اپنے مدعا پر اُن سے استدلال کرنے لگے اس لیے معتزلہ کے مطالب کلامیہ دلائل حکمیہ و براہین فلسفیہ سے خلط ملط ہوگئے اور رفتہ رفتہ یہانتک فلاسفہ کی اتباع اور حکمت کے مسائل کا مذاق اُن مین بڑھا کہ عقل کو نقل پر ترجیح دینے لگے۔ اشاعرہ معتزلہ کی وجہ سے براہین فلسفیہ کو رد کرنے اور اُن کی مذمت بیان کرنے لگے قاضی ابو بکر باقلانی اور ابن فورک اور ابو اسحاق اسفرائنی اور ابو اسحاق شیرازی اور غزالی اور عبدالکریم شہرستانی اور فخر رازی وغیرہ اس مذہب کے مددگار ہوے اور مخالفین کے ساتھ مناظرے اور مجادلے سے پیش آئے اور اپنی مصنفات مین بہت سی دلیلین بیان کین یہانتک کہ اشعری کا مذہب ۳۸۰ھ ہجری سے عراق مین پھیل گیا اور شام کی طرف

Marfat.com

منتقل ہوا سلطان صلاح الدین یوسف مصر کے بادشاہ ہوئے تو اُنھون نے سارے لوگون کو التزام عقائد اشاعرہ پر آمادہ کیا اور اس عقیدے کا اوقاف دیار مصر مین ہونا شرط کیا جیسے مدرسہ ناصریہ وقمحیہ وخانقاہ سعید السعداء واقع قاہرہ چنانچہ یہی چال عقیدہ اشعری کی سارے ملک مصر اور ملک شام اور ملک حجاز اور ملک یمن اور زمین مغرب مین چلی گئی۔ ملک مغرب یعنی افریقہ مین اشعری کی رائے کو ابو عبداللہ محمد بن تومرت شاگرد غزالی نے داخل کیا اور ایک عقیدہ بنا دیا جس کو عامہ نے یاد کر لیا یہانتک کہ اُسکے قائم مقامون کی تلوار کے زور سے یہ اعتقاد ان سب شہرون مین ایسا جاری ہوا کہ جو کوئی خلاف کرتا اُسکی گردن ماری جاتی یہان تک کہ سوا اسکے اور سب مذاہب مٹ گئے کوئی مذہب خلاف اشعری کے باقی نرہا مگر حنابلہ کا مذہب اپنی اسی چال ڈھال سابق پر باقی رہا یہ تاویل صفات کے معتقد نہین۔

فرقون کی تقسیم

یہ ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ میری اُمت تہتر فرقے ہوجائے گی ایک معجزہ ہے اسلیے کہ جو کچھ فرمایا تھا وہ بے کم وکاست ظہور مین آیا۔ ابن حزم نے ملل ونحل مین کہا ہے کہ اہل اسلام کے پانچ فرقے ہین ایک اہل سنت دوسرے معتزلہ اور انھین مین قدریہ داخل ہین تیسرے مرجیہ اور انھین مین جہمیہ کرامیہ کا شمار ہے چوتھے شیعہ پانچوین خوارج انھین مین ازارقہ واباضیہ ہین پھر ہر ایک فرقہ ان مین سے کئی فرق ہوگیا۔ بڑا افتراق اہل سنت کا فتوے مین ہوا اور تھوڑا سا اعتقادات مین فتوے مین چار مذہب ہوگئے حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی اعتقاد مین تین گروہ ہوگئے اشعری۔ ماتریدی۔ حنبلی۔ رہے چار فرقے سوائے اہل سنت کے سو ان مین سے کسی کا خلاف اہل سنت کے ساتھ بعید ہے اور کسی کا قریب مرجیہ کے فرقون مین اہل سنت سے قریب وہ ہین جن کا قول ہے کہ ایمان کہتے ہین دل اور زبان دونون سے تصدیق واقرار کرنے کو۔ رہے سارے اعمال سو فقط فرائض وشرائع اسلام ہین ایمان مین داخل نہین ایمان مین اہل سنت سے بعید دو فرقے ہین ایک اصحاب جہم بن صفوان جن کا قول یہ ہے کہ ایمان صرف تصدیق بالقلب کا نام ہے اگرچہ مومن کفر وتثلیث کا کلمہ زبان سے کہے اور بت پرستی کرے اور یہ بطور تقیہ کے بھی نہو تب بھی ایمان نہین جا سکتا جب تک تصدیق بالقلب باقی رہے دوسرا اصحاب محمد بن کرام جن کا

58911

Marfat.com

قول یہ ہے کہ ایمان فقط زبان سے اقرار کرنے یعنی کلمۂ شہادت کے پڑھنے کو کہتے ہین پس اگر کوئی شخص دل سے کفر کا معتقد ہو تو اُس کا ایمان باطل نہین ہوسکتا جبتک زبانی اقرار باقی ہے اسی طرح اور باقی فرقون کا ذکر ہے۔ خبیۃ الاکوان مین لکھا ہے کہ **معتزلہ** مین اہل سنت سے قریب وہ ہین جو کہ اصحاب حسین نجار و بشر بن غیاث مریسی ہین اور بعید اُن کے اصحاب ابوہذیل علاف ہین اور مذاہب **شیعہ** مین اہل سنت سے قریب اصحاب حسن بن صالح ہین جن کا فرقہ صالحیہ کہلاتا ہے اور شیعہ زیدیہ مین شمار پاتا ہے اور اِن مین سے بعید فرقہ امامیہ ہے رہے غلاۃ انکے سوا دوسرے سے مسلمان ہی نہین بلکہ اہل ردت و شرک ہین اور قریب فرقہ **خوارج** مین اصحاب عبداللہ بن یزید اباضی ہین اور بعید اُن کے ازارقہ ہین رہے بطیخیہ اور وہ جو منکر کسی شے کے قرآن مین سے ہین اور اجماع کے مخالف ہین جیسے عجاردہ وغیرہ سو وہ باجماع امت کفار ہین انتہیٰ واضح رہے کہ ہمنے فرقون کے بیان مین شرح مواقف وغیرہ کی طرز اختیار کی ہے اسی واسطے ہمنے جہمیہ کو جبریہ مین اور کرامیہ کو قدریہ مین اور مریسیہ کو مرجیہ مین ذکر کیا ہے وعلی ہذا القیاس۔ صاحب اشعۃ اللمعات کا قول ہے کہ افتراق اس امت کا تہتر فرقون پر حدیث سے ثابت ہے اس طرح کہ معتزلہ کے بیس فرقے ہین اور شیعہ بائیس اور خوارج بیس اور مرجیہ پندرہ اور نجاریہ تین اور ایک ایک فرقہ جبریہ اور مشبہ اور اہل سنت وجماعت کا اور غنیۃ الطالبین مین مذکور ہے کہ تہتر فرقون کی اصل یہ دس فرقے ہین اہل سنت۔ خوارج۔ شیعہ۔ معتزلہ۔ مرجیہ۔ مشبہ۔ جہمیہ ضراریہ۔ نجاریہ۔ کلابیہ۔ اہل سنت کا ایک فرقہ ہے خوارج کے پندرہ فرقہ ہین شیعہ کے بتیس معتزلہ کے چھ مرجیہ کے بارہ جہمیہ ضراریہ۔ نجاریہ۔ اور کلابیہ کا ایک ایک فرقہ ہے مشبہ کے تین فرقے ہین کل تہتر فرقے ہوگئے اور مکحول نے اِن تہتر فرقون کے اصول سوائے اہل سنت وجماعت کے چھ فرقے قرار دئے ہین جنکے یہ نام ہین جہمیہ قدریہ شیعہ۔ حروریہ۔ مرجیہ۔ جبریہ۔ اور پھر ہر ایک کے بارہ بارہ فرقے لکھے ہین جس حساب سے بہتر فرقے ہوگئے۔ اور صاحب شرح وقایہ نے بھی کتاب الشہادۃ مین سب فرقون کے اصول چھ ہی فرقے قرار دئے ہین اور یہ نام لکھے ہین جبریہ۔ قدریہ۔ شیعہ۔ خوارج۔ معطلہ۔ مشبہ۔ اور شیخ ابو الحسن اشعری نے اصول دس فرقے قرار دئے ہین شیعہ۔ خوارج۔ معتزلہ۔ مرجیہ۔ جہمیہ۔ ضراریہ۔ کلابیہ۔ حسنیہ۔ بکریہ۔ مجسمہ اور امام فخر الاسلام نے بزدوی الکلام مین اُن کی چھ قسمین اِن نامون کے ساتھ مقرر کی ہین شیعہ نجاریہ۔ قدریہ۔ جبریہ۔ مرجیہ۔ مجسمہ اور محمود الغزالی نے

Marfat.com

اپنے رسالے مین اور ابن السراج نے تذکرۃ المذاہب مین اور محمد صالح بن محمد شریف خیرآبادی نے مؤیدالافاضل مین تمام فرقون کے اصول یہی چھ فرقے ذکر کیے ہین مگر انھون نے بجائے مجسمہ کے جہمیہ کو ذکر کیا ہے اور مؤلف مجمع المذاہب نے بھی ان کے مطابق بیان کیا ہے اور پھر ہر ایک کے بارہ بارہ فرقے بیان کیے ہین مگر یہ قلمی نسخے ایسے لکھے ہوے ہین کہ اکثر نام ایک نسخے کے دوسرے سے مطابق نہین بلکہ صحیح بھی نہین پڑھے جاتے اور چونکہ نہ انکی وجہ تسمیہ لکھی ہے نہ کچھ تفصیل ذکر کی ہے اس لیے اور مشتبہ ہوگئے ہین۔ اور یہ خرابی اُن کاتبون کی وجہ سے زیادہ پڑ گئی ہے جو محض فارسی خوان ہوتے ہین۔ تفصیل ان فرقون کی اِس طرح ہے۔

شیعہ

علویہ۔ ابدیہ۔ شیعیہ[۱]۔ اسحاقیہ۔ زیدیہ۔ عباسیہ۔ امامیہ۔ ناؤسیہ۔ متناسخیہ
لاعنیہ[۲]۔ راجعیہ[۳]۔ متربصیہ[۴]۔

خوارج

ازرقیہ۔ اباضیہ۔ ثعلبیہ۔ خازمیہ[۵]۔ خلفیہ[۶]۔ کوزیہ[۷]۔ کنزیہ۔ معتزلیہ۔ میمونیہ
محکمیہ۔ اخنسیہ[۸]۔ شمراخیہ

جبریہ

مضطریہ۔ افعالیہ۔ معیئیہ[۹]۔ مفروغیہ۔ نجاریہ۔ میثمیہ۔ کسلیہ[۱۰]۔ سابقیہ۔ حبیبیہ۔
خوفیہ[۱۱]۔ فکریہ۔ حسبیہ[۱۲]۔

قدریہ

احدیہ[۱۳]۔ ثنویہ۔ کیسانیہ۔ شیطانیہ۔ شریکیہ۔ وہمیہ۔ ابدیہ۔ ناکثیہ[۱۴]۔ بتریہ[۱۵]
قاسطیہ۔ نظامیہ[۱۶]۔ منزلیہ[۱۷]۔

[illegible]

میر جہیہ ہے ۱۲ [illegible] تذکرے مین یون ہی ہے کہ اور مؤید مین بطانیہ ہے ۱۲ [illegible] تذکرے مین یون ہی ہے اور مؤید مین [illegible] ہے ۱۲

Marfat.com

جہمیہ

معطلہ۔ مرابضیہ۔ مترافیہ۔ واردیہ۔ حرقیہ۔ مخلوقیہ۔ غیریہ۔ فانیہ۔ زنادقیہ۔ لفظیہ۔ قبریہ۔ واقفیہ۔

مرجیہ

تارکیہ۔ مشائیہ۔ راجیہ۔ شاکیہ۔ تہمیہ۔ عملیہ۔ منقوصیہ۔ مستثنیہ۔ اثریہ۔ بدعیہ۔ مشبہ۔ حشویہ۔ تمہید الافاضل اور تذکرة المذاہب وغیرہ مین لکھا ہے کہ انکے علاوہ سات فرقے اور ہین دہریہ۔ صالحیہ۔ اباحیہ۔ باطنیہ۔ براہیہ۔ اشعریہ۔ سکرامیہ۔

صاحب مواقف نے کہا ہے کہ فقہاے اسلام کے اصول یہ آٹھ فرقے ہین۔ معتزلہ۔ شیعہ۔ خوارج مرجیہ۔ نجاریہ۔ جبریہ۔ مشبہ۔ اہل سنت وجماعت۔ اور تفصیل ان کی یون ہے معتزلہ کے بیس فرقے ہین واصلیہ۔ عمریہ۔ ہذیلیہ۔ نظامیہ۔ اسواریہ۔ اسکافیہ۔ جعفریہ۔ بشریہ۔ مزداریہ۔ ہشامیہ۔ حابطیہ۔ حدثیہ۔ صالحیہ۔ معمریہ۔ ثمامیہ۔ خیاطیہ۔ جاحظیہ۔ کعبیہ۔ جبائیہ۔ بہشمیہ۔ اور شیعہ بائیس فرقے ہین۔ جن مین سے یہ اٹھارہ غلاة کہلاتے ہین۔ سبائیہ۔ کاملیہ۔ مغیریہ۔ بنانیہ۔ جناحیہ۔ منصوریہ۔ خطابیہ۔ غرابیہ۔ ذمیہ۔ حکمیہ۔ سالمیہ۔ زراریہ۔ نعمانیہ۔ یونسیہ۔ رزامیہ۔ مفوضہ۔ نصیریہ۔ اسماعیلیہ۔ جو قرامطہ اور باطنیہ بھی کہلاتے ہین۔ باقی چار فرقے یہ ہین۔ جارودیہ۔ سلیمانیہ۔ بتریہ۔ یہ تینون زیدیہ ہین اور امامیہ جنہین اثناعشری بھی کہتے ہین۔ اور خوارج بیس فرقے ہین۔ محکمہ۔ بیہسیہ۔ ازارقہ۔ نجدات۔ اصفریہ۔ اباضیہ۔ میمونیہ۔ حمزیہ۔ شعیبیہ۔ حازمیہ۔ خلفیہ۔ اطرافیہ۔ معلومیہ۔ مجہولیہ۔ صلتیہ۔ ثعالبہ۔ یہ دسون عجاردہ کہلاتے ہین۔ اخنسیہ۔ معبدیہ۔ شیبانیہ۔ مکرمیہ۔ یہ چارون فرقے ثعالبہ کی شاخ ہین اور مرجیہ کے پانچ فرقے ہین۔ یونسیہ۔ عبیدیہ۔ غسانیہ۔ ثوبانیہ۔ ثومنیہ۔ اور نجاریہ کے تین فرقے ہین۔ برغوثیہ۔ زعفرانیہ۔ مستدرکہ۔ اور ایک ایک فرقہ جبریہ اور مشبہ

Marfat.com

اور اہل سنت وجماعت ہے۔ جہمیہ۔ جبریہ۔ ہین اور کرامیہ وحشویہ مشبہ ہین اور ان فرقون مین بعض قدریہ بھی ہین۔ یہ تہتر فرقے جو مشہور ہین ان مین بھی کئی فرقے مثل شاخون کے ظاہر ہوے ہین جو شخص جس فرقے کا کام کریگا اُس مین شمار پائیگا اور ان شاخون کی وجہ سے شمار فرقونکا تہتر سے بڑھ گیا ہے میر سید شریف نے تعریفات مین لکھا ہے اہل ہوا اسے مراد وہ اہل قبلہ ہین جنکا عقیدہ اہل سنت کا سا نہین۔ اور بعض نے کہا ہے کہ اہل ہوے ایک فرقہ معین نہین بلکہ جو مخالف سنت کے ہے تاویل فاسد کے ساتھ وہ اہل ہوئی ہے مُعَرب مین ہے کہ اہل ہوے وہ لوگ ہین جو طریقۂ اہل سنت وجماعت سے کجروی کرین اور اہل قبلہ ہون یعنی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہون صاحب تعریفات کہتے ہین کہ اہل ہوے جبریہ اور قدریہ اور شیعہ اور خوارج اور معطلہ اور مشبہ ہین اور ان مین سے ہر ایک کے بارہ فرقہ ہین اس صورت مین تہتر فرقے ہو گئے مگر یہ قول سید صاحب کا تحقیقی نہین اس لیے کہ اسی قدر فرقون مین اہل اسلام کے فرقون کا حصر نہین ہے تہتر سے بہت زیادہ تعداد ہو گئی ہے اور آنحضرت نے جو تہتر کا عدد فرمایا ہے وہ غالبًا انحصار کے لیے نہین بلکہ اظہار کثرت مقصود ہے۔

اب غور کرو کہ عامۂ مصنفین نے انحصار بڑے بڑے گروہ اسلام کا نو فرقون مین کیا ہے اہل سنت وجماعت۔ معتزلہ۔ شیعہ۔ خوارج۔ مرجیہ۔ نجاریہ۔ جبریہ۔ قدریہ۔ مشبہ۔

فرقۂ اہل سنت وجماعت

ان مین بھی اختلاف پیدا ہو کر کئی فرقے اور مذہب ہو گئے ہین چوتھی صدی سے پہلے کسی مذہب معین کی قید نہ تھی یہانتک کہ بغداد کو لشکر چنگیز خانی نے پامال کر دیا اور سلطنت اعلیٰ اسلام کی برباد ہو گئی تو لوگون کی راے مذاہب اربعہ پر قرار پائی اس لیے کہ یہ مذاہب اور مذاہب کی بہ نسبت کسی قدر مدون ہو چکے تھے مگر ابھی تک کوئی تقلید کو واجب نہین جانتا تھا بلکہ عوام کے لیے تقلید کو مستحسن خیال کرتے تھے علما کے حق مین تقلید مکروہ جانتے تھے بعد اسکے علم کی کمی ہوتے ہوتے اور جہل پھیلتے پھیلتے تقلید کی ضرورت نے ترقی کی اور علماے مذاہب اربعہ تمام عالم مین پھیل گئے اور ان مذاہب کی تقلید مقرر ہو گئی اور بعض اہل تحقیق جو تقلید کے محتاج نہ تھے وہ خاص اس ضرورت سے تقلید مین پڑ گئے کہ عامۂ خلق اُن سے منحرف نہو جائے اور بُرا نہ جاننے لگے اور پھر بھی بعض ایک

Marfat.com

مذہب پر چلنا نہ اپنے لیے پسند کرتے تھے اور نہ اپنے فتووں پر اور لوگوں کے پابند ہونے کی خواہش رکھتے تھے **اہل سنت** عموماً ان مذاہب اربعہ اور دوسرے اصحاب مذاہب متبوعہ جیسے مذاہب سفیان ثوری اور داؤد ظاہری کو بھی شامل ہے اہل سنت کا انحصار انھیں چار گروہ مین نہین ہے ان مین سے سفیان ثوری کا مذہب اُن کے سلوک مین چھپ گیا ہے۔ تاج المکلل مین لکھا ہے کہ فرج بن برقوق چرکسی نے جس کا لقب ناصر ہے اور ۸۰۱ھ ہجری مین پیدا ہوا تھا چارون مصلے بیت الحرام مین قائم کیے ہین۔ اور مجتہد ان مذاہب اربعہ مین سے۔

ایک امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت ہین

۸۰ھ ہجری مین پیدا ہوے نعمان نام تھا ابو حنیفہ کنیت امام اعظم لقب مگر یہ کنیت حقیقی نہین ہے امام کی کسی اولاد کا نام حنیفہ نہ تھا یہ کنیت وصفی معنے کے اعتبار سے ہے یعنی ابو الملۃ الحنیفۃ قرآن مین خدا نے مسلمانون سے خطاب کرکے کہا ہے واتبعوا ملۃ ابراہیم حنیفا یعنی تابع ہو جاؤ دین ابراہیم کے جو مستقیم تھا امام نے اِس نسبت سے اپنی کنیت ابو حنیفہ اختیار کی اور دو بار اُن کو عہدۂ قضا اختیار کرنے کی تکلیف دی گئی جو کہ شرائط موجود نہ تھین اِس لیے اُنھون نے قبول نہ کیا اول بار کوفے مین یزید بن عمر بن ہبیرہ نے جو مروان حمار کی طرف سے کوفے کا گورنر تھا اُنکو اِس عہدے کے اختیار کرنے کے لیے کہا اور انکار کرنے پر اُن کے سو کوڑے اِس طرح لگوائے کہ دس کوڑے روز دس دن تک لگوائے گئے جب امام موصوف کو کمال ایذا پہونچنے لگی تو فقہاے اُن کو مشورہ دیا کہ دفع الوقتی کے لیے آپ کوئی کام قبول کر لیجیے امام موصوف نے مجبور ہو کر یہ خدمت چاہی کہ گھاس کے گٹھے بوجھ اُس کی سرکار مین آتے اُسکا حساب درست کرتے یزید نے اس خدمت کے قبول کر لینے کے بعد اُنھین چھوڑ دیا اور دوسری بار بغداد مین منصور دوانقی خلیفہ بغداد نے اُن کے لئے قضا کا عہدہ تجویز کیا امام نے انکار کیا تو تین کوڑے لگوائے اور بعض کہتے ہین کہ سو کوڑے لگوائے اور بعض کہتے ہین کہ دس کوڑے لگوائے جاتے تھے اور قید کر دیا وہ ۱۴۶ھ ہجری مین قید ہوئے تھے اور شہر پناہ بغداد کی تیاری کے لئے جتنی اینٹین آتین اُن کا حساب درست کرنے کا کام اُن سے کرایا گیا آخر قید خانے مین زہر دیے گئے اور ماہ رجب ۱۵۰ھ ہجری مین اُنھون نے وفات پائی قبل از دفن

Marfat.com

چھ بار نماز جنازہ پڑھی گئی پہلی مرتبہ کم و بیش پچاس ہزار آدمیون کا مجمع تھا دفن کے بعد بیس دن تک لوگ
جنازے کی نماز پڑھتے رہے بغداد مین مقبرۂ خیزران کے باب الطاق مین دفن ہوے امام شافعی جب بغداد
مین آتے تھے اور صبح کی نماز امام کی قبر کے پاس پڑھتے تھے تو ادب کے لحاظ سے قنوت چھوڑ دیتے تھے
اور بسم اللہ کو بہت آہستہ کہتے تھے ثابت مہرگان کے دن حضرت علیؓ کی خدمت مین فالودہ لے گئے تھے
اُنھون نے ثابت کے حق مین دعا کی تھی دعا کی برکت سے اُن مین اور اُن کی اولاد مین علم پیدا ہوا
ثابت کے باپ کا نام زوطیٰ ہے اور زوطا اصل کابل کا یا بابل کا یا انبار کا رہنے والا تھا غلامی کا
طوق اس کی گردن مین پڑ گیا تھا اور قبیلۂ بنی تیم اللہ بن ثعلبہ کی ایک عورت نے خرید کیا تھا پھر
زوطا آزاد بھی ہو گیا تھا اس لیے امام کا خاندان بنی تیم اللہ کا آزاد غلام کہلاتا ہے ثابت زوطا کی
حالت اسلام مین پیدا ہوئے تھے مگر خطیب مورخ بغداد نے اسماعیل بن حماد بن امام ابو حنیفہ سے
نقل کیا ہے کہ ہم کبھی کسی کی غلامی مین نہین آئے اور بعضون نے امام ابو حنیفہ کا نسب یون بیان کیا ہے
کہ نعمان بن ثابت بن نعمان بن مرزبان اور ابو مطیع نے اُن کو نسل عرب سے شمار کیا ہے اور سلسلۂ
نسب یون بتایا ہے نعمان بن ثابت بن زوطا بن یحییٰ بن زید بن اسد بن راشد انصاری اور حافظ
ابو اسحاق نے شجرۂ نسب کے متعلق یہ روایت نقل کی ہے نعمان بن ثابت بن کاؤس بن ہرمز بن
بہرام امام صاحب کی طرف ایک وصیت اور ایک عقائد کا مختصر سا رسالہ منسوب ہے اس کی روایت
ابو مطیع حکم بن عبد اللہ بلخی نے امام سے کی ہے۔ ضوء الاکثر مین مرقوم ہے کہ امام صاحب نے فقہ اکبر کو
حالت حیات مین اور وصیت کو وقت وفات کے تصنیف کیا تھا انتہیٰ مگر محقق یہ ہے کہ فقہ اکبر کو امام نے
خود تصنیف نہین کیا ہے بلکہ ابو مطیع نے اپنی مرویات کو جمع کیا ہے اسکو امام کی تصنیف اس وجہ سے
کہتے ہین کہ ابو مطیع نے مرویات امام اعظم کو اس مین جمع کیا ہے اور ایک مسند بھی اُنکی طرف منسوب ہے
جو قاضی القضاۃ ابو المؤید محمد بن محمود بن محمد خوارزمی کی تالیف ہے کہ ۶۶۵ھ ہجری مین اُسکو رواج
دیا تھا اور امام اعظم کی مسانید کو کہ علماے سابق نے مرتب کی تھین اس مسند مین جمع کر دیا ہے چنانچہ
خود خطبے مین اس بات کی تصریح کی ہے اُن مسانید سابق مین سے دو مسند جو بہت مشہور تھین ابتک
متداول ہین ایک مسند یعقوب بن حارثی کی دوسری مسند حسین بن محمد بن خسرو کی۔ کہتے ہین کہ
امام صاحب کی تین کتابین تصنیف ہین باقی زبانی منقول ہین ایک کتاب العالم و المتعلم

Marfat.com

دوسری کتاب الرسالہ کہ ابوعثمان لبستی کو بھیجی تھی تیسری فقہ اکبر کہ آپ کے شاگرد ابو مطیع نے روایت کی ہے اور بعض کہتے ہین کہ کتاب مقصود صرف مین بھی لکھی ہے۔

دار قطنی نے امام ابوحنیفہ پر نہایت ناانصافی سے جرح کی ہے اور کہا ہے کہ وہ حدیث مین نہایت ضعیف تھے اور یہ نہایت شناعت ہے جو ایسے امام متقی عابد وزاہد کی طرف منسوب کی گئی ہے یہ لوگ اُن کا ضعیف الحدیث ہونا کسی دلیل سے ثابت نکر سکے کبھی یہ کہدیتے ہین کہ اُن کو فقہ مین نہایت اشتغال تھا اس لیے حدیث مین ضعیف رہے مگر یہ کتنی کمزور دلیل ہے۔ اِس لیے کہ جو شخص اعلیٰ درجے کا فقیہ ہوگا وہ اخذ حدیث مین بھی دوسرون سے کامل ہوگا۔ عبداللہ بن مبارک جو امام کے مشہور شاگرد ہین وہ بیروت مین فن حدیث کے امام اوزاعی سے ملے تو اوزاعی نے پہلی ہی ملاقات مین اُن سے پوچھا کہ کوفے مین ابوحنیفہ کون شخص پیدا ہوا ہے جو دین مین نئی باتین نکالتا ہے اُنھون نے کچھ جواب ندیا اور گھر چلے آئے دو تین دن کے بعد پھر گئے تو کچھ اجزا ساتھ لیتے گئے اوزاعی نے انکے ہاتھ سے وہ اجزا لے لیے سرنامہ پر لکھا تھا قال نعمان بن ثابت اوزاعی دیر تک غور سے دیکھا کیے پھر عبداللہ سے پوچھا نعمان کون بزرگ ہین اُنھون نے کہا کہ عراق میں ایک شخص ہین جنکی صحبت مین مین رہا ہون فرمایا بڑے پائے کا آدمی ہے عبداللہ نے عرض کیا وہی ابوحنیفہ ہین جنکو آپ مبتدع بتاتے تھے اوزاعی کو اپنی غلطی پر افسوس ہوا۔ حج کی تقریب سے اوزاعی مکے کو گئے تو امام ابوحنیفہ سے ملاقات ہوئی اُنھین مسائل کا ذکر آیا اتفاق سے عبداللہ بن مبارک بھی موجود تھے اُن کا بیان ہے کہ امام ابوحنیفہ نے اِس خوبی سے تقریر کی کہ اوزاعی حیران رہگئے اور اُن کے جانے کے بعد مجھ سے کہا کہ اِس شخص کے کمال نے اِس کو لوگون کا محسود بنایا ہے بےشبہ میری بدگمانی غلط تھی جس کا مین افسوس کرتا ہون۔

حافظ عبدالبر کا یہ کلام ایسا ہے جسے آب زر سے لکھنا چاہیے دنیا کا یہ دستور چلا آتا ہے کہ لوگ اکابر کے پیچھے پڑجاتے ہین اور قسم قسم کے معائب اُن کی طرف منسوب کرتے ہین ایسے لوگون کی زبان سے انبیا بھی محفوظ نرہے چونکہ امام اپنے زمانے مین آپ اپنی نظیر تھے لوگون نے آپ کے معائب مین کوئی بات اُٹھا نرکھی بلکہ اِس زمانے تک جو چل رہا ہے یہ سلسلہ جاری ہے مگر جس قدر لوگون نے امام کے مطاعن مین جد وجہد کی اُن کی سعی مشکور نہوئی ہر زمانے مین عیب جویون پر مدح

کرنے والون کو غلبہ ہوتا رہا یہانتک کہ امام کا مذہب ملک ملک اس قدر شایع ہوا کہ کسی دوسرے کا مذہب اُسکے ہم پایہ نہین ہوسکتا۔ اگر یہ کہا جاے کہ صحاح ستہ کے مصنفین نے امام صاحب سے روایت نہین کی دو ایک روایتین مستثنیٰ ہین تو اس الزام مین اور ائمہ بھی ان کے شریک ہین امام شافعی جنکو بڑے بڑے محدثین نے حدیث و روایت کا مخزن تسلیم کیا ہے اُنکی سند سے صحیحین مین ایک بھی روایت نہین کبھی یون کہدیتے ہین کہ وہ ائمہ حدیث سے نہین ملنے پائے تھے جو کچھ اُنھون نے حاصل کیا ہے حماد سے حاصل کیا ہے جو شاگرد ہین ابراہیم نخعی کے اور ابراہیم نخعی نے علقمہ سے اور اُنھون نے عبداللہ بن مسعود صحابی سے حاصل کیا ہے اور یہ قول بھی باطل ہے اِس لیے کہ اُنھون نے بہت سے ائمہ سے روایت کی ہے جیسے امام محمد باقر اور اعمش وغیرہ حالانکہ حماد کا وہ پایہ ہے کہ صرف اُن سے حاصل کرنا دوسرون سے روایت کرنے سے بے پروا کرتا ہے ابو حفص کبیر نے دعوی کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ نے کم از کم چار ہزار شخصون سے حدیثین روایت کین لیکن انصاف یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ کی نسبت یہ دعویٰ محدثانہ اصول پر ثابت نہین ہوسکتا البتہ اس سے انکار نہین ہوسکتا کہ امام نے ایک گروہ کثیر سے روایت کی ہے اور اِسکا خود محدثین کو اعتراف ہے علامہ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ مین جہان اُن کے شیوخ حدیث کے نام گنائے ہین آخر مین لکھدیا ہے وخلقٌ کثیرٌ بعض نے کہا ہے کہ اُنھون نے بارہ سو ائمہ سے روایت کی ہے حافظ ابوالمحاسن شافعی نے تین سو انیس شخصون کے نام بتقید نسب لکھے ہین لیکن چونکہ اُنکی فہرست زیادہ تر فقہاے حنفیہ سے ماخوذ ہے ممکن ہے کہ محدثین کو کلیتہً اُس سے اتفاق نہو۔ بحر العلوم نے شرح مسلم الثبوت مین یون جواب دیا ہے کہ زیادہ استادون سے اُن کا حاصل نہ کرنا اُن کے ورع و تقوے اور کمال علم پر دلالت کرتا ہے کیونکہ زیادہ استاد ہوتے تو زیادہ حقوق ثابت ہوجاتے امام نے بہت سے حقوق کے ایفا کی قدرت اپنے مین نپاکر زیادہ استاد نہناے یہ جواب نہایت نامناسب اور لغو ہے فقہاے حنفیہ امام کی روایت بہت سے صحابہ سے بھی ثابت کرتے ہین اگرچہ اہل حدیث کے طریقے مین وہ ثابت نہین ہے مگر محققین کا اسپر اتفاق ہے کہ امام نے چار صحابیون کو پایا ہے اور اس قول سے اکثر اہل حدیث نے بھی اتفاق کیا ہے ایک اُن مین سے انس بن مالک ہین بصرے مین دوسرے عبداللہ بن ابی اوفیٰ بن علقمہ ہین کوفے مین تیسرے سہل بن سعید ساعدی ہین مدینے مین اور

Marfat.com

چوتھے ابوالطفیل عامر بن واصلہ مکے مین ہین ابن حجر نے کہا ہے کہ امام نے ابن ابی اوفیٰ سے ایک حدیث روایت کی ہے اور تاریخ بغداد مین خطیب نے بیان کیا ہے کہ امام نے انس بن مالکؓ کو دیکھا ہے اور ابن حجر نے کہا ہے کہ امام کا انسؓ کو دیکھنا صحیح ہے جیسا کہ ذہبی نے لکھا ہے کہ امام نے انسؓ کو دیکھا ہے اور وہ گیارہ یا تیرہ برس کے تھے اور ایک روایت مین ہے کہ امام فرماتے ہین کہ مین نے انسؓ کو کئی بار دیکھا ہے اور وہ سرخ خضاب کرتے تھے اور کئی طریقون سے آیا ہے کہ امام نے اُن سے تین حدیثین روایت کین اور بعض لوگون نے جو نفی کی ہے تو وہ اثبات کی معارض نہین ہوسکتی اِس وجہ سے اثبات ایسے محل مین باتفاق علما نفی پر مقدم ہے عبداللہ بن ابی اوفی کے وقت مین امام چھ یا سات برس کے تھے اور جمہور کا مسلک یہ ہے کہ جب لڑکے مین تمیز کی قوت آجاے سماع صحیح ہے گو پنج سالہ کیون نہو ابن حجر اپنی مختصر مین کہتے ہین کہ پانچ برس کا سن سماع حدیث مین معتبر ہے لہذا اسماعیل بخاری نے محمود بن ربیع کی روایت پانچ برس کے سن کی قبول کی ہے اور سہل بن ساعدی کے عہد مین امام آٹھ یا گیارہ برس کے تھے اور امام نے پہلا حج سنہ چھیانوے ہجری مین سولہ برس کی عمر مین کیا ہے ابوطفیل عامر بن واصلہ جن کا انتقال سنہ ۱۰۲ہجری کو ہوا اُس وقت مکے مین موجود تھے پس امام کا ابوطفیل سے کہ جہان مین ایک صحابی اُسوقت باقی تھے نہ ملنا مستبعد ہے۔ اور کبھی یون کہتے ہین کہ وہ راے اور قیاس سے بہ نسبت حدیث کے زیادہ کام رکھتے تھے اور حدیث کو چھوڑ کر راے پر چلتے تھے یہانتک کہ ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنی کتاب مین ایک باب امام پر رد کے لیے باندھا ہے اور سرخی اُسکی باب الرد علی ابی حنیفۃ مقرر کی ہے اور یہ نہایت بے انصافی کی بات ہے کیونکہ امام نے کبھی قیاس کے مقابلے مین کسی حدیث کو ترک نہین کیا۔ عقود الجمان کے سولھوین باب مین لکھا ہے کہ ایک بار امام باقرؒ نے امام ابوحنیفہؒ سے فرمایا کہ تم قیاس کی بنا پر ہمارے دادا کی حدیثون سے مخالفت کرتے ہو انھون نے نہایت ادب سے کہا عیاذاً باللہ حدیث کی کون مخالفت کرسکتا ہے فرمایئے کہ مرد ضعیف ہے یا عورت امام باقر نے فرمایا کہ عورت ابوحنیفہ نے کہا کہ وراثت مین مرد کا حصہ زیادہ ہے یا عورت کا امام باقرؒ نے فرمایا کہ مرد کا امام ابوحنیفہ نے کہا اگر مین قیاس لگاتا تو فتوے دیتا کہ عورت کو زیادہ حصہ دیا جاے کیونکہ ضعیف کو ظاہر قیاس کی بنا پر زیادہ ملنا چاہیے پھر ابوحنیفہ نے پوچھا کہ نماز افضل ہے یا روزہ امام باقر نے

Marfat.com

فرمایا کہ نماز ابو حنیفہ نے کہا کہ اِس اعتبار سے حائضہ پر نماز کی قضا واجب ہونی چاہیے نہ روزے کی حالانکہ مین روزے ہی کی قضا کا فتوی دیتا ہون امام باقرؔ اِس قدر خوش ہوے کہ اُٹھکر اُن سے معانقہ اور مصافحہ کرکے عذر کیا اور کہا کہ مخالفین عناد سے تمہین متہم کرتے ہین۔
امام جعفرؔ نے بہ سند متصل روایت کی ہے کہ امام ابو حنیفہ کہتے ہین کہ ہم اخذ کرتے ہین اول کتاب اللہ سے پھر سنت رسولؐ سے پھر قضایاے صحابہ سے اور ہم اُسپر عمل کرتے ہین جسپر صحابہ کا اتفاق ہوتا ہے اور جس مین صحابہ کا اختلاف ہوتا ہے اسکو اور مسئلے پر قیاس کرتے ہین اور بیہقی نے مدخل مین بہ سند صحیح امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے عن ابی عبد اللہ بن مبارکؒ قال سمعت ابا حنیفۃ یقول اذا جاء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعلی الراس والعین واذا جاء عن اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم نختارُ من قولھم واذا جاء من التابعین زاحمناھم یعنی جبوقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا قول آئے تو وہ سر آنکھوں پر ہے اور جبوقت صحابہ سے آئے تو اسمین سے ہم اختیار کرتے ہین یعنی خاص صحابہ کے اقوال مین سے جس کا قول صواب معلوم ہوتا ہے اُس کو اختیار کرتے ہین اور جس وقت تابعین سے آیا ہووے تو ہم اُس کی مزاحمت کرتے ہین یعنی اُس مین کلام کرتے ہین اور قیاس کو دخل دیتے ہین اور حضرت امام ابو حنیفہ تابعین کے قول مین کس طرح مزاحمت نکرتے کیونکہ وہ خود بھی تابعین مین سے ہین۔ علامہ کفوی فرماتے ہین کہ اگرچہ بعض محدثین امام کے تابعی ہونے کو نہین مانتے لیکن اُنکے تابعی ہونے مین کوئی شبہہ نہین۔ خوارزمی نے مسند ابو حنیفہ مین لکھا ہے کہ امام کا اصحاب سے روایت کرنا علما کے نزدیک متفق ہے مگر اعداد اصحاب مین اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ سات مرد اور ایک عورت اور بعض نے کم و بیش ذکر کیے ہین۔ منکرین کہتے ہین کہ اُن کے زمانہ مین چار اصحاب ضرور تھے لیکن ملاقات اور روایات ثابت نہین مگر یہ اُنکا محض تعصب اور عناد ہے۔ اکثر محدثین کا یہ قول ہے کہ تابعی وہ شخص ہے جسنے صحابہ کو دیکھا ہے اگرچہ صحبت نہو۔ روضۃ العلما مین مذکور ہے کہ امام نے فرمایا ہے اترکوا قولی بخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ترک کرو میرا قول بمقابلہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اور فرمایا اذا صح الحدیث فھو مذھبی یعنی جب حدیث صحیح ہو جاے تو وہی میرا مذہب ہے صراط مستقیم مین ہے کہ امام ابو حنیفہ کے اصحاب متفق ہین کہ حدیث گو اسناد اُسکی ضعیف ہو مگر قیاس و اجتہاد سے

Marfat.com

اولیٰ ومقدم ہے۔ میزان شعرانی مین ہے وما طعن احد فی قول من اقوالھم الا بجھلہ اما من حیث دلیلہ واما من حیث دقۃ مدارکہ علیہ لا سیما الامام الاعظم ابو حنیفۃ الذی اجمع السلف والخلف علی ورعہ وعبادتہ ودقۃ مدارکہ واستنباطہ وحاشاہ من القول فی دین اللہ بالرای الذی لا شہدلہ ظاہر کتاب ولا سنۃ یعنی کسی شخص نے کسی مجتہد کے قول مین طعن نہین کیا مگر بوجہ اپنی جہالت کے کہ یا تو اُس کے قول کی دلیل اُسکی سمجھ مین نہ آئی یا اُسکی باریکی سے اُسکا ذہن قاصر رہا خصوصًا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے کسی قول پر جو کسی نے اعتراض کیا ہے اُسکا یہی سبب ہے جنکے علم وورع اور عبادت اور وقت نظر اور استنباطات پر سلف وخلف کا اجماع ہے اور سب اس بات کو مانتے ہین کہ امام موصوف دین خدا مین راے کے ساتھ ایسی بات کہنے سے بچے ہین جس کا ثبوت کتاب وسنت سے نہوتا ہو بعض لوگ کہتے ہین کہ امام نے احادیث صحیحہ کی صریح مخالفت کی ہے چونکہ یہ باب نہایت وسیع ہے اس لیے چند قواعد اجمالی ذکر کیے جاتے ہین متقدمین مین سے سفیان ثوری کو اور اُن کے بعد حافظ ابو بکر بن ابی خیثمہ کوفی و شیخ بخاری کو یہ گمان ہوا اسکی وجہ یہ ہے کہ اُن لوگون نے امام کے قواعد واصول پر غور وخوض نہ کیا اگر غور کرتے تو ظن غالب ہے کہ اُن کو اس قسم کی بدگمانی نہوتی امام کے بعض قواعد سے یہ ہے کہ خبر واحد ایسے وقت قبول نہین کی جاتی کہ جب وہ مخالف اصول مجمع علیہا کے ہو پھر اس وقت قیاس خبر واحد پر مقدم ہوگا خبر واحد کے قبول نکرنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ حدیث پر مطلع نہوے یا اُنکے نزدیک اُس حدیث کی صحت نہ پائی گئی یا اُس حدیث کی روایت بعض غیر فقیہ سے پائی گئی یا راوی نے اپنی روایت کے خلاف کام کیا جس سے اُس حدیث کا نسخ وغیرہ ظاہر ہوتا ہے یا عموم بلوے پایا گیا یعنی وہ ایسا امر ہو جسکے علم کی ہر شخص کو احتیاج ہو مگر اس امر مین صرف ایک شخص نے روایت کی پھر اس قسم کی روایت قابل قدح ہوگی یا وہ حدیث حد یا کفارے مین وارد ہوئی جو شبہہ سے ساقط ہو جاتے ہین اور احتمال خطاے راوی منفرد کا شبہہ ہے یا قیاس جلی کے مخالف ہے یا اُس قیاس کے جسکو دوسری حدیث سے قوت پہونچی ہو یا بعض سلف نے اُس مین طعن کیا ہو یا صحابہ نے آپس مین ایک مسئلے مین اختلاف کیا جسمین خبر واحد وارد ہو

Marfat.com

اور کسی نے اُس سے احتجاج نکیا پس احتجاج سے اعراض کرنا یہ دلیل نسخ یا عدم اعتماد کی ہے یا وہ حدیث ظاہر عموم قرآن کے مخالف ہو اِس لئے کہ امام اعظم عموم قرآن کی تخصیص یا نسخ خبر واحد سے جائز نہین سمجھتے اِس لیے کہ خبر واحد ظنی ہے اور وہ یقینی اور تقدیم دو دلیلون مین سے اُس دلیل کی واجب ہے جو اقوی ہے یا وہ سنت مشہورہ کے مخالف ہو اِس لیے کہ خبر مشہور خبر آحاد سے قوی ہوتی ہے یا وہ زائد علی القرآن ہو اِس سے معلوم ہو گیا کہ امام خبر آحاد کو بدون حجت کے ترک نہین کرتے بلکہ ایسی دلیل سے ترک کرتے ہین جو اُنکے نزدیک قوی اور واضح ہوتی ہے تمام حنفیہ کا اسپر اجماع ہے کہ مذہب حنفی مین ضعیف حدیث رائے سے اولیٰ ہے اِسی وجہ سے احادیث مرسلہ پر عمل کرتے ہین اور قیاس کو چھوڑ دیتے ہین۔ محققین کہتے ہین کہ حدیث پر عمل نہین ہو سکتا جب تک رائے کا استعمال نکیا جائے اِس لئے کہ رائے سے اُس کے معنے کا ادراک کیا جاتا ہے جو مدار احکام ہین بعض محدثین اِس اصول کے ترک سے بہت بڑی غلطی مین پڑ گئے اور اُنھون نے یہ کہا کہ اگر ایک بکری کا دودھ ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیئین تو ان دونون مین حرمت رضاعت ہو جاتی ہے۔ ہان رائے محض قابل عمل نہین۔

امام نے اول فقہ کو مرتب کیا اور سب سے پہلے کتاب فرائض وکتاب شروط مرتب کی۔

درمختار مین امام ابو حنیفہؒ کے حالات اور اوصاف لکھے ہین اُن مین یہ بھی لکھا ہے یحکم بمذہبہ عیسے علیہ السّلام یعنی امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے موافق عیسیٰ علیہ السلام حکم کرینگے اور حلبی محشی نے اِس کا مطلب یون بیان کیا ہے کہ حضرت مسیح اجتہاد کرینگے اور اُنکا اجتہاد امام ابو حنیفہؒ کے اجتہاد کے موافق پڑیگا لیکن شافعیہ توافق اجتہاد امام شافعی کے مدعی ہونگے سید احمد طحطاوی حنفی نے بعد نقل کلام حلبی کے کہا ہے کہ جماعت حنفیہ کو ایسے الفاظ موہمہ بولنا ہرگز لائق نہین ہے ایسی باتون سے منقبت ثابت نہین ہوتی بلکہ قائل کی مذمت ثابت ہوتی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام معصوم مطلق ہین اور امام ابو حنیفہؒ مجتہد ہین اور مجتہد کبھی خطا کرتا ہے اور کبھی ثواب کو پہونچتا ہے یہی وجہ ہے کہ اُن کے صاحبین نے اکثر مین دو ثلث احکام سے اُنکا خلاف کیا ہے پس جو شخص معصوم ہے کبھی خطا نہین کرتا اُس شخص کی تقلید کیونکر کرے جس کی صفت مخطی ہو سکتی ہے امام صاحب کی فضیلت ایسی بے اصل چیزون کے ساتھ ثابت کرنا جس سے تنقیص انبیا علیہم السلام کی

Marfat.com

لازم آئے کیا ضرور ہے جبکہ اُن کے فضائل واقعیہ بے شمار موجود ہین جن مین علمائے محققین نے
کتابین تصنیف کی ہین اگر امام ابو حنیفہؒ ایسے افترا کو سنتے تو قائل کی نسبت کیا فتویٰ دیتے

دوسرے امام مالک ابو عبداللہ

بن انس بن مالک بن ابو عامر اصبحی ہین کہ ۹۳ھ ہجری مین مدینے کے اندر پیدا ہوے ابو عامر صحابی تھے اور یہ انس بن مالک غیر ہین اُن انس بن مالک سے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے شیخ فریدالدین عطار نے تذکرۃ الاولیا مین اُن کا ذکر نہین کیا ہے باوجودیکہ اور تینون ائمہ کا حال بیان کیا ہے مدینے مین انکا مکان وہ تھا جو مکان ابن مسعود کا تھا اور مسجد نبوی مین اُس مقام پر بیٹھا کرتے تھے جہان حضرت عمرؓ بیٹھتے تھے احیاء العلوم مین ان کے زہد و سلوک کی بہت سی حکایتین لکھی ہین امام مالک نے ابتداے عمر مین علم نہایت تنگدستی کی حالت مین سیکھا تھا اپنے مکان کی چھت اکھیڑتے اور اُسکی لکڑیان فروخت کرکے کتابین خریدتے۔ بعد اسکے اُنکی جانب دولت نے ایسا رُخ کیا کہ نہایت عمارت اور خدم وحشم کے ساتھ رہنے لگے سترہ برس کی عمر مین مسند افادہ پر قدم رکھا تھا اور مجلس مین اُنکی اعلیٰ درجے کا ہیبت و وقار ہوتا تھا۔ سفیان اور بشر حافی اُن کی مجلس مین حاضر ہوتے اور اُن کی شاگردی کو فخر جانتے تھے امام مالک سے کسی نے سوال کیا کہ قرآن مخلوق ہے یا غیر مخلوق امام صاحب نے فرمایا کہ اِس زندیق کو مار ڈالو کہ اس کے کلام سے بہت سے فتنے پیدا ہونگے اور جہم بن صفوان نے اُن سے دریافت کیا کہ استوی علی العرش کے کیا معنے ہین اُنھون نے بہت غور کے بعد جواب دیا الاستواء غیر مجهول والکیف غیر معقول والایمان به واجب والسوال عنه بدعة اور فرمایا کہ اِس شخص کو ہماری مجلس سے نکال دو کہ یہ بدعتی ہے ۔ امام مالک سے کسی نے پوچھا کہ پیغمبر کے بعد افضل امت کون ہے کہا حضرت ابوبکرؓ پھر حضرت عمرؓ جب حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ کے بارے مین استفسار کیا تو جواب دیا کہ پیشوایان دین مین سے کوئی شخص ایسا نہ ملا کہ اُن مین سے ایک کو دوسرے پر تفضیل دیتا ہو اور وہ کہتے تھے کہ مین نبی کے جگر پارے یعنے فاطمہ رضی اللہ عنہا اور اُن کے بھائی ابراہیم پر کسی کو تفضیل نہین دیتا اور امام موصوف دشمنان

Marfat.com

صحابہ کا کفر اس آیت سے ثابت کرتے تھے لیغیظ بھم الکفار جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے آنحضرت کے یارون کو روز افزون ترقی اس لیے دی ہے کہ بسبب اُن کے کافرون کو غصے مین لائے اور ان کے مذہب مین ایمان اخلاص قلبی اور اقرار زبانی اور عمل اعضا کا نام ہے اور ایمان بوجہ اعمال کے کم وبیش ہوتا ہے اگر اعمال ناقص ہین تو ایمان بھی ناقص ہے اور اگر اعمال زیادہ ہین تو ایمان بھی زیادہ ہے اور ایمان بغیر اعمال کے کامل نہین ہوسکتا چنانچہ کتاب فقہ مالکی مصنفہ ابو محمد عبد اللہ بن ابی زید قیروانی مین اس مضمون کو ان الفاظ مین بیان کیا ہے وان الایمان قول باللسان واخلاص بالقلب وعمل بالجوارح یزید بزیادۃ الاعمال وینقص بنقص الاعمال فیکون فیہا النقص وبہا الزیادۃ ولا یکمل قول الایمان الا بالعمل انھون نے حدیث مین کتاب جمع کرکے مؤطا نام رکھا ہے انھون نے مؤطا مین اول دس ہزار حدیثین لکھی تھین پھر آہستہ آہستہ انتخاب کرتے رہے اور موجودہ حالت تک نوبت پہونچی اور جب تک زندہ رہے مؤطا کا مسودہ ہی رہا اسی لئے اُسکے نسخے مختلف طرح کے ہین کہ ہر ایک نسخے کی ایک علحدہ طور پر ترتیب ہے بستان المحدثین مین سولہ نسخون کا حال بیان کیا ہے سوائے مؤطا کے کوئی کتاب اس وقت ایسی موجود نہین جو تبع تابعین کی تالیف سے ہو اہلِ حدیث کہتے ہین کہ جب حدیث اُنکی روایت سے ثابت ہو وہ نہایت صحیح ہے جب ہارون الرشید حج کو گیا تو امام مالک سے مؤطا کو سُنا اور تین ہزار دینار رشید نے اُنکو دئے اور یہ استدعا کی کہ آپ میرے ہمراہ چلیے میرا یہ ارادہ ہے کہ مسلمانون کو اس کتاب پر جمع کرون جیسا کہ حضرت عثمانؓ نے مسلمانون کو قرآن پر جمع کیا تھا امام مالک نے جواب دیا کہ یہ بات مناسب نہین اس لیے کہ حضرت سرورِ عالم کی وفات کے بعد اُن کے اصحاب جا بجا ملکون مین پھیل گئے تھے اس لیے ہر شہر والون کے پاس علم ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کا اختلاف رحمت ہے اور امام مالک نے مدینے کو نہ چھوڑا اور وہین ۱۷۹؁ھ ہجری مین انتقال کیا منصور نے اُنکو حکم دیا تھا کہ آپ طلاق مکرہ کے باب مین حدیث نہ بیان کیا کیجیے پھر منصور نے دھوکہ دہی کی راہ سے ایک آدمی کو اُنکے پاس بھیجا کہ یہ مسئلہ دریافت کرے اُنھون نے برملا لوگون کے سامنے بیان کیا کہ جبر دباؤ ڈالکر طلاق دلوائی جائے تو یہ طلاق حقیقت مین واقع نہین ہوتی منصور نے اُنکو ذلت سے قید کردیا ایسی بے دردی سے مشکین بندھین کہ ہاتھ بازو سے

Marfat.com

اُکھڑ گیا پھر اونٹ پر سوار کر اکر کہا گیا کہ اُس مسئلے کی صحت کا اقرار کرین جس کو وہ دل سے غلط جانتے تھے لیکن امام صاحب نے اونٹ پر کھڑے ہوکر کہا کہ جو مجھے جانتا ہے وہ جانتا ہے جو نہ جانتا ہو وہ جان لے کہ مالک انس کا بیٹا ہون اور صاف کہتا ہون کہ طلاق المکرہ لیس بشئی اسپر ستر کوڑے مارے گئے اور قید رکھے گئے۔ ہارون رشید نے درخواست کی کہ آنکر اُسکے فرزند ماموں امین کو مؤطا روایت کرین آپ نے فرمایا العلم یوتی ولا یاتی ہارون الرشید اس جواب سے خوش ہوا ابن حزمؒ نے لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ اور مالک کے مذہب نے عالم مین بوجہ ریاست وسلطنت کے رواج و اتیلا پایا ہے۔ شرف الدولہ معز بن بادیس بن منصور بن یوسف سنہ مین والی افریقہ ہوا تو اُسنے افریقہ مین مذہب مالکی کا رواج دیا اور تمام آدمیو نکو مالکی بنا دیا ورنہ اس سے پہلے وہ حنفی مذہب رکھتے تھے۔

تیسرے امام شافعی ابو عبد اللہ محمد

بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف ہین۔ سائب جنگ بدر مین مسلمان ہوے تھے شافعی باپ کی طرف سے مطلبی ہین اور ماں کی طرف سے ہاشمی جرجانی فقیہ حنفی نے کہا ہے کہ مالکیہ اُن کے اِس نسب کو تسلیم نہین کرتے بلکہ اُنکو ابولہب کے غلام کی اولاد قرار دیتے ہین۔ یہ جرجانی کا تعصب ہے اور یہ بہتان اُنھون نے اِس وجہ سے باندھا ہے کہ لوگ امام ابوحنیفہ کو غلام کی اولاد بتاتے ہینؒ امام شافعی سنہ ہجری مین مقام منیٰ یا عسقلان یا یمن مین پیدا ہوے تھے اور وہ دو برس کے تھے کہ اُنکو مکے کو لے گئے وہین نشو ونما پائی پندرہ برس کی عمر مین اُنکو اُنکے استاد مسلم بن خالد زنجی نے افتا اور تدریس کی اجازت دیدی تھی پھر مدینے کو گئے اور امام مالک کی شاگردی اختیار کی اور جب تک وہ زندہ رہے اُنھین کے دامن فیض مین تربیت پاتے رہے۔ امام شافعی علم کلام کی مذمت بیان کیا کرتے تھے اور انساب وایام عرب کے بڑے ماہر تھے۔ اصول فقہ مین تصنیف کی اولیت اُنکو حاصل ہے۔ شافعی سنہ مین بغداد گئے تھے اور وہان ایک مہینے کے قریب رہکر مصر کو چلے گئے اور وہین چوّن برس کی عمر مین رجب سنہ مین فوت ہوکر قرافہ مین مدفون ہوے۔ اُن کو لوگون نے الیٰ سے بڑھکر معتزلہ کہا رفض کی طرف نسبت کرکے قید کیا

اور اُن کے مرنے کی دعائین کین۔ علماے عراق ومصر نے ایسی تہمتین لگائین کہ یمن سے بغداد تک بے حرمتی وبے عزتی سے قید کرکے بھیجے گئے ہزارون آدمی ملامت کرتے اور گالیان دیتے جاتے تھے بیہقی نے امام شافعی کے حالات مین ایک ضخیم کتاب لکھی ہے المحسین کہا ہے کہ امام شافعی جب ہارون الرشید کے دربار مین گرفتار ہوکر آئے تو قاضی ابو یوسف اور امام محمد نے ہارون الرشید کو امام شافعی کے قتل کی راے دی اور کہا کہ اگر جلد تدارک نہین کیا جائیگا تو یہ شخص سلطنت کو صدمہ پہونچائیگا افسوس بیہقی کو با این ہمہ محدثیت یہ بھی خیال نہ آیا کہ قاضی ابو یوسف اس زمانے سے بہت پہلے انتقال کر چکے تھے لیکن خدا کا شکر ہے کہ خود محدثین ہی نے اس روایت کی تکذیب کی حافظ ابن حجر نے جن سے بڑھکر اُن کے بعد محدث نہین ہوا امام شافعی کے حالات مین ایک کتاب لکھی ہے اِس کتاب کا نام توالی التاسیس بمعالی ابن ادریس ہے اور ۱۳۰۱ء مین مصر مین چھاپی گئی ہے وہ اِس روایت کو نقل کرکے لکھتے ہین فیہ مکذوبۃ وغالب ما فیہا موضوع وبعضہا ملفق من روایات ملفقۃ واوضح ما فیہا من الکذب قولہ فیہا ان ابا یوسف ومحمد بن الحسن حرضا الرشید علی قتل الشافعی یعنی یہ روایت اور اسکا اکثر حصہ موضوع ہے اور بعض حصے دوسری مختلط روایتون سے ماخوذ ہین اور جو صریح جھوٹ اس مین ہے وہ یہ ہے کہ ابو یوسف اور محمد بن الحسن نے ہارون الرشید کو امام شافعی کے قتل کی ترغیب دی۔

اُن کی تصنیف سے اصول دین مین چودہ کتابین ہین اور فروع دین مین سو کتابون سے زیادہ تصنیف کی ہین امام احمد سے نقل ہے کہ مین ناسخ ومنسوخ حدیث مین سے اور خاص عام اور مجمل ومفصل نہ جانتا تھا جب تک امام شافعی کی صحبت مین نہ بیٹھا تھا۔ ایک مسند بھی امام شافعی کی طرف منسوب ہے جس کی حقیقت یہ ہے کہ جن احادیث کو امام شافعی اپنے شاگردون سے بیان کیا کرتے تھے اُن مین سے جس قدر حدیثین ربیع بن سلیمان شاگرد بے واسطہ امام شافعی سے ابو العباس محمد بن یعقوب اصم نے سنی تھین اُنکو ابو جعفر محمد بن مطر نیشاپوری نے کتاب ام ومبسوط سے چھانٹ کر علیحدہ جمع کیا ہے چونکہ یہ کام ابو العباس اصم کی فرمائش سے وقوع مین آیا ہے اس لیے وہی مسند امام شافعی کی طرف منسوب کی گئی ہے بعض کہتے ہین کہ خود ابو العباس نے اِن احادیث کو انتخاب کیا تھا اور محمد بن مطر صرف کاتب تھا مگر یہ کتاب نہ مسندون کے طور پر ہے نہ ابواب کی ترتیب سے ہے

Marfat.com

مسند محدثین کی اصطلاح میں اُس کتاب کو کہتے ہیں جس کی احادیث کو صحابہ پر ترتیب دیں مثلاً روایات ابوبکرؓ کو علیحدہ اور روایات حضرت عمرؓ کو جدا لکھیں۔

چوتھے امام احمد بن محمد بن حنبل

شیبانی مروزی بغدادی ہیں جو بغداد میں ۱۶۴ سنہ ہجری میں مہدی محمد بن ابو جعفر منصور کے عہد میں پیدا ہوئے ان کا نسب ربیعہ بن معد بن عدنان سے ملتا ہے امام شافعی سے فقہ اور اصول فقہ سیکھا تھا مگر تاسف کرتے تھے کہ میں امام مالک کے ساتھ جمع نہ ہوا اس لیے کہ امام مالک اُس سال فوت ہو گئے جب انھوں نے علم حدیث کو شروع کیا نہایت کریم الخلق مؤدب اور متواضع تھے پانچ بار حج کیا قتیبہ بن سعید کہتے تھے کہ ثوری کے ساتھ ورع مر گیا شافعی کے ساتھ سنن مر گئے احمد مرینگے تو بدعت ظاہر ہو جائیگی۔ ایک بار اسحاق بن ابراہیم حاکم بغداد نے اُن سے دریافت کیا کہ سمیع و بصیر کے کیا معنے ہیں جواب دیا اللہ ایسا ہے جیسا اُسنے اپنے نفس کی تعریف کی ہے اسحاق نے کہا اسکا کیا مطلب ہوا احمد نے کہا کہ اس سے زیادہ میں کچھ نہیں جانتا کہ جو اُسنے اپنا وصف کیا ہے ویسا ہی ہے[1] اور ان الفاظ کے باب میں جن کے ظاہری معانی سے اللہ تعالیٰ کی جسمیت سمجھی جاتی ہے سلف کے ساتھ موافق تھے اور کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کے مشابہ نہیں اور بعض جگہ تاویل بھی کرتے تھے امام احمد کے بھتیجے کہتے تھے کہ میں نے اپنے چچا سے سنا ہے کہ ایک بار مناظرے میں میرے سامنے یہ حجت پیش کی گئی کہ حدیث میں آیا ہے کہ قیامت میں سورہ بقرہ اور سورہ تبارک آئیگی میں نے جواب دیا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ کی قدرت آئیگی[2]۔ امام احمد کا یہ مذہب ہے کہ قرآن غیر مخلوق ہے جب اُن سے کہا گیا کہ اِس سے تشبیہ لازم آتی ہے تو بولے کہ اللہ یکتا ہے کوئی اُسکے مشابہ نہیں جب انھوں نے یہ رائے ظاہر کی کہ قرآن غیر مخلوق ہے تو معتزلہ کے زور اور رسوخ کی وجہ سے مع محمد بن نوح پابزنجیر طرطوس کو روانہ کئے گئے ماہ رمضان ۲۲۰ سنہ ہجری میں کہ خلیفہ معتصم عباسی کا عہد تھا انتیس کوڑے لگوائے گئے اور قید کئے گئے تاکہ اپنے اس قول سے پھر جائیں مگر یہ اپنے قول سے نہ پھرے اور قرآن کو مخلوق نہ کہا اٹھائیس ماہ قید میں رہے بھاری بھاری زنجیریں اُنکے پاؤں میں ڈالی گئیں ذلیل کرنے کو مجلسوں میں بلائے جاتے اور لوگ اُنکے طمانچے مارتے اور مُنہ پر تھوکتے

Marfat.com

اور ہر شام کو جیل خانے سے نکالکر کوڑے مارے جاتے تھے اور شکنین بھی باندھی گئی تھین متوکل انکی بہت تعظیم کرتا تھا ایک روز متوکل سے ایک شخص نے بیان کیا کہ احمد حنبل آپ کے باپ دادا کو زندیق کہتے ہین اور انکو برائی سے یاد کرتے ہین متوکل نے جواب دیا کہ مامون نے ایسی باتین ملادی تھین کہ لوگون کو اسپر اعتراض کرنے کی گنجائش ہوئی اور ابو اسحاق معتصم محمد بن ہارون الرشید جنگجو تھا اسکو کلام سے بہرہ نہ تھا اور میرے بھائی واثق باللہ ہارون بن معتصم کے حق مین جو کچھ کہا جاتا ہے وہ اسکے لیے مستحق ہے اور حکم دیا کہ اس شخص کے دو سو کوڑے لگائے جائین جس افسر کو اس حکم کی تعمیل کے لیے متعین کیا تھا اسنے بجاے دو سو کے پانسو کوڑے لگوائے متوکل نے اس زیادتی کا سبب دریافت کیا تو اس افسر نے عرض کیا کہ دو سو تو حضور کے حکم کی تعمیل کے لیے لگائے ہین اور دو سو خدا کی رضامندی کے لیے لگائے اور سو اس وجہ سے لگائے کہ اسنے امام احمد جیسے نیک آدمی پر افترا کیا ہے۔

امام احمد کی بہت سی تصنیفین ہین ان مین سے ایک تفسیر ہے کہ نہایت بسط سے لکھی ہے اور کتاب الزہد اور کتاب الناسخ والمنسوخ اور کتاب المنسک الکبیر اور کتاب المنسک الصغیر اور کتاب حدیث شعبہ اور کتاب فضائل صحابہ ہین اور کتاب فضائل حضرت ابوبکرؓ ہین اور کتاب فضائل حسنینؓ ہین اور کتاب تاریخ مین اور کتاب الاشربہ مگر یہ کتابین متوسط درجے پر ہین دوسرے محدثین کی کتابین اُن بیانات مین اِن کتب سے کم نہین بلکہ تفوق رکھتی ہین۔ ایک بہت ضخیم مسند بھی ان کی تالیف سے ہے کہ جس کو بطور بیاض کے اپنی حیات مین جمع کیا تھا اور ترتیب وتہذیب نہین کرنے پائے تھے کہ سنتر برس کی عمر مین ۲۴۱ھ مین بغداد مین عہد خلافت متوکل مین انتقال کر گئے انکے بعد انکے بیٹے عبداللہ نے پھر ابوبکر قطیعی نے جسنے اس کتاب کو عبداللہ سے روایت کیا تھا کچھ کچھ اس مسند مین زیادہ کیا اور حسن بن علی نے اس کتاب کو اجزا پر تقسیم کیا یہ حسن وہ ہے جسنے قطیعی سے اس مسند کو روایت کیا ہے امام کے بیٹے نے اگرچہ اس کتاب کی ترتیب وتہذیب کی ہے مگر غلطیان بھی بہت سی کی ہین کہ مدنیون کو شامیون مین اور شامیون کو مدنیون مین درج کردیا ہے اس مسند مین کل چالیس ہزار اور بقولے تیس ہزار حدیثین ہین اور امام احمد نے اسکو ساڑھے سات لاکھ احادیث سے انتخاب کیا ہے اور اس مین اٹھارہ مسند ہین اور ایک سو چوبیس اجزا پر منقسم ہے۔

اشعۃ اللمعات مین لکھا ہے کہ امام احمد ہی کے سبب سے صحیح وسقیم اور مجروح ومعلول کو پہچانا گیا۔

Marfat.com

امام ابو حنیفہؒ کا مذہب امام احمدؒ کے بالکل موافق ہے کہین تھوڑا سا فرق ہے اور امام شافعیؒ کا مذہب زیادہ تر امام احمد کے مذہب کے مخالف ہے۔ ایک سو چھبیس ۱۲۶ مسئلے اصول مسائل مین سے ایسے ہین کہ اُن مین امام احمدؒ امام ابو حنیفہؒ کے ساتھ موافق ہین اور شافعی کے ساتھ مخالف۔ نواب صدیق حسن خان نے تقصار وغیرہ مین نقل کیا ہے کہ علم حدیث مین کسی کو وہ حق حاصل نہین جو امام احمد حنبل کو ہے اور اُنکے مذہب مین جتنے ائمہ حدیث گذرے ہین وہ اور کسی مذہب مین کم گذرے ہین ابن تیمیہ اور ابن قیم اُنکے مذہب پر تھے خصوصاً حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ بھی انکے مذہب ہین تھے مگر ابن تیمیہ کئی باتون مین ان سے مخالف بھی ہین۔

ابن تیمیہ

ہمسہ دانشوران مین لکھا ہے کہ شیخ تقی الدین احمد بن تیمیہ اللہ کے لئے جہت اور جانب ثابت کرتے تھے کہتے تھے کہ نفی جہت سے نفی صانع لازم آتی ہے۔ مگر مولانا شاہ ولی اللہ نے اپنے ایک مکتوب مین لکھا ہے کہ ابن تیمیہ کی نسبت جو کئی باتین مشہور ہین مثلاً (۱) استوی علی العرش کے معنے فوق العرش کہتے تھے سو اس مسئلے مین جو مذہب انکا ہے وہی ابوالحسن اشعری کا ہے اشعری اپنی ایک کتاب مین لکھتے ہین کہ مین صفات الٰہی کے مسئلے مین اور اللہ کے فوق العرش ہونے کے بارے مین امام احمد کے مذہب پر ہون اور اس مین شک نہین کہ اللہ کو عرش کے ساتھ جو خصوصیت ہے وہ اور مخلوق کے ساتھ نہین بس اس خصوصیت کو استویٰ کے ساتھ تعبیر کیا ہے (۲) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کو جانا ممنوع قرار دیتے تھے یہ بھی تحقیق کے خلاف ہے اُنھون نے مطلقاً زیارت کو منع نہین کیا ہے بلکہ خاص زیارت کے ارادے سے سفر اختیار کرنے کو منع کیا ہے اور یہ حدیث نبوی کے مطابق ہے۔ (۳) غوث و قطب و خضر کے وجود سے انکار کیا ہے اور صوفیہ کے ساتھ اس باب مین متفق نہین مگر یہ باتین کتاب و سنت سے کب ثابت ہین۔ (۴) محمد بن حسن عسکری کو امام محجوب نہین مانتے جو شیعہ کے نزدیک امام دوازدہم ہین یہی عقیدہ اہل سنت کا بھی ہے (۵) جناب امیر کے ساتھ بے ادبی کی ہے مگر یہ اُنپر افترا ہے اصل یہ ہے کہ شیعہ نے جس طریق سے خلفائے ثلثہ پر طعن کئے ہین ابن تیمیہ نے اُسی قسم کی باتین جناب امیر مین ثابت کی ہین جنکا شیعہ کو بھی اعتراف ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ باتین منقصت کا موجب نہین اور جن باتون سے

Marfat.com

شیعہ نے جناب امیر کی تفضیل ثابت کی ہے ابن تیمیہ نے خلفائے ثلثہ کی تفضیل کے لیے وہ آیتیں بتائی ہیں مگر شاہ صاحب کو ابن تیمیہ کے واقعی عقیدے کی خبر نہ تھی جو اُن کو اللہ تعالیٰ کے لیے جہت اور جانب کے ثبوت کا ہے ورنہ اِس باب میں ایسی تاویل نکرتے جو رائے امام احمد حنبل اور اشعری کی ہے یہ اُسپر نہیں - ابن بطوطہ نے اپنے رحلہ میں مقام دمشق کے حال میں لکھا ہے کہ میں ابن تیمیہ کے وعظ میں جمعہ کے دن حاضر ہوا تھا وہ مسجد جامع میں ممبر پر بیٹھے وعظ کہتے تھے اُس وقت اُنھوں نے یہ کہا کہ اللہ آسمان دنیا پر اِس طرح اُترتا ہے جس طرح میں اُترتا ہوں اور ممبر کے ایک درجے سے دوسرے درجے پر اُتر آئے - اور ابن تیمیہ کا طلاق کے باب میں یہ مذہب ہے کہ جب عورت کو ایک کلمے سے تین طلاقیں دی جائیں تو ایک ہی طلاق لازم آتی ہے انھیں باتوں کی وجہ سے قید کر دئے گئے جہاں بیس ۲۰ ذیقعدہ ۷۲۸ھ ہجری کو انتقال کیا - ابن تیمیہ کے پیرو دمشق اور اضلاع دمشق اور تھوڑے سے مصر میں اب تک موجود ہیں - عرب میں مروجہ مذاہب یہ ہیں نجد میں وہابی یمن کے ایک حصے میں اسماعیلی و زیدی مسقط میں اباضی محرہ میں شیعی باقی تمام علاقے میں سُنی شافعی -

اشاعرہ - ماتریدیہ - حنابلہ

اہل سنت کا اطلاق مذہب **حنفی - مالکی - شافعی** اور **حنبلی** پر باعتبار فروع کے ہے اور باعتبار اصول کے یہ لفظ تین گروہ کو شامل ہے یعنی اہل سنت کے اعتقاد میں تین فرقے ہیں - اشعری - ماتریدی - حنبلی

اشاعرہ - شیخ ابو الحسن علی بن اسماعیل اشعری کے متبع ہیں جو سنہ ۲۶۰ یا ۲۷۰ ہجری میں پیدا ہوئے تھے اور وہ ابو موسیٰ اشعری کی جو حضرت سرور عالم کے صحابی تھے اولاد میں سے ہیں اور اشعر ملک یمن کے ایک قبیلے کا نام ہے شیخ موصوف ابو علی جبائی کے شاگرد تھے اور مذہب اعتزال میں نہایت متعصب تھے اور چالیس برس تک معتزلی رہے یہانتک کہ معتزلہ کے مقتدا مانے گئے پھر شیخ موصوف اپنے استاد سے پھر گئے جیسا کہ ہم قبل اِس سے بیان کر چکے ہیں اور اعتزال کو چھوڑ دیا اور بغداد میں داخل ہوئے اور زکریا ساجی وغیرہ سے علم حاصل کیا لکھا ہے کہ جب اعتزال سے بیزار ہوئے تو اول اپنے گھر میں پندرہ دن تک بیٹھے رہے اور لوگوں سے نہیں ملے بعد اسکے جامع مسجد میں گئے اور ممبر پر چڑھکر کہا اے مسلمانو اِس عرصے میں کہ میں تم سے مخفی رہا غور کرتا رہا مگر کوئی دلیلیں

Marfat.com

ایسی نہین پائی کہ جس کی وجہ سے مین ایک شے کو دوسری شے پر ترجیح دے سکتا یہانتک کہ خداے پاک نے مجھے ایسے اعتقادات کی جانب ہدایت کی جنھین مین نے اپنی کتب مین لکھا ہے اور مین نے اپنے اگلے اعتقادات کو چھوڑ دیا اور وہ کتابین جو اہل سنت کے مذہب پر لکھی تھین مسلمانون کو دیدین۔ طبقات شافعیہ مین خطیب بغدادی سے نقل کیا ہے کہ ابو الحسن اشعری متکلم نے بہت سی کتابین معتزلہ۔ جہمیہ۔ خوارج اور تمام اقسام اہل بدعت کے رد مین لکھی ہین۔ ابن الصلاح نے اپنے طبقات مین ابن حزم سے نقل کیا ہے کہ ابو الحسن کی تصنیفات سے پچپن کتابین ہین اور وہ بصری ہین مگر بغداد مین سکونت اختیار کر لی تھی اور وہین ۳۲۴ھ یا ۳۳۰ھ ہجری مین انتقال ہوا ہے ابو اسحاق اسفرائنی نے حکایت کی ہے کہ شیخ ابو الحسن ابو اسحاق مروزی سے فقہ سیکھتے تھے اور ابو اسحاق اُن سے علم کلام سیکھتے تھے اور ابو بکر ابن فورک نے طبقات متکلمین مین لکھا ہے کہ اشعری فقہ مین شافعی کے مذہب پر تھے اور یہ جو بعض مالکیہ کہتے ہین کہ وہ مالکی تھے یہ وہم ہے وہ شافعی ہی تھے معتزلہ اشعریہ کو اثریہ بھی کہتے ہین ابن جوزی کہتے ہین کہ ابو ذر عبد الرحمن بن احمد نے اول مذہب اشاعرہ کو حرم مین داخل کیا اور وہان رواج دیا۔

ماتریدیہ ابو منصور محمد بن محمد بن محمود ماتریدی کی طرف منسوب ہین جو تین واسطے سے امام ابو حنیفہ کے شاگرد ہین اور فقہ مین حنفی المذہب تھے ان کے زمانے مین ریاست مذہب امام ابو حنیفہ کی اُنپر منتہی ہوئی ابو منصور کنیت تھی فقہ ابو بکر احمد جوزجانی تلمیذ ابو سلیمان جوزجانی سے حاصل کیا۔ طبقات الحنفیہ مین لکھا ہے کہ اُنھون نے اس بات کو مسلمانون پر مقرر کر دیا تھا کہ جو لوگ طالب العلمی کے لیے نکلین اُنکی حاجات کو پورا کرین یہانتک کہ اگر اُنکی حاجات کو پورا کرنے مین کمی کرین تو اُسکا پورا کرنا اُنپر قرض سمجھا جاے جیسا کہ زکوۃ نہ دیجاے تو وہ قرض رہتی ہے اور یہ بات خاص اُن کے مختارات مین سے تھی۔ کتاب التوحید۔ کتاب المقالات۔ کتاب بیان فساد اراے المعتزلہ۔ کتاب رد امامت بعض روافض۔ کتاب رد قرامطہ۔ کتاب الرد علی ادلۃ الکعبی۔ کتاب رد اصول خمسہ محمد باہلی وغیرہ اُنکی تصنیفات مشہور ہین علاوہ ان کے کتاب تاویلات القرآن ایسی تصنیف کی کہ اپنا نظیر نہین رکھتی بلکہ اس فن مین جو تصنیفات پہلے ہو چکی ہین کوئی اسکی برابری نہین کر سکتی ماترید سمرقند مین ایک محلے کا نام ہے جس مین آپ رہا کرتے تھے بعض کہتے ہین کہ سمرقند کے شہرون مین سے ماترید بھی ایک شہر کا نام ہے

Marfat.com

۳۳۳ھ ہجری مین وفات پائی سمرقند مین دفن کیے گئے اور دین پناہ تاریخ وفات ہے۔

حنابلہ امام ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی کے متبعون کا نام ہے۔

اشعریہ اور ماتریدیہ اور حنبلیہ مین اِس بات مین اختلاف ہے کہ تکوین بھی اللہ تعالیٰ کی صفات کمالیہ مین سے ہے یا نہین اور اشیا مین حسن وقبح عقلی ہے یا شرعی اور ذات ایمان مین اقرار زبانی کو دخل ہے یا نہین اور جب بندے سے ایمان پایا جاے تو اُسکو یہ کہنا جائز ہے یا نہین کہ مین ایمان والا ہون اگر اللہ نے چاہا اور اللہ تعالیٰ کا کلام لفظی جو مرکب ہے حروف اور آواز سے اور اصطلاح علماے اصول اور عرف شریعت مین اسی کو قرآن کہا کرتے ہین اور اِس سے وہ معانی ومضامین جو خدا کی ذات پاک کے ساتھ قائم ہین اور کلام نفسی کہلاتے ہین سمجھے جاتے ہین حادث ہے یا قدیم وغیرہ وغیرہ باقی مین اتفاق ہے سو مسئلہ اختلافیہ مین مالکی اور شافعی لوگ امام ابوالحسن اشعری کے تابع ہین اس وجہ سے اُن کو اشعریہ کہتے ہین اور حنفی لوگ امام ابومنصور ماتریدی کے قول کے تابع ہین اس سبب سے اُنکو ماتریدیہ کہتے ہین اور امام احمد بن حنبل کے مقلد لوگ حنبلی کہلاتے ہین اس طریقے کے کچھ لوگ شام عراق بغداد اور نجد کے نواحی مین ہین نواب صدیق حسن خان نے لکھا ہے کہ یہ اُن صفات الٰہی کی تاویل کے معتقد نہین جن کے معانی جسمیت پر دلالت کرتے ہین اور جو لوگ خاص متبع ہین وہ اپنے آپ کو ہرگز حنبلی نہین کہتے کہلاتے اُنکا لقب محدث اور خطاب اہل سنت ہے ابوالفدا نے لکھا ہے کہ ۳۲۳ھ مین حنابلہ نے بغداد مین لوگون پر بہت سختی کی سرداسون اور رعایا پر خاک ڈالتے اور شراب دیکھتے تو گرا دیتے گانے والون کو مارتے اور اُنکے سازون کو توڑ ڈالتے اور لوگون پر خرید وفروخت اور چلنے پھرنے مین اعتراض کرتے کوتوال نے یہ حال دیکھکر اُن کو منع کیا اور حکم دیا کہ تم مین سے کوئی پیش نماز نہ پڑھاے جب تک بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر نہ کہے لیکن اُنھون نے تعمیل نکی پھر راضی باللہ خلیفہ نے حنابلہ کو ایک فرمان اعتقاد تشبیہ سے ممانعت اور زجر کے لیے لکھا اُس مین بیان کیا کہ تم یہ اعتقاد کرتے ہو کہ تمھارے بڑے بڑے چہرے رب العالمین کی صورت پر ہین اور تمھاری ہیئت خدا تعالیٰ کی ہیئت پر ہے اور تم کہتے ہو کہ اُسکے بال گھونگروالے ہین اور اُسکے آسمان پر چڑھنے اور دنیا پر اُترنے کے تم قائل ہو مین قسم کھاتا ہون کہ اگر تم ان باتونکو نہ چھوڑوگے تو تم کو قتل کر ڈالونگا اور تمھارے گھرون اور محلون کو برباد کر دونگا۔ اور ۳۲۳ھ مین حنبلیون

Marfat.com

اور شافعیون کے درمیان بغداد مین بڑا فتنہ برپا ہوا۔

اصحاب حدیث واہل رائے

شہرستانی نے ملل ونحل مین کہا ہے کہ اصحاب حدیث اہل حجاز ہین اور وہ یہ لوگ ہین یاران مالک بن انس۔ یاران محمد بن ادریس شافعی۔ یاران سفیان ثوری۔ یاران احمد بن حنبل۔ یاران داود بن علی اصفہانی۔ ان کو اہل حدیث اس وجہ سے کہتے ہین کہ انکا سارا اہتمام حدیث حاصل کرنے اور نقل کرنے کی جانب تھا اور تمام احکام کی بنیاد نصوص پر رکھتے تھے جب تک اثر وخبر مل سکتی تھی قیاس جلی وخفی کی طرف رجوع نہین کرتے تھے۔ اور اصحاب رائے اہل عراق ہین اور وہ امام ابو حنیفہؒ کے یار ہین۔ محدث ابن قتیبہ نے کتاب المعارف مین اہل الرائے کی سرخی سے ایک باب باندھا ہے اور عنوان کے نیچے یہ نام لکھے ہین۔ ابن ابی لیلی۔ ابو حنیفہ۔ ربیعۃ الرائے۔ زفر۔ اوزاعی۔ سفیان ثوری۔ مالک بن انس۔ ابو یوسف قاضی۔ محمد بن حسن۔ ابن ابی قتیبہ نے ۲۷۶ھ مین وفات پائی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کم از کم تیسری صدی تک مذکورۂ بالا لوگ اہل الرائے کے لقب سے مشہور تھے اور اس لقب کے ساتھ اول اول جن کو امتیاز حاصل ہے وہ ربیعۃ الرائے ہین جو امام مالک کے استاد اور شیخ الحدیث تھے رائے کا لفظ اُن کے نام کا جزو بن گیا ہے اور تاریخ واسماء الرجال کی کتابون مین ہمیشہ اُنکا نام ربیعۃ الرائے لکھا جاتا ہے۔ اصل یہ ہے کہ جو لوگ علم حدیث کے درس وتدریس مین مشغول تھے اُن مین دو فرقے قائم ہو گئے ایک وہ جن کا کام صرف حدیثون اور روایتون کا جمع کرنا تھا وہ حدیث سے صرف من حیث الروایت بحث کرتے تھے یہانتک کہ اُنکو ناسخ ومنسوخ سے بھی سروکار نہ تھا دوسرا فرقہ حدیثون کو استنباط احکام اور استخراج مسائل کے لحاظ سے دیکھتا تھا اور اگر کوئی نص صریح نہین ملتی تھی تو قیاس سے کام لیتا تھا اگرچہ یہ دونون حیثیتین دونون فریق مین کسی قدر مشترک تھین لیکن وصف غالب کے لحاظ سے ایک دوسرے سے ممتاز تھا پہلا فرقہ اہل الروایت اور اہل الحدیث اور دوسرا فرقہ مجتہد اور اہل الرائے کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ امام مالک سفیان ثوری اور اوزاعی اس لیے

Marfat.com

اہل الراے کہلاے کہ وہ محدث ہونے کے ساتھ مجتہد مستقل اور بانی مذہب تھے لیکن چونکہ ان لوگون مین بھی معلومات حدیث اور قوت اجتہاد کے لحاظ سے اختلاف مراتب تھا اس لیے اضافی طور پر کبھی اس فرقے مین سے ایک کو اہل الراے اور دوسرے کو اہل حدیث کہتے مثلاً امام مالک کی بہ نسبت امام ابو حنیفہؒ پر مجتہد اور اہل الراے کا لقب زیادہ موزون تھا اور چونکہ وہ عام محدثین کے برخلاف روایت مین درایت سے بھی کام لیتے تھے اس لیے اُن کی نسبت اس لقب کو زیادہ شہرت ہوئی امام احمد سے لوگون نے پوچھا کہ تم امام ابو حنیفہ پر کیون اعتراض کرتے ہو انھون نے جواب دیا راے کی وجہ سے پھر کہا گیا مالک صاحب راے نہین فرمایا ہان مگر ابو حنیفہ اس باب مین اُن سے زیادہ ہین پھر کہا گیا تم مالک کی نسبت بہ قدر اُن کے حصے کے کیون نہین کلام کرتے احمد چپ ہو رہے۔

عقائد ماتریدیہ کی تفصیل

اسباب علم

جو علم یعنی یقین دلیل مین غور و فکر کرنے سے حاصل ہوتا ہے اُسے کسبی اور استدلالی و نظری کہتے ہین اور جو بغیر غور و تامل کے حاصل ہو جاے وہ ضروری و بدیہی ہے۔ اور اسباب علم بلحاظ جریان عادتِ الٰہی ظاہر بین تین ہین اول حواس خمسۂ ظاہریہ کہ سمع۔ بصر۔ شم ذوق اور لمس ہین سمع کانون سے سننے کی قوت کا نام ہے اور بصر آنکھ سے دیکھنے کی قوت کو کہتے ہین اور شم ناک سے سونگھنے کی قوت ہے اور ذوق زبان سے چکھنے کی قوت ہے اور لمس بدن سے چھوکے دریافت کرنے کی قوت ہے گو کبھی بعض موقعون پر کسی مانع کے سبب سے حس غلطی کرتی ہے جیسا کہ بھینگا ایک کو دو دیکھتا ہے اور صفراوی شیرین کو تلخ جانتا ہے مگر یہ نادر ہے والنادر کالمعدوم پس غالباً عدم موانع کی صورت مین حس سے علم یقینی حاصل ہوتا ہے اسلیے حس کو مفید علم یقینی وقطعی جانتے ہین اور چونکہ حواس باطنیہ کے وجود کے دلائل علماے اصول اسلامیہ کے نزدیک کامل نہین اس لیے اُنکے ذکر سے اعراض کیا گیا۔ دوم عقل گو عقل بھی کبھی بسبب مزاحمت وہم و خیال کے یا بسبب لحاظ کرنے شرائط برہان کے خطا کرتی ہے لیکن چونکہ اکثر دلائل[illegible] صحیح ہونے کی صورت مین یقین حاصل ہوتا ہے اس لیے عقل بھی مفید علم یقینی وقطعی ہے

Marfat.com

سوم خبر ہے کہ حق تعالیٰ نے واسطے حاصل ہونے سامع کے مانی الضمیر متکلم پر اُس کو وضع کیا ہے لیکن احتمال کذب متکلم کبھی قصداً اور کبھی خطاءً بسبب قصور فہم اور حافظے وغیرہ کے البتہ مانع حصول علم یقینی ہوتا ہے اس لیے خبر مطلق اسباب علم یقینی سے نہین بلکہ ظنیات سے ہے البتہ جس خبر مین احتمال کذب باقی نہو اُس سے یقین حاصل ہوتا ہے اور خبر صادق دو قسم پر ہے (۱) خبر متواتر جو ایسی جماعت سے حاصل ہوئی ہو کہ عقل کے نزدیک اُنکا اتفاق کذب پر بالبداہت ممتنع ہو اور اِس جماعت نے اِسی طور سے جماعت اول سے یقین حاصل کیا ہو وہکذا یہانتک کہ وہ خبر کسی ایک حس پر منتہی ہو (۲) خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ استدلال کے بعد تصدیق ہوئی ہو پس جو کہ نبوت اور عصمت دلیل سے ثابت ہوئی احتمال کذب کا عمداً اور خطاءً دور ہوا اور خبر احاد مین ظنیت اسکی کی وجہ سے ہے نہ خبر رسول ہونے کی جہت سے اور خبر مشہور سے بسبب احتمال کذب کے علم الیقین حاصل نہین ہوتا اسباب علم مین سے اعلیٰ واقویٰ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ اُس مین کسی طرح خطا کا احتمال بسبب عفت وعصمت جناب اقدس کے نہین ہے واجب سے ممکن تک وازل سے ابد تک اس سے آگاہی حاصل ہوتی ہے اس کے بعد حس ہے کہ خطا کا احتمال اگرچہ اس مین نہین ہے لیکن اشیاے محسوسہ خصوصاً اُن کے ظاہر پر مقصور ہے بعد اسکے رتبہ خبر متواتر کا ہے کہ اُس کی بنا اور منتہا بھی حس پر ہے ولیس الخبر کالمعائنہ پھر عقل ہے اِس لیے کہ آراؤن کا اختلاف عقلا مین بہت ہوتا ہے۔

الہام اولیا چونکہ مختص بہ خواص ہے اور متکلمین اسباب علم عام سے بحث کرتے ہین اور نہ اسکے ساتھ کوئی ایسی علامت موجود ہوتی ہے جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ یہ من عند اللہ ہے اور حجت ہونے کے قابل اور مطابق واقع کے ہے اور نیز الہام مین مزاحمت وہم وخیال اور کدورات نفسانی جو شیطانی مانع حصول علم یقینی ہے گو اس شخص کو جس کو الہام ہوا ہے اُسپر پورا اعتماد ہو جاے مگر بغیر قرائن خارجیہ کے نفس الہام ظنیت کے رتبے سے نہین نکلتا اس لیے اسباب علم مین سے نہین شمار کیا جاتا

عالم کا ثبوت وحدوث

عقل بالبداہت حکم کرتی ہے کہ عالم کی چیزون کی حقیقت ثابت ہے اور علم اس مسئلے کا یقینی ہے فقط وہم وخیال نہین یعنی پانی پانی ہے اور آگ آگ ہے نہ یہ کہ اگر پانی کو مثل آگ کے سمجھے

Marfat.com

تو آگ ہوجاے اور آگ کو مثل پانی کے سمجھے تو پانی ہوجاے جیسا کہ عقیدہ سوفسطائیون کا ہے۔ اور عالم یعنی جو کچھ سواے ذات وصفات خدا کے ہے حادث ہے عدم سے وجود مین آیا ہے قدیم نہین کیونکہ اُس مین دو تفریقین ہین اعیان واعراض۔ اعیان اُن ممکنات کو کہتے ہین جو اپنی ہستی مین دوسری چیز کی ہستی کے تابع نہون ان کی دو قسمین ہین (۱) غیر مرکب جیسے جوہر اور جوہر فرد اور جزو لا تجزی بھی کہتے ہین کیونکہ اسکی تقسیم نہین ہوسکتی (۲) مرکب اجزاے لا تجزی سے جیسے جسم کہتے اس مین طول وعرض وعمق تینون استداد ہوتے ہین جن مین تقسیم ہوسکتا ہے اعراض اُن ممکنات کو کہتے ہین جو اپنی ہستی وقیام مین اجسام کے محتاج ہون جیسے رنگ کپڑے کے اور مزہ سیب کے اور بو پھول کی اور سردی پانی کی اور گرمی آگ کی اور افعال اختیاری حیوان کے بغیر موجود نہین ہوسکتے اور تمام اعراض حادث ہین بعض کا حادث ہونا مشاہدے سے معلوم ہوتا ہے مثلاً نور کے بعد ظلمت پیدا ہوجاتی ہے یا سفیدی جاکر سیاہی آجاتی ہے یا کسی بدن مین سردی آنے سے گرمی دور ہوجاتی ہے اور یہ ثابت ہوچکا ہے کہ جو چیز قدیم ہوتی ہے وہ کبھی فنا نہین ہوتی پس ثابت ہوا کہ اعراض قدیم نہین ہین اور یہی مدعا ہے اور اعیان بھی سب حادث ہین کیونکہ عین یا تو جسم ہے یا جوہر فرد پس ہر جسم وجوہر کو حرکت وسکون عارض ہے کس لیے کہ اُن کے واسطے مکان یا حیز یعنی ٹھیرنے کی جگہ تو ضرور ہے پس اگر اس آن سے پہلے بھی اس حیز یا مکان مین تھے تو ساکن ہین ورنہ متحرک اور حرکت وسکون بسبب عرض ہونے کے حادث ہین پس یہ جسم یا جوہر کہ جن کو یہ حرکت اور سکون عارض ہے حادث ہین ورنہ لازم آئیگا کہ حوادثات ازل ہی مین پائے جائین اور قدیم کہلائین اور یہ محال ہے پس جب اعیان اور کل اعراض کا حادث ہونا ثابت ہوا تو کل عالم کا حادث ہونا بھی ثابت ہوگیا کیونکہ کل عالم انھین دو مین منحصر ہے۔

خالق عالم

عالم کا عدم سے وجود مین لانے والا اللہ تعالیٰ ہے جو موجود ہے کیونکہ اُسنے عالم کو پیدا کیا اور وجود عطا کیا پس جو ایسا ہوگا وہ موجود ہوگا واجب الوجود ہے یعنے خود بخود ہے اُسے سبکو بنایا ہے اسکو کسی نے نہین بنایا نہ ہونا اسکا ممتنع ہے کیونکہ اگر ممکن الوجود ہو تو صانع کی طرف محتاج ہوگا اور احتیاج عالم کے پیدا کرنے والے کے لیے منافی ہے یکتا ہے اسلیے

Marfat.com

کہ اگر آسمان وزمین مین بہت سے معبود ہوتے تو انتظام بگڑ جاتا کیونکہ اگر دو ہوتے تو دونون قدرت والے ہوتے یا ایک عاجز ہوتا تو جو عاجز ہوتا وہ خدائی کے لائق نہوتا اور دونون قدرت والے نہین ہوسکتے کیونکہ آپس مین مخالفت کسی کے مارنے اور زندہ کرنے مین مثلاً ممکن ہے پس دونون مین سے ایک کو ضرور عاجز ہونا پڑتا اگرچہ بالفعل آپس مین اتفاق ہو **قدیم** ہے یعنی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا کیونکہ واجب الوجود ہے پس محال ہے کہ قدیم نہو **علیم** ہے کہ ہر جزی وکلی کو ازل سے ابدتک جانتا ہے کیونکہ افعال اُسکے استوار ومستحکم ہین پس فاعل اپنے افعال کا عالم ہے اور ہر جز وکل پر ممکنات سے ازل ہی سے **قدرت** رکھتا ہے کیونکہ تمام مقدورات کو اُسکی ذات مقدس کی طرف برابر نسبت ہے پس بعض کے ساتھ اُس کی قدرت کا متعلق ہونا اور بعض کے ساتھ نہونا ترجیح بلامرجح ہے اور یہ محال ہے **زندہ** ہے اُسکے لیے علم وقدرت اور ارادہ ثابت ہے اور یہ بدون حیات کے ممکن نہین اور یہان مراد حیات سے بقا اور وجود ایسی حالت کے ساتھ ہے کہ اشیا کو ادراک کر سکے اور اُن پر قدرت حاصل ہو نہ وہ معنے مراد ہین جو حیات سے عرف مین سمجھے جاتے ہین یعنی قوت حس وقوت تغذیہ اور وہ قوت جو اعتدال نوعی کے تابع ہوتی ہے اور اُس کے طفیل تمام قواے حیوانی حاصل رہتے ہین **مختار** ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے فعل اور ترک فعل اُس کے اختیار مین ہے کیونکہ عالم پہلے نہ تھا پھر دوسرے زمانے مین اُسکو ایجاد کیا پس زمانہ سابق مین عالم کو ایجاد نکرنا اور زمانہ لاحق مین ایجاد کرنا دلیل اس امر پر ہے کہ حق تعالی مختار ہے۔ بے زبان کے **گویا** بے کانون کے **شنوا** بے آنکھون کے **بینا** ہے کیونکہ گونگا اور بہرا اور اندھا ناقص لائق خدائی کے نہین اور سننے اور دیکھنے کی صفات اُسکے لیے علیحدہ ثابت ہین مسموعات اور مبصرات کے جاننے کا نام سمع وبصر نہین۔

کلام الٰہی

اللہ کا کلام حروف اور آواز سے مبرا ہے کیونکہ یہ دونون حادث ہین اور حق تعالی قدیم ہے اور یہ بات محال ہے کہ ذات قدیم محل حوادث ہو بلکہ کلام الٰہی ایک معنے ہے جو اُس کی ذات کے ساتھ قائم ہے اسے **کلام نفسی** کہتے ہین اور جو کلام اس کلام نفسی پر دلالت کرتا ہے وہ **کلام لفظی** ہے اور کلام لفظی حروف اور اصوات سے مرکب ہوتا ہے اور کلام نفسی غیر مخلوق ہے کہ یہ صفت

Marfat.com

ازل سے ابدتک اُسکو حاصل ہے اسکے سبب سے جس سے چاہتا ہے کلام کرتا ہے سو یہ کلام الٰہی اس سبب ہے کہ اُس کی صفت ہے اور اُسکے ساتھ قائم ہے اور یہ الفاظ اور عبارات قرآن کی جو کلام لفظی ہے اُن کو کلام الٰہی اِس لیے کہتے ہین کہ یہ سوا خدا کے کسی اور کی تالیف و تصنیف نہین ہے بلکہ اِن کو خاص اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام نفسی کے سمجھنے کے لئے نہایت فصیح و بلیغ زبان عربی ہین کہ جسکا مثل بنانا طاقت بشری سے باہر ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا ہے اور قرآن کا اطلاق کلام نفسی اور کلام لفظی دونون پر ہوتا ہے اور غیر مخلوق قرآن نفسی ہے نہ لفظی - اور خدا ے تعالیٰ کے کلام مین تین مضمون ہین امر و نہی و خبر اور اللہ کے کلام مین کذب محال ہے کیونکہ کذب صفت نقصانی ہے اور اللہ پر نقصان ثابت ہونا محال ہے دوسرے خدا کے کلام کا کذب ضرور ہے کہ قدیم ہوگا اس لیے کہ ذات واجب کے ساتھ حوادث کا قائم ہونا محال ہے اور اس سے یہ لازم آتا ہے کہ خدا صدق کے ساتھ کبھی موصوف نہ ہو سکے کیونکہ کذب اُسکے صفت ہونے کی وجہ سے قدیم مان لیا گیا ہے اور یہ غلط ہے اِسلیے کہ جو کوئی کسی چیز کو اصلی حالت کے ساتھ جانتا ہے تو ممکن نہین کہ وہ اس کو اُسی طرح بیان نہ کرے تیسرے تمام انبیا نے خبر دی ہے کہ اللہ کی ذات کذب سے بری ہے

صفات ثبوتی

صفات ثبوتی وہ ہین جو خدا ے تعالیٰ کی ذات پاک مین پائی جاتی ہین جنکی تفصیل یہ ہے کہ حق تعالیٰ صاحب ارادہ ہے اور ارادہ حادث نہین ہے قدیم ہے اور ارادۂ الٰہی متعلق ہوتا ہے ہر موجود سے خواہ وہ عین ہو یا عرض خیر ہو یا شر کفر ہو یا اسلام طاعت ہو یا معصیت ارادہ اور امر الٰہی دو متغائر چیزین ہین اور ہر ایک دوسرے سے منفک ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کبھی ارادہ کرتا ہے اور حکم نہین کرتا اور کبھی ارادہ کرتا ہے اور حکم بھی کرتا ہے اور کبھی نہ ارادہ کرتا ہے نہ حکم کرتا ہے پس حکم خدا ے تعالیٰ مستلزم ارادے کو نہین اور نہ نہی مستلزم عدم ارادہ کو ہے بلکہ حکم کیا ہے کافۂ انام کو واسطے اسلام اور طاعت کے اور نہی فرمائی ہے کفر و معصیت سے اور ارادہ کرتا ہے اسلام مؤمن کا اور کفر کافر کا اور بغیر ارادۂ الٰہی کے کوئی چیز موجود نہین ہو سکتی اسلیے کہ قدرت ایجاد کی بہ نسبت ہر ممکن کے برابر ہے اختلاف اوقات سے مختلف نہین ہوتی ارادہ وہ ہے کہ تخصیص کرتا ہے موجودات کی ایک وقت معین اور کمیت معین اور کیفیت معین وغیرہ کے ساتھ اور جس چیز کا کہ حق تعالیٰ

ارادہ

Marfat.com

ارادہ کرتا ہے بے شک واقع ہوتی ہے تخلف مراد الٰہی سے محال ہے کہ مستلزم عجز کو ہے اور جس چیز کے عدم وقوع کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے تعلق ارادے کا اُس کے ساتھ محال ہے ورنہ عجز یا جہل لازم ہوا اور جائز ہے کہ حکم کرے واسطے اظہار عصیان یا کسی دوسری حکمت کے واسطے پس اگر خدا چاہے کہ کسی شخص کو ہدایت فرمائے تو کسی کی قدرت نہین کہ اسکو گمراہ کر سکے ورنہ کوئی دوسرا خدا پر غالب آئے گا اور اگر خدا چاہے کہ کسی کو گمراہ کرے تو کسی کی مجال نہین کہ اسکو ہدایت کرے اور سب کمال کی صفتین اسکی ذات مین موجود ہین اور نقصان و زوال کی چیزون سے اُسکی ذات پاک منزہ ہے اور صفات اُسکی قدیم و باقی ہین جیسی کہ اسکی ذات قدیم ہے اور باقی ہے اور کوئی چیز حادث اسکی ذات مین قائم نہین ہوتی کیونکہ قدیم محل حوادث نہین ہوتا اور یہ سب صفات اُس مین ایسی نہین ہین جیسے انسان اور حیوان مین پائی جاتی ہین کیونکہ انکی صفات اعضا وجوارح و حواس و روح و دل سے متعلق ہین اور اللہ تعالیٰ ان چیزون سے بری ہے اور باایں ہمہ سب صفات کامل طور پر اس مین موجود ہین اور ان صفات کے قدم سے ان کے متعلقات کا قدم لازم نہین آتا کیونکہ یہ ہوسکتا ہے کہ صفت قدیم ہو اور اُسکا تعلق حادث اور ان صفات کے تعلقات مین تغیر آنے سے صفات مین تغیر نہین آتا اور اُسکی صورت یہ ہے کہ مثلاً علم معلوم سے متعلق ہوگا تو اس صفت کے تعلق مین تغیر آئیگا کیونکہ معلوم کے وجود سے پہلے کسی سے متعلق نہ تھا اسی طرح صفت خالقیت کا تعلق بھی مخلوقات کے تغیر سے متغیر ہوگا اور یہ سب صفات قائم ہین ذات الٰہی کے ساتھ اور قدیم ہین مگر نہ عین ذات الٰہی ہین اور نہ اُسکے مغایر یعنی منفصل ہین اِس صورت مین قدم غیر اور تعدد قدما کی قباحت نکل گئی اور ایک صفت خدا کی دوسری صفت کی نہ عین ہے اور نہ غیر ہے اور صفات خداے تعالیٰ کی متماثل و متجانس و متضاد نہین ہین اس لیے کہ یہ سب محدثات کی نشانیان ہین اور اللہ تعالیٰ کی صفات محدث نہین ہین اور حق تعالیٰ کی صفات دو قسم پر ہین ایک قسم صفات ذات دوسری قسم صفات فعل **صفات ذات** صفات حقیقی اور کمالی ہین اُسکی ذات مقدس سے انکا انفکاک محال ہے اور صفات کمال آٹھ ہین - حیات - علم - قدرت - ارادہ سمع - بصر - کلام - تکوین - اور **صفات فعل** صفات ذات کے آثار ہین فی الحقیقۃ ان کے ساتھ متصف ہونا کمال نہین

Marfat.com

بلکہ اسپر قابو رکھنا کمال ہے مثلاً پیدا کرنا حقیقت مین کمال نہین بلکہ اُسپر قدرت حاصل ہونا کہ جس زمانے مین اسکی ضرورت ہو وقوع مین آسکے یہ کمال ہے پس یہ ممکن نہین کہ حق تعالیٰ ایک زمانے مین تو پیدا کرسکتا ہو اور دوسرے زمانے مین پیدا نکرسکتا ہو یہی حال قوت اور مشیت اور فعل و ترزیق وغیرہ صفات فعل کا ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفتون مین ترتیب نہین ہے کہ ایک سے دوسری پہلے پیدا ہوئی ہو جیسے بندون مین پہلے زندگی آئی پیچھے علم پھر قدرت آئی کیونکہ اس مین حدوث لازم آتا ہے۔

صفات سلبی

صفات سلبی وہ ہین جن سے خدائے تعالیٰ کی ذات پاک اور منزہ ہے چنانچہ پروردگار عالم نہ جسم ہے یعنی طول و عرض و عمق نہین رکھتا اور نہ جوہر (یعنی جزو لایتجزیٰ) ہے جس سے جسم[1] بنتا ہے اور نہ عرض ہے کہ قائم بالغیر ہو جیسے رنگ و بُو اور نہ صورت رکھتا ہے کیونکہ اگر ایسا ہو تو ممکن اور محتاج صانع کی طرف ہوگا اور یہ محال ہے اور نہ مرکب ہے یعنی اُس کی ذات کے واسطے نہ اجزائے ترکیبی ہین کہ کئی چیزون سے ملکر بنی ہو نہ اجزائے تحلیلی کہ اُسکی ذات نصف و ربع وغیرہ ہوسکے کیونکہ اگر مرکب ہو تو محتاج ہوگا اجزا کی طرف اور محتاج ممکن ہوتا ہے۔ نہ رنگین[2] ہے نہ اس مین کوئی مزہ ہے۔ نہ کسی قسم کی بُو ہے کیونکہ یہ اجسام کی صفات ہین اور جو ذات جسمیت سے منزہ ہے اُس کے لیے انکا ثابت کرنا محال[3] ہے اور نہ وہ معدود ہے کہ اُس کو گن سکین کہ کے ہین اِس لیے کہ وہ ایک ہے اور ایک عدد مین

[illegible]

[illegible]

[illegible]

داخل نہین اور نہ محدود ہے کہ حد و نہایت رکھتا ہو اس لیے کہ حد اور غایت اُس چیز کی ہوتی ہے جسکا حصر اور انتہا ہو سکے جیسے نقطہ خط کی حد ہے اور خط سطح کی اور سطح جسم کی۔ پس اللہ تعالیٰ کی کوئی شکل نہین اور نہ کسی طرف ہے یعنی نہ اوپر ہے نہ نیچے نہ آگے ہے نہ پیچھے نہ داہنے ہے نہ بائین اور نہ کسی مکان[1] مین ہے کیونکہ اگر کسی مکان مین ہو تو ضرور محتاج ہوگا اور ثابت ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ جسم ہے اور نہ عرض پس مکان مین نہوگا اور نہ کسی زمانے مین ہے یعنی زمانہ شامل و محیط اُسکا نہین کیونکہ جب زمانہ نہ تھا تب بھی وہ موجود تھا اور اب کہ زمانہ ہے اب بھی وہ موجود ہے مثلاً یہ نہین کہہ سکتے کہ خدا لاکھ برس کا یا ہزار برس کا ہوا۔ اور ذات و صفات مین کوئی اُسکا مثل و مانند نہین نہ کوئی اُسکا شریک ہے وجوب وجود اور استحقاق عبادت اور پیدایش و تدبیر مین اور نہ کوئی اُسکا مخالف ہے ہم جنس یا غیر جنس سے اور نہ کوئی اُسکے کامون مین معین و مددگار ہے اور جائز نہین ہے کہ حق تعالیٰ حلول کرے اپنے غیر مین کیونکہ غیر مین در آنا صفات جسم سے ہے اور نہ اپنے غیر کے ساتھ متحد ہو سکتا ہے **اتحاد** کے معنے یہ ہین کہ دو شے ایک ہو جائین بغیر زیادتی اور کمی کے اور یہ محال ہے اور اللہ تعالیٰ متصف بالمحال نہین ہوتا نہ کیفیات نفسانی جیسے بھوک رنج و راحت وغیرہ کے ساتھ متصف ہے اور نہ لذات عقلی کے ساتھ اُسکا متصف ہونا جائز ہے کیونکہ اگر ایسا ہو تو لازم آتا ہے کہ نافرمانی کفار سے چاہیے کہ متالم بھی ہوا اور بدا[2] اللہ تعالیٰ پر جائز نہین اس لیے کہ محال ہے کہ ظاہر ہووے اللہ پر وہ چیز کہ پہلے سے اس پر ظاہر نہ تھی جس طرح کہ آدمی مین تبدیل رائے ہوتی ہے کیونکہ اس سے اللہ تعالیٰ کا جہل ثابت ہوتا ہے۔

جبر و قدر وغیرہ

خالق و مکوّن جمیع موجودات یعنی جواہر و اعراض اور اُن کے افعال و حرکات و سکنات کا حق تعالیٰ ہے ممکن نہین کہ کوئی اور کسی چیز کو پیدا کر سکے یا کسی چیز کے پیدا کرنے مین کوئی اور حق تعالیٰ کا شریک ہو یا اُسنے کسی چیز کا پیدا کرنا اپنی مخلوقات مین سے کسی کے تفویض کیا ہو پس سب خیر و شر اور حسن و قبح اُسکے قضا و قدر سے ہے

Marfat.com

انسان کو چاہیے کہ کوشش کرے منافع کے حصول اور مضار کے دفع کرنے مین بقدر امکان کے پھر باوجود اسکے لائق ہے یہ کہ یقین کرے اُس بات کا کہ اُسکی طرف وہی پہونچتا ہے جو کچھ اللہ نے مقدر کیا ہے اور بندون کے کامون کا پیدا کرنے والا وہی ہے اسلیئے کہ خالق سب چیزونکا وہی ہے اور افعال و اعمال بھی بندون کے سب چیزون مین داخل ہین بندے اپنے افعال کے کاسب ہین خالق نہین اور نہ شریک خلق ہین **کسب** کے یہ معنے ہین کہ جب بندہ کسی کام کا ارادہ مصمم کرتا ہے تو خداے تعالیٰ اُسمین فعل پیدا کر دیتا ہے کسب کی وجہ سے کاسب کو استقلال حاصل نہین ہوتا اور **خلق** کی وجہ سے خالق مستقل ہوتا ہے پس کفر و ایمان و طاعت و عصیان و نیکی و بدی بندونکی اللہ کے ارادے اور مشیت اور حکم و تقدیر سے صادر ہوتی ہے لیکن خداے تعالیٰ کفر و معصیت سے راضی نہین اور نیکی سے راضی ہے خواہش کرنی اور پیدا کرنا اور ہے اور راضی ہونا اور **رضا** وہ ہے کہ حکم دے کہ کرو اور اکثر ہوتا ہے کہ حکم دیتا ہے اور نہین چاہتا ہے کہ واقع ہو بسبب کسی حکمت کے کہ اسکو سواے حق تعالیٰ کے دوسرا نہین جانتا مگر باوجود اس بات کے کہ سب ارادہ و تقدیر الٰہی سے ہے بندون کو بھی اعمال مین اختیار دیا گیا ہے کہ بندے اپنے کام اپنے ارادے و اختیار سے کرتے ہین نہ جبر و اضطرار سے کہ اُسی کے سبب ثواب پاتے ہین اور اُسی پر عذاب ہوتا ہے بندے کے افعال اختیاریہ اللہ تعالیٰ کے مقدور ہین اختراع کی وجہ سے اور بندے کے مقدور ہین تعلق کے سبب سے کہ اُسکو اکتساب کہتے ہین اللہ تعالیٰ کی قدرت مؤثرہ ہے اور بندے کی قدرت کاسبہ اور غیر موثرہ پس افعال اختیاریہ جب بندے کے اپنی قدرت کی طرف منسوب ہوتے ہین تو کسب کہتے ہین اور جب اللہ تعالیٰ کی ذات پاک سے نسبت کیے جاتے ہین تو خلق کہتے ہین پس بندے کے مکسوب اور اللہ تعالیٰ کے مخلوق ہون گے اللہ تعالیٰ بندے کے افعال اختیاریہ کو اُس کے ارادے کے موافق پیدا کرتا ہے اگر وہ نیک کام کرنے کا قصد کرتا ہے تو فعل خیر کی قدرت و استطاعت اُس مین موجود کر دیتا ہے اور اگر بُرے کام کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کے کرنے کی قدرت اُس مین پیدا کر دیتا ہے۔ بندہ آپ ہی فعل خیر کی قدرت کو ضائع کر دیتا ہے اس لیے ذم اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے غرض کہ بندہ کاسب ہے اور کسبی قدرت و اختیار رکھتا ہے اسی کا معتقد ہونا چاہیے کہ خلق خدا سے ہے اور عمل بندے سے فرق اتنا ہے کہ عمل نیک اللہ کی رضا ہے اور بد کام اللہ کی رضا اور خوشنودی کے خلاف ہے اسکی مثال یون سمجھنا چاہیے

Marfat.com

کہ ایک شخص اپنے غلام سے کہے کہ تو بازار کو جا اور فلان چیز لے آ تجھے اختیار ہے کہ زبردستی چھین لا یا دام دیکر خرید لا اگر دام دیکر لائے گا تو ہم خوش ہونگے اور جو زبردستی چھین لائیگا تو ہم ناخوش ہونگے اِس صورت مین اگر اُسنے خلاف مرضی اپنے مالک کے کام کیا تو قطعًا سزا پانے کا سزاوار ہے۔ اِسی طرح حق تعالیٰ نے بندون کو ایک طرح کا اختیار دیا ہے کہ وہ اُس اختیار سے اچھے اور بُرے دونون طرح کے کام کا قصد کر سکتے ہین اور یہ بھی کہدیا ہے کہ اچھے کامون سے ہم راضی ہین اور بدکام ہماری نارضامندی کا باعث ہین اب بندہ جیسا کام کریگا ویسا اُسکا بدلہ پاے گا اور یہ عین عدل و انصاف ہے حقیقت کار امر متوسط ہے درمیان جبر و قدر کے دلیل اِس مدعا کی شریعت ہے مگر جو معتقدات مین بحث کرتے ہین اور اُنکو دلائل عقلی سے ثابت کرتے ہین جبتک کوئی بات معقول نہ ٹھیرے تصدیق نہین کرتے وہ اِس امر متوسط کے ادراک مین حیران ہین۔

اللہ پر کوئی چیز واجب نہین۔ اور اللہ کے کامون مین کوئی غرض نہین۔ اور اشیا کا حسن و قبح

اللہ پر کوئی شے واجب نہین ہے نہ لطف و قہر نہ ثواب و عذاب ہر چیز کا بدلہ دینا اور روزی پہونچانا اُس کا احسان ہے ہمارا استحقاق اُسپر کچھ نہین ہے اگر وہ عوض ندے اور روزی نہ پہونچاے تو اُسپر قباحت لازم نہین کیونکہ ساری مخلوقات اُسکی مملوک ہے اور مملوک کا مالک پر کیا استحقاق ہوتا ہے کہ اسکے حق مین بہتری اور لطف و مہربانی اور رعایت مصلحت مالک پر واجب ہو ورنہ کسی کافر مفلس کو پیدا نکرتا کیونکہ اُسکو دنیا و آخرت مین خسارہ ہے دوسرے اُسکا کسی بندے پر احسان و امتنان ثابت نہوتا کیونکہ اگر اُسنے کسی کو دین و دنیا کی نعمتین دین تو اُس چیز کو کیا جو اُسپر واجب تھی تیسرے ابوجہل لعین اور نبی علیہ السّلام پر اللہ کا احسان برابر ہوتا تو کچھ زیادہ شکر گذاری حضرت پر واجب نہوتی اُسنے دونون کے لیے جو بہتر تھا وہ کیا اپنے واجب سے فارغ الذمہ ہوا اور اللہ کے کامون مین کچھ غرض نہین کیونکہ غرض والا محتاج ہوتا ہے اور باوجود اِسکے اُسکا ہر ایک کام لاکھون حکمتون سے بھرا ہے کہ کوئی اُسکو دریافت نہین کرسکتا اور اُسکے فوائد و منافع خاص و عام کے لیے ہین نہ اُس کی

Marfat.com

ذات مقدس کے واسطے کیونکہ اُسکو کسی چیز کی احتیاج نہین اور ہر چیز مین بُرائی بھلائی عقل کی طرف سے ہے جیسے کہ صانع عالم اور اُسکی توحید اور صفات کمالی کی معرفت عقلی ہے شرع پر موقوف نہین ورنہ دور لازم آئیگا باوجودیکہ انپر شرع موقوف ہے اسی طرح اشیا مین بھلائی بُرائی شرعی نہین اِس طرح کہ شرع نے جسکو اچھا کہا وہ اچھا اور جسکو بُرا کہا وہ بُرا ہے اگر عکس کرتی تو عکس ہوتا مگر حسن وقبح اِس بات کو نہین چاہتا کہ اُس مین حکم الٰہی بھی بندے کے لیے صادر ہو ہان وہ لائق اور مستحق اِس بات کے ہوتا ہے کہ اُس مین حکم الٰہی نازل ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ حکیم مطلق ہے ترجیح بلا مرجح جائز نہین رکھتا کہ اچھی چیز کو بُرا اور بُری کو اچھا قرار دے بلکہ جو واقعی اچھی ہوتی ہے اُسکی نسبت حکم وجوب کا دیتا ہے اور جو بُری ہوتی ہے اُسے حرام کرتا ہے سو اصل حاکم اللہ ہے اور شرع کھولنے والی ہے پس جب تک اللہ تعالیٰ رسولون کو بھیجکر اور اپنا کلام نازل کرکے حکم نہ دے تب تک کوئی حکم حسن وقبح اور امر ونہی کا نہوگا یہی وجہ ہے کہ زمانہ فترت کے لوگ ترک احکام الٰہی کی سزا مین معذب نہونگے اور اِسی وجہ سے پہونچنا دعوت کا تعلق تکلیف مین شرط ہے یعنی آدمی تعمیل احکام کے ساتھ بعد پہونچنے دعوت کے مکلف ہوگا پس کافر کو جب تک دعوت نہ پہونچے اُس وقت تک نہ وہ ایمان کے ساتھ مکلف ہے اور نہ بسبب کفر آخرت مین مواخذہ دار ہے **فترت** ایسے زمانے کو کہتے ہین جو دو انبیا کے درمیان ہو اور آثار واحکام شریعت نبی سابق کے مضمحل ہوگئے ہون اور اہلِ فترت وہ لوگ ہین جو قبل از نسخ دین عیسوی کے متمسک تھے اور رسول منتظر کے مومن ومصدق تھے اور سلمان فارسی سے مروی ہے کہ فترت حضرت عیسیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چھ سو برس ہین اخرجہ البخاری۔

استطاعت

استطاعت فعل کے ساتھ ہوتی ہے اور استطاعت کے دو معنی ہین ایک قدرت حقیقی کو کہتے ہین جو فعل کے موجود کر دینے کے لیے کافی ہوتی ہے دوسرے اسباب وآلات واعضا کی صحت وسلامتی کا نام ہے اور تکلیف شرعی کا مدار پچھلی قسم کی استطاعت پر ہے اِسی لیے بچہ اور مجنون ایمان کے ساتھ مکلف نہین اور گونگا اقرار زبانی کے ساتھ مکلف نہین اور مریض کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کے واسطے مکلف نہین کیونکہ ایسے لوگون کے اعضا صحیح وسالم نہین اِسلیے استطاعت

Marfat.com

اِن مین مفقود ہے اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے جو فقہ اکبر مین کہا ہے کہ کسی پر اللہ تعالیٰ نے کفر و ایمان کا جبر نہین کیا ہے اِسکا بھی مطلب یہی ہے کہ انسان کے واسطے تکلیف کا مدار استطاعت کے معنی دوم پر ہے نہ معنی اول پر پس جن لوگون نے یہ کہا کہ وہ مرجیہ یا جہمیہ تھے یہ اُن پر سراسر بہتان ہے اور جو چیز انسان کی قدرت سے باہر ہو اللہ اُسکے ساتھ تکلیف اُسے نہین دیتا

مقتول کی اجل۔ رزق حرام

مقتول اپنی اجل سے وقت پر مرتا ہے اللہ جتنی عمر اپنی تقدیر ازلی کے ذریعہ سے اُسکے لیے مقرر کردیتا ہے اور جو وقت اُسکی موت کا علم الٰہی مین ہے اُسی وقت پر اُسکو موت آتی ہے اُسکی موت اللہ تعالیٰ کا فعل ہے اسلیے اُسمین کسی طرح تغیر تقدیم و تاخیر کے ساتھ قاتل کی وجہ سے پیدا نہین ہوسکتا اور قاتل پر قصاص عائد ہونا اور اُسکو عذاب الٰہی پہونچنا یہ امر شرعی ہے شرع نے رفع تنازع اور انسداد فساد اور انتظام کے لیے یہ سزائین مقرر کررکھی ہین بندہ اگرچہ فعل قتل کا خالق نہین مگر کاسب تو ضرور ہے جب وہ ایسے ناشروع فعل کے کسب کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ موافق عادت کے اُسکے فعل کے بعد مقتول کی موت پیدا کردیتا ہے اور موت مردے کے ساتھ قائم ہے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے بندے کو اُسکے پیدا کرنے مین دخل نہین ہے اور موت کا وقت ایک ہے متعدد نہین جو موت علم الٰہی مین ہر شخص کے مرنے کے واسطے معین ہے جس طور سے مقرر اور مقدر کی گئی ہے اُسی وقت پر آتی ہے تقدیم و تاخیر نہین ہوتی اگر اس مین کچھ بھی تغیر و تبدل ہو تو علم الٰہی مین نقصان پایا جاے۔ اور حرام بھی رزق ہوتا ہے اور ہر ایک جاندار اپنی روزی پوری کرلیتا ہے حلال ہو یا حرام کوئی شخص غیر آدمی کی روزی جو اللہ نے اُسکے لیے ازل مین اپنے علم اور قسمت ازلی کے ذریعہ سے مقدر کررکھی ہے نہین کھاسکتا کیونکہ تقدیر الٰہی کے خلاف ہونا ممتنع ہے۔

دیدار الٰہی

رویت حق تعالیٰ کی ممکن ہے لیکن دخول جنت سے اول واقع نہ ہوگی دخول جنت کے بعد

Marfat.com

مسلمان البتہ حق تعالیٰ کی رویت سے مشرف ہونگے اور رویت کے دو طریق ہین ایک یہ کہ ایسی
اچھی طرح انکشاف ہوجاے کہ عقل کے ذریعہ سے اتنا یقین پیدا نہین ہوسکتا پس گویا کہ بھی
نظر کے ساتھ دیکھنا ہے مگر یہ بات ہے کہ ایسا دیکھنا بغیر برابری اور مقابلے اور جہت اور رنگ اور
شکل کے ہوتا ہے اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی قسم کی صورت پکڑکر مسلمانون کو اپنا
دیدار دکھاے جیسا کہ احادیث صحیحہ مین صورتون کا دیکھنا آیا ہے اس صورت مین اللہ تعالیٰ کو
اپنی آنکھ سے رنگ اور شکل اور مواجہ کے ساتھ دیکھین گے جیسا کہ خواب مین رویت واقع ہوتی ہے
مگر جنت مین رویت الٰہی ایسی بالمشافہ ہوگی کہ دنیا مین خواب کے اندر کبھی ایسی نہین ہوئی ہی دو طریق
معلوم ہین اور اُن پر ہمارا یقین ہے اور اگر اللہ اور رسول کا رویت سے کچھ اور مطلب ہے تو ہمارا
ایمان اُسپر بھی ہے اگرچہ ہم واقف نہین کہ وہ خاص کیا بات ہے[لہ] اور حق یہ ہے کہ رویت کے لیے
جو شرائط مثلاً کیف وجہت ومکان وصورت ومقابلہ وقرب وبعد مسافت وغیرہ قرار دی ہین یہ شرائط
عادی ہین تمام اقسام حواس مین حواس کے لیے جو چند باتین بطور عادت کے مقرر ہوگئی ہین وہ ہم نے
اُنکو شرائط ولوازم مان لیا ہے اور یہ جان لیا ہے کہ حواس کا کام بغیر ان کے نہین چل سکتا در حقیقت
بجز وجود رائی ومرئی کے کوئی اور شرط نہین ہے اگر یہ شرطین رویت کے لیے لازمی ٹھیرین تو چاہیے
کہ رویت الٰہی سے نسبت ممکنات کے بھی انکار کرین کیونکہ حق تعالیٰ جانتے سے منزہ ہے اور اتصال شعاع کا
اور مسافت متوسط کا درمیان رائی ومرئی کے متصور نہین یہ شرائط تو اجسام رنگین اور اعراض اجسام
کے لیے ہین نہ اُس ذات کے لیے جو مادے سے بالکل مجرد ہو اور قرآن مین جو آیا ہے لا تدرکه الابصار
یعنی اُسکو نہین پاسکتین آنکھین اس سے رویت کی نفی لازم نہین آتی کیونکہ ادراک کہتے ہین شے کی
حقیقت کے جان لینے کو اور آیت مین اُسکی نفی کی گئی ہے اور یہ ہوسکتا ہے کہ کسی شے کی رویت
حاصل ہو اور اُسکی حقیقت پر اطلاع نہو سکے جیسا کہ چاند کو دیکھتے ہین اور اُسکی حقیقت کا ادراک
نہین کرتے یا ادراک اسے کہتے ہین کہ مرئی کو اُسکی تمام حدون سمیت پورا پورا دیکھ لینا یعنی اُسکا احاطہ
کر لینا اور عدم احاطہ سے عدم رویت لازم نہین آتی جیسا کہ علم کا احاطہ نکر لینے سے علم کا عدم لازم نہین آتا
جائز ہے کہ رویت ہو مگر احاطے کے ساتھ نہو جس کی آیت مین نفی کی گئی ہے۔ اور موسیٰ علیہ السلام کو جو
سوال رویت کے جواب مین خدا نے کہا لن ترانی یعنی تو مجھ کو ہرگز نہ دیکھے گا یہ انکار اس غرض سے ہے

[لہ] [illegible]

Marfat.com

بلکہ عادت الٰہی یون جاری نہین ہوئی ہے نہ اِس وجہ سے کہ رویت نا ممکن الوقوع ہے اور غرض اِس خطاب سے یہ ہے کہ دنیا مین اللہ تعالیٰ کے دیدار کی طاقت اِن آلات حسیہ سے کہ فنا پذیر ہین نہ لا سکے گا نہ یہ کہ آخرت مین بھی نہ دیکھ سکے گا ۔ بلکہ قصہ سوال حضرت موسیٰ علیہ السلام نسبت رویت الٰہی کے ہمارے لیے حجت ہے جواز رویت کی اِس لیے کہ انبیا علیہم السّلام سے حق جاننے والا زیادہ کون ہے اگر رویت محال ہوتی تو سوال حضرت موسیٰ کا مشعر غفلت تھا مسئلہ دینی سے اور ایسی غفلت انبیا علیہم السّلام سے محال ہے اور اگر حضرت موسیٰ علیہ السّلام رویت الٰہی کو محال جانکر سوال کرتے تو سفاہت لازم آتی اور سفاہت سے انبیا منزہ ہین اور اللہ تعالیٰ نے جو پہاڑ کے ٹھیرے رہنے پر اپنے دیدار کو معلق کیا تو معلوم ہوا کہ دیدار الٰہی جائز ہے اسلیے کہ ٹھیرا رہنا پہاڑ کا جائز ہے اور معلق اوپر جائز کے جائز ہے ۔

فرشتے

اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہین رات دن اللہ کی بندگی مین مصروف رہتے ہین کبھی فرمان الٰہی کے بجالانے مین سستی وکاہلی نہین کرتے صاحب پر و بازو ہین حقیقت اُنکے پر و بازو کی خدا ہی جانتا ہے سب گناہان صغیرہ وکبیرہ سے بری ہین کوئی اُن مین مرد وعورت نہین چار فرشتے اُن مین سے اعلیٰ درجے کے ہین ایک جبرئیل علیہ السّلام جو پیغمبرون پر وحی لاتے ہین دوسرے میکائیل علیہ السّلام جو مخلوقات کو روزی پہونچاتے ہین تیسرے اسرافیل علیہ السّلام جو قیامت مین صور پھونکین گے چوتھے عزرائیل علیہ السلام ہین جو روح کو قبض کرتے ہین ۔

کتب آسمانی

اللہ تعالیٰ کی کتابین ہین جو اپنے پیغمبرون پر اُتارین اور شمار اُنکا کسی دلیل قطعی سے ثابت نہین مشہور چار کتابین ہین جو پیغمبرون پر نازل ہوئین وہ یہ ہین توریت حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر قرآن حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اِن مین سے قرآن شریف پر عمل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور جتنی کتابین کہ سوا نازل ہوئین وہ سب منسوخ العمل ہین یعنی اور کتابون مین جو احکام قرآن شریف کے احکام کے مخالف اور متناقض ہین اُنپر عمل کرنا درست نہین اور نسخ مین بہت سی مصلحتین ہوتی ہین کیونکہ احکام

Marfat.com

مصلحتون کے تابع ہوتے ہین اور یہ موافق اوقات کے بدلتے رہتے ہین اس وقت جو کتابین اس نام کی اہل کتاب کے پاس ہین وہ اصل نہین اہل کتاب اپنی کتب سماویہ کے مجموعے کو **بائبل** کہتے ہین جو لفظ یونانی بمعنی کتاب ہے پھر اِسکے دو حصے ہین (۱) عہد عتیق یعنی پرانی کتابین جس مین توریت و زبور وغیرہ انتالیس کتابونکا مجموعہ ہے کبھی اِن تمام صحیفون کے مجموعے کو مجازاً توریت کہتے ہین انکو یہود اور عیسائی سب مانتے ہین لیکن عیسائیون نے اِس مجموعے مین نو کتابین اور داخل کی ہین جنکے تسلیم وعدم تسلیم مین اُنکے متقدمین و متاخرین مین بڑا اختلاف ہے یہود اِن نو کتابون کو لغو قصے سمجھتے ہین (۲) عہد جدید اس مجموعے مین یہ کتابین ہین اول انجیل متی جس مین حضرت عیسیٰؑ کے بعد متی حواری نے مسیحؑ کی پیدایش سے لیکر موت تک کے حالات کو تاریخ کےطور پر زبان عبرانی مین جمع کیا ہے دوم انجیل مرقس اِس مین بھی مرقس نے ابتدا سے لیکر اخیر تک حضرت مسیحؑ کی سرگذشت یعنی یونانی زبان رومہ مین بیان کی ہے سوم انجیل لوقا یہ بھی حضرت مسیح کی تاریخ ہے جسکو لوقا نے زبان رومہ مین تالیف کیا ہے چہارم انجیل یوحنا اِس مین یوحنا حواری نے حضرت مسیح کا حال ابتدا سے انتہا تک رومہ مین لکھا ہے اِن چارون تاریخون کو کہ جن کے زمانۂ تالیف مین بڑا اختلاف ہے عیسائی اناجیل اربعہ کہتے ہین اور یہ توراۃ و اناجیل اربعہ اصل توراۃ و انجیل منزل علی موسیٰ و عیسیٰ جن کا ذکر قرآن شریف مین اکثر جگہ آیا ہے نہین وہ گم ہوگئی ہین بلکہ حسب اقرار علماے اہل کتاب تاریخ اور روزنامچے ہین کہ جن مین بہت عرصے بعد انبیا اور حضرت مسیحؑ کے احوال کو ابتدا سے انتہا تک معتبر اور غیر معتبر رواۃ سے بلاسند متصل مجہول لوگون نے نقل کیا ہے اصل کتابین عبرانی و سریانی زبان مین ہین جو ملک یہودیہ کی قدیم زبان ہے ان کے ترجمے یونانی اور لاطینی و عربی وغیرہ مین ہوگئے ہین اور عہد جدید مین اناجیل کے ساتھ عیسائیون نے اور بھی بہت سے رسالے اور خطوط حواریون اور غیر حواریون کے ملاکر اپنی کتب مقدسہ مین شمار کیا ہے اور سب کو واجب التسلیم قرار دیا ہے۔

معاد

ہونا کراماً کاتبین کا جو دو فرشتے ہین دونون شانون پر نیک و بد کام کے تحریر کرنے کے لیے حق ہے اور مسلط ہونا ملک الموت کا وقت قبض ارواح کے حق ہے ۔ اور عذاب قبر کا کافرون

Marfat.com

اور بدکارون کے واسطے اور نعمتین عابدون اور مطیعون کے لیے حق ہے اور منکر و نکیر کا سوال حق ہے وہ دو فرشتے ہین مہیب صورت نیلی پیلی آنکھون والے قبر مین مردے کے پاس آتے ہین اور سوال کرتے ہین کہ پروردگار تیرا کون ہے اور دین تیرا کیا ہے اگر جواب موافق سوال کے دیا تو نازو نعمت مین رہے اور مثل عروس خواب ناز مین استراحت کیے اور قبر اسکی ایک چمن چمنہاے جنت سے متصور ہو اگر عمدہ جواب سے برات نہوئی تو محنت و عذاب دیکھے اور قبر اسکے حق مین ایک غار غارون دوزخ سے ہو قبر سے مراد عالم برزخ ہے کہ دنیا اور آخرت مین واسطہ ہے اور اُسے عالم مثال کہتے ہین اور یہ عالم کہین آسمان و زمین پر کسی خاص جگہ نہین بلکہ اس عالم حس کا دوسرا پہلو وہ ہے۔قبر سے مراد یہان مدفن نہین تاکہ یہ کیفیت شامل اُن لوگون کی نسبت بھی ہو جو دریا مین ڈوب گئے ہین یا آگ مین جل کر مر گئے ہین یا کسی جانور نے اُن کو کھا لیا ہے اور عذاب روح اور بدن دونون کو ہوتا ہے مطلع ہونا اُس کی کیفیت پر ضرور نہین اور بعد مرنے کے قبرون سے مردون کا زندہ ہو کر اُٹھنا حق ہے عاقل و مجنون و صبی و جن و شیاطین و طیور و حشرات کل اُٹھین گے ظاہر ہے کہ جس نے اول عدم صرف اور نابود محض سے پیدا کیا اور کتم عدم سے وجود مین لایا وہ بار دگر بھی پیدا کرنے پر قادر ہے۔سباع و بہائم وغیرہ سے ایک دگر قصاص ہوگا اور نابود کئے جائینگے اور جن و انس و شیاطین ہمیشہ دوزخ یا بہشت مین رہینگے اور عملونکا تولا جانا حق ہے تاکہ مقدار نیکی و بدی کی بندون کو معلوم ہو اور خداے علیم تو جانتا ہی ہے مگر یہ یاد رہے کہ اعمال کا وزن نہین ہوگا بلکہ اعمال نامونکا وزن ہوگا یعنی جن کاغذون مین بندون کے اعمال لکھے ہونگے وہ وزن ہو کر اُن کی کمیت معلوم کی جاے گی کیونکہ اعمال اعراض ہین اور ہلکا بھاری ہونا جواہر کی شان سے ہے مؤمن کو لازم ہے کہ ایمان تو ترازو کے ہونے اور اعمال کے تلنے پر لاے مگر دریافت حقیقت و ادراک کیفیت کی جانب متوجہ نہو کہ کہان قائم ہوگی اور اعمال کیونکر وزن کئے جائینگے یا اعمال نامے وزن کئے جائینگے تو اُن مین اوراق کی کمی بیشی اور لمبے چوڑے اور ہلکے بھاری اور خط کے خفی و جلی ہونے اور سیاہی کی جسمیت اور عبارت کے

Marfat.com

طول و قصر کی کیا کیفیت ہے اور نامۂ اعمال مسلمانون کے داہنے ہاتھ مین سامنے سے اور کافرون کو پیٹھ کے پیچھے سے بائین ہاتھ مین ملنا حق ہے اور حساب لینا بندون سے ایک ایک ذرہ نیکی و بدی کا حق ہے اور گواہی اعضا کی حق ہے اور حوض کوثر حق ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے قیامت کے دن ہوگا اور اُسکا پانی دودھ سے سفید تر اور اُسکی بو مشک سے خوش تر ہوگی اور اُس مین تارون سے زیادہ اور روشن تر کوزے ہین جو کوئی اُسکا پانی ایک دفعہ پیے گا پھر کبھی پیاسا نہو گا۔ اور پل صراط حق ہے کہ حق تعالیٰ روز قیامت کو ایک پل دوزخ کی پشت پر بال سے باریک تر اور تلوار کی باڑھ سے تیز تر رکھے گا اور اُسپر سے سبکو گذرنا ہوگا بعض ہوا کی صورت بعض آب روان کی مانند بعض تیز گھوڑے کی چال سے بعض پیادہ چلنے والے کی رفتار سے بعض چیونٹی کی روش سے اُس پل کو طے کرین گے اور یہ سب تفاوت بقدر کمی بیشی اعمال حسنہ کے ہر شخص کے گذرنے مین ہوگا جتنے نیک اعمال زیادہ ہین اتنا ہی طے کرنا پل کا آسان ہے بعض یہ بھی نجانین گے کہ پل تھا یا نہ تھا اور بعض مجروح ہونگے اور بعض کٹ کر دوزخ مین گر پڑینگے۔

شفاعت وجنت ودوزخ

شفاعت پیغمبرون اور علما و صلحا کی گناہگارون کے واسطے حق ہے مگر بعد اذن حق تعالیٰ کے اور جہان شفاعت کا منع آیا ہے وہان وہی شفاعت مراد ہے جو رب العالمین کے اذن اور رضا کے بغیر ہو اور جنت و دوزخ حق ہین اور دونون پیدا ہو چکی ہین اب بھی موجود ہین آدم و حوا کا قصہ دلیل قاطع ہے اسپر فنا نہونگی ہمیشہ رہینگی البتہ بقدر آن واحد کے اس قول کے صادق آنے کے لیے کل شئی ھالک الا وجہہ صور فنا کے وقت فنا ہو جائینگی۔ اور تعیین مکان بہشت دوزخ کی ازروے نقل کے ثابت نہین ہے اور چونکہ آدمیون کے نزدیک آسمان و زمین سے کوئی چیز بڑی نہین ہے اسلیے تمثیل کے طور پر کہا عرضہا السموات والارض یعنی عرضہا کعرض السموٰت والارض یعنی چوڑائی بہشت کی مثل چوڑائی آسمان و زمین کے ہے اور اِس آیت سے یہ مراد نہین ہے کہ جو عرض بہشت کا ہے وہی بعینہ آسمان و زمین کا ہے کیونکہ اِس صورت مین تداخل اجسام لازم آتا ہے

اور وہ ممتنع ہے اور جہان شارع نے سونا چاندی یا موتی وغیرہ کی چیزین جنت کے لیے بیان فرمائی ہن سو وہ اِن معدنیات کی قسم سے نہین ہین لوربمجھانا منظور تھا اِس عالم کے لوگون کو بس جنت مین جو چیزین یہان کے سونے یا چاندی یا موتی کے مشابہ کسی وصف مین تھین اُنکے سمجھانے کے واسطے اُن کو سونے چاندی یا موتی سے تعبیر کیا ہے ورنہ ظاہر ہے کہ سونا چاندی وغیرہ معدنیات یا عناصر کی چیزین ابدالآباد تک قیام پذیر نہین ہوسکتین بہشتی طرح طرح کی نعمتون سے خوش وخرم رہین گے اور دوزخی بانواع انواع عذاب سے معذب ہوا کرینگے۔

شرائط قیامت

قیامت کی سب شرطین اور آخرت کے احوال جنکی مخبر صادق نے خبردی ہے حق ہین جیسے آفتاب کا مغرب سے نکلنا کہ توبہ کے دروازے بند ہوجانے کا دن ہے اور دجال اور دابۃ الارض کا ظہور کرنا اور یاجوج ماجوج کا خروج کرنا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مسلمانون کی مدد کے لیے آسمان سے اترنا اور تین خسف کا واقع ہونا ایک مشرق مین ایک مغرب مین اور ایک جزیرۂ عرب مین اور آسمانون کا پھٹ جانا اور کاغذ کی طرح لپٹ جانا اور تارون کا گرپڑنا اور اسرافیل کا صور پھونکنا ایکبار واسطے فنا کے اور دوبارہ واسطے زندہ ہونے کے اور باقی نرہنا سواے واحد قہار کے یہ سب باتین واقع ہونے والی ہین۔

ایمان

ایمان حق تعالیٰ پر فرض ہے اور ادراک فرضیت کے لیے عقل کافی ہے اور شرع اسکی مؤید وموفق ہے اور ایمان تصدیق قلبی اور انقیاد واقرار زبانی کو کہتے ہین تصدیق بغیر انقیاد واقرار کے مفید نہین یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور جو کچھ کہ وہ خدا کے پاس سے لائے ہین اُسکو دل سے سچ جاننا اور مان لینا اور اُن کی پیغمبری کو دل سے قبول کرنا اور زبان سے اسکا اقرار کرنا اور اُسکی گواہی دینا ایمان کہلاتا ہے اور اعمال ماہیت ایمان کا جز نہین بلکہ منجملہ کمالات ایمان سے ہین اِسی واسطے اُنکا تارک دائرۂ ایمان سے خارج نہین ہوتا اور نیز اعمال مین کیفاً اور کماً دونون طرح کی کمی بیشی پیدا ہوتی ہے جیسے فرض کو ادا کرنا صدق دل

Marfat.com

اور اطمینان اور تمام آداب کی رعایت کے ساتھ افضل ہے کیفیت مین نفل سے بلکہ اُس فرض سے بھی بدرجہا افضل ہے جو ناقص طور پر ادا ہو اور دو فرض ادا کرنا افضل ہے تعداد کی رو سے ایک فرض کے ادا کرنے سے اسی طرح تمام فرض ادا اُس کے ساتھ ساری سنتین اور نفل ادا کرنا صرف فرض سے ہر طرح بہتر ہے اور ایمان مین کمی و زیادتی نہین ہوتی اس لیے کہ اگر تصدیق نہین ہے تو مؤمن نہین ہے اور تصدیق عبارت ہے علم الیقین سے اُس مین گنجائش گھٹنے بڑھنے کی نہین نہ یہ کہ جو شخص اعمال کا زیادہ پابند ہے وہ زیادہ مؤمن ہے جو گنہگار ہے وہ کم مؤمن ہے کیونکہ جب اعمال جزو ایمان نہین تو اعمال کی کمی بیشی سے ایمان مین کمی بیشی نہین ہو سکتی اور یہ بھی ایک معمولی سی سمجھ کا آدمی سمجھ سکتا ہے کہ ایمان اعتقاد کا نام ہے جو دل سے متعلق ہے اور اعمال اعضا کے کام ہین اس لیے نہ اُن دونون سے کوئی حقیقت مرکب ہو سکتی ہے نہ اِن مین سے ایک دوسرے کا جز ہو سکتا ہے اور متعلق ایمان مین کچھ تفاوت نہین یعنی معتقدات کے لحاظ سے سب مسلمان برابر ہین ایمان کے لیے جن مسائل پر اعتقاد رکھنا ضروری ہے وہ سب کے لیے یکسان ہین صحابہ اور تمام مسلمان اس لحاظ سے برابر ہین کہ دونون ایک ہی چیز یعنی توحید و نبوت کا اعتقاد رکھتے ہین - اور ایمان و اسلام ایک چیز ہے دونون مین تغائر نہین اور اسلام و ایمان کے ایک ہونے سے یہ مراد ہے کہ ایک دوسرے سے جدا نہین ہو سکتا دونون مین تلازم ہے جب ایک کسی پر صادق آئیگا تو دوسرا بھی بالضرور صادق آئیگا یہ نہین ہو سکتا کہ کسی کی نسبت کہا جائے وہ مؤمن ہے اور مسلمان نہو یا یہ کہا جائے کہ وہ مسلمان ہے اور حقیقت مین وہ مؤمن نہو - اور ایمان درمیان بیم و امید کے ہے اور وقت سکرات موت کے جب آخرت کے احوال نظر آتے ہون اُسوقت کا ایمان لانا مقبول نہین کیونکہ ایمان بالغیب چاہیے اور یہ ایمان بالغیب نہین اور یہ کہنا نہ چاہیے کہ مین مؤمن ہون اگر اللہ نے چاہا کیونکہ اس کہنے سے ایمان مین شک پایا جاتا ہے اور شک یقین مین روا نہین اگرچہ یہ کلمہ تبرک اور تادب کے واسطے اور جہان کام خدائے تعالی کی طرف حوالے کرنا ہوتا ہے وہان بھی استعمال کرتے ہین مگر ایمان کے ساتھ تبرکًا بھی اِسکا استعمال درست نہین اس لیے کہ موہم شک ہے ایمان پانچ قسم پر ہے (۱) ایمان مطبوع وہ ایمان ملائکہ کا ہے (۲) ایمان معصوم وہ انبیا کا ایمان ہے

Marfat.com

(۳) ایمان مقبول وہ مومنون کا ایمان ہے (۴) ایمان موقوف وہ بدعتیون کا ایمان ہے (۵) ایمان مردود وہ منافقون کا ایمان ہے۔ اور گناہ کبیرہ کرنا بندۂ مؤمن کو اصل ایمان سے نہین نکالتا ہے یعنی گناہ کبیرہ مؤمن کو کافر نہین بناتا بلکہ فاسق اور عاصی بناتا ہے اِس لیے کہ تصدیق باقی ہے اور گناہ کبیرہ کرنے والے مؤمن ہمیشہ دوزخ مین نہ رہینگے اگرچہ بے توبہ مرے ہون اور جب تک خدائے تعالیٰ چاہیگا بقدر مکافات اُن گناہون کے اُن کو دوزخ مین رکھکر پاک وصاف کرکے پھر اُنکو بہشت مین داخل کریگا اپنے فضل وکرم سے یا جناب شفیع المذنبین کی شفاعت سے۔ اور مرتکب کبیرہ کی بخشش مشیت الٰہی پر ہے چاہے کرے یا نہ کرے اور عذاب کرے اور چاہے وہ کبیرہ کو بے توبہ بطریق خرق عادت کے بخشدے اور صغیرہ پر عذاب کرے مگر حق تعالیٰ کفر وشرک کو نہین بخشتا ہے اور یہ بات شرعاً وعقلاً دونون طرح ثابت ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے بموجب مؤمن مطیع کو ایمان وطاعت پر یقیناً ثواب دیگا اور وعدے سے قطع نظر ثواب دینا مطیع کو یا عذاب کرنا عاصی کا حق تعالیٰ پر واجب نہین ہے۔ اگر کسی نے ایک کبیرہ سے توبہ کی اور دوسرے کبیرہ پر اصرار کیا تو توبہ اُسکی مقبول ہے اور جس نے جمیع کبائر سے توبہ کی اُسکو صغائر سے بھی توبہ کرنا ضرور ہے ورنہ احتمال عذاب باقی ہے۔ اور عفو کرنا حق تعالیٰ کا لوگون کے حقوق کو بطور خرق عادت کے جائز ہے۔

نبوت

واسطہ ہونا انبیا کا درمیان ممکنات اور واجب الوجود کے ضرور تھا کیونکہ ہدایت واجب الوجود کی نسبت ممکنات کے کہ باہم متغائر ہین بالواسطہ ہونا چاہیے اور جو واسطہ دونون کا برزخ ہو وہ انبیا علیہ السّلام ہین پس اللہ تعالیٰ نے اصلاح معاش ومعاد کے لیے محض از راہ تفضل جنس بشر سے انبیا ورسل کو واسطے پیغمبری کے بھیجا کہ آدمیون کو معرفت الٰہی سے کہ عقل اُسکے معلوم کرنے سے عاجز ہے آگاہ ومطلع کرین اور احکام الٰہی سے بہ نسبت واجب ومندوب اور حرام ومکروہ ومباح کے خبردار کرین اور سب پیغمبرون کی معجزون کے ساتھ تائید کی اور معجزے دلیل ہین اُنکی نبوت کے حق ہونے پر۔ اور معجزہ امر خارق عادت

Marfat.com

کو کہتے ہین کہ اُس سے اظہار صدق دعویٰ نبوت مقصود ہوتا ہے کیونکہ مخالف کو خداے تعالیٰ کی طرف سے ایسے امر بنانے کی قدرت نہین ہوتی بلکہ وہ عاجز ہوتا ہے اور طریقہ ہدایت کا از طرف خداے عزوجل ہمیشہ ایسا ہی جاری رہا کہ ہر پیغمبر اور نبی اللہ کے زمانے مین جس علم اور عمل کی وجہ سے قوم کو ضلالت ہوئی تھی وہی معجزہ اُس نبی کو خاصکر عطا ہوا جیسے حضرت موسیٰؑ کو ابطال سحر کا معجزہ خواہ حضرت عیسیٰؑ کو شفاے امراض لاعلاج مثل برص حقیقی اور کور مادرزاد کا اور ہمارے نبی کو فصاحت وبلاغت - اور بواسطۂ خبر متواتر نسبت معجزات کے ہمارے حق مین اور بواسطۂ حسن صحابۂ کرام کے حق مین عقل حکم کرتی ہے کہ حضرت محمدؐ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بیشک رسول خدا ہین جو خدا کی طرف سے پیغام امر ونہی اور وعد ووعید کا لائے ہین اور سب سے بڑا معجزہ اُن کا قرآن ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی کیا تھا قرآن کی عبارت اتنی اعلیٰ درجے کی فصیح وبلیغ ہے کہ کوئی شخص فصحاے عرب سے باوجود حد باندھنے اور دشمنون کی کثرت کے بھی کسی چھوٹی سی چھوٹی سورت کی مثل نہین بنا سکا حالانکہ وہ لوگ فصاحت وبلاغت مین آنحضرتؐ سے کسی طرح کم نہ تھے کیونکہ جہان کے آپ رہنے والے تھے وہین کے وہ بھی بلکہ مجتمع ہوکر بھی اُسکی مثل نہ بنا سکے باوجودیکہ اُنکو عار دلا کر کہا جاتا تھا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ یعنی قرآن کے کسی ٹکڑے کے مانند تم بھی بنا لاؤ اگر تم سچے ہو مقابلہ حروف سے مقاتلۂ سیوف اُن کے نزدیک آسان تھا - اور عدد انبیا ورسل کا دلیل قطعی سے ثابت نہین ہے پس ایمان لانے مین رسل اور انبیا پر عدد کا لحاظ نکرنا چاہیے کہ کفر بہ نسبت بعض پیغمبرون کے اور اقرار نبوت بہ نسبت بعض کے کہ پیغمبر نہین ہین عائد ہو پس عدد سے بدگذر کرکے انبیا مین سے وہ جن کا ذکر قرآن مین وارد ہوا یا متواتر حدیث سے ثابت ہوا بہ صراحت اُن کی نبوت پر اقرار کرنا چاہیے اور جنکا ذکر متواترات مین نہین ہے اُنکی نبوت سے نہ اقرار کرنا چاہیے نہ انکار اول انبیا مین آدم علیہ السّلام ہین اور آخر سب کے حضرت سرور عالم فخر بنی آدم محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور آنحضرتؐ خاتم پیغمبران ہین بعد حضرتؐ کے کوئی پیغمبر نہ آیا اور نہ آئے گا شریک اُنکا نبوت مین اُن کے زمانے مین کوئی نہ تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہ نازل ہونگے وہ بعنوان رسالت نازل نہونگے بلکہ دین محمدی کے تابع ہونگے اور اب وہ اپنے جسم عنصری کے ساتھ زندہ آسمان پر موجود ہین جب اُن کو یہود نے قتل کرنا چاہا تو خدا نے اُنکے مشابہ ایک اور آدمی کو کردیا اور اُن کو آسمان پر اٹھا لیا چنانچہ اللہ فرماتا ہے

وَقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ اِبْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ
یعنی یہود کا قول ہے کہ ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہ پیغمبر اللہ کا تھا مار ڈالا اور حال یہ ہے کہ نہ اُسکو مارا ہے نہ سولی پر چڑھایا ہے لیکن وہی صورت بنگئی اُن کے آگے اور بعض کہتے ہین کہ شُبِّہَ لَہُمْ سے یہ مراد نہین کہ کسی اور شخص کی صورت حضرت عیسیٰؑ کی سی صورت ہوگئی مطلب یہ ہے کہ شبہہ ڈالا گیا اُنکے لیے وہ شبہہ یہ تھا کہ جب حضرت عیسیٰؑ آسمان پر چڑھا لیے گئے تو سرداران یہود نے دانستہ ایک غیر آدمی کو عوام کی دھوکا دہی کی غرض سے سولی دیدی اور آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ وہ زندہ ہین قیامت کے قریب زمین پر اُترینگے اور دجال کو قتل کرینگے اسکے بعد خدا اُنکو موت دیگا۔

عصمت انبیا و تفضیل انبیا

عصمت شرط نبوت ہے اور مطاع ہونا اُنکا لوازم نبوت سے ہے اور ظاہر ہے کہ بشر مین سے جو شخص باین صفات متصف ہوگا اُس شخص سے جس مین یہ صفات نہون افضل ہوگا لہذا انبیا و رسل افضل خلائق ہین اور خدا کے نزدیک محبوب ترین خلائق ہین اور سوائے نبی کے کوئی کسی وقت مین ادنیٰ درجہ پیغمبر کو نہین پہونچ سکتا پس تمام بنی نوع انسان سے کوئی شخص انبیا کے مرتبہ کو نہین پہونچ سکتا۔ البتہ انبیا آپس مین فاضل و مفضول ہین یعنی بعضون کا مرتبہ

Marfat.com

بعضون سے زیادہ ہے مگر یہ تحقیق نہین کہ کون پیغمبر اِن پیغمبرون مین بڑے رتبے والا ہے اور کون مرتبے مین کم ہے البتہ ہمارے پیغمبر سب انبیا علیہم السّلام سے افضل ہین نبوت اُن کی ثابت ہوئی ہے اور خود اُنھون نے اپنی فضیلت کی خبر دی ہے اور برخلاف اور انبیا و مرسلین کے وہ سب خلق کی طرف بھیجے گئے ہین اُن کی دعوت تمام ممالک کے بنی آدم اور جنون کو عام ہے مگر بعثت اولیٰ عرب کے انس وجن کی طرف ہے اور اُن کے ذریعے سے دوسرے ملکون تک رسالت پہونچی اِس لیے کتاب آپ پر عربی زبان مین مذاق اہلِ عرب کے موافق نازل ہوئی تاکہ اُنکے ذریعہ سے اِس کلام پاک کے دقائق اور معانی اور احکام سلسلہ بسلسلہ اور ممالک مین پہونچ جائین اگر ہر قوم کے لغت کی رعایت رکھی جاتی تو اختلاف اور تحریف اور کمی بیشی اس حد تک اُس کتاب مین ہو جاتی کہ اصل مطلب کا سمجھنا دشوار ہو جاتا اور جنپر ایسی کتاب نازل ہوتی وہ بھی ہر قوم کے لغات و معانی بلکہ مخارج حروف و لہجہ نہین جانتے تھے پس کلام مجہول اللفظ والمعنی کو کس طرح اُن لوگون تک پہونچا سکتے اور وحی مین رویت فرشتے کی شرط نہین ہے اور نہ وحی نبی کا خاصہ ہے۔ اور سب پیغمبر خدا کا حکم پہونچانے مین سچے ہین اور جو امر و نہی کرتے ہین خدا کی طرف سے کرتے ہین نہ اپنے دل سے اور سب انبیا پیغمبری پانے سے آگے بھی اور پیغمبری پانے کے پیچھے بھی اصلی اور طبعی کفر اور گمراہی سے پاک و محفوظ ہین اور کبائر بھی انبیا سے بعد نبوت عمداً صادر نہین ہوتے اور سہواً گناہ کبیرہ سے بھی معصوم مطلق ہین کیونکہ ہم لوگ اُنکی اقتدا کے ساتھ مامور ہین جو کہ اُن سے قول و فعل صادر ہو پس اُن سے کیونکر وہ چیز واقع ہوگی جو ناشایستہ ہو اور ہم اُنکی اقتدا کے ساتھ حکم کیے جائین اور جو صغیرہ ایسے ہین کہ اُن سے نفرت پیدا ہوتی ہے اور رذیلہ پن پایا جاتا ہے وہ انبیا سے نہ عمداً سرزد ہوتے ہین اور نہ سہواً ہر طرح معصوم ہین البتہ جو صغیرہ ایسے نہین ہین وہ انبیا سے سہواً ممکن الوقوع ہین مگر اپنی خطا پر جمے نہین رہتے اُنکو غیب سے تنبیہ ہو جاتی ہے ہان اتنا ضرور ہے کہ جو سہو و نسیان اُن اقوال مین جو خبر دینے اور احکام الٰہی اور شرائع کے پہونچانے سے تعلق رکھتے ہین جائز نہین کیونکہ واقع کے خلاف خبر دینا کذب ہے اور کذب سے انبیا کی عصمت واجب ہے اس لیے کہ کذب کی وجہ سے اُنکی خبرون سے وثوق اُٹھ جائیگا مگر جس بات کا کہ حق تعالیٰ نسخ چاہتا ہے اُسکو فراموش کرا دیتا ہے اور یہ جائز ہے کہ انبیا کسی کار مباح کا قصد کرین اور وہ اتفاقی طور پر معصیت ہو جائے۔ اور انبیا کی اِس لغزش کو

Marfat.com

زَلّت کہتے ہین اور جن جن انبیا سے زلات سرزد ہوئے ہین سب معاف کردئے گئے ہین اور نیز انبیا منزہ ہین اصل فطرت مین اخلاق رذیلہ سے مثل عُجب اور حسد اور حقد اور جبن اور مکر وغیرہ کے اس لیے کہ رذائل اخلاق معاصی قلب ہین جو معاصی اعضا سے بدتر ہین۔ اصل فطرت انبیا علیہم السلام کی ایسے مادۂ فاضلہ اور جوہر علیا سے واقع ہوئی ہے کہ صدور ایسے معاصی کا جن پر عام مکلفین کی نسبت وعید وارد ہے ناممکن ہے اور عطا ہونا ایسے مادۂ فاضلہ اور جوہر علیا کا امر وہبی ہے اصل فطرت مین نہ کسبی ورنہ کوئی تو نوع بشر سے بحالت اکتساب ترقی کرتے ہوئے مدارج کمال مین اُن کے رتبے کو پہونچتا۔

معراج

معراج محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیداری مین مع روح اور جسد مقدس کے مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور وہان سے آسمان تک پھر جہان تک کہ خدائے تعالیٰ نے چاہا حق ہے مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس تک جانا قرآن سے ثابت ہے انکار اسکا کفر ہے اور اطباق سموات سے گذرنے مین احادیث صحیحہ صریحہ مشہورہ وارد ہین انکار اسکا گمراہی وفسق ہے اور آگے اس سے جانا اور عجائبات طرح طرح کے مشاہدہ کرنا احادیث آحاد سے ثابت ہے انکار اس کا موجب محرومی ثواب اور درجات اخروی ہے اور معراج آسمانون کے اوپر مخصوص ہے واسطے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور لیجانا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمانون کے اوپر اُن کے حکم توفی مین تھا۔

اہل بیت تفضیل صحابہ

اہل بیت سے مقصود حضرت کی اولاد اور بیبیان ہین اور امام حسن وحسین بھی اہل بیت مین سے ہین اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت علی کو معاشرت وملازمت رہی ہے اس لیے وہ بھی اُن مین سے ہین اور حضرت کے اصحاب سب امت سے بہتر اور افضل ہین اور خلفاے اربعہ سب اصحاب سے افضل ہین اور اُن کی افضلیت بترتیب خلافت ہے یعنی پہلے ابوبکر صدیق پھر حضرت عمر فاروق پھر حضرت عثمان ذی النورین پھر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم اجمعین افضل ہین اور فضیلت کے

Marfat.com

یہان معنے عند اللہ زیادتی ثواب کے لیے جاتے ہین اور کسی دوسری وجہ کی تفضیل مثلاً کثرت علم و شرف نسب و شجاعت و مروت وغیرہ جنکو عرف مین فضیلت سمجھتے ہین یہان مقصود نہین پس جس کو کثرت ثواب کی وجہ سے تفضیل حاصل ہو اُس کے لیے یہ بات منقصت کا موجب نہین ہے کہ غیر شخص اُس سے کسی دوسری قسم کی صفت عرفی مین زیادہ ہو مثلاً کوئی صحابی کثرت روایت مین حضرت ابوبکرؓ سے زیادہ ہو تو اس فضل جزی سے اُن کے فضل کلی مین نقصان نہین آتا کیونکہ من جمیع الوجوہ ایک صحابی کی تفضیل دوسرے صحابی پر محال ہے اسلیے کہ تفضیل حضرت علی کی جہاد سیفی اور سنانی اور فن قضا اور ہاشمیت خصوصاً زوجیت بتول مین صدیق اکبر پر قطعی ہے بس مراد تفضیل سے یہی ہے کہ جس کو نبی کے ساتھ زیادہ مشابہت تھی ریاست امت کے معاملے اور دین کی محافظت اور فتنہ و فساد کے مٹانے اور احکام شریعت کے جاری کرنے اور ملکون مین اسلام پھیلانے اور حدود و تعزیرات قائم کرنے مین کہ یہ باتین ثواب کی ہین وہ افضل ہے اور خلفاے اربعہ کے بعد باقی عشرہ مبشرہ یعنی طلحہ و زبیر و عبدالرحمٰن بن عوف و سعد بن ابی وقاص و سعید بن زید و ابو عبیدہ بن جراح صحابہ مین افضل ہین بعد عشرۂ مبشرہ کے اُن صحابہ کو فضیلت حاصل ہے جو جنگ بدر مین شریک ہوے اور بعد ان کے اُن صحابہ کو فضیلت ہے جو جنگ احد مین شریک ہوے اور بعد اہل احد کے اہل بیعت رضوان کو فضیلت ہے اور عشرہ مبشرہ اور بی بی فاطمہ اور خدیجہ اور عایشہ اور حسن و حسین رضی اللہ عنہم جنتی ہین اور اسلام مین اُنکا مرتبہ اعلیٰ ہے اور بی بی فاطمہؓ سردار ہین سب بہشت کی عورتون کی اور حسنؓ و حسینؓ سردار ہین جوانانِ اہلِ بہشت کے اور ابوطالب حالت کفر پر مرا ہے اور جناب رسالت مآب کے اہل بیت گناہون کے صدور سے محفوظ تھے معصوم نہ تھے عصمت انبیا سے خصوصیت رکھتی ہے اور اِن بزرگون کا حال دوسرے مجتہدین کا سا ہے کہ اپنے اجتہادات مین مصیب بھی ہوتے ہین اور مخطی بھی اور جس طرح انبیا سے زلّات سرزد ہوے ہین اِن سے بھی سرزد ہوئے ہین اور وہ یہ ہے کہ ایسے امور اُن سے بھول چوک کر واقع ہو جاتے ہین جو اُن کے مراتب کے خلاف ہین نظیر اسکی یہ ہے کہ جب حضرت صدیق نے حضرت فاطمہ زہراؓ کی مرضی کے موافق باغ فدک تقسیم نہ کیا تو وہ اُنسے ناخوش ہو گئین اور حضرت ابوبکرؓ سے ترک کلام کر دیا اور برابر ترک کلام کئے رہین یہانتک کہ اُنکی وفات ہو گئی یہ بی بی صاحبہ کی طرف سے زلّت واقع ہوئی جس مین کسی قسم کا گناہ نہین ہے سلیے

Marfat.com

خلافت

خلافت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تیس برس تک رہی بعد اُسکے بادشاہت اور سرداری ہوگئی حضرت ابوبکرؓ کی مدت خلافت دو برس اور چار مہینے اور حضرت عمرؓ کی دس برس اور چھ مہینے اور حضرت عثمانؓ کی بارہ برس چند روز کم اور حضرت علیؓ کی چار برس اور نو مہینے ہے اِس حساب سے خلافت چارون خلفا کی اُنتیس برس اور سات مہینے مین تمام ہوتی ہے اور پانچ مہینے جو باقی رہے اُن مین حضرت امام حسن خلیفہ رہے پس یہ بھی خلفا مین سے ہوے اور یہ خلافت راشدہ ہے کہ نبوت کے طور پر ہے اور رسول علیہ السلام کی نیابت ہے جب خلافت راشدہ کا زمانہ گذر چکا او حکومت و امامت کا دور شروع ہوگیا تو حضرت امام حسنؓ نے معاویہ سے جو برسر نزاع تھے صلح کر لی اور خلافت سے کنارہ کش ہوگئے پس یہ صلح امام حسن کی مقبول تھی اور معاویہ اسلام کے پہلے بادشاہ تھے۔ اور امام حسینؓ کا خروج خلافت راشدہ کے دعوے کے ساتھ نہ تھا بلکہ وہ رعایا کو یزید کے پنجۂ ظلم سے بچانے کے لیے گئے تھے تاکہ اُسکا تسلط جمنے نہ پائے کیونکہ ابھی تک اُسکا پورا پورا تسلط نہین ہونے پایا تھا اور اہل مکہ و مدینہ و کوفہ نے بھی اُس سے برضا و رغبت بیعت نہ کی تھی اور حدیث مین جو آیا ہے کہ بادشاہ ظالم سے تعرض نکرنا چاہیے یہ اُس صورت مین ہے کہ اُسکی سلطنت بلا مزاحمت و منازعت جم چکی ہو۔ اور خلفاے راشدین کے بعد سلاطین اسلام پر لفظ خلفا کا استعمال مجازاً ہے اور خلفاے اربعہ کی خلافت کا ثبوت نہایت بدیہی ہے۔ جبکہ مفہوم خلیفہ کا اور اُس کی شرطین ذہن مین تصور کرین اور چارون خلیفہ کی سوانح عمری اور احوال تاریخی پر نظر ڈالین تو عقل بالبداہت حکم کرتی ہے کہ اُن مین خلافت کی شرطین ثابت ہین اگر خلافت کے ثبوت کا خفا اِن مین کچھ ہے تو وہ دوسرے معانی کی وجہ سے ہے جو مفہوم خلافت مین مان لیے گئے ہین جیسے شیعہ عصمت اور وحی باطنی امام مین ہونا شرط کرتے ہین ورنہ یہ مسلمان بھی تھے عاقل بھی تھے بالغ بھی تھے آزاد بھی تھے مرد بھی تھے اعضا

بھی اِن کے دوست تھے قریش بھی تھے مجتہد بھی تھے اور اُنھون نے کافرون سے جہاد بھی کیے بلادِ روم وعجم کو انھون نے تسخیر کیا ہے اور خلافت کے لیے اِسی قدر کافی ہے اور جس قدر مخالفین نے اُن پر افترا کیا ہے اور عیب لگائے ہین اُس کا مرجع امر مختلف فیہ ہے جسے سوا ے اُن کے اور مسلمان صحیح نہین جانتے ہین۔

صحابہ پر طعن نکرنا چاہیے

اگرچہ بڑے بڑے صحابہ عمداً گناہون کے صدور سے محفوظ تھے مگر یہ نہ تھا کہ تمام صحابہ مین سے کوئی بھی قابل طعن نہو اس لیے کہ بعض صحابہ سے شراب خوری ثابت ہوئی ہے اور جناب سرور کائنات نے اُنپر حد جاری کی ہے اور مسطح بن اثاثہ اور حسان بن ثابت سے بی بی عائشہ تہمت زنا ثابت ہو اور اُنپر حد جاری کی گئی اور ماعز اسلمی نے زنا کیا اور سنگسار کیے گئے مگر اتنا ضرور ہے کہ بوجہ صحبت خیر البشر کے اُن کی خطائین قابل گرفت نہین دیکھو اللہ پاک نے حضرت آدمؑ کے حق مین کہا ہے وَعَصٰۤی اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰی یعنی آدمؑ نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور گمراہ ہوگیا اور حضرت یونسؑ کی شان مین کہا وَهُوَ مُلِيْمٌ یعنی وہ ملامت مین پڑا ہوا تھا باوجود اِسکے حضرت آدمؑ کو گناہگار اور گمراہ کہنا کفر ہے اور حضرت یونسؑ کے حق مین لفظ مُلِیمْ استعمال کرنا ناجائز اِس وجہ سے اُمتیون کو مناسب ہے کہ صحابہ کے حق مین کلمۂ خیر کے سوا کچھ نکہین اگر کچھ برخلاف خیر وخوبی کے منقول ہو اُس سے چشم پوشی کرین کیونکہ صحابہ ومحبین رسول کے بُرا کہنے مین اگر دلائل قطعی کی مخالفت ہے تو کفر ہے جیسے بی بی عائشہ پر زنا کی تہمت کرنا اس لیے کہ خدا ے تعالیٰ نے اپنے کلام پاک مین اِس عیب سے اُن کی بریت بیان کردی ہے اور اگر ادلۂ قطعی کا خلاف نہو تو یہ گناہ کبیرہ ہے پس کسی صحابی پر لعنت نکرنا چاہیے نہایت کار کسی صحابی کا خلیفۂ برحق سے بغاوت اور اُسپر خروج ہوگا تو یہ ارتکاب کبیرہ ہے اور مرتکب کبیرہ قابل لعن نہین قرابت داران رسولؐ نے اپنے دشمنون کی تکفیر کب کی جو اورون کو کرنا چاہیے اور نفرت جو انکو مخالفین سے تھی یہ بوجہ نزاع اور جنگ وجدل کے پیدا ہوگئی تھی مگر ایمان واسلام مین اُن کے کسی طرح کا کلام نہ تھا اللہ تعالیٰ نے لعنت کے فضول کام سے اپنے بندون کو معاف رکھا ہے اِسلیے کہ اگر کوئی عمر بھر ابلیس پر لعنت نکرے تو اُس سے قیامت کو سوال نہ ہوگا کہ تو نے لعنت کیون نہین کی اور لعنت کرنے کی صورت مین تو سوال کا اندیشہ ہے[1]

[1] لہ دیکھو کتاب صواعق محرقہ ۱۲

اور کسی کا قتل یا بیحرمتی گناہ کبیرہ ہے کفر نہیں توبہ سے کفر بھی مغفور ہے تو گناہ کبیرہ بدرجۂ اولیٰ معاف ہو سکتا ہے دیکھو وحشی نے حمزہ عم رسول علیہ السلام کو قتل کیا اور جب وہ مسلمان ہو گیا تو وہ مستحق لعنت نرہا گناہ معاف ہو گیا پس گناہگار مسلمان کو برا کہنے سے زبان روکنا چاہیے کیا عجب کہ اللہ نے اُسے توفیق توبہ دی اور حسن خاتمہ نصیب کیا ہو۔

تکفیر اہل قبلہ

اہل قبلہ کو جو مسلمانوں کے قبلے کی طرف نماز پڑھتے ہیں اور قرآن وحدیث کے ساتھ تمسک کرتے ہیں اور شہادتین کی تصدیق واقرار کرتے ہین کافر کہنا نہ چاہیے جب تک کہ کوئی قول وفعل کفر کا اُن سے صریحًا نہ پایا جائے جیسے معاد کا یا خدائے تعالیٰ کے وجود کا یا نبی کا یا اور ضروریات دین کا انکار کرنا اور کفر کا التزام کفر ہے اُسکا لزوم کفر نہیں- اگر مدلول نص کو مدلول نص اعتقاد کرکے بے تاویل انکار کرے اور کہے کہ ہرچند نص وارد ہے مگر مین اس بات کو قبول نہین کرتا یہ کفر کا التزام ہے اور اگر نص کو تاویل کرکے اگرچہ وہ تاویل حقیقت مین صحیح نہو مدلول ظاہر کو نہ مانے تو یہ لزوم کفر ہے کیا تم نہین دیکھتے ہو کہ جب کسی حکم منصوص کا جو نص قطعی ثابت ہے تاویل باطل کے ساتھ انکار کرتے ہین تو کفر لازم نہین آتا سو یہی حال **شیعہ** کا ہے کہ وہ دین محمدی کو حق جانکر ایمان لائے ہین اور اُنھون نے اُس اجماع سے جو خلفائے ثلثہ کی خلافت پر ہوا ہے اجماع سمجھکر انکار نہین کیا ہے بلکہ ایک شبہ اُن کے دل مین پیدا ہو گیا ہے جس سے اجماع کے منکر ہین اور وہ شبہ یہ ہے کہ علی مرتضیٰ نے بسبب تقیہ کے خلفائے ثلثہ سے بیعت کی تھی اور حقیقت مین اُن کے خلیفہ برحق ہونے کے معتقد نہ تھے پس در اصل اجماع منعقد نہین ہوا تھا اگرچہ یہ شبہہ باطل ہے مگر اُن کے عندیے مین تو صحیح ہے اِس لیے تکفیر سے روکتا ہے پس اس طرح کی باتین جو کہتا ہین کہ تاویل سے صادر ہوئی ہین اِن الدیہان سے عدم تکفیر **خوارج** کا بھی بنظر ظاہر ہوتا ہے اور یہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق مین فرمایا ہے یمرقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ یعنی دین سے ایسے نکل جائینگے جیسے تیر شکار مین سے اِس سے مقصود نکل جانا امام برحق کی اطاعت سے ہے اور حقیقت مین اسلام سے نکل جانا مراد نہین اور عموماً صحابہ خصوصًا

شیخین کو بُرا کہنا کفر نہین فسق ہے اس لیے کہ مسلمان کو بُرا کہنا فسق ہے اور صحابہ اور دوسرے مسلمان اِس حکم مین برابر ہین بالفرض اگر کوئی مسلمان خلفاے راشدین مین سے کسی کو قتل کر ڈالے تو بھی وہ دائرۂ اسلام سے خارج نہین ہوتا اور ظاہر ہے کہ بُرا کہنا قتل سے کمتر ہے ہان معاصی کا حلال جاننا کفر ہے جس طرح ترک صلوٰۃ کفر نہین بلکہ ترک کو حلال جاننا کفر ہے۔ تکفیر شیعہ ہمارے ائمہ متقدمین کی راے نہین یہ افواہ متاخرین مین پھیل گئی ہے۔ امر مشتبہ اور قول مختلف بہ مرجع یہ ہے کہ جو شیعہ منکر ضروریات دین ہون وہ کافر ہین شرکت اُن کے ساتھ مثل شرکت اسلام کے جائز نہین اور جو ایسے نہون گو صحابہ کو بُرا کہتے ہون وہ فاسق ہین کافر نہین اور یہ جو امام ابوحنیفہ و امام شافعی سے مروی ہے کہ شیعہ کے پیچھے نماز ناجائز ہے سو یہ بات اُنکے کفر کی وجہ سے نہین بلکہ اہلِ سنت کو اُن کی اقتدا سے روکا ہے کیونکہ اُنکی بدعت نے زور پکڑا تو اُن کے ایمان مین شبہہ پیدا ہوا پس اہلِ سنت کو حکم دیا کہ اُن کے پیچھے نماز خراب ہوگی تمت

کرامات اولیا

کرامات اولیا راللہ کی حق ہے اور کرامت ایسے فعل خارق عادت کو کہتے ہین جو نہ دعوے نبوت کے ساتھ مقرون ہو اور نہ کفار کے مقابلے مین واقع ہوا اور جس شخص سے کرامت صادر ہو وہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا عارف ہو بقدر طاقت بشری اور نشانی اُسکی یہ ہے کہ زہد اور تقوی اختیار کرے اور یاد حق مین ہمیشہ مشغول رہے خلاف طریقت وسنت نبوی کے کوئی کام نکرے اعتماد اُسکا خدا پر ہو ماسوی اللہ سے بالکل قطع تعلق کیا ہو اور عشق و محبت نے اُسکے ظاہر و باطن مین سرایت کیا ہو بالجملہ ولی کے واسطے طاعت پر مواظبت شرط ہے اِسی مواظبت کو عرف مین استقامت کہتے ہین پس اگر دین پر مستقیم نہوگا اور اُس سے کوئی خرق عادت صادر ہو تو وہ کرامت نہین بلکہ استدراج اور مکر اللہ ہے اور حق تعالیٰ جب چاہتا ہے ولی سے کوئی بات کرامت کی کروا دیتا ہے ہر وقت اُس سے کرامت ظاہر نہین ہوتی اور یہی معنے ہین خرق عادت کے اگر ہر وقت اُس سے کرامت ہوا کرتی تو عادت ہو جاتی خرق عادت نام نرہتا اور خرق عادت کی بہت سی قسمین ہین جیسے کسی پوشیدہ بات کا ظاہر کرنا اور ظاہر کا پوشیدہ کر دینا اور دعا کا قبول ہو جانا اور مسافت بعیدہ کا تھوڑے سے عرصے مین طے کر لینا اور غائب چیزون پر مطلع ہونا اور اُن کی خبر بیان کرنا

Marfat.com

اور ایک وقت مین مختلف مقامون مین ظاہر ہونا اور حیوانات و نباتات و جمادات کا کلام سُننا اور کھانے پینے کی چیزون کا حاجت کے وقت بلا سبب بہم پہونچا دینا اور پانی پر چلنا اور ہوا مین اُڑنا اور ایسی طاقت کا ظاہر کرنا جو قوت بشری سے باہر ہو۔ اور کرامات اولیا اُنکے نبی کے واسطے معجزہ شمار کی جاتی ہین کیونکہ پیرو لوگون سے ایسے امور کا ظاہر ہونا اُس نبی کی صداقت کے لیے دلیل ہین ہے

ولی نبی کے رتبے کو نہین پہنچتا

کوئی ولی نبی کے مرتبے کو اللہ تعالیٰ سے قرب اور اُسکے نزدیک فضل و کرامت مین نہین پہنچتا کیونکہ ولی کے لیے پیغمبر پر ایمان لانا فرض ہے اور ولی مامون العاقبۃ نہین اور پیغمبر خوف خاتمہ سے بری ہے اور معصوم ہے اور ولی کا نفس بالذات معصوم نہین البتہ محافظت کرنے سے بُرے کامون سے بچتا رہتا ہے اور پیغمبر کے پاس وحی آتی ہے فرشتونکا مشاہدہ کرتا ہے اور لوگون کے پاس پیغام پہونچانے کے لیے مامور ہے بخلاف ولی کے بلکہ اسپر تو دلیل کی بھی ضرورت نہین اِس لیے کہ اولیا کو مرتبۂ ولایت اللہ کی اطاعت سے حاصل ہوتا ہے اور انبیا کی اطاعت بھی مین اللہ کی اطاعت ہے چنانچہ قرآن مین خود اللہ فرماتا ہے مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ

تکالیف شرعی عاقل و بالغ سے ساقط نہین ہوتین

کوئی آدمی اِس مرتبے کو نہین پہنچتا کہ احکام دینی اور تکالیف شرعی اُس سے ساقط ہو جائین بشرطیکہ عاقل و بالغ ہو خواہ کوئی نبی یا ولی ہو یا مؤمن صالح ہو یا کوئی اور ہو کسی سے بے عُذر شرعی احکام شرعی معاف نہین جس طرح اور سب پر فرض واجب ہین اِسی طرح ولی نبی پر بھی کیونکہ جس قدر خطابات تکلیف شرعی ہین وارد ہین سب عام ہین کسی کی اُسمین خصوصیت نہین۔

نصوص شرعی ظاہر پر محمول ہین

آیات قرآن اور احادیث کا ظاہر پر محمول ہونا ضرور ہے کیونکہ سب ظاہر قرآن و حدیث کے ساتھ مکلف ہین مگر جس کا کہ ظاہر سے پھیرنا بتواتر ثابت ہوا ہو اُسکی تاویل چاہیے اِسکے سوا جائز نہین

Marfat.com

شیعۂ باطنیہ کہتے ہین کہ کتاب و سنت مین وضو اور تیمم اور نماز اور روزہ اور زکوٰۃ اور حج اور بہشت اور دوزخ اور قیامت وغیرہ کی نسبت جو کچھ وارد ہوا ہے وہ ظاہر پر محمول نہین سب کے اور ہی معنے ہین اور جو معنے لغت سے مفہوم ہوتے ہین وہ شارع کی مراد نہین مثلاً حج سے مراد امام کے پاس پہنچنا ہے اور روزے سے مذہب کا مخفی رکھنا اور نماز سے مراد امام کی فرمان برداری وغیرہ وغیرہ مصباح الہدایت مین لکھا ہے کہ صوفیہ کے ساتھ جھوٹی مشابہت رکھنے والی ایک جماعت ہے جو باطنیہ اور مباحیہ کہلاتے ہین یہ کہتے ہین کہ احکام شرعی کی پابندی عوام کے لیے ہے جو اشیا کی ظاہری باتون کے سوا کچھ نہین سمجھتے باریکیون اور حقائق و دقائق سے نابلد ہین۔ خواص اور اہل طریقت کی سمجھ عالی ہے انکے لیے رسوم ظاہری کی قید ضرور نہین اسی لیے انھون نے کہا ہے کہ قرآن واحادیث کے معانی یہ نہین ہین جو الفاظ کی ظاہر دلالت سے سمجھے جاتے ہین بلکہ قرآن کو اللہ اور اللہ کے رسول اور اولیاء اللہ کے سوا کوئی نہین جانتا مثلاً اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ کے یہ معنی نہین کہ نماز پڑھو بلکہ نماز مناجات ہے اللہ تعالیٰ سے حضور قلبی کے ساتھ اور یہ قیام و قعود محض بیکار ہے اور روزے کی اصل یہ ہے کہ نفس کو اُسکی خواہشون کے پورا کرنے سے روکے اور زکوٰۃ کی اصل یہ ہے کہ مال کی محبت یکقلم دل سے نکال ڈالے اور حج کی اصل سیر ہے اللہ تعالیٰ کی طرف اور مناسک کی اصل سیر ہے اللہ مین اور اُس مین خیال جانا وغیرہ وغیرہ یہ سب ملحدانہ باتین اصل شرع کی ہادم ہین بلکہ اُن سے در اصل نبی علیہ السّلام کی تکذیب ہوتی ہے۔ اور مدار شرع کا احکام ظاہری اور تکالیف خارجی پر ہے اگر باطنی طریقون اور تلقین کا اعتبار کیا جائے تو یہ سب باتین بیکار ہوئی جاتی ہین سب کا دارومدار شیون قلبی پر آکر ٹھہرتا ہے اور اِس سے شریعت کا باطل کرنا ہے دوسرے جب قرآن کے معانی اللہ اور رسول اور اولیاء اللہ اور علمائے فرقۂ باطنیہ کے سوا اور کوئی نہین سمجھتا تو پھر تمام خلق کے لیے قرآن کا بھیجنا لغو اور بیکار ٹھہرتا ہے حالانکہ قرآن کے نزول سے مقصود ہدایت ہے ہان جو حقائق اور دقائق قرآن محققین ارباب سلوک سمجھتے ہین حق ہین لیکن وہ ظاہری معنے کا انکار نہین کرتے بلکہ انکو مانکر پھر اور دقائق نکالتے ہین کہ ظاہری مرادات سے منطبق ہوتے ہین اور اُن کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مین رکھا ہے کیونکہ قرآن کے لیے ظہر اور بطن احادیث صحاح سے ثابت ہے۔

Marfat.com

تناسخ

مرے کو دنیا مین قیامت سے پہلے رجوع نہین ہے اور تناسخ ارواح کا یعنی یہ اعتقاد کہ انسان جیسا عمل کرتا ہے اسکو جزا و سزا اسی دنیا مین اس طرح ملجاتی ہے کہ روح ایک جسم عنصری سے متعلق ہوتی ہے اور پھر بعد فنا ہونے اس تعلق کے دوسرے جسم عنصری سے جو پہلے سے مغایر ہوتا ہے متعلق ہوتی ہے باطل ہے کیونکہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(۱) مجرم کو سزا دیتے ہین تو اُس کو اول جرم کی اطلاع دینا ضرور ہے کہ فلان جرم فلان وقت مین تو نے کیا تھا اُس کے عوض یہ سزا دیجاتی ہے لیکن کوئی انسان اس بات کا علم نہین رکھتا ہے کہ مجھکو جو تکلیف لاحق ہے فلان جرم کی وجہ سے ہو جو اس جسم کے حاصل کرنے سے پیشتر کسی اور جسم سے تعلق رکھنے کی حالت مین سرزد ہوا تھا پھر ایسی بے خبر سزا سے کیا فائدہ ہے (۲) اگر تناسخ سے تبدیل ابدان ہوکر انسان اپنے اعمال کی سزا پاتا ہے تو بتلائیے شروع ہستی مین انسان نے کونسا عمل کیا جس کی وجہ سے جسم انسانی حاصل ہوا اور گائے گھوڑے اونٹ اور ہاتھی نے کونسا عمل کیا جس سے ابتدا مین یہ جسم ملا بس ہر ایک نوع حیوانات جدا جدا مخلوق ہے اور دنیا دار العمل ہے اور آخرت دار الجزا ہے (۳) اللہ تعالیٰ مجرمین کی زبانی کہتا ہے یٰلَیْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُکَذِّبَ بِاٰیٰتِ رَبِّنَا کاش ہم پھیرے جائین اور نہ جھٹلائین نشانیان اپنے رب کی (ایضًا) رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اے رب ہمنے دیکھ لیا اور سن لیا اب ہم کو پھر بھیج کہ ہم اچھے کام کرین پس اگر تناسخ ارواح واقع مین ہوتا تو اللہ تعالیٰ اُن کے جواب مین فرماتا کہ تم آرزو پھر جانے کی کرتے ہو تم کو تو کئی دفعہ دنیا مین لوٹا دیا ہے مگر ایسا نہین فرمایا۔

مُردون کے لئے دعا و صدقہ

زندون کی دعا مُردون کے واسطے اور صدقہ دینے مین مُردون کی طرف سے مردون کو نفع ہے اور خدائے تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے دعاؤن کو قبول کرتا ہے اور حاجتون کو پورا کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے لیے سبب پیدا کیا ہے بعض اسباب ظاہر ہین بعض چھپے ہین اسباب کی تاثیر کا ایک اندازہ ہے جب اللہ چاہے اُسکی تاثیر اندازے سے کم زیادہ کردے جب چاہے ویسی ہی رکھے آدمی کبھی کنکری سے مرتا ہے اور کبھی گولی سے بچتا ہے اندازے کو تقدیر کہتے ہین یہ دو تقدیرین ہین ایک بدلتی ہے اور ایک نہین بدلتی جو تقدیر بدلتی ہے اُسکو معلق کہتے ہین اور جو نہین بدلتی اُسکو مبرم بولتے ہین پس اللہ نے دعا کرنے اور صدقہ دینے کو تقدیر کے رد کرنے کا سبب بنایا ہے بلکہ یہ بھی مقدر کیا ہے کہ جب بندہ دعا کریگا اور صدقہ دیگا تو نفع پہونچے گا بلا اُسکی دفع ہوگی اور تمام اسباب عالم باوجود قضا و قدر الٰہی کے یہی حکم رکھتے ہین جیسے کہ دوا یہ طبیبہ شفا کے لیے اور بندون کے

Marfat.com

اعمال بہشت و دوزخ مین داخل ہونے کے لیے تقدیر معلق کے تغیر سے اللہ کے علم مین تغیر نہین ثابت ہوتا بلکہ بہ نسبت خلق کے تغیر ہوتا ہے۔

امامت

امامت ریاست عامہ ہے اہل اسلام اور ذمیون وغیرہ کے دین و دنیا کے کامون کی حفاظت کے لیے بطور نیابت کے رسول علیہ السلام کی طرف سے یعنی علم دین کا جاری کرنا اور ارکان اسلام کا قائم رکھنا اور نیک کامون کے لیے حکم فرمانا اور برے کامون سے منع کرنا اور کافرون پر جہاد کرنا اور قاضی مقرر کرنا اور شرعی سزائین جاری رکھنا وغیرہ وغیرہ جس طرح نبی علیہ السلام کی ذات فائض البرکات سے انجام پاتے ہین اسی طرح یہ شخص بھی جو منصب امامت کے ساتھ نامزد ہوا ہے انجام دیگا پس اگر کوئی بادشاہ نہو اور اسکا حکم نہ مانا جائے وہ ہرگز امام نہوگا ہم کتناہی اسے افضل فرض کرین اور جانین کہ یہ فاطمی ہے اور معصوم بھی ہے اور طاعت بھی اسکی واجب ہے اور اگر کوئی کافر بزور شمشیر ملک پر قبضہ حاصل کرے اور شرع کے احکام کو اٹھائے اور تمام رعایا سے خراج و باج لیتا رہے اور دین اسلام کے کام مین مصروف نہو وہ امام نکہلائے گا اور جو امام مصلے پر بیٹھنے والا تسبیح ہاتھ مین رکھنے والا ہمیشہ کتب علمیہ کا مطالعہ کرنے والا طلبا کو پڑھانے والا مشکل علمون مین کتابین تصنیف کرنے والا دقائق کا حل کرنے والا اور خون ریزی اور کفار کا مال چھیننے سے بچنے والا ہو اور اسکے عہد مین بعض آدمی بعض پر ظلم کرین اور قوی ضعیف کو ستائین اور شریفون کو مفسدون کے ہاتھ سے آبرو بچانی مشکل ہو تو ایسے امام کی احتیاج مسلمانونکو نہین کیونکہ جو کچھ امامت و سلطنت کے لیئے ضروری ہے وہ اس سے حاصل نہین ہوتا۔ اور امامت کے ثبوت کے تین طریقے ہین نص۔ اختیار دعوت پچھلے دونون طریقے ایسے ہین کہ ان کی نسبت مسلمانون مین اختلاف ہے امامیہ ان کے ابطال پر متفق ہین اور اہل سنت وجماعت اور معتزلہ اور خوارج اور زیدیہ کہتے ہین کہ دعوت امامت کا طریقہ ہے[۵]۔ جمہور کی یہ راے ہے کہ امامت کا سلسلہ بحث حقیقۃً مسائل فقہیہ مین سے ہے اس لیے کہ امام کا مقرر کرنا دلیل سمعی سے واجب ہے پس یہ حکم مکلف سے متعلق ہے جو فقہ کا موضوع ہے مگر گروہ ناجی اور فرقہاے ہالکہ کا اختلاف کھولدینے کی غرض سے علم کلام مین لے آتے ہین لیکن اس باب مین حق وہ ہے

[۵] دیکھو نبراس الفصول ۱۲

جو صاحب مسایرہ شرح مسایرہ ابن ہمام نے اختیار کیا ہے کہ امامت کے سارے مباحث ایسے
نہین ہین جو صرف فعل مکلف سے متعلق ہون اس واسطے کہ ان مین سے بعض اعتقادی
بھی ہین مثلاً اس بات کا اعتقاد کرنا کہ امام اول حضرت ابو بکر ہین پھر حضرت عمرؓ او غیرہا کی
تفضیل علی الترتیب بھی اسی قبیل سے ہے پس اس مسئلے کے عقائد سے ہونے مین کوئی کلام
نہین مگر باوجود اسکے جمہور اسکو ظنی جانتے ہین قطعیت پر کوئی دلیل کافی قائم نہین القصہ بلحاظ
دلائل نقلی اہل سنت کا قول ہے کہ مسلمانون پر قیامت تک واجب بالکفایہ ہے امام یعنی
سلطان کا مقرر کرنا اسلیے کہ مکلفین کے کام جیسے حدود قائم کرنا اور جہاد کرنا اور احکام شرع کے
موافق فتوے دینا اور علوم دین کو پھیلانا اور ارکان اسلام کا قائم رکھنا اور کفار کو عملداری
اسلام سے بھگانا اور امر معروف اور نہی منکر کرنا اور دشمنون پر چڑھائی کے لیے لشکر درست
کرنا مال غنیمت اور خمس تقسیم کرنا اور جن بچّون کا ولی کوئی نہین ہے اُن کی ولایت کرنا وغیرہ
باتین سلطان سے وابستہ ہوتی ہین پس اُسکا مقرر کرنا بھی مکلفین کی رائے پر واجب ہے اسلیے
کہ مقدمہ واجب اُسی پر واجب ہوتا ہے جسکے ذمے واجب ہے نہ دوسرے پر پس وجود امام
جانب خدا سے بحکم خدا واجب نہین بلکہ جانب خدا سے اُسکا تقرر بہت سے مفاسد کا موجب ہے
اسلیے کہ مخلوق کی رائین اور خواہشات نفسانی مختلف ہوتی ہین پس ایک شخص کو یا کئی
اشخاص کو تمام عالم کے انتظام کے لیے تمام زمانون مین مقرر کرنا بڑی بڑی خرابیان پیدا
کریگا طرح طرح کے جھگڑے اور فساد کھڑے ہونگے امامت کمزور ہو جائیگی دشمن غلبہ کرینگے اور
امام کو اپنی جان کے خوف سے تقیہ کرنا اور مخفی ہونا پڑیگا بلکہ جان و مال معرض ہلاکت مین
جائینگے اور اسی وجہ سے مخلوق کے سامنے کبھی اپنی جان کو ظاہر نکر سکیگا ان قبائح پر خیال کرنے
سے معلوم ہوتا ہے کہ امام کا تقرر خدا کے ذمے جاننا اور اُسے الطاف الٰہی سے شمار کرنا باطل ہے
اگر امام کا مقرر کرنا لطف الٰہی ہوتا جیسے کہ نبی کا ہونا لطف ہے تو اس شرط سے ہوتا کہ امام کو تائید
غیبی ہوتی اور مخالفین پر غلبہ حاصل ہوتا اور اظہار حق کے لیے کوئی برہان اُسکے ساتھ ہوتی
اور جبکہ کوئی ایسی بات امام کے ساتھ نہین ہے تو پھر لطف الٰہی کیا ہوا اس سے یہ ثابت ہوا
کہ امام کا مقرر کرنا مکلفین پر واجب ہے تاکہ حاجت کے وقت اپنی مصلحت کے موافق کسی کو اپنا

Marfat.com

رئیس بنائین اور امام کے لیے نو شرطین ہین (۱) مسلمان ہو (۲) مرد ہو کیونکہ اکثر مہمات امارت بدون عقل کامل اور شجاعت وافر کے دشوار ہین اور یہ عورات مین معدوم ہے (۳) غلام نہو (۴) عاقل ہو (۵) بالغ ہو کیونکہ بغیر اسکے اپنے نفس پر بھی ولایت نہین ہوسکتی پھر ولایت عامہ کیونکر ہوسکتی ہے (۶) عادل ہو کیونکہ فاسق گواہی کے قابل نہین اور امارت عامہ کی اہلیت شہادت کی اہلیت سے بالاتر ہے اور عدالت صفت قلبی اور ملکہ نفسانی ایسا ہے جسکی وجہ سے آدمی متقی پرہیزگار بامروت ہو جاتا ہے اور اُس سے التزام کے ساتھ تقویٰ اور مروت کے کام صادر ہوتے ہین اور گناہ کبیرہ کرنے سے فوراً عدالت جاتی رہتی ہے گناہ صغیرہ پر اصرار کرنا بھی قادح عدالت ہے اور مروت سے یہ مراد ہے کہ اخلاق اور عادات اپنے زمانے کے امثال اور اقران کے یا اُن سے اچھے اختیار کرے یا اُس شہر کے آدمیون کے سے اختیار کرے جہان رہتا ہے پس جو کام اُسکے امثال و اقران پر باعث مضحکہ ہون سب خلاف مروت اور قادح عدالت ہین۔ (۷) قوم کا قریش ہو (۸) ناقص الاعضا یعنی گونگا بہرا اور اندھا نہو اس لیے کہ امام پر واجب ہے حکم دینا اس طرح کہ اُسکے مطالب مین شبہہ نہ پڑے اور مدعی اور مدعا علیہ اور مقر اور مقرلہ اور شاہد و مشہود کی شناخت اور اُنکا کلام سُننا اُسکے واسطے ضروری ہے اور واجب ہے اُسپر مقرر کرنا اپنی طرف سے نائبون اور قاضیون کا شہرون مین اور لشکرون کو جہاد مین حکم دینا اور یہ سب باتین سلامتی اعضا کے بدون ممکن نہین (۹) مجتہد ہو اور مجتہد ہونے سے صرف اس قدر مراد ہے کہ جن چیزون کی احتیاج ہے اُنکا عالم ہو

Marfat.com

کیونکہ ضروری چیزون کا جاننا امام کے لیے نہایت ضروری ہے کیونکہ تمام کاروبار اور احکام کے اجرا کا مدار سلطان پر ہے اور جبکہ اُسکو اتنا علم نہو گا جس کے ذریعہ سے حق و باطل مین تمیز کر سکے تو لامحالہ تمام معاملات کو خبط کر دیگا خاصکر جبکہ خود احکام شرعی کو جاری کریگا اور بنفس خود اُن کامون کو انجام ندیتا ہو تب بھی اِس قدر واقفیت ضروری ہے کہ علما مین سے کوئی عالم متقی پرہیزگار صاحب عدالت احکام شرعی کے جاری کرنے کے لیئے مقرر کرے اگر خود اتنا تمیز نرکھتا ہو توکسی اچھے عالم سے ایسے عالم کے حال کو دریافت کرلے - فتاوی ابراہیم شاہی مین مذکور ہے کہ بعض کے نزدیک امام کا مطاع ہونا شرط ہے اور اکثر کا مذہب یہ ہے کہ شرط نہین اسلیئے کہ امام کی اطاعت سب پر فرض ہے جو کوئی اُسکی اطاعت نکریگا وہ گناہگار ہے رعایا کی نافرمانی امامت کو نقصان نہین پہونچا سکتی ہے پھر اگر غلبہ حاصل نہو تو یہ نافرمانی رعایا کے تمرد مین شمار ہوگی لیکن عدالت و قرشیت مشروط ہین حالت اختیاری مین پس دیدہ و دانستہ فاسق کو یا غیر قرشی کو اگر امام کرین تو البتہ گناہگار ہون امامت اُسکی منعقد ہوجائیگی اور پھر اُسپر خروج جائز ہو گا اگر تسلط کر کے فاسق یا غیر قرشی بادشاہ بن جائیگا تو وہ خود گناہگار ہو گا لوگون پر اطاعت اُسکی فرض ہوگی اور خروج اُسپر حرام ہوگا اور شرط ہونا اسلام کا ساقط نہین ہوتا ہے اسلیئے کہ لفظ اولی الامر منکم غیر مسلم کو شامل نہین اور شرط ہونا ذکورت اور حریت اور سلامتی اعضا اور اجتہاد کا مثل عدالت کے ہے پس اگر عورت یا غلام یا ناقص الاعضا یا غیر مجتہد مسلط ہو جائے تو اطاعت اُسکی واجب ہوگی پس ظاہر ہوا کہ اسلام کے سوا امامت مین کوئی اور بات جیسا بنی ہاشم یا اولاد علی ہونا یا افضل زمانہ ہونا یا معصوم ہونا شرط نہین جو قیدین شیعہ نے لگائی ہین اور امام فسق و فجور سے معزول نہین ہوتا بلکہ مستحق عزل ہو جاتا ہے پس اِس سبب سے مسلمانون کو چاہیے کہ اُس امام کو برطرف کرین ہان اُسکو حتی المقدور اُس گناہ سے باز رکھین اور اُسکے نیک بخت ہونے کی دعا کرین کیونکہ برطرف کرنے مین فتنۂ عظیم کا ڈر ہے -

متفرقات

آنحضرتؐ کی امت سب امتون سے بہتر ہے اور اُن کی شریعت سب شریعتون کی جامع ہے اور اُنکا دین سب دینون کا ناسخ ہے اور نسخ احکام آنحضرتؐ کے بعد شرعًا جائز نہین - اور نیک کام کا حکم کرنا اور برائی سے منع کرنا واجب ہے اور شرط اُسکی یہ ہے کہ فساد پیدا ہونے کا خوف نہو اور قبول کر لینے کی

Marfat.com

توقع ہو۔ اور انبیا افضل ہین تمام ملائکہ سے اور اولیا و زہاد کو فضیلت ہے عوام ملائکہ پر سوا سے اُن ملائکہ کے جو رسول ہین اِس لیے کہ حق تعالیٰ نے جنت انسان کے لیے پیدا کی ہے اور یہ پیدا کرنا حق تعالیٰ کا ذریت حضرت آدمؑ کو پشت آدم علیہ السلام سے اور توحید پر اُن سے میثاق لینا حق ہے اور میثاق لینا پیغمبرون سے واسطے تبلیغ کے اور نیز واسطے تصدیق بعض کے بعض سے حق ہے اور لوح و قلم اور جو کچھ اُس مین مسطور ہے حق ہے اور مجتہد[12] کبھی خطا بھی کرتا ہے اور اُس خطا مین معذور ہے اور حق و صواب پر بھی ہوتا ہے اور اعتقاد کرنا چاہیے مسح موزہ کا حضر و سفر مین مسافر کو تین شبانہ روز حلال[13] جاننا گناہ کا صغیرہ ہو یا کبیرہ اور اُسکا سبک جاننا کفر ہے اور شریعت کے ساتھ تمسخر کرنا اور اُسکی اہانت کرنا کفر ہے اور کفر کے کلمے سے ہزل کرنا کفر ہے اگرچہ اُسپر اعتقاد نہو کیونکہ ہزل موجب سبک جاننے کا ہے اور جب گناہ کا سبک جاننا کفر ٹھیرا تو سبک جاننا کفر کا بطریق اولیٰ کفر ہے اور خدا کی رحمت سے ناامید ہونا کفر ہے اور خدا کے عذاب سے بے خوف ہونا کفر ہے اور نبیذ جسے ہندی مین بوزہ کہتے ہین بشرطیکہ لہو لعب کے لیے نہ استعمال کی جائے حرام نہین ہے۔ اور نبیذ[14] یہ ہے کہ خرمے یا کھجور کو تنہا یا مویز کے ساتھ یا جو۔ شہد۔ گیہون۔ جوار۔ باجرہ وغیرہ غلّے کو پانی مین ترکر کے رکھدیتے ہین یہانتک کہ اُس مین تھوڑی سی تیزی آجائے اور اگر اتنا رہنے دین کہ جوش کھا کر مسکر و مکیف ہو جائے تو حرام ہے یعنی بدلیل قطعی و یقینی اُسکا ترک فرض ہے

---

۱۲ عقد الجید مین شاہ ولی اللہ صاحب نے لکھا ہے کہ اجتہاد کی تعریف علماے حدیث مثلاً بغوی رافعی علامہ نووی وغیرہ نے ان لفظون مین کی ہے مجتہد وہ شخص ہے جو قرآن حدیث مذاہب سلف لغت قیاس ان پانچ چیزون کا عالم ہو [illegible] یعنی مسائل شرعیہ کے متعلق جس قدر قرآن مین آیتین ہین جو حدیثین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

۱۳ [illegible] ہین جن کی [illegible] اوزاعی [illegible] مشہور و مسائل [illegible] اور ان کی تقلید کی [illegible] مجتہد نہین [illegible] اور [illegible]

[illegible] یعنی دنیا مین کسی چیز کا مالک نہ ہے سب آدمی سب کے مال و ازواج مین باہم شریک ہین کذا فی توضیح المذاہب ۱۲

۱۴ [illegible] مین غزوہ حدیبیہ کے ذیل مین مذکور ہے قال ابو حنیفۃ [illegible] والتمر اذا طبخ ادنی طبخ [illegible] ما دون المسکر منہ

مذاہب ثلثہ کے بعض اختلافی عقائد مین تطبیق

اب خیال کرو کہ اعتقاد مین خلاف پیدا ہوجانے کی وجہ سے ابتدا مین اشعریہ و ماتریدیہ و حنبلیہ مین باہم کسی قدر تباین و تنافر تھا ہر ایک دوسرے کے عقیدے مین قدح کرتا تھا لیکن انجام کو وہ اختلاف راجع طرف توفیق و تطبیق کے ہوگیا[سلہ] فتاوی مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب مین مذکور ہے کہ اللہ تعالی نے علماے اہل سنت وجماعت کو دو چیزین عطا کی ہین ایک ذہن رسا کہ بسببا سکے بات کی کنہ کو پہونچ جاتے ہین اور الفاظ پر نہین اٹکتے دوسرے انصاف اور قلت حسد کہ اُسکی وجہ سے ہر ایک کے کلام کو بھلائی پر حمل کرتے ہین اور حتی المقدور تضلیل و تکفیر کسی کی نہین کرتے مثلاً (۱) ماتریدیہ صفت تکوین کے قائل ہین اور اسے صفت حقیقی قدیم جانتے ہین اور اشعریہ صفت تکوین کو اعتباری کہتے ہین صفت حقیقی نہین مانتے اور خیال کرتے ہین کہ تعلقات قدرت و ارادہ سے یہ صفت حادث ہوتی ہے جس طرح تمام صفات کے تعلقات حادث ہین اُسی طرح یہ بھی حادث ہے پس علماے اشعریہ علماے ماتریدیہ کے کلام کو جو صفت تکوین کے قدم کے قائل ہین اُس صفت کے مبدا پر حمل کرتے ہین یعنی یہ سمجھتے ہین کہ جن صفات سے تکوین حادث ہوتی ہے اور وہ قدرت و ارادہ ہے وہ قدیم ہین اور اس وجہ سے تکفیر و تضلیل نہین کرتے (۲) اسی طرح اشاعرہ اور ماتریدیہ کہتے ہین کہ کلام الٰہی غیر مخلوق ہے اور مراد اس سے کلام نفسی ہے نہ الفاظ اسلیے کہ الفاظ جو کیفیات اصوات غیر قارہ ہین انکا حدوث بدیہی ہے اور بدیہی بات کا انکار مناسب نہین اور حنابلہ کہتے ہین کہ الفاظ اگرچہ کیفیات اصوات غیر قارہ ہین لیکن عدیم القرار ہونا وجود تلفظی مین ہے اور یہان یعنی الفاظ کا وجود دوسرا ہے کہ وہ سامعین کی قوت متخیلہ مین ہے اور یہ وجود بطریق تجدد الامثال کے لمبا قرار رکھتا ہے مثلاً شیخ سعدی کی گلستان کو باعتبار اسی وجود کے کہہ سکتے ہین کہ مدت ۶۴۹ برس سے موجود ہے یعنی انہین الفاظ کے ساتھ کہ منت مرخدایرا عزوجل الخ نہین پہلے سعدی کے متخیلہ مین وجود حاصل کیا پھر دوسرے

[سلہ] البکار رحمہ اللہ تعالی الختلف فیہا فی ابیات فائقۃ علی صراط وقد نظم الشیخ تاج الدین تقییۃ تکفیرا ولا تبدیعا بل کل منہما من اصول الدین یکتبہا المبیرۃ وما سلمہ اللہ عنہ فی مسائل اخرے الشافعیۃ وبین الامام ابی حنیفۃ لا منتہی بینہم اہل السنۃ من حصل الخلاف بین الشیخ ابی الحسن وکل منہم علی الحق وان کان قد تقییۃ التنیبان من مذکور بہ جمع المعانی

سامعین کے متخیلہ مین وجود پایا اسی طرح ہمارے وقت تک اُنکو وجود حاصل ہوتا رہا پس کلام لفظی الٰہی کا علم الٰہی مین کلام نفسی قدیم نام ہے پھیر حنابلہ کہتے ہین کہ کسی طرح بدیہی کا انکار لازم نہین آتا بلکہ اِس عموم نص کو کہ کلام الٰہی غیر مخلوق ہے ظاہر سے پھیرنا اور کلام نفسی پر محمول کرنا فہم وفراست سے بعید ہے مگر اشعریہ اور ماتریدیہ نے جان لیا کہ حنابلہ کا کلام سرسری طور پر ہے اسلیے اُنکی تکفیر وتضلیل نکی (۳) اشعریہ کہتے ہین کہ افعال مین حسن وقبح باعتبار اِس معنے کے نہین ہے کہ افعال کی ذات کو حسن وقبح واجب ہے ورنہ شرع مین نسخ جائز نہوتا اِس لیئے کہ جو چیز بالذات یا ذاتی ہوتی ہے اُس مین اختلاف اور تخلف نہین پیدا ہوتا اور ماتریدیہ کہتے ہین کہ افعال کے لیے ورود شرع سے پیشتر کوئی حکم وجوب یا حرمت کا نہین بلکہ شرع نے وجوب وحرمت کو افعال مین بیان کیا ہے مگر نفس فعل مین ایک چیز ہوتی ہے کہ وہ وجوب کو چاہتی ہے جیسے نماز کہ اُس مین معبود کی مناجات ہے اور فعل ہی مین ایک ایسی چیز ہوتی ہے جو اُس فعل کی حرمت کا تقاضا کرتی ہے جیسے زنا کہ اُسکی وجہ سے انساب مین خلط واقع ہوتا ہے اور یہ بات زنا کی حرمت کو چاہتی ہے اور شارع حکیم ہے اُسکا کوئی حکم مصلحت اور حکمت سے خالی نہین کوئی حکم اُسکا فضول اور عبث نہین جس چیز مین اُسنے جو بات دیکھی اُسی کے مطابق اُسنے حکم دیا جو چیز حرمت کو چاہتی تھی اُس فعل کو اُسنے حرام کیا اور جو قابل وجوب تھی اُسے واجب کیا ہان بعض افعال کا حسن وقبح ہماری فکر ناقص مین نہین آسکتا اور ہماری ناقص قوتون سے مدرک نہین ہوسکتا اسلیے اشاعرہ نے حسن وقبح ذاتی کا انکار کیا تاکہ عوام ناقص قوتون پر بھروسا کرکے جادۂ ایمان سے بھٹک نہ جائین پس اشعریہ تکفیر وتضلیل نہین کرتے (۴) اسی طرح اشاعرہ صفات حق تعالیٰ کو ذات حق تعالیٰ پر زائد مانتے ہین اور کہتے ہین کہ قدماے مستقلہ یعنی ذوات متعددہ کا ثابت کرنا کفر ہے اور ایک ذات کی قدامت ثابت کرکے اُس ذات قدیمہ کی صفات کو بالتبع قدیم ماننا کفر نہین پس وہ ذات تو بالاستقلال قدیم ہوئی اور اُسکی صفات بالتبع قدیم ٹھہری اور علماے ماتریدیہ نے قدماے متعدد اور توصیفات متعدد سے احتراز کرکے کہا کہ صفات الٰہی کی نہ عین ہین نہ غیر اسلیے کہ اگر عین کہتے ہین تو صفات کی نفی لازم آتی ہے جو مذہب فلاسفہ اور امامیہ اور معتزلہ کا ہے اور اگر زائد مانتے ہین تو مخالفین کی طرف سے

Marfat.com

طعن وتشنیع کی بوچھار متعدد قدما کے ثابت کرنے پر ہوتی اِس لیے عینیت اور غیریت دونون کی نفی کی اور اشاعرہ نے سمجھا کہ غیریت مستقلہ کی نفی مراد ہے جیسا کہ مسلک ہمارا ہے اور اُن صفات کا انکار مدنظر نہین اور اسی وجہ سے عینیت کی نفی کی ہے حالانکہ عینیت کی نفی وہی حقیقت کی نفی ہے اور کسی چیز سے اُسکی حقیقت کو نفی کرنا سراسر سفسطہ ہے (۵) اسی طرح علماے ماتریدی کہتے ہین کہ نیک کبھی بد ہو جاتا ہے اور بد کبھی نیک بن جاتا ہے اور علماے اشعریہ کی راے یہ ہے کہ نیک وہ ہے جو ماں کے پیٹ ہی مین نیک ہوگیا اور بد وہ ہے جو ماں کے پیٹ ہی مین بد ہو گیا یعنی نیکی اور بدی یہ دونون انسان کے نصیب مین پیدائش سے پہلے ہی مقرر ہو جاتی ہین دونون فرقون نے ایک دوسرے کے اغراض پر غور کرکے تکفیر وتضلیل سے زبان کو روکا اسلیے کہ ایک فرقے نے انجام پر نظر کی اور دوسرے نے وسط کا بھی لحاظ کیا اور تبدیل سعادت وشقاوت کے قائل ہوے غرضکہ ماتریدیہ اور اشاعرہ مین خلاف لفظی ہے نہ معنوی ہر ایک کی منشا جدا ہے (۶) یہی حال ہے انکے اختلاف کا ایمان مین کہ جمہور محدثین شافعیہ ومالکیہ وحنابلہ ایمان تصدیق اور اقرار اور عمل تینون کو قرار دیتے ہین اور عمل کو ایمان کا کامل کرنے والا سمجھتے ہین اور حنفیہ کے نزدیک ایمان فقط تصدیق کا نام ہے اور اقرار تصدیق کا ظاہر کرنے والا ہے اسی وجہ سے وہ فرقے اپنے ایمان پر بھروسا نہین کرتے اور یہ کہتے ہین انا مومن انشاء اللہ اور حنفیہ کو اپنے ایمان پر جزم ہے اسی لئے کہتے ہین انا مومن حقا اِسلیے کہ کمال ایمان مین کہ مراد عمل سے ہے شبہہ ہے کہ ہے یا نہین اور نفس ایمان مین کہ صرف تصدیق ہے کسی طرح کا شبہہ نہین (۷) اسی طرح امام احمد حنبل اور اُن کے ساتھ ایک جماعت یہ کہتی ہے کہ ایمان مخلوق نہین بلکہ علماے بخارا نے تو کہا ہے کہ جو مخلوق کہے وہ کافر ہے اِسلیے کہ اِس سے کلام الٰہی کا مخلوق ہونا لازم آتا ہے اور محاسبی اور ابن کلاب اور عبدالعزیز اور امام ابوحنیفہ اور علماے سمرقند یعنی ماتریدیہ کہتے ہین کہ وہ مخلوق ہے کیونکہ ایمان دل کی تصدیق اور زبان کا اقرار ہے اور یہ بندون کے فعل ہین اور بندے کے سارے افعال مخلوق ہین تو ایمان بھی مخلوق ہوا اشعری نے حنابلہ کے قول کی یون توجیہ کی ہے کہ جو یہ کہتے ہین کہ ایمان غیر مخلوق ہے تو مراد اُن کی وہ ایمان ہے جو اللہ تعالیٰ کی صفات مین سے ہے کیونکہ مومن اللہ کے اسماے حسنیٰ مین سے ہے اور اللہ کا ایمان یہ ہے جو اُسنے

Marfat.com

اپنے کلام قدیم کے ساتھ ازل مین اپنی وحدانیت کی تصدیق کی تھی اور اُسکی خبر دی تھی چنانچہ اللہ کا یہ قول اسی مطلب پر دلالت کرتا ہے اِنَّنِیۡٓ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا مین ہی ہون اللہ کوئی معبود نہین سوا میرے اور یہان یہ نہین کہہ سکتے کہ اللہ کی تصدیق حادث ہے اسلیے کہ اللہ مخلوق نہین جسکے ساتھ حادث قائم ہوسکے اور جو کہتے ہین کہ ایمان مخلوق ہے اُن کی مراد بندون کا ایمان ہے ابن ابی الشریف کہتے ہین کہ اس مین خلاف کرنا فضول ہے اسلیے کہ جس ایمان کے ساتھ تکلیف دی گئی وہ دل کا فعل ہے اور اُسکے مخلوق ہونے مین کلام نہین اور جس ایمان پر اسم آلٰہی دلالت کرتا ہے اُسکے قدیم ہونے مین اہل سُنت کو شبہہ نہین کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات مین سے ہے جو قدیم ہین۔

ایک عالم نے ماتریدیہ واشاعرہ کے خلافیات مین ایک مستقل رسالہ لکھا ہے جس مین چالیس فریدون کے اندر چالیس ایسے مسئلے ذکر کیے ہین جن مین اِن دونون مذہب کے علما مین خلاف ہے جو کہ اِس محل کے مناسب ہے اِس لیے مین بھی بطور انتخاب کے اُن مسائل کو دکھاتا ہون۔

مسئلہ خلافی	علماے ماتریدیہ کی رائے	علماے اشعریہ کی رائے
وجود اور ذات باری مین عینیت ہے یا غیریت۔	ذات باری اپنے وجود کی عین ہے اور عینیت سے مراد یہ ہے کہ وجود قائم بذاتہ ہے یعنی کسی غیر سے منتزع نہین ہے۔	وجود مقتضاے ذات ہے یعنی ذات باری تعالیٰ وجود کی مقتضی ہے اس صورت مین غیریت ہوئی۔
وجوب عدمی ہے یا نہین۔	وجوب ذات آلٰہی پر زائد نہین ہے اور نہ عدمی ہے اور نہ اعتباری۔	اعتباری ہے تو عدمی ہوا۔
وجود زائد ہے ذات پر یا نہین۔	وجود واجب الوجود کی ذات پر زائد نہین۔	زائد ہے۔
کیا بقا وجود مستمر ہے یا زائد ہے۔	وجود مستمر ہے ذات پر زائد نہین۔	صفت وجودی ہے ذات پر زائد ہے تو مستمر نہ ٹھہرا۔

لم یکن مفتی المستفتی۱۲

Marfat.com

مسئلہ خلافی	علماے ماتریدیہ کی راے	علماے اشعریہ کی راے
صفت قدرت کی تفسیر	قدرت اللہ تعالیٰ کی صفت ازلی ہے جو اُسکے ارادے کے موافق متعلق ہوتی ہے یعنی اس سے آثار و تمکن کا صدور ہوتا ہے۔	ایک صفت مؤثرہ ہے جب مقدورات سے متعلق ہوتی ہے تو انمین اثر کرتی ہے۔
کیا صفت ارادہ مین محبت و رضا ہے یا نہین	صفت ارادہ مین محبت نہین اور ارادہ مستلزم رضا کو نہین۔	محبت ارادے کے معنے مین ہے اور اسی طرح رضا یعنی تینون ایک چیز ہین۔
صفت سمع و بصر	صفت سمع اُس چیز سے متعلق ہوتی ہے جو مسموع ہو سکے اور بصر بھی اُسی سے متعلق ہوتی ہے جسکا دکھنا صحیح ہو! اور ان دونون کا تعلق موجودات سے ہوتا ہے۔	ہر موجود سے یہ دونون صفتین متعلق ہوتی ہین یعنی اللہ تعالیٰ ازل مین اپنی ذات اور تمام صفات وجودیہ کو سُنتا اور دیکھتا تھا اسی طرح ہمیشہ اپنی ساری صفات وجودیہ کو اور تمام کائنات کو دیکھتا اور سنتا رہیگا خواہ وہ اصوات کے قبیل سے ہون یا غیر اصوات کے۔
صفت کلام۔	قرآن اللہ کا کلام ہے اللہ سے شروع ہوا ہے بغیر کیفیت کے یعنی نہ آواز ہے نہ حروف۔	اللہ کا کلام امر واحد ہے اور کیفیت وحدت مین اختلاف کیا ہے بعض اشاعرہ یہ کہتے ہین کہ یہ وحدت شخصی ہے اور بعض کہتے ہین کہ وحدت نوعی ہے اسکے معنے یہ ہین کہ نوع واحد مین متحقق ہوتا ہے اور وہ خبر ہے۔
کلام نفسی سننے کے قابل ہے یا نہین	نہین سنا جا سکتا۔	مسموع ہونا جائز ہے موسیٰ علیہ السلام نے کلام نفسی ہی سُنا تھا۔

Marfat.com

مسئلہ خلافی	علماے ماتریدیہ کی راے	علماے اشعریہ کی راے
صفت تکوین صفت حقیقی ہے یا اعتباری	تکوین صفت حقیقی ہے۔	تکوین اللہ کی صفت حقیقی نہین اعتباری چیز ہے۔
اشیا کی پیدایش کیا اللہ کے قول کُن سے متعلق ہوتی ہے یا نہین۔	وجود اشیا کا کُن سے متعلق نہین بلکہ وجود ان کا فقط تکوین سے متعلق ہوتا ہے اور لفظ کُن سے مجازاً سرعت ایجاد مقصود ہے۔	وجود اشیا کا اللہ کے کلام ازلی سے متعلق ہے اور کلمۂ کُن اُسپر دلالت کرتا ہے۔
اسم عین مسمّی ہے یا نہین له	اسم عین مسمّی ہے خارج مین نہ مفہوم مین بس اسماے الٰہی قدیم ہین۔	کبھی اسم عین مسمّی ہوتا ہے جیسے اللہ اس لیے کہ وہ عَلَم ہے ذات الٰہی کا بغیر اسکے کہ اُس مین کسی معنے کا اعتبار کیا جاے اور کبھی اُس مسمے کا غیر ہوتا ہے جیسے خالق اور رازق کہ یہ ایسے اسما ہین کہ دلالت کرتے ہین اس بات پر کہ اُسکو غیر کی طرف نسبت ہے اور ظاہر ہے کہ

Marfat.com

مسئلہ خلافی	علماے ماتریدیہ کی راے	علماے اشعریہ کی راے
		بہ نسبت ذات سے غیر ہے اور کبھی اسم ایسا ہوتا ہے کہ نہ وہ مسمی کا عین ہوتا ہے نہ غیر ہوتا ہے جیسے قدیر و علیم کہ یہ ایسی صفات پر دلالت کرتے ہین جو اللہ کی ذات کے ساتھ قائم ہین اور اشاعرہ کا یہ مذہب ہے کہ صفات حقیقی جو ذات الٰہی کے ساتھ قائم ہین نہ ذات کی عین ہین نہ غیر پس یہی حال ہوگا اُس ذات کا جس کے ساتھ ان صفات کا بھی لحاظ کیا جاے غرضکہ ثابت ہوا کہ اسم خارج مین مسمی کا غیر ہے نہ مفہوم مین۔
۱۲ بیان قضا و قدر	قضا عبارت ہے اُس فعل سے جس مین مضبوطی زیادہ ہو پس قضا صفات فعلیہ مین سے ہوگی اور تقدیر کہتے ہین مخلوق کا اندازہ کرنے کو اس طور سے کہ مرتب ہو اس اندازے پر حسن و قبح اور نفع و ضرر اور عذاب و ثواب اور زمانی و مکانی ہونا اُس مخلوق کا اور ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر مین کہا ہے کہ قضا سے مراد اللہ کا حکم اجمالی ہے اور قدر سے مراد حکم تفصیلی اور بہ ظاہر ایسا	قضا عبارت ہے اللہ تعالی کے ارادۂ ازلی سے جو اشیا سے متعلق ہوتا ہے جس طور پر کہ وہ ہین اور وہ ارادہ مقتضی ہے نظام موجودات کا ترتیب خاص پر اور۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ صفات ذات مین سے ہے اور قدر تعلق ہونا اس ارادے کا ہے اشیا کے ساتھ انکے خاص خاص اوقات مین اور مراد اس سے یہ ہے کہ قدر اشیا کے ایجاد کرنے کو کہتے ہین انکی ذات و احوال ایک اندازہ معین کرکے۔

Marfat.com

مسئلہ خلافی	علماے ماتریدیہ کی راے	علماے اشعریہ کی راے
	معلوم ہوتا ہے کہ قضا سے مراد قول کُن ہے اور قدر سے مراد معین کرنا شے کا اُس علم کے مطابق جو اللہ کو اسکی پیدایش کے بارے مین حاصل ہے۔	
متشابہات	یا ؤن ہاتھ منہ وغیرہ جو ایسی صفات اللہ کی نسبت ثابت ہین حق ہین لیکن اصل اُن کی معلوم ہے اور وصف مجہول ہے اور وصف پر مطلع نہو سکنے کی وجہ سے اصل کا باطل کرنا جائز نہین۔	یہ الفاظ مجازات ہین معانی ظاہری سے۔
بیان توفیق۔	توفیق آسان کرنا اور مدد دینا ہے۔	طاعت پر قدرت کا پیدا کرنا ہے۔
تکلیف مالایطاق	جو چیز انسان کی قدرت سے باہر ہو عقل یہ جائز نہین رکھتی کہ انسان اُسکے ساتھ مکلف ہو سکتا ہے۔	اشاعرہ جواز عقلی کے قائل ہین بعض کہتے ہین کہ اشعری نے تکلیف مالایطاق کے جائز ہونے کی تصریح نہین کی ہے کیونکہ یہ ظاہر البطلان ہے بلکہ اُنکے دو قولونسے تکلیف مالایطاق کا جائز ہونا لازم آگیا ہے[1]
افعال الٰہی مین حکمت کا لزوم۔	اللہ تعالی کے افعال پر حکمت کا مترتب ہونا لازم ہے اور لزوم سے یہ مراد ہے کہ حکمت کا انفکاک افعال سے جائز نہین اور یہ اللہ تعالی کا فضل ہے کہ اسکے کام حکمت سے خالی نہین اُسکے کامون مین حکمت کا ہونا کچھ اُسپر واجب نہین۔	اللہ تعالی کے افعال مین حکمت بطور جواز کے ہے لزوم کے طور پر نہین یعنی حکمت کا اُن مین موجود ہونا ضروری اور لازمی بات نہین جائز ہے کہ اُن مین حکمت نہو اور کچھ ہو۔

لہ شرح مواقف ۱۲

Marfat.com

مسئلہ خلافی	علماے ماتریدیہ کی راے	علماے اشعریہ کی راے
حکمت صفت ازلی اللہ تعالیٰ کی ہے یا نہین۔	حکمت کے معنے علم اور احکام عمل کا مضبوط کرنا ہے اور حکمت اس معنے مین اللہ تعالیٰ کی صفت ازلی ہے۔	حکمت بمعنی مذکور اللہ تعالیٰ کی صفت ازلی نہین۔
تخلف وعید کا صفت الٰہی مین جائز ہے یا نہین	تخلف وعید کا ممنوع ہے۔	عذاب عدل ہے اللہ کو اختیار ہے کہ وہ عاصی کو عذاب دے اور وہ مجاز ہے اسکا کہ معاف کردے اسلیے کہ وعید مین تخلف ہونا نقصان مین شمار ہوتا
اللہ تعالیٰ قبیح کام نہین کرتا اور اگر کرے تو کیا قبیح کے ساتھ اُسکا کام موصوف ہوسکتا ہے	اللہ قبیح کام نہین کرتا اگر ایسا کرے گا تو قبیح ہوگا عقل اس بات کو جائز نہین رکھتی کہ اللہ مؤمن کو ہمیشہ دوزخ مین ڈالے رکھے اور کافر کو جنت مین بھیجدے۔	اللہ تعالیٰ کے افعال قبیح کے ساتھ موصوف نہین ہوسکتے اگرچہ وہ قبیح کام کرے مگر اُسکا کام قبیح نہین کہلائے گا یہانتک کہ اگر وہ انبیا کو دوزخ مین ڈالدے اور کفار کو جنت مین بھیجدے تو یہ فعل بھی اُسکا قبیح نہوگا۔
کفار کی بخشش عقلاً جائز ہے یا نہین	کفار کو بخشنا عقلاً ناجائز ہے۔	عند العقل جائز ہے۔
حسن وقبح عقلی ہے یا شرعی۔	اشیا مین حسن و قبح شرع سے نہین آتا بلکہ یہ باتین اُن مین فی نفسہ موجود ہوتی ہین کہ عقل اُن کو ادراک کرلیتی ہے ہان شرع ان کو ظاہر کردیتی ہے۔	عقل اشیا کے حسن و قبح کو نہین ادراک کرسکتی قبیح اُس فعل کو کہتے ہین جس کو شرع نے ممنوع کردیا ہو اور حسن وہ ہے جس کی نسبت شرع مین اجازت وارد ہو پس اشیا کے حسن و قبح کا مدار شرع پر ہے خلاصہ یہ کہ اشیا مین نہ

نتیجے

Marfat.com

مسئلہ خلافی	علماے ماتریدیہ کی راے	علماے اشعریہ کی راے
	←	فی نفسہ بُرائی ہے نہ بھلائی ہے شرع نے اُن کو بُرا بھلا کر دیا ہے۔ قبل ورود شرع کے کوئی چیز نہ بُری ہوتی ہے نہ بھلی اگر شرع ایسا کرتی کہ جن چیزون کو اب اُس نے ہمارے واسطے اچھا ثابت کیا ہے اُنھین بُرا قرار دیتی تو قضیہ بالعکس ہوجاتا کہ بُری چیزین اچھی اور اچھی بُری ہوجاتین۔
اللہ پر ایمان لانا واجب بالعقل ہے یا نھین۔	اگر اللہ انبیا کو نہ مبعوث کرتا تب بھی عقلون کے ذریعہ سے اللہ کے وجود اور وجوب اور حیات و قدرت وغیرہ کی معرفت واجب ہوتی اور اِس بات کی کہ وہ عالم کا پیدا کرنے والا ہے۔	انبیا کی بعثت سے قبل نہ ایمان واجب ہے نہ کفر حرام ہے پس اشاعرہ کے نزدیک ایمان عقل سے واجب نہین ہوتا اور نہ کفر کی حرمت عقل سے ثابت ہوتی ہے سارے احکام جو ایمان سے متعلق ہین وہ سمع سے حاصل ہوتے ہین۔
حقیقت ایمان	ایمان اقرار اور تصدیق ہے یعنی اقرار اجراے احکام اسلام کے لیے تصدیق کے ساتھ شرط ہے اور بقولے اُسکا رکن ہے اور حقیقت ایمان مین داخل ہے لیکن ایسا جز ہے کہ عرضیت و تبعیت بھی کسی قدر رکھتا ہے پس حالت اختیاری مین جزئیت کا پہلو معتبر ہوتا ہے اِسی لیے اگر اقرار کی	جو گویائی پر قادر ہو اُسی کے ایمان کے لیے اقرار شرط ہے ماہیت ایمان سے اقرار خارج ہے۔ ماہیت اُسکی صرف تصدیق ہے۔

Marfat.com

مسئلہ خلافی	علمائے ماتریدیہ کی رائے	علمائے اشعریہ کی رائے
	قدرت ہو تو تارک اقرار اللہ کے نزدیک مؤمن نہوگا اور حالت اضطراری مین عرضیت وتبعیت کے پہلو پر لحاظ کیا جاتا ہے چنانچہ اگر موحد زبانی اقرار پر قادر نہو تو وہ مؤمن ہے۔	
ایمان[۲۵] کم وبیش ہوتا ہے یا نہین۔	کم وبیش نہین ہوسکتا۔	کم وبیش ہوتا ہے۔
ایمان[۲۶] مقلد جائز ہے یا نہین۔	جس نے ارکان دین مثلاً توحید اور نبوت اور صلوٰۃ وغیرہ کا بطور تقلید کے اعتقاد کیا تو اُسکا ایمان صحیح ہے۔	عقائد دین مین تقلید کافی نہین صحت ایمان کے لیے یہ شرط ہے کہ ہر مسئلے کو دلیل عقلی سے جانتا ہو مگر زبان سے بیان کرنا اور دشمن سے مجادلہ کرسکنا شرط نہین۔ شرح مقاصد مین لکھا ہے کہ ایمان مقلد معتبر نہین اور اُسپر احکام دنیا وآخرت مین مترتب نہین ہوسکتے۔
دلائل[۲۷] نقلیہ سے یقین حاصل ہوتا ہے یا نہین	بعض دلائل نقلیہ سے جزم ویقین کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔	دلائل نقلیہ سے جزم ویقین حاصل نہین ہوتا بلکہ ظن کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔
ایمان[۲۸] مخلوق ہے یا نہین۔	ایمان مخلوق ہے۔	ایمان غیر مخلوق ہے۔
ایمان واسلام ایک چیز ہین یا نہین	دونون ایک ہین۔	دونون ایک چیز نہین۔

Marfat.com

مسئلہ خلافی	علماے ماتریدیہ کی راے	علماے اشعریہ کی راے
ایمان کا اعتبار خاتمے پر ہے یا نہین	جس شخص کے ساتھ اس وقت ایمان قائم ہے وہ مؤمن ہے اگرچہ آخر عمر مین کافر ہو جائے اور جس کے ساتھ اس وقت کفر قائم ہے وہ فی الحال کافر ہے اگرچہ آخر عمر مین مؤمن ہو جائے۔	جو ایمان پر مرا وہ ہمیشہ مؤمن ہے اگرچہ فی الحال کافر تھا اور جو کفر پر مرا تو وہ ہمیشہ کافر ہے اگرچہ فی الحال مؤمن تھا۔
سعادت و شقاوت بدلتی ہے یا نہین	سعید کبھی شقی اور شقی کبھی سعید ہو جاتا ہے۔	ایسا نہین ہوتا۔
ایمان ساتھ کلمۂ انشاء اللہ کہنا جائز ہے یا نہین	جائز نہین۔	جائز ہے۔
انبیا و رسل مرنے کے بعد حقیقت مین انبیا ہین یا انبیا کے حکم مین ہین۔	انتقال کے بعد بھی حقیقت مین انبیا ہین۔	رسالت و نبوت کے حکم مین ہوتے ہین حقیقت مین یہ منصب اُن کا باقی نہین رہتا۔
مرد ہونا نبوت کے لیے شرط ہے یا نہین	نبی ہونے کے لیے مرد ہونا شرط ہے عورت نبی نہین ہو سکتی۔	مرد ہونا شرط نہین بلکہ عورت کی نبوت صحیح ہے۔
عوام انسان یعنی متقی لوگ عوام ملائکہ سے افضل ہین یا نہین۔	انسانون مین سے رسول جس قدر ہین وہ افضل ہین اُن ملائکہ سے جو رسول ہین اور رسل ملائکہ افضل ہین باقی تمام آدمیون سے اور عوام آدمی یعنی پرہیزگار افضل ہین عوام ملائکہ سے نہ خواص ملائکہ سے۔	رسل بشر افضل ہین تمام ملائکہ سے اور تمام ملائکہ افضل ہین تمام آدمیون سے سواے انبیا کے سو عوام آدمیون سے عوام ملائکہ افضل ہین۔

Marfat.com

مسئلہ خلافی	علمائے ماتریدیہ کی رائے	علمائے اشعریہ کی رائے
قدرت حقیقی مین ضدین کی صلاحیت ہے یا نہین۔	قدرت واحد ضدین کی صلاحیت رکھتی ہے۔	ایک قدرت مین ضدین کی صلاحیت نہین بلکہ ہر ایک ضد کے لیے ایک علٰحدہ قدرت ہوتی ہے۔
بندے کی قدرت مین تاثیر ہے یا نہین۔	اصل فعل اللہ کی قدرت اور تکوین سے ہے اور اُس مین طاعت یا معصیت بندے کی قدرت کی وجہ سے آجاتی ہے تفصیل اِس کی یہ ہے کہ جو قدرت اللہ نے بندے مین پیدا کی ہے جب بندہ اُسکو کسی کام کے قصد مصمم کی طرف پھیرتا ہے تو قصد مذکور مین قدرت کو تاثیر حاصل ہوجاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اُس وقت مین اُس کام کو جس کا قصد کیا ہے موافق عادت کے پیدا کردیتا ہے جب کہ کوئی مانع موجود نہین ہوتا کیونکہ ایسی حالت مین اللہ تعالیٰ سے فعل کا صدور واجب ہوجاتا ہے۔	بندے کی قدرت کو اصلاً فعل مین تاثیر نہین بندے کے تمام افعال اللہ کی قدرت سے وقوع مین آتے ہین پس اِن کے نزدیک جب اللہ یہ ارادہ کرتا ہے کہ بندہ فعل صادر کرے تو اول ایک صفت پیدا کردیتا ہے جس کو بندہ قدرت خیال کرتا ہے پھر اللہ بندے کو فعل کی طرف متوجہ کرتا ہے جب بندہ اُدھر متوجہ ہوتا ہے تو اللہ فعل کو ایجاد کردیتا ہے پس فعل کی نسبت بندے کی طرف یعنی یہ کہنا کہ بندے سے فعل صادر ہوا ایسی ہے جیسے لکھنے کی نسبت قلم کی طرف اِس صورت مین بندے کی قدرت کو فعل مین کسی قسم کی مداخلت حاصل نہین۔

Marfat.com

مسئلہ خلافی	علماے ماتریدیہ کی راے	علماے اشعریہ کی راے
ایقاع حال ہے یا معدوم محض ہے	ایقاع معدوم محض نہین بلکہ وہ نہ موجود ہے نہ معدوم ہے اور ایسی صورت کو حال کہتے ہین۔	معدوم محض ہے۔
مومن کے اعمال حالت ایمان کے اسکے مرتد ہونے کے بعد جو اکارت ہوجاتے ہین وہ بعد توبہ کے پھر عود کر آتے ہین یا نہین	جو مومن مرتد ہوجائے تو اُسکے دوبارہ مومن ہونے کے بعد اعمال ضائع شدہ عود نہین کرتے۔	لوٹ آتے ہین۔
کفار کو واجبات کے ترک کرنیکی وجہ سے بھی عذاب دیا جائیگا یا نہین	کافر کو اُسکے کفر کا عذاب دیا جائیگا عبادت کے ترک کرنے کا عذاب نہین دیا جائیگا۔	عذاب کفر کے علاوہ اُسکو ترک عبادت کا عذاب بھی دیا جائیگا۔

بعد اسکے جاننا چاہیے کہ فروع مین قریب چار سو مسائل کے باہم مذاہب اربعہ کے اختلاف بتاتے ہین سو وہ اختلاف بھی کچھ ایسا نہین ہے جس سے تبدیع وتضلیل کسی کی ہو بلکہ اُسکی بنیاد تدقیق وتعمیق پر ہے جب اُس دقت وتعمق سے قطع نظر کر ڈالین اور جزئیات مجتہد فیہا مین غور وخوض نکرین تو اجات مسائل مین کوئی نزاع باقی نہین رہتا ہے بلکہ وہ نزاع شبیہ بنزاع لفظی ٹھہرتا ہے شعرانی مصری نے کتاب میزان مین اس اختلاف کو تشدید وتخفیف پر اُتارا ہے اور ترازو کے دونون پلون کو توجیہ وتاویل مناسب سے برابر کردکھایا ہے پس حق انھین چار مذاہب تین اعتقاد کے درمیان دائر ہے۔ [1]

ضمیمہ فرقہائے ظاہریہ و کُلّابیہ وغیرہ کے بیان مین

فرقہ ظاہریہ اس فرقہ کے پیشوا داؤد بن علی بن خلف ہین جو داؤد ظاہری کہلاتے ہین اُن کو اہلِ علم نے کوہ علم کہا ہے اور ابن حزم۔ ابن تیمیہ۔ ابن قیم۔ مجد فیروزآبادی۔ اور شوکانی کو بھی فرقۂ ظاہریہ کے اراکین مین سے شمار کیا ہے۔ داؤد اسحاق اور ابوثور کے شاگرد تھے امام شافعی کو نہایت مانتے تھے دو کتابین بھی اُن کے فضائل مین تالیف کی ہین ریاست علم کی بغداد مین اُن پر ختم ہوگئی اور اُن کی اصل اصفہان سے ہے کوفے مین پیدا ہوئے تھے بغداد مین نشو و نما پائی تھی وہین فوت ہوئے اسحاق بن راہویہ کی باتون پر بہت رد کرتے تھے فرقہ ظاہریہ کا یہ نام اسلیے مقرر ہوا ہے کہ یہ لوگ قرآن و احادیث کے ظاہر احکام پر عمل کرتے ہین جو کچھ ظاہر مین اِن سے سمجھا جاتا ہے اُسی کو مانتے ہین تاویل کے بالکل منکر ہین۔ داؤد شریعت مین قیاس کو ناجائز بتاتے ہین اور جب قیاس کرنے کی طرف مضطر ہوئے اور بشدّ ضرورت اسکی پڑی تو اسکا نام دلیل رکھا۔ اِن کے بہت سے مسائل کا ائمہ اربعہ نے اختلاف کیا ہے مثلاً داؤد کا قول ہے کہ سونے چاندی کے برتن سے صرف پینا منع ہے اور اُن مین کھانا رکھکر کھانا یا اور کام مین اُن کو لانا ناجائز ہے اسلیے کہ بخاری و مسلم نے ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَلَّذِي يَشْرَبُ فِي اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ جو شخص چاندی کے برتن سے کوئی چیز پیتا ہے تو اُسکے پیٹ مین دوزخ کی آگ بلائی جائیگی اور ابن عمر سے دارقطنی نے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ شَرِبَ فِي اِنَاءِ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ اَوْ اِنَاءٍ فِيْهِ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ جو شخص کہ سونے یا چاندی کے برتن سے پیوے یا اُس برتن سے پیوے جس مین کچھ سونا یا چاندی لگی ہو تو اُسکو دوزخ کی آگ پلائی جائیگی امام داؤد ظاہری ۲۰۲ھ ہجری مین پیدا ہوئے تھے اور ۲۷۰ھ ہجری مین انتقال کیا۔

فرقہ ظاہریہ کے نزدیک اجماع کی اہلیت صحابہ سے مخصوص ہے۔

فرقۂ کُلّابیہ اُن لوگون کو کہتے ہین جو عبداللہ بن سعید کے متبع ہین اُنکی کنیت ابو محمد اور عرف ابن کُلّاب (بضم کاف و تشدید لام) تھا غنیۃ الطالبین مین لکھا ہے کہ انکا مذہب یہ ہے

[margin note, printed vertically: ... ۱۲]

کہ صفات باری تعالیٰ نہ قدیم ہین نہ حادث اور اُسکی صفات نہ عین ذات ہین نہ غیر ذات ہین
اور قرآن مین جو آیا ہے اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى یہان استوی سے یہ مراد ہے کہ ٹیڑھا نہین اور
اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے عرش پر ہے حالانکہ اُسکے لیے کوئی جگہ نہین اور قرآن کے لیے حروف نہین اور
کتاب میسر مین حسن بن فخرالاسلام بزدوی نے کہا ہے کہ فرقہ کلابیہ بھی اہلِ سنت مین داخل ہے
ان مین اور ماتریدیہ مین اصول کے اندر تین چار مسئلون کا خلاف ہے ان مین سے ایک مسئلہ یہ ہے
کہ سعید کبھی شقی ہو جاتا ہے اور شقی کبھی سعید - کلابیہ اور اشعریہ کی اِس مسئلے مین رائے متحد ہے
اور وہ یہ ہے کہ سعادت و شقاوت نہین بدلتی ہے دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ کلابیہ کے نزدیک کہ اسم اللہ
مسمّٰی اللہ کا عین ہے اور نہ غیر ہے اور یہ ماتریدیہ کے مذہب مشہور کے خلاف ہے ہان ماتریدیہ
صفات الٰہی کی نسبت کہتے ہین کہ وہ ذات الٰہی کی نہ عین ہین نہ غیر طبقات شافعیہ مین بیان کیا ہے
کہ ابن کلاب اعلیٰ درجے کے متکلمین مین سے تھے اور اِن کا شمار اہلِ سنت مین ہے ابو الحسن اشعری
ایک تو ان کے طریق پر چلے اور دوسرے حارث محاسبی کے لے

حارث محاسبی

ابو عبداللہ حارث بن اسد محاسبی نے امام شافعی کی صحبت پائی تھی اور تصوف و حدیث اور کلام مین
مسلمانون کے امام تھے اور یہ اُن لوگون مین سے ہین جنھون نے اول اول عقائد سلف کی تائید
دلائل کلامیہ اور براہین فلسفیہ سے کی انھین کی طرف اکثر متکلمین صفاتیہ منسوب ہین اِن کا
شمار شافعیہ کے طبقۂ اولیٰ مین ہے بغداد مین ۲۴۳ھ ہجری مین راہی ملک عدم ہوئے نفحات الانس
مین مذکور ہے کہ حارث محاسبی نے چالیس برس تک اس سختی کے ساتھ مراقبہ کیا کہ دن رات دو زانو
بیٹھے رہے کر کسی چیز سے نہ ٹیکی شیخ ابو الحسن اشعری نے جب مذہب اعتزال کو چھوڑا تو ان کے اور ابن
کلاب کے قوانین پر مسائل صفات و قدر مین کلام کیا اور علم عقائد و کلام مین انکی رائے کی اقتدا کی

فرقہاے غیر اہلِ سنت و جماعت

معتزلہ - شیعہ - خوارج - مُرجیہ - نجاریہ - جبریہ - قدریہ - مشبہ

لہ ابن کلاب - ابو محمد عبداللہ بن سعید بن کلاب القطان البصری بغدادی - ابن السبکی نے طبقات الشافعیۃ الکبریٰ مین لکھا ہے کہ ابن کلاب اہلِ سنت کے بڑے متکلمین مین سے تھے - ابو الحسن الاشعری نے ان کے اور حارث محاسبی کے طریقے کی پیروی کی

پھر ان مین سے بعض کا ترکب بعض سے ہوکر پھر فرقے سے کئی فریق ہو گئے ہین۔ مگر ان کی ترتیب مین کوئی ایسا طریق مقرر نہین ہے جو کسی قانون منصوص یا قاعدۂ معین کے مطابق ہو بلکہ دو چار تصنیفین بھی ایسی نہین ملتین جو ان فرقون کے بیان مین ایک روش پر متفق ہون سب نے ذکر مذاہب مین ایک طرح کی پابندی نہین کی ہے جس طرح جس مذہب کو پایا ہے بلا کسی قانون اور اصول کے لکھ ڈالا ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ کوئی شخص کسی مذہب مین کسی ایک مسئلے کی وجہ سے متمیز ہے تو اُسے صاحب مذہب نہین کہہ سکتے کیونکہ ایسے شخص کو بھی علیحدہ صاحب مذہب مانا جائیگا تو مذاہب دائرۂ حصر وشمار سے باہر ہو جائینگے مثلاً کوئی شخص احکام جواہر مین کسی ایک مسئلے کے ساتھ منفرد ہے تو وہ صاحبان مذاہب کی گنتی مین نہین آسکتا پس اب ضرور ہے کہ کوئی ضابطہ واسطے مسائل اصول وقواعد کے مقرر ہونا چاہیے تاکہ وہ اختلاف اُن مسائل کا مذہب ٹھیرے صاحب ملل ونحل نے اپنی رائے سے حصر اِس ضابطے کا چار قواعد مین کیا ہے۔ یہ قواعد بڑے اصول ہین۔

پہلا قاعدہ مسئلہ صفات وتوحید صفات ہے اس مین کئی چیزین شامل ہین (۱) مسائل صفات قدیم الٰہی جن کا ایک جماعت نے اقرار کیا ہے اور کہا ہے کہ اللہ کے لیے ایسی صفات ثابت ہین اور دوسری جماعت نے انکے ثبوت سے انکار کیا ہے (۲) بیان صفات ذات و صفات فعل (۳) اللہ پر کیا چیز واجب ہے اور کیا چیز اُسپر جائز نہین اور کون چیز اُسپر محال ہے اِس مسئلہ پر اہل سنت ومجسمہ وکرامیہ ومعتزلہ کے درمیان اختلاف ہے۔

دوسرا قاعدہ مسئلہ قدر وعدل ہے اسمین مسائل قضا وقدر وجبر واختیار وارادہ وخیر وشر اور مقدور ومعلوم داخل ہین کہ ایک جماعت کے نزدیک یہ چیزین ثابت ہین اور دوسری جماعت کے نزدیک ثابت نہین اِس مسئلہ مین قدریہ ونجاریہ وجبریہ واہل سنت کے درمیان خلاف ہے۔

تیسرا قاعدہ مسئلہ وعد ووعید اور اسما واحکام ہے مشتمل ہے مسائل ایمان اور توبہ اور وعید اور ارجا اور تکفیر وتضلیل پر کہ ایک جماعت کے نزدیک یہ باتین ثابت ہین اور دوسری جماعت کے نزدیک ثابت نہین اس مین مرجیہ اور وعیدیہ یعنی خوارج اور معتزلہ اور کرامیہ اور اہل سنت مین خلاف ہے

چوتھا قاعدہ مسئلہ سمع (نقل) وعقل ورسالت وامامت ہے یہ قاعدہ مشتمل ہے کئی مسائل پر جیسے حسن وقبح اور اصلح ولطف (یعنی جو چیز بندے کے لیے اچھی ہے وہ اللہ پر واجب ہے یا نہین)

اور عصمت نبوت اور جیسے امامت کے شرائط اور امامت کا ایک جماعت کے نزدیک منصوص ہونا اور دوسری جماعت کا نص سے انکار کرنا اور اس بات کا قائل ہونا کہ امامت کا انعقاد اجماع سے ہوتا ہے اور امامت کے منتقل ہونے کی کیفیت اُن لوگون کے نزدیک جو نص کے قائل ہین اور امامت کے ثابت ہونے کی کیفیت اُن کے نزدیک جو اجماع کے مقر ہین ان مسائل کا خلاف شیعہ اور خوارج اور معتزلہ اور کرامیہ اور اہل سنت مین ہے۔

غرض کہ اصحاب مذاہب کی ترتیب بیان کرنے کے دو طریق ہین **ایک** یہ کہ مذہب کو اصول مقرر کرکے ہر مسئلے مین مذہب ایک فرقے کا بیان کرتے ہین **دوسرے** یہ کہ اصحاب مذاہب کے اصول ٹھہرا کر ہر ہر مسئلے مین اُن کے مذاہب کو ذکر کرتے ہین اس پچھلے طریقے سے اقسام کا ضبط اچھی طرح ہوتا ہے۔

معتزلہ

وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جب حسن بصری کو یہ خبر پہونچی کہ مسلمانون مین ایک جماعت ایسی پیدا ہوئی ہے کہ جو کہتی ہے کہ مرتکب کبیرہ نہ بالکل مؤمن ہے اور نہ بالکل کافر ہے بلکہ وہ ایک منزل مین ہے درمیان منزل ایمان وکفر کے تو اُنھون نے کہا ھَؤُلَاءِ اِعْتَزَلُوا یعنی یہ لوگ کنارہ کش ہوگئے ہین اجماع اسلام سے تب وہ فرقہ معتزلہ کہلانے لگا کیونکہ علماے سلف نے اِس کلیہ پر اتفاق کرلیا ہے کہ مکلف یا مؤمن ہے یا کافر پس قول بالواسطہ سراسر اجماع کے مخالف ہے اور بعض نے یون لکھا ہے کہ جب واصل نے اپنے استاد حسن کے ساتھ علانیہ ایک مسئلہ مین مخالفت کی تو حسن نے اُس سے کہا اِعْتَزِلْ عَنَّا۔ ابن منبّہ نے کہا ہے کہ یہ نام بعد حسن کے نکلا ہے اِس طرح پر کہ جب حسن مرگئے اور اُن کی جگہ قتادہ بیٹھے تو عمرو بن عبید اور اُسکے اصحاب نے ان سے کنارہ کشی کی قتادہ نے اُن لوگون کا نام معتزلہ رکھدیا اور اِس تمام گروہ کا رئیس اور پیشوا واصل ہے اِس شخص نے احادیث واخبار کو حسن بصری سے سیکھا تھا اور قواعد اعتزال کو عبد اللہ بن محمد حنفیہ سے حاصل کیا تھا اُسکی نشست اکثر اُس بازار مین ہوا کرتی تھی جہان عورتین سوت بیچنے کو لاتی تھین تاکہ پارسا عورتون کو پہچان کر کچھ اُنکو صدقہ خیرات دیا کرے اسلیے اُسکا لقب غزّال ہوگیا کیونکہ غزّال زاے معجمہ کی تشدید کے ساتھ سوت بیچنے والے کو کہتے ہین ورنہ خود وہ

Marfat.com

سوت بیچنے والا تھا اُس شخص کی گردن بہت لمبی تھی یہانتک کہ عمرو بن عبید نے اِس بات کا عیب اُس مین نکالا اور کہا من ھذہ عنقہ لاخیر عندہ یعنی جس کی گردن اتنی لمبی ہو اُسکے پاس کوئی بھلائی نہو گی لیکن جب واصل لائق فائق نکلا تو عمرو نے کہا میری فراست چوک گئی یعنی میری اٹکل مین خطا ہوئی۔ واصل کی زبان سے حرف راے مہلہ صحیح نہ نکلتا تھا معہذا نہایت فصیح و بلیغ تھا اسی وجہ سے اپنی بات چیت مین حرف را کو غین[۱] سے بدل دیتا تھا زبان پر آنے نہ دیتا اُسکا ایک رسالہ ہے جس مین اُسنے حرف را کو ذکر نہین کیا۔ اور یہ بات بہت کم ہے کہ کوئی شخص معتزلی ہو اور شیعہ نہو سوا ایسے لوگ بہت تھوڑے ہین اِسی واسطے عامۂ معتزلہ افضلیت[۲] جناب امیر کے شیخین پر قائل ہین اور تحقیق یہ ہے کہ قدماے معتزلہ کے نزدیک تمام اصحاب رسول اللہ مین افضل ابُوبکر ہین پھر عُمرؓ پھر عثمانؓ پھر علیؓ متاخرین معتزلہ حضرت علیؓ کی افضلیت کے قائل ہین اور معتزلہ نے اپنا لقب **اصحاب عدل و توحید** مقرر کیا ہے انکا عدل یہ ہے کہ کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ پر مطیع کو ثواب اور عاصی کو عذاب پہونچانا واجب ہے اور توحید ان کی یہ ہے کہ صفات الوہیت کی نفی کرتے ہین اور یہ کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ بے شک عالم بھی ہے اور قادر بھی ہے اور بصیر بھی ہے وغیرہ وغیرہ مگر صفت علم اور قدرت اور بصارت وغیرہ اُسکو حاصل نہین ہے مطلب اِن لوگون کا یہ ہے کہ صفات الٓہی ذات الٓہی سے جدا نہین ہین بلکہ تمام ایک ذات ہے اور ایک ہی مفہوم کیونکہ اگر صفات باری تعالیٰ کو اُسکی ذات کا عین نہ مانا جائیگا تو بہت سے قدما و معبود ثابت ہو جائینگے اور یہ کفر ہے جس طرح علماے سنت و جماعت کہتے ہین کہ صفات الٓہی ذات حق تعالیٰ کی عین نہین عالم ہے ایک علم کے ذریعہ سے اور قادر ہے قدرت کے ذریعہ سے اور مرید ہے ارادے کے وسیلے سے اور سمیع ہے سمع کے توسط سے اور بصیر ہے بصر کے وجہ سے اور حی ہے حیات کے سبب سے اور مکوّن ہے تکوین کے ذریعہ سے اور دلیل اُنکی اسپر یہ ہے کہ اگر مثلاً علم اور قدرت دونون عین ذات ہوتے تو علم اور قدرت ایک ہی چیز ہو جاتے علم نفس قدرت ہوتا اور قدرت عین علم اور دونون سے جو کچھ مفہوم ہوتا وہ ایک ہی چیز ہوتی اور اِسی پر باقی صفات کو خیال کر لینا چاہیے معتزلہ مین سے جس قدر ابو الحسین کے قبل گذرے ہین وہ اہل سنت کی تکفیر اِسوجہ سے کرتے ہین کہ یہ لوگ اللہ کے لیے صفات ثابت کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اعمال عباد کا خالق اللہ ہے مگر پھر یہ بات جاتی رہی

[۱] [illegible]

[۲] [illegible]

اور علماے معتزلہ کے نزدیک صفات ذات اور صفات فعل مین اس طرح فرق ہے کہ جن اوصاف الٰہی مین اثبات ونفی جاری ہو سکتی ہے وہ تو صفات فعل ہین جیسے کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے فلان کے بیٹا پیدا کیا یا اُسکے بیٹا پیدا نکیا یا زید کو رزق بخشا اور عمرو کو رزق نہ بخشا پیدا کرنا اور رزق بخشا صفات فعل ہین اور جن مین نفی جاری نہو سکے وہ صفات ذات ہین جیسے علم اور قدرت کہ یہ نہین کہہ سکتے کہ اللہ تعالیٰ عالم یا قادر نہین ہے اور اُن کے نزدیک کلام اور ارادہ بھی صفات فعل مین داخل ہین اور ابو الحسین اور جاحظ اور علاّف اور ابو القاسم بلخی اور محمود خوارزمی وغیرہ کی یہ راے ہے کہ ارادۂ الٰہی صرف یہ ہے کہ وہ کامون کے نفعون کو جان لیتا ہے اور اُسکا ارادہ علم مین منحصر ہے اور بعض معتزلہ کہتے ہین کہ ارادہ اور امر الٰہی دونون متحد ہین اور بعضون کے نزدیک ارادے کو امر لازم ہے[1] - اور ابو الحسین بصری کی راے یہ ہے کہ علم الٰہی معلومات کے تغیر کے ساتھ متغیر ہوتا رہتا ہے اور یہ علوم ذات الٰہی مین حادث ہوتے ہین[2] - اور تمام معتزلہ کا اِس بات پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے افعال اور احکام معلل ہین مخلوق کی مصلحتون کی رعایت کے ساتھ کوئی کام اللہ کا ایسا نہین جو غرض سے خالی ہو اور غرض اُن مین بندون کی بہتری اور بھلائی ہے اگر وہ غرض سے خالی ہون تو بیکار ہونا لازم آتا ہے اور یہ محال ہے کہ حکیم کے کام عبث ہون - اور کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کا کلام مرکب ہے حروف اور آواز سے اور حادث ہے قدیم نہین ہے اسی واسطے اُسکی ذات پاک کے ساتھ قائم ہونا تجویز نہین کرتے بلکہ کہتے ہین جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو اُسے کبھی لوح محفوظ مین پیدا کر دیتا ہے اور کبھی جبریل مین اور کبھی نبی مین اور اُنکے ہان کلام نفسی اور لفظی کی تفریق نہین اسی لیے قرآن کو مخلوق کہتے ہین اور اُنکا یہ مذہب ٹھہر گیا ہے کہ قرآن مجید خدا کا ایک جدید کلام ہے جو رسول اللہ کی نبوت کے ساتھ وجود مین آیا معتزلہ کہتے ہین کہ اُن لوگون پر کفر کا الزام کیون نہین قائم کرتے جو قرآن کو غیر مخلوق قرار دیتے ہین کیونکہ وہ دو ابدی وجود کے قائل ہین یہ امر ایسی بڑی گرمجوشی سے ظاہر کیا گیا کہ اُسکے سبب سے بہت سی آفتین بعض خلفاے عباسیہ کے ہاتھ سے اُس شخص پر آئین جس نے اُسکو غیر مخلوق قرار دیا چنانچہ مامون نے ۲۱۸ھ مین اسحاق بن ابراہیم حاکم بغداد کو حکم لکھا کہ تم قاضیون اور عالمون کو جمع کر کے اُنکے سامنے یہ مسئلہ پیش کرو کہ قرآن حادث و نو پیدا ہے پس جو شخص اِسکا اقرار کرے اُسے چھوڑ دو اور جو انکار

[1] دیکھو شرح جوہرۃ التوحید مؤلفہ ابراہیم بیجوری ۱۲

[2] دیکھو [illegible] مؤلفہ محمد بن حسین رازی ۱۲

Marfat.com

کرے اُسکے حال سے مجھے آگاہ کرو اُسنے بموجب حکم کے بغداد کے علما کو جمع کیا جن مین قاضی القضاۃ
بشر بن ولید کندی اور احمد بن حنبل اور قتیبہ اور علی بن جعد وغیرہ تھے اور اِن کو اسحاق نے
مامون کے حکم سے اطلاع دی اور اِن سے اِس باب مین اِن کے عقیدے کا حال استفسار کیا
سب سے اول بشر بن ولید سے کہا کہ تم قرآن کو کیا سمجھتے ہو جواب دیا کہ وہ خدا کا کلام ہے
اسحاق مین تم سے یہ نہین دریافت کرتا یہ بتاؤ کہ وہ مخلوق ہے یا نہین **بشر** اللہ ہر شے کا پیدا
کرنے والا ہے **اسحاق** کیا قرآن بھی شے مین داخل ہے **بشر** ہان **اسحاق** تو کیا قرآن
مخلوق ہے **بشر** وہ خالق نہین **اسحاق** مین تم سے یہ نہین پوچھتا۔ یہ بتاؤ کہ قرآن مخلوق ہے
بشر مین نے جو کچھ بیان کیا ہے اس سے زیادہ نہین کہہ سکتا۔ اسحاق نے منشی کو حکم دیا
اُسنے بشر بن ولید کا تمام بیان لکھ لیا بعد اِسکے اسحاق نے دوسرے علما سے پوچھا تو اُنھون نے
بھی وہی جواب دیا جو بشر نے دیا تھا پھر اسحاق نے امام احمد حنبل سے دریافت کیا کہ اِس باب
مین آپ کا کیا قول ہے اُنھون نے فرمایا وہ کلام خدا ہے **اسحاق** کیا وہ مخلوق ہے
احمد بن حنبل اِس سے زیادہ کہ وہ کلام خدا ہے مین کچھ نہین کہہ سکتا۔ بعد ازان اسحاق نے
قتیبہ اور عبداللہ بن محمد اور عبداللہ المنعم بن ادریس (وہب بن منبہ کے نواسے) اور اُن کے
گروہ سے پوچھا سب نے بالاتفاق جواب دیا کہ قرآن مجعول ہے کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے
إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ اور قرآن محدث ہے اور دلیل اسپر اللہ کا یہ قول ہے
وَمَا يَأْتِيهِم مِّن ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمَٰنِ مُحْدَثٍ إِلَّا كَانُوا عَنْهُ مُعْرِضِينَ (ایضاً) وَمَا يَأْتِيهِم
مِّن ذِكْرٍ مِّن رَّبِّهِم مُّحْدَثٍ إِلَّا اسْتَمَعُوهُ یہ دونون آیتین اس بات پر دلالت کرتی ہین
کہ ذکر یعنی قرآن محدث ہے اسحاق نے اِن سے دریافت کیا کہ جو شے مجعول ہے وہ مخلوق ہے
اُنھون نے جواب دیا ہان ایسا ہی ہے اسحاق نے کہا پس قرآن بھی مخلوق ہے ؟
اُنھون نے جواب دیا ہم قرآن کو مخلوق نہین کہہ سکتے لیکن وہ مجعول ہے۔ اسحاق نے ہر شخص
کا بیان لکھوا کر مامون کے پاس بھیجدیا اُسپر مامون نے حکم دیا کہ قاضی القضاۃ اور ابراہیم بن
مہدی کو دوبارہ اپنے پاس بلا کر اُن سے دریافت کرو اگر وہ قرآن کے مخلوق ہونے کا اقرار
کرلین تو بہتر ہے ورنہ اُنکو قتل کرڈالو سوا اُن کے دوسرے علما کو پابزنجیر میرے پاس بھیجدو

Marfat.com

اسحاق نے دوبارہ علما کو جمع کرکے مامون کا یہ حکم سنایا بشر اور ابراہیم اور دوسرے علما نے خلق قرآن کا اقرار کرکے اپنی جانین بچالین مگر یہ چار آدمی احمد بن حنبل - قواریری سجادہ اور محمد بن نوح خلق قرآن کے قائل نہوئے اسحاق نے اُن کے پیرون مین بیڑیان پہنا کر پھر دریافت کیا کہ قرآن مخلوق ہے اِس وقت ڈرکر سجادہ اور قواریری نے تو اقرار کرکے شکنجۂ عذاب سے نجات پائی اور رہا کردئے گئے مگر احمد بن حنبل اور محمد بن نوح کو اپنے قول پر اصرار رہا اسلیے یہ دونون مامون کے پاس پابجولان بھیجدے گئے معتصم اور واثق مامون کے جانشینون نے اُسکی پیروی کی اور جولوگ اِس راے کے خلاف تھے اُن کے تازیانے لگوائے اور قید کیا بلکہ قتل بھی کرایا آخرکار جب متوکل واثق کا جانشین ہوا تو اُسنے یہ تنسیخ احکامات سابق اِن تکلیفون کا خاتمہ کردیا اور جولوگ اِس وجہ سے مقید تھے اُن کو رہا کیا اور اِس بارے مین اُنکو اُنکے عقیدے پر چھوڑا۔ معتزلہ کا مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماے صفات وافعال توقیفی ہین یعنی اُس ذات پاک پر کسی نام کا اطلاق حقیقۃً اور مجازاً بغیراذن شارع کے درست نہین معتزلہ کے نزدیک رضامندی اور ناراضی اللہ تعالیٰ کی صفات نہین ہوسکتی ہین کیونکہ اللہ پر احوال متغیر نہین ہوتے پس جہان اُسنے اپنی رضا اور غصے کا ذکر کیا ہے وہان مراد ان سے جنت اور دوزخ ہے اور اہلِ سنت کی راے یہ ہے کہ رضامندی اور ناراضی اصلی معانی مین خدا کی صفات ہین جنت ودوزخ ان سے مراد نہین۔ اور اللہ تعالیٰ کے کلام مین کذب محال ہے اور اِسکی دو وجہین ہین ایک یہ کہ کذب قبیح ہے اور عقل سلیم گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قبیح کام نہین کرتا دوسرے یہ کہ کذب مصلحت عام کے خلاف ہے کیونکہ جب لوگون کو یہ معلوم ہوجائیگا کہ اِس کلام مین جھوٹ بھی ہے تو وہ اعتبار نہ کرینگے اور جو کچھ عذاب وثواب کا بیان اور آخرت کا حال اُس کلام مین ہوگا سب کو نہین مانینگے اور جو چیز کہ تمام عالم کے واسطے اصلح ہے وہ اللہ پر واجب ہے پس واجب کا چھوڑنا اُسکی ذات پاک سے بعید ہے دیدار الٰہی کا انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ رویت کے لیے شرائط درکار ہین جاتے کا سالم ہونا اور مرئی کا جسم دار وکثیف ورنگین ہونا نظر کے سامنے آجانے سے اُسکی رویت کا ممکن ہونا اور رائی ومرئی مین مسافت کا متوسط ہونا نہ نہایت دور ہو نہ بہت نزدیک اور مقابلہ دونون مین ہونا اور حجاب درمیان مین نہونا اور کہتے ہین رویت بدون مکان وبدون جہت کے

یعنی بغیر ان شرائط مذکورۂ بالا کے محال ہے۔ اشیا مین حسن و قبح انکے نزدیک عقلی ہے جیسا کہ رائے ماترید یہ کی ہے مگر فرق یہ ہے کہ ماتریدیہ کے نزدیک حسن و قبح عقلی اس بات کو نہین چاہتا کہ بندے کے لیے اُس مین حکم الٰہی صادر ہو اور معتزلہ کہتے ہین کہ حسن و قبح عقلی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم کا موجب ہے اسلیے کہ اُسکے سوا کوئی اور حاکم نہین ہے اگر بالفرض نہ شرع ہوتی نہ رسول مبعوث ہوتے اور اللہ تعالیٰ افعال ایجاد کرتا تب بھی یہ احکام اسی طرح واجب ہوتے جس طرح شرع نے اب واجب کیے ہین مگر جن لوگون نے یہ لکھا ہے کہ معتزلہ کے نزدیک حاکم عقل ہے نہ خدائے تعالیٰ یہ بیان اُنکا صحیح نہین معتزلہ مسلمان تھے اور کوئی مسلمان ایسی بات کہنے کی جراءت نہین کرسکتا بلکہ وہ تو یہ کہتے ہین کہ عقل بعض احکام الٰہی کے پہچاننے کا آلہ ہے برابر ہے کہ اُنکی نسبت شرع وارد ہو یا نہو اور یہی اکابر حنفیہ سے بھی منقول ہے شرح مسلم الثبوت مین بحر العلوم نے اسی طرح لکھا ہے اور بعض نے متاخرین حنفیہ اور معتزلہ کے مذہب کے فرق کو اس عبارت مین بیان کیا ہے کہ حنفیہ کے نزدیک عقل ایک آلہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ بذریعہ شرع کے کہ وہ کھولنے والی ہے فعل کے حسن و قبح پر اطلاع دیتا ہے ایجاب عقل کا کام نہین بلکہ یہ کام اللہ کا ہے اور معتزلہ کے نزدیک عقل واجب کرنے والی ہے پس جب عقل نے حسن و قبح کو دریافت کرلیا تو مقتضائے حسن و قبح اللہ تعالیٰ اور بندون پر واجب ہوگیا اور جو چیز عقل مین نہین آسکتی وہ واجب نہین اسی وجہ سے معتزلہ عقائد کے متعلق ہر اُس چیز کو نہین مانتے جو عقل سے مدرک نہو سکے مثلاً رویت الٰہی اور عذاب قبر اور میزان اور صراط وغیرہ کے منکر ہین۔ اور معتزلہ کا قول ہے کہ بندہ اپنے افعال اختیاریہ کا خالق ہے اور بعض افعال اُس سے بطریق مباشرت کے پیدا ہوتے ہین اور بعض بطریق تولید کے معنی تولید کے یہ ہین کہ فاعل کے ایک فعل سے دوسرا فعل واجب ہوجائے جیسے انگلی کا ہلنا واجب کردیتا ہے چھلے کے ہلنے کو اگرچہ اس دوسرے کام کا بندہ اصلاً قصد نہین کرتا مگر موجد انکا بھی وہی ہوتا ہے ہان اس قدر ہے کہ ایک اور فعل کا توسط ضرور ہوتا ہے اور چونکہ انکے نزدیک بندہ اپنے افعال کا خالق ہے اسلیے جزا اُن افعال کی حقیقۃً خدا پر حق بندونکا ہے۔ اور امر غیر اللہ کے ارادے سے ہوتا ہے اور کفر و عصیان بندے سے باختیار خود ہوتے ہین خدا کے ارادے اور مشیت کو اس مین دخل نہین بلکہ وہ ہر مخلوق سے ارادہ اسلام و طاعت کا کرتا ہے چنانچہ حکم کرتا ہے اسلام و طاعت کا

اور گناہ وکفر سے ممانعت کرتا ہے تو انکی نسبت ارادہ بھی نہین کرتا اور اکثر معتزلہ کہتے ہین کہ استطاعت
یعنی قدرت فعل سے قبل ہوتی ہے یہی راے ماتریدیہ کی ہے اور بعض معتزلہ مثل نجار اور محمد بن
عیسیٰ اور ابو عیسیٰ وَرّاق وغیرہ کا مذہب یہ ہے کہ قدرت فعل کے ساتھ ہوتی ہے جو راے
اشاعرہ کی ہے اور معتزلہ کہتے ہین کہ تکلیف عدم کے ساتھ بھی متعلق ہوتی ہے اور کہتے ہین کہ مقتول
کی موت قاتل کے قتل سے پیدا ہوتی ہے اِسی طرح مسموم کی موت زہر دینے والے کے فعل سے
پس یہ موت بندے کے افعال مین سے ہے خدا کا فعل نہین اگر قاتل اُسے قتل نکرتا یا زہر دینے والا
زہر ندیتا تو جو وقت اُسکی موت کا خداے تعالیٰ نے مقدر کیا تھا اُسوقت تک جیتا قاتل نے
تقدیر الٰہی کو بدل ڈالا اسی لیے اُسکا یہ فعل شرعًا وعقلًا ممنوع ہوتا ہے اور کعبی کے نزدیک مقتول
کے لیے دو اجل ہین ایک قتل دوسرے موت اگر وہ قاتل کے ہاتھ سے مارا نہ جاتا تو اپنے وعدے تک
یعنی موت کے وقت تک جیتا اگرچہ عمومًا معتزلہ اسکے قائل ہین کہ مقتول اپنے وعدے پر جو خدا نے
اُسکے لیے مقرر کر دیا ہے نہین مرتا ہے فرق دونون رایون مین یہ ہے کہ جمہور کے نزدیک تو قتل و
موت دونون پر لفظ موت کا اطلاق درست ہے اور کعبی کہتا ہے کہ قتل کو موت نکہنا چاہیے موت
وہی ہے جو اپنے وعدے پر مرے مطلب یہ ہے کہ اللہ کے فعل کا نام موت ہے اور بندے کے فعل کا
نام قتل- اور انکے نزدیک تکلیف مالایطاق کے ساتھ بندے کا مکلف ہونا عقل بھی تجویز نہین کرتی
اور معتزلہ کہتے ہین کہ حرام رزق نہین کیونکہ رزق وہ مملوک ہے جسکو مالک کھائے اور شارع نے
اُس مین تصرف کرنیکا حکم بھی دیدیا ہو اِس صورت مین شراب اور سور جو کسی مسلمان کے مملوک ہون
رزق نہون ہو سکتے اِسلیے کہ شارع نے ان مین تصرف کرنے کی اجازت نہین دی ہے اِس سے یہ
لازم آتا ہے کہ جس شخص نے عمر بھر حرام چیز کھائی تو اُسنے رزق الٰہی نہین کھایا وہ اپنے طور پر پیٹ پالتا رہا
حالانکہ ہر جاندار کو اللہ ہی رزق پہونچاتا ہے اور ہدایت وضلالت انسان بطریق مباشرت کے
پیدا کرتا ہے اور پھر کامیابی آنکی اِس مباشرت سے بطور تولید کے پیدا ہوتی ہے خداے تعالیٰ
کے پیدا کرنے کو ان مین دخل نہین اور نہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کو اُن سے تعلق ہے اور اصلح
ولطف اور ثواب وعذاب اور آلام کا عوض یہ پانچ چیزین حق تعالیٰ پر واجب ہین ورنہ بخل
لازم آتا ہے اسلیے کہ جب اُسکے اختیار مین یہ ساری باتین ہین اور اُن کے واسطے کوئی مانع بھی

Marfat.com

نہین ہے تو پھر اِسکا ترک کرنا بخل کیونکر نہوگا اور یہ عیب ہے جس سے ذات باری منزہ ہے اور یہ کفار وفساق کو ہمیشہ دوزخ مین رکھنا اور کبھی عذاب سے نجات نہ دینا یہی اُنکے واسطے آخرت مین اصلح ہے اور اُن کے اعمال کو باطل کرنا اور اُنپر سنت فرمانا یہ دنیا مین اُن کے لیے اصلح ہے اور کہتے ہین عرش سے مراد ملک ہے اور کرسی سے علم اس آیت مین وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کرسی کو علم کے معنے مین کہتے ہین یعنی علم الٰہی مین آسمان اور زمین کی سمائی ہے یہی رائے شیعہ کی ہے۔ اور تمام معتزلہ کا اسپر اتفاق ہے کہ اگر معدوم کی ذات وحقیقت باطل ہو جائے تو اُسکا اعادہ محال ہے اور اہل سنت کے نزدیک اعادے کی صحت اسپر موقوف نہین کہ عدم مین ذات باقی رہے اور معتزلہ کی یہ بھی رائے ہے کہ اعادہ جواہر کا صحیح ہے اور اُن اعراض کا اعادہ جو باقی نہین رہتے ممنوع ہے اور جو اعراض باقی رہتے ہین اور وہ متولدات مین سے نہین ہین تو اُنکا اعادہ بالاتفاق صحیح ہے اور متولدات کے اندازے مین خلاف ہے اور قبر کے عذاب وثواب اور سوال منکر ونکیر کے منکر ہین مگر صالحی کہتا ہے کہ تعذیب وتنعیم بلا زندہ کرنے میت کے واقع ہوگی اور ابو علی جبائی وغیرہ بعض معتزلہ منکر ونکیر نام رکھنا ناپسند کرتے ہین۔ علامات قیامت کے منکر ہین یاجوج وماجوج اور دجال کے خروج کے قائل نہین ہین۔ بعضے معتزلہ کہتے ہین کہ میزان کا ہونا جائز ہے مگر ثبوت کے قائل نہین اور بعضے کہتے ہین کہ یہ بات محال ہے اور کہتے ہین کہ قرآن مین جو وزن اور میزان کا ذکر ہے اُسکا یہ مطلب ہے کہ پورا پورا انصاف کیا جائیگا ذرا فرق نہوگا اس بیان سے در اصل ترازو مراد نہین کیونکہ اعمال اعراض ہین اُنکا تُل سکنا ممکن نہین کیونکہ ہلکا بھاری ہونا جواہر کی شان ہے اور خدائے تعالیٰ اِن سب کا عالم بھی ہے پھر تولنے کا کیا فائدہ اور نیکی بدی کے صحیفے ہاتھون مین دینا بھی عبث ہے اور کراماً کاتبین کے بھی منکر ہین اسلیے کہ بندہ جو کچھ کرتا ہے اللہ اُس سے بخوبی واقف ہے اور محافظین کی وہان ضرورت ہوتی ہے جہان علم حاصل نہو سکے پس کراماً کاتبین اُس صورت مین ہوتے کہ اللہ تعالیٰ جاہل ہوتا اور جو بندے کرتے اُسکا علم اُسے نہوتا اور حوض کوثر ثابت نہین کرتے اور ابو الہذیل اور بشر بن معتمر پل صراط کے جواز کے قائل ہین مگر اُسکے وقوع کے منکر ہین اور اکثر معتزلہ بالکل منکر ہین جواز کے بھی قائل نہین اور جبائی کے اقوال دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اِس بارے مین متردد ہے۔ اور دوزخ

Marfat.com

وجنت اب موجود نہین ہین قیامت کو موجود ہونگے اور جب اللہ تعالیٰ نفخہ اولیٰ کا حکم دیگا تو سارے آسمان وزمین اور جنت و دوزخ اور ارواح فنا ہو جائینگی پھر قیامت کے دن اللہ دوبارہ اُنھین پیدا کریگا۔ اور یہ کہتے ہین کہ ایمان کی حقیقت مین تصدیق کے ساتھ اعمال بھی داخل ہین اِسلیے اِن کے نزدیک مرتکب کبیرہ مؤمن نہین ایمان سے خارج ہے مگر ایسے شخص کو کافر اسواسطے نہین جانتے کہ صحابہ اور قضاۃ مرتکب کبیرہ پر زنا اور شرب خمر وغیرہ مین حد جاری کیا کرتے تھے اور اپنے ملک سے بدر نہین کرتے تھے اور نہ قتل کراتے تھے اور اُنکی لاشون کو مسلمانون کے مقابر مین دفن ہونے دیتے تھے حالانکہ کافر کے ساتھ ایسے معاملات بالاجماع ناجائز ہین اور اسی کا نام اُنھون نے منزلۃ بین المنزلتین رکھا ہے منزلتین کفر و ایمان ہوئے اور درمیانی منزل فسق ہے پس ایسا شخص فاسق ہے اور شرک کا نہ بخشنا شرعًا وعقلاً ممتنع کہتے ہین جیسا کہ ماتریدیہ کا مذہب ہے اور گناہ کبیرہ بھی بغیر توبہ کے اُن کے نزدیک نہین بخشے جائین گے اور یَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِکَ لِمَنۡ یَّشَآءُ مین ذنوب کو توبہ کے ساتھ مقید کرتے ہین اور بعض معتزلہ کی رائے یہ ہے کہ جب بندہ کبائر سے اجتناب کرتا ہے تو اُسکے لیے عذاب ہونا جائز نہین بلکہ وہ واجب العفو ہے بعض شفاعت کے منکر ہین اور بعض حق غیر صاحب کبیرہ مین شفاعت جائز رکھتے ہین اِن کے نزدیک تین قسم کے لوگون کی شفاعت ہوگی (۱) جو کبائر سے بچتے ہین اور صغائر کا ارتکاب کرتے ہین تو انکے صغائر کی معافی کے لیے انبیا و ملائکہ کی شفاعت ہوگی (۲) جو کبیرہ کرکے توبہ کرلیتے ہین تو ایسون کی توبہ قبول ہونے کے لیے انبیا و ملائکہ کی شفاعت ہوگی (۳) جو کبائر و صغائر سے بچتے ہین اُن کی شفاعت زیادتی ثواب کے لیے انبیا و اولیا کی طرف سے ہوگی غرض عذاب کبائر سے نجات پانے کے لیے شفاعت نہ ہوگی اور اگر مرتکب کبیرہ توبہ کیے بغیر مرجائے گا تو ہمیشہ دوزخ مین رہیگا انھون نے اس امر پر اتفاق کیا ہے کہ جب مسلمان متقی مرتا ہے یا گناہگار توبہ کرکے مرتا ہے تو مستحق ثواب کا ہوتا ہے اور جب بغیر توبہ کے گناہ کبیرہ سے جسکا اُسنے ارتکاب کیا ہے مرگیا تو وہ ہمیشہ عذاب کا مستحق ہوتا ہے لیکن اس کا عذاب کفار کے عذاب سے خفیف ہوتا ہے اسکو وعد و وعید کہتے ہین وہ یہ بھی کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندون پر امتحانًا بذریعہ انبیا علیہم السلام کے احکام بھیجے ہین تاکہ احکام کا نہ ماننا اُن کی ہلاکت پر

Marfat.com

شہادت ہو اور اُن کی راے یہ ہے کہ ایمان باطن سے تعلق رکھتا ہے اور اسلام ظاہر سے چنانچہ اِن کے نزدیک فاسق مسلم ہے نہ مؤمن۔ شرح عمدۂ نسفی مصنفۂ علامۂ نکساری مین ہے کہ عامۂ معتزلہ کا یہ مذہب ہے کہ جو شخص ارکان دین یعنی توحید و نبوت و نماز و روزہ وغیرہ کا اعتقاد بطور تقلید کے رکھے تو ایسا شخص نہ مؤمن ہے نہ کافر اور ابو ہاشم کے نزدیک کافر ہے پس اسکی راے یہ ہے کہ جب دلیل عقلی سے اعتقاد ثبوت کو پہونچے اُس وقت مؤمن تسلیم کرنا چاہیے اور معتزلہ میثاق لینے کے منکر ہین اور کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے کسی سے کلام نہین کیا نہ آدمؑ سے نہ نوحؑ سے نہ ابراہیمؑ سے نہ موسیٰؑ سے نہ عیسیٰؑ سے نہ محمدؐ سے نہ جبرئیلؑ سے نہ میکائیل سے نہ اسرافیلؑ سے علیہم السلام اور نہ حاملان عرش سے اور نہ انکی طرف دیکھے گا جیساکہ شیطان اور یہود و نصاریٰ سے بات نہین کرتا ہے۔ اور معتزلہ کہتے ہین کہ عقل نہین تجویز کرتی کہ انبیا سے عمداً کبائر سرزد ہون اور انبیا مین سے کسی ایک کی فضیلت کے دوسرے پر قائل نہین سب کو برابر جانتے ہین اور کرامات اولیا کا انکار کیا ہے اِس وجہ سے کہ اولیا سے خرق عادت کے وقوع مین معجزے کے ساتھ اشتباہ ہوگا پھر اس صورت مین نبی اور غیر نبی مین تمیز کرنا مشکل ہے مگر ابو الحسین بصری معتزلی اور اُس کا شاگرد محمود خوارزمی کرامات اولیا کے قائل ہین۔ اور معراج کے منکر ہین کہتے ہین کہ اُسکا ثبوت خبر آحاد سے ہے اور خبر واحد عمل کو واجب کرتی ہے نہ اعتقاد کو مگر بیت المقدس تک جانے کے منکر نہین۔ اور معتزلہ انبیا مین باہمی تفضیل کے قائل نہین سب کو برابر اور ہم رتبہ جانتے ہین پس آنحضرت کی فضیلت انبیا پر نہین مانتے اور اُن کے نزدیک مجتہد کی راے مین کبھی غلطی نہین ہوتی جیساکہ عامۂ متکلمین اشاعرہ کی راے ہے۔ اور انکا عموماً یہ قول ہے کہ ملائکہ علوی افضل ہین انبیا سے۔ اور امامت مین یہ لوگ آپس مین اختلاف کرتے ہین بعض کہتے ہین نصًا ہے بعض کہتے ہین اختیاراً ہے اور اُنکے نزدیک امام کا مقرر کرنا مخلوق پر واجب ہے بعض کے نزدیک یہ وجوب دلیل عقلی سے ثابت ہے اور عامۂ معتزلہ کا یہ مذہب ہے کہ دلیل شرعی سے ثابت ہے اور امام کا معصوم ہونا واجب نہین اور نہ اُسکا قرشی ہونا مشروط ہے اور ان کے نزدیک عبادت کا ثواب سوا فاعل کے غیر کو نہین پہونچتا خواہ عبادت مالی ہو یا بدنی خواہ مرکب ہو مال اور بدن سے کیونکہ قضا و قدر نہین بدل سکتے پس دعا لغو ہے کچھ اُس سے فائدہ نہین ہو سکتا جس بات کی

Marfat.com

دعا کی جاتی ہے اگر وہ مقدر کے مطابق ہے تو اُسکی خواستگاری فعل عبث ہے اور اگر مخالف ہوگی
تو اُسکا موجود ہونا ناممکن ہے اسی سبب سے ان کے مردے استغفار اور صدقات سے کہ نجات کا
بڑا وسیلہ ہین محروم رہتے ہین اور سارے معتزلہ سوا کعبی اور ابو الہذیل اور ابو الحسین بصری کے
یہ کہتے ہین کہ معدوم بھی ایک شے ہے اور عالم واقع مین ثابت ہے مگر اسی قدر ہے کہ اُسکو وجود
نہین ملا ہے اگر وجود مل جائے تو وہ موجود ہو جائے اس مرتبے کو انکی اصطلاح مین ثبوت اور تقرر کا
مرتبہ کہتے ہین اور دلیل اُنکی یہ ہے کہ ممکن اپنے وجود کے قبل یا تو واجب ہوگا یا ممتنع اور ان دونون
صورتون مین وجود کے وقت انقلاب لازم آتا ہے پس یہ غلط ہے تو یہی رہا کہ ممکن اپنے وجود سے بیشتر بھی
ممکن ہوگا اور امکان ایک ایسی صفت ہے جس کے لیے موصوف کا ہونا ضرور ہے تو دیکھنا چاہیئے کہ وہ
ثابت ہے یا موجود ہے اگر موجود ہوگا تو پھر وجود اُسکو حاصل ہونا تحصیل حاصل ہے اسلیے یہ باطل ہے
پس باقی یہ رہا کہ وہ ثابت ہوگا یہی مدعا ہے یعنی ممکن اپنے عدم کے وقت مین ثابت ہے اور موجود
نہین ہے اور منشا اس قول کا یہ ہے کہ ان لوگون کے نزدیک وجود مین اور ماہیت مین فرق ہے
کبھی ماہیت ہوتی ہے اور اُسکو وجود عارض نہین ہوتا یہی مرتبہ تقرر کا ہے اسی کو معدوم ثابت
کہتے ہین مگر موجود نہین کہہ سکتے موجود جب کہین گے کہ اُسکو وجود مل جائے اور اس قسم کے معدوم مین
ممکن کی قید اسواسطے لگا دیتے ہین کہ جو معدوم ایسا ہو بلکہ ممتنع ہو اُسکو تقرر کا مرتبہ حاصل نہین ہوتا
وہ بالاتفاق کچھ چیز نہین اور صوفیہ بھی اعیان ثابتہ کے عالم کی پیدایش سے قبل قائل ہین - اور
اشاعرہ و ماتریدیہ و حنابلہ کہتے ہین کہ معدوم کچھ بھی نہین ممتنع ہو یا ممکن کیونکہ ان کے نزدیک وجود
اور نفس حقیقت یا ماہیت مین ذرا فرق نہین وہین جب وجود نہوگا تو ماہیت بھی نہوگی اور یہ بات
نامعقول ہے کہ ایک چیز سے عالم عدم مین وجود منفک ہو اور پھر اُسکو کسی قسم کا ثبوت ہو اگر اُسکو
عالم عدم مین تقرر حاصل ہوگا تو وہ ایک ہی وقت مین موجود بھی ہوگی اور معدوم بھی ہوگی
اور یہ بالکل خلاف قیاس ہے اسلیے کہ وجود کے کوئی اور معنے ہی نہین سوا ثبوت اور تحقق اور
تقرر کے معدوم بھی کہنا اور اُسکے واسطے ثبوت بھی ڈھونڈھنا جو بلا شبہہ حرکات و سکنات کو
چاہتا ہے بالکل سفسطہ ہے اور معدوم ثابت کے ابطال کی بڑی ضرورت اسلیے ہے کہ اہل سنت
اس بات کے مقر ہین کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کوئی چیز باہر نہین اور معدومات کے ثبوت کی

صورت مین یہ جائز ہو جائیگا کہ بعض معدومات ثابت سے تو قدرت کو تعلق حاصل ہووے اور بعض کے ساتھ کسی خصوصیت کی وجہ سے نہو بلکہ علی العموم معدومات ثابت مقدوریت کے دائرے سے نکل جائینگے اِسلیے کہ جس کو عدم مین ثبوت حاصل ہوگا وہ ازلی ہوگی پس قدرت الٰہی اُنکی ذات کے ساتھ کس طرح متعلق ہوسکتی ہے پھر اگر قدرت کا تعلق ان سے مانا جائیگا تو اسی قدر کہ وجود اسنے عطا کیا پس خدائے تعالیٰ ممکنات کا خالق اصلی اور موجد نہین بن سکتا اور نہ اُسکو کسی چیز کی ایجاد پر قدرت ہوسکتی ہے اور یہ کفر صریح ہے۔ معتزلہ کا مذہب یہ ہے کہ ان چار حالتون مین اہل قبلہ کا خون مباح و حلال ہے (۱) جب کبیرہ کا ارتکاب کرے (۲) کوئی بدعت اُس سے حادث ہو (۳) سلطان سے بغاوت کرے (۴) فرائض کو ترک کرے اور ترک کو حلال جانے معتزلہ اہلِ سنت کے ساتھ پانچ باتون مین بحث رکھتے ہین (۱) مسئلہ صفات (۲) مسئلہ رویت (۳) مسئلہ وعد و وعید (۴) مسئلہ ایجاد افعال (۵) مسئلہ مشیت۔

ابن حزم نے ملل و نحل مین کہا ہے کہ معتزلہ کا عمدہ کلام وعد اور وعید اور قدر مین ہے پس جو کوئی یہ کہے کہ قرآن غیر مخلوق ہے اور قدر کو ثابت کرے یعنے یہ کہے کہ بندے کے سارے افعال اللہ کی قضا و قدر سے ہین اور آخرت مین اللہ کے دیدار ہونے کا اقرار کرتا ہو اور جو صفات الٰہی قرآن و حدیث مین مذکور رہے اُنھین ثابت کرے اور صاحب کبیرہ کو دائرہ ایمان سے خارج نکرے وہ معتزلی نہین اگرچہ تمام عقائد مین معتزلہ کے ساتھ موافقت رکھتا ہو۔ یہ بیان مجتمعا معتزلہ کے عقائد کا ہے۔ بعض بعض باتون مین ان مین آپس مین اختلاف ہے۔ ابو ہذیل علاف نے دس مسئلون مین اپنے اصحاب کا خلاف کیا ہے اور ابراہیم بن سیار نظام نے تیرہ مسئلون مین معتزلہ کے ساتھ مخالفت کی ہے اور بشر بن معتمر نے چھ مسئلون مین اپنے اصحاب کا خلاف کیا ہے اور معمر بن عباد سلمی نے چار مسئلون مین اپنے اصحاب سے مخالفت کی ہے اور ابو موسیٰ مزدار نے تین مسئلون مین اپنے اصحاب سے خلاف کیا ہے اور ہشام بن عمرو غوطی نے سات مسئلون مین اپنے اصحاب سے مخالفت کی ہے اور عمرو بن بحر جاحظ نے پانچ مسئلون مین اپنے اصحاب سے خلاف کیا ہے اور ثمامہ بن اشرس نمیری نے چھ مسئلون مین اپنے اصحاب سے خلاف کیا ہے۔

ابو الحسین بن ابی عمرو خیاط اور اُسکے متبع معتزلۂ بغداد کہلاتے ہین اور محمد بن عبد الوہاب جبائی اور

Marfat.com

اُسکا بیٹا ابو ہاشم اور اُنکے متبع معتزلہ بصرہ مشہور ہین۔ وسن مسلمون کے اندر معتزلہ بغداد و بصرہ مین اختلاف ہے اور جبائی اور اُسکے بیٹے مین مسئلہ حال اور مسئلہ صلاح و اصلح مین اختلاف ہے۔ اور احمد بن حائط نے اپنے اُستاد نظام کے مذہب پر تین باتین زیادہ کی ہین (۱) تناسخ کا قول (۲) آیات اور اخبار جس قدر رویت الٰہی کے باب مین وارد ہین اُنھین رویت عقل فعال پر حمل کیا (۳) قیامت کو مسیح محاسب ہونگے اسلیے معتزلہ بہت سے فرقے ہوگئے ہین ان مین سے ایک دوسرے کی تکفیر کرتا ہے۔ اکثر معتزلہ فقہیات مین مقلد مذہب حنفی کے تھے جب اُنپر الزام عائد ہوتا تھا کہ فقہ مین روایت و درایت تو امام صاحب کی تسلیم کرتے ہو پھر اُنکے عقائد جو اُنکی کتاب فقہ اکبر مین مصرح ہین کیون نہین مانتے تب انھون نے یہ حیلہ اختراع کیا کہ امام صاحب نے کوئی کتاب تصنیف نہین فرمائی ہے اور فقہ اکبر محمد بن یوسف معروف بہ ابی حنیفہ بخاری کی تصنیف ہے [ل]

اول واصلیہ یہ ابی حذیفہ واصل بن عطا کے متبع ہین اس فرقے کو کبھی حسن بصری کی طرف منسوب کرکے **حسنیہ** بھی کہتے ہین واصل کا اعتزال چار قواعد پر چکر کھاتا ہے ایک نفی صفات الٰہی دوسرے قول بقدر تیسرے مرتکب کبیرہ درمیان منزل کفر و ایمان کے ہے چوتھے مرتکب کبیرہ ہمیشہ دوزخ مین پڑا رہیگا۔ ایک قول اُسکا یہ بھی ہے کہ اصحاب جمل و صفین اور قاتلان حضرت عثمانؓ اور جانبداران حضرت عثمانؓ مین سے ایک گروہ غیر معین مخطی ہے پس حضرت علی اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم مین جنگ جمل کے بعد سے اہلیت شہادت کی نہین رہی تھی ان کا قول متروک ہے حضرت عثمانؓ کا حال مرتکب کبیرہ کا سا ہونا جائز بتاتا تھا اور واصل حضرت علیؓ کو حضرت ابوبکر و عمرؓ پر فضیلت دیتا تھا اگرچہ شیخین کی امامت کا قائل تھا اور کہتا تھا کہ انعقاد امامت کا آدمیون کے اختلاف اور فتنے کے زمانے مین نہین ہوتا ہے امت جس وقت کہ مجتمع ہوکر ظلم و فساد ترک کرے تب کہین وہ محتاج سیاست کرنے والے امام کی ہوتی ہے پھر جبکہ نافرمان و فاجر ہوکر اپنے والی کو قتل کرڈالے تو پھر

ل ملا علی القاری ابراہیم سے بقدر شرح فقہ اکبر مین فرمایا ہے وما نقل من بعض سفلة المعتزلة وجهلة المتعزلة من ان الامام ابا حنيفة ليس له كتاب وان هذا الكتاب لمحمد بن يوسف المعروف بابي حنيفة البخاري فهو غلط صريح وشطط فضيح اختلقوه من حيث ان هذا الكتاب فيه ابطال قواعدهم واهمال عقائدهم الخ اور پر والی سے کتاب مناقب امام صاحب بن بزازیہ فان قلت ليس لابي حنيفة كتاب مصنف قلت هذا كلام ۱۲

امامت کسی کے لیے منعقد نہین ہوتی ہے اِسی بنیاد پر کہتا تھا کہ امامت علی مرتضیٰ کی منعقد نہین ہوئی اول اول واصل ہی نے احکام شرعیہ کی تقسیم کی اور کہا کہ حق کے ثبوت کے چار طریقے ہین قرآن ناطق حدیث متفق علیہ اجماع امت و عقل و حجت یعنی قیاس واصل نے اور بھی چند مسائل اور اصطلاحین قائم کین مثلاً یہ کہ عموم و خصوص دو جداگانہ مفہوم ہین۔ نسخ صرف امر و نواہی مین ہوسکتا ہے اخبار و واقعات مین نسخ کا احتمال نہین ان مسائل کے لحاظ سے اصول فقہ مین اولیت کا فخر واصل کی طرف منسوب کیا جاسکتا ہے لیکن یہ اُسی قسم کی اولیت ہوگی جس طرح نحو کے دو تین قاعدون کے بیان کرنے سے کہا جاتا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فن نحو کے موجد ہین اور واصل ہی نے علم کلام مین اول تصنیف کی تھی یہ شخص سنہ ۸۰ ہجری مین مدینے مین پیدا ہوا تھا اور سنہ ۱۳۱ ہجری مین مرگیا۔

دوم عَمرُیہ یہ عمرو بن عبید کے اصحاب ہین جو واصل بن عطا کا شاگرد تھا اسکا مذہب بھی مثل واصلیہ کے ہے اور واصل کی طرح یہ بھی کہتا ہے کہ فتنہ و فساد کے زمانے مین امامت منعقد نہین ہوتی اسی وجہ سے حضرت علیؑ کی امامت کے منعقد ہونے کا قائل نہ تھا مگر اِس مسئلے مین منفرد ہوا کہ اصحاب جمل صفین اور جو حضرت عثمان کے جھگڑے مین شریک رہے وہ تمام فاسق ہین اور مسائل قدر مین قدریہ کے مطابق ہے بلکہ بہت بڑھا ہوا ہے یہ شخص یزید ناقص بن ولید بن عبدالملک بن مروان کے داعیون مین سے تھا بنی امیہ کی حکومت کے زمانہ مین اس یزید نے اپنے چچازاد بھائی ولید کو خلافت سے دور کرنے کے لیے بہت کچھ سازشین کین اور اسکو بدنام کرکے ایک گونہ اپنے مقصد دلی کے حاصل کرنے مین کامیابی حاصل کرلی اور داعیون کی کوشش سے عوام کا میلان طبع یزید کی طرف یوماً فیوماً بڑھتا گیا یزید درپردہ لوگون سے بیعت لینے لگا اور اپنے داعیوں کو اطراف و جوانب بلاد اسلامیہ کی طرف بھیجتا رہا اور آخرکار جمادی الاخری سنہ ۱۲۶ ہجری مین ولید کو قتل کرکے خود خلیفہ ہوگیا پھر جب سنہ ۱۳۶ ہجری مین ابوجعفر منصور عباسی خلیفہ ہوا تو اُسکی امامت کا قائل ہوگیا۔ سمعانی نے کتاب انساب مین کہا ہے کہ جب یہ اختلاف ہوا کہ خوارج تو مرتکب کبیرہ کو

Marfat.com

کافر کہنے لگے اور ایک جماعت نے کہا اگرچہ انھون نے فسق کیا مگر مؤمن ہین تو واصل نے دونون گروہ سے اختلاف کیا اور کہا مرتکب کبیرہ نہ مؤمن ہے نہ کافر تو حسن نے اپنی مجلس سے اُسے بند کر دیا اور واصل نے بھی اُنھین چھوڑ دیا اور عمرو بن عبید واصل کی صحبت مین شریک ہو گیا اِس لیے دونون اور اُن کے متبع معتزلہ کہلانے لگے۔

سوم ہذیلیہ ابو ہذیل حمدان بن ہذیل علاف شیخ المعتزلہ کے پیرو ہین بعض نے ابو ہذیل کا نام محمد لکھا ہے اس نے عثمان بن خالد طویل شاگرد واصل بن عطا سے علم حاصل کیا تھا اور استطاعت کو ایک عرض منجملہ اعراض کے بتاتا تھا اور کہتا تھا کہ استطاعت صحت وسلامتی کا نام نہین ہے اور کہتا تھا کہ افعال دل اور افعال اعضا مین فرق ہے اور اُسکا زعم یہ تھا کہ بندے کے افعال بغیر اسکی قدرت کے سرزد نہین ہو سکتے اور استطاعت حالت فعل مین قدرت کے ساتھ ہوا کرتی ہے اور افعال اعضا کو بندے کی قدرت کے بدون بھی جائز بتاتا تھا اور کہتا تھا کہ فعل اعضا سے قدرت مقدم ہوتی ہے اور کعبی نے ابو ہذیل سے نقل کیا ہے کہ اُسکا اعتقاد یہ تھا کہ اللہ تعالی کا ارادہ اُسکی مراد سے غیر ہے اور دلیل اسپر یہ ہے کہ ارادہ اُسکا شے کا پیدا کرنا ہے اور شے کے پیدا کرنے مین اور نفس شے مین فرق ہے اور کہتا تھا کہ اللہ تعالی کو سمیع اور بصیر کہتے ہین اُسکے یہ معنے ہین کہ وہ زمانہ آئندہ مین سنیگا اور زمانہ آئندہ مین دیکھے گا اسی طرح لفظ غفور اور رحیم اور محسن اور خالق اور رازق اور آمر اور ناہی وغیرہ کے معانی بیان کرتا تھا اکہتا تھا کہ ساری طاعات کیا فرائض اور کیا نوافل ایمان ہین اور کہتا تھا کہ باری تعالی عالم بہ علم ہے اُسکا علم بھی اُسکی ذات ہے اور قادر بہ قدرت ہے اُسکی قدرت بھی اُسکی ذات ہے وغیرہ وغیرہ اور یہ عقیدہ اُسنے اقوال فلاسفہ سے اخذ کیا تھا جن کا قول یہ ہے کہ ذات بیچون تمام جہتون سے واحد ہے اور کسی طرح کثرت کو اُسمین راہ نہین اور صفات الٰہی سوائے ذات الٰہی کے کوئی دوسری چیز نہین جو اُسکے ساتھ قائم ہون جتنی صفات اُسکی ثابت ہون وہ یا تو سلوب ہین یا لوازم ہین سلوب اُن چیزون کو کہتے ہین کہ نسبت سلب کے بغیر باری تعالی کی صفت نہین ہو سکتین جیسے جسم اور جوہر اور عرض جب سلب کو اُنسے لگاؤ ہو جاتا ہے اور اُسکی علامت یعنی حرف نفی لے آتے ہین تو اُس وقت یہ اللہ تعالی کی صفت واقع ہو سکتی ہین مثلاً اللہ تعالی نہ جسم ہے نہ جوہر ہے نہ عرض ہے اور لوازم سے مراد یہ ہے کہ واجب الوجود کا وجود مین ماہیت سے اور اُسکی وحدت حقیقی بے فرق نہ ہے

ابو ہذیل اور فلاسفہ مین یہ ہے کہ فلاسفہ تمام صفات کی نفی کرتے ہین اور ابو ہذیل ایسی صفات ثابت کرتا ہے جو اُسکی ذات کی عین ہین یا ایسی ذات ثابت کرتا ہے جو صفات کی عین سے ہے دونون مین کوئی فرق نہین بتاتا ایک ہی کہتا ہے اور ابو ہذیل نے اللہ تعالیٰ کو ایک ایسے ارادۂ حادث کا مرید ٹھہرایا تھا جس کے لیے کوئی محل نہین ہے اور اپنے زعم مین اللہ تعالیٰ کو اِس ارادے کے ساتھ متصف جانتا تھا اور یہ قول پہلے اُسی نے نکالا ہے پھر جو قائل اس بات کا ہوا اُس کو اس عقیدۂ مخصوص مین ابو ہذیل کا متبع سمجھنا چاہیے اور کہا کہ بعض کلام الٰہی کے لیے محل نہین ہے جیسے قول کُن اور بعض کے واسطے محل ہے جیسے امر و نہی اور خبر وجہ اسکی یہ ہے کہ جب ایجاد ممکنات لفظ کُن سے ہوئی ہے تو اُسکے واسطے محل کہان سے نکلے گا پس اُسکے عقیدے کی رو سے امر تکوین اور امر تکلیف مین فرق ہے یعنی اللہ تعالیٰ کا کسی معدوم کو یہ حکم دینا کہ موجود ہوجا جدا ہے اور بندون کو کسی کام کے کرنے کا حکم دینا یا کسی کام کے کرنے سے منع فرمانا یہ علٰحدہ ہے پہلی مثال امر تکوین کی اور دوسری امر تکلیف کی اور حاصل کلام یہ ہے کہ ابو ہذیل کے نزدیک کلام الٰہی عرض ہے اور پھر اِسکی دو قسمین ہین (۱) بعض عرض بے محل کے بھی قائم ہو سکتا ہے (۲) بعض عرض ایسا ہے کہ وہ محل کے ساتھ قائم ہوتا ہے پہلی صورت کی مثال لفظ کُن (یعنی ہو) ہے کہ وہ کسی موجود ممکن کے ساتھ قائم نہین ہوتا اس واسطے کہ سارے ممکنات کا حدوث اِسی کلمے کی بدولت ہوا ہے اور یہ اپنے وجود مین کل مخلوقات سے مقدم ہوگا اور دوسری قسم کی مثال امر و نہی ہین کہ مکلفین کے ساتھ قائم ہوتے ہین کہ یہی اُسکے محل ہین اور ابو ہذیل نے کہا ہے کہ اللہ کے مقدورات منتہی ہین اب وہ نہ کسی شے کے حادث کرنے پر اور نہ کسی شے کے فنا کرنے پر نہ کسی کے مارنے پر نہ کسی کے جلانے پر قدرت رکھتا ہے اہلِ جنت و دوزخ کی حرکات منقطع ہو کر سکون دائمی ہو جائیگا اور اس سکون مین لذت اہلِ جنت کے واسطے اور آلام اہلِ دوزخ کے لیے جمع ہو جائینگے۔ چونکہ یہ مذہب جہم بن صفوان کا بھی ہے کہ جنت و دوزخ فنا ہو جائینگی

Marfat.com

اسلیے معتزلہ ابوہذیل کو جہمی الآخرۃ کہاکرتے تھے۔ اور ابوہذیل کہتا تھا کہ مرد مقتول اگر قتل نکیا جاتا تو بھی اُسی وقت پر مرجاتا۔ علم نہ بڑھتا ہے نہ گھٹتا ہے اور غائب بات پر حجت قائم نہین ہوتی مگر جبکہ بیس شخص خبردین ابوہذیل مین اور ہشام بن حکم مین احکام تشبیہ کی بابت مناظرات ہوے تھے

تنبیہ علاف نے عدل۔ توحید۔ وعد۔ وعید اور منزلت بین المنزلتین کا نام اصول خمسہ رکھا تھا اسکے نزدیک اللہ کی معرفت قبل ورود شرع کے واجب ہے۔

چہارم نظامیہ یہ ابراہیم بن سیار نظام کے متبع ہین نسیم الریاض مین لکھا ہے کہ نظام نون کے فتح اور ظاے معجمہ کی تشدید سے ابراہیم کا نام ہے جس کے باپ کا نام بعض سیار (سین مہملہ سے) بتاتے ہین بعض شیار (شین معجمہ سے) اور بعض شیبان شین معجمہ اور یاے تحتانی اور اُسکے بعد باے موحدہ اور الف و نون سے اور اسکا سلسلہ نسب یون ہے نظام ابن شیبان ابواسحاق غلام آزاد بنی حارث بن قیس بن ثعلبہ۔ نظام معتصم عباسی کے عہد مین تھا اس نے فلسفے مین نظر کی تھی اور فلاسفہ کی بہت سی باتون کو معتزلہ کے کلام مین ملا دیا تھا۔ چند مسائل مین متفرد ہوا اور جسنے اول اہل قبلہ کی تکفیر کی ہے وہ یہی نظام ہے اُسکے اس قول سے کہ عالم کے تمام جاندار ایک جنس سے ہین یہ بات لازم آتی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال ابلیس کے افعال کے مثل ہون اور حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کی سیرت حجاج کی طرح ہو اسلیے کہ اتحاد جنس مستلزم ہے اتحاد آثار کو اور یہ دونون قول باطل ہین۔ اور کہتا تھا اللہ کو برائیون پر قدرت نہین ہے اُسکی قدرت کے سلب ہوجانے کے بعد یہ واقع ہوتی ہین آخرت میں اہل جنت و دوزخ کے واسطے ثواب و عذاب مین کمی بیشی کردینا اُسکی قدرت مین نہیں ہے اُس کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی بڑی تنزیہ برائیون سے یہی تھی کہ اُنپر اُسکو قادر نہ سمجھنا چاہیے اور اللہ کے ارادے کی اس طرح تفصیل کی تھی کہ اُسکا ارادہ اپنے کامون کے لیے یہ ہے کہ وہ اُنکو اپنے علم کے موافق پیدا کرتا ہے اور بندون کے افعال کے لیے ارادہ یہ ہے کہ وہ اُنکو اُنکے کامون کے کرنے کے لیے حکم دیا کرتا ہے بندون کے سارے افعال حرکات ہین۔ روح ہی انسان ہے رہا بدن سو فقط وہ ایک آلہ ہے اور روح ایک جسم لطیف ہے بدن مین اس طرح ساری ہے جیسے گلاب گل مین اور تیل تل مین اور گھی دودھ مین اور جو کام قدرت سے باہر ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور اُسی کا فعل ہے غیمس بازغہ مین مقابلہ ثانی کی پہلی فصل مین مذکور ہے کہ جب نظام معتزلی متکلم کو

ابطال جزولاتیجزیٰ کے دلائل معلوم ہوئے اور کوئی شبہہ اُنپر وارد نکر سکا تو اُن دلائل کو اُسے
ماننا پڑا اور اس بات کا اقرار کیا کہ جسم اِس بات کے قابل ہے کہ جتنا چاہیں اُسے تقسیم کر سکیں
کہیں کسی حد پر اُسکی تقسیم رک نہیں سکتی مگر اُسنے اسمین تفریق نکی جو شے ہین بالفعل موجود ہوتا ہے
اور جو بالقوہ موجود ہوتا ہے اسلیے یہ خیال کر لیا کہ جیکہ جسم ہین انقسامات نامتناہی ممکن ہین تو وہ
اُس ہین بالفعل حاصل ہین کیونکہ جو انقسام ممکن ہوتا ہے بالفعل ہوتا ہے اور یہی راے سارے
متکلمین کی ہے کہ تقسیم اُن اجزا کی ہوتی ہے جو بالفعل موجود ہون پس نظام کے نزدیک جسم ایسے
اجزا سے بنا ہے جو بالفعل غیر متناہی ہین اور اس راے پر یہ لازم آیا کہ جسم ہین اجزاے لاتیجزی
نامتناہی ہین باوجودیکہ نظام نے بظاہر متکلمین سے جو ہیولے کے منکر ہین اِس راے ہین
اختلاف کیا تھا کہ جسم مفرد اجزاے لاتیجزیٰ سے بنا ہے۔ اور محقق طوسی کی شرح اشارات کے
نمط اول ہین جو جوہریت اجسام کے بیان ہین ہے مذکور ہے کہ نظام کے اِس قول سے کہ جسم
بے انتہا بار تقسیم ہو سکتا ہے دو مقدمے پیدا ہوتے ہین (۱) جسم ہین اشیاے غیر منقسم موجود ہین
(۲) جو چیز ایسی ہو کہ جسم ہین موجود ہو اور منقسم نہو وہ قسمت قبول نہین کرتی نتیجہ اِن دونون
مقدمون سے یہ نکلا کہ جسم شامل ہے ایسی چیزون کو جو قسمت قبول نہین کرتین اور یہی جزولاتیجزی کا
مطلب ہے۔ فرق اُن متکلمون ہین جو اجزاے لاتیجزیٰ کے مقر ہین اور نظام ہین اِس قدر ہے کہ
اُن کے نزدیک جسم اجزاے لاتیجزیٰ متناہی سے مرکب ہے اور اُس کی راے کے موافق غیر متناہی
سے اور وہ لوگ صریحًا اِس بات کے قائل ہین کہ جسم اجزاے لاتیجزیٰ سے بنا ہے اور نظام نے اسکا
اقرار تو نہین کیا ہے مگر اُسکے قول سے جسم کا اجزاے لاتیجزیٰ سے مولف ہونا لازم آتا ہے صدرا کی
فصل ابطال جزولاتیجزی ہین مذکور ہے کہ جب اُن لوگون نے جن کے نزدیک اجزاے لاتیجزی
متناہی ہین اصحاب نظام پر مناظرے ہین یہ اعتراض کیا کہ تمھارے قول سے یہ لازم آتا ہے کہ کسی
محدود مسافت کو غیر متناہی زمانے کے بغیر قطع نکر سکین حرکت کے وقت جسم کے ہر جزو کے لیے ضرور ہے
کہ وہ اپنے حیز سے نکل کر دوسرے حیز ہین داخل ہو اور جب جسم کا ایک جزا ایک حیز کو چھوڑ کر دوسرے
حیز ہین جائے تو دوسرا جزا اُس حیز ہین آئے اسی طرح تمام اجزا اپنے اپنے حیز کو بدلین اور جب
جسم ہین اجزاے غیر متناہی ہوے تو مسافت بھی غیر متناہی زمانے ہین قطع ہو سکے گی اصحاب نظام نے

Marfat.com

اس اعتراض کے جواب میں کہا کہ متحرک طفرہ[ملہ] کرتا ہے۔ طفرہ اسے کہتے ہیں کہ متحرک ایک جزو مسافت سے دوسرے جزو مسافت کو اس طرح طے کرے کہ ان دونوں جزوں کے درمیان میں بہت سے اجزائے متناہی بھی طے ہو جائیں اور نظام جواہر کو اعراض مجتمعہ سے مولف بتاتا تھا اور کبھی کہتا تھا کہ رنگ اور مزہ اور بو وغیرہ سارے اعراض اجسام ہیں۔ امام فخر الدین رازی جلد اول تفسیر کبیر کے صفحہ ۲۲ میں کہتے ہیں کہ یہ جو مشہور ہے کہ نظام کے نزدیک آواز جسم ہے یہ تحقیق کے خلاف معلوم ہوتا ہے اسلیے کہ نظام اذکیاء الناس سے تھا اور اسکی شان سے بعید ہے کہ وہ آواز کی نسبت کہے کہ وہ جسم ہے چونکہ اُسنے کہا ہے کہ آواز کے پیدا ہونیکا سبب ہوا کا تموج ہے جُہّال نے یہ خیال کر لیا کہ نظام کی مراد یہ ہے کہ آواز عین ہوا ہے اور نظام یہ اعتقاد رکھتا تھا کہ اللہ نے ساری موجودات کو یکبارگی اسی حالت پر پیدا کیا ہے جسپر وہ موجود ہے تقدیم و تاخیر ان میں نہیں ہوئی ہے کہ آدم علیہ السلام اپنی اولاد سے پہلے پیدا ہوئے ہاں یہ ضرور ہوا ہے کہ اللہ نے بعض موجودات کو بعض میں چھپا رکھا تھا تقدم و تاخر کون و ظہور میں واقع ہوا ہے کہتا تھا کہ علم مثل جہل مرکب[ملہ] کے ہے

[illegible]

ملہ امر واقعی کو میں جانتا ہوں نفس الامر کے خلاف جاننا ایک جہل ہے اور یہ ذ اعتقاد ہے بات کا رکھنا کہ میں واقع کے مطابق جانتا ہوں دوسرا جہل ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

اور ایمان مثل کفر کے قرآن کا اعجاز فقط اس راہ سے ہے کہ غیب کی خبر دی ہے زمانہ گذشتہ اور آئندہ کے معاملات کو بیان کیا ہے اور نظم قرآن معجز نہین ہے اللہ نے نہین چاہا کہ عرب اُسکے جواب کا اہتمام کرسکین ورنہ اُن لوگون کے امکان مین تھا کہ اُسکی عبارت سے اچھی عبارت تیار کرلیتے نظام کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل اہل عرب کو یہ قدرت تھی کہ وہ مثل قرآن کے عبارت تیار کرلیتے اور ویسا کلام کہہ سکتے جب حضرت سرور عالم رسول ہوکر آئے تو اللہ پاک نے اُن سے یہ قدرت سلب کرلی۔ اجماع اور قیاس کے حجت ہونے کا منکر تھا متواتر کو محتمل الکذب جانتا تھا قدر مین بڑا غالی تھا کہتا تھا اللہ کو بندے کے افعال اختیاری مین کوئی مداخلت نہین ہے وہ آپ مختار ہے اور تشیع کی طرف مائل تھا صحابہ مین طعن کرتا تھا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اکذب الناس بتاتا تھا کہتا تھا کہ حضرت فاطمہ دختر رسول پر مار پڑی وہ میراث عترت سے منع کی گئین اور اُسکا قول یہ تھا کہ امام کے لیے نص واجب ہے اور نبی کی طرف سے حضرت علی کے حق مین نص ثابت ہے مگر حضرت عمر نے اُسے چھپایا۔ اللہ کی معرفت کو قبل ورود شرع کے واجب ٹھہراتا تھا اور نکاح کنیزان دار الحرب کو حرام کہتا تھا۔ نماز تراویح کو ناجائز بتاتا تھا۔ میقات حج سے منع کرتا تھا۔ معجزہ شق القمر کی تکذیب کرتا تھا رویت جن کو محال جانتا تھا یہ اعتقاد رکھتا تھا کہ اُس قدر مال کی چوری سے جسکی مقدار پر زکوٰۃ واجب نہوتی ہو فاسق

لہ اور نصاب گائے بھینس کی تیس عدد ہین اس نصاب مین پورے برس ورز کا بچہ گائے یا بھینس کا واجب ہے کذا فی غایۃ الاوطار ۱۲ منہ

Marfat.com

نہیں ہوتا ہے پس اگر کوئی شخص ایک سو ننانوے درم چاندی یا انیس مثقال سونا یا چار اونٹ یا ۳۹ عدد بھیڑ بکری یا ۲۹ عدد گائے بھینس چرائے تو فاسق نہوگا اور اُسکے نزدیک طلاق کنایہ سے واقع نہیں ہوتی اگرچہ جی میں نیت طلاق ہی کی کیوں نہو اور لیٹنے سے اگر سو گیا تو وضو نہیں ٹوٹتا جب تک حدث نہو نماز فائت کو قضا لازم نہیں بتاتا تھا۔ محمد بن شبیب۔ ابو شمر یونس بن عمران فضل حدبی۔ اور احمد بن حابط اُسکے اصحاب تھے۔

پنجم اسواریہ ابو علی عمرو بن قائد اسواری کے متبع ہیں یہ سب باتوں میں نظامیہ کے موافق ہوگئے ہیں مگر ایک اس بات میں مختلف ہیں کہ جس امر کو اللہ جانتا ہے کہ نہ کرے گا اُسکے کرنے پر قدرت نہیں رکھتا ہے اور انسان اُسکے کرنے پر قادر ہے۔

ششم اسکافیہ ابو جعفر محمد بن عبداللہ اسکافی کے پیرو ہیں وہ بھی سارے عقائد میں نظام کے موافق تھا مگر اس بات کا قائل تھا کہ اللہ کو ظلم عقلا پر قدرت نہیں ہے ظلم اطفال و مجانین پر قدرت ہے۔

ہفتم جعفریہ یہ متبع ہیں جعفر بن مبشر اور جعفر بن حرب بن میسرہ کے یہ بھی نظامیہ کے موافق ہیں اور اس بات کے قائل ہیں کہ اس امت کے فساق میں ایسے لوگ بھی ہیں جو یہود و نصاریٰ اور مجوس سے بھی بدتر ہیں شراب پینے والے سے حد کو ساقط بتاتے تھے ان کا یہ اعتقاد تھا کہ گناہان صغیرہ فاعل کے ہمیشہ دوزخ میں رہنے کے موجب ہیں اور ایک حبہ کا چور بھی فاسق ہے ایمان اُسکا جاتا رہتا ہے اگر کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ کسی عورت کے پاس پیغام بھیج کر اس سے نکاح کرنا چاہے پھر وہ عورت اُسکے پاس آئے اور یہ اُس سے صحبت کرے بغیر نکاح کے تو اُسپر کچھ حد نہیں آتی ہے یہ صحبت اُس عورت کے ساتھ نکاح ٹھہریگی۔

ہشتم بشریہ بشر بن معتمر کے متبع ہیں اسکا قول یہ تھا کہ جسم میں اعراض طعم اور رنگ اور بو اور سمع و بصر وغیرہ کے ادراکات جائز ہے کہ بطور تولد کے غیر کے فعل سے حاصل ہوں جس طرح سے

Marfat.com

کہ اِن اعراض کے اسباب غیر کے فعل سے واقع ہوتے ہیں اور تولید کا قول معتزلہ میں اسی سے
پھیلا ہے اور قدرت و استطاعت سلامتی بدن و اعضا کی طرف مصروف ہے اور اس میں افراط کرتا تھا
اور فلاسفہ طبعیین کی طرف میل رکھتا تھا اور کہتا تھا اللہ تعالیٰ تعذیب اطفال پر قادر ہے لیکن
جب ایسا کریگا تو ظالم ہوگا پس اللہ تعالیٰ کی ذات سے یہ عیب اُٹھانے کے لیے اسکی یہ راے ہے
کہ جب وہ کسی بچے کو عذاب دے تو سمجھ لینا چاہیے کہ وہ بچہ عاقل بالغ ہو کر عذاب کا مستحق ہوگا غرض
اسکے نزدیک اللہ ظلم پر قادر ہے مگر جب وہ ظلم کرے تو یون تاویل کر کے اُسے عادل ماننا چاہیے
اور اللہ کا ارادہ منجملہ اُس کے افعال کے ہے پھر یہ ارادہ دو طرح پر ہے ایک صفت فعل دوسرا
صفت ذات اور لطف مخزون کا قائل تھا مگر کہتا تھا اللہ نے اُس لطف کو اسلیے نہین پیدا کیا کہ
اللہ پر پھر ثواب دینا واجب ہو جاتا اور پہلی توبہ متوقف ہے دوسری توبہ پر اور توبہ نفع نہین کرتی مگر
جبکہ پھر وہ کام نہ کرے اگر پھر وہی کام کیا تو پہلی توبہ نافع نہین ہوتی ہے۔

وہم مزداریہ یہ متبع ہین ابو موسیٰ عیسیٰ بن صبیح معروف بہ مزدار تلمیذ بشر بن معتمر کے یہ شخص زاہد تھا
اسکو راہب المعتزلہ کہتے تھے چند مسائل مین متفرد ہے جیسے یہ کہ اللہ ظلم و کذب پر قادر ہے اس سے کچھ
اُس کی ربوبیت مین بٹہ نہین لگتا ہے جب ایسا کریگا تو ظالم اور کاذب قرار پائیگا یہ اعتقاد رکھتا
تھا کہ قرآن پر قدرت ہو سکتی ہے قرآن کی فصاحت و بلاغت لوگون کو عاجز نہین کرتی ہے بلکہ وہ
اس سے بہتر کلام لا سکتے ہین اور قرآن کے مخلوق ہونے کے باب مین اُسکو بڑا اصرار تھا اور جو قرآن کو
قدیم کہتے اُنھین کافر جانتا تھا یہی قول اسکا اصل معتزلہ ہے مسئلہ خلق قرآن مین اس کے زمانے مین
بہت سے تشدد سلف پر جاری ہوئے اس لیے کہ وہ قائل قدم قرآن کے تھے کہتا تھا کہ جو کوئی دیکھنا
اللہ کا آنکھون سے بلاکیف کہتا ہے وہ کافر ہے اور اسی طرح جو شخص سلطان سے ملابست رکھتا ہے
یا خلق اعمال کا مقر ہے وہ بھی کافر ہے نہ اسکو کسی مسلمان کی وراثت پہونچ سکتی ہے اور
نہ کوئی اور مسلمان اسکا وارث قرار پا سکتا ہے اور جائز ہے کہ ایک فعل دو فاعلون سے بطور تولید کے سرزد ہو نہ بطور مباشرت کے

و ہم ہشامیہ یہ متبع ہشام بن عمرو فوطی کے ہین شفاے قاضی عیاض کے حاشیے مین لکھا ہے
کہ لفظ فوطی مین فا اور رائے کے بعد واو ساکن ہے بعض نسخون واو کے نقطے سے لکھا ہے اور واو کے بعد
طائے مہملہ ہے اور بعض کہتے ہین کہ فا کی جگہ باے موحدہ مضموم اور اسکے بعد واو ساکن اور واو کے بعد طائے مہملہ اور طا کے بعد

یاے نسبت ہے بعض کتابون مین غوطی غین نقطہ دار سے لکھا ہے یہ شخص قدر مین بڑا مبالغہ رکھتا تھا
کسی فعل کو بھی اللہ کی طرف منسوب نہین کرتا تھا یہانتک کہ اس بات کا بھی منکر تھا کہ اللہ نے
مومنون کے دلون مین الفت دی ہے اور وہ مومنون کے واسطے ایمان کو دوست رکھتا ہے اور اسنے
کافرون کو گمراہ کیا ہے اور جو آیات قرآن پاک کی اس باب مین آئی ہین ان کا مخالف تھا
حسبنا اللہ ونعم الوکیل کہنے سے منع کرتا تھا اسلیے کہ وکیل کا رتبہ موکل سے کم ہوتا ہے حالانکہ وکیل
اسماے الٰہی مین حفیظ کے معنے مین ہے کما قال اللہ تعالیٰ وما انت علیہم بوکیل یعنی تو ان کا نگہبان
نہین ہے اور اس بات کا بھی قائل تھا کہ اعراض اس بات پر دلالت نہین کرتے کہ اللہ تعالیٰ اُن کا
خالق ہے اور نہ ان سے رسول کی رسالت پر دلالت ہو سکتی ہے بلکہ اجسام دلالت کرتے ہین اور اس سے
یہ لازم آتا ہے کہ مردے کا زندہ کر دینا اور عصا کا سانپ بن جانا دلیل صدق دعوی نبوت کی نہین ہو سکتی
اس بات کا منکر تھا کہ دریا موسیٰ علیہ السلام کے واسطے پھٹ گیا اور انکا عصا سانپ بن گیا یا حضرت
عیسیٰؑ نے مردون کو زندہ کیا ہو یا چاند حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے شق ہو گیا ہو اس طرح
کے بہت سے امور متواتر کا منکر تھا جیسے محصور ہونا حضرت عثمانؓ کا اور مقتول ہونا اُن کا غلبے سے
کہتا تھا کچھ لوگ اس کے ناقل ہین سو یہ وہ لوگ ہین جو عمال کے شاکی تھے وہ گھس پڑے اور
انھون نے حضرت عثمانؓ کو مار ڈالا معلوم نہین کہ قاتل کون تھا ایک قول اسکا یہ بھی تھا کہ طلحہ و زبیر
و حضرت علی بن ابی طالب جنگ جمل مین کچھ لڑنے کو نہین نکلے تھے بلکہ مشورے کے لیے باہر آئے
تھے مگر دونون فریق کے جانبدارون نے ایک دوسرے پر حملہ کر دیا اسکا بھی قائل تھا کہ شیطان
انسان مین داخل نہین ہوتا ہے بلکہ وہ تو باہر سے وسوسہ ڈالتا ہے اس وسوسہ کو اللہ ابن آدم کے دل مین
پہونچا دیتا ہے اور اسکا یہ قول تھا کہ قرآن حرام و حلال پر دلالت نہین کرتا اور کہتا تھا کہ اگر ایک
آدمی نے اچھی طرح سے وضو کر کے نماز پڑھنا شروع کی بہ نیت قرب خدا کے اور عزم کیا کہ تا د
تمام کرے پھر رکوع و سجدہ بجا لایا اور ان سب ارکان مین مخلص رہا مگر اللہ کو معلوم ہے کہ وہ اس
نماز کو آخر مین قطع کر دیگا تو پہلی نماز اسکی معصیت ہوئی اور انعقاد امامت کا آدمیون مین اختلاف
اور فتنے کے زمانے مین نہین ہوتا ہے اور امامت جس وقت کہ مجتمع ہو کر ظلم و فساد ترک کرے جب مین
وہ محتاج سیاست کرنے والے امام کی ہوتی ہے پھر جبکہ نافرمان و فاجر ہو کر اپنے والی کو قتل کر ڈالے

Marfat.com

تو پھر عقد امامت کا کسی کے لیے نہین ہوتا ہے اسی بنا پر کہتا تھا کہ امامت علی مرتضیٰ کی منعقد نہین ہوئی اسلیے کہ وہ بیعت وقت فتنے کے بعد شہادت حضرت عثمان کے وقوع مین آئی تھی اور کہتا تھا کہ جنت ودوزخ مخلوق موجود نہین ہین کیونکہ اُن کے بالفعل موجود ہونے مین کوئی فائدہ نہین اور جنت مین ازالۂ بکارت کا بھی منکر تھا یہ بھی کہتا تھا کہ نافع وضار اللہ کا نام نہین ہے اور نہ یون کہو کہ اللہ نے کافر کو پیدا کیا ہے۔

یازدہم حابطیہ بانٹے موحدہ کے ساتھ احمد بن حابط کے متبع ہین اسنے ابراہیم بن سیار نظام کی صحبت پائی تھی اسکا قول ہے کہ خلق کے دو معبود ہین ایک خالق ومعبود قدیم ہے دوسرا مخلوق وہ عیسیٰ بن مریم ہین مسیح کو ابن اللہ اعتقاد کرتا تھا کہتا تھا کہ آخرت مین حساب وکتاب خلق کا مسیح کرینگے اس آیت قرآن کا یہی مطلب ہے ہَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا أَن يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ کیا لوگ یہی انتظار رکھتے ہین کہ اللہ اُنکے پاس ابر کے سایبانون مین آئے اور کہتا تھا یہ جو حدیث مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چودھوین رات کے چاند کی طرف دیکھکر فرمایا اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ یعنی تحقیق تم اپنے پروردگار کو دیکھوگے جیسے کہ اس چاند کو دیکھتے ہو مراد اس سے عیسیٰ ہین اور اُسکا یہ اعتقاد تھا کہ چوپایون اور پرندون اور حشرات مین یہان تک بھمر اور پسو اور مکھی مین بھی انبیا ہوتے ہین بدلیل اس آیت کے وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ یعنی کوئی امت ایسی نہین جس مین کوئی ڈرانے والا نہو چکا ہو وقولہ تعالیٰ وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُم یعنے نہین کوئی چلنے والا زمین پر اور نہین کوئی پرندہ کہ اپنے بازوون سے اُڑے مگر ایک ایک امت ہے تمھاری طرح اور بدلیل حدیث کہ عبداللہ بن مغفل سے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِّنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا یعنی اگر یہ بات نہوتی کہ کتّے ایک امت ہین امتون مین سے تو تحقیق مین اُن سب کے قتل کرنے کے لیے حکم دیتا اور تناسخ کا قائل تھا اور کہتا تھا اللہ کی روح نے ائمہ مین تناسخ کیا ہے ایک یہ بھی اعتقاد رکھتا تھا کہ اللہ نے ابتداءً ساری خلق جنت مین پیدا کی تھی جو کوئی جنت سے باہر نکلا وہ اپنی معصیت کے سبب سے نکلا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بسبب تعدد نکاح کے طعن کرتا تھا کہتا تھا ابوذر غفاری حضرت سے زیادہ زاہد وعابد تھے۔

الحابطیہ اصحاب احمد بن حابط ... وهو من اصحاب النظام ... مطالعات ...

دوازدہم حدثیہ یہ پیرو فضل حدثی شاگرد نظام کے ہین ملل ونحل شہرستانی مین حدثی ثاے مثلثہ سے لکھا ہے اور شرح مواقف مین باے موحدہ کے ساتھ مندرج ہو انکا مذہب بھی حابطیہ کا سا ہے تناسخ کے معتقد ہین اور کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے اس جہان کے علاوہ ایک اور جہان مین ابتداءً حیوانات کو عاقل و بالغ پیدا کیا تھا اور بہت کچھ نعمت عطا کی تھی اور علوم بھی بخشے تھے پھر ان کا امتحان منظور ہوا اور حکم ہوا کہ ہماری عطیات کا شکریہ ادا کرو بعض نے تعمیل کی اور بعض نے نکی جنھون نے تعمیل کی تھی اُنھین جنت مین بھیجا اور جنھون نے نافرمانی کی تھی اُنھین جہنم مین ڈالا اور بعض ایسے بھی تھے کہ اُنھون نے بعض احکام الٰہی کی تعمیل کی تھی اور بعض احکام کی تعمیل نکی تھی اُنھین دنیا مین بھیجدیا اور یہ اجسام اُن کو مختلف رنگ کے دیے گئے اور طرح طرح کے رنج و خوشی اور نفع و ضرر مین اُنکو اُن کے گناہون کے بموجب مبتلا کیا گیا جن لوگون کے گناہ کم اور طاعت زیادہ تھی اُنکو عمدہ صورت عطا ہوئی اور اُنپر مصیبت کم ڈالی گئی اور جنکی عبادت کم تھی اور گناہ زیادہ اُنکو بُری صورت دی اور سخت مصائب مین گرفتار کئے گئے اور جب تک حیوان پورے پورے گناہون سے سبکدوش نہین ہوجاتا برابر دنیا مین اُس کی صورتین بدلتی رہتی ہین۔

سیزدہم صالحیہ یہ پیرو صالحی کے ہین وہ کہتا تھا جائز ہے کہ مردے کو علم اور قدرت اور ارادہ اور سمع اور بصر حاصل ہو اسکا یہ بھی قول تھا کہ جوہر بغیر اعراض کے بھی پایا جاسکتا ہے اور اُسکا اعتقاد تھا کہ تعذیب و تنعیم بلا زندہ کرنے میت کے واقع ہوگی اور یہی راے بعض علماے کرامیہ کی ہے ؎

چہاردہم معمریہ یہ معمر بن عباد سلمی کے اصحاب ہین معمر مین دونون میم مفتوح اور عین مہملہ ساکن ہے جعفر کے وزن پر ہے تبصرے مین لکھا ہے معمریہ معمر بن عباد صمیری کی طرف منسوب ہین اور لفظ صمیری صاد مہملہ مفتوح اور یاے تحتانی ساکن اور میم مفتوح اور راے مہملہ سے صمیر کی طرف منسوب ہے جو ایک گانون یا شہر کا نام ہے بعض نسخون مین ضاد معجمہ سے لکھا ہے اس صورت مین ضمر کی طرف منسوب ہے جو ایک قبیلے کا نام ہے تلمسانی نے اسی طرح تحقیق کیا ہے۔ معمریہ کہتے ہین انسان حی عالم قادر مختار ہے اور نہ متحرک ہے نہ ساکن نہ طویل نہ عریض نہ متلون ہے نہ دیکھتا ہے نہ چھوتا ہے نہ حلول کرتا ہے کسی جگہ مین نہ اُسکو کوئی جگہ حاوی ہوتی ہے اور وہ مدبر بدن ہے کچھ بدن مین حلول کرنے والا نہین ہے بلکہ انسان ایک شے سوا اِس جسد کے ہے غرض کہ انھون نے انسان کی

Marfat.com

توصیف وصف الہیت کے ساتھ کی ہے کیونکہ یہی وصف ان کے نزدیک مدبر عالم کا بھی تھا اور انکا اعتقاد یہ تھا کہ اللہ نے سوا ے اجسام کے اور کچھ پیدا نہین کیا ہے اور اعراض متولد ہین انھین اجسام سے یا تو بالطبع جیسے آگ سے احراق اور سورج سے حرارت پیدا ہوتی ہے یا بالاختیار جیسے حیوان سے رنگ اور اعراض ہر نوع کے غیر متناہی ہوتے ہین خلاصہ یہ ہے کہ معمر کے نزدیک اعراض کا خالق اللہ نہین بلکہ یہ سب طبائع اجسام سے پیدا ہوے طبائع اجسام ان آثار کی مقتضی ہین اور کہتا ہے کہ قرآن اجسام کا فعل ہے نہ اللہ کا کیونکہ یہ مرکب ہے حروف اور آواز سے اور حروف و آواز جسم مین پیدا ہوتے ہین۔ اللہ کا ارادہ واسطے کسی شے کے غیر خدا و غیر مخلوق ہوتا ہے اور اللہ تعالی کو اپنے نفس کا علم نہین ہے ورنہ عالم و معلوم مین اتحاد لازم آئے گا جو ممنوع ہے اور اللہ تعالی قدیم نہین ہے اسلیے کہ لفظ قدیم اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ زمانہ قدیم ہے اور اللہ کا زمانی ہونا لازم آتا ہے حالانکہ وہ زمانے سے بری ہے نسیم الریاض مین لکھا ہے کہ معمر کا قول ہے کہ قرآن اللہ پر دلالت نہین کرتا اور نہ رسول کی رسالت پر حجت ہو سکتا ہے کیونکہ اسمین کسی قسم کا معجزہ نہین ہے اور قرآن سے ثواب و عذاب اور نہ کسی چیز کی حلت و حرمت ثابت ہو سکتی ہے یہ کہتا تھا کہ اللہ کے لیے کلام نہین اور نہ امر و نہی ہے اور نہ قرآن مین اسکا کوئی حکم ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات مین کوئی دلیل ایسی نہ تھی جس سے اُنکے دعوے رسالت کی تصدیق ہو سکتی اور مخلوقات کا وجود اللہ تعالی کے ہونے پر دلیل نہین مخلوقات اللہ تعالی پر دلالت نہین کرتی۔

پانزدہم ثمامیہ یہ متبع ہین ثمامہ بن اشعرس بن معن نمیری کے لفظ ثمامہ مین ثاے مثلثہ مضموم ہے۔ یہ شخص نہایت لطیفہ گو تھا اسکے نوادرات مشہور ہین رشید اور مامون کے عہد مین تھا انکے دربار مین پہونچتا تھا اور معمر بن عباد سلمی کا ہم عصر اور رائے و اعتقاد مین اس سے قریب تھا اگرچہ بعض مسائل مین منفرد ہوا مثلاً کہتا تھا کہ سارے علوم ضروری ہین جو کوئی معرفت الٰہی کی طرف مضطر نہین ہے وہ معرفت کے لیے مامور بھی نہین ہے بلکہ مانند بہائم وغیرہ کے ہے اُسکے اعتقاد مین یہود و نصاری و زنادقہ قیامت کے دن مثل بہائم کے مٹی ہو جاینگے اُنکو نہ ثواب ہوگا نہ اُنپر کچھ عذاب ہوگا اسلیے کہ وہ مامور نہین ہین کیونکہ معرفت کی طرف مضطر نہین ہوے ہین ایک اعتقاد یہ تھا کہ سارے افعال متولد ہین مگر کوئی اُنکا فاعل نہین ہے اور استطاعت یہی اعضا کی صحت و سلامتی ہے حسن و قبح عقل کی طرف

Marfat.com

ہوتا ہے اسی لیے معرفت خدا کی قبل ورود شرع کے واجب ہے۔

شانزدہم خیاطیہ ابوالحسین بن ابی عمرو خیاط کی طرف منسوب ہین جو عیسٰی صوفی کے اصحاب سے تھا پھر ابو مخلد کے پاس رہا انکو یہ اعتقاد تھا کہ معدوم شے ہے اور وہ عدم مین ایک جسم ہے اگر اسکے حدوث مین جسم ہو اور عرض ہے اگر اُسکے حدوث مین عرض ہو انکے نزدیک بندہ اپنے افعال پر آپ قدرت رکھتا ہے اِس امر مین خدا کی معاونت کا محتاج نہین ارادہ الٰہی خود افعال الٰہی سے لیے خالق ہے اور افعال عباد کے لیے امر ہے یہ لوگ کہتے تھے خدا کو سمیع یا بصیر جو کہتے ہین اسکے یہ معنے ہین کہ خدا مسموعات اور مبصرات کا عالم ہے اور جو کہتے ہین خدا اپنی ذات کو یا کسی غیر کو دیکھتا ہے اسکے بھی یہی معنے ہین کہ وہ اُنھین جانتا ہے۔

ہفدہم جاحظیہ ابو عمران عمرو بن بحر بن محبوب بصری معروف بہ جاحظ کے اصحاب ہین تاریخ ابوالفدا وافعات ۲۵۵؁ ہجری مین جاحظ کی کنیت یہی لکھی ہے اور یافعی نے واقعات ۲۵۵؁ مین اُسکی کنیت ابو عثمان بیان کی ہے اور نزہت الالباب مین بھی ابو عثمان عمرو جاحظ مندرج ہے عمدۃ الطالب مین بھی ابو عثمان ہے یہ شخص بڑا عالم اور نہایت فصیح وبلیغ تھا نظام معتزلی کا شاگرد تھا اور خود بھی ائمہ معتزلہ مین سے ہے اور معمر بن عباد سلمی کا ہم عصر تھا اور رائے و اعتقاد مین دونون قریب قریب تھے اپنے کتب فلاسفہ کی بہت کچھ سیر کی تھی کہتا تھا سارے معارف ضروری ہین کوئی شے انہین سے افعال عباد نہین ہے بلکہ یہ سب طبیعی ہین بندے کا کسب سوا ارادے کے اور کچھ نہین ہے اور آدمی ہمیشہ دوزخ مین نرہینگے بلکہ طبیعت نار ہو جائینگے اللہ کسی کو داخل نار نکریگا خود آگ اُن کو بالطبع اپنی طرف کھینچ لیگی اور یہ قرآن منزل اجساد کے قبیل سے ہے اور ہوسکتا ہے کہ کبھی مرد ہو جائے کبھی عورت[۱] اور اللہ ارادہ معاصی کا نہین کرتا ہے اور نہ اللہ دکھتا ہے اور اپنے کامون مین اللہ کے ارادے کے یہ معنی ہین کہ وہ غلطی نہین کرتا ہے اور اُسکے حق مین سہو کا ہونا صحیح نہین ہے اور غیر کے فعل کے لیے اُسکا ارادہ یہ ہے کہ نفس اسکی طرف میل کرتا ہے اور جواہر اجسام کا معدوم ہونا محال ہے البتہ اعراض بدلتے رہتے ہین جواہر اپنی حالت پر باقی رہتے ہین مثلاً جب انسان مٹی سے بنتا ہے اور بیٹا باپ کے نطفے سے پیدا ہوتا ہے تو جس جوہر مین مٹی اور نطفے کی ہیئت تھی وہ ہیئت اُس سے دور ہوکر ہیئت حیوانی یا انسانی اُس مین پیدا ہوتی ہے اور جن باتون پر اعتقاد رکھنا مکلف پر واجب ہے جیسے

اثبات صانع عالم اور اُسکی صفات کا ثبوت اور نبوات کا ثبوت اس قسم کی باتون کا علم ضروری ہے باقی سب نظری جاحظ بے حد مسخرہ بھی تھا اور لطیفہ گو تھا خلفاے بغداد کی مصاحبت مین رہتا تھا علی محمد بن عبد الملک معروف بہ ابن زیات وزیر متوکل کے پاس رہا کرتا تھا جب ابن زیات متوکل کے حکم سے مارا گیا تو جاحظ بھی قید ہوا پھر رہا ہو گیا اسکی تصانیف سے بہت سی کتابین ہین جیسے کتاب البیان وکتاب التبیین اس مین نظم و نثر کو جمع کیا ہے اور کتاب الحیوان اور کتاب الغلمان اور ایک کتاب اسلامی فرقون کے ذکر مین لیکن افسوس یہ ہے کہ یہ اول درجہ کا بدشکل تھا اور اسکی آنکھین باہر کو نکلی ہوئی تھین جس کو دیکھکر لڑکے سہم جاتے تھے آخر عمر مین مفلوج ہو گیا تھا ۹۰ سال کی عمر مین بمقام بصرہ ۲۵۵ ہجری مین فوت ہوا ایام مرض مین اکثر یہ شعر پڑھا کرتا تھا سہ اترجوان تکون وانت شیخ ٭ کما قد کنت ایام الشباب ٭ جیسا تو عالم شباب مین تھا کیا پیری مین بھی ویسا ہی ہونے کی اُمید رکھتا ہے سہ لقد کذبتک نفسک لیس ثوب ٭ خلیق کالجدید من الثیاب

تیرے نفس نے اب تجھکو فریب دیا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ پرانا کپڑا نئے کے برابر نہین ہوتا [1]

تمیجدہم کعبیہ یہ متبع ہین ابو القاسم عبد اللہ بن احمد بن محمود بلخی معروف بہ کعبی کے جسنے علم خیاط سے حاصل کیا تھا اسکا مذہب بعینہ اُسکا مذہب تھا یہ شخص چند مسائل مین معتزلہ بغداد سے ممتاز بنا تھا کہتا تھا کہ اللہ کا فعل اُس کے ارادے کے بغیر واقع ہوتا ہے پس جب یہ کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ اپنے افعال کا ارادہ کرنے والا ہے تو اُس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ وہ اُنکا خالق ہے اور مصلحت جان لیتا ہے اور جس وقت یون کہتے ہین کہ وہ غیرون کے افعال کا ارادہ کرنے والا ہے تو مطلب اسکا یہ ہوتا ہے کہ وہ غیرون کے افعال کا حکم کرنے والا ہے اور قائل اِس بات کا تھا کہ اللہ تعالیٰ نہ اپنی ذات کو دیکھتا ہے نہ غیر کو بلکہ اُسکے بصر و سمع علم ہی کی طرف راجع ہین یعنی مراد اِس سے یہ ہوتی ہے کہ وہ جانتا ہے کہتا تھا کہ قتل موت نہین موت وہی ہے جو اپنے وعدے سے مرے مطلب یہ ہے کہ اللہ کے فعل کا نام موت ہے اور بندے کے فعل کا نام قتل شاید یہ مسلک کعبی نے قرآن کی اس آیت سے حاصل کیا ہے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ محمد تو ایک رسول ہے اُس سے پہلے بہت سے رسول ہو چکے پھر کیا اگر وہ مرگیا یا مارا گیا تو تم اُلٹے پاؤن پھر جاؤ گے ۔ موت اور قتل مین چونکہ تردید واقع ہوئی ہے

[1] لہ [illegible] صفحہ ۲۵۲

اور تردید دو متغائر مین واقع ہوتی ہے تو اس لیے کعبی نے یہ خیال کیا کہ موت کا اطلاق اُس اجل پر کرنا چاہیے جو قتل کے ذریعہ سے حاصل ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے موت کے بعد قتل کو بطریق تردید ذکر کرنے سے خصوصیت کا ارادہ کیا ہے یعنی اگر محمدؐ مرجائے یا خاص کر مارا جائے تو تم کیا مرتد ہو جاؤ گے رسولؐ زندہ رہے یا نرہے دین اللہ کا ہے اُسپر قائم رہو۔

نوزدہم جُبائیہ یہ گروہ محمد بن عبدالوہاب جبائی کی طرف منسوب ہے جو ۲۳۵ھ ہجری مین بلدۂ جبا مین پیدا ہوا تھا خوزستان مین جبا ایک شہر کا نام تھا جبائی کی کنیت ابو علی ہے اسکا نسب حضرت عثمان کے غلام حمران سے جا ملتا ہے جبائی نے علم کلام ابو یوسف یعقوب بن عبداللہ الشحام البصری سے جو بصرے مین رئیس معتزلہ تھا پڑھا تھا یہ شخص متاخرین معتزلہ سے تھا اور شیخ ابوالحسن اشعری کا استاد تھا مذہب اعتزال مین اسکے مقولے مشہور ہین جیسے کہتا تھا کہ اللہ کے نام توقیفی ہین کہ سواان نامون کے جنکی شرع نے اجازت دی اور نام اپنی طرف سے وضع کرکے اس ذات پاک پر اطلاق کرنا نہ چاہیے مگر یہ کہتا تھا کہ اللہ کا نام مطیع العبد ہے جبکہ اللہ وہ کام کرے جسکا ارادہ بندے نے اس سے کیا ہے اور اللہ عورتون کا حمل رکھتا ہے ان مین بچہ پیدا کرتا ہے اسلیے کہ رحم مادر مین نطفے کے قرار پکڑنے کی علت وہی ہے اللہ کا کلام مرکب ہے حروف و اصوات سے کہ وہ اُسے کسی جسم مین پیدا کردیتا ہے اور ایسے کلام کا فاعل وہی ہے جسنے اُسے پیدا کیا نہ وہ جسم جس مین قائم ہو اور حلول کرے اور کلام اُسکا عرض ہے بہت سے مکانون مین اور ایک مکان مین بعد دوسرے مکان کے پایا جاتا ہے بغیر اس کے کہ مکان اول سے منعدم ہو جائے پھر وہ دوسرے مکان مین حاصل ہوتا ہے اور جبائی نے یہ بھی کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کے پڑھنے کے وقت ایک کلام اپنے نفس کے لیے محل قراءت مین پیدا کردیتا ہے اور امامت کے معاملے مین اہل سنت کے ساتھ موافق ہے کہتا تھا امامت اختیار پر ہے اور فضیلت حضرت علیؓ مین حضرت ابوبکرؓ پر اور فضیلت حضرت ابوبکرؓ مین حضرت علیؓ پر متوقف تھا تاہم یون کہتا تھا کہ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ و عثمانؓ سے بہتر ہین کہتا تھا اگر یہ حدیث صحیح ہے کان عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم طیر فقال اللھم ائتنی باحب خلقک الیک یا کل معی ھذا الطیر فجاء علی فاکل معہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پرند بھُنا ہوا پکا ہوا رکھا تھا اس وقت آپ نے دعا کی کہ خداوندا میرے پاس اُسکو جو تیرے نزدیک تمام

ف ل توقیفی مین اول قاضی [illegible] بعد [illegible] نام

Marfat.com

مخلوق مین سب سے زیادہ پیارا ہو کہ میرے ساتھ وہ اِس پرند کو کھائے اُسوقت حضرت علیؓ آئے اور آنحضرت کے ساتھ اُسے کھایا تو حضرت علیؓ افضل ہین اور عقیدہ اُسکا یہ تھا کہ اللہ کا دیدار قیامت کو نہوگا اور بندہ اپنے فعل کا آپ خالق ہے خیر و شر طاعت و عصیان سب اُسی کے اختیار سے صادر ہوتا ہے اور مرتکب کبیرہ نہ مؤمن ہے نہ کافر ہے بلکہ فاسق ہے اِسکے نزدیک مرتکب کبیرہ اگر بلا توبہ مرجائیگا تو ہمیشہ دوزخ مین پڑا رہیگا اور یہ شخص کرامات اولیا کا منکر تھا اور اِس بات کا قائل تھا کہ تمام انبیا معصوم ہین اور کہتا تھا کہ خدا پر مکلف کی عقل کا درست کرنا اور اسباب تکلیف کا بہم پہونچانا واجب ہے کیونکہ اسکے نزدیک اللہ پر واجب ہے مکلف پر لطف کرنا اور جو چیز اُسکے حق مین مفید ہو اُسکا پورا کرنا اور کہتا تھا اللہ تعالیٰ کی خود ذات عالم ہے علم کی کوئی صفت اُسکے لیے نہین کہ اُسکی ذات کے ساتھ قائم ہو اور نہ کوئی ایسی حالت ہے جس سے اُسکو عالمیت حاصل ہوئی ہو اور اِس کے معنے کہ اللہ تعالیٰ سمیع و بصیر ہے یہ ہین کہ اللہ زندہ ہے کسی قسم کا نقصان اُس مین نہین اور اللہ تعالیٰ مین سننے اور دیکھنے کی صفتین مسموع اور مبصر کے حدوث کے وقت حادث ہوتی ہین اور اللہ تعالیٰ کا ارادہ حادث ہے اور اللہ موجود تو ہے مگر کسی محل مین نہین ہے بذات خود قائم ہے اور اللہ تعالیٰ اُسی ارادہ کے ساتھ ارادہ کرنے والا ہے اور یہی اُسکا وصف ہے اور کہتا تھا استطاعت فعل سے قبل حاصل ہوتی ہے اور وہ قدرت ہے صحت و سلامتی بدن و اعضا سے جدا اور استطاعت سلامتی بدن و اعضا کا نام نہین جیسا کہ بعض معتزلہ کی یہ رائے ہے اور اللہ کا پہچاننا اور اُسکی نعمتون کی شکرگذاری اور نیک و بد کا جاننا واجبات عقلی سے ہے کہ عقل خود اِن باتون کو ادراک کرسکتی ہے شرع کے ارشاد کی محتاج نہین عقل کو رسول باطن جانتا ہے اور عقل کو شریعت باطنی خیال کرتا ہے جبائی شریعت عقلی اور شریعت نبوی ثابت کرتا ہے اور جبائی مقتول کی اجل کے باب مین اِن دو قولون مین کہ وہ اپنی اجل مقرری پر مارا جاتا ہے یا بے وقت مارا جاتا ہے کہ اگر ابھی نہ مارا جاتا تو اور زندہ رہتا متوقف ہی کہتا ہے کہ اِن مین سے کوئی قول قابل یقین نہین کیونکہ دونون باتونکا احتمال ہے اِس لیے کہ جس طرح مقتول کے حق مین حیات کا احتمال ہے اسی طرح ممات کا بھی احتمال ہے اور کہتا ہے شریعت نبوی وہ کام ہین کہ عقل اُن کے بھیدون کو نہین جان سکتی جیسے عبادتون کے وقت اور علت و حرمت اشیا سے مقرری کی اور فرائض کا واجب ہونا اور مندوبات کا مستحب ہونا اور عقل

بالاستقلال ادراک کرتی ہے کہ مطیع کو ثواب اور عاصی کو عذاب ہونا ضرور ہے لیکن عاصی کا ہمیشہ دوزخ میں پڑا رہنا قید شرع شریف سے کہ عقل ظاہر ہے قبول کرنا چاہیے اور کہتا تھا اللہ پر واجب ہے گنا ہگار کو عذاب دینا اور مطیع کو ثواب پہونچانا اسکے نزدیک ایمان ایک مدح کا نام ہے جس میں اچھے اوصاف جمع ہوتے ہیں پس جس میں وہ جمع ہوں وہ مؤمن ہے اور کہتا تھا کہ ایمان نام ہے جملہ طاعات مفروضہ کا اور نفل اُس سے خارج ہیں اور اُن فرشتون کا جو قبر میں مردے سے سوال کرتے ہیں منکر ونکیر نام رکھنا ناپسند کرتا ہے اور اُس کے اقوال دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پل صراط کے بارے میں متردد ہے کیونکہ ثابت بھی کرتا ہے اور انکار بھی کرتا ہے۔

شیخ ابوالحسن اشعری نے ایک بار جبائی سے پوچھا کہ تین بھائی تھے اُن میں سے ایک مؤمن صالح ہو کر مرا اور ایک کافر ہو کر مرا تیسرے نے لڑکپن میں وفات پائی اُنکا کیا حال ہوا ابو علی نے کہا مؤمن صالح کو جنت اور کافر کو دوزخ ملی اور تیسرے کو نہ عذاب ہے نہ ثواب اشعری نے کہا اگر تیسرا بھائی اللہ سے کہے مجھے بڑا کر کے مؤمن صالح بنا کے کیون نہ موت دی کہ میں جنت میں جاتا آرام پاتا کیونکہ اسکے حق میں تو یہی خوب تھا جبائی نے جواب دیا کہ اللہ اسکو یون جواب دیگا کہ اگر تو بڑا ہوتا گناہ کرتا جہنم میں دُکھ بھرتا تیرے حق میں یہی خوب تھا کہ تجھے لڑکپن میں موت دی اشعری نے پھر کہا اگر کافر یون کہے کہ مجھے مومن صالح کر کے کیون نہ مارا کہ جنت میں جاتا یا لڑکپن میں مارتا تھا کہ دوزخ سے بچتا اسکے حق میں یہ بہتر نہ تھا کہ جہنم میں جائے تو اللہ اُسکو کیا جواب دیگا جبائی نے کہا تو دیوانہ ہے اشعری نے کہا نہیں یہ کہو کہ شیخ کا گدھا اِس گھاٹی پر چڑھ نہیں سکتا جبائی چپ رہ گیا اِس مناظرے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس کو چاہا اپنی رحمت سے مخصوص فرمایا اور جس کو چاہا عذاب کا مورد قرار دیا افعال آلہی کسی غرض کے ساتھ معلل نہیں ہیں جبائی کا انتقال سنہ ۳۰۳ ہجری میں ہوا تھا۔

بستم بہشمیہ یہ متبع ابو ہاشم عبد السلام بن ابی علی جبائی کے ہیں جو بصرے میں سنہ ۲۴۷ھ میں پیدا ہوا۔ چہارشنبہ ۱۷ شعبان سنہ ۳۲۱ھ میں فوت ہوا یہ علم ادب میں باپ سے بڑھا ہوا تھا اور یہ شخص تمام مقالات میں اپنے باپ کا متبع ہے دونون باپ بیٹون نے مسائل کلامیہ میں تمام معتزلہ سے بہت سے مسائل میں مخالفت کر کے نئی تحقیقات کی ہیں مگر کئی مسئلون میں باپ سے

منفرد تھا چنانچہ استحقاق ذم وعذاب کا بغیر گناہ کے قائل تھا اور یہ کہ آدمی کوئی گناہ نہ کرے اور اُسکو عذاب دیا جائے۔ جو کہ تھوڑے سے صفات واجب ذات واجب کے مغائر ہین جیسے سمع وبصر متکلمین کا ان مین اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ مراد ان سے علم ہے یعنی سمع وبصر سے یہ مراد ہے کہ مسموعات ومبصرات کا عالم ہے اور بعض کہتے ہین کہ سمع وبصر سے مراد یہ ہے کہ زندہ ہے بلا آفت کے ابوہاشم ایسی صفات کی تصحیح کے لیے احوال کا قائل ہوا تاکہ اُن اعتراضون سے محفوظ رہے جو اشاعرہ پر وارد کیے گئے ہین پس کہتا تھا کہ سمیع سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ صاحب ایسے حال کا ہے کہ وہ حال فی نفسہ نہ موجود ہے نہ معدوم نہ مجہول نہ معلوم نہ قدیم نہ حادث اور اُس حال سے اثر سمع ظاہر ہوتا ہے اسی طرح اللہ کا علم ایک حالت ہے اور اللہ کے عالم ہونے سے یہ مراد ہے کہ وہ ذی حالت ہے اور وہ حالت صفت معلوم ہے اُسکی ذات سے علیحدہ موجود ہے مگر ذات سے علیحدہ ہوکر معلوم نہین ہوسکتی اُس حالت سے اثر علم ظاہر ہوتا ہے پس اسنے اللہ کے لیے ایسے احوال ثابت کیے جو نہ معلوم ہین نہ مجہول اور نہ موجود ہین نہ معدوم نہ قدیم ہین نہ حادث یہ احوال علیحدہ نہین جانے جاتے بلکہ ذات کے ساتھ جانے جاتے ہین اور دلیل اسپر یہ بیان کی ہے کہ عقل بالبداہت فرق کرسکتی ہے کسی چیز کے مطلق جاننے ہین اور کسی صفت کے ساتھ جاننے مین دیکھو جب کسی ذات کو جانتے ہین تو اسکا عالم ہونا نہین جانتے اور جوہر کو جانتے ہین اُسکے متحیز ہونے کو یا اس بات کو کہ عرض اُسکے ساتھ قائم ہوتا ہے نہین جانتے انسان موجودات کے ایک چیز مین شریک ہونے کو اور دوسری چیز مین شریک ہونے کو بخوبی جانتا ہے مگر ابو علی اور دوسرے منکرین احوال اُسکے اس قول کو رد کرتے ہین ابن تیمیہ نے یہ شعر ایک مقام پر لکھا ہے ؎

مما یقال ولا حقیقۃ عندا مر معقولۃ تدنو الی الافہام :: الحال عند البہشمی والکسب عند الاشعری وطفرۃ النظام

یعنی ابوہاشم جو حال کا قائل ہے اور اشعری کسب کے اور نظام طفرے کا یہ تینون باتین بے حقیقت ہین اس قابل نہین کہ عقلا انکو تسلیم کرین اور ابوہاشم کے نزدیک سمع اور بصر اللہ کی دو حالتین ہین سوا علم کے کیونکہ مفہوم اور اثر جدا جدا ہین اور اسکے بعض اصحاب یہ کہتے ہین کہ اللہ کے سمیع وبصیر ہونے سے یہ مراد ہے کہ وہ مسموعات ومبصرات کا مدرک ہے اور جو کہ مسئلہ علم قبل الایجاد مین اہل کلام نے اختلاف کیا ہے اس طرح کہ شے معدوم کیسے معلوم ہوسکتی ہے اسلیے علم قبل الایجاد کا انکار کیا ہے

اور بعضے ارتسام صور کے قائل ہوئے ہین اور بعضون نے رب النوع ثابت کیے ہین ابوہاشم نے معدومات کا ثبوت مانا ہے اور کہا کہ اشیا اپنی پیدائش سے قبل ایک قسم کا ثبوت اپنے عالم مین رکھتی ہین کہ نہ موجود ہین نہ معدوم اور اس ثبوت کی وجہ سے واجب تعالیٰ کا معلوم واقع ہوتی ہین اور کہتا ہے کہ اللہ کے لیئے یہ لائق ہے کہ ایمان کی تکلیف شکل وجوہ پر بغیر لطف کے دے بخلاف جبائی کے کہ اسکے نزدیک یہ ہے کہ جس کو اللہ کی معرفت حاصل ہوئی اور وہ اللہ پر اسکے لطف کے ساتھ ایمان لایا تو اسکو ثواب کم ملیگا اسلیے کہ اسکی مشقت کم ہے اور اگر بغیر لطف الٰہی کے ایمان لایا تو اسکا ثواب زیادہ ہے کیونکہ اسکی مشقت زیادہ ہے اور ابوہاشم کہتا ہے کہ اللہ پر کوئی چیز دنیا مین بندون کے لیے واجب نہین جب تک انکو شرع اور عقل کے ساتھ تکلیف نہ فرمائے اور جب انکو اتنی سمجھ دیدی کہ وہ واجب کے کرنے کو اور قبائح سے بچنے کو جاننے لگین اور ان مین برے کام کرنے کی خواہش اور اچھے کام کی نفرت پیدا کردے اور اخلاق ذمیمہ ان مین ڈالدے تو اس وقت اللہ پر واجب ہے کہ ان کو قدرت و استطاعت دے اور برے کامون سے بچنے اور اچھے کامون کے کرنے کے لیے آلات بہم پہونچادے اور اللہ پر اس چیز کا ان کو عطا کرنا واجب ہے جو مامورات کی طرف لیجاتی ہو اور منہیات سے بچاتی ہو اور یہ اعتقاد رکھتا تھا کہ توبہ کسی فعل قبیح اور گناہ کبیرہ سے باوجود اصرار کے دوسرے ایسے فعل قبیح پر صحیح نہین ہوتی جس کو وہ جانتا ہے یا قبیح اعتقاد کرتا ہے اگرچہ حسن ہی کیون نہو اور اس قول سے یہ لازم آتا ہے کہ اگر کافر کو ذرا سے گناہ پر اصرار ہو تو اسکا اسلام مقبول نہین اور کہتا تھا کہ جس آدمی کو فعل قبیح کے کرنے کی قدرت باقی نہ رہے اور پھر اس سے توبہ کرے تو وہ توبہ اسکی صحیح نہین ہوتی مثلاً دروغ گو گونگا ہو جائے تو پھر اسکی توبہ صحیح نہین ہے اسی طرح توبہ زانی کی بھی بعد ضعف و عجز کے زنا سے صحیح نہین ہوتی اور کہتا تھا انبیا سے عمداً صغیرہ گناہ ہونا ممکن ہے اور کہتا تھا کہ کلام اللہ عبارت ہے اصوات مقطوعہ اور حروف منظومہ سے اور چونکہ اصوات و حروف حادث ہین اور ذات واجب محل حوادث نہین تو خدا کے متکلم ہونے سے یہ مراد ہے کہ خدا نے اجسام مین کلام ایجاد فرمایا ہے نہ یہ کہ کلام اسکی ذات سے قائم ہے اسکے اعتقاد مین زنگی اور ترک اور ہنود اس بات کی قدرت رکھتے ہین کہ ایسا قرآن لاسکین اور ایک علم سے دو چیزین بالتفصیل نہین معلوم ہوسکتین اور اسکے اعتقاد مین طہارت واجب نہ تھی اگرچہ بندے کو حکم ہے کہ وہ

Marfat.com

نماز کے وقت ظاہر ہو گیا تھا غصب کئے ہوئے پانی سے طہارت کفایت کرتی ہے مگر نماز غصب کی ہوئی زمین مین جائز نہین۔

بست و یکم حماریہ یہ متبع ہین ایک قوم معتزلہ کے عسکر مکرم سے انکا مذہب یہ ہے کہ مسخ انسان کا فر معتقد کفر ہوتا ہے اور نظر نے واجب کو واجب کیا ہے نظر کا کوئی فاعل نہین ہے اِسی طرح جماع بچے کا موجب ہوتا ہے بچے کے پیدا کرنے والے مین شک کرتے تھے کہتے تھے انسان انواع حیوانات کا بطریق تعفین کے خالق ہے یہ لوگ یہ بھی اعتقاد رکھتے تھے کہ اللہ کا بندے کو حیات و قدرت کے پیدا کرنے پر قادر کر دینا جائز ہے۔ سلہ

بست و دوم ابو الحسینیہ یہ ابو الحسین بصری کے متبع ہین یہ شخص معتزلہ مین اعلیٰ درجے کا عالم تھا مذہب معتزلہ کی اسنے خوب تنقیح کی تھی اصولین مین اس سے بہتر محقق کم گذرے ہین یہ اسنے صفت الٰہی مین تمام معتزلہ اور اہلِ سنت سے اختلاف کیا ہے معتزلہ اور اہلِ سنت کا یہ قول ہے کہ حیات اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے جو اس بات کو چاہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ صاحب علم و قدرت ہو اور ابو الحسین کا مذہب یہ ہے کہ حیات اللہ تعالیٰ کے لیئے کوئی صفت مستقل نہین۔ اُس ذات مقدس کو جو حی کہتے ہین تو اس سے یہ مراد ہے کہ وہ صاحب قدرت و ارادہ ہے فرق دونون مذہبون مین یہ ہے کہ جمہور کے نزدیک حیات ایک صفت مستقل ہے ذات پاک سے علٰحدہ جسکا اقتضا یہ ہے کہ ذات باری صاحب علم و قدرت ہے اور ابو الحسین کے نزدیک صرف ذات باری ہے جو اپنے لیئے علم و قدرت کے متنع ہونے کو مستلزم ہے یہی مذہب حکما و فلاسفہ کا تھا ابو الحسین اور بھی اکثر مسئلون مین معتزلہ سے خلاف رکھتا ہے جیسے کرامات اولیا کا قائل ہے اور اُسکے نزدیک علم الٰہی معلومات کے تغیر کے ساتھ متغیر ہوتا رہتا ہے اور یہ علوم ذات الٰہی مین حادث ہوتے رہتے ہین اور اُسکے نزدیک ارادۂ الٰہی بھی کوئی علٰحدہ صفت نہین اُسکا ارادہ یہی ہے کہ وہ جانتا ہے غرضکہ اللہ کا ارادہ اُسکے علم مین منحصر ہے اور اُسکا قول ہے کہ وجوب امامت کا طریق فرع اور عقل دونون ہین برخلاف جمہور معتزلہ کے کہ اُنکے نزدیک وجوب امامت کا طریق فرع ہے ابو القاسم بلخی بھی اس مسئلے مین ابو الحسین کا ہمراہ ہے سلہ تذکرہ نفائس الفنون مین لکھا ہے کہ قاضی عبد الجبار کے متبع **قضویہ** کہلاتے ہین طبقات شافعیہ کے طبقہ ثامن مین بیان کیا ہے کہ قاضی عبد الجبار

سلہ دیکھو ...
سلہ دیکھو ... نفائس الفنون
سلہ دیکھو ...
سلہ دیکھو ...

بن احمد بن عبدالجبار بن احمد بن خلیل قاضی ابوالحسن ہمدانی قاضی ملک رے شافعی المذہب تھے
اگر مذہب اعتزال کے شیخ مانے گئے ہین اور مذہب اعتزال کی مدد میں ان کی بہت سی تصنیفات
ہین ذیقعدہ ۴۱۵ھ مین انتقال کیا۔

معتزلہ کے اور بھی بہت سے نام ہین ایک **ثنویہ** یہ نام اس لیے ہوا کہ یہ اس بات کے قائل ہین
کہ خیر اللہ کی طرف سے ہے اور شر بندے کی طرف سے دوسرا نام **واردیہ** یہ نام اسلیے ہوا کہ انکا قول ہے
کہ مؤمنین دوزخ مین نجائین گے فقط اُنکا ورود دوزخ پر ہوگا اور جو شخص دوزخ مین گیا وہ پھر
اُس سے باہر نہ نکلیگا تیسرا **حرقیہ** ان کا قول یہ ہے کہ کفار جلائے نہین جاتے مگر ایک بار چوتھا
مفنیہ یہ قائل ہین فنائے جنت و دوزخ کے پانچوان **واقفیہ** یہ قائل ہین توقف کرنے کے
قرآن شریف کے مخلوق ہونے مین چھٹا **لفظیہ** یہ قائل ہین اس بات کے کہ لفظ قرآن مخلوق
نہین ہے ساتوان **ملتزقہ** یہ قائل ہین اس بات کے کہ اللہ ہر جگہ مین ہے آٹھوان **قبریہ** یہ منکر
ہین عذاب قبر کے نوان نام **کیسانیہ** ہے دسوان **ناکتیہ** ہے گیارھوان **احمدیہ** ہے بارھوان
واسطیہ تیرھوان **وہمیہ** چودھوان **تبریہ** ہے[1]

تنبیہ

ابن راوندی احمد بن یحییٰ بن اسحاق راوندی کو عام مصنفین معتزلہ مین شمار کرتے ہین مگر ابن خلکان
نے کہا ہے کہ ابن راوندی کی ایک کتاب فضیحۃ المعتزلہ بھی ہے اس سے معلوم ہوا کہ وہ معتزلی نہین ہے
لیکن اس مین شک نہین کہ وہ معتزلہ سے بھی بدتر اور گمراہ تر ہے اس کے عقیدے مین بالکل
الحاد بھرا ہوا تھا اسکا نام احمد ہے اور ابن راوندی عرف تھا اس شخص نے کفر و الحاد مین کئی
کتابین تصنیف کی ہین منجملہ اُنکے کتاب زمرہ مین معارضہ قرآن کے بارے مین کہتا ہے کہ مین نے
اکتم بن صیفی کے کلام مین وہ چیز دیکھی ہے جو اِنَّا اَعْطَیْنَاکَ الْکَوْثَر سے بدرجہا عمدہ ہے اور کہتا تھا
کہ انبیائے طلسمات کے ذریعہ سے خلق کی طبیعتون کو کھینچ لیا تھا جیسا کہ مقناطیس لوہے کو کھینچ لیتا ہے
اور ایک ایک کتاب نصاریٰ اور یہود کے لیے دین اسلام کے ساتھ مناقضہ کرنے کو بنا دی تھی
اور یہود سے کہا تھا کہ تم کہو کہ موسیٰ بن عمران کہہ گئے ہین کہ مین خاتم الانبیا ہون بعد میرے
کوئی نبی نہوگا اور انہی ایک کتاب مسمی بہ فرند مین کہتا ہے کہ مسلمان اپنے نبی کی نبوت پر

[1] کتاب الملل والنحل و مفتاح السعادۃ ۱۲

قرآن کو حجت بتاتے ہین جس کے ساتھ نبی نے تحدی کی تھی پس اہل عرب سے جواب نہو سکا مگر مسلمانون سے یہ کہا جاے اگر کوئی شخص فلاسفۂ قدیم کی نبوت کا مدعی دعویٰ کرے اور جیسا کہ تم قرآن کو حجت قرار دیتے ہو وہ بھی اُنکے کسی کام کو یا کتاب کو حجت بتائے مثلاً کہے کہ اقلیدس کے صدق نبوت پر یہ دلیل ہے کہ اُسنے دعویٰ کیا کہ کوئی انسان میری کتاب کی طرح نہین بنا سکتا ہے تو کیا اس سے نبوت اُسکی ثابت ہوسکتی ہے اور ابن راوندی نے کہا ہے کہ قرآن مین ہے اِنَّ کَیْدَ الشَّیْطَانِ کَانَ ضَعِیْفًا بے شک شیطان کا فریب ضعیف ہے حالانکہ اُسنے ایسا مکر و فریب کیا کہ آدمؑ کو جنت سے نکلوا دیا اور اُسکے ایسے بہت سے مقالات ہین جن سے ہمنے اعتراض کیا اور علما نے سب کا جواب دیا ہے اور وجہ فساد اور شک کی عمدہ طور پر بتائی ہے ابن راوندی کے نزدیک ایمان نام ہے تصدیق قلب کا اور اسکے نزدیک استطاعت فعل کے ساتھ ہوتی ہے اور کہتا تھا کہ کسی پیغمبر کے قتل کر ڈالنے یا اُسکے طمانچہ مار دینے سے انسان اسلیے کافر ہوجاتا ہے کہ اُسنے پیغمبر کی تکذیب کی اور اُس سے بغض رکھا نہ اِس وجہ سے کہ اُسکو قتل کیا یا طمانچہ مارا۔

ابن راوندی نے ۳۶ برس کی عمر پائی ۲۴۵؁ یا ۲۵۰؁ ہجری مین مرا۔

فرقہ شیعہ

قبل اس کے کہ شیعہ کے حالات بیان ہون بطور تمہید کے یہ کہتا ہون کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۳ دن علیل رہکر ۶۳ برس کی عمر مین دوشنبہ کے دن ۱۲ ربیع الاول ۱۱؁ ہجری کو انتقال فرمایا تو خلافت کی نزاع پیدا ہوئی اور انصار نے یہ ٹھہرایا کہ ایک امام ہمارا ہوگا اور ایک مہاجرین مین ہوگا اور اپنی طرف سے سعد بن عبادہ کو خلیفہ کرنے پر آمادہ ہوگئے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے وہان پہونچکر کہا کہ پیغمبر خدا کا حکم ہے کہ امام قریش چاہیے تب سب انصار نے قبول کیا اور کہا کہ تم کسے خلیفہ کروگے حضرت عمرؓ نے کہا کہ ہم سب سے افضل ابوبکرؓ ہین انھین سے بیعت کرتے ہین تم بھی قبول کرو اور اول بشیرؓ بن سعد انصاری نے پھر حضرت عمرؓ نے پھر ابوعبیدہ بن جراح نے پھر اوس نے بیعت کی پھر بعد انکے بیعت کرنے والے چارون طرف سے ابوبکرؓ کی بیعت پر امنڈے چلے آتے تھے دیکھتے ہی دیکھتے ایسی کثرت ہوگئی کہ تل رکھنے کی جگہ نہ ملتی تھی اور فوری طور پر صدیق اکبرؓ پر اتفاق عام ہوگیا یہ معاملہ سقیفۂ بنی ساعدہ مین ہوا تھا جب وہ مسجد مین آئے تو لوگ ہر طرف سے

لہ دیکھو فہرست ابن الندیم ... ۱۲ سہ دیکھو ... مرآت ... ۱۲ سہ ... ۱۲

Marfat.com

دوڑ کر آئے اور رغبت سے بیعت کرنے لگے لیکن بنی ہاشم دیر تک اپنے ادّعا پر رُکے رہے اور اُن کو اپنی ناکامی پر تعجب وافسوس دونون ہوا اور حضرت علیؓ ۔عباسؓ ۔طلحہ ۔زبیرؓ ۔مقدادؓ بن عمر ۔عتبہؓ بن ابی لہب خالدؓ بن سعید بن العاص ۔سلمانؓ فارسی ۔ابوذر غفاریؓ ۔عمارؓ بن یاسر ۔برار بن عازب ۔اور ابیؓ بن کعب نے اول بیعت نکی حضرت علیؓ بیعت کے وقت سقیفے مین موجود نہ تھے جناب پیغمبر خدا کی تجہیز وتکفین کا سامان کر رہے تھے پھر ان سب لوگون نے بیعت کر لی اور حضرت علیؓ نے چھ مہینے کے بعد بیعت کی بعض کہتے ہین کہ تیسرے دن یا اُسی دن یا دوسرے دن یا چالیس دن کے بعد بیعت کی اور صحیح یہ ہے کہ دو بار بیعت کی ایکبار تیسرے دن اور دوبارہ چھ مہینے کے بعد اور ضرورت بیعت ثانی کی یہ ہوئی کہ جب فدک وغیرہ کے باب مین باہم حجت واقع ہوئی اور لوگون کو ثابت ہوا کہ ان مین ملال ہے تو اُن کے اس زعم کے دفع کرنے کے لیئے ثانیاً بیعت کی حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بعد شاید بنو ہاشم کے دعوے نئے سرے پیش آتے لیکن حضرت ابوبکرؓ نے وفات کے وقت حضرت عمرؓ کی خلافت پر باضابطہ تنصیص کی اس لیئے بنو ہاشم کو موقع نہ ملا حضرت عمرؓ نے اپنی شہادت کے قریب چھ شخصون کو چنا جنکی حاکمانہ لیاقتین اُن کے نزدیک ایسی مساویانہ درجہ رکھتی تھین کہ وہ کسی کے حق مین ترجیح کا فیصلہ نہین کر سکے حضرت علیؓ ۔عثمانؓ ۔زبیرؓ ۔طلحہؓ ۔سعدؓ ۔اور عبدالرحمن بن عوف اُن انتخاب شدہ لوگون مین تھے گو حضرت عباسؓ نے حضرت علیؓ کو یہ ہدایت کی کہ وہ اپنی خلافت کو بخت واتفاق کے ہاتھ مین ندین بلکہ بغیر کسی کی اعانت کے آپ اپنے استحقاق کا

[illegible]

[illegible]

فیصلہ کرلیں لیکن جناب امیر کی بے غرضی اور فیاض دلی نے اِس اختلاف انگیز تحریک کے قبول کرنے کی اجازت ندی۔ عبدالرحمن بن عوف اِس نزاع کے طے کرنے کے لیے مقرر ہوئے اُنھون نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا مین تمھاری بیعت کرتا ہون کتاب خدا اور سنت رسولؐ اور طریقۂ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ پر حضرت علیؑ نے جواب مین کہا کتاب اللہ اور سنت رسولؐ اور میرے اجتہاد رائے پر عبدالرحمن نے اُنکو چھوڑ کر حضرت عثمانؓ کا ہاتھ پکڑ لیا اور وہی بات کہی حضرت عثمان نے قبول کرلیا[1] پھر سب صحابہ نے ان سے بیعت کرلی حضرت علی نے صَبْرٌ جَمِیْلٌ کہا اور تن بہ تقدیر راضی ہوگئے حضرت عثمانؓ خاندان بنوامیہ سے تھے اور اُن کی خلافت ایک نئے تاریخی سلسلے کا دیباچہ تھی حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ نہ ہاشمی تھے نہ اموی اس لیے اُن کے عہد تک بنوامیہ و ہاشم یہ دونون خاندان خلافت مین کچھ حصہ نہین رکھتے تھے حضرت عثمانؓ نے اپنی خلافت مین تمام بڑے بڑے ملکی عہدے بنی امیہ کے ہاتھ مین دیدئے معاویہ پہلے بھی شام کے گورنر تھے لیکن اِس عہد مین اُنکا اقتدار اِس حد تک پہونچ گیا کہ وہ ملک شام کے فرمان روا مستقل سمجھے جاتے تھے حضرت عثمانؓ کی خلافت قریبًا بارہ[2] برس رہی اور اگرچہ اخیر مین اِسی خاندانی رعایت پر لوگ اُن سے ناراض ہوگئے اور جمعہ کے دن ۱۶ ذیحجہ ۳۵ سنہ ہجری کو بلوائیون کے ہاتھ سے اُن کی شہادت تک نوبت پہونچی اور شنبہ کی رات مین بقیع مین دفن ہوئے حضرت علی سے طلحہ۔ زبیر۔ سعید بن زید۔ عمار بن یاسر۔ اسامہ بن زید۔ سہل بن حنیف۔ ابوایوب انصاری۔ محمد بن سلمہ۔ زید بن ثابت اور خزیمہ بن ثابت وغیرہ صحابہ نے بیعت کرلی۔ زہری کہتے ہین کہ یہ کتنے تعجب کی بات ہے کہ عبداللہ بن عمر اور سعد بن ابی وقاص نے حضرت علی کی تو بیعت نکی اور یزید بن معاویہ کی بیعت کرلی اور جن لوگون نے حضرت علی سے بیعت نکی شام کو چلے گئے وہ **عثمانیہ** کہلانے لگے[2] طلحہ اور زبیر بھی بیعت کرلینے کے بعد شب کے وقت مدینے سے نکل کر مکے کو چلے گئے اور حضرت عائشہ اُن دنون مدینے مین نہ تھین مکے سے حج کرکے واپس آرہی تھین اُن کو حضرت عثمان کی شہادت کی خبر پہونچی تو وہین انجام کار دیکھنے کے واسطے ٹھہر گئین اور طلحہ و زبیر کے کہنے سے مکے کو لوٹ گئین اور مروان بھی حضرت عثمان کا جامہ خون آلود لیکر مکے کو چلا گیا حضرت علیؑ نے حضرت عثمانؓ کے وقت کے ملکی عہدہ دارون کو معزول کرنا شروع کردیا سہل بن حنیف کو معاویہ کی

[1] ملاحظہ ہو شرح مواقف صفحہ ۱۲۱ [2] ملاحظہ ہو تذکرۃ خواص الامہ بذکر خصائص الائمہ مؤلفہ ابن جوزی ۱۲

Marfat.com

عوض دمشق کا گورنر مقرر کیا وہ وہاں مخالف ہوگئے اور بوجہ رشتہ داری حضرت عثمانؓ کے اُنکے خون کا دعویٰ کرنے لگے اور حضرت علیؑ کو کہلا بھیجا کہ تم قاتلان حضرت عثمانؓ کو میرے سپرد کردو اور وہ ایسی مصلحت نہین سمجھتے تھے اور ایک وجہ وہ کہنے لگے قتلہ اللہ وانا معہ یعنی حضرت عثمانؓ کو خدا نے قتل کیا اور مین اُسکے ساتھ ہون اور اُس وقت اِس قول کو بڑی ضرورت تھی اگر جناب امیر بطور ایہام کے ایسا نہ کہدیتے تو حضرت عثمانؓ کے قاتل بلوا کر بیٹھے اور فساد مچا دیتے اور سازش سے سارا لشکر بگڑ جاتا بلکہ جناب امیر بھی شہید ہوجاتے تو کچھ تعجب نہ تھا مگر دشمنون نے اُن کے اس قول کو اپنی دلیل بنا لیا۔ طلحہ اور زبیر اور بی بی عائشہؓ اور حضرت عثمانؓ کے وقت کے وہ حکام جنکو جناب امیر نے معزول کردیا تھا یہ سب متفق ہو کر جناب امیر کی مخالفت کے لیئے بندوبست کرنے لگے اور بصرے کی جانب بڑھے جب موضع حوب مین پہونچے تو کتے بھونکنے لگے بی بی عائشہؓ اُسوقت پشیمان ہوئین اور کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میری ایک عورت حضرت علیؑ سے بغیر حق کے جنگ کریگی اور جب حوب مین پہونچیگی تو کتے شور کرنے لگین گے خیال رکھواے عائشہ کہ وہ تم ہی نہو پھر بی بی صاحبہ نے چاہا کہ لوٹ جائین زبیر نے روکا اور کہا کہ شاید تمھاری وجہ سے اللہ تعالیٰ اس فساد کو دفع کردے آخر بی بی صاحبہ کو لے گئے اور بصرے پر قبضہ کرلیا اور سہل بن حنیف کو جو وہان پر حضرت علیؑ کی طرف سے منتظم تھے نکالدیا حضرت علیؑ نے امام حسنؑ اور عمار بن یاسر کو کوفہ کو بھیجا یہ وہان سے نوہزار جنگجو آدمیون کی جماعت فراہم کرکے لائے اگرچہ بی بی صاحبہ وطلحہ و زبیر حضرت علی کی جان کے دشمن نہ تھے صرف حضرت عثمانؓ کے قاتلون سے قصاص چاہتے تھے مگر چونکہ اِس قدر جمعیت کا خلیفہ کے مقابلے مین کھڑا ہونا خلافت کی بدرعبی کا باعث تھا اِس لیے جناب امیرؑ نے بی بی صاحبہ وغیرہ کا کچھ پاس نہ کیا اور ۳۶ھ مین اُن سے جنگ کے لیے بصرے کو روانہ ہوئے مقام خلیجا پر جو بصرے سے دو فرسخ پر ہے جمعرات کے دن ۲۰ جمادی الاخریٰ کو طرفین مین جنگ شروع ہوئی زبیر ابن عوام جن کے قاتل کے حق مین پیغمبر خدا نے دوزخی ہونے کا حکم کیا تھا تھوڑی دیر لشکر حضرت علیؑ سے لڑے شارح صحیح بخاری ابن عبدالبر سے روایت کرتا ہے کہ اسی اثنا مین حضرت علیؑ نے اُنکو آواز دی

Marfat.com

اور یاد دلایا کہ پیغمبر علیہ السلام نے تم سے کہا تھا کہ علی کو دوست رکھتے ہو تم نے جواب دیا تھا ہاں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایک دن ایسا آئیگا کہ تم علی پر خروج کروگے اور ظالم ہوگے جب انھین یہ بات یاد آئی تو لڑائی روکدی اور مدینے کی طرف کوچ کردیا عمر بن جرموز مجاشعی نے رستے مین موقع پاکر انکو مار ڈالا اور جناب امیر کو آکر بشارت دی کہ لو مین نے زبیر کا کام تمام کر دیا جناب علی نے کہا کہ تجھکو مین اسکی عوض مین دوزخ کی بشارت دیتا ہون اُس نے عرض کیا کہ بڑی خرابی کی بات ہے کہ تم سے لڑنے والا بھی دوزخی اور جو تمھاری طرف سے لڑے وہ بھی دوزخی ٹھہرے اور تلوار شکم مین مار کر خودکشی کرلی اور مروان بن حکم کو چونکہ طلحہ کے ساتھ کینہ تھا اسلیے اُس نے طلحہ کے تیر مارا کہ ان کی جان یون گئی اس جنگ کو **جنگ جمل** کہتے ہین کیونکہ اُس دن بی بی عائشہ اس شتر پر جسکا عسکر نام تھا سوار تھین اسکو ایک شخص نے حضرت علی کے حکم سے مار ڈالا حضرت علی نے بی بی عائشہ کے پاس پہنچکر فرمایا غفر اللہ لک بی بی صاحبہ نے جواب دیا ولک پھر حضرت علی نے انکو تعظیم و تکریم کے ساتھ مدینے کو روانہ کردیا۔ اور بصرے کی افسری عبداللہ بن عباس کے حوالے کرکے خود کوفے کو تشریف لے گئے بی بی صاحبہ پھر عمر بھر متاسف رہین اور جنگ جمل کو یاد کرلیتین تو اتنا روتین کہ دوپٹہ آنسوؤن سے تر ہوجاتا تھا اس لیے کہ خروج مین جلدی کی تامل نکیا اور پہلے سے تحقیق نہ فرمایا۔ شرح مقاصد مین لکھا ہے کہ ان لوگون کو **ناکثین** کہتے ہین نکث لغت مین عہد توڑنے اور پھر جانے کے معنے مین ہے اور ان لوگون نے بھی جناب امیرؑ کے عہد اور بیعت کو توڑا تھا اور بصرے کی طرف چلے گئے تھے ناکثین کے سرغنہ طلحہ اور زبیر تھے۔ خلافت حضرت عثمانؓ کی وسیع مدت مین بنی امیہ کا خاندان ملکی و مالی دونون حیثیت سے طاقتور ہوگیا تھا جسکا یہ اثر تھا کہ حضرت علی کی اطاعت معاویہ نے نہ کی ہمسری کا دعوی کیا اور اگرچہ ذاتی فضائل اور مذہبی تقدس مین انکو حضرت علیؓ سے کچھ نسبت نہ تھی تاہم ایک مدت تک وہ مساویانہ طاقت کے ساتھ جناب امیرؑ کے حریف رہے اور تمام شامیون نے انکی رفاقت کی ان سب کو **قاسطین** کہتے ہین لغت مین قسط کے معنے جور و ظلم ہین شرح مقاصد مین لکھا ہے کہ قاسطین معاویہ اور اون کے ساتھی ہین جنھون نے حضرت علی سے مخالفت کی اور طریق حق کو کہ حضرت علی کی بیعت تھی چھوڑ دیا غرض کہ جناب امیرؑ اور قاسطین کی جنگ کا جو اخیر فیصلہ ہوا وہ بھی گویا

قاسطین ہی کے حق مین ہوا **خوارج** نے علی مرتضی کی بیعت خلافت سے انکار کیا آپ نے اُن سے اپنے حق کا دعوی کیا انھون نے نہ مانا یہ لوگ **مارقین** بھی کہلاتے ہین مارقہ کی وجہ تسمیہ خوارج مین معلوم ہوگی۔ جناب امیرؑ کے طرفدارون اور مخلصون کا کہ صحابہ و تابعین تھے اور اُن کی صحبت مین رہتے تھے اور اُن کی خلافت کے معین تھے اور اُنکی طرف سے جان بازیان کرتے تھے لقب **شیعہ** مقرر ہوا انھین سے **شیعہ اولی** اور **شیعہ مخلصین** عبارت ہے اِن سب کا عقیدہ یہ تھا کہ جناب امیرؑ اپنے عہد مین امام برحق ہین بعد شہادت حضرت عثمان کے یہ اُنھین کا منصب ہے تمام مسلمانون پر اُن کی اطاعت فرض ہے اور اپنے وقت کے سارے آدمیون سے افضل ہین اور معاویہ اور اُن کے لشکر کو باغی اور خطاؑ وار جانتے تھے مگر طلحہ اور زبیر کو یہ لوگ بُرا نہین جانتے تھے اِس لیئے کہ انھون نے جو نزع جناب امیرؑ کے ساتھ کیا تو اس وجہ سے نہ تھا کہ وہ اُنکو مستحق خلافت نہ جانتے تھے بلکہ قاتلان حضرت عثمانؓ نے جب اُن کو بھی دھمکایا تو یہ خوف جان کی وجہ سے مدینے سے چلے گئے اور اُن سے قصاص لینے مین جلدی کرتے تھے اُن کو خطاے اجتہادی واقع ہوئی اِس لیئے کہ ایک شبہہ کے ساتھ متمسک تھے اگرچہ طرف ثانی کی دلیل ارجح تھی اور وہ شبہہ اِس وجہ سے پیدا ہوا تھا کہ جانتے تھے کہ قصاص ذوالنورین حق ہے اور حضرت علیؑ اُسکے لینے پر قادر ہین مگر نہین لیتے بلکہ منع کرتے ہین پس قاتلان حضرت عثمانؓ کی طلب مین جلدی کی اور اتنا تامل نہین کیا کہ حضرت علیؑ کی مرضی معلوم ہو جاتی اِس وجہ سے مخالفت انکی طرف سے وقوع مین آئی ورنہ وہ تمام اہل عصر سے جناب امیرؑ کو افضل مانتے تھے اور اُن کے اوصاف بیان کرتے تھے اور آخر کار انھون نے جناب امیرؑ سے مصالحت کر کے اُنکی اطاعت کر لی اِسی واسطے یہ لوگ گمراہ قرار نہین دئے گئے جناب امیرؑ انکو اچھا جانتے تھے بلکہ بقول بعض اِس مخالفت کو اُنکی خطاے اجتہادی پر حمل کرتے تھے۔

اور یہ شیعہ جناب امیرؑ کی اُن باتون کو جو اُنھون نے خلفا اور صحابہ کی مدح وصفت و فضائل مین بیان کی ہین جیسے کہ جناب امیر معاویہ کے ایک خط کے جواب مین شیخین کے حق مین فرماتے ہین

لعمری ان مکانہما من الاسلام لعظیم وان المصائب بہما لجرح فی الاسلام شدید رحمہما اللہ وجزاہما باحسن ما عملہ (ترجمہ) قسم اپنی جان کی منصب اِن دونون کا اسلام مین بڑا ہے اور واقعہ وفات ان دونون کا البتہ زخم سخت ہے اللہ تعالیٰ رحمت کرے اور جزاے خیر دے اُن کو بعوض بہترین کامون کے کہ اُن دونون نے کیئے ظاہر ہی پر محمول کرتے تقیہ اور ریاکاری پر مبنی نہین سمجھتے اور جو کچھ شرع محمدی کے احکام صحابہ کے ذریعہ سے انکو ثابت ہوئے اُسے قبول کیا اور عمل درآمد رکھا ان لوگون نے ابن سبا وغیرہ کی باتون کو نہین مانا اور سارے صحابہ کا ادب کرتے رہے البتہ دو تین برس کے بعد بعض لوگ ابن سبا کے تھوڑے سے وسوسون مین آگئے اور جناب امیرؑ کو تمام اصحاب پر تفضیل دینے لگے مگر ان **شیعہ تفضیلیہ** نے سوائے تفضیل جناب امیرؑ کے اور ساری باتون مین شیعہ مخلصین کے ساتھ اتفاق رکھا اور اقوال صحابہ کی پیروی کرتے رہے اور جو کچھ صحابہ کے ذریعہ سے سنت رسول اللہ مروی ہوئی اُسکے معتقد و عامل رہے ان کا مذہب یہ تھا کہ جناب امیرؑ اور اُن کی اولاد احق بالخلافت ہین جب تک یہ بزرگ کسی اور کو منصب اپنی خوشی سے ندین وہ اُسکا مستحق نہین ہوسکتا چنانچہ خلفاے ثلثہ کو یہ خلیفہ مانتے تھے اور اُن کی خلافت کو درست جانتے تھے اسلیئے کہ جناب امیرؑ نے اُنھین اپنی خوشی سے خلیفہ کر دیا تھا اور جب یہ خود خلافت اختیار کرین تو دوسرے کو خلافت نہ لینا چاہیے اور جناب امیرؑ بعد رسول اللہؐ کے افضل الناس ہین اور یہ لوگ صحابہ کو بُرا نہین کہتے تھے نہ ظالم و غاصب بتاتے تھے بلکہ خیر و خوبی کے ساتھ یاد کرتے تھے اِن مین سے یہ اشخاص مشاہیر ہین ابوالاسود ظالم دئلی واضع علم نحو اور ابوسعید یحییٰ بن یعمر عدوانی کہ علم قراءت و تفسیر و نحو و لغات عرب کا بڑا ماہر تھا اور سالم بن حفصہ جو امام محمد باقر اور امام جعفر صادق سے حدیث کی روایت کرتا ہے اور عبدالرزاق محدث اور ابو یوسف یعقوب بن اسحاق معروف با بن سکیت مؤلف کتاب اصلاح المنطق۔ مگر جب ابن سبا کی بدعت بہت پھیل چکی تو اُسکی تلقین کے اثر سے دو قسم کے لوگ بہت پیدا ہوگئے ایک **شیعہ تبرائیہ** جنھین **شیعہ سبیئہ** بھی کہتے ہین یہ لوگ سارے صحابہ کو ظالم و غاصب بلکہ کافر و منافق بتانے لگے اور بی بی عائشہ اور طلحہ اور زبیر کی لڑائی و تنازع جناب امیرؑ کے ساتھ انکے مذہب و دغدغہ کا مؤید ہوگیا اور چونکہ یہ تمام جھگڑے حضرت عثمانؓ کے قتل کی وجہ سے واقع ہوئے تھے اِس لیئے

انپر بھی لعن وطعن کرنے لگے اور حضرت عثمانؓ کی خلافت کی بنیاد شیخین کی خلافت پر تھی اور منتخب کرنے والے انکے عبدالرحمٰن بن عوف وغیرہ صحابہ تھے سب کو یہ لوگ بُرا کہنے لگے یہ لوگ گویا ابن سبا کے متوسط قسم کے شاگرد وتعلیم یافتہ تھے۔ دوسرے **شیعہ غلاۃ** یہ ابن سبا کے شاگرد رشید اور اُسکے خاص اصحاب تھے اُسکی تعلیم کی بدولت جناب امیرؓ کی الوہیت کے قائل ہو گئے اور جب بعض نیک لوگوں نے انکو الزام دئے کہ جناب امیرؓ مین بشریت کے آثار موجود ہین تو اس لئے بعض غلاۃ الوہیت کے قول کو چھوڑکر اس بات کے قائل ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے جناب امیرؓ مین حلول کیا ہے جب جناب امیرؓ کو یہ خبر پہونچی تو انکار فرمایا اور ایک جماعت غلاۃ شیعہ کو آگ مین جلا دیا ابن سبا سے سارے اصناف غلاۃ شیعہ پیدا ہوئے ہین اور جبکہ تبرائیہ وغلاۃ وزیدیہ واسماعیلیہ وغیرہ نے اپنا لقب شیعہ اختیار کر لیا اور جب حضرت علیؓ بن ابی طالب وبعض حضرت ابوبکر وحضرت عمرؓ وحضرت عثمانؓ وبی بی عائشہؓ مین مع دیگر صحابہ کے بڑا غلو ومبالغہ کیا اور عمل و اعتقاد مین طرح طرح کے فسادات وبدعات پھیلا دئے تو شیعہ مخلصین وشیعہ تفضیلیہ نے اپنا لقب **اہل سنت وجماعت** رکھ لیا اسی واسطے اگلے وقتون کی کتب تاریخ مین اُن لوگون کے حق مین بھی شیعہ کا لفظ استعمال ہوا ہے تاریخ واقدی واستیجاب مین اس طرح کی باتین بہت ہین اور شیعۂ تبرائیہ وغیرہ بھی شیعہ مخلصین وشیعۂ تفضیلیہ کو شیعہ حضرت علیؓ سے نہین شمار کرتے اس لیئے کہ اِن کے نزدیک محبت حضرت علیؓ کی منحصر ہے صحابہ وازواج رسولؐ کے برا کہنے مین اور اُن کے نزدیک ایمان واسلام مین فرق ہے اِسی لیئے اپنی جانون کو مؤمن کہا کرتے ہین اور باقی اہلِ اسلام کو مسلمان بولتے ہین کہتے ہین مؤمن وہ ہے جو شرائع کو اُسکے حقائق اور تاویل کے ساتھ جانتا ہو اور مسلمان وہ ہے جو شرائع کو بغیر علم تاویل وتفسیر کے جانے اور معتزلہ بھی کہتے ہین کہ ایمان اور اسلام مین فرق ہے [1]

تمام شیعہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ امامت عقل سے ثابت ہے اور امامت نص ہے اور ائمہ معصوم ہین غلطی اور سہو وخطا سے مگر زیدیہ کو اس مین خلاف ہے اور امامت مفضول کی فاضل کے ہوتے ناجائز ہے اور حضرت علی تمام صحابہ سے افضل ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نص کر دی تھی کہ حضرت علیؓ میرے بعد امام ہین اور انکا قول یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حجۃ الوداع سے پھرے تو غدیر خم کے مقام پر کہ ایک جگہ مکے اور مدینے کے درمیان ہین ہے سب صحابہ کو جمع کر کے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ بار خدایا ہین جس شخص کا مولا ہون اُسکا علی مولا ہے اور خداوندا دوست رکھ اُسکو جو علیؑ کو دوست رکھے اور دشمن اُسکو جو علی سے دشمنی رکھے اور اس ارشاد کی ضرورت اس لیے ہوئی کہ حضرت جب اس مقام پر پہونچے تو یہ آیت نازل ہوئی یَاۤ اَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ یعنے اے رسول پہونچا اس چیز کو جو تیرے رب کی طرف سے اُتری اور اگر تو نے یہ نہ کیا تو کچھ بھی نہ پہونچایا اور بچاوے اللہ لوگون سے بچائیگا پھر جب آنحضرت اس خطبے سے فارغ ہو چکے تو یہ آیت نازل ہوئی اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ یعنی آج کامل کر چکا دین تمھارا اور تمپر اپنی نعمت پوری کر چکا پس آیت اول جناب امیرؑ کی شان ہین نازل ہوئی جسکے مطابق آنحضرت نے اُنکی مولائیت کی بشارت دی اور نعمت کا تمام کرنا وہی جناب امیر کی مولائیت کا اظہار ہے اور یہ صریح دلیل ہے کہ وہ افضل ہین اور خلافت کے لیے سب سے زیادہ حقدار ہین اور مولا کے معنے اس جگہ اولی بالامامت ہین اور یہ نص صریح ہے اُنکی خلافت پر صحابہ حضرت ابوبکر سے بیعت کرتے وقت واقعۂ غدیر کو یاد رکھتے تھے اور یہ نص اُنپر بخوبی منکشف تھی لیکن اُنھون نے اسکی تعمیل نکی اور بوجہ ظلم وعناد اور مکابرے کے امر حق سے چشم پوشی کی اور امیرالمؤمنین علیؑ نے جو اُسوقت اسکے ساتھ استدلال نکیا اور خلافت کے مدعی نہوئے تو یہ بسبب تقیہ کے تھا اور صحابہ حضرت علی سے بیعت نکرنے کی وجہ سے مرتد ہوگئے اور تمام صحابہ سے تبرا کرتے ہین سوائے چند کے اور یہ کہتے ہین کہ امام کو جائز ہے کہ وہ حالت تقیہ ہین کہدے کہ مین امام نہین ہون اور اجماع کے منکر ہین انکے نزدیک اجسام قیامت سے پہلے بھی دنیا ہین لوٹ آتے ہین مگر بعض غلاۃ حشر اجساد اور حساب کے منکر ہین اور ان کے نزدیک امام کو دنیا اور دین کی ساری باتونکا علم حاصل ہوتا ہے یہان تک کہ وہ سنگریزون اور درختون کے پتون کو بھی جانتا ہے اور ائمہ سے مثل انبیا کے معجزات صادر ہوتے ہین اور اکثر اُن ہین سے یہ کہتے ہین کہ جسنے حضرت علیؑ سے جنگ کی وہ کافر ہے اِن کے نزدیک جماعت مسنون نہین اور مسح موزون پر جائز نہین اور بی بی فاطمہؓ بی بی عائشہؓ سے افضل ہین اور بعض کہتے ہین کہ نبی علیہ السلام ہین بغیر معاون کے نبوت کی

قدرت نہ تھی اور کہتے ہین لفظ واحد سے تین طلاقین واقع نہین ہو سکتین اور نماز تراویح کی
مسنونیت کے منکر ہین اور اُن کے نزدیک نماز مین سیدھا ہاتھ بائین ہاتھ پر رکھنا
مسنون نہین اور افطار مین جلدی کرنا ناجائز ہے اور نماز مغرب غروب آفتاب کے
بعد اُس وقت تک نہ پڑھنا چاہیے جب تک کواکب نہ چمک جائین مگر اسماعیلیہ کے
نزدیک افطار اور نماز مغرب مین جلدی کرنا واجب ہے اور تمام شیعہ کرامات اولیا کے
منکر ہین اور اپنے ائمہ کی کرامات کو معجزات کے ساتھ تعبیر کرتے ہین۔ شرح مسلم الثبوت مین
بحر العلوم لکھتے ہین کہ اُنکا اعتقاد یہ ہے کہ گناہ بندے کی قدرت سے صادر ہوتے ہین
اور حسنات اللہ کی قدرت سے اِس لیے کہ بُرائی کا پیدا کرنا قبیح ہے پس ان کے نزدیک
دو خالق ہین ایک خالق خیر دوسرا خالق شر۔ شیعہ کے بعض فرقے **رجعت** کے قائل ہین
اور اِس کی دو قسمین ہین (۱) رجعت بعد موت کے ہوتی ہے پس بعض فرقونکا قول ہے
کہ اُنکا امام بعد موت کے دُنیا مین پھر آئیگا (۲) رجعت بعد غیبت کے ہوتی ہے چنانچہ بعض
فرقے اِس کے قائل ہین کہ امام مرا نہین غائب ہو گیا ہے پھر آکر زمین کو عدل سے
بھر دیگا بعض فرقے بعض امامون کی موت مین توقف کرتے ہین۔ غرضکہ شیعہ مین باہم بھی
بڑا اختلاف ہے اور اِس اختلاف کی وجہ سے بہت سے فرقے بنگئے ہین کہ ایک فرقہ دوسرے
فرقے کی تکفیر کرتا ہے اصول ان مین سے پانچ فرقے ہین **غلاۃ**۔ کیسانیہ۔ اسماعیلیہ۔
زیدیہ اور **امامیہ**۔ اور شیعہ کے ہر فرقے مین **داعی** لوگ ہوتے ہین کہ اُس مذہب
کی طرف اشخاص کو علم یا مال یا زبان یا ہتھیار کے ذریعہ سے بلاتے ہین انکو اصطلاح مین
دُعاۃ کہتے ہین جو داعی کی جمع ہے انھین دعاۃ کے نام سے فرقے منسوب ہوتے ہین

غلاۃ

اگرچہ کیسانیہ و اسماعیلیہ و امامیہ مین سے بھی بہت سے فرقے غلو کرتے مین مگر ہم یہان غلاۃ ان فرقون سے مراد
رکھتے ہین جن مین یہ اعتقاد مشترک ہے کہ انبیا و ائمہ خدا ہین یا خدا نے انبیا اور ائمہ مین حلول کیا ہے یا انسے
متحد ہو گیا ہے تحفۂ اثنا عشری مین لکھا ہے کہ تعین امام کے باب مین بعض ان مین سے کیسانیہ مین اور
بعض امامیہ اور زیدیہ کے فرقون مین سے کوئی ایسا نہین سُنا گیا جو ان غلاۃ کی طرح زید شہید

اور اُنکی اولاد کی الوہیت یا ان میں حلول الوہیت یا اتحاد کا قائل ہوا ور کشف الغمۃ عن افتراق الامہ میں ذکر کیا ہے کہ غلاۃ کا قول یہ ہے کہ نص نبوی کے مطابق حضرت علی امام ہیں پھر امام حسنؓ بعد ان کے امام حسینؓ پھر بعد امام حسینؓ کے حکم شوریٰ ہے بعض نے کہا ہے کہ نص نہیں آئی مگر امامت حضرت علیؓ پر فقط اور ان کے نزدیک امام کا مقرر کرنا اللہ پر واجب ہے اور اس وجوب کے ثبوت پر عقل دلالت کرتی ہے اور امام کا تقرر لغات کی تعلیم کرنے اغذیہ وادویہ اور سموم اور حروف اور صناعات کے احوال بتانے اور آفات ومصائب سے بچانے کے لیے ہے ابو بکر باقلانی شاگرد ابوالحسن اشعری نے ملل ونحل میں کہا ہے لاخلاف بین الائمہ فی تکفیر غلاۃ الروافض وھم الذین زعموا ان اللہ قد حل فی الانبیاء ثم فی الائمۃ یعنی ائمہ میں اتفاق ہے اس بات پر کہ غلاۃ روافض کافر ہیں اور وہ وہ ہیں کہ یہ زعم کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیا میں حلول کیا ہے پھر ائمہ میں حلول کیا ہے بحار الانوار کی دسویں جلد میں علل الشرائع سے نقل کیا ہے کہ امام جعفر صادقؓ نے غلاۃ اور مفوضہ پر لعنت کی ہے اور شیخ ابو جعفر محمد بن علی بن بابویہ قمی اثنا عشری کہتے ہیں کہ غلاۃ اور مفوضہ کافر ہیں یہود اور نصاریٰ اور مجوس اور ترسا اور آتش پرست اور قدریہ اور حروریہ اور جبریہ اور سب اہلِ بدعت مذاہب باطلہ سے بدتر ہیں ابو ہاشم جعفری سے مروی ہے کہ میں نے جناب امام رضاؑ سے پوچھا کہ غالی کیسے ہیں فرمایا کہ کافر ہیں اور مفوضہ مشرک ہیں جو شخص ان سے مجالست اور ہم نشینی اور مخالطت کریگا یا ان کے ساتھ کھائیگا یا پیئیگا یا انکے ساتھ مناکحت یعنی باہم وگر نکاح کرے گا یا کسی طرح کی ان سے رعایت کریگا یا بہ نسبت انکے صلہ عمل میں لائیگا یا اُن کو امانت دار قرار دیگا یا اُن کی امانت اپنے پاس رکھیگا یا اُن کے کلام اور بات کی تصدیق کریگا یا اُن کی اعانت کریگا اگرچہ کلمے کے ساتھ ہو یا بعض کلمے کے ساتھ تو وہ شخص ولایت ودوستی خدائے عزوجل اور ولایت ودوستی رسول خدا اور اُس جناب کے اہلِ بیت سے باہر ہو جائے گا۔ اور غلاۃ کئی فرقے ہیں۔

پہلا سبائیہ یہ متبع ہیں عبداللہ بن وہب بن سبا معروف با بن السوداد کے

Marfat.com

یہ شخص یہودی تھا حجاز سے اہل اسلام کے شہرون مین جایا کرتا تھا ارادہ اُسکا یہ تھا کہ مسلمانون کو گمراہ کردے جب یہ بات نہ بنی اور یہ کام نہ کرسکا تو بظاہر اسلام لاکر اسلام اور مسلمانون کے ساتھ مکروفریب سے پیش آیا ۳۳ھ ہجری مین بصرے گیا وہان پہونچکر کچھ مسائل لوگون سے کہنے لگا لیکن صراحت نکرتا تھا ایک جماعت اُسکی طرف مائل ہوگئی اور اُس کی باتون مین آنے لگی۔ عبداللہ بن عامر حاکم بصرہ نے اُسکو بصرے سے نکلوادیا وہان سے کوفے مین آیا پھر کوفے سے چلکر مصر پہونچا وہان آکر ٹھہرا لوگون مین بیٹھکر یہ بات کہی بڑا تعجب ہے اُس شخص سے جو اِس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام پھر دنیا مین آئینگے اور اِسکی تکذیب کرتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ آئینگے رجعت کے بارے مین لوگون سے بات چیت کرتا رہا یہانتک کہ کچھ لوگون نے اس بات کو قبول کیا اور یہ بدعت ۳۵ھ ہجری سے پھیلنے لگی پس مذہب رجعت کا وہی موجد ہے بعد اس کے اُس نے یہ بات کہی کہ ہر نبی کا ایک وصی ہوا کرتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امامت حضرت علیؓ کی وصیت کر گئے ہین کہ وہ بعد حضرت کے اُنکے وصی ہین اور نص نبوی کے مطابق خلیفہ امت ہین اور سُن رکھو کہ حضرت عثمانؓ نے خلافت ناحق لیلی اب تم لوگ کھڑے ہوکر اپنے امرا پر طعن کرو اور اظہار امر معروف و نہی منکر کرکے لوگون کو اپنی طرف مائل کرلو پھر اُسنے اپنی طرف سے داعی جا بجا بھیجے اور جہان جہان کے لوگ اُسکی طرف مائل تھے اُسنے خط وکتابت جاری کی اُن لوگون نے مخفی دعوت کرنا خلق کا اُسکی راے کی طرف شروع کیا اور ایک عام ناراضی حضرت عثمانؓ کے عمال اور اُنکی خلافت کی طرف سے لوگون مین پھیل گئی اور ساری زمین اسلام ابن سبا کی راے و عقیدے سے بھر گئی چارون طرف علانیہ طعن وتشنیع کا بازار گرم ہوگیا روزانہ اسکی متواتر خبرین مدینے مین پہونچنے لگین مدینے مین بھی لوگون مین سرگوشیان شروع ہوگئین امیرالمومنین عثمانؓ اور اُن کے عمال پر زبان طعن دراز ہوگئی صحابہ کرام سے زید بن ثابت۔ ابواسید ساعدی۔ کعب بن مالک۔ اور حسان بن ثابت لوگون کو طعن وتشنیع سے روکتے تھے لیکن اِس سے کچھ فائدہ نہ تھا۔ اِس وقت اہل مدینہ مجتمع ہوکر امیرالمومنین عثمانؓ کے

Marfat.com

پاس آئے اور واقعات سے ان کو مطلع کیا لیکن ان کو اس سے ناواقف پایا حضرت عثمان رضؓ نے کہا تم لوگ مسلمانون کے رئیس ودار باب رائے ہو اسمین تمھاری کیا رائے ہے صحابہ نے کہا چند معتبر ومعتمد آدمیون کو اسلامی ممالک کی طرف خبر لانے کے لیے روانہ کرو چنانچہ محمد بن مسلمہ کوفہ کی طرف اور اسامہ بن زید بصرے کی طرف اور عبداللہ بن عمر شام کی طرف اور ان کے علاوہ اور لوگ بھی مختلف ممالک اسلام کی طرف روانہ کیے گئے ان لوگون نے واپس ہو کر بیان کیا کہ ہمنے نہ تو عمال ووالیان ملک کی کوئی برائی دیکھی اور نہ عوام وخواص کو ان کی شکایت کرتے ہوئے پایا لیکن عمار بن یاسر نے جو مصر کی جانب روانہ کئے گئے تھے واپسی مین تاخیر کی اور ان کو ابن سبا اور اس کے ہمراہیون خالد بن ملجم۔ سودان بن حمران سکونی۔ کنانہ بن بشر نے اپنی طرف مائل کر کے اپنا ہم صفیر بنا لیا۔ منحرفین ومخالفین حضرت عثمان رضؓ دربار کا نقض بیعت حضرت عثمان رضؓ خط وکتابت کرنے لگے اور بذریعہ خط یہ طے کر لیا کہ ایک مقررہ یوم پر مدینے مین جمع ہو نا چاہیے چنانچہ ملک مصر سے ایک ہزار یا سات سو یا پانسو آدمی اور ایک ایک جماعت بصرہ وکوفہ سے بہ تعداد مذکورہ مدینے مین آئی اور حضرت عثمان رضؓ کو معزول کرنے کا ارادہ کیا او فساد برپا کر کے حضرت عثمان رضؓ کے مکان کو گھیر لیا اور چالیس یا پچاس دن تک اُنکو محصور رکھا پھر حضرت علیؑ حضرت عثمان رضؓ کے پاس آئے اور کہا کہ لوگ کہتے ہین کہ مروان کو عہدۂ منشی گری سے موقوف کیجیے اور عبداللہ بن ابی سرح کو حکومت مصر سے معزول کیجیے حضرت حضرت عثمان نے قبول کیا حضرت علیؑ نے لوگون کو سمجھا کر ہٹا دیا اور بات رفت وگذشت ہو گئی اور محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مصر کا حاکم مقرر کر کے اُدھر بھیجا راستے مین انکو ایک خط مہری حضرت عثمان رضؓ کا عبداللہ کے نام ملا جس مین یہ مضمون تھا کہ محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ جو کچھ کہین اُسکی تعمیل مت کرنا اور کسی حیلے سے اُنکو مار ڈالنا محمد اس خط کو لیکر مدینے کو لوٹ آئے اور حضرت عثمان رضؓ سے اسکا حال پوچھا اُنھون نے قسم کھا کر کہا کہ یہ مہر اگرچہ میری ہے اور میرے ہی منشی کا خط ہے مگر مین نے یہ خط نہین لکھوایا تو ان لوگون نے کہا کہ مروان کو ہمارے سپرد کر دو یہ بات حضرت عثمان نے نامنظور کی اس لئے

Marfat.com

لوگون کے دل اُنکی جانب سے پھر گئے اور حضرت عثمانؓ کو محصور کر لیا تاریخ اعثم کوفی مین لکھا ہے کہ محاصرین نے حضرت عثمانؓ پر تنگی کی اور ہر جانب سے اُنکے مکان مین گھس پڑے محمد بن ابو بکر نے دوڑ کر حضرت عثمان کی داڑھی پکڑ لی اور اُن کی گردن مین زخم پہونچایا جس سے خون جاری ہو گیا پھر کنانہ بن بشر آیا اور ایک وار عمود کا حضرت عثمانؓ کے سر پر کیا اور سیدان بن حمران مرادی نے ایک تلوار اُن کے سر پر ماری حضرت عثمانؓ پیچھے کو گر پڑے پھر اور لوگون نے تلوارون سے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا ابن خلدون نے لکھا ہے کہ عمیر بن ضابی نے حضرت عثمان کے چند ٹھوکرین ماری تھین جس سے چند پسلیان ٹوٹ گئی تھین اور ٹھوکرین لگانے کے وقت یہ کہتا جاتا تھا تم نے میرے باپ کو قید کیا تھا جو بیچارہ حالت قید ہی مین مر گیا اور بعض کتابون مین لکھا ہے کہ عمرو بن الحمق نے آپ کے سینے پر نو نیزے مار کر کہا اِن مین سے تین نیزے تو مین نے اللہ تعالیٰ کے واسطے مارے ہین اور چھ اِس وجہ سے مارے ہین کہ میرے دل مین اس کی طرف سے غبار تھا خلاصہ کلام یہ ہے کہ ابن سبا نے دوبدو علی مرتضیٰ سے یہ بات کہی تھی انت الالہ یعنی تم خدا ہو اور اُنھین خدا اعتقاد کرتا تھا حضرت ممدوح نے اُسے مداین کی طرف نکلوا دیا۔ اور یہ کہتا تھا کہ حضرت علی بعد موت کے پھر دنیا مین آئینگے وہ قتل حضرت علی کا معتقد نہ تھا اُن کو زندہ بتاتا تھا کہتا تھا کہ شیطان حضرت علی کی صورت پر ہو گیا تھا اُسے ابن ملجم نے مارا ہے اور کہتا تھا وہ بادل مین آتے ہین رعد اُن کی آواز ہے برق اُن کا چابک ہے وہ ضرور زمین پر اُتر کر اُسکو عدل سے بھر دینگے جس طرح کہ ظلم سے بھر گئی ہے۔

اور سبائیہ جب رعد کی آواز سُنتے تو کہتے السّلام علیک یا امیر المؤمنینؑ۔ ارشاد یہ شرح اعتقاد یہ مین مذکور ہے کہ عبد اللہ بن سبا کہتا تھا کہ امیر المؤمنین خدا ہین اور مین اُن کی طرف سے پیغمبر ہون جناب امیر نے یہ سُنکر اُسکو بلوایا اور اُس سے پوچھا کہ تو کیا کہتا ہے اُس نے کہا کہ میرے دل مین یہ بات آئی ہے اور خیال مین گذرا ہے کہ تم خدا ہو اور مین تمھارا پیغمبر ہون آپ نے فرمایا کہ وائے تجھپر شیطان تجھ سے استہزا اور سخریہ اور ٹھٹھہ کرتا ہے تو توبہ کر اپنے اس اعتقاد باطل اور خیال فاسد سے اُس نے آپ کا فرمانا نہ مانا اور

Marfat.com

توبہ سے انکار کیا آپ نے اُسکو قید کیا پھر بھی وہ توبہ کرنے پر راضی نہوا اور اس اعتقاد باطل سے نہ پھرا آخر آپ نے اُسکو قید خانے سے باہر نکالکر آگ مین جلا دیا اور ایک بیٹا اُسکا عبید اللہ بن سبا تھا وہ بھی فاسدۃ العقیدہ تھا مگر اپنے باپ سے ایک درجہ کم تھا کہ وہ جناب امیر کے خدا ہونے کا قائل نہ تھا مگر تفویض کا قائل ہوا تھا چنانچہ مفوضہ مین اُس کا بیان آتا ہی اور اسی کتاب مین دوسرے مقام پر لکھا ہے کہ جناب امیر نے جب عبد اللہ کے اصحاب کو پکڑا تو وہ مدائن کو بھاگ گیا جناب امیرؑ نے حکم دیا کہ ایک گڑھا کھودین اور اُس مین آگ روشن کرین اور اصحاب عبد اللہ کو اُسمین ڈالدین غرض کہ جب اُنکو اس آگ مین ڈالا تو اُنھون نے کہا کہ ہمارا یقین اور زیادہ ہوا کہ تو ہی خدا ہے اسلیے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ خدا بندون کے ساتھ آگ کے عذاب کریگا اب کہ تو ہمکو آگ سے عذاب کرتا ہی پس ہمین یقین ہوا کہ تو ہی خدا ہے آخر وہ سب جل گئے مگر اپنے اعتقاد سے نہ پھرے

دوسرا کاملیہ یہ فرقہ ابو کامل کی طرف منسوب ہے یہ شخص سب صحابہ کو کافر بتاتا تھا اسپر کہ انھون نے حضرت علی سے بیعت نہ کی اور خود حضرت علی کو کافر کہتا تھا اسپر کہ صحابہ سے نہ لڑے یہ تناسخ کا قائل تھا اور کہتا تھا کہ امامت نور الٰہی ہے کہ ایک شخص سے دوسرے شخص مین منتقل ہوتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ نور ایک آدمی مین امامت ہو اور دوسرے مین نبوت ہو جائے اور کہتا تھا کہ روح الٰہی نے اول آدم مین بعد اُسکے درجہ بدرجہ تمام انبیا و ائمہ مین حلول کیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ اُس کے نزدیک کافر کا بھی امام ہونا اور اُس مین روح الٰہی کا حلول کرنا جائز ہے اسلیے کہ حضرت علی مرتضی کی تکفیر کرتا ہے اور پھر اُن مین روح الٰہی کے حلول کا اور اُنکی امامت کا قائل ہے شفا سے قاضی عیاض مین لفظ کاملیہ کی جگہہ کمیلیہ لکھا ہے شارح کہتا ہے کہ کمیلیہ منسوب ہین کمیل کی طرف جو کامل کا مصغر ہے اس صورت مین کمیلیہ کاف کے ضمہ سے ہوگا بعض کہتے ہین کہ اس لفظ مین کاف مفتوح ہے اس صورت مین فعیل کے وزن پر کامل کے معنے مین ہے۔

تیسرا مغیریہ یہ مغیرہ بن سعید عجلی کے اصحاب ہین جو خالد بن عبد اللہ قسری گورنر

Marfat.com

عراق کا غلام تھا اسنے خالد پر کوفے مین بیس آدمی لیکر خروج کیا اُن کو گھیر لیا وہ ممبر پر تھے اُنھون نے کہا مجھے پانی پلا دو اس سبب سے وہ بدل دئے گئے نواب صدیق حسن خان نے اسی طرح لکھا ہے اور صحیح یہ ہے کہ خالد کو ہشام بن عبدالملک نے سنہ ۱۲۰ھ مین ابوالمثنی وحیان نبطی کے کہنے سننے سے معزول کرکے یوسف بن عمر ثقفی کو اُن کی جگہ مقرر کیا تھا یہ دونون ہشام بن عبدالملک کی املاک کے جو عراق مین تھی متولی تھے ابن خلدون وغیرہ نے اسی طرح لکھا ہے اور معارف مین ابن قتیبہ نے کہا ہے کہ خالد نے مغیرہ کو واسط مین قتل کرکے قنطرۃ العاشر پر سولی دی تھی اُسکے شنائع مین سے ایک قول یہ ہے کہ معبود کے اعضا حروف ہجا کی صورت پر ہین اور الف صورت قد مین پر ہے اور یہ اعتقاد رکھتا تھا کہ اللہ ایک مرد ہے نور کا اُسکے سر پر ایک تاج ہے نور کا اور اسکا دل حکمت کا منبع ہے وہ اعتقاد رکھتا تھا کہ اللہ ہر مکان مین ہے کوئی مکان اُس سے خالی نہین ہے اور اللہ نے جب جہان پیدا کرنا چاہا تو اعمال عباد کو اپنی دو اُنگلیون سے لکھا پھر اُن کے معاصی سے غضب مین آیا تو اُس سے اللہ کو پسینا چھوٹا اُس پسینے سے دو دریا مجتمع ہو گئے ایک شیرین ایک تلخ پس خدائے تعالیٰ نے دریائے شیرین مین دیکھا تو عکس اُسکا اُس مین پڑا خدائے تعالیٰ نے تھوڑا سا عکس اُس دریا مین سے نکال کر اُس سے چاند اور سورج بنائے اور باقی کو فنا کر دیا اس واسطے کہ کوئی شریک اسکا باقی نہ رہے پھر دریائے شیرین سے مؤمن پیدا کیے دریائے تلخ سے کافر بنائے اور اس آیت کی عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا تفسیر یون کرتا تھا کہ ہم نے پیش کی امانت آسمان و زمین اور پہاڑون کے سامنے اور وہ امانت حضرت علیؓ کی امامت تھی کہ تم مین سے کون ایسا ہے کہ اُسکو لینا چاہتا ہی تو کسی نے اِس امانت کو قبول نہ کیا تاکہ یہ حق حضرت علیؓ کا حضرت علیؓ ہی کو پہونچ جائے مگر انسانون مین سے حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ کے مشورے سے اِسکو اختیار کر لیا جبکہ حضرت عمرؓ نے یہ اقرار کر لیا کہ کار امامت مین حضرت ابوبکر کو مدد دینے کو تیار ہونگا اور حضرت عمرؓ نے یہ ذمہ داری اِس شرط پر اختیار کی کہ حضرت ابوبکر اپنے بعد مجھے خلافت دیدین اور

Marfat.com

یہ کہتا تھا کہ آیت کَمَثَلِ الشَّیْطَانِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اکْفُرْ فَلَمَّا کَفَرَ قَالَ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْکَ اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰہَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ یعنی شیطان کی مثل ہے جس وقت اُسنے آدمی کو کہا تو کفر کر جب اُسنے کفر کیا تو کہا تحقیق مین تجھ سے بیزار ہون مین اللہ سے ڈرتا ہون جو سارے جہان کا رب ہے حضرت ابوبکر اور حضرت عمرؓ کے حق مین نازل ہوئی ہے اُسکے نزدیک مہدی زکریا بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ہین اور وہ زندہ ہین کوہ حاجر مین مقیم ہین جب حکم ربی ہوگا تو اُس سے برآمد ہونگے اور محمد بن علی کے بعد یہ شخص اپنے لیے امامت کا طالب ہوا تھا اور دعوی نبوت کا رکھتا تھا اُسکے زعم مین اُسکا معجزہ یہ تھا کہ وہ اسم اعظم جانتا ہے اور مردون کو زندہ کرتا ہے اور جب مغیرہ مارا گیا تو اُسکے بعض مرید کہنے لگے کہ وہی امام منتظر ہے۔ منہج المقال مین آیا ہے کہ امام ابوعبداللہ فرماتے تھے کہ اِس آیت مین هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّیٰطِیْنُ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِیْمٍ یعنی مین تمکو بتاؤن شیطان کس پر اُترتے ہین اُترتے ہین ہر جھوٹے گنہگار پر شیاطین سے مراد یہ سات شخص ہین مغیرہ بن سعید اور بنان اور صائد نہدی اور حرث شامی اور عبداللہ بن حرث اور حمزہ بن عمارہ زبیری اور ابوالخطاب اور نامۂ دانشوران مین ابن قبہ کے حالات مین مذکور ہے کہ فرقۂ مغیریہ کا قول ہے کہ امامت حسن بن حسن کو وصیت سے پہونچی تھی اُنکے نزدیک امامت منحصر ہے حسن بن علی اور اُن کی اولاد مین اور یہ فرقہ انکے غیر مین امامت تجویز نہین کرتا۔

چوتھا بنانیہ یہ متبع ہین بنان بن سمعان تمیمی نہدی یمنی کے اور بعض بنان کو اسماعیل کا بیٹا بتاتے ہین۔ لفظ بنان کے حروف مین اختلاف ہے میر سید شریف نے تعریفات مین باے موحدہ کے بعد نون لکھا ہے اور منتہی المقال و منہج المقال مین آیا ہے بنان مین باے موحدہ مضموم ہے اور اُس کے بعد نون ہے اور نون کے بعد الف اور اُسکے بعد نون ہے اور ابوزید بلخی کی تاریخ مین ہے کہ یہ نام بیان ہے باے موحدہ کے بعد یاے تحتانی کے ساتھ اور نسیم الریاض شرح شفاے قاضی عیاض مین شہاب الدین احمد خفاجی کہتے ہین کہ فرقۂ بیانیہ منسوب ہے بیان کی طرف اس لفظ مین باے موحدہ

مفتوح اور یاے تحتانی اور الف اور نون ہے اور بعضوں نے بنان باے موحدہ اور
دونوں کے ساتھ بتایا ہے بنان کے باپ کا نام اسماعیل نہدی تھا۔ یہ شخص بجاے
حلول کے اتحاد کا قائل تھا یعنی اسکا عقیدہ یہ تھا کہ اللہ حضرت علی کے ساتھ متحد ہوگیا
ہے پھر بعد حضرت علی کے محمد بن حنفیہ کے ساتھ پھر انکے بیٹے ابو ہاشم عبد اللہ بن محمد کے
ساتھ پھر بعد ابو ہاشم کے بنان بن سمعان کے ساتھ یعنی خود اسکی ذات کے ساتھ اور
اللہ تعالیٰ انسان کی صورت پر ہے اور سب کچھ اُسکا ہلاک اور فنا ہوجاے گا مگر مُنھ
فنا نہو گا اور دلیل اسپر یہ آیت لاتا تھا کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ کتاب کشی میں
سعد بن عبد اللہ کے ذریعہ سے روایت آئی ہے کہ امام صادق نے بنان پر لعنت کی ہے
جیسا کہ اختیار میں مذکور ہے اور کشی میں یہ بھی روایت ہے کہ ابو الحسن رضا نے کہا ہے
کہ بنان علی بن حسین کی تکذیب کرتا تھا پس اللہ نے اُسے دوزخ کی آگ میں ڈالا اور محمد
بن بشیر ابو الحسن موسیٰ کی تکذیب کرتا تھا پس اللہ نے اُس کو بھی آتش دوزخ کے
ساتھ سزا دی اور تاریخ ابو زید بلخی میں مذکور ہے کہ بیانیہ بیان کی نبوت کے قائل ہیں
اور کہتے ہیں کہ قرآن میں جو وارد ہے ھٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ یعنی یہ بیان ہے لوگوں کے لیے
اس سے مراد یہی ہمارا پیشوا ہے اور چونکہ یہ شخص تناسخ اور رجعت کا قائل تھا اس لیے
خالد بن عبد اللہ قسری نے قتل کردیا۔ منہج المقال میں لکھا ہے کہ ہشام بن حکم کہتے ہیں
میں نے ابو عبد اللہ سے عرض کیا کہ بنان اس آیت کی وَھُوَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ اِلٰہٌ
وَّفِی الْاَرْضِ اِلٰہٌ تاویل کرتا ہے اور کہتا ہے کہ زمین کا اللہ اور ہے اور آسمان کا اللہ
اور ہے اور آسمان کا اللہ زمین کے اللہ سے اعظم ہے اور باشندگان زمین آسمان کے
اللہ کو جانتے ہیں اُسکی تعظیم کرتے ہیں ابو عبد اللہ نے جواب دیا کہ خدا کی قسم کہ زمین
اور آسمان دونوں کا وہ ایک ہی اللہ ہے اُس کا کوئی شریک نہیں بنان جھوٹا
ہے اللہ اُس پر لعنت کرے۔

پانچواں جناحیہ۔ یہ متبع ہیں عبد اللہ بن معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر ذوالجناحین
بن ابو طالب کے وہ تناسخ ارواح کے قائل تھے اور ایک عقیدہ اُنکا یہ بھی تھا کہ

Marfat.com

روح الٰہی انبیا مین دائر سائر ہے پھر حضرت علیؑ مین پھر امام حسنؑ و امام حسینؑ و محمد بن حنفیہ اولاد حضرت علیؑ مین دائر ہوئی پھر عبداللہ کے اندر آئی اس لیے انھون نے زعم کیا تھا کہ وہ اللہ ہے اور علم اُس کے دل مین یون اگتا ہے جیسے زمین سے پھول زمین کا اور امامت بھی اسی ترتیب سے ظہور مین آئی ہے کیونکہ نبوت اور امامت کے معنے جناحیہ کے نزدیک یہی تھے کہ روح الٰہی بدن انسانی مین حلول کرے اس فرقہ کا مذہب یہ ہے کہ شراب و مردار و نکاح محارم و زنا حلال ہے انکا عقیدہ یہ ہی کہ قرآن مین جو مردار اور خون اور سور کے گوشت کی تحریم آئی ہے یہ کنایہ ہے ایک قوم سے جن کا بغض لازم ہے جیسے حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ و معاویہ اور جس قدر فرائض مامور بہا قرآن مین آئے ہین وہ کنایہ ہے اُن لوگون سے جنکی دوستی لازم ہے جیسے حضرت علیؓ و حضرت حسنؓ و حضرت حسینؓ اور اُن کی اولاد یہ قیامت کے منکر ہین - بہرصورت عبداللہ بن معاویہ نے ۱۲۷ھ مین مروان حمار کی شروع حکمرانی مین کوفے مین خروج کیا تھا کوفے کے سارے زیدیہ نے اُنکا ساتھ دیا تھا مگر عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز حاکم عراق سے سخت جنگ کے بعد شکست کھاکر مدائن کو چلے گئے اور تمام اطراف سے شیعہ اُنکے جھنڈے کے تلے جمع ہوگئے اور اُن کی قوت بہت بڑھ گئی اور ایک زبردست لشکر کے ساتھ فتوحات شروع کین اور بڑے بڑے شہر جیسے حلوان حمدان - قومس رے جبال اصفہان فتح کر لیے ۱۲۹ھ ہجری مین فارس پر چڑھائی کی اور اُسے بھی مسخر کر لیا اور استخر مین اپنا ہیڈکوارٹر قائم کیا اور اپنی طرف سے جا بجا حکام روانہ کیے اور مال کثیر حاصل کیا بنی ہاشم اور بنی اُمیہ کے بڑے بڑے سردار جیسے سلیمان بن ہشام بن عبدالملک اور ابوجعفر منصور اور علی بن عبداللہ بن عباس و عیسیٰ بن عبداللہ بن عباس اُن کے شریک ہوگئے عامر بن صبارہ اور معن بن زائدہ نے گھیر کر ایسی شکستین دین کہ سارا لشکر پریشان ہوگیا اور عبداللہ بن معاویہ خود مع اپنے دو بھائی حسن اور یزید اور خاص خاص آدمیون کے ہرات کی طرف بھاگ گئے جہان پر ابونصر مالک بن ہیثم خزاعی ابومسلم کی طرف سے حاکم تھا

اُسنے ابومسلم کے حکم سے عبداللہ کو مروا ڈالا اور حسن و یزید ابناے معاویہ کو چھوڑ دیا فرقۂ جناحیہ کا عقیدہ یہ ہے کہ عبداللہ ملک اصفہان میں کسی پہاڑ کے اندر زندہ موجود ہیں عنقریب نکلنے والے ہیں۔

چھٹا منصوریہ۔ یہ ابومنصور عجلی کے متبع ہیں یہ شخص ابتدا میں امام جعفر صادق بن محمد باقر علیہ السلام کا معتقد تھا جب اُنھوں نے اپنے پاس سے علیحدہ کر دیا تو اُسنے یہ دعویٰ کیا کہ بعد امام محمد باقر کے امامت اُسکی طرف منتقل ہوئی ہے اور وہ بعد انتقال اِس امامت کے آسمان پر گیا اور معبود نے اُسکے سر پر اپنا ہاتھ پھیرا اور کہا اے بیٹا پہونچا دے میری طرف سے یہ آیت وَاِنْ یَّرَوْا کِسْفًا[له] مِّنَ السَّمَاۗءِ سَاقِطًا یَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْکُوْمٌ یعنی اگر کسی چیز کا ٹکڑا آسمان سے گرتا دیکھیں تو کہیں یہ گاڑھی بدلی ہے اُسکے زعم میں کسف ساقط من السما سے مراد اُس کی ذات تھی اور امامت کے دعوے سے قبل کہتا تھا کہ کسف مذکور سے مراد حضرت علیؑ بن ابی طالب ہیں اور اِس بات کا قائل تھا کہ رسول قیامت تک مبعوث ہوتے رہیں گے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم نہیں ہوئی ہے اور ایک عقیدہ یہ تھا کہ جنت سے مراد وہ آدمی ہے جسکی دوستی واجب ہے اور وہ امام ہے جیسے حضرت علی بن ابی طالب اور اُن کی اولاد اور دوزخ سے مراد وہ آدمی ہے جسکی دشمنی واجب ہو جیسے حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ و معاویہؓ اسی طرح کہتا تھا کہ قرآن میں فرائض سے حضرت علیؑ اور اُن کی اولاد مراد ہے اور محرمات سے حضرت ابوبکر وغیرہ مقصود ہیں اور اِس تاویل سے مطلب اُسکا یہ تھا کہ جو کوئی امام تک پہونچ جاتا ہے اُس سے ساری تکالیف شرعیہ اُٹھ جاتی ہیں بے قید ہو جاتا ہے منصوریہ کا عقیدہ یہ ہے کہ جو شخص ایسے چالیس آدمیوں کو قتل کر ڈالے جو عقائد دینیہ[له] میں ہم سے خلاف ہیں تو وہ جنت میں داخل ہو اور یہ لوگ آدمیوں کے مال حلال جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جبریل نے پیغام رسانی رب العالمین میں خطا کی ہے

ساتواں خطابیہ۔ یہ لوگ ابوالخطاب کے متبع ہیں خلاصہ میں لکھا ہے کہ

له کسف کے معنی ٹکڑا اور قطعہ کے ہیں ۱۲

له یعنی عقائد اہل السنت ۱۲

Marfat.com

کہ ابوالخطاب کو محمد بن مقلاص اور محمد بن ابو زینت کہتے ہین اور طحطاوی کے حاشیۂ در مختار
مین ہے کہ خطابیہ نسبت ہی ابوالخطاب محمد بن وہب اجدع یا محمد بن ابی زینت اسدی
اجدع کی طرف ابوالخطاب نے کوفے مین خروج کیا اورعیسیٰ بن موسیٰ بن علی بن عبداللہ بن عباس سے لڑا
اورامام جعفر صادق کی اطاعت کی طرف دعوت کی اور یہ دعویٰ کیا کہ علی مرتضیٰ خدائے اکبر
ہین اور جعفر صادق خدائے اصغر انتہیٰ کلامہ۔ اور عبدالکریم شہرستانی نے اپنی کتاب ملل
ونحل مین اس طرح لکھا ہے کہ ابوالخطاب اسدی نے اپنے آپ کو حضرت امام جعفر صادق
رضی اللہ عنہ کے منتسبین مین مشہور کر کے لوگون کا اعتقاد حضرت امام کے اور اپنے ساتھ
خوب مستحکم کیا اور یہ بات ذہنون مین جائی کہ حضرات ائمہ جنکی طرف سے مین داعی ہون
پہلے امام زمان ہوتے ہین پھر الٰہ ہو جاتے ہین الوہیت ایک نور ہے جو نبوت کے
پردے مین نہان ہوتا ہے جس طرح نبوت ایک روشنی ہے جسکی چمک امامت کے لباس
مین ہوتی ہے اسنے تدریج اپنی تعلیمات مین یہ بات بھی شامل کر لی تھی کہ امام جعفر صادق
اس زمانے کے الٰہ ہین یہ نہ سمجھو کہ جس صورت کو تم دیکھتے ہو وہی جعفر ہین وہ تو ایک
لباس ہے جو اس عالم مین اُترنے کے وقت خدا نے پہن لیا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق
کو جب اُسکی خرافات وکفریات پر اُسکی اطلاع ہوئی تو اُسکو اپنے ہان سے ذلت کے ساتھ
نکال دیا اور اُسپر لعنت کر کے اِن تمام اقوال سے اپنی برارت ظاہر کی چونکہ اُس کو
امام سے درا صل کوئی تعلق نہ تھا اُسکی غرض صرف یہ تھی کہ وہ بھی مقتدا مان لیا جائے
اسوجہ سے اسوقت اُسنے امامت کا دعویٰ کیا وہ مشبہ بھی تھا حتیٰ کہ خلیفۂ منصور عباسی
کے عہد مین مارا گیا اُسکے تابع پچاس فرقے ہین سب کا اسپر اتفاق ہے کہ ائمہ جیسے
حضرت علی اور اُن کی اولاد یہ سب نبیا ہین اور ہر امت کے لیے دو رسول ہونا ضرور ہین
ایک ناطق دوسرا صامت سو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی ناطق تھے اور حضرت علی نبی صامت
ہین اور امام جعفر صادق بن محمد باقر نبی تھے پھر انتقال نبوت کا ابوالخطاب کی طرف
ہوگیا بلکہ خطابیہ کو یہانتک غلو ہے کہ ان سب کے نزدیک ائمہ اللہ ہین اور
امام حسنؓ وحسینؓ ابن اللہ ہین اور امام جعفر صادق بھی اللہ ہین اور وہ یہ نہین

جنھین لوگ دیکھتے ہین بلکہ وہ جب اس عالم کی طرف نزول کرتے ہین تو یہ انسانی
صورت اختیار کر لیتے ہین مگر ابوالخطاب جعفر صادق اور حضرت علی سے افضل ہے انکا
عقیدہ یہ ہے کہ ائمہ اُن سب کامون کو جو قیامت تک ہونے والے ہین جانتے ہین اور
خطابیہ کہتے ہین کہ اہلبیت نور ہے نبوت اور امامت سے اور عالم ان انوار سے کبھی خالی
نہین رہتا اور انکا زعم یہ ہے کہ امام جعفر صادق بن محمد باقر نے اُن کے پاس ایک کھال
امانت رکھی ہے جس کو جفر کہتے ہین اُس مین ہر شے محتاج الیہ کا علم غیب اور قرآن کی
تفسیر ہے اُن کے اعتقاد مین اس آیت مین اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً
یعنی اللہ تم کو فرماتا ہے کہ ایک گاے ذبح کرو بقرہ سے مراد ام المؤمنین عائشہ ہین اور
خمر (شراب) و میسر سے مراد حضرت ابوبکر و حضرت عمر ہین اور جبت و طاغوت سے مراد
معاویہ بن ابی سفیان و عمرو بن العاص ہین منتہی المقال مین کشی وغیرہ سے نقل
کیا ہے کہ ابوالخطاب علی بن امام حسین کی تکذیب کرتا تھا پس اللہ نے اُسے دوزخ
مین ڈالا خطابیہ ہر مومن کی گواہی کو کہ حلف کرے سچا جانتے ہین اور کہتے ہین کہ مومن
کبھی جھوٹا حلف نہین کرتا اور بعضون نے کہا ہے کہ خطابیہ کے نزدیک جھوٹی گواہی
اپنے موافقین کے واسطے دینا جائز ہے اسی واسطے کتب فقہ مین لکھا ہے کہ خطابیہ کی
گواہی نامقبول ہے - ابوالخطاب کو کوفے مین سولی دئے جانے کے بعد اُس کے اصحاب
کئی فرقے ہو گئے ایک فریق نے معمر بن خیثم (خائے معجمہ اور اُسکے بعد یائے مثناۃ
تحتانی اور اُسکے بعد ثائے مثلثہ) کی اتباع اختیار کی اور دوسرے نے بزیغ بن یونس
کی یہ شخص جولاہہ تھا اور تیسرے نے عمرو بن بنان عجلی کی اور بعض نے مفضل صیرفی
کی اور بعض نے سُرَیغ کی -

معمریہ کے زعم مین ابوالخطاب کے بعد معمر نبی ہے جو خاتم الانبیاء ہے اور اُنکا عقیدہ

Marfat.com

یہ ہے کہ دنیا فنا ہوگی جنت یہی بہتری بھلائی دنیا کی ہے جو انسان کو پہونچتی ہے اور دوزخ اسکی ضد ہے اِن کے نزدیک شراب پینا زنا کرنا اور تمام بُرے کام حلال ومباح ہین اِن کا مذہب ترک نماز ہے یہ قائل ہین تناسخ کے کہتے ہین لوگ مرتے نہین ہین بلکہ اُن کی روحین اُن کے غیر مین چلی جاتی ہین خلاصہ مین لکھا ہے کہ سعید بن خیثم اور اُسکا بھائی معمر دعاۃ زیدیہ مین سے ہین۔

بزیغیہ اِس لفظ مین اختلاف ہے نسیم الریاض مین مذکور ہے کہ بُرہان حلبی نے کہا ہے کہ لفظ بزیغ مین باے موحدہ مفتوح اور زاے معجمہ مکسور اور یاے مثناۃ تحتانی ساکن اور آخر مین غین معجمہ ہے بزیغ ایک شخص کا نام ہے جسکی طرف بزیغیہ منسوب ہین اور بعض کہتے ہین کہ لفظ بزیغ مین غین معجمہ کی جگہ عین مہملہ ہے اور بعضون نے اور طرح سے بتایا ہے۔ بزیغیہ کا یہ قول ہے کہ امام جعفر بن محمد خدا ہین اور جنکو یہ لوگ دیکھتے ہین یہ وہ نہین ہین لوگون کو اُن کی شبیہ معلوم ہوتی ہے اور دوسرے ائمہ خدا نہین مگر وحی اُنکی طرف ہوتی ہے اور معراج اور ملائکہ تک پہونچنا سب کے لیے حاصل تھا بلکہ اُن کے عقیدے مین ہر مومن کو وحی آتی ہے کہتے ہین اصحاب بزیغ مین ایسے لوگ بھی ہین جو جبرئیل ومیکائیل سے بہتر ہین اِن کو زعم ہے کہ بزیغ کے معتقد مرتے نہین بلکہ اُن کو عالم ملکوت پر پہونچا دیا جاتا ہے اور تعلیقہ مین لکھا ہے کہ بزیغیہ کا عقیدہ یہ ہے کہ ہم اپنے مردون کو صبح وشام دیکھتے ہین اور یہ بھی اُسی مین مذکور ہے کہ بزیغیہ کا زعم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جعفر صادق مین حلول کیا ہے اور وہ اللہ سے اکمل ہین منتہی المقال مین بزیغ کے ذکر مین ایک روایت نقل کی ہے کہ ابو عبد اللہ نے فرمایا ہے کہ حرث شامی اور بنان علی بن حسین کی تکذیب کرتے تھے پھر مغیرہ بن سعید اور بزیغ اور سری اور ابو الخطاب اور معمر اور بشار اشعری اور حمزہ بن عمارہ زبیری[1] درصائد نہدی کا ذکر کیا اور اُنپر لعنت کی مفضلیہ کا عقیدہ یہ ہے کہ جناب امیر کو حق تعالیٰ کے ساتھ وہ نسبت ہے جو مسیح علیہ السلام کو خدا ے تعالیٰ کے ساتھ نسبت ہے یعنی لاہوت ناسوت کے ساتھ ملکر ایک چیز ہوگئی اور رسالت منقطع نہین ہوتی بلکہ جسکو عالم لاہوت کے ساتھ اتحاد حاصل ہوگیا وہ نبی ہے اور اگر

[1] بعض نسخون مین زبیری کی جگہہ یزیدی اور بعض مین زیدی ہے ۱۲

ارشاد

ارشاد خلق اور ہدایت گمراہان کو اختیار کرلیا تو رسول ہے اِسی وجہ سے اُن لوگون مین بہت سے آدمی نبوت اور رسالت کے مدعی گذرے ہین اور مفضلیہ کہتے تھے کہ امام جعفر بن محمد خدا ہین اسپر جعفر نے اُن کو مطرود و ملعون کردیا۔

فائدہ مرتبۂ ذات الٰہی کو عالم لاہوت کہتے ہین اور مرتبۂ صفات الٰہی کو جبروت کہتے ہین اور مرتبۂ اسماے الٰہی کو ملکوت کہا کرتے ہین اور ناسوت نام ہے عالم اجسام کا یعنی دنیا اور اِس جہان کا۔

سریغیہ (بہ فتح سین مہملہ و کسر راے مہملہ و غین معجمہ) اِن کا عقیدہ بھی مفضلیہ کی طرح ہے مگر فرق اِس قدر ہے کہ یہ پانچ شخصون کی نسبت قائل ہین کہ لاہوت سے ناسوت مین حلول کیا ہے ایک محمد صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے عباس بن عبدالمطلب تیسرے حضرت علی بن ابی طالب چوتھے جعفر بن ابی طالب پانچوین عقیل بن ابی طالب۔

آٹھوان غرابیہ غراب غین معجمہ کے پیش سے زبان عربی مین کوّے کو کہتے ہین ان لوگون کا اعتقاد یہ تھا کہ حضرت علی کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے صورت مین بہت مشابہت ہے جو ایک کوے کو دوسرے کوے سے مشابہت ہوتی ہے اُس سے بھی زیادہ یہ دونون باہم مشابہ ہین اِسی وجہ سے جبریل چوک گئے اللہ نے اُنکو علی بن ابی طالب کے پاس بھیجا تھا وہ امتیاز نکر سکے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے پس یہ لوگ اپنی اصطلاح مین جبریل کو صاحب الریش کہتے ہین اور اُنپر لعنت کرتے ہین شمس تبریز کے نام سے ایک دیوان اشعار فارسی کا مشہور ہے جو مطبع نولکشور مین ایک ہزار سے زیادہ صفحون پر چھپا ہے ہر صفحہ مین ۲۵ سطرین ہین اور ہر صفحہ مین عرض مین چار چار مصرع درج ہین جس مین ایک غزل ردیف دال مین لکھی ہے اس غزل مین ایک شعر اس فرقے کے مذہب کے مطابق ہی اور وہ شعر یہ ہی

در مذہب محمد شد مقصود علی بود و بگیر
ہم اول و ہم آخر و ہم ظاہر و باطن
آن رہبر و آن راہ کہ بنمود علی بود

آن روح مصفا کہ خداوند بہ قرآن
ہم موعد و ہم وعدہ و موعود علی بود
جبریل امین راز بر حضرت عزت

جبریل کہ آمد ز بر خالق بیچون
بنوشت ہر چند آیت و بستود علی بود
را بہ کہ بیان کرد خداوند در احمد
مقصود ہمہ آمد و مقصود علی بود

Marfat.com

گویند ملک ساجد مسجود بُد آدم	از من بشنو ساجد و مسجود علی بود

نوان ذبابیہ ان کا اعتقاد ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہین اور حضرت علی خدا ورکہتے ہین ان دونون نبی اور خدا مین بہت مشابہت تھی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی سے اس طرح مشابہ تھے جیسے مکھی سے مکھی مشابہ ہوتی ہے عربی مین ذباب ذال معجمہ کے پیش سے مکھی کو کہا کرتے ہین اسی واسطے یہ لوگ ذبابیہ کہلاتے ہین یہ بھی حقیقت مین غرابیہ کی ایک شاخ ہے کہ اُس عقیدے سے اِس عقیدے کی جانب متوجہ ہوگئے

دسوان ذمیہ (بفتح ذال معجمہ) انکا عقیدہ ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب اللہ ہین اور یہ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مذمت کرتے تھے اس گمان پر کہ حضرت علی نے ان کو اسلیے بھیجا تھا کہ حضرت علی کے مددگار رسہراہ کار رہین اور لوگون کو حضرت علی کی طرف بلائین لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لیے نبوت کا دعوی کیا اور لوگون کو اپنی طرف بلانے لگے اور حضرت علی کو اس طرح پر راضی کردیا کہ اپنی بیٹی اُن کو بیاہ دی اور یہ کئی فرقے ہوگئے ہین ان مین ایک **علیایہ** ہین جو علیا بن ذراع الدروسی یا اسدی کے متبع ہین وہ حضرت علی کی الوہیت کا قائل تھا اور حضرت علی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل بتاتا تھا اور یہ عقیدہ رکھتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کے ساتھ بیعت کی تھی اور اُن کی متابعت اختیار کرلی تھی بعض علیایہ یہ بھی کہتے ہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی دونون خدا تھے - لیکن یہ بھی دو فریق ہو گئے بعض محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو الوہیت مین مقدم رکھتے ہین اور بعض حضرت علی کو ان دونون گروہونکا نام اثنینیہ ہے کیونکہ یہ آن حضرت کی مذمت نہین کرتے جس طرح ذمیہ کرتے ہین بلکہ حضرت علی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خدائی مین شریک جانتے ہین اور بعض ان مین سے پنجتن یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی اور بی بی فاطمہ اور امام حسن ورامام حسین کو اللہ مانتے ہین - یہ بھی انکا قول ہے کہ پانچون ایک شے ہین ان سب مین یکسان روح اُتری ہی ایک کو دوسرے پر کچھ فضیلت نہین انکا نام خمسیہ ورمخمسہ ہے یہ لوگ بی بی فاطمہ کو ہمیشہ فاطم کہا کرتے تھے علامت تانیث سے احتراز رکھتے تھے ان کے شاعر کا قول ہے

Marfat.com

تولیت بعد اللہ فی الدین خمستہ	نبیا و سبطیہ و شیخا و فاطما

اور تعلیقہ میں لکھا ہے کہ مخمسہ کا عقیدہ یہ ہے کہ سلمان - ابوذر - مقداد - عمار - اور عمر بن امیہ ضمری اللہ کی طرف سے مصالح عالم کے مؤکل ہیں اور توضیح المقال فی علم الرجال میں فرقۂ علیائیہ کا نام **علیاویہ** لکھا ہے اور کہا ہے کہ رئیس انکا بشار شعیری ہے اور اختیار سے نقل کیا ہے کہ علیاویہ کا عقیدہ یہ ہے کہ علی کرم اللہ وجہہ رب ہیں جو خاندان علوی ہاشمی میں پیدا ہوئے اور ظاہر یہ کیا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور انکی طرف سے اُسکا دوست ہوں اور اللہ کا رسول ہوں محمد یہ طریق ہیں اور بشار نے اصحاب ابو الخطاب کے ساتھ ان چار شخصوں میں موافقت کی ہے حضرت علی بی بی فاطمہ امام حسن امام حسین رضی اللہ عنہم اور اشخاص ثلثہ یعنی بی بی فاطمہ و امام حسن و امام حسین کے معنے تخلیط ہیں یعنی حقیقت اُنکی ایک ہی ہے چار لباس و عنوان میں ظہور کیا ہے اور وہ حقیقت صرف وجود حضرت علی ہے اسلیے کہ حضرت علی ہی ان سب اشخاص میں صاحب امامت ہیں اور کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی مخصوص وجود نہیں ہے بلکہ وہ حضرت علی کے بندے ہیں اور حضرت علی رب ہیں انھوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح پانچوان مانا ہے جیسا کہ فرقہ مخمسہ نے سلمان کو پانچوان قرار دیا ہے اور اُن کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رسول گردانا ہے اور علیاویہ نے اُن لوگوں کے ساتھ اباحت اور تعطیل اور تناسخ میں موافقت کی ہے اور علیاویہ کا نام مخمسہ نے علیائیہ رکھا ہے اس وجہ سے کہ گمان یہ ہے کہ جب بشار شعیری نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ربوبیت سے انکار کیا اور حضرت علی کو رب قرار دیا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علی کا بندہ مانا اور سلمان کی رسالت کا انکار کیا تو وہ مسخ ہو کر ایک پرند بن گیا جسے **علیا** کہتے ہیں اور دریا میں رہتا ہے بس جو اُسکے متبع ہیں اُنھیں علیائیہ کہنے لگے اور منتہی المقال میں لکھا ہے کہ مخمسہ کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت علی رب ہیں اور توضیح المقال میں یہ بھی نقل کیا ہے کہ خطابیہ اور علیاویہ اور مخمسہ کا یہ عقیدہ ہے کہ جو شخص یہ دعوے کرے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل میں سے ہوں وہ مبطل ہے اللہ پر جھوٹھ باندھتا ہے ایسے ہی لوگوں کے حق میں اللہ نے یہود و نصاری کا

نابیہ

Marfat.com

لفظ اس آیت میں فرمایا ہے قَالَتِ الْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی نَحْنُ اَبْنَاءُ اللّٰهِ وَاَحِبَّاءُهٗ قُلْ فَلِمَ یُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ یعنی یہود و نصاریٰ کہتے ہین کہ ہم اللہ کے بیٹے ہین اور اُسکے پیارے تو کہہ پھر کیون عذاب کرتا ہے تمھارے گناہون پر بلکہ تم بھی ایک انسان ہو اُس کی پیدائش ہین کیونکہ خطابیہ و مخمسہ کے نزدیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم رب ہین اور علیاویہ کے نزدیک علی رضی اللہ عنہ من اللہ خدا سے نہ اولاد پیدا ہوتی ہے اور نہ وہ خود کسی سے پیدا ہوا ہے اور یہ لوگ یعنی آل ہونے کا دعوے کرنے والے بشر ہین تو پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت علی کی آل و اولاد کیسے بن سکتے ہین اس لیے جو ایسا دعویٰ کرتے ہین وہ کاذب ہین یہود و نصاریٰ کی طرح جو اس بات کے مدعی ہین کہ ہم خدا کی اولاد ہین۔

گیارھوان اموبہ۔ اِن کا عقیدہ ہے کہ جناب امیر آنحضرت کی نبوت و رسالت ہین شریک تھے۔

بارھوان غمامیہ ان کا نام ربیعہ بھی ہے ان کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا مکان اصلی آسمان ہے اور وہ موسم بہار ہین پردۂ ابر کے اندر ہوکر واسطے سیر گلزار اور باغ و بہار کے زمین کی طرف نزول کرتا ہے اور دنیا کا طواف کرتا ہے پھر آسمان پر چڑھ جاتا ہے پھل پھول میوہ غلّہ اور سبزہ یہ سب اثر بہار اُسی کی وجہ سے ہوتا ہے اور انکا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ کے لیے جہت کوئی نہین کبھی اوپر کبھی تلے پھرتا رہتا ہے اِس فرقے کا ظہور ۲۴۵ھ ہجری ہین ہوا تھا۔

تیرھوان رزامیہ تعریفات ابونصر کی سے معلوم ہوتا ہے کہ اِس لفظ ہین راے مہملہ کے بعد زاے معجمہ ہے یہ فرقہ رزام بن سابق کی طرف منسوب ہے ان کا اعتقاد یہ تھا کہ امامت بعد حضرت علی بن ابی طالب کے محمد بن حنفیہ کی طرف منتقل ہوئی پھر اُن کے بیٹے ابو ہاشم عبداللہ کی طرف پھر علی بن عبداللہ بن عباس کی طرف ابو ہاشم کی وصیت سے آئی پھر اُن کے پسر محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کی طرف آئی محمد نے اُسکی وصیت اپنے پسر ابوالعباس کو کی جو سفاح کے لقب سے

مشہور تھا اور مروان بن محمد بن مروان بن حکم بن ابوالعاص بن امیہ پر جس کو مروان حمار کہتے ہین اور خلفاے بنی امیہ مین سے اخیر خلیفہ تھا فتح پاکر بادشاہ ہوا اور چار برس سے کچھ زیادہ سلطنت کرکے مرگیا اُسکے بعد بھائی اُسکا ابوجعفر منصور جو بسبب بخل کے دوانیقی مشہور تھا سفاح کی وصیت سے امام ہوا اور رزامیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ ابومسلم مروزی[عه] مین جو عباسیہ کی طرف سے داعی تھا اللہ تعالیٰ نے حلول کیا ہے اسی وجہ سے ان کا غلاۃ مین شمار ہوتا ہے اور باوجودیکہ ابوجعفر نے ابومسلم کو دغا سے قتل کیا تھا مگر رزامیہ کا یہ زعم ہے کہ وہ مارا نہین گیا ہے اور یہ لوگ محرمات کو حلال جانتے تھے اور فرائض کو چھوڑ دیا تھا۔

چودھوان عزاقریہ یا شلمغانیہ یہ محمد بن علی شلمغانی کے متبع ہین جس کی کنیت ابوجعفر اور عرف ابن ابوالعزاقر[عه] (عین مہملہ وزاے معجمہ وقاف ورلے مہملہ سے) ہے یاقوت حموی نے ابن ابی عون کے ترجمے مین لکھا ہے کہ ابن ابی العزاقر واسفان کے علاقے مین سے ایک گانون مین جسکا نام شلمغان (شین وغین معجمتین کے ساتھ) ہے رہتا تھا اسکے اصحاب اِس کی الوہیت کے قائل ہین اور یہ عقیدہ رکھتے ہین کہ اللہ کی روح نے اول آدم علیہ السلام مین حلول کیا بعد آدم علیہ السلام کے شیث علیہ السلام مین اور شیث علیہ السلام کے بعد اور انبیا وائمہ مین یہانتک کہ حسن بن علی عسکری مین حلول کیا اِسکی تصنیف سے ایک کتاب ہے اُسکا نام حاسہ سادسہ رکھا ہے اُس مین زنا وفجور کو مباح کردیا ہے انتہی یہ شخص حسین بن منصور حلاج اور ابوطاہر قرمطی کا معاصر تھا ابتدا مین شیعۂ امامیہ کے فقہاے اکابر مین شمار ہوتا تھا اور امامیہ مذہب رکھتا تھا اور مذہب امامیہ کے اصول کے موافق کتابین تصنیف کرتا تھا مگر شیخ ابوالقاسم حسین بن روح کے ساتھ جس کو امامیہ **باب** کہتے ہین کیونکہ امام محمد بن حسن عسکری کی طرف سے اُنکی غیبت صغریٰ کے زمانے مین وکیل تھا اس کو حسد پیدا ہوگیا اور

اور راے مہملہ سے بعض لکھتے ہین یاے تحتانی سے نہین ۱۲ اور قاف اور یاے تحتانی اور زاے معجمہ اور الف بعض لکھتے ہین عین مہملہ اس لفظ مین اختلاف ہے ۱۲ منہ

عه کہلایا ... مین ہوا ایک مروزی ظہور اسکا اسی ملک ... پیدا ہوا تھا ... ابن الکریم اور دین مبین ... ابو منصور ... ابن الجوزی

امام مختفی کی طرف سے خود سفارت کا دعویٰ کیا بلکہ پھر ایک نیا مذہب تشیع میں جسکی بنیاد
نہایت غلو اور تناسخ اور حلول حق تعالیٰ پر تھی پیدا کر لیا بنی بسطام اسکی بہت تعظیم و
تکریم کرتے تھے مجلسی نے کتاب بحار الانوار کی تیرھوین جلد مین لکھا ہے کہ ابن ابوالعزاقر
کا یہ اعتقاد تھا کہ جو شخص اللہ کے دوست سے ضد رکھے اور اُس سے مقابلہ کرتا رہے
وہ نہایت عمدہ اور بہتر ہے اِس لیے کہ ولی کو اپنے فضائل کا ظاہر کرنا بغیر اِس کے
ممکن نہین کہ کوئی اُسکا مخالف اُسپر طعن کرے جب لوگ اُس ولی کی نسبت اعتراض
سنتے ہین تو اُسکے حالات کی جستجو کرتے ہین اِس صورت مین ولی کے فضائل اور کمالات
کے ظاہر ہونے کا یہی مخالفت ذریعہ ہوتی ہے اِس لیے ضد ولی سے افضل ہے اِس
طریقے کو آدم اول سے آدم ہفتم تک جاری کرتا تھا اِس لیے کہ سات آدم اور سات عالم
کا قائل تھا اور اِسی بنا پر حضرت موسیٰؑ سے فرعون کو اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سے حضرت ابُوبکرؓ کو اور حضرت علیؑ سے معاویہؓ کو افضل بتاتا تھا اور ضد کی بابت عزاقریہ
مین اختلاف ہے ایک گروہ اِن مین سے یہ کہتا ہے کہ ضد کو ولی مقرر کرتا ہے اور ولی ہی
اُسکو اپنے ساتھ معارضہ کرنے کی قدرت دیتا ہے چنانچہ حضرت علیؑ نے اپنی خوشی سے
حضرت ابُوبکرؓ کو مقرر کیا تھا اور بعض عزاقریہ کہتے ہین کہ ضد قدیم ہے ہر وقت ولی کے
ساتھ رہتا ہے محمد بن علی شلمغانی کا قول تھا کہ حق ایک ہی ہے وہ کبھی سفید لباس مین
ظہور کرتا ہے کبھی قرمزی مین اور کبھی نیلے مین ابن اثیر جزری نے کتاب کامل مین بیان
کیا ہے کہ ابن ابی عزاقر اپنی ذات کو الٰہ اور رب الارباب قرار دیتا تھا اور عقیدہ اُسکا
یہ تھا کہ وہ اول ہے قدیم ہے ظاہر ہے باطن ہے رازق ہے تام ہے اور تام سے مراد یہ ہے
کہ ہر معنے کے ساتھ اُسکی طرف اشارہ ہو سکتا ہی اور کہتا تھا خدا ہر چیز مین اُسکی استعداد اور
تحمل کے موافق حلول فرماتا ہے اور ضد کو ایجاد کیا تاکہ وہ اپنے مقابل پر دلالت کرے
اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آدم ابوالبشر کو پیدا کر کے پھر ابلیس کو پیدا کیا اور اُس مین
حلول کیا اور یہ دونون باہم ضد ہین اور ضد شے کی اُسکی نظیر اور شبیہ کی بہ نسبت
زیادہ نزدیک ہوتی ہے اور خدائے تعالیٰ جب جسد ناسوتی مین حلول کرتا ہے تو اُس

Marfat.com

جسد سے معجزہ اور قدرت ظہور مین آتی ہے اور معجزہ و قدرت اس بات پر دلالت کرتے ہین کہ اِس جسد کو خدا کے ساتھ عینیت اور اتحاد حاصل ہے اور جب آدم علیہ السلام غائب ہو گئے تو لاہوت نے پانچ تن ناسوتی مین ظہور کیا اِن پانچ تنون مین سے ایک غائب ہوجاتا تو دوسرا اُسکی جگہ ظہور کرتا اور ان پانچ تن ناسوتی کے مقابلے مین پانچ ابلیس ہین جن مین اللہ تعالیٰ نے ظہور فرمایا ہے بعد اسکے لاہوتیت حضرت ادریسؑ مین اور حضرت ادریسؑ کے ابلیس مین جمع ہوئی اور اِن کے بعد منسرن ہوگئی جیسا کہ حضرت آدمؑ کے بعد متفرق ہوگئی تھی پھر نوحؑ مین اور اُن کے ابلیس مین جمع ہوئی اور اِنکی غیبت کے بعد متفرق ہوگئی بعد اسکے ہودؑ مین اور اُنکے ابلیس مین جمع ہوئی پھر اِن دونون کے بعد حضرت صالحؑ اور اُن کے ابلیس مین جنہنے اُن کے ناقے کی کونچین کاٹی تھین جمع ہوئی ان کے بعد حضرت ابراہیمؑ اور ان کے ابلیس مین کہ نمرود ہے جمع ہوئی اور اِن کے غائب ہونے کے بعد متفرق ہوکر حضرت ہارونؑ اور اِن کے ابلیس مین کہ فرعون ہے جمع ہوئی ان کی غیبت کے بعد حضرت سلیمانؑ اور اُن کے ابلیس مین جمع ہوئی اور اُن کے غائب ہونے کے بعد حضرت عیسیٰؑ اور اُن کے ابلیس مین جمع ہوئی اور حضرت عیسیٰؑ کے بعد اُن کے حواریون اور حواریون کے ابلیسون مین جمع ہوئی اور اُن کی غیبت کے بعد حضرت علیؑ اور اُن کے ابلیس مین جمع ہوئی۔ کہتا تھا کہ اللہ ایک نام ہے جو مفہوم کلی پر دلالت کرتا ہے اور وہ مفہوم کلی یہ ہے کہ جسکی طرف لوگون کو احتیاج ہے وہ اللہ ہے پس ہر ایک فاضل اپنے مفضولون کا اور ہر ایک مطاع اپنے مطیعون کا اللہ ہونے کے لائق ہے اسی لیے ابن ابی العزاقر کے متبعون مین سے ہر ایک اپنے آپ کو بہ قابلہ اُس شخص کے جو اُس سے کم مرتبہ ہوتا اللہ جانتا اور کہتا مین فلان کا رب ہون اور فلان رب فلان کا ہے اور فلان میرا رب ہے یہانتک کہ ربوبیت کو ابن ابی العزاقر تک منتہی کرتے اور اُسکو رب الارباب جانتے اور کہتے ربوبیت ابن ابی العزاقر پر ختم ہوگئی اُس کے آگے کوئی رب نہین وہ کسی کا مربوب نہین اور کہتے کہ امام حسنؑ و حسینؑ حضرت علیؑ کے

Marfat.com

فرزند نہین ہین اس لیے کہ جس کے وجود مین ربوبیت جمع ہوئی پھروہ نہ کسی کا باپ ہے
نہ کسی کا بیٹا اور حضرت موسیٰ اور حضرت مصطفےٰ کو خائن بتاتے ہین اسلیے کہ ہارون نے
حضرت موسیٰ کو اور علیؑ نے حضرت محمدؐ کو لوگون کی طرف بھیجا کہ ہماری شریعت کی طرف
بلاؤ ان دونون نے ان کے ساتھ خیانت کی اور آدمیون کو اپنی شریعت کی طرف
بلایا اور کہتے ہین کہ حضرت علیؑ نے حضرت محمدؐ کو اصحاب کہف کے برسون کے برابر کہ
ساڑھے تیرہ سو سال ہین مہلت دی ہی جب یہ مدت پوری ہوجائے گی تو محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی شریعت منتقل ہوجائے گی اور ملائکہ وہ ہین جو اپنے نفس کے مالک ہون اور حق کو
پہچانتے ہون اور بہشت فرقہ عزاقریہ کو پہچاننے اور اُن کے مذہب کو اختیار کرنے سے
مراد ہے اور دوزخ یہ ہے کہ ان کو نہ جانتا ہو اور اُنکے مذہب کو نہ اختیار کرے اور کہتے
ہین کہ نماز و روزہ وغیرہ عبادت کی ضرورت نہین اور بدون عقد کے نکاح کرنا جائز ہے
اور کہتے ہین کہ چونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سرداران قریش کی طرف جو نہایت سرکش اور متکبر
تھے مبعوث ہوے تھے اس لیے اُن کے تکبر ڈھانے اور تعلی توڑنے کے لیے سجدہ
کرنے کا حکم اُن کو دیا اب حکمت کا اقتضا یہ ہے کہ آدمیون پر عورتون کی فروج مباح کرکے
اُن کا امتحان کرنا چاہیے پس آدمیون کو روا ہے کہ اپنے عزیزون اور دوستون اور بیٹونکی
عورتون سے مباشرت کرین مگر شرط یہ ہے کہ دونون کا مذہب ایک ہو اور کہتے ہین کہ اگر شخص
فاضل اپنے سے کم درجہ والے کے ساتھ وطی کرے تو یہ بات اُسکے لیے جائز ہے تاکہ وہ اپنے
نور کا وجود اُس مفضول مین داخل کرے اور اگر وہ مفضول اُس فاضل کو وطی نہ کرنے دیگا
تو وہ مفضول دوسرے دورے مین کہ بعد اِس دورکے آنے والا ہے عورت کی صورت مین
بدل جاے گا اسلیے کہ اُنکے مذہب کا مبنی تناسخ پر ہے۔ تاریخ الفی مین لکھا ہے کہ ابو جعفر
شلمغانی ۳۲۰ھ ہجری مین بغداد مین آیا یہ دعویٰ خدائی کا کرتا تھا اپنے متبعون سے کہا کرتا تھا
کہ مین مُردون کو زندہ کرتا ہون بغداد کے ہزارہا آدمی اُس کی باتون کو قبول کرکے اُسکے
مطیع ہوگئے اور بہت سے بڑے بڑے آدمی بھی اُسکے مذہب مین داخل ہوگئے جیسے حسین بن قاسم
بن عبداللہ بن سلیمان بن وہب کہ ایک وقت مین مقتدر باللہ خلیفہ عباسی کا وزیر بھی رہا ہی

Marfat.com

اور ابو جعفر اور ابو علی فرزندان بسطام اور ابراہیم بن ابی عون اور ابن شبیب زیات
اور احمد بن محمد عبدوس اور یہ سب اُسکی ربوبیت کے قائل تھے جب ابن شلمغانی اور اُس کے
متبعون کے الحاد کو زیادہ زور ہوا تو ابن مقلہ وزیر نے عہد خلیفہ مقتدر مین اُس کو اور
اُسکے اصحاب خاص کو تلاش کیا مگر یہ لوگ ہاتھ نہ آئے یہانتک کہ شوال ۳۲۲ ہجری مین
ابن شلمغانی ظاہر ہوا یہ عہد خلیفہ راضی کا تھا وزیر ابن مقلہ نے اُسے گرفتار کر لیا اور اُسکی
خانہ تلاشی لی گئی تو بہت سے خط اُسکے متبعون کے ایسے نکلے جن مین ابن شلمغانی کے حق مین
وہ مضمون اور الفاظ تھے جنکا اطلاق شرعاً بشر پر جائز نہین ان خطون مین ایک خط
حسین بن قاسم کا بھی تھا وزیر نے ایک مجلس مین علما کو جمع کر کے وہ خط پیش کئے اور
اُن کی شناخت کی گئی ابن شلمغانی نے بھی اعتراف کیا کہ ہان یہ خط میرے نام کے ہین
مگر اپنے مذہب سے انکار کیا کہا مین مسلمان ہون جو کچھ یہ لوگ میرے حق مین مشہور
کرتے ہین افترائے محض ہے اُسکے ساتھ ابن ابی عون اور ابن عبدوس کو بھی گرفتار کر کے
خلیفہ کے حضور مین تینون پیش کئے گئے ابن ابی عون اور ابن عبدوس کو حکم ہوا کہ ابن
شلمغانی کو تمانچے مارین دونون نے اس حکم کی تعمیل سے انکار کیا مگر جب اُن پر بہت
تاکید کی گئی تو ابن عبدوس نے ہاتھ بڑھا کر ابن شلمغانی کے سر پر زور سے ایک تمانچہ مارا
اور ابن ابی عون نے جب ہاتھ اُسکی داڑھی اور سر پر ڈالا تو اُسکا ہاتھ کانپنے لگا پس
اُسنے ابن شلمغانی کے سر اور مُنہ پر بوسہ دیا اور اُسکو مخاطب کر کے کہنے لگا الٰہی وسیدی
ورزاقی خلیفہ راضی باللہ نے ابن شلمغانی سے کہا کہ تو دعویٰ خدائی سے انکار کرتا ہے اگر
یہ بات سچ تھی تو ابن ابی عون نے تجھ سے یہ بات کیون کہی ابن شلمغانی نے جواب دیا کہ
قرآن مین آیا ہے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی یعنی اللہ پاک ایک بندے کے
گناہ سے دوسرے پر مواخذہ نہین کرتا مین نے کبھی یہ بات نہین کہی تھی کہ مین خدا ہون
ابن عبدوس نے خلیفہ سے عرض کیا کہ ابن شلمغانی الوہیت کا مدعی نہین بلکہ اس بات کا
دعویٰ کرتا ہے کہ مین باب ہون امام منتظر کی طرف سے اور ابن روح کا قائم مقام ہون
پھر فقہا و قضاۃ نے ایک طول طویل بحث کے بعد فتویٰ دیا کہ ابن ابی عون اور ابن

Marfat.com

شلمغانی کا خون مباح ہے اس لیے سہ شنبہ ۲ ذیقعدہ ۳۲۲ھ ہجری کو ابن ابی عون اور ابن شلمغانی کی خلیفہ کے حکم سے گردن مار کر آگ مین جلوا دئے گئے اور حلی نے کتاب خلاصہ مین کہا ہے کہ ابن شلمغانی ۳۲۳ھ ہجری مین مارا گیا ہے یہ دونون اعلی درجے کے فاضل اور صاحب تصنیفات ہین۔

پندرھوان اسحاقیہ جلد دوم نامۂ دانشوران حالات ابونعیم اصفہانی مین لکھا ہے کہ فرقۂ اسحاقیہ حقیقت مین عبداللہ بن معاویہ بن عبداللہ کی طرف منسوب ہی جو جعفر طیار کی اولاد مین سے ہے شرح ابن ابی الحدید مین مرقوم ہے کہ مذہب اسحاقیہ کو جس شخص نے اختراع کیا اُسکا نام اسحاق تھا اور وہ عبداللہ بن معاویہ کے اصحاب مین سے تھا اُسکا قول تھا کہ تمام اشیا مباح ہین انسان کو کسی چیز پر تکلیف نہین دی گئی ہے علی علیہ السلام منصب نبوت مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک ہین لیکن نہ اُس وجہ پر جیسے آدمی جانتے ہین۔ مؤید الافاضل مین ذکر کیا ہی کہ اسحاقیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ زمین پیغمبر سے کبھی خالی نہین رہتی نبوت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم نہین ہوئی اور صواعق محرقہ مین بیان کیا ہے کہ اسحاقیہ کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالی ائمہ کے ساتھ متحد ہو گیا ہے مگر ان مین باہم اِس بات مین اختلاف ہے کہ حضرت علیؓ کے بعد اللہ تعالی کس سے متحد ہوا ہے۔

سولھوان نصیریہ صواعق محرقہ مین لکھا ہے کہ نصیر کے اصحاب ہین اور تعلیقہ مین مذکور ہے کہ یہ محمد بن نصیر فہری کے متبع ہین انکا قول یہ ہے کہ اللہ علی بن محمد عسکری ہین اور محمد بن نصیر علی بن محمد کی طرف سے نبی ہے محارم کو حلال کر دیا تھا اور جن عورات سے ساتھ نکاح ناجائز ہے اُنکے ساتھ نکاح جائز کر دیا تھا اور کشی مین مذکور ہے کہ نصیریہ ایک فرقہ ہے جو محمد بن نصیر فہری نمیری کی نبوت کا قائل ہے اور غضائری مین ہے کہ اس شخص کی طرف فرقہ نصیریہ منسوب ہے اور خلاصہ مین لکھی ہے کہ اِس شخص سے فرقہ نصیریہ کی ابتدا ہے اور اسی کی طرف یہ لوگ منسوب ہین۔ اور منتہی المقال و توضیح المقال مین لکھا ہے کہ فی الحال شیعہ کے عوام اور اکثر خواص خصوصًا شعرا کے نزدیک یہ بات

Marfat.com

مشہور ہی کہ جو شخص حضرت علی کی ربوبیت کا قائل ہی وہ **نصیری** ہی اور کتب اہل سنت مین بھی یہی مذکور
ہی کہ نصیریہ کا اعتقاد یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ حضرت علی کے ساتھ متحد ہوگیا ہی یا انمین حلول کیا ہی اور کہتے ہین کہ حضرت علیؑ
اور انکی اولاد چونکہ سب سے افضل ہین اور مؤید ہین ساتھ ایسی تائیدات کے کہ جو اسرار باطنی سے تعلق رکھتی ہین
اسلئے اللہ تعالیٰ پر ضرور ہوا کہ وہ انکی صورتون مین ظہور کرے اونکی زبان سے بات کہے پس یہ لوگ ائمہ کو
خدا اعتقاد کرتے ہین اور دلیل اپنے قول پر یہ لاتے ہین کہ نبی نے تو مشرکین کے ساتھ جنگ کی اور حضرت علی نے
منافقین کے ساتھ اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبر ظاہر حال پر حکم کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ باطن کو دیکھتا ہی
نخبتہ الدہر مین لکھا ہی کہ مملکت حلبیہ مین ایک پہاڑ کا نام سماق ہی اسمین فرقہ نصیریہ کثرت سے آباد ہی
معاد کے باب مین انکا عقیدہ یہ ہی کہ گناہگار آدمی کو کبھی مسخ کے ذریعہ سے عذاب ہوتا ہی اور اس طرح
گناہ کی سزا دیجاتی ہی کہ یکایک بندر یا سوٗر وغیرہ کی شکل پر ہو جاتا ہی اور انکا قول یہ ہی کہ نیک آدمی جتنے
عمدہ اعمال کرتا ہی اُسی قدر اُسکی روح انسانی صورتین بدلتی ہی اور یہ صورتین روح کے لئے بمنزلے
قمیص کے ہین نیک آدمی کی روح طرح طرح سے ترقی کرتی ہی جب ستر قمیص بدل چکتی ہی تو اخیر مین
فرشتون مین منتقل ہوجاتی ہی اور بد آدمی کی روح شقاوت کے گڑھون مین گرتے ہوے اور
اجسام کو بدلتے ہوئے اسفل السافلین مین پہونچ جاتی ہی اور یہ بھی ستر قمیص بدلتی ہی کہ ہر ایک قمیص مین
اسکی شقاوت بڑھتی ہی جاتی ہے مثلاً ایک جسم مین شقی تھی دوسرے مین اشقیٰ ہوتی ہی اور اپنے
اعمال بد کی تکلیفین برداشت کرتے ہوئے اونٹ گھوڑے گدھے خچر بیل بکری کُتے سور گوہ وغیرہ حیوانات
کے اجسام مین داخل ہوجاتی ہی اور رحمت الٰہی کے نزول سے مایوس ہوجاتی ہی اور جہنمی ہو کر طرح طرح کے
عذابون کے قابل قرار پاتی ہی اور اُسکو عذاب اس طرح ملتے ہین کہ حلال ہوتی ہی شکار ہوتی ہی
زنجیر سے بندھتی ہی سواری مین جوتی جاتی ہی قوت نطق اور گویائی سے محروم ہوتی ہی اللہ تعالیٰ
کی جناب سے محجوب ہوجاتی ہی اور آسمان کے دروازے اُس سے بند ہوجاتے ہین نہ اُسکی کوئی
بات مقبول ہوتی ہی نہ اُسکا کوئی شکوہ مسموع ہوتا ہی اور ایسی روح نہ کبھی جنت مین داخل
ہوسکتی ہی نہ جنت کی ہوا اُس تک پہونچ سکتی ہے اور نہ اسکے لئے کبھی آسمان کے دروازے کھلتے ہین
اور ان اجسام حیوانی مین داخل ہونے کے عذاب اسکو یہان تک حاصل ہوتے ہین کہ
بڑے سے بڑے حیوان کے جسم مین داخل ہو کر حقیر سے حقیر جسم حیوانی مین تنزل کرتی ہے

Marfat.com

سر کے کیڑے مین داخل ہوتی ہی قرآن مین جو آیا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاسْتَکْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُجْرِمِیْنَ یعنی جنھون نے ہماری آیتین جھٹلائین اور اُن سے تکبر کیا اُنکے لیۓ آسمان کے دروازے نہین کھلین گے اور نہ جنت مین داخل ہونگے یہانتک کہ اونٹ سوئی کے ناکے مین داخل ہووے اور ہم اسی طرح گنہگارونکو بدلا دیتے ہین اس آیت مین اسی مقصد کی طرف اشارہ ہی کیونکہ جب روح اونٹ کے جسم مین داخل ہوگی اور تنزل کرتے ہوئے ایسے کیڑے کے جسم مین آئیگی جو سر کے مین پڑتے ہین تو اِس عرصے مین کتنی تبدیلیان اُسکے اجسام مین واقع ہونگی اور یہ پچھلا جسم اُسکا بمقابلے پہلے جسم کے کتنا حقیر ہوگا اور وہ روح جو اونٹ کے جسم مین تھی ایسے جسم مین ہوگی جو سوئی کے ناکے مین داخل ہونے کے قابل ہی بعد اسکے روح نباتات کے اجسام مین داخل ہوتی ہی اور یہان جلنے کٹنے چرنے وغیرہ ذریعون سے عذاب پہونچتا ہی بعد اسکے معدنیات مین داخل ہوتی ہی اور طرح طرح کے عذاب پاتی ہی پگھلائی بھی جاتی ہی گرم بھی کی جاتی ہے ہتوڑے سے بھی کوٹی جاتی ہے اُسمین سوراخ بھی کیۓ جاتے ہین اور معدنیات مین سے کبھی نہین نکلنے پاتی ہمیشہ انہین عذابون مین گرفتار رہتی ہی۔ اور یہ لوگ حلول کے بھی معتقد ہین اِنکے نزدیک مقصود اصلی اور غایت کلی یہ صورت مرئیہ ہی مطلب انکا یہ ہی کہ مادہ اور صورت کے سوا کوئی اور چیز نہین ظاہر وجود خلق ہی اور باطن وجود خالق ہی اور یہ وجود ہر موجود مین ظاہر ہوا ہی اور موجودات مین ترقی کرتا ہوا صورت انسانی مین چڑھتا ہے اور نوع انسانی مین ترقی کر کے صورت خاص اور اعلیٰ مین ترقی کرتا ہی مثلاً حضرت آدمؑ شیثؑ نوحؑ ابراہیمؑ ہارونؑ یوسفؑ موسیٰؑ مسیحؑ اور علیؑ بن ابی طالب کی صورتون مین ظاہر ہوتا ہی اور ہر صورت کا معنیٰ ایک ہی ہوتا ہی پس صورت کے مظاہر نبوت وامامت ہین اور اُسکا باطن غیب ہی جو دریافت نہین ہوسکتا بلکہ خالق مختار ہی اور اُسکے لیۓ دروازہ ہی جسمین کسی عالم اور عاقل کے علم وعقل کو بغیر اس دروازے کے رسائی نہین اگر کوئی چاہے کہ اِس سے واقف ہوجاے تو اُسکے لیۓ اِس دروازے مین داخل ہونا ضرور ہی اور نہ اِس صورت باطن کو کسیکی نظر بے پردہ دیکھ سکتی ہی وہ غیب اگر نظر آتا ہی تو پردے کی آڑ مین نظر آتا ہی اور ان کے

Marfat.com

نزدیک مراد اس پردے سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اُس باطن سے مراد حضرت علیؑ ہین اور دروازہ اُسکا سلمان فارسی ہین۔ نصیریہ کا کلمہ یہ ہی اللہم صل علیہ لشہادۃ ان لا الٰہ الا مولائی علی ولا حجاب الا السید محمد ولا باب الا السید سلمان فی کل عصر و کل زمان[له] نصیری شیعون کو علی اللہیان بھی کہتے ہین۔ تاریخ سرجان مالکم مین لکھا ہی کہ شیعہ اثنا عشری سے علی اللہیون کو عداوت ہی اور وہ بھی علی اللہیون کو دشمن جانتے ہین اور علی اللہیون کی تعداد بہت کم ہے اور اپنے قواعد و رسوم کو مخفی رکھتے ہین مرزا اسد اللہ خان غالب کہتے ہین ؎

غالب ندیم دوست سے آتی ہی بوے دوست	مشغول حق ہین بندگی بوتراب مین

یعنی علی علیہ السلام خداے تعالیٰ کے ہمنشین ہین اور دوست کے ہمنشین سے دوست کی بو آتی ہی پس جو لوگ بوتراب کی بندگی مین ہین وہ درحقیقت مشغول حق ہین ایسے ہی اشعار سے غالب کی نسبت کہا گیا ہی کہ وہ علی اللہی تھے یعنی نصیری مذہب رکھتے تھے اور فارسی کے مندرجہ ذیل شعر مین تو غالب نے اپنا عقیدہ صاف ظاہر کر دیا ہی ؎

غالب نام آورم نام و نشانم مپرس	ہم علی اللہیم و ہم علی اللہیم

غالب کے دیوان اردو کی شرح مین اسی طرح لکھا ہے یہ شعر بھی انھین کا ہے ؎

منصور فرقۂ علی اللہیان منم	آوازۂ انا اسد اللہ در افگنم

آبحیات مین لکھا ہی کہ اہل راز اور غالب کی تصنیفات سے بھی ثابت ہوتا ہی کہ اُنکا مذہب شیعہ تھا اور لطف یہ تھا کہ ظہور اسکا جوش محبت مین تھا نہ کہ تبرا و تکرار مین چنانچہ اکثر لوگ انھین نصیری کہتے اور وہ سنکر خوش ہوتے تھے۔ دبستان المذاہب مین لکھا ہی کہ علی اللہیون عقیدہ یہ ہی کہ چونکہ اللہ تعالیٰ کے پہچاننے کی طاقت اور استعداد علوی و سفلی مین نہ تھی اسلیے اُسنے چاہا کہ مرتبہ صرف بحت اور اطلاق کو چھوڑ دے تاکہ بندے اُسکی پرستش کریں اور اُسکو پہچاننے لگین پس اللہ ہر قرن مین جسم روحی سے ملا اور نوع انسانی کے اندر ظہور کیا اور انبیا مین حلول فرماتا رہا یہانتک کہ اُسکا ظہور حضرت علیؑ اور اُنکی اولاد مین ہوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اُسنے اپنا پیغمبر بنا کر بھیجا تھا مگر حق تعالیٰ نے جو دیکھا کہ اُن سے کار رسالت نہین چل سکتا تو مدد دینے کے لیے خود جسم قبول کیا یہی وجہ ہی کہ جب نبیؐ نے کعبہ مین بت شکنی کی تو اُس وقت حضرت علیؑ کو اپنے دوش پر چڑھایا ؎

غرض ز بت شکنیہا جز این نبود نبی را	کہ دوش خود بکف پاے مرتضیٰ برساند

[له] منقول از الباکورۃ السلمانیہ فی کشف اسرار الدیانۃ النصریۃ مولفہ سلیمان الادانی (بدال مہملہ) مطبوعہ بیروت ۱۸۶۳ء ۱۲

ایک علی اللہی جسکا نام احمد تھا بیان کرتا تھا کہ یہ قرآن عمل کے قابل نہین اسلئے کہ جو مصحف علی اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تھا یہ وہ نہین بلکہ یہ تو حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ رضی اللہ عنہم کی تصنیف ہی اور شمس الدین علی اللہی کہتا تھا کہ ہی تو یہ وہی قرآن جو علی اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تھا لیکن چونکہ جمع اسکو حضرت عثمانؓ نے کیا ہی اسلئے پڑھنے کے قابل نہین اور بعضے علی اللہی حضرت علیؓ کی نظم و نثر کو مصحف مین داخل کرتے ہین بلکہ اُسکو مصحف پر ترجیح دیتے ہین اسلئے کہ یہ کلام اللہ سے بے واسطہ مخلوق کو پہونچا ہے اور مصحف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے مخلوق کو ملا ہے

سترھوان علویہ یہ علی اللہیون مین سے ہین اور اپنے آپکو علی اللہ کی نسل سے جانتے ہین اور علی اللہیون کے ساتھ عقائد مین شریک ہین فرق دونون فرقون مین یہ ہی کہ علویہ کہتے ہین کہ جو مصحف اب مشہور ہی وہ علی اللہ کا کلام نہین اسلئے کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے اُس مین تحریف کی ہی اور آخر کار حضرت عثمانؓ نے سب کو دور کر دیا چونکہ یہ فصیح آدمی تھے دوسرا مصحف اُسکے مقابلے مین بنالیا اور اصلی قرآن کو جلا دیا اور یہ فرقہ جہان مصحف پاتا ہی اُسے جلا دیتا ہی اور انکا عقیدہ یہ ہی کہ علی اللہ نے اِس جسد عنصری کے بعد اپنے جسم کو آفتاب سے ملا دیا ہی اور وہ آپ آفتاب ہی اور پہلے بھی آفتاب تھا اور تھوڑے دنونتک جسم عنصری مین رہا تھا اور یہی وجہ ہی کہ آفتاب علی اللہ کے حکم سے لوٹ آیا تھا اسلئے کہ وہ عین آفتاب ہی اِسی سبب سے یہ فرقہ آفتاب کو علی اللہ کہتا ہی اور آفتاب کو پکارتا ہی اور اُس سے دُعا کرتا ہی اور اِنکے نزدیک آفتاب اِنکی دعا قبول کرتا ہی اور اِنکی مدد کرتا ہی اِنکے نزدیک جاندار کا مارنا جائز نہین اور گوشت کھانے کے قابل نہین اور کہتے ہین کہ علی اللہ نے گوشت کے کھانیکی ممانعت کر دی ہی اور مصحف مین جو بعضے حیوانات کی نسبت مارنے اور اُنکا گوشت کھانیکا حکم ہی اِس سے مراد خلفائے ثلثہ اور اُنکے تابعین ہین اور کہتے ہین تمام محرمات سے یہی تینون مراد ہین اور کہتے ہین کہ آدم کے قصے مین ابلیس اور سانپ اور طاؤس بھی اِنھین تینون سے عبارت ہی اور شداد اور نمرود اور فرعون بھی اِنھین تینون سے عبارت ہی اور بُت توڑنا اور بُت کی پرستش کرنا اِنھین تینون سے مراد ہی اور یہ فرقہ تناسخ کا قائل ہی اور کہتے ہین کہ جو علی اللہ اگلے زمانو مین انبیا کی صورت مین ظہور کرتا تھا تو یہ اصحاب ثلثہ (یعنی حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ) منکرون کی صورت پر ظہور کرتے تھے اور آئندہ بھی ایسا ہی ہوتا رہیگا اور اُنکے نزدیک علی اللہ کی صورت کی پرستش کرنا چاہیئے لیکن

فرقۂ علویہ نے اپنا نام اہلِ حق رکھا ہے۔ یورپ کے بعض مصنفین لکھتے ہین کہ اہلِ حق کا عقیدہ
یہ ہی کہ حضرت محمدؐ ہی صرف ایک ایسے پیغمبر ہین جو بارگاہ ایزدی مین انسان کی شفاعت
کرا سکتے ہین صرف خدا ہی حقیقی عالم و عادل ہی۔ حضرت علی کا کشف و الہام ہی وہ ابتدائی
و آخری کلام ہے جو خدا نے انسان کے ساتھ کیا یہ فرقہ مذہب اسلام کے پانچ ارکان مثلاً
نماز۔ روزہ۔ زکوۃ۔ حج۔ حتی کہ اظہار ایمان یعنی کلمۂ توحید کو بھی فرض نہین سمجھتا اہلِ حق
کہتے ہین کہ روحانیت کے حساب سے حضرت عیسیٰؑ کو وہی مرتبہ حاصل ہی جو حضرت علیؑ کو
حاصل ہی یہ فرقہ حقیقۃً حضرت علیؑ کو خدا کا اوتار سمجھتا ہے۔ یہ فرقہ سلطان قسطنطنیہ کی
خلافت کو تسلیم نہین کرتا انکے مذہبی عقیدے مین ایک عجیب خصوصیت یہ ہی کہ وہ صوبہ کی
تعلیم یافتہ اشخاص کی جماعت کے سامنے اپنا حقیقی مذہب ظاہر کرنے کے مجاز نہین لیکن
ناخواندہ جماعت کے سامنے وہ اپنے حقیقی مذہب سے انکار کرنے کے لیئے آزاد ہین۔
مزید براں یہ لوگ اپنا مذہب ترک کئے بغیر دوسرا مذہب اختیار کرسکتے ہین۔ جہاد کے
متعلق انکا عقیدہ یہ ہی کہ یہ محض انسانون اور انکے جذبات قبیحہ کے مابین روحانی سعی وجہاد
کا نام ہے۔ اہلِ حق کے مذہب کے مطابق عورت اور مرد کو مکمل مساوات حاصل ہے
برقع اوڑھنا یا بے نقاب پھرنا عورت کی مرضی پر منحصر ہے۔ لیکن شادی کرنا اسی مذہب کا
قانون ہے۔ جیسا کہ ہم نے کہا ہے روزہ انکے نزدیک فرض نہین تاہم یہ لوگ عشرۂ محرم
مین ایک عجیب فاقہ کشی کرتے ہین ان دنون مین وہ تین دن مین صرف ایک دفعہ کھانا
کھاتے ہین اور جب ایسا نہو سکے تو چوبیس یا بارہ گھنٹون مین صرف ایک دفعہ کھانا کھاتے
ہین۔ بعض اوقات انھین قزلباش بھی کہتے ہین۔ انکے پاس کوئی الہامی کتاب نہین
چند درجن دوسری کتابین ہین جن مین حضرت علیؑ کی سوانح حیات درج ہین اس
فرقے کی ترقی اس امر واقع سے معلوم کی جاسکتی ہے کہ ایشیاے کوچک اور شیراز مین یکساں
طور پر انکے برگزیدہ افراد کی تعظیم و تکریم کی جاتی ہی ایران اور عراق عرب مین اس عقیدے
کے پیرو ونکی تعداد بیس تیس لاکھ کے قریب ہی تقریباً پچاس ہزار اہلِ حق حلب کے شمال
مین آباد ہین اس فرقے کے افراد اورنہ۔ سمرنا اور سالونیکا مین بھی پائے جاتے ہین

وہ کہتے ہین کہ ایک دفعہ حضرت علیؑ نے حضرت موسیٰؑ کی شخصیت کے ذریعہ دنیا والونکو ارشاد فرمایا کہ اگر تم پاک زندگی بسر کرتے ہو تو تمھین اس امر واقع کی مطلق پروا نہین کرنی چاہیئے کہ تمھارا نام مختلف ہے تمھاری فطرت تمھارا گوشت اور ہڈیان نہین بلکہ وہ اعمال صالحہ ہین جو فنا نہین ہوسکتے ۔علاوہ یہ موت پر بالکل یقین نہین رکھتے وہ کہتے ہین کہ زندگی مین متواتر انقلاب ہوتا رہتا ہی انکا عقیدہ اصول تناسخ کے متوازی ہی۔ اگرچہ اسکے بالکل مطابق نہین بہشت ودوزخ کے متعلق انکا عقیدہ ہی کہ دوزخ کسی محدود مقام کا نام نہین اور بہشت اسی دنیا مین ہی وہ عبادت کو رکن مذہب نہین سمجھتے وہ رسمی وضو وغسل وغیرہ پر یقین نہین رکھتے وہ مسجدین تعمیر نہین کرتے اور نہ وہان جاتے ہین۔ وہ حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت موسیٰؑ ۔ حضرت داؤدؑ حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمدؐ کے پانچون صحائف کا مطالعہ اور احترام کرتے ہین بہر نوع وہ اپنے خفیہ اصول راز مین رکھتے ہین جنکا سلسلہ پشت بہ پشت چلا آتا ہی۔

اٹھارھوان مقنعیہ صواعق محرقہ اور تحفۂ اثنا عشریہ مین مذکور ہی کہ یہ فرقہ حکم بن ہاشم کی طرف منسوب ہی جسکا لقب مُقنّع تھا مقنعیہ کا عقیدہ یہ تھا کہ امام حسینؑ کے بعد وہ خدا ہی اور خدا چار بتاتے تھے چوتھا خدا مقنع کو کہتے ہین مقنع اگرچہ اسماعیلی تھا مگر اس وجہ سے کہ اُلوہیت کا دعویٰ کیا غلاۃ مین شمار پایا اور بعض رزامیہ بھی مقنع کی اُلوہیت کے قائل ہوگئے تھے مقنع اگر الوہیت کا مُدعی نہوتا تو اُسکا شمار اسماعیلیہ مین ہوتا کیونکہ فی الحقیقت یہ اسماعیلی تھا اور برملا مذہب تشیع کا اظہار کرتا تھا تاریخ الخمیس مین لکھا ہی کہ اُسکا نام عطا تھا اور ابن خلدون نے کہا ہی کہ اُسے حکیم اور ہاشم کہا کرتے تھے اور طبریؒ نے حکیم المقنع لکھا ہی اور کہا ہی کہ مرو کے علاقے مین سے ایک قریہ کا رہنے والا تھا اور برہان قاطع مین لکھا ہی کہ اسے حکیم بن عطا کہتے تھے اور نگارستان مین لکھا ہی کہ حکیم بن ہاشم ابومسلم کی کچہری مین تحریر کے کام پر متعین تھا اسنے سنہ ۱۶۱ ہجری مین خلیفہ مہدی بغدادی کے عہد مین ظہور کیا تھا جیسا کہ طبری اور ابن خلدون اور ابن خلکان اور مؤلف تاریخ الخمیس وغیرہ نے تصریح کی ہی اور بعض کتب مین جو لکھا ہی سنہ ۱۶۲ ہجری مین ظہور کیا یہ غلطی ہی[عہ]۔ یہ آدمی نہایت عقیل اور فیلسوف وقت تھا اور ہر صنعت سے واقف تھا خاصکر علم بلاغت وفن شعبدہ وحیل وطلسمات وسحر ونیرنجات اور اکثر علوم فلاسفہ مین یدطولیٰ رکھتا تھا اور عجیب وغریب چیزین ایجاد کرتا تھا

یہانتک کہ اُسنے کوہ سیام (بروزن نظام) کے عقب مین ایک کنوان تیار کرایا۔ اور سیام شہر کش (بفتح کاف وسکون شین معجمہ) کے پرگنے مین جو شہر سبز کے نام سے مشہور ہی ایک گاؤن ہی اور کش شہر نخشب کے پاس واقع ہی جسے اہلِ عرب معرب کرکے نسف کہا کرتے ہین اور سمرقند اور تاشقند کے درمیان مین ہی مگر سمرقند سے کسی قدر قریب ہی اُس کنوین کے اندر ایک چاند پارے اور اور چیزون سے بنایا تھا یہ چاند مغرب کے وقت اُس کنوین سے نکلتا اور کوہ کے پیچھے سے طلوع کرتا اور آسمان پر روشن رہتا اور دو چاند آسمان پر نظر آتے تھے اور اُسکی روشنی پندرہ میل تک پہونچتی تھی طلوع فجر سے قبل غائب ہو جاتا تھا دو مہینے تک برابر یہ چاند اسیطرح طلوع وغروب کرتا رہا آثار البلاد مین لکھا ہے کہ لوگ دور دور سے شہر نخشب مین اُسکے دیکھنے کو آتے تھے اور دیکھکر تعجب کرتے تھے اور عوام جادو سمجھنے لگے تھے حالانکہ بطریق ہندسہ اور انعکاس شعاع قمر کے یہ عمل کیا تھا اس لئے کہ لوگون نے اُس کنوین کی تہ مین ایک بڑا طاس پارے سے بھرا ہوا پایا شیخ نظامی نے اِسی بات کی طرف اشارہ کیا ہی ؎ نہ ماہِ آئنہ سیماب ادہ + چو ماہِ نخشب از سیماب زادہ + تاریخ الخمیس مین لکھا ہی کہ مقنع شعبدون کے زور سے لوگون کو بہت عجیب وغریب چیزین دکھایا کرتا تھا نبوت کا مدعی تھا اور اپنی ذات کو خدا قرار دیتا تھا اور تناسخ کا قائل تھا کہتا تھا کہ خدائے تعالی نے آدمؑ کو پیدا کرکے اُنکی صورت مین حلول کیا اِسلئے ملائکہ نے اُنکو سجدہ کیا پھر نوحؑ کو پیدا کرکے اُنکی صورت مین حلول کیا پھر حلول کرتے کرتے یہانتک نوبت پہونچی کہ ابو مسلم خراسانی کی صورت مین حلول کیا پھر میری صورت مین حلول کیا اور ابو مسلم کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل قرار دیتا تھا ہزارون ترکمان اس دعوے مین اُسکی تصدیق کرنے لگے اور اُسکی عبادت کرتے تھے اور وہ نہایت بدشکل اور ہکلا تھا اور لڑائی مین کسی موقع پر اُس کی آنکھ مین تیر لگنے سے کانا بھی ہوگیا تھا اِسلئے زیادہ بدصورت تھا اِس عیب کے چھپانے کے لئے اُسنے اپنے لئے ایک مُنھ سونے کا تیار کرایا تھا اپنے مُنھ پر اُسے لگائے رہتا تھا اِسلئے مقنع مشہور ہوگیا ابو الفدا نے مقنع کے حالات مین بیان کیا ہی وکان لا یسفر عن وجہہ بل اتخذ لہ وجہا من ذہب فیتقنع بہ ولذلک قیل لہ المقنع یعنی مقنع اپنا مُنھ نہین کھولتا تھا بلکہ اُسنے ایک مُنھ سونیکا بنوایا تھا جس سے اپنے کو چھپائے رہتا تھا اسی لئے اُسے مقنع کہنے لگے تھے مقنع مین میم مضموم اور قاف مفتوح اور نون مشدد مفتوح ہی تاریخ کامل مین لکھا ہی کہ مقنع تناسخ کا قائل تھا اور اُسکے معتقد اُسکو

Marfat.com

سجدہ کرتے تھے جس طرف کہ ہوتے اور اپنی جنگ وحرب مین کہتے کہ ای ہاشم ہماری مدد کر علامہ ابن خلدون نے بھی اِس بیان کے بعد لکھا ہی کہ خراسان مین اُسنے ظہور کیا تھا اور بخارا و سغد مین ایک گروہ تے جنکو مبیضہ کہتے تھے مقنع کی طرفداری اور شورش کی اور اُنکی مدد کفار ترک کرنے لگے اور اُس طرف کے مسلمانون پر تاخت وتاراج شروع کردی ابونعمان اور جنید اور لیث بن نصر بن سیار نے اِن لوگون سے جنگ کی لیث کا بھائی محمد اور ایک بھتیجا تمیم نامی کام آئے مہدی بن محمد بن منصور خلیفہ بغداد نے جبریل بن یحییٰ اور اُسکے بھائی یزید کو فوج دیکر مبیضہ سے جنگ کے لئے بھیجا چار مہینے تک طرفین مین لڑائی رہی آخرکار مبیضہ کو شکست ہوئی اُنکی طرف سے سات سو آدمی مارے گئے جو تھوڑے سے باقی رہگئے تھے وہ مقنع سے مل گئے جبریل بھی انکا تعاقب کئے ہوئے چلا گیا پھر مہدی نے مقنع کی تباہی کے لئے سعید حریشی کی ماتحتی مین ایک بھاری لشکر بھیجا مقنع بڑی خونریزی کے بعد سیام کے قلعہ مین متحصن ہوگیا عساکر اسلامیہ آلات حصارشکن لیکے قلعہ کی طرف بڑھے مقنع کے ہمراہیون نے گھبرا کر خفیہ طور سے امان طلب کی سعید حریشی نے امان دیدی تیس ہزار آدمی قلعہ کا دروازہ کھول کے نکل آئے مقنع کے پاس تقریبًا دو ہزار جنگ آور باقی رہگئے - صواعق محرقہ مین مقنع کی ہلاکت کی ایک دلآویز حکایت لکھی ہے کہ جب مقنع محاصرے سے تنگ آگیا تو بہت سی آگ جلوائی اور اپنے معتقدون کو خوب سی شراب پلوائی جب وہ نشے مین مدہوش ہوگئے تو سب کو مار کر آگ مین جلا دیا اور راکھ سب کی برباد کردی پھر آپ ایک برتن مین تیزاب بھر کر اُس مین بیٹھ گیا تیزاب کی تاثیر سے وہ بھی پانی ہوگیا محاصرین کو ابھی تک یہ خیال تھا کہ سب محصورین قلعہ مین موجود ہین ایک عورت اِس قلعہ مین بیماری کی وجہ سے ایک کونے مین پڑی ہوئی تھی وہ بچ رہی تھی جب اُسے افاقہ ہوا تو قلعہ مین تنہائی کی وجہ سے گھبرائی اور دیوار پر چڑھکر پکارا کہ قلعہ مین سوا میرے کوئی نہین ہے لوگ اوپر چڑھ گئے اور کواڑ کھولدیے لشکر داخل ہوا دیکھا تو واقعی قلعہ کو خالی پایا مقنع کے بعض معتقد جو پہلے ہی لڑائیون مین اُس سے علیحدہ ہوگئے تھے تاسف کرنے لگے کہ فی الحقیقت وہ خدا تھا ہم ساتھ نہوے ورنہ اُسکے ساتھ آسمان پر چڑھ جاتے وہ عورت اگرچہ مرض مین بیہوش تھی مگر کبھی کبھی آوازو غُل سُنکر کچھ کچھ حالات سے مطلع ہوجاتی تھی اُسنے یہ ساری کیفیت بیان کی تاریخ کامل

Marfat.com

مین بھی اِس حکایت کو بیان کیا ہے اور اُس مین اِس طرح ہے جب مقنع کو یقین ہوگیا کہ مین اب غنیم کے ہاتھ سے نہین بچ سکتا تو اپنی سب عورتون اور بچون کو جمع کر کے زہر پلا دیا اور آپ بھی پی لیا اور اپنے معتقدون سے یہ بات کہی کہ مجھے جلا دیجیو تا کہ میری لاش دشمن کے ہاتھ مین نہ پہونچے اور بعض کہتے ہین کہ قلعہ مین جس قدر چارپائے اور کپڑے وغیرہ تھے اُن کو جلا دیا پھر ساتھیون سے کہا کہ جس کو اس بات کی خواہش ہو کہ میرے ساتھ آسمان پر چڑھ جائے وہ اس آگ مین میرے ساتھ کود پڑے سب نے تعمیل کی اور جلکر خاک ہوگئے جب لشکر قلعہ مین داخل ہوا تو کچھ نہ پایا جس قدر اُسکے معتقد باقی رہگئے تھے وہ اس بات سے زیادہ فتنے مین پڑے اُسکے اصحاب ملک ماوراء النہر مین مبیضہ کہلاتے ہین مگر اپنے اعتقاد کو چھپاتے ہین عرصۂ دراز تک مبیضہ ماوراء النہر یہ کہتے رہے کہ مقنع آسمان پر چڑھ گیا ہے زمانۂ آئندہ مین وہان سے اُترے گا بعض کہتے ہین کہ اُسنے اپنے ہمراہیون کو زہر دیدیا تھا اور آپ بھی زہر کھا لیا تھا لشکر نے قلعہ مین گھس کر اُسکا سر کاٹ لیا اور حلب مین مہدی کے پاس بھیجدیا مقنع یحیٰی بن زید شہید کے قتل کا منکر تھا جن کا حال فرقہ زیدیہ کے ضمن مین اِسی کتاب مین آتا ہے کہتا تھا کہ یحیٰی روپوش ہوگئے ہین اپنے دشمنون کو قتل کرینگے اور نگارستان مین جو لکھا ہے کہ وہ برقعہ مُنھ پر ڈالے رہتا تھا اسلئے برقعی مشہور ہوگیا یہ بات پایۂ تحقیق کو نہین پہونچی صناجۃ الطرب مین لکھا ہے جب طالبین نے عباسیون پر خروج کیا تو اپنے پھریرون کا رنگ سفید رکھا اِسی وجہ سے اُنکو مُبَیِّضَہ کہنے لگے یہی رنگ عبیدی اور قرامطہ مین قائم رہا۔ مورخین فارسی واڑدو مبیضہ کا ترجمہ **سفید جامگان وسفید پوشان** لکھتے ہین منتہی الارب مین لکھا ہے کہ مبیضہ میم کے ضمہ اور باے موحدہ کے فتحہ اور یاے مثناۃ تحتانی کی تشدید وکسرہ اور ضاد نقطہ دار کے فتحہ سے ایک گروہ ہے ثنویہ مین سے جو مقنع کے اصحاب ہین چونکہ یہ لوگ سفید کپڑے پہنتے تھے اسلیے مبیضہ کہلانے لگے اور اِسی کتاب مین بیان

Marfat.com

کیا ہے کہ **ثنویہ** ثاے مثلثہ اور نون کے فتحون اور واو کے کسرے کے ساتھ ایک گروہ ہے جو دو خدا بتاتا ہے۔ **فائدہ جلیلہ** آثار البلاد مین لکھا ہے کہ یہ چاند ابن مقنع نے ایجاد کیا تھا اور صاحب غیاث اللغات نے کہا ہے کہ اُس چاند کو مجازاً مقنع کی طرف منسوب کر کے ماہ مقنع کہتے ہین حالانکہ اُسکو مقنع کے بیٹے نے بنایا تھا انتہیٰ یہ بیان غلط ہے روضۃ الصفاے محمد خاوندشاہ اور روضۃ الصفاے ناصری ہین جہان خلیفہ مہدی عباسی کے حالات لکھے ہین وہان اِس حکیم مقنع کا بھی مفصل بیان تحریر کیا ہے اِن دونون کتابون مین ہادی بن مہدی کے حالات مین لکھا ہے کہ اِس کے عہد مین ایک جماعت زنادقہ کی ظاہر ہوئی اِن مین سے ایک شخص کا نام عبداللہ بن مقنع تھا یہ شخص فصاحت و بلاغت مین بے نظیر تھا اسنے کلیلہ و دمنہ کو فارسی سے عربی مین ترجمہ کیا تھا صالح بن عبداللہ بن داؤد کہ ابوالعباس سفاح کا چچا زاد بھائی ہے اور عبداللہ ہاشمی وغیرہ امرا بھی اسی روش اور طریق پر تھے اور اُن مسلمانون پر جو نماز و روزہ اور حج ادا کرتے تھے استہزا کرتے ایک روز اِن سب نے یہ مشورہ کیا کہ مسلمانون کا دار و مدار قرآن پر ہی اگر ہم کوئی کتاب اسکے مقابل بنائین گے تو قرآن کو وقعت نہ رہیگی اور ہمارا کام چل جاے گا سب نے اسپر اتفاق کیا کہ ابن مقنع یہ کام انجام دے اور سب نے یہ قرار دیا کہ یہ آیت کہ نہایت فصیح و بلیغ ہے یَا اَرْضُ ابْلَعِیْ مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ اَقْلِعِیْ الی آخرہ پہلے ابن مقنع اِس کے مقابل کلام کہے اگر اُس سے یہ کام ہو سکا تو امید ہے کہ وہ قرآن کے جواب سے عہدہ برآ ہو جاے گا تمام سامان آسائش کا ابن مقنع کے لیے تیار کر کے ایک مکان مین اُسے بٹھا دیا ابن مقنع نے چھ ماہ تک برابر محنت کی اور مسودون کا انبار ہو گیا مگر چند لفظ ایسے نہ بنا سکا جو اِس آیت سے مشابہت رکھتے یار ونے کہا جب اتنی مدت مین ایک آیت کا جواب نہ ہو سکا تو پورے قرآن کا کیسے جواب ہو سکے گا اور اس ارادے سے باز آئے ہادی کو جب انکا حال معلوم ہوا تو سب کو مروا ڈالا۔

Marfat.com

انیسوان راوندیہ یہ فرقہ منسوب ہے عبداللہ یا حرب بن عبداللہ راوندی کی طرف جو خلفاے عباسیہ کا ایک نقیب اور داعی تھا مرآۃ الجنان مین لکھا ہے کہ راوند ایک گانون ہے کاسان کے ضلع مین جو سین مہملہ سے ہے اور یہ کاسان اصفہان کے اطراف مین واقع ہے اور جو شہر کاشان شین معجمہ سے ہے وہ قم کے علاقے مین ہے اور راوند نیشاپور کے متصل بھی ایک مقام کا نام ہے روضۃ الصفاے ناصری کی جلد ششم مین اِس فرقہ کا نام **روندیہ** بغیر الف کے لکھا ہے اور اِن کے داعی کا نام **عبداللہ روندہ** بتایا ہے اور بیان کیا ہے کہ اِس عبداللہ کے مزاج مین سہولت تھی اور یہ برخلاف ابومسلم خراسانی کے کشت وخون نہین کرتا تھا اِس لیے راوندیہ نے عبداللہ سے کہا کہ اس شخص کی کوئی فکر کرنا چاہیے تاکہ مخلوق کو اس کے پنجۂ ظلم سے نجات حاصل ہو عبداللہ نے ابومسلم کو ایک روز سمجھایا کہ آپ کو یہ خونریزی زیبا نہین پہلے لوگون کو اپنے مذہب کی طرف دعوت کیجیے جب وہ نمانین تو پھر جو دل مین آئے کیجیے ابومسلم نے کہا کہ جو ہم نے سوچ رکھی ہے اُسکا سرانجام بغیر قتل عام کے دشوار ہے عبداللہ نے کہا کہ اگر آپ کی یہی راے ہے تو میرے بھی بہت سے متبع ہین آپ اُن سے بھی کام لیجیے ابومسلم نے کہا کہ اُن کے نام لکھکر میرے پاس بھیجدو عبداللہ نے اِس خیال سے کہ ابومسلم ان لوگون کو عمدہ عمدہ منصب دیگا اُنکی اسم نویسی کی فرد ابومسلم کے پاس بھیجدی ابومسلم نے عبداللہ سے کہا کہ تم اِن سب کو میرے پاس لے آؤ عبداللہ نے سب کو حاضر کیا ابومسلم نے کہا ہر ایک گروہ علٰحدہ علٰحدہ ٹھہرا دیا جائے جب سب کا انتظام ہوگیا تو عبداللہ کو قتل کرادیا اور پھر اُسکے متبعون کے گروہ علٰحدہ علٰحدہ بلواتا اور قتل کراتا ان مین سے جو باقی بچے وہ ابومسلم کی پرستش کرنے لگے اور کہنے لگے یہ خدا ہے روزی رسان یہی ہے ابومسلم نے اپنی نسبت اُن کا یہ عقیدہ سنکر پھر بہت سے راوندیہ کو تلاش کراکے قتل کرایا۔ راوندیہ تناسخ کے قائل تھے چنانچہ تاریخ ابوالفدا و کامل مین لکھا ہے کہ عقیدہ اُنکا یہ ہے کہ آدمؑ کی روح عثمان بن نہیک مین داخل ہوئی تھی اور روضۃ الصفاے ناصری مین کہا ہے کہ ان کا

Marfat.com

عقیدہ یہ تھا کہ منصور کی روح عثمان بن نہیک کی روح سے متعلق ہوگئی ہے اور
کہتے تھے کہ رب ہمارا جو کھانے پینے کو پہونچاتا ہے ابو جعفر منصور ہے جو خلفا سے
عباسیہ کا دوسرا خلیفہ تھا جبکہ یہ بات اُنھون نے ظاہر کی اور منصور کو اسکا حال
معلوم ہوا تو منصور نے اِن کے دو سو سردار پکڑ کر قید کر دیے اور حکم دیا کہ اِس
جماعت کے آدمی باہم نہ ملین اور ایک مقام پر نہ رہین یہ لوگ منصور سے ناراض
ہوگئے اور ایک خالی تابوت اُٹھا کر بہت سے راوندیہ اُسکے ساتھ چلے جب جیلخانے
کے قریب پہونچے تو اُسکو زمین پر ڈالکر اندر گھُس گئے اور اپنے سردارون کو چھوڑ الیا اور
شہر کے دروازے بند کر دیے تاکہ سپاہ شہر مین داخل نہو سکے اور منصور کے قتل کے ارادے
سے اُسکے قصر کی طرف چلے یہ چھ سو آدمی تھے منصور سے لڑے مگر آخر کار شکست پائی
اور مارے گئے یہ واقعہ سنہ ۱۴۱ھ مین واقع ہوا تھا اور منصور کا دار الخلافت اُسوقت تک شہر
ہاشمیہ تھا جو نواح کوفہ مین اُسکے بھائی نے آباد کیا تھا۔

بیسوان مسلمیہ مقریزی نے شیعۂ غالیہ کے ضمن مین یہ فرقہ لکھا ہے اور کہا ہے
کہ یہ فرقہ راوندیہ مین سے ہے ان کا اعتقاد یہ ہے کہ امامت بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے حضرت علیؑ اور امام حسنؑ اور امام حسینؑ و محمد بن حنفیہ مین آئی پھر ابو ہاشم عبد اللہ بن
محمد بن حنفیہ مین آئی پھر اُن سے منتقل ہو کر علی بن عبد اللہ بن عباس مین بطور وصیت
کے آئی پھر ابو العباس سفاح مین پھر ابو سلمہ صاحب دولت بنی عباس مین **حکایت** پرگنہ کش
ضلع ماوراء النہر مین ایک شخص نے اہل مرو سے جو آنکھ سے کانا تھا اور اُسکو ہاشم کہتے تھے
یہ دعوی کیا کہ اللہ کی روح ابو سلمہ مین منتقل ہو کر آئی پھر ابو سلمہ سے اسکے اندر منتقل ہوگئی ہے
یہ دعوت اُس ایک چشم کی اُس علاقے مین پھیل گئی تھی اپنے اصحاب سے پردہ کرتا تھا
اور اپنے لیے اُسنے ایک مُنھ سونے کا بنایا تھا اسلیے **مُقَنَّع** کہلانے لگا اُسکے یارون نے
چاہا کہ اُسکو دیکھین اُن سے وعدہ کیا کہ مین اپنے کو تمھین دکھاؤنگا اگر تم جل نہ جاؤ
اور اپنے سامنے ایک آتشی شیشہ جلانے والا رکھا جسپر سورج کی دھوپ پڑتی تھی
جب بعض معتقد اُسکے پاس آئے جل گئے باقی لوٹ گئے اور فتنے مین پڑ گئے اور معتقد ہوگئے

کہ وہ خدا ہے اُسکو آنکھین نہین دیکھ سکتین اپنی جنگ و حرب مین اُسکو اللہ کہکر پکارتے تھے (انتہی ترجمہ کلامہ) یاد رکھو کہ صانع زرگر یعنے سونے کے کام کرنے والے کو کہتے ہین تو مصیغ وہ شخص ہوگا جو سونے کو استعمال کرتا ہو کیونکہ لفظی معنی اسکے سونے سے بنا ہوا ہین میرا خیال یہ ہے کہ لفظ مصیغ لفظ مقنع کی تصحیف ہے یہ ہاشم وہی شخص ہے جسنے ماہ نخشب تیار کیا تھا کیونکہ یہ حالات اُسی کے حالات سے ملتے ہوے ہین اور ابو ہاشم بن محمد بن حنفیہ کے حالات تفصیل وار کیسانیہ کے فرقون مین سے ہاشمیہ مین بیان ہونگے۔ نواب محمد صدیق حسن خان باوجودیکہ تقلید کو دین و مذہب مین بُرا جانتے تھے مگر تصنیف و تالیف مین بالکل پرائے کلام کو اپنی کتابون مین بھر دیتے ہین اور یہ تقلید سے بدتر ہے اور پھر پرانے مطالب ہی پر بس نہین کرتے بلکہ اُس کی عبارت کو بھی اپنی عبارت بنا لیتے ہین چنانچہ الخطط والآثار مین جس قدر فرقہاے اسلام کو بیان کیا ہے یہ سب بیان نواب صاحب نے کتاب مذکور سے علیحدہ کرکے اُسکا نام خبیئة الاکوان رکھدیا ہے اور اسکے ترجمہ کا نام کشف الغمہ عن افتراق الامة اگر نواب صاحب اس تقلید مین کسی قدر بھی تحقیق سے کام لیتے تو اُن کو ضرور کتب تواریخ سے اِس بات کا پتہ چلتا کہ یہ مصیغ بھی مقنع ہے جسکے حالات کتب تواریخ مین مذکور ہین اور ابو سلمہ ایک سردار کا نام ہے جو سفاح کے اشارے سے اور ابو مسلم کی راے سے مرار بن انس کے ہاتھ سے مارا گیا تھا یہ شخص وزیر آل محمد کے لقب سے موسوم کیا جاتا تھا اور ابو مسلم خراسانی امیر آل محمد کے لقب سے مشہور تھا ابو مسلم کو منصور عباسی نے مروا ڈالا تھا۔

اکیسوان حلاجیہ شیخ ابن بابویہ اپنے رسالہ اعتقادیہ مین لکھتے ہین کہ غلاة مین ایک فرقہ حلاجیہ بھی ہے جن کا اعتقاد یہ ہے کہ خداے تعالی بندون پر بسبب عبادت کے تجلی فرماتا ہے پھر باوجود اسکے دین انکا ترک نماز و روزہ و جملہ فرائض ہے اور دعوی کرتے ہین کہ ہم خداے تعالی کا اسم اعظم جانتے ہین اور کہتے ہین کہ خداے تعالی بندون مین حلول کرتا ہے اور انکا یہ بھی زعم ہے کہ خداے تعالی کا دلی جہد خلوص

کامل ہوا ور اپنے دین کو پہچانے تو وہ انبیا سے افضل ہے اور اس رسالے کی شرح سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حسین بن منصور حلاج کے ملبعون سے جدا ہین جن کا شمار صوفیان اہل سنت مین ہے۔

فرقہ کیسانیہ

واضح ہو کہ کیسانیہ منسوب ہین کیسان کی طرف کہ حسب تحقیق صاحب صحاح وقاموس وغیرہ اہل لغت نام ہے مختار بن عبید ثقفی کا جو واسطے بدلہ لینے حسین علیہ السّلام کے کھڑا ہوا تھا منتہی المقال فی احوال الرجال مین کئی کتابون سے نقل کیا ہے کہ اصبغ بن بنانہ سے مروی ہے کہ ایک بار مین نے مختار کو حضرت علیؑ کی گود مین بیٹھے دیکھا اور آپ اسکے سر پر ہاتھ پھیر پھیر کر فرماتے تھے یا کیس یا کیس اور تعلیقہ مین بھی اسی طرح ہے اور کیس جید کے وزن پر زیرک کے معنے مین ہے اور کشی نے مختار کے ذکر مین کہا ہے کہ اسکا لقب کیسان اس لیے مقرر ہوا کہ اُسکے ایک افسر ابو عمرکا یہ نام تھا پھر مختار کو بھی اس افسر کی وجہ سے کیسان کہنے لگے مگر ارباب تواریخ کی پیدا ہے کہ کیسان حضرت علی بن ابی طالب کا غلام تھا۔ ملل ونحل شہرستانی مین بھی ایسا ہی لکھا ہے اور تحفۂ اثنا عشریہ مین ذکر کیا ہے کہ سبط اکبر حسن مجتبیٰ کے ایک غلام کا نام کیسان تھا اُسی نے مختار کو حضرت امام حسینؑ کے خون کا بدلہ لینے کو آمادہ کیا تھا اس لیے مختار بھی کیسان مشہور ہو گیا۔

کیسان حضرت علی کی وفات کے بعد محمد بن حنفیہ کی رفاقت مین رہا اور علوم غریبہ اُن سے حاصل کیے غنیۃ الطالبین مین بیان ہے کہ کیسانیہ ان چار شخصون کی امامت کے قائل ہین حضرت علیؑ امام حسنؑ امام حسینؑ محمد بن حنفیہ مگر اس فن کی کتب سے عموماً فرقہاے کیسانیہ کے خیالات ترتیب ائمہ کے بارے مین ایسے نہین ثابت ہوے اور صواعق محرقہ مین لکھا ہے کہ کیسانیہ کے نزدیک اللہ پر تکلیف واجب ہے اور الخطط والآثار مین آیا ہے کہ کیسانیہ بدر کے جواز کے اللہ پر قائل ہین اور انکا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ کی بعض مرادین واقع نہین ہو سکتین اور شیطان اور کافرون کی

Marfat.com

واقع ہو جاتی ہین طرفہ یہ ہے کہ کیسانیہ جن لوگون کو امام بتاتے تھے وہ اِس دعوے
سے انکار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ لوگ ہمپر افترا کرتے ہین کیسانیہ اسکے جواب ہین
کہتے تھے کہ یہ انکار ہمارے ائمہ کا بوجہ خوف جان کے ہے دشمنون کے ڈر سے
تقیہ کرتے ہین کیونکہ ابھی مروانیہ مدینے کے حاکم ہین اُن کی طرف سے اندیشہ ایذا
کا ہے بعد اسکے مذہب تشیع مین تقیہ کی رائے نے بہت رواج پالیا۔ ابن خلدون
نے لکھا ہے کہ کیسانیہ کو **حرماقیہ** کے نام سے بھی موسوم کرتے ہین اِس وجہ سے کہ
ابو مسلم کا لقب حرماق تھا جو ابراہیم بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کا داعی
تھا چونکہ بعض کیسانیہ کا یہ عقیدہ تھا کہ ابو ہاشم بن محمد بن حنفیہ کے بعد اُنکی وصیت
سے محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کو امامت پہونچی بعد ازان ان کے بیٹے
ابراہیم امام کو اس لیے ابراہیم کے ایک داعی کی طرف منسوب کرکے حرماقیہ کہنے لگے۔
یہ کئی فرقے ہین ان مین قدر مشترک محمد بن حنفیہ کی امامت کا قائل ہونا ہے۔ یہ محمد حضرت
علی کے بیٹے تھے ابن حنفیہ اِس وجہ سے کہلاتے ہین کہ اُن کی مان ایک عورت
مسیٰۃ فام خولہ بنت جعفر نام قوم بنی حنفیہ سے تھی ابن خلدون مغربی نے لکھا ہے کہ
جب امام حسن نے مصلحتہً زمام حکومت معاویہ کے سپرد کردی تو شیعہ نے اسوقت امام حسین کو
بلایا اُنھون نے آنے سے انکار تو شیعہ محمد بن حنفیہ کے پاس گئے اور در پردہ اُنکے
ہاتھ پر اِس شرط سے بیعت کی کہ جب موقع ہو خلافت ضرور حاصل کرنا محمد بن حنفیہ نے
ہر ہر شہر پر اپنی طرف سے ایک شخص کو مقرر کیا جو در پردہ ان کی خلافت کی لوگون کو
ترغیب دیتا تھا ایک مدت تک شیعہ اسی حالت پر رہے اور معاویہ اس کی
روک تھام کرتے جاتے تھے کسی کو بنظر سیاست ملکی شہر بدر کر دیتے تھے اور جب کوئی
اُسکا سرغنہ گرفتار کرلیا جاتا تھا تو اسکا قلع وقمع بھی کر دیتے تھے لیکن ساتھ ہی اسکے
معاویہ اہلِ بیت کے راضی رکھنے کی کوشش کرتے اور اُن دعوے تقدم واستحقاق سے
چشم پوشی کرجاتے تھے اور اِن مین سے بھی کوئی شخص اُن کے منھ نہ آتا تھا۔
نصف رجب ۶۰ھ مین معاویہ انتقال کرگئے بعد انکے چودھوین ربیع الاول ۶۴ھ کو

Marfat.com

ان کے بیٹے یزید کا انتقال ہوا اسکے مرتے ہی بلا جدوجہد اہل حجاز ویمن وعراق وخراسان نے عبداللہ بن زبیر کی بیعت کرلی صرف ملک شام ومصر والے ان کی بیعت سے باہر تھے۔ عبداللہ بن زبیر نے محمد بن حنفیہ سے بیعت کرنے کو کہا تھا مگر انھون نے انکار کردیا عبداللہ بن زبیر نے عبداللہ بن ہانی کندی کو آپ کے پاس بھیجا اسنے سختی کی ورشتی سے پیش آیا لیکن محمد بن حنفیہ برابر صبر وتحمل سے کام لیتے رہے مجبور ہوکر چھوڑ دیا مگر جب ہوا خواہان علی بن ابی طالب نے کھلم کھلا محمد بن حنفیہ کی دعوت دینی شروع کی تو عبداللہ بن زبیر نے اِس خوف سے کہ مبادا محمد بن حنفیہ کے بیعت نکرنے سے لوگ برہم نہوجائین بجبر بیعت لینے کا قصد کیا اور اِس غرض کے حاصل کرنے کے لیے مقام زمزم مین اُن کو قید کردیا اور ایک مدت مقرر کردی کہ اگر اِس عرصے مین بیعت نکرلو گے تو قتل کرڈالے جاؤ گے انھون نے مختار کو یہ واقعات لکھ بھیجے جو کوفے مین محمد بن حنفیہ کی امامت کا داعی تھا اور اہل کوفہ نے اُسکی اطاعت کرلی تھی مختار نے اِس خط کو لوگون کے روبرو پڑھا سب کے آنسو بھر آئے اِن مین سے چند امراکو تین سو سوارون کے ساتھ مکے کی طرف روانہ کیا جنھون نے زمزم پھونچ کر محبس کا دروازہ توڑ کر محمد بن حنفیہ کو نکالا صرف دو دن مدت مقررہ کے باقی رہ گئے تھے عبداللہ بن زبیر سے جنگ کرنے کی اجازت طلب کی اُنھون نے فرمایا مین حرم مین جنگ کرنا جائز نہین سمجھتا بعد اس کے بقیہ لشکر آگیا اس سے ابن زبیر خائف ہوگئے محمد بن حنفیہ نکل کر شعب علی مین چلے گئے رفتہ رفتہ آپ کے پاس چار ہزار آدمی جمع ہوگئے جب مختار مارا گیا اور عبداللہ بن زبیر کے قدم حکومت کے زینے پر جم گئے تو محمد بن حنفیہ سے پھر بیعت کرنے کو کہا آپ نے خائف ہوکر اِس واقعہ سے عبدالملک بن مروان کو مطلع کیا اُس نے لکھ بھیجا کہ آپ شام چلے آئیے جب تک لوگو نکا کسی پر اجتماع نہو اسوقت تک نہایت عزت واحترام سے میرے پاس رہیے مین آپ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤنگا چنانچہ وہ مع اپنے ہمراہیون کے روانہ ہوے راستے مین عبدالملک کی بدعہدی سے ڈر کر

Marfat.com

ایلہ مین قیام کر دیا تھوڑے دنون مین جب ان کے معتقدین کا دائرہ وسیع ہو گیا تو عبد الملک نے بیعت کرنے کو کہلا بھیجا یہ ایلہ سے مکے کی طرف لوٹے اور شعب ابی طالب مین پہونچکر مقیم ہو گئے پھر عبد اللہ بن زبیر تے یہان سے نکالا تو طائف کی طرف چلے گئے اور عبد اللہ بن زبیر کی شہادت کے بعد عبد الملک کے ہاتھ پر بیعت کر لی ۶۹ سال کی عمر پائی ۸۱ھ ہجری مین انتقال کیا۔ فرقہاے کیسانیہ کی تفصیل یون ہے

ایک کیسانیہ جو منسوب ہین کیسان مذکور کی طرف یہ شخص حضرت امام حسین ع کی شہادت کے بعد بہت سے مسلمانون کو موافق کرکے واسطے بدلہ لینے امام حسین ع کے کھڑا ہوا تھا مگر دشمنون پر کامیاب نہوا آخر کار مارا گیا یہ کیسان اور اس کے معتقد امام حسن علیہ السلام کی امامت کے منکر تھے انکا یہ عقیدہ تھا کہ امام بعد جناب امیر کے محمد بن حنفیہ ہین اس لیے کہ جناب امیر نے جنگ جمل و صفین مین نشان انھین کے ہاتھ مین دیا تھا اور امام حسین ع نے صلح کے باب مین بھائی کی پیروی کی تو وہ بھی امامت کے لائق اسکے نزدیک نرہے تھے اس فرقے کا ظہور ۶۴ھ ہجری مین ہوا تھا۔

دوسرے مختاریہ یہ لوگ مختار بن ابو عبید بن مسعود ثقفی کے متبع ہین جس کو بعد قتل کیسان کے اسکے پیرو ون نے رئیس بنایا تھا یزید کے مرنے سے چھ مہینے کے بعد نصف رمضان کو یہ شخص وارد کوفہ ہوا اور لوگون کو خون حسین ع کے معاوضہ لینے پر اُبھارنے لگا لوگون نے کہا کہ ہمنے محض اسی کام کے انجام دینے کو سلیمان بن صرد خزاعی کے ہاتھ پر بیعت کی ہے اور وہ بالفعل اسکو مصلحت نہین سمجھتا ہے مختار نے کہا کہ سلیمان ایک پست ہمت آدمی ہے وہ لڑائی جھگڑے سے جی چُراتا ہے مجھے مہدی محمد بن حنفیہ نے اپنا وزیر وامین مقرر کرکے بھیجا ہے تم لوگ اسکی میرے ہاتھ پر بیعت کرو اور خون حسین مظلوم کا معاوضہ اُن کے قاتلون سے لو ایک گروہ کثیر ہوا خواہان امیر المؤمنین علی کا اسکی طرف مائل ہو گیا عبد اللہ بن یزید انصاری نے جو عبد اللہ بن زبیر کی طرف سے کوفے کا گورنر تھا مختار کو گرفتار کرکے قید کر دیا بعد اسکے عبد اللہ بن عمر کی سفارش سے باین شرط رہا کیا گیا

Marfat.com

کہ آئندہ وہ بغاوت نکرے گا اور نہ ان لوگون کے خلاف خروج کرے گا اور اگر ان شرائط کی پابندی نہ کرے تو ایک ہزار قربانی خانہ کعبہ مین اسکو کرنی ہوگی جب یہ رہا ہوا تو پھر ہوا خواہان حسینؑ بن علی اس کے پاس آنے جانے لگے پھر چند لوگ کوفے سے محمد بن حنفیہ کے پاس مختار کا حال دریافت کرنے کو گئے آپ نے فرمایا ہان مین نے خون حسینؑ کا معاوضہ لینے پر مامور کیا ہے جب یہ لوگ واپس ہوکر کوفے مین آئے اور لوگون سے محمد بن حنفیہ کا بیان کہا تو مختار کی طرف لوگون کا رجحان بڑھ گیا۔ ۶۶ھ مین مختار نے خون حسینؑ کا معاوضہ لینے کی منادی کرادی اور قصر امارت کوفہ پر قبضہ کرلیا صبح ہوئی لوگ مسجد مین جمع ہوئے مختار نے کھڑے ہوکر خطبہ دیا اور لوگون کو محمد بن حنفیہ کی بیعت کی طرف بلایا شرفاے کوفہ نے کتاب وسنت اور اہلِ بیت کی ہمدردی پر بیعت کی۔ بعد اسکے مختار نے اطراف وجوانب پر فوج کشی کرنے کے لیے چند لوا بناے اور سردارون کو مرحمت کرکے روانہ کیا عبیداللہ بن زیاد موصل مین تھا اُس کی فوجون سے اور مختار کے لشکر سے جنگ ہونے لگی اور شامی ہزیمت پانے لگے پھر بعض وجوہ سے شرفاے کوفہ مختار کی مخالفت پر تُل گئے جن کے سرگروہ شبث بن ربعی۔ محمد بن اشعث عبدالرحمن بن سعد بن قیس۔ شمر بن ذی الجوشن۔ کعب بن ابی کعب نخعی۔ عبدالرحمن بن مخنف ازدی وغیرہ تھے اور یہ سب مسلح ہوکے مختار کے پاس گئے کہ ہمنے تجھکو معزول کیا کیونکہ محمد بن حنفیہ نے تجھکو مامور نہین کیا پھر مختار نے ابراہیم بن اشتر کو بلواکر انپر حملہ کرایا خونریز لڑائی کے بعد انکو شکست ہوئی ان کے ہمراہی نہایت ابتری سے بھاگ کھڑے ہوئے پانسو آدمی ایک مقام سے گرفتار کرکے لائے گئے ان مین سے نصف آدمیون کو جو شہادت حسینؑ بن علیؑ مین شریک تھے قتل کرڈالا اور باقی کو رہا کردیا شمر بن ذی الجوشن کی مختار کے ایک ہمنشین سے لڑائی ہوئی سات سو اسی آدمی کے مارے جانے پر لڑائی کا خاتمہ ہوا جسمین اکثر اہل یمن تھے اور شمر کو قتل کرکے لاش کتون کے آگے ڈلوادی اس واقعہ کے بعد شرفاے کوفہ خوف زدہ ہوکر بصرے کی جانب نکل کھڑے ہوے اور مختار قاتلین حسینؑ بن علی کو چن چن کر قتل کرنے لگا عبیداللہ بن اسد جہنی مالک بن بشیر کندی حمل بن مالک محاربی کو قادسیہ سے گرفتار کراکے قتل کیا بعد ازان زیاد بن مالک ضبعی عمران بن خالد قشیری عبدالرحمن

Marfat.com

بن ابی حشکارہ بجلی۔ عبد اللہ بن قیس خولانی جنھون نے واقعہ کربلا مین حسینؑ بن علیؑ کا اسباب لوٹا تھا پابزنجیر حاضر کئے گئے مختار نے اِن سبھون کے قتل کا حکم دیدیا پھر عبد اللہ یا عبد الرحمن بن طلحہ۔ عبد اللہ بن وہب ہمدانی (اعشی کا چچازاد بھائی) پیش کئے گئے اور اُسی وقت قتل کرڈالے گئے۔ اور عثمان بن خالد جہنی۔ ابو السمار بشر بن سمیط قابسی (جنھون نے عبد الرحمن بن عقیل کو شہید کیا اور اُن کا اسباب لیا تھا) قتل کرکے آگ مین جلا دیے گئے۔ خولی بن یزید اصبحی جسنے امام علیہ السلام کا سر اُتارا تھا خوف جان سے چھپ گیا ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے لوگ پہونچ گئے اور اُسکا سر کاٹ کر مختار کے پاس لائے مختار نے اُس کو جلوا دیا۔ ان لوگون کے قتل ہونے کے بعد عمرو بن سعد بن ابی وقاص کے قتل کا حکم صادر ہوا اگرچہ اسنے عبد اللہ بن ابی جعدہ کی معرفت مختار سے امن حاصل کرلیا تھا لیکن ابو عمرہ حسب حکم مختار اُسکا سر کاٹ لایا اتفاق یہ کہ مختار کے پاس اُسوقت اس کا بیٹا حفص بیٹھا ہوا تھا دریافت کیا تم اسکو پہچانتے ہو جواب دیا ہان لیکن اسکے بعد زندگی کا مزہ نہین ہے مختار نے اسکے بھی قتل کا حکم دیکر کہا وہ (یعنی عمرو بن سعد) بعوض خون حسینؑ تھا اور یہ (یعنی حفص بن عمرو) علی اصغر بن حسینؑ کے خون کا بدلہ ہے اور ان دونون کے سر محمد بن حنفیہ کے پاس بھیجدیے اور یہ لکھا کہ قاتلین حسینؑ بن علیؑ مین سے جن لوگون پر میرا قابو چل گیا تھا اُن کو تو مین نے قتل کرڈالا ہے اور باقی لوگون کی گرفتاری اور قتل کی فکر مین ہون عمرو بن سعد کے بعد حکیم بن طفیل طائی بھی پیش کیا گیا جس نے امام حسینؑ پر تیر چلایا تھا۔ اور عباس کا اسباب لیا تھا عدی بن حاتم نے حاضر ہوکر سفارش کی لیکن ابن کامل نے اس سے پیشتر بخیال سفارش عدی بن حاتم اُسکو قتل کرڈالا تھا۔ پھر مرہ بن منقذ بن عبد القیس قاتل علی اصغر بن حسینؑ کی گرفتاری کا حکم صادر ہوا لوگون نے پہونچکر اِس کے گھر کا محاصرہ کرلیا مرہ گھر سے گھوڑے پر سوار ہوکر نکلا اور نیزہ بازی کے جوہر دکھاتا ہوا مصعب بن زبیر کے پاس بھاگ کر چلا گیا لیکن اِس خلفشار مین ایک ہاتھ اسکا بیکار ہوگیا۔

Marfat.com

پھر زید بن لقاد جبانی کی گرفتاری جاری ہوئی چارون طرف سے سپاہیون نے گھیر لیا چونکہ اسنے عبداللہ بن مسلم بن عقیل کو تیر سے شہید کیا تھا ابن کامل نے کہا اسپر تیر برساؤ سبھون نے تیر مارتے مارتے گرا دیا اور زندہ گرفتار کر کے جلا دیا سنان بن انس نخعی جس نے حسینؑ بن علیؑ کو نیزہ مارکر زمین پر گرایا تھا اور بقول بعض تن شریف سے سر مبارک بھی اسی نے جدا کر کے خولی کے حوالے کیا تھا بصرہ بھاگ گیا مختار نے اسکا گھر منہدم کرا دیا بعدہ عمرو بن صبح صدائی کے گرفتار کرلانے پر سپاہیون کو متعین کیا مشکین بندھی ہوئی پیش کیا گیا مختار نے حکم دیا اسکو برچھی سے مار ڈالو محمد بن اشعث قادسیہ کے قریب ایک قریہ مین تھا اسکی گرفتاری کا حکم دیا محمد بن اشعث یہ سنکر مصعب بن زبیر کے پاس بھاگ گیا مختار نے اسکے مکان کو گروا دیا اور بقیہ لوگون کی گرفتاری کا حکم دیا جو شریک واقعہ کربلا اور قتل امام حسینؑ سے متہم تھے یہ لوگ اِس خبر سے مطلع ہو کر مصعب بن زبیر کے پاس چلے گئے اور مختار نے اُن کے مکانات منہدم کرا دیے۔

بعض مورخین کا بیان ہے کہ مختار کو قاتلین حسینؓ سے قصاص لینے کا خیال اِس وجہ سے پیدا ہوا تھا کہ یزید بن شراحیل انصاری ایک مرتبہ محمد بن حنفیہ کی خدمت مین حاضر ہوئے محمد بن حنفیہ نے بر سبیل تذکرہ فرمایا مختار کا یہ خیال ہے اور وہ اِس امر کا مدعی ہے کہ وہ ہمارا ہوا خواہ ہے حالانکہ اُس کے پاس قاتلین حسینؑ کرسیون پر بیٹھے ہوئے گپ مارا کرتے ہین مختار کے کان تک یہ خبر پہونچی تو اُسنے قاتلین حسینؑ کی قتل کی قسم کھالی اور اُسی وقت سے اُنکو ڈھونڈھ ڈھونڈھکر قتل کرانے لگا۔

جس وقت مختار کو آخر ۶۶ھ مین ہم کوفہ سے فراغت حاصل ہوگئی تو اُس نے ابراہیم بن اشتر کو جنگ عبیداللہ بن زیاد کے لیے روانہ کیا اور اپنے نامی نامی مصاحبین اور نامور شہسوارون جنگ آورون کو مع اُس کرسی کے اسکے ہمراہ کر دیا جس سے وہ مدد طلب کرتا تھا یہ ایک کرسی سونے سے منڈھی ہوئی تھی اپنے گروہ والون سے اُسنے کہہ رکھا تھا کہ جیسا بنی اسرائیل مین تابوت سکینہ تھا ویسا ہی تم مین یہ کرسی ہے

Marfat.com

سنہ سبع وستین ۶۷ھ

یہ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ کرسی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کی تھی جسکو مختار نے طفیل بن جعدہ بن ہبیرہ سے لیا تھا جو ام ہانی بنت ابی طالب یعنی ہمشیرہ علی بن ابی طالب کا بیٹا تھا بعض کہتے ہین کہ یہ کرسی طفیل ایک روغن فروش کی دوکان سے اٹھا لایا تھا امیر المؤمنین کی نہ تھی ابراہیم بن اشتر کوفے سے روانہ ہوکر عراق کو چھوڑتا ہوا سرزمین موصل مین پہونچا جسپر ابن زیاد نے اس سے پیشتر قبضہ کرلیا تھا لڑائی ہوئی میدان ابراہیم کے ہاتھ رہا اور ابن زیاد کی فوج شکست کھا گئی ابن زیاد مارا گیا سر کاٹ کر نعش کو جلا دیا گیا اس واقعہ مین شرجیل بن ذی الکلاع حمیری بھی مارا گیا جو سواران شام کا سپہ سالار تھا۔ مفتاح النجا مین لکھا ہے کہ واقعہ مختار مین ملک شام کے ستر ہزار آدمی کام آئے مختار نے تین ہزار آدمیون کا ایک لشکر بظاہر ابن زبیر کی اعانت کے نام سے مدینے کی طرف روانہ کیا مگر ابن زبیر کے خیالات مختار کی طرف سے بدل گئے تھے اس لیے اس فوج کو راستے مین برباد کرا دیا اس واقعہ سے مختار کو ابن حنفیہ اور ابن زبیر کے لڑا دینے کا موقع مل گیا فوراً ایک شکایت آمیز خط لکھ بھیجا جس کا یہ مضمون تھا مین نے ایک لشکر آپ کی فرمانبرداری اور دشمنان اہل بیت کے ذلیل کرنے کو روانہ کیا تھا ابن زبیر نے ان کے ساتھ یہ برتاؤ کیے ہین اگر آپ اجازت دیجیے تو مین ایک لشکر مدینے کی طرف روانہ کرون بشرطیکہ آپ بھی اپنی طرف سے ایک آدمی بھیج دیجیے تاکہ لوگون کو یہ معلوم ہو جائے کہ مین آپ کا مطیع ہون محمد بن حنفیہ نے جواباً لکھا مین تمھارا قصد تمھاری حق شناسی کو جانتا ہون میرے نزدیک محبوب ترین امر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے باہر قدم نہ رکھا جائے پس تم حتی الامکان اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے رہو اور مسلمانون کی خونریزی سے محترز رہو اگر میرا قصد لڑائی کا ہوتا تو میرے پاس لوگ بہت جلد مجتمع ہو جاتے میرے معین و مددگار بکثرت ہین لیکن مین نے ان کو معزول کر رکھا ہے اور مین صبر و شکر کر رہا ہون تا آنکہ اللہ جل شانہ کوئی حکم صادر فرمائے اور وہی خیر الحاکمین ہے۔ شرفائے کوفہ جنھون نے مختار کے خوف سے جلا وطنی اختیار کرلی تھی رفتہ رفتہ مصعب برادر

Marfat.com

عبداللہ بن زبیر والی بصرہ سے آملے جو امام حسینؑ کے داماد اور بی بی سکینہ دختر امام شہید کے شوہر تھے شبث بن ربعی واغوثاہ واغوثاہ چلاتا ہوا بعدہ محمد بن اشعث آیا اور مختار پر حملہ کرنے کی تحریک کی مصعب نے مہلب بن ابی صفرہ کو جو عبداللہ بن زبیر کی طرف سے فارس کا گورنر تھا بلا بھیجا وہ ایک عظیم الشان لشکر اور ضرورت سے زیادہ مال واسباب لیکر بصرہ مین داخل ہوا مختار کو مصعب کی چڑھائی کی خبر لگی تو اُس نے اپنے ہمراہیون کو لڑائی کی ترغیب دیکر ایک چھوٹا سا لشکر احمر بن شمیط کے ساتھ روانہ کیا مقام مذار مین فریقین نے صف آرائی کی مہلب نے ایسے سخت سخت حملے کیے کہ مختار کی سپاہ و سوارون کو شکست فاش ہوئی مصعب نے عباد کو حکم دیدیا کہ جس قدر لوگ قید کیے جائین قتل کرڈالے جائین محمد بن اشعث نے سواران اہل کوفہ کو لیکر منہزم گروہ کا تعاقب کیا جس کو پایا قتل کرڈالا مصعب نے فتحیابی کے بعد کوفہ کا رخ کیا جب مختار کو اسکی اطلاع ہوئی کہ ابن شمیط کو سخت ہزیمت ہوئی اور اُسکے تقریبًا کل ہمراہی معرکۂ جنگ مین کام آگئے اور یہ کہ مصعب برابر بڑھتے چلے آتے ہین تو وہ بقصد مقابلہ کوفے سے نکلا مختار نے حرورار مین قیام کردیا اِس عرصے مین مہلب بھی آپہونچے اور لڑائی شروع ہوئی تمام رات لڑائی ہوتی رہی چارون طرف ایک شور قیامت برپا تھا صبح ہونے سے تھوڑا پہلے مختار کے ہمراہی آنکھین بچا بچا کر علیحدہ ہونے لگے مختار یہ رنگ دیکھکر قصر امارت مین جا چھپا مصعب نے قصر امارت کا محاصرہ کرکے رسد و غلہ بند کردیا اور یہانتک انتظام کیا کہ مختار اور اُسکے ہمراہیون کا شدت تشنگی سے حال ابتر ہوچلا پانی مین شہد ملا کر پینے لگے جب اِس سے بھی سیری نہ ہوئی تو مختار نے اپنے ہمراہیون سے امن حاصل کرنے کو کہا کسی نے کچھ خیال نہ کیا تب مختار نے بالون مین تیل ڈالا عطر لگایا اور تقریبًا بیس آدمیون کو جن مین سائب بن مالک اشعری بھی تھا لیکر قصر امارت سے نکل کھڑا ہوا سائب ملامت کرنے لگا مختار نے کہا تف ہو تجھپر اے احمق مین نے دیکھا کہ ابن زبیر نے حجاز پر قبضہ کرلیا اور نجدہ نے یمامہ پر اور ابن مروان نے شام پر اور مین بھی انھین لوگون کی طرح تھا لیکن مین جبکہ عرب اس سے غافل ہوگیا تھا

اہلِ بیت کے خون کا بدلہ لینے کا طالب ہوگیا اگر تیری یہ نیت نہو تو اپنے بازو پر لڑ سائب
یہ سنکر خاموش ہوگیا اور مختار آگے بڑھا لڑائی ہونے لگی بالآخر طرفہ وطراف پسران
عبداللہ بن دجاجہ حنیفی کے ہاتھ اسکی زندگی کا خاتمہ ہوگیا۔ مختار کے مارے جانے
کے بعد اہلِ قصر نے مصعب کے پاس پیام بھیجا اور مصعب کے کہنے سے دروازہ کھولدیا
مہلب نے اِن کے قتل کرنے سے منع کیا مگر شرفاے کوفہ نے اس سے اختلاف کیا پس
مصعب نے باتفاق راے اِن لوگون کے سب کو قتل کرا دیا بعد اِس کے مصعب کے حکم
سے مختار بن ابی عبید ثقفی کی ہتیلیان کاٹ کر دروازۂ مسجد پر لٹکا دی گئین جن کو
حجاج نے اپنے زمانۂ حکومت مین اُتروایا۔

جلد دوم عقد الفرید مطبوعۂ مصر کے صفحۂ ۳۱۹ مین مرقوم ہے کہ مختار جس وقت قاتلین
حسینؑ اور شرفا کو نیست ونابود کر چکا تو اسنے اور صلحاے امت کے استیصال کی فکر کی
لوگون پر اِسکا قصد اور خبث نفس ظاہر ہوگیا اس نے نبوت کا بھی دعویٰ کیا تھا کہتا تھا
کہ میرے پاس جبرئیل مین وحی لیکر آتے ہین اور طبقات دول اسلام مین ذہبی کہتے ہین
کہ مختار کہتا تھا مجھے علم غیب ہے اور اللہ پاک کے لیے دو ہاتھ ثابت کرتا تھا اور نزل الابرار
مین لکھا ہے کہ مختار کہتا تھا اللہ تعالیٰ نے مجھ مین حلول کیا ہے[له]۔

ترمذی نے عبداللہ بن عمر سے جو روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہی فی ثقیف
کذاب ومبیر یعنی قوم بنی ثقیف مین ایک جھوٹا اور ایک مفسد وہلا کو ہوگا اِسی طرح
ابونوفل معاویہ بن مسلم تابعی سے مسلم نے جو روایت کی ہے کہ جب حجاج نے عبداللہ
بن زبیر کو سولی دی تو اسما اُن کی والدہ نے کہا کہ آنحضرت نے ہم سے بیان کیا تھا
ان فی ثقیف کذابا ومبیرا سو علما کذاب کو اسی مختار پر اور مبیر کو حجاج بن یوسف پر
حمل کرتے ہین۔ مختار اگرچہ صاحب علم وفضل تھا مگر صحابی نہ تھا ہان اسکا باپ جلیل القدر
صحابیون مین سے تھا اور اول اول مختار اہلِ بیت سے نہایت دشمنی رکھتا تھا
یہانتک کہ اُن کی عداوت مین مشہور تھا اور بعد از شہادت امام حسینؑ اظہار محبت کیا
اور یہ سب واسطے طلب دنیا اور طلب امارت کے تھا چنانچہ ملل ونحل مین شہرستانی

[له] نزل الابرار کی عبارت یہ ہے قولہ انہ کان یقول ان جبرئیل ینزل علیہ فقیل کان یقول ان اللہ تعالیٰ حل فیہ ۱۲ منہ

Marfat.com

کہتا ہے کہ مختار پہلے خارجی تھا پھر زبیری بنا پھر شیعی اور کیسانی ہوگیا قصۂ مختصر مختار اور اُس کے متبعین جناب امیر کے بعد بلا فاصلہ محمد بن حنفیہ کو امام اور مہدی جانتے تھے اور بعض نے لکھا ہے کہ مختاریہ امام حسنؑ اور امام حسینؑ کی امامت کے بھی مقر تھے اور کہتے تھے کہ امام حسینؑ کے بعد کار امامت محمد بن حنفیہ سے متعلق ہوگیا ہے مختاریہ وہی لوگ تھے جنھیں کیسانیہ کہتے تھے مختار نے اُنکا نام مختاریہ مقرر کردیا تھا جبکہ مختار مارا گیا اور لوگ اُس کے افعال و اقوال پر نکتہ چینی کرنے لگے تو مختاریہ نے دوبارہ اپنے کو کیسانیہ مشہور کردیا۔

جب محمد بن حنفیہ نے انتقال کیا تو کیسانیہ امامت مین مختلف ہو گئے بعض نے کہا ابو ہاشم عبد اللہ بن محمد بن حنفیہ کی طرف امامت منتقل ہو گئی۔ تاریخ فرشتہ مین جہانکشا سے نقل کیا کہ کیسانیہ کی راے وعقیدہ یہ ہے کہ اسمٰعیل بن جعفر صادق اپنے باپ کے بعد زندہ تھے اور وہ اپنے باپ کے بعد امام تھے نہ موسیٰ کاظم اور اسمٰعیل کے بعد اُن کے بیٹے محمد کو امامت پہونچی اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ آخر مین کچھ کیسانیہ اسماعیلیہ بھی ہو گئے تھے۔

تیسرے کربیبیہ ابو کریب ضریر کے اصحاب ہین یہ لوگ حضرت علی مرتضٰی کے بعد محمد بن حنفیہ کو امام جانتے ہین اسلیے کہ اُنھون نے نشان لشکر بصرہ مین انکو دیا تھا اِس امر کو محمد بن حنفیہ کی امامت پر نص مانتے ہین اور اُنکا زعم یہ ہے کہ محمد بن حنفیہ زندہ ہین مرے نہین مدینے کے پاس کوہ رضوی کے ایک درے مین اپنے چالیس اصحاب کے ساتھ مخفی ہین اور اُنکے پاس دو چشمے قدرت سے شہد و پانی کے جاری ہو گئے ہین امام منتظر و مہدی موعود وہی ہین وہ ظہور کرینگے تو سارا عالم عدل سے بھر جاے گا کثیر شاعر کہ اُنکا ایک شیعہ ہے کہتا ہے۔

الا ان الائمۃ من قریش	ولاۃ الامر اربعۃ سواء
یعنی خبردار ہو کہ امام قریش مین سے چاہیے	اور حاکم دین اسلام کے چار ہین پورے پورے
فسبطٌ سبط ایمان و بر	وسبط غیّبتہ کربلاء
پس اُنمین سے ایک حضرت حسنؑ ہین جو کہ ایمان و نیکی کے فرزند ہین	اور دوسرے حضرت حسینؑ ہین جنکو کربلا نے غائب کیا ہے

وسبط

وسبط لا یذوق الموت حتی	یقود الخیل یقدمہ اللواء
اور تیسرے محمد بن حنفیہ ہین جو نہین مرینگے یہانتک کہ	سردار ہونگے لشکر کے اُنکے آگے آگے جھنڈا ہوگا
یغیب فلا یریٰ فیہم زمانا	برضوی عندہ عسل وماء
غائب ہوجائینگے پس نہین دیکھے جائینگے لوگونمین ایک مانہ تک	کوہ رضوی مین اُنکے پاس شہد اور پانی کے چشمے ہونگے

بعض کہتے ہین کہ یہ شعر اسمٰعیل بن محمد حمیری کے ہین جسکا لقب سید ہے کہ وہ پہلے کیسانی تھا پھر اِس عقیدے کو ترک کرکے دین جعفر مین آگیا اور ایک قصیدہ اپنی توبہ اور انابت کے باب مین لکھا جسکا ایک شعر یہ ہے ؎

تجعفرت باسم اللہ واللہ اکبر	وایقنت ان اللہ یعفو ویغفر

اور یہ لوگ اکثر جمعہ کی راتون کو اُس پہاڑ مین جمع ہوکر عبادت کیا کرتے تھے۔

شیعون مین سے پہلے جو شخص صاحب الزمان کے مخفی ہونے کا قائل ہوا ہے وہ یہی ابوکریب ہے کہ کہتا تھا امام دشمنون کے خوف سے چھپ گئے ہین پھر ایک مدت کے بعد ظاہر ہونگے اور زمین کو عدل سے بھردینگے اور یہ بات پھر شیعون مین خوب رائج ہوگئی اور جو امام جن شیعون کی مرضی کے موافق تھا وہ اُسی کو صاحب الزمان جانکر دشمنون کے خوف سے اُسکے غائب ہوجانے کے قائل ہوگئے۔

چوتھے اسحاقیہ یہ لوگ اسحاق بن عمر کی طرف منسوب ہین یہ محمد بن حنفیہ کی موت کے قائل ہین اور انکا عقیدہ یہ تھا کہ امامت نے محمد بن حنفیہ کی وفات کے بعد اُن کے بیٹے ابوہاشم عبداللہ کی طرف انتقال کیا ابوہاشم کے بعد اُنکی اولاد مین امامت کو منتقل جانتے ہین اور کہتے ہین کہ ہر ایک باپ اپنے بیٹے کے لئے وصیت کرتا گیا تھا مستفاد از تحفۂ اثنا عشری۔

پانچوین ہاشمیہ شہرستانی نے ملل ونحل مین کہا ہے کہ جو لوگ محمد بن حنفیہ کے بعد امامت کو اُن کے بیٹے ابوہاشم مین مانتے ہین اُنکا نام ہاشمیہ ہے انکا اعتقاد یہ ہے کہ ابوہاشم عبداللہ کو محمد بن حنفیہ سے اسرار علوم پہونچے تھے اور اُنکو نفسون پر آفاق کے مطابق کرنے کے طریقے اور تنزیل کی تاویل اور ظاہر کو باطن سے ملانے کے

Marfat.com

حالات معلوم ہوے تھے ان کے نزدیک ہر ظاہر کے لئے باطن ہے اور ہر شخص کے لئے
روح ہے اور ہر تنزیل کے لئے تاویل ہے اور جو مثال اس عالم مین موجود ہے
اُسکے لئے اُس عالم مین حقیقت موجود ہے اور جسقدر حکمتین اور اسرار آفاق مین منتشر
ہین وہ سب ایک شخص انسانی مین موجود ہین اور وہ وہ علم ہے جو علی علیہ السّلام نے
اپنے بیٹے محمد بن حنفیہ کو بتلایا تھا اور انھون نے وہ اسرار اپنے بیٹے ابو ہاشم کو سکھائے
اور جس شخص مین یہ تمام مجتمع ہو وہ امام برحق ہے اور بعد انتقال ابو ہاشم کے
ہاشمیہ مین اختلاف پیدا ہوکر پانچ فرقے ہو گئے **ایک** فرقہ کہتاہے کہ ابو ہاشم جب
ملک شام مین سلیمان بن عبدالملک کے پاس گئے اور اُسنے اُنکو دودھ مین زہر دلوایا
اور یہ قریب المرگ ہو گئے تو حمیمہ (بضم حاے حطی) کو کہ ارض شراط (بہ شین معجمہ)
ضلع بلقا ملک شام مین ایک مقام کا نام ہے محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس
کے پاس چلے گئے امامت کے لیے اُن کے حق مین وصیت کی تھی اور اس گھرانے مین
امامت ابوالعباس سفاح تک جاری رہی یہ لوگ کہتے ہین کہ خاندان عباس خلافت
کے لئے اور سب سے زیادہ مستحق ہے کیونکہ نسب مین رسول علیہ السّلام کے ساتھ
اتصال رکھتے ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو عباس رضی اللہ عنہ
وراثت کے لئے اولے تھے **دوسرے** فرقے نے کہا کہ ابو ہاشم کے بعد امامت اُنکے
بھتیجے حسن بن علی بن محمد بن حنفیہ کو پہونچی **تیسرے** فرقے نے کہا کہ ابو ہاشم نے
اپنے بھائی علی بن محمد بن حنفیہ کے لیے وصیت کی تھی انکی راے یہ ہے کہ امامت
محمد بن حنفیہ کے گھرانے سے غیر لوگون کی طرف نہین آئی **چوتھے** فرقے نے
یہ کہا کہ ابو ہاشم نے عبداللہ بن حرب کندی کے لیے امامت کی وصیت کی تھی
اور امامت بنی ہاشم سے نکلکر عبداللہ کو پہونچی **پانچوین** وہ لوگ ہین جنھون نے
عبداللہ بن حرب کندی مین بد دیانتی اور کذب و خباثت پاکر اُس سے قطع تعلق
کیا اور کہنے لگے کہ عبداللہ بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب امام ہین۔
اصحاب عبداللہ بن معاویہ اور اصحاب محمد بن علی کے درمیان معاملہ امامت مین

Marfat.com

بڑا اختلاف ہے ہرایک دعویٰ کرتا ہے کہ ابو ہاشم نے ہمارے مقتدا کے حق مین وصیت کی تھی آب ہم دونون عبد اللہ اور محمد بن علی کے فرقون کے حالات علٰحدہ علٰحدہ بیان کرتے ہین -

چھٹے حربیہ جو کندیہ کے لقب سے بھی ملقب ہین یہ لوگ عبد اللہ بن حرب کندی کے پیرو ہین جو ہاشمیہ مین سے ایک سرگروہ تھا اور ابو ہاشم بن محمد بن حنفیہ کے بعد عبد اللہ بن حرب کو امام جانتے ہین کہتے ہین کہ اُسکی امامت کے لیے ابو ہاشم نے وصیت کردی تھی اور ابو ہاشم کی روح نے عبد اللہ مین حلول کیا ہے یہ عبد اللہ صاحب علم و دیانت نہ تھا اس کا یہ مذہب ہے کہ روحین ایک شخص سے دوسرے شخص مین تناسخ کرتی ہین اور روح کو ثواب و عذاب اِسی تناسخ اور تبدیل ابدان کے ذریعہ سے ہوتا ہے اور دعویٰ کرتا تھا کہ حضرت عیسیٰؑ کی روح نے مجھ مین حلول کیا ہے اور الوہیت اور نبوت کا مدعی تھا اور کہتا تھا مجھے علم غیب ہے اُس کے شیعہ اُس کی عبادت کرتے تھے اور قیامت کا انکار کرتے تھے کہتے تھے کہ تناسخ دنیا مین ہوتا ہے اور ثواب و عذاب انھین اشخاص مین ہوتا رہتا ہے اور قرآن مین جو آیا ہے لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے اُنپر گناہ نہین جو پہلے کھا چکے جب آگے ڈرے اور ایمان لائے اور نیک کام کئے پھر ڈرے اور ایمان لائے پھر ڈرے اور نیکی کی اور اللہ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والون کو اس آیت مین عبد اللہ یون تاویل کرتا تھا کہ جو شخص امام تک پہونچ گیا اور اُسے پہچان لیا اُس سے تمام شرعی احکام اور حرج ساقط ہوجاتے ہین جو کچھ چاہے کھائے اُسپر کوئی گناہ نہین وہ کامل ہو اور مقصد اعلیٰ کو پہونچ گیا ہے

Marfat.com

شہرستانی کہتا ہے کہ اس گمراہی سے مذہب خرمیہ اور مزدکیہ عراق میں پیدا ہوا
جب عبداللہ نے خراسان میں انتقال کیا تو اسکے بعض اصحاب کہنے لگے وہ ابھی نہیں
مرا ہے زندہ ہے رجوع کرے گا اور کچھ لوگ کہنے لگے کہ مرگیا اسکی روح نے اسحاق
بن زید بن حارث انصاری میں حلول کیا ہے یہ لوگ **حارثیہ** کہلاتے تھے
حارثیہ کہتے ہیں کہ آرام سے زندگی بسر کرنا چاہیئے کسی پر کوئی تکلیف نہیں اُنھوں نے
تمام محرمات کو مباح قرار دیدیا ہے۔

ساتویں طیاریہ غنیۃ الطالبین میں لکھا ہے کہ طیاریہ عبداللہ بن معاویہ بن
عبداللہ بن جعفر طیار کی طرف منسوب ہیں شفاء قاضی عیاض میں اس کی جگہ
طیارہ بھی لکھا ہے انکا عقیدہ یہ تھا کہ ابو ہاشم بن محمد حنفیہ نے عبداللہ بن معاویہ

Marfat.com

بن عبداللہ بن جعفر طیار بن ابی طالب کے لیے امامت کی وصیت کر دی تھی اسلیے بعد ابو ہاشم کے عبداللہ امام ہین ان عبداللہ کی بعیت خلافت کوفے مین کی گئی تھی لیکن عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز کے غالب ہو جانے سے مدائن چلے گئے اور ان کے پیچھے پیچھے اکثر اہل کوفہ وغیرہ شیعان علی بھی چلے آئے تھے پس انھون نے جبال کا رخ کیا اور اُسپر قبضہ حاصل کر کے حلوان قومس اصفہان اور رے پر بھی قابض اور متصرف ہو گئے اور اصفہان مین قیام کر دیا۔ جب یزید بن عمر بن ہبیرہ والیِ عراق ہو کے آیا تو اُسنے عبداللہ بن معاویہ کو ہزیمت دی عبداللہ بن معاویہ نے خراسان مین جا کے دم لیا۔ منجملہ اُن لوگون کے جو عبداللہ بن معاویہ کے ہمراہیون مین سے گرفتار کیے گئے تھے عبداللہ بن علی بن عبداللہ بن عباس بھی تھے حرث بن قطن ہلالی کی سفارش سے وہ رہا ہو گئے رہائی کے بعد اُنھون نے عبداللہ بن معاویہ کے معائب بیان کیئے اور اُن کے ہمراہیون کو خلاف وضع فطرت افعال کرنے سے متہم کیا آخر کار عبداللہ بن معاویہ نے بامیدِ امداد ابو مسلم خراسان کا راستہ اختیار کیا جسکے حکم سے ابو نصر مالک بن ہثیم خزاعی والیِ ہرات نے اُن کو مار ڈالا جیسا کہ تم اوپر پڑھ آئے ہو باوجودیکہ ابو مسلم لوگون کو حمایت آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت دیتا تھا ابو نصر مالک نے عبداللہ بن معاویہ سے نسب دریافت کیا تھا تو اُنھون نے بتایا مالک نے کہا عبداللہ وجعفر کو تو مین جانتا ہون لیکن معاویہ کو مین نہین جانتا کہ اُن بزرگون مین سے کسی کا نام رہا ہو عبداللہ بن معاویہ نے جواب دیا میرے دادا عبداللہ بن جعفر جن دنون شام مین معاویہ کے پاس تھے میرے باپ پیدا ہوے معاویہ نے ایک لاکھ درم اِس تقریب سعید مین بھیجدئے مگر شرط یہ کی کہ مولود کو میرے نام سے موسوم کرو مالک بولا چونکہ تم لوگون نے اسماے خبیثہ کو نہایت ذلیل وکم قیمت پر خرید کیا ہے لہذا تمھارا کوئی حق ہمپر نہین۔

آٹھوین حسنانیہ کتاب دوم ناسخ التواریخ کی جلد سوم کے صفحہ ۲۰۴ مین لکھا ہے

کہ جماعت کیسانیہ ہین سے ایک فرقہ کو حسانیہ کہتے ہین یہ حسان سراج کے اصحاب ہین ان کا قول یہ ہے کہ امام چار ہین امیرالمؤمنین علی اور امام حسنؑ اور امام حسینؑ امام ہین اور چوتھے محمد بن حنفیہ ہین۔

نوین عباسیہ یہ لوگ کہتے ہین کہ ابو ہاشم بن محمد حنفیہ کے بعد امامت حضرت علی بن ابی طالب کے گھرانے سے نکل گئی اور اولاد عباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق ہوگئی اِس سے پیشتر ہم بیان کر آئے ہین کہ جبکہ ابو ہاشم عبداللہ بن محمد بن حنفیہ سلیمان بن عبدالملک کے پاس سے شام سے آتے ہوے حمیمہ (مضافات بلقار) مین محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کے پاس ٹھہرے اور وہین جان بحق تسلیم کی تو بوقت وفات خلافت اسلامی حاصل کرنے کی وصیت کر گئے چونکہ اس سے پیشتر ابو ہاشم نے شیعون کو جو عراق اور خراسان ہین تھے اس امر سے مطلع کر دیا تھا کہ عنقریب امامت وخلافت **محمد بن علی** کی اولاد مین منتقل ہونے والی ہے اِس وجہ سے ابو ہاشم کی وفات کے بعد اُنکے ہوا خواہون نے محمد بن علی کی خدمت مین حاضر ہو کے خفیہ طور سے اُن کی بیعت کر لی اور اُنھون نے بھی عہد حکومت عمر بن عبدالعزیز مین اپنے دعاۃ کو اطراف وجوانب ممالک اسلامیہ کی جانب بھیجدیا ازانجملہ میسرہ عراق کی جانب محمد بن خنیس۔ ابو عکرمۃ السراج (یعنی ابو محمد صادق) اور حیان عطار (ابراہیم بن سلمہ کا مامون) خراسان کی جانب بھیجے گئے چنانچہ یہ لوگ خراسان پہونچ کے در پردہ لوگون کو خلافت عباسیہ کی ترغیب دینے لگے اس خراسان نے عام طور سے بطیب خاطر ان کی دعوت قبول کر لی بعد چند دنون کے محمد بن خنیس وغیرہ اِن لوگون کے خطوط لیکر میسرہ کے پاس آئے جنھون نے ان کی دعوت قبول کی تھی اور میسرہ نے ان خطوط کو محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کے پاس بھیجدیا اِس کے بعد ابو محمد صادق نے محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کے لیے بارہ نقیب منتخب کئے دعاۃ بنی عباس **نقبا** کہلاتے ہین جنکے یہ اسما تھے سلیمان بن کثیر خزاعی۔ لاہز بن قریظ تمیمی۔ قحطبہ بن شبیب طائی۔

Marfat.com

موسیٰ بن کعب تمیمی۔ خالد بن ابراہیم۔ قاسم بن مجاشع تمیمی۔ ابوالنجم عمران بن اسماعیل (ابو معیط کا آزاد غلام) مالک بن ہیثم خزاعی۔ طلحہ بن زریق خزاعی۔ ابو حمزہ بن عمر بن اعین (خزاعہ کا آزاد غلام) ابو علی شبل بن طہمان ہروی (بنو حنیفہ کا آزاد غلام) عیسیٰ بن اعین۔ اور اِن کے بعد ستر آدمیوں کو دعوت دینے کے لئے انتخاب کیا محمد بن علی نے ایک ہدایت آموز خط ان لوگوں کو لکھ کے مرحمت کیا تاکہ اسکے مطابق لوگوں کو دعوت دیں اور عمل درآمد کریں ایک مدت تک یہی معمول رہا بعد ازان ۱۰۲ھ ہجری زمانہ گورنری سعید خذینہ و عہد خلافت یزید بن عبد الملک مین میسرہ نے اپنے ایلچیون کو عراق سے خراسان کی طرف روانہ کیا اتفاق سے یہ راز طشت از بام ہوگیا سعید خذینہ نے میسرہ کے ایلچیون کو گرفتار کرالیا عند الاستفسار ایلچیون نے اپنے کو سوداگر ظاہر کیا ربیعہ اور یمن کے چند لوگون نے انکی فعل ضامنی کرلی رہا کردئے گئے ۱۰۴ھ مین محمد بن علی کا بیٹا عبد اللہ سفاح پیدا ہوا اسی زمانے مین ابو محمد صادق دعاۃ خراسان کے ایک گروہ کو لئے ہوئے محمد بن علی سے ملنے کو آگیا محمد بن علی نے عبد اللہ سفاح کو باہر نکال کے ابو محمد صادق وغیرہ کو دکھلا کے کہا کہ اسکے ہاتھ پاؤن چومو یہی تمھارا سردار ہوگا اسی کے ہاتھ سے یہ کام انجام پذیر ہوگا اُس وقت عبد اللہ سفاح کی عمر پندرہ دن کی تھی۔ پھر اِس دعوت مین بکیر بن ماہان بھی سندھ سے آکے شریک ہوگیا یہ جنید کے ساتھ سندھ مین تھا جب جنید معزول کیا گیا تو بکیر کوفے مین چلا آیا ابو عکرمہ ابو محمد صادق محمد بن خنیس و عمار عبادی (ولید ازرق کے ماموں) سے ملاقات ہوئی اِن لوگون نے بنو ہاشم کی خلافت کی دعوت کا تذکرہ کیا بکیر نے بطیب خاطر منظور کرلیا یہ واقعہ اواخر ۱۰۵ھ کا ہے بعد اسکے ۱۰۷ھ زمانہ گورنری اسد قسری و عہد خلافت ہشام مین بکیر نے ابو عکرمہ ابو محمد صادق محمد بن خنیس عمار عبادی اور زیاد کو مع چند دیگر شیعون کے خراسان کی طرف خلافت عباسیہ قائم کرنے کی ترغیب دینے کو روانہ کیا کسی نے اسد قسری تک یہ خبر پہونچا دی اسد نے جن جن کو ان مین سے پایا اُن کے ہاتھ کٹوائے صلیب دیدی عمار بھاگ کے بکیر کے پاس چلا آیا بعض کا بیان ہے

کہ پہلا جو شخص محمد بن علی کی جانب سے وارد خراسان ہوا وہ ابو محمد زیاد (ہمدان کا آزاد غلام) تھا اسکو سنہ ۱۰۹ھ زمانۂ گورنری اسد و عہد خلافت ہشام مین محمد بن علی نے روانہ کیا تھا اور یہ ہدایت کی تھی کہ یمن مین قیام کرنا مضر سے بہ نرمی و ملاطفت پیش آنا اور غالب نیشاپوری سے جو کہ بنو فاطمہ کا ہوا خواہ ہے احتراز کرنا پس زیاد نے سردی کا موسم مرو مین بسر کیا شیعان علی اُسکے پاس آتے جاتے رہے اتفاق سے اسد کو اسکی اطلاع ہو گئی فوراً زیاد کو گرفتار کرا کے مع اور دس آدمیون کے جو کہ کوفے کے رہنے والے تھے قتل کر ڈالا۔ اسکے بعد خراسان مین کوفے کا ایک شخص کثیر نامی آیا اور ابو نجم کے مکان پر مقیم ہوا دو یا تین برس تک دعوت دیتا رہا اسد بن عبداللہ نے سنہ ۱۱۷ھ اپنے دوبارہ گورنری کے زمانے مین سلیمان بن کثیر۔ مالک بن ہیثم موسیٰ بن کعب اور لاہز بن قریظ کو گرفتار کرا کے تین تین سو کوڑے پٹوا کے قید کر دیا سنہ ۱۱۸ھ کے شروع ہوتے ہی بکیر نے عمار بن زید کو ہوا خواہان بنو عباس کا سردار بنا کے خراسان کی جانب روانہ کیا مرو مین پہونچ کے اسنے اپنے کو خداش کے نام سے موسوم کیا جب لوگ اسکے مطیع ہو چلے تو خرمیہ کی تعلیم دینے لگا۔ عورتون کو مباح کر دیا صوم و صلوٰۃ اور حج کی تاویل کر کے کہنے لگا کہ صوم کے معنے یہ ہین کہ ذکر امام کا روزہ رکھو اور اُسکا نام کبھی بھولکر بھی زبان پر نہ لاؤ اور صلوٰۃ کے معنے یہ ہین کہ اُسکے لیے دعا کرو حج یہ ہے کہ اُسکی طرف قصد کرو خداش ایک نصرانی کوفے مین تھا مالک بن ہیثم اور حریش بن سلیم نے اس کی باتون پر عمل کیا۔ اسد کو اسکی اطلاع ہوئی تو اسنے عمار بن زید یعنی مصنوعی خداش کو گرفتار کرا کے صلیب دیدی محمد بن علی تک یہ خبر پہونچی تو اُنھون نے اہلِ خراسان سے خط و کتابت بند کر دی اس لیے کہ اِن لوگون نے خداش کی تقلید کر لی تھی سنہ ۱۲۰ھ مین اہلِ خراسان کی طرف سے سلیمان بن کثیر حالات عرض کرنے اور عفو تقصیر کرانے کی غرض سے محمد بن علی کی خدمت مین حاضر ہوا آپ نے ایک خط اہلِ خراسان کے نام لکھکر اُس کے حوالے کیا جسمین سوائے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے اور کچھ نہ تھا اہلِ خراسان یہ دیکھ کے بہت رنجیدہ ہوئے

Marfat.com

اور اُنھون نے یہ سمجھ لیا کہ خراش کے کرتوتون کی بدولت امام وقت ہم سے ناراض ہوگئے ہین سلیمان کی واپسی کے بعد محمد بن علی نے بکیر بن ماہان کو ایک خط دیکے روانہ کیا جس مین خراش کی مذمت اور برائیان تھین اہل خراسان سے بار رنکیا بکیر مجبور ہوکے محمد بن علی کے پاس چلا آیا تب اُنھون نے چند عصا مرحمت فرما کے دوبارہ بھیجا بعض پر لوہا بعض پر تانبا لگا ہوا تھا بکیر نے سبھون کو مجتمع کرکے ہر ایک کو ایک عصا دیا ہوا خواہان دولت عباسیہ کو اس سے یقین ہوگیا اپنے کیے پر پشیمان ہوئے توبہ کی ۱۲۴ھ کا جون ہی دور شروع ہوا محمد بن علی داعی اجل کو لبیک کہہ کے راہی ملک جاودانی ہوے مرتے وقت اپنے لڑکے **ابراہیم** کو اپنا جانشین بناگئے اور دعاۃ کو اُن کی تقلید کی وصیت کرگئے اِسی وجہ سے ہوا خواہان دولت عباسیہ انکو **امام** کہا کرتے تھے بکیر بن ماہان محمد بن علی کی خبر موت اور امام ابراہیم کی ہدایتین و دعاے کے خراسان کی طرف روانہ ہوا مرو مین پہونچ کے قیام کردیا شیعان علی و نقبا مجتمع کرکے امام ابراہیم کی ہدایتین سنائین سبھون نے بسر و چشم قبول و منظور کیا اور جو کچھ ان لوگون کے پاس زر نقد جمع ہوگیا تھا سب کا سب بکیر کے حوالے کردیا جس کو بکیر نے ابراہیم کی خدمت مین لاکے پیش کردیا ان واقعات کے بعد اسی ۱۲۴ھ مین ابراہیم امام نے اپنی طرف سے اُن لوگون کے پاس جو خراسان مین دعوت دیتے تھے ابومسلم کو سند ولایت عنایت کرکے روانہ کیا تاکہ لوگون مین اُن کے احکام قائم رکھے اور اُن کی ہدایات کو جاری کرے۔

خلفاے عباسیہ کی سلطنت کا بانی یہی ابومسلم ہے اسی کی بدولت عباسی خلافت کی سلسلہ جنبانی جو ایک مدت سے ہورہی تھی مروان حمار کے عہد مین قوت پکڑ گئی اور اس شخص نے تمام ملک مین سازشون کا جال پھیلا دیا اور مروانی حکومت کی جڑ ہلادی امام ابراہیم نے ابومسلم کے پاس دو رایت بھیجے جن مین سے ایک کا نام الظل تھا اور دوسرے کا نام السحاب تھا لڑائی مین یہ اپنے ہم خیالون کو سیاہ کپڑے پہناتے تھے اور علمون کے پھریرے سیاہ رکھتے تھے پھر بنی عباس نے

Marfat.com

اپنے علم کے پھریرے کا رنگ سیاہ رکھا اسی وجہ سے انکو مسودہ کہنے لگے تھے اِس لفظ مین میم مضموم اور سین مہملہ مفتوح اور واو مشدد مکسور اور دال مفتوح ہے انتہا یہ تھی کہ ان علمون کو اپنے ممبرون پر بھی نصب کرتے تھے اور عباسیون سے سیاہ لباس پہننا اختیار کیا اور یہ رسم ابو جعفر منصور عباسیون کے دوسرے خلیفہ کے وقت سے جاری ہوا تھا ایک بار ابو مسلم اور سلیمان بن کثیر خزاعی کو قریہ سفیدنج مین عید الفطر کا دن آگیا سلیمان نے نماز پڑھائی لشکرگاہ مین ممبر تھا اُسپر چڑھ کے خطبہ دیا خطبے کے پہلے نماز بلا اذان واقامت پڑھی اور پہلی رکعت مین چھ تکبیرین کہین دوسری مین پانچ برعکس اسکے کہ بنی امیہ کرتے تھے کہ اُنکا دستور تھا کہ خطبہ نماز کے قبل پڑھتے اور نماز کو اذان واقامت کے ساتھ ادا کرتے تھے پہلی رکعت مین چار تکبیرین کہتے تھے اور دوسری مین تین اور یہ کل وہ امور تھے کہ امام ابراہیم اور اُن کے باپ نے اسکی ہدایت کی تھی۔ ایک بار امام ابراہیم کا ایک خط جو ابو مسلم کے خط کے جواب مین تھا مروان کے اہلکارون کے ہاتھ پڑگیا لکھا تھا موقع اور قابو ملجانے سے اگر تمنے نصر و کرمانی کا خاتمہ نکردیا تو سخت نالائقی کی بات ہے اور دیکھو خبردار خراسان پہ متصرف ہونے کے بعد خراسان مین کسی عربی زبان بولنے والے کو باقی نرکھنا مروان اِس خط کو پڑھ کے سخت برہم ہوا اور اپنے عامل کو جو بلقار مین تھا لکھ بھیجا کہ حمیمہ جا کے ابراہیم بن محمد کو بازنجیر میرے پاس بھیجدو چنانچہ عامل بلقار نے ایسا ہی کیا اور مروان نے ابراہیم کو حران مین قید کردیا چنانچہ اُنکا وہین انتقال بھی ہوا امام ابراہیم نے خود ہی اپنی موت کی خبر اپنے اہل بیت کو دی تھی اور اِن لوگون کو کوفے چلے جانے کی ہدایت اور اپنے بھائی **ابو العباس سفاح** کے لیے جسکا نام عبداللہ ہے امامت کی وصیت کی تھی پس ابو العباس مع اہل بیت اور بھائیون اور برادرزادون اور چچون وغیرہ کے ماہ صفر مین کوفہ کو چلا گیا ابو سلمہ خلال وزیر آل محمد اور شیعان علی کوفے کے باہر حمام اعین تک استقبال کو آئے ابو سلمہ نے اِن لوگون کو ولید بن سعد بنو ہاشم کے آزاد غلام کے مکان پر ٹھہرایا اور کل سپہ سالاران

وشیعان

Marfat.com

وشیعان علی سے اِس راز کو چالیس راتون تک مخفی رکھا ابو سلمہ نے جیسا کہ خیال کیا جاتا ہے اِس امر کی کوشش کی تھی کہ زمام خلافت آل ابی طالب کے سپرد کی جاوے لیکن شیعون مین سے ابو جہم نے مخالفت کر کے سمجھایا کہ ابھی اسکا وقت نہین ہے عجلت نکرو ۱۲ ربیع الاول ۱۳۲ھ کو جمعہ کے دن لشکریان وہواخواہان دولت عباسیہ مسلح ہو کے خالی سواریان لیے ہوے ابو العباس کی خدمت مین حاضر ہوے اور اُن کو مع اہلِ بیت کے سوار کرا کے دار الامارت مین لے گئے پھر ابو العباس دار الامارت سے نکل کے مسجد مین آیا اور خطبہ دیا نماز با جماعت پڑھی حاضرین نے بہ طیب خاطر بیعت کی بیعت لینے کے بعد دوبارہ ممبر کے اوپر کے زینے پر چڑھ گیا اور خطبہ دیا جس مین اپنے کو مستحق خلافت اور وارث ہونا بیان کیا تھا اور لوگون کے وظائف بڑھادے ابو العباس تپ واعضا شکنی مین مبتلا تھا تکلیف سے بیٹھ گیا اُسکا چچا داؤد اُٹھا اور ممبر کے اوپر کے زینہ پر چڑھ کے بنو امیہ کی مذمت بیان کرتے ہوئے لوگون کو کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلعم کی اتباع کی ہدایت کی اور یہ بھی بیان کیا کہ کوفہ اُنکا دار الامارت ہے جہانسے وہ لوگ کبھی علحدہ نہونگے اور یہ کہ اس ممبر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی خلیفہ سوا ے امیر المؤمنین علی بن ابی طالب اور امیر المؤمنین عبد اللہ بن محمد کے نہین چڑھا اس فقرے کے کہتے وقت سفاح کی طرف اشارہ کیا تھا اور یہ خلافت وحکومت ہمارے ہی خاندان مین رہیگی یہانتک کہ ہم اِسکو عیسیٰ بن مریم کے سپرد کر دینگے حالانکہ جب سفاح نے بنی امیہ سے لڑائی شروع کی تھی اور اُنکا ملک لینے کا ارادہ کیا تھا تو اُس وقت اُسکے ظاہر حال سے یہی معلوم ہوتا تھا کہ اہلِ بیت پر جو ظلم بنی امیہ نے کئے ہین اُنکا بدلہ لینا چاہتا ہے اور پھر سلطنت علویین کو دلوانے کا قصد رکھتا ہے رات کے وقت ابو العباس دار الامارت سے نکل کے ابو سلمہ کے لشکر مین گیا اور اُسکے ساتھ اُسکے خیمے مین مقیم ہوا مگر دونون کے درمیان ایک پردہ حائل تھا۔ کوفہ مین بیعت عامہ لینے کے بعد سفاح نے کوفہ اور سرزمین کوفہ کی نیابت اپنے چچا داؤد کو دی اور

Marfat.com

امدادی فوجین بلاد مختلف کی طرف روانہ کین ۱۳۲ھ مین مروان بن محمد مارا گیا اس
مروان کو مروان حمار بھی کہا کرتے تھے اس وجہ سے کہ مواقع جنگ پر نہایت برداشت
وتحمل اور دلیری سے کام لیتا تھا اور اسکے مخالفین اسکو جعدی کے لقب سے یاد
کیا کرتے تھے کیونکہ اسنے جعد بن درہم سے مذہب کی تعلیم پائی تھی اور وہ خلق قرآن کا
قائل ور زندقہ کی طرف مائل تھا اسکو خالد قسری نے ہشام کے حکم سے قتل کیا تھا
بنو عباس نے کامیابی حاصل کرکے بنو امیہ کے قتل پر کمر بن باندھ لین بچے بچے کو
ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر قتل کرنے لگے ایکبار عبداللہ بن علی مع اسی یا نوے نفوس
بنی امیہ کے نہر ابی فطرس کے کنارے ایک دسترخوان پر بیٹھا ہوا کھانا کھا رہا تھا
اتفاقاً شبل بن عبداللہ (بنو ہاشم کا آزاد غلام) آگیا بنوامیہ کو اس عزت واحترام سے
دیکھ کے فی البدیہ یہ شعر پڑھے جن مین ہاشمیون کا بدلہ بنوامیہ سے لینے کی ترغیب دی گئی
تھی ان اشعار کے سننے سے عبداللہ بن علی کی آنکھین غصے سے سرخ ہوگئین خادمون
کو حکم دیا کہ ان جان باختہ بدبختون کو مار مار کر فرش کردو خادمون نے ایسا ہی کیا پس
جب وہ سب کے سب بدحواس ہوکے زمین پر لیٹنے لیٹ گئے تو انکے اوپر دسترخوان
بچھا کے دوبارہ کھانا چنا گیا عبداللہ بن علی مع اپنے اور ہمراہیون کے کھانا کھانے لگا
اور ان زخمیون کے کراہنے کی آواز برابر آرہی تھی یہانتک کہ مرگئے بعض نے کہا ہے
کہ یہ واقعہ سفاح کے سامنے گذرا ہے اس واقعہ کے بعد بنی امیہ کے ایک ایک گروہ قتل
کرکے لاشون کو راستون مین پھکوا دیا جسکو مدتون کتے کھاتے رہے بنی امیہ کی
قبرین کھدوائی گئین جن مین راکھ کے مشابہ چیز کے سوا کچھ نہ نکلا معاویہ بن ابی سفیان
کی قبر مین ایک موہوم خط سا نکلا عبدالملک کی قبر سے ایک کھوپڑی برآمد ہوئی اور
کسی کسی قبر مین بعض بعض اعضا بھی ملے مگر ہشام بن عبدالملک کا لاشہ جیون کا تیون
نکلا صرف ناک کی اونچائی جاتی رہی تھی نعش پر کوڑے لگوا کے صلیب پر چڑھایا اور
پھر اسکو جلا کے راکھ کو ہوا مین اڑا دیا۔ اس عام خونریزی سے بنوامیہ کا کوئی متنفس
جانبر نہوا سوائے شیرخوار بچون اور ان لوگون کے جو اندلس کی طرف بھاگ گئے تھے

ان واقعات کے بعد بنوامیہ کے بعض ہواخواہون اور سپہ سالارون نے سفاح پر خروج کیا اور اُنھون نے سفید کپڑے پہنے اور سفید ہی رایات (پھریرے) نصب کیے جو شعار عباسیہ کے خلاف تھا اسلیے ان کو کتب تواریخ عربی مین مبیضہ اور کتب فارسی مین **سفید جامگان** اور کتب اردو مین **سفید پوشان** کے لقب سے یاد کرتے ہین۔ غرضکہ ذی الحجہ ۱۳۶ھ مین اپنی حکومت سے چار برس آٹھ مہینے کے بعد ابوالعباس سفاح انتقال کر گیا اپنی موت سے پہلے اپنے بھائی **ابوجعفر منصور دوانقی** کی خلافت کے لئے وصیت کی تھی فرقہ عباسیہ صرف منصور عباسی ہی تک اس خاندان مین امامت کا قائل ہے مگر جتنے علوی فرقے تھے وہ اس بات کا انکار ہی کرتے رہے کہ خلافت کا حق کسی طرح بنی عباس یا کسی اور کو نہین پہونچ سکتا انکا یہ قول تھا کہ ہرگز ابوہاشم محمد بن حنفیہ تک خلافت نہین پہونچتی نہ تو وصیت کے ذریعہ سے نہ کسی اور طریقے سے جس زمانے مین کہ سفاح نے اپنے خلیفہ ہونے پر عوام الناس سے بیعت لی اسوقت تک اسلامی لشکر کو یہی خیال تھا کہ یہ مسند عظیم علویون ہی کا حق ہے اور وہ مرتبۂ غلو جو نصیریون کو ہے اس سے اجتناب کرتے تھے اس سبب سے جہان سفاح نے یہ ارادہ کیا کہ اپنی سلطنت کی جڑون کو مضبوط کرون اور اپنی شوکت شاہانہ کو قوی کرون تاکہ کسی طرح میرے بعد امام مہدی تک یہ حق سلطنت میری اولاد کے سوا کسی اور کو نہ ملے وہان اُسکے بھائی ابوجعفر منصور نے خلیفہ بنتے ہی یہ ارادہ کر لیا کہ جہانتک ہوسکے علویون کو تباہ و ذلیل کردون ایسا نہو کہ میری سلطنت مین مزاحمت کرین۔

فرقۂ اسماعیلیہ

انکا اعتقاد ہے کہ امام بعد وفات جعفر صادق کے اُن کے پسر کلان حضرت اسماعیل ہین جو اسماعیل الاعرج کرکے معروف ہین اسواسطے کہ امام جعفر نے اُن کی امامت کے لیے کہدیا تھا کہ ان ھذا الامر فی الاکبر ما لم یکن بہ عاھۃ اور سب اولاد امام جعفر مین وہ نجیب بھی ہین اسلیے کہ اُن کی مان جنکا نام فاطمہ ہے حسن بن حسن بن علی

بن ابی طالب کی بیٹی ہین تاریخ فرشتہ مین خواجہ عطاء اللہ ملک جوینی کی جہانکشا سے نقل کیا ہے کہ امام جعفر صادق نے اپنے بڑے بیٹے حضرت اسماعیل کو ولی عہد بنایا تھا جب اُنھون نے شراب پی لی تو اُن کو معزول کر کے حضرت موسی کاظم کو ولی عہد بنایا لیکن روایت صحیح یہ ہے کہ حضرت اسماعیل جنکی کنیت ابو محمد ہی امام جعفر کے سامنے عریض مین کہ مدینے مین ایک وادی ہے جہان اہلِ مدینہ کے اونٹ چرتے ہین [۱] مر گئے تھے اور وہان سے اُن کی لاش مدینے مین لائی گئی اور ۱۳۳ھ ہجری مین بقیع الفرقد مین جو مدینے کا ایک قبرستان ہے مدفون ہوئے تھے اور والد اُن کے بیس برس تک زندہ رہے [۲] کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ مین مذکور ہے کہ اسماعیل امام جعفر صادق کی ساری اولاد مین بڑے تھے اور اُن کے ساتھ امام موصوف کو بیحد محبت تھی اسلیے اکثر شیعہ کو یہ خیال تھا کہ بعد باپ کے یہی امام ہونگے کیونکہ سب اولاد مین یہ بڑے بھی تھے اور باپ کو انسے محبت بھی زیادہ تھی اور ان کی تکریم بھی کرتے تھے مگر جب وہ اپنے باپ کی حیات مین مقام عریض مین انتقال کر کے بقیع مین مدفون ہو گئے تو ان شیعہ نے اُن کی امامت کے خیال کو دل سے دفع کر دیا مگر بعض ایسے شیعہ جن کو امام جعفر صادق سے کچھ خصوصیت نہ تھی اور نہ اُنکے راوی تھے بلکہ دور دراز مقامات پر رہا کرتے تھے اُن کو یہی گمان رہا کہ اسماعیل ابھی زندہ ہین۔ جب امام جعفر نے انتقال کیا تو شیعہ کے تین گروہ ہو گئے **ایک** گروہ نے امام موسیٰ کاظم کی امامت کو مان لیا **دوسرے** نے جان لیا کہ حضرت اسمعیل زندہ نہین ضرور مر گئے ہین مگر اُن کے فرزند محمد امام ہین اسلیے کہ امامت اُن کے باپ مین تھی اور بیٹا بمقابلے بھائی کے زیادہ حقدار ہے **تیسرا** گروہ حضرت اسماعیل کی حیات کا مقر رہا پس یہ پچھلے دونون فرقے **اسماعیلیہ** کہلاتے ہین اور پہلا فرقہ امامیہ مین شمار پاتا ہے۔ اسماعیلیہ کہتے ہین کہ امامت اسماعیل کی اولاد مین

---

[۱] بعض ہین سنة ... قبل وفات الصادق ... ثلث وثلثین ومائۃ ودفن به سنة ... الوصال الی البقیع

[۲] تحمل علی رقاب ... جعفر ابیه بالبقیع ... بین روم ... [۳] عمدۃ الطالب فی لغات العرب دیکھو منتہی العرب ۱۲

قیامت تک نبی رہیگی یہ اسماعیلیہ بھی امام کے بعد موت کے دنیا ہین لوٹ آنے کے قائل ہین۔ انکا قول ہے کہ ایک جزو الٰہی نے ائمہ ہین حلول کیا ہے حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کے بعد ائمہ بطریق وجوب مستحق امامت ہین جس طرح آدم علیہ السّلام سجود ملائکہ کے مستحق تھے یہی عقیدہ فاطمئین کا بلاد مصر ہین تھا اوراسماعیلیہ کا زعم یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ قادر و مختار نہین ہے وہ جب کسی چیز کو پسند کرتا ہے تو وہ اُسکے بے اختیار موجود ہو جاتی ہے جیسے سورج کے شعاع بے اختیار نکلنے لگتی ہے اور نہ اللہ تعالیٰ صاحب ارادہ ہے بلکہ جو کچھ اُس سے صادر ہوتا ہے وہ اُسکی ذات کو لازم ہے جیسے آگ کو گرمی اور آفتاب کو روشنی اور اسماعیلیہ کے نزدیک ائمہ ہین عصمت کا ہونا شرط ہے یہی مذہب امامیہ کا ہے۔[۱] اور اسماعیلیہ کے نزدیک امام مقرر کرنا اللہ پر واجب ہے اور اس وجوب کے ثبوت پر عقل دلالت کرتی ہے اور وہ اِس غرض سے مقرر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کی شناخت کرائے اور جو باتین اللہ کے حق ہین جائز و واجب ہین اور جو اُسکے حق ہین محال ہین سب کی پہچان بتاے اور معرفت الٰہی کی تعلیم فرماے کیونکہ ان کے نزدیک بغیر کسی معلم کے اللہ کی معرفت ناممکن ہے۔ اسماعیلیہ کو بابکیہ بھی کہا کرتے ہین اِس وجہ سے کہ بابک نام ایک عجمی آدمی تھا اُسنے جب زمانہ معتصم باللہ بن ہارون الرشید ہین ۲۰۱؁ھ ہجری ہین آذربائجان ہین خروج کیا تھا اور اہل اصفہان و ہمدان نے اُسکی متابعت کرلی تھی تو اِس فرقے کے بھی بہت سے آدمی اُسکے شریک و معاون ہوگئے تھے اور اُسکو بابک خُرّم دینی[۲] کہتے تھے اِس لیے کہ اُسنے اِس دین کو اختراع کیا تھا تناسخ اور اباحت کا قائل تھا اور اُسکے اصحاب کو خُرّمیّہ بولتے تھے خرم کے معنے فرخ کے ہین اس کا مذہب یہ تھا کہ آدمی اپنی ماں بہن بیٹی کے ساتھ نکاح کرنے کا مجاز ہے اِسی لیے اسنے اپنے دین کا نام خُرّم دین یعنی دین فرخ رکھا تھا اور چونکہ محرمات کو حلال کردیا تھا اِسلیے اِس کے فرقے کو خِرمیہ (حاے حطی کے کسرے اور راے مہملہ کے سُکون سے)

[illegible]

[illegible]

بھی کہتے ہین۔ بعض نسخون مین اِس لفظ کی جگہ خُرّمیہ جیم کے فتحہ اور راے مہملہ کے سکون سے آیا ہے۔ خرمیہ مذہب تناسخ کے معتقد تھے کہتے تھے ارواح حیوان سے غیر حیوان کی طرف منتقل ہوتی ہین بابک جاویدان بن سہل رئیس بذ کی صحبت مین رہتا تھا اُسکے انتقال کے بعد بابک نے یہ دعوی کیا کہ جاویدان کی روح مجھ مین داخل ہوئی ہے اور خرمیہ باطنیہ کا بھی ایک لقب ہے[۱] خلیفہ نے حیدر بن کاوس معروف بہ افشین کو اُس سے جنگ کے لیے مامور کیا جسکی کوشش سے بابک مغلوب ہوکر ۲۲۳ھ مین مارا گیا[۲]۔ اور اسماعیلیہ کا لقب **محمرہ** بھی ہے اور اِس لقب کی وجہ یا تو یہ ہے کہ انھون نے بابک کی معیت مین سرخ لباس پہننا اختیار کیا تھا یا جو مسلمان انسے مخالف تھے مذہب واعتقاد مین اُنھین **حمیرا** کہا کرتے تھے[۳] اسماعیلیہ **تعلیمیہ** بھی کہلاتے ہین وجہ اِسکی یہ ہے کہ اُن کے نزدیک کسی شخص کو اللہ کی معرفت بغیر تعلیم امام کے حاصل نہین ہوسکتی ہر ایک شخص امام کی تعلیم سے اللہ کو پہچانتا ہے[۴] نسیم الریاض شرح شفاے قاضی عیاض مین آیا ہے کہ اسماعیلیہ **معطلہ** مین سے ہین اور معطلہ وہ لوگ ہین جو الوہیت اور رسالت اور احکام کے منکر ہین۔ اسماعیلیہ کے کئی فرقے ہین جن مین قدر مشترک یہ ہے کہ بعد حضرت جعفر صادق کے حضرت اسماعیل امام ہین۔

ایک مبارکیہ یہ منسوب ہین مبارک کی طرف اور وہ محمد بن اسماعیل بن امام جعفر صادق کا غلام تھا اور خوشنویسی اور نقش ونگار اور دستکاری مین سرآمد روزگار تھا بعد انتقال اسماعیل اور محمد بن اسماعیل کے اُسنے کوفے مین جاکر شیعہ کو مذہب اسماعیلیہ کی ترغیب دی اور اپنے پیرون کا نام مبارکیہ رکھا ان کے نزدیک بعد اسماعیل کے محمد بن اسماعیل امام ہین اور محمد کو یہ لوگ خاتم الائمہ جانتے ہین اور کہتے ہین وہی قائم منتظر اور مہدی موعود ہین اِس فرقے کا ظہور ۲۰۱ھ ہجری مین ہوا

[۱] مجمع البحرین ۱۲ [۲] بابک ۔۔۔ ۱۲ [۳] شرح مواقف ۱۲ [۴] ۔۔۔ ۱۲

القاب باطنیہ ۱۲ منہی — بابک الخرمی ۔۔۔ — ۔۔۔ کا ظہور ۔۔۔ — الملاحدۃ الباطنیۃ — طوائف — عبارت ۔۔۔ — گذرا — ناقص ہماری — نسخہ اول ۔۔۔ — ابلک ۔۔۔ — ۔۔۔

اور بعض اس فرقے کو قرامطہ بھی کہتے ہین اس لئے کہ مبارک کا لقب قرمط تھا اور تحقیق اسکی ہین آگے چلکر بیان کرونگا۔

دوسرا میمونیہ یہ لوگ عبداللہ بن میمون قداح اہوازی کے تبع ہین مرآت جہان نما ہین محمد شفیع کا بیان ہے کہ امام فخرالدین رازی نے لکھا ہے کہ عبداللہ بن میمون قداح اہوازی امام جعفر صادق اور اُن کے بیٹے اسماعیل کی خدمت ہین رہتا تھا اسماعیل کے انتقال کے بعد اُن کے بیٹے محمد کے پاس رہنے لگا محمد کے ساتھ مصر کو بھی گیا محمد نے انتقال کیا تو کوئی بیٹا نہ چھوڑا مگر اُن کی کنیز کو حمل تھا ابن میمون نے اُس کنیز کو مار ڈالا ابن میمون کی کنیز بھی حمل سے تھی جب اُسکے بیٹا پیدا ہوا تو یہ مشہور کر دیا کہ یہ محمد کا بیٹا ہے اور بعد محمد کے یہی امام ہے صواعق محرقہ ہین مذکور ہے کہ ابن میمون فنون شعبدہ وسحر وطلسمات خوب جانتا تھا محمد بن اسماعیل کے غلام مبارک کی صحبت ہین مدتون رہا تھا جب مبارک اسکی صلاح سے کوفے ہین جا کر داعی مذہب اسماعیلیہ کا ہوا تو ابن میمون کوہستان عراق ہین بھر شہر بصرہ ہین گیا اور وہان کے لوگون کو بزور طلسمات و نیرنجات اپنا معتقد کرکے میمونیہ اُنکا نام رکھا اور اپنے نائب جا بجا روانہ کیے اسکا عقیدہ یہ تھا کہ قرآن وحدیث کے ظاہری مضمون پہ عمل کرنا حرام ہے اور حشر کا اور جزا وسزا کا بھی منکر تھا اور اسی نے اول طریقۂ باطنی نکالا کہتا تھا کہ نصوص قرآن وحدیث کے باطن پر عمل کرنا فرض ہے نہ اُن کے ظواہر پر اسی واسطے اس فرقے کو باطنیہ بھی کہا کرتے ہین جب اسنے عراق کے کوہستانیون کو معتقد کر لیا تو خلف نامی ایک شخص کو اپنا نائب کرکے خراسان اور قم اور کاشان اور طبرستان کی طرف بھیجا تھا خلف نے وہان کے لوگون کو مذہب میمونیہ کی طرف دعوت کی اور کہا کہ اہل بیت کا یہی مذہب ہے مسلمانون نے اپنی طرف سے مذہب تراش لئے ہین تکلفات اور تشریعات کی تنگی ہین پھنس گئے ہین لذتون اور مزون سے محروم ہورہے ہین اُسنے نیشاپور کے بعض دہات ہین سکونت اختیار کر لی جب رؤساے اہل سنت کو خلف کی باتون کی خبر پہونچی تو اُسکے قتل کی فکر کی وہ چھپ رے کی طرف

Marfat.com

چلا گیا اور وہان کے لوگون کو اِس مذہب مین لانے لگا خلف کے انتقال کے بعد احمد نام اسکا بیٹا باپ کا جانشین ہوا اس نے غیاث نامی ایک شخص کو جو نہایت فصیح و بلیغ اور شاعر اور چالاک تھا اپنا نائب بنایا اور عراق کی طرف بھیجا اِس شخص نے پہلے پہل ایک کتاب اصول مذہب باطنیہ مین تصنیف کرکے اُس کا نام بیان رکھا غیاث نے اس کتاب مین وضو نماز روزہ حج زکوۃ وغیرہ احکام کے معانی نہایت دلکش عبارتون مین بطور باطنیہ کے بیان کرکے اُنپر لغت سے شواہد قائم کئے ہین اُس کتاب مین کہتا ہے کہ شارع کی یہی مراد ہے اور جو کچھ عوام نے سمجھا ہے بالکل غلط ہے اِسکے وقت مین مذہب باطنیہ کو بڑی رونق ہو گئی تھی آدمیون کو یہ نئی روش جس مین کمال بیباکی تھی بہت پسند آئی ہزارون جاہل اُسکے معتقد ہو گئے اور دور و دراز ملکون سے اُس کے پاس لوگ آکر جمع ہو گئے یہ واقعہ سنہ ۲۰۰ہجری کا ہے اِس وقت تشیع مین فلسفہ اور الحاد مل گیا۔

غیاث اسی کارروائی مین تھا کہ کسی نے اُسکو خبر دی کہ رؤسائے اہل سُنت نے تیرے قتل کے لیے فکر کی ہے یہ سنکر غیاث مرو شاہجہان کو بھاگ گیا اور وہان چھپ کر اپنے کام مین مشغول رہا مدت کے بعد پھر رے کا قصد کیا اور اہل سنت کے خوف سے دوبارہ وہان سے بھاگ نکلا اور راستے مین مرگیا عبداللہ بن میمون قداح یہ خبر سنکر از حد اندوہگین ہوا اور اِسی غم مین مرگیا۔

تیسرا خلفیہ صواعق محرقہ مین لکھا ہے کہ یہ فرقہ خلف کا متبع ہے ان کا عقیدہ یہ ہے کہ جو کچھ قرآن اور احادیث مین نماز روزہ زکوۃ حج وغیرہ کا ذکر ہے یہ سب چیزین معانی لغوی پر محمول ہین یعنی جو کچھ ان کے معانی لغت سے سمجھے جاتے ہین وہی شارع کی مراد ہین کوئی اور معانی ان کے مراد نہین مگر قیامت اور بہشت و دوزخ کے منکر ہین۔

چوتھا قرامطہ غنیۃ الطالبین مین لکھا ہے کہ یہ کہتے ہین محمد بن اسماعیل بن جعفر موافق وصیت اپنے باپ کے امام ہین اور محمد نہین مرے ہین وہی مہدی ہین اور زندہ ہین

تاریخ ابو الفدا مین لکھا ہے کہ رئیس اور پیشوا اس فرقے کا جس نے انکی دعوت اپنے مذہب کی طرف کی تھی کوفے کے علاقے مین ایک مقام پر بیمار ہوگیا وہانکا ایک آدمی اُسے اپنے مکان پر لیگیا جسے بسبب سرخی چشم کے کرمیتہ کہا کرتے تھے کہ گنوارون کی زبان مین یہ لفظ سرخی چشم کے معنے مین ہے جب شیخ قرامطہ کو آرام ہوا تو یہ بھی اُسی شخص کے نام کے ساتھ مشہور ہوگیا پھر مخفف و معرب کرکے قرمط کہنے لگے اور علامہ ابن خلدون نے کہا ہے کہ فرقہ قرامطہ کی ابتدا اس طرح ہوئی ہے کہ ایک شخص کوفے کے ضلع مین سنہ ۲۷۸ ہجری مین ظاہر ہوا جو نہایت زہد و ورع مین مشہور تھا اُسے قرمط کہا کرتے تھے اس وجہ سے کہ وہ ایک بیل پر سوار ہوتا تھا جس بیل کے مالک کو کرمیتہ کہتے تھے پس قرمط اسی لفظ کرمیتہ کا معرب ہے اور بعض کہتے ہین کہ فرقہ قرامطہ کے سرغنہ کا نام حمدان اشعث اور لقب قرمط ہے اور حمدان کو قرمط اسلیے کہتے ہین کہ کوتاہ پا تھا چلنے مین قریب قریب قدم رکھتا تھا تاج اللغات مین لکھا ہے کہ قرمطیط زنجبیل کے وزن پر اُس شخص کو کہتے ہین جو قریب قریب قدم رکھے اور صواعق محرقہ مین لکھا ہے کہ فرقہ قرمطیہ جس شخص کی طرف منسوب ہے اُسکا نام حمدان بن قرمط ہے اور بعض کہتے ہین کہ قرمط ایک جگہ کا نام ہے واسط کے علاقے مین جہان حمدان رہا کرتا تھا نسیم الریاض مین مذکور ہے کہ قرامطہ کا پیشوا احمد بن قرمط ہے جو واسط کے علاقے کے ایک گانون کا رہنے والا تھا اسکی آنکھین اور بشرہ نہایت سرخ تھا اِس لیے کرمیتہ گاف فارسی سے مشہور ہوگیا جسکے معنے فارسی مین سرخی کے ہین پس اسی لفظ کرمیتہ مین تخفیف و تحریف ہوکر قرمط ہوگیا بعض کہتے ہین کہ یہ لفظ عربی الاصل ہے قرمط البعیر سے نکلا ہے جب اونٹ قریب قریب قدم رکھتا ہے تو کہتے ہین قرمط البعیر اور روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ چونکہ قرامطہ کا ایک رئیس ابتدائے ظہور اس مذہب مین اپنے خط کو مقرمط یعنی گنجان اور باریک لکھا کرتا تھا اس لیے اُس گروہ کو قرامطہ کہنے لگے تاج اللغات مین مذکور ہے کہ قَرمَطت خفی طور پر اور گنجان لکھنے کو کہتے ہین صاحب نہایہ نے کہا ہے کہ حضرت علی کا قول فرّج ما بین السطور و قَرمِط بین الحروف یعنی بین السطور مین

Marfat.com

کشادگی رکھو اور حروف کو گانٹھ کر دو اور دیکھو اس شخص نے اپنے متبعین کا نام قرامطہ رکھا تھا اور یہ لقب اُسکے ماننے والون پر اتنا غالب و رائج ہو گیا کہ پھر کوئی مبارکیہ کو قرامطہ نہین کہتا تھا صرف اُسی کے پیرودن کو قرامطہ کہا کرتے تھے والا قرامطہ لقب سارے مبارکیہ کا ہے اسلیے کہ مبارک کا بھی یہ لقب بتاتے ہین۔ اور قرمط لوگون کو اس بات کی دعوت کرتا تھا کہ اہل بیت مین امام منتظر یعنی مہدی موجود ہین تم اُن کی اطاعت کرو عباس نے اُسکی متابعت کر لی ہیصم نے کہ کوفے کا حاکم تھا قرمط کو پکڑ کر قید کر دیا تھا مگر کسی ترکیب سے قید خانے سے نکل گیا اور لوگون پر ظاہر کیا کہ مجھے قید بند نہین روک سکتی ہے اور کہتا تھا مین وہی ہون جسکی بشارت احمد بن محمد بن حنفیہ نے دی تھی اور ایک تحریر لایا تھا جس کی نقلین قرامطہ نے بڑی عقیدت کے ساتھ لی تھین جس مین بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد یہ مضمون تھا کہتا ہے فرج بن عثمان اور وہ رہنے والا قریۂ نصرانہ کا ہے کہ وہ داعی ہے مسیح کا اور وہ مسیح عیسیٰ ہے اور وہی عیسیٰ کلمہ ہے اور وہی مہدی ہے اور وہ مسیح احمد بن محمد بن حنفیہ ہے اور وہی جبرئیل ہو اور تحقیق مسیح انسان کی صورت بن گیا اور کہا تحقیق تو ہی بلانے والا ہے تو ہی حجت ہے اور تو ہی ناقہ ہے اور تو ہی دابہ ہے اور تو ہی یحییٰ بن زکریا ہے اور تو ہی روح القدس ہے اور اُسکو بتایا کہ نماز چار رکعت ہین دو رکعت طلوع شمس کے قبل اور دو رکعت غروب آفتاب کے قبل اور اذان ہر نماز مین یون دینا چاہیے اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان آدم رسول اللہ اشہد ان نوحا رسول اللہ اشہد ان ابراہیم رسول اللہ اشہد ان عیسیٰ رسول اللہ اشہد ان محمد ا رسول اللہ اشہد ان احمد بن محمد بن الحنفیۃ رسول اللہ اور قبلہ بیت المقدس کی طرف ہے اور جمعہ دوشنبے کا دن ہے اُس دن کوئی کام نکرنا چاہیے اور ہر ایک رکعت مین استفتاح پڑھنا چاہیے جو احمد بن محمد بن حنفیہ پر نازل ہوئی ہے بعد اُسکے رکوع مین جانا چاہیے اور وہ صورت یہ ہے الحمد للہ بکلمتہ وتعالیٰ باسمہ المنجد لاولیائہ باولیائہ قل ان الاھلۃ مواقیت

Marfat.com

للناس ظاهرها ليعلم عدد السنين والحساب في الشهور والايام وباطنها
لاوليائي الذين عرفوا عبادي سبيلي واتقوني يا اولي الالباب وانا الذي لا اسئل
عما افعل وانا العليم الحكيم وانا الذي ابلو عبادي وامتحن خلقي فمن صبر
على بلائي ومحنتي واختياري ادخلته في جنتي واخلدته في نعمتي ومن زال عن
امري وكذب رسلي ادخلته مهانا في عذابي واتممت اجلي واظهرت امري
على السنة رسلي وانا الذي لم يعل جبار الا وضعته ولا عزيز الا ذللته و[illegible]
الذي اصر على امره ودام على جهالته وقال لن نبرح عليه عاكفين وبه
موقنين اولئك هم الكافرون یعنی تمام تعریفیں اللہ کے لیے ثابت ہیں ساتھ کلمے
اس کے کے اور برتر ہے ساتھ نام اپنے کے اور قوت دینے والا ہے اپنے دوستوں کو
ساتھ دوستوں اپنے کے توکہ ہلال وقت ٹھہرے ہیں واسطے لوگوں کے ظاہر ہیں ان سے
معلوم ہوتی ہے تعداد برسوں اور حساب اور مہینوں اور دنوں کی اور باطن ہلالوں کا
میرے دوستوں کے لیے ہے ایسے دوست جنھوں نے میرے بندوں کو میری راہ بتلائی ہے
اور ڈرو تم مجھ سے اے صاحبان عقل اور میں وہ ہوں کہ نہیں سوال کیا جاؤں گا اُس
چیز سے جو میں کرونگا اور میں عالم ہوں بردبار ہوں اور میں وہ ہوں کہ مبتلا کرتا ہوں
اپنے بندوں کو اور امتحان کرتا ہوں اپنی مخلوق کا جو صبر کریگا میری بلا اور میری محبت
اور میرے اختیار پر داخل کرونگا اُسے میں جنت میں اور ہمیشہ رکھونگا اسکو اپنی نعمت
میں اور جسنے میرے حکم سے سرتابی کی اور میرے رسولوں کو جھٹلایا میں اُسکو ہمیشہ اپنے
عذاب میں ذلیل رکھونگا اور اپنی اجل کو میں نے تمام کر دیا ہے اور میں نے اپنے
امر کو رسولوں کی زبان سے ظاہر کر دیا ہے اور میں وہ ہوں کہ نہیں تعلی کریگا
کوئی سرکش مگر پست کرونگا میں اُسے اور نہ کوئی زبردست مگر ذلیل کرونگا اُسے
اور وہ آدمی برا ہے جو اپنے کام پر اصرار کرے اور اپنی جہالت پر جارہے اور یہ بات
کہے کہ ہم اس کام پر ٹھہرے رہیں گے

اِس تحریر میں جس فرج کا ذکر ہے یہ فرج قرمطہ کا داعی ہے تاریخ ابو الفدا میں

Marfat.com

اس کے باپ کا نام عثمان لکھا ہے اور ابن خلدون نے یحییٰ کا بیٹا بتایا ہے فرج کو
قرامطہ ذکرویہ بن مہرویہ کہا کرتے تھے یہ ۲۹۴ھ ہجری مین لشکر بغداد کے ہاتھ سے
مارا گیا جس کی تفصیل یہ ہے کہ اسنے اپنی جماعت کے ساتھ عراق کے راستے مین
حاجیون کو پکڑ کر قتل کرایا ان کا مال و اسباب لوٹ لیا مکتفی خلیفہ بغداد نے قرامطہ
کی سرکوبی کے لیے لشکر بھیجا جسنے اُنکو مار کر بھگا دیا ذکرویہ زخمی ہوا اور سات دن کے
بعد مر گیا اُسکا سر بغداد مین تشہیر کرایا گیا۔ قرمط نے اپنا نام قائم بالحق رکھا تھا بعض
آدمیون کا خیال یہ ہے کہ قرمط فرقہ ازارقہ کی راے کو جو خوارج کا ایک گروہ ہے پسند
کرتا تھا بہرصورت اول اول قرمط نے جنگل کے رہنے والون کو جو بے علم و بے عقل
نیم وحشی تھے اپنے مذہب کی طرف بلانا شروع کیا وہ لوگ اُسکی متابعت مین آ گئے
اور پھر اُسکے پیرون کی جماعت بڑھنے لگی اسکے پیرو اپنے قول کو علم باطن کہتے ہین
شرائع اسلامیہ کی تاویل کرتے ہین ظاہر سے اپنے امور مزعومہ کی طرف پھیرتے ہین آیات قرآن
کو ماول بتاتے ہین اور یہ لوگ حرام چیزون کو مباح جانتے ہین ابوالفدا مین لکھا ہے کہ شیخ
قرامطہ کی شرائع مین سے یہ بات تھی کہ نبیذ کو حرام اور شراب کو حلال بتاتا تھا اور جنابت
یعنی ناپاکی کے بعد غسل کرنا اُسکے نزدیک ضروری نہ تھا صرف وضو کر لینا کافی سمجھتا تھا اور
اسنے حلال کیا تھا گوشت نیش والے درندے کا جو شکار کرتا ہو اپنے نیش سے اور ان طائر پنجہ گیر
چنگل والے کا جو شکار کرتے ہون اپنے چنگل یعنی ناخون سے جو فی الحقیقت حرام ہین اور
پارسیون کے دو دنون مین اسنے روزہ رکھنا تجویز کیا تھا ایک نوروز کے دن دوسرے
مہرگان کے دن کہ وہ نام ہے ماہ مہر کی سولھوین تاریخ کا نسیم الریاض سے ثابت ہوتا ہے
کہ قرامطہ کو اباحیہ بھی کہتے ہین ۲۹۰ھ ہجری مین قرامطہ کی شوکت ایسی بڑھ گئی کہ
انھون نے دمشق کو گھیر لیا مگر اطراف کے لشکر نے جمع ہو کر اُنکے سردار پیشوا یحییٰ نامی کو
قتل کر ڈالا جب یہ مارا گیا تو اسکا بھائی حسین جانشین ہوا جب اسکی قوت بہت بڑھ گئی تو اہل
دمشق نے کچھ مال اُسکو دیکر صلح کر لی پھر اسنے حمص پر چڑھائی کی اور اسپر غالب آیا
اور اپنا خطبہ ممبرون پر پڑھوایا اور اُسکا لقب امیرالمومنین مہدی مقرر ہوا اور اپنے

Marfat.com

چچا کے بیٹے کو اُسنے اپنا ولی عہد مقرر کرکے اسکا لقب مُدثر رکھا اور کہا کہ یہ وہی مدثر ہے جسکا ذکر قرآن مین ہی پھر حماۃ اور معرہ وغیرہ پر یورش کی اور وہان اتنا قتل عام کرا یا کہ عورتون اور بچون کو بھی نہین چھوڑا پھر سلمیہ گیا اور بے جنگ وجدل قبضے مین لاکر رعایا کو مع مکتب کے لڑکون کے جلا دیا جب اسکی حکومت بہت قوی ہوگئی تو مکتفی خلیفۂ بغداد نے تیاری کرکے اسکے استیصال کے لیے خود بغداد سے حرکت کی اور آپ تورقہ مین ٹھہر گیا قرامطہ کے پیچھے لشکر کو بھیجا ۲۴ محرم ۲۹۱ھ ہجری کو قرمطیون اور بغدادیون سے حماۃ سے دس۱۰ کوس کے فاصلے پر جنگ ہوئی قرامطہ کو شکست ہوئی حسین اور اُسکا چچازاد بھائی مدثر خلیفہ کے حضور مین گرفتار ہوکر آئے خلیفہ نے دونون کی گردن مروادی اور حسین کا سر تشہیر کرایا۔ اسکے بعد زکرویہ بن مہرویہ نے قرامطہ کی سرغنائی کی ۳ سال کے بعد ۲۹۴ھ مین مکتفی کے ہاتھ سے اس کی تمام شوکت برباد ہوکر خود بھی مارا گیا۔ صناجۃ الطرب مین لکھا ہے کہ قرامطہ نے اپنے پھریرون کا رنگ سفید رکھا تھا۔ نزہۃ المجلس مین لکھا ہے کہ ۲۹۳ھ ہجری کو صنعائے یمن مین ایک قرمطی داخل ہوا اُسکا نام علی بن فضل تھا یہ شخص یمنی تھا نسب اُسکا خنفری تھا کہ خنفر بن سباء الاصغر کی اولاد مین سے تھا اس زمانے مین صنعاء یمن کا حاکم مکتفی بن معتضد عباسی کی طرف سے اسد بن ابی یعفر تھا یہ قرمطی نہایت بدمذہب تھا اسکو نبوت کا دعوی تھا اُس کی مجلس مین ایک شخص پکار کر کہتا اشہد ان علی بن الفضل رسول اللہ اسنے اپنے اصحاب کے لیے شراب پینا اور بیٹیون کے ساتھ نکاح کرنا مباح کردیا تھا اور جب اپنے کسی معتقد کو تحریر کرتا تو عنوان تحریر کا یون ہوتا من باسط الارض وداحیہا ومزلزل الجبال ومرسیہا علی بن الفضل الی عبدہ فلان یعنی یہ تحریر ہے زمین کے پھیلانے والے اور ہانکنے والے اور پہاڑون کے ہلانے والے اور ٹھہرانے والے علی پسر فضل کی جانب سے فلان بندے کے نام اسنے اپنے مذہب مین تمام حرام چیزون کو حلال کردیا تھا بعض اشراف بغداد نے اُسکی ہلاکت کی فکر کی اور ۳۰۳ھ مین زہر دیکر مار ڈالا۔

Marfat.com

تاریخ فرشتہ مین سلطان علاء الدین کے حالات مین لکھا ہے کہ اُس کے عہد مین دہلی مین آدمیون کا ایک گروہ جمع ہوا جو اباحیہ تھے اُن کی عادت تھی کہ سال مین ایک مرتبہ رات کو سب ایک جگہ جمع ہوتے اپنی مان بہنون بیٹیون اور کل محرمات کو جمع کرتے اور جس کا جی چاہتا وہ اُس عورت سے مباشرت کرتا سلطان کو جب یہ حال معلوم ہوا تو اُن کو پکڑوا کر آرے سے چروا ڈالا اور ان کا نام ونشان باقی نہ رہا۔

تاریخ الخلفا مین سیوطی نے اور طبقات دول اسلام مین ذہبی نے سنہ ۳۰۱ھ کے حالات مین لکھا ہے کہ خلیفہ مقتدر عباسی کے عہد مین حسین بن منصور حلاج کو اونٹ پر سوار کرا کر تشہیر کیا پھر اُسے لٹکا کر منادی کرائی گئی کہ یہ فرقہ قرامطہ کا داعی ہے اور قید کر دیا یہانتک کہ سنہ ۳۰۹ھ ہجری مین قتل کروا ڈالا اور لوگون مین یہ بات مشہور ہوئی کہ یہ الوہیت کا مدعی تھا اور حلول کا قائل تھا وفیات الاعیان مین ابن خلکان نے حلاج کے حال مین لکھا ہے کہ ماہ ذیقعدہ سنہ ۳۰۹ھ مین وزیر نے حلاج کے قتل کا حکم دیا تو جیلخانے سے اُسے نکالکر باب الطاق کے پاس لے گئے اور وہان ہزارون آدمی جمع ہو گئے جلاد نے اُسکے ہزار کوڑے لگائے پھر چارون ہاتھ پاؤن کاٹے پھر سر کاٹا اور بدن کو جلا دیا اور راکھ کو دجلے مین ڈلوا دیا اور سر کو بغداد مین پل پر لٹکا دیا اُسکے معتقد خیال کرتے تھے کہ وہ دنیا مین چالیس دن کے بعد رجوع کرے گا جب اتفاق سے دجلے مین پانی بڑھ گیا تو یہ لوگ سمجھنے لگے کہ یہ حلاج کی راکھ کا اثر ہے اور بعض معتقد کہتے تھے کہ حلاج نہین مارا گیا بلکہ اسکی شبیہ اُسکے دشمنون کے سامنے پیدا ہو گئی تھی اس کے بعد کہا ہے کہ امام الحرمین جوینی نے کتاب الشامل فی اصول الدین مین لکھا ہے کہ ان تین شخصون نے باہم صلاح اور وصیت کی تھی کہ سلطنت کو لوٹ دو اور ممالک مین فساد پھیلا دو اور تمام آدمیون کی تالیف قلوب کر کے اُن کو مرتد کر دو اور ہر ایک نے یہ چاہا تھا کہ ہر ایک ملک مین یہ خرابیان پھیلائے اُن مین سے جنابی نے ممالک احسا مین

اور مقنع نے ممالک ترک مین اور حلاج نے علاقہ بغداد مین مکر وارتداد کا جال بچھا دیا تھا اس لیے حلاج مروا ڈالا گیا ابن خلکان کہتا ہے کہ اِس روایت کی صحت مین کلام ہے اِس لیے کہ یہ تینون ایک وقت مین جمع نہ تھے اگرچہ جنابی کا اور حلاج کا ایک عہد تھا اِس لیے اُن کا جمع ہونا ممکن ہے مگر یہ تحقیق نہین کہ یہ دونون جمع ہوئے اور باہم ملے بھی یا نہین۔ اور مراد جنابی سے ابو طاہر سلیمان بن ابو سعید حسن بن بہرام قرمطی رئیس قرامطہ ہے کتب تواریخ وغیرہ مین لکھا ہے کہ حلاج ساحر تھا اور سحر مین نہایت مہارت اور کمال رکھتا تھا اور عبداللہ بن ہلال کوفی کا شاگرد تھا اور وہ ابو خالد کابلی کا شاگرد تھا اور وہ ذرقانی یمامہ کا شاگرد تھا اور ذرقانی وہ شخص تھا جس نے سجاح بنت حارث بن سوید تمیمہ سے جادو سیکھا تھا یہ عورت کاہنہ تھی اور خاندان بنی عنبر سے تھی جو قبیلۂ بنی تمیم کی ایک شاخ ہے حضرت ابُوبکر کے عہد مین اس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا چنانچہ قبیلۂ بنی تمیم اور قبیلۂ تغلب اور قبیلۂ بنی ربیعہ کے لوگ اُس کے مرید ہو گئے تھے۔

حلاج زہد و تصوف ظاہر کرتا تھا کرامات دکھلاتا تھا گرمی کا میوہ سردی کے موسم مین سردی کا گرمی کے موسم مین لوگون کیواسطے موجود کرتا لوگ جو کچھ گھرون مین کھاتے اور کرتے اور جو کچھ اُن کے دلون مین ہوتا یہ بتا دیتا تھا اور اپنا ہاتھ ہوا مین پھیلا کر غیب سے درم پیدا کر دیتا جنپر یہ لکھا ہوتا قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور ان کا نام دراہم قدرت رکھا تھا لوگون کے خیالات اُسکی نسبت مختلف ہو گئے تھے بعض کہتے تھے اُس مین جزو الٰہی نے حلول کیا ہے بعض اُسے ولی جانتے تھے بعض کہتے تھے کہ وہ شعبدہ باز ساحر کاہن جھوٹا ہے حلاج برس روز تک مکے مین حجر اسود کے پاس رہا کبھی سائے مین نہین گیا دن بھر روزہ رکھتا شام کو پانی سے افطار کر کے تین نوالے روکھی روٹی کے کھاتا اِسکے سوا کچھ نہ کھاتا بغداد مین آیا تو حامد وزیر مقتدر عباسی سے لوگون نے بیان کیا کہ حلاج خدائی کا دعویٰ کرتا ہے اور کہتا ہے مین مردے کو زندہ کرتا ہون اور جن میری خدمت کرتے ہین اور جس چیز کے لیے مین کہتا ہون وہ اُسے میرے

Marfat.com

پاس سے آتے ہین اور ہین معجزات انبیا دکھلاتا ہون بہت سے لوگ اُسکے تابع ہوگئے
اور اُسکو خدا جاننے لگے اور ایک شخص نے بنی ہاشم مین سے دعوی کیا کہ حلاج
خدا ہے اور مین اُسکا نبی ہون وزیر نے ان لوگون کو بلاکر دریافت کیا تو سب نے
اقرار کیا کہ ہان ہم حلاج کو خدا جانتے ہین اور ہمین یقین ہے کہ وہ مردے کو زندہ
کرتا ہے اور جب حلاج کو بلاکر پوچھا تو وہ مکر گیا اور کہا کہ یہ لوگ جھوٹ بولتے ہین
اور مجھپر تہمت کرتے ہین مین دعویٰ خدائی کا نہین کرتا اور نہ پیغمبری کا دعوی کرتا ہون
مین بندہ خدا کا ہون اور نماز و روزہ اور خیرات کرتا رہتا ہون وزیر نے قاضی ابو عمرو اور
ابو جعفر اور فقہا کی ایک جماعت کو حاضر کیا اور اُسکے قتل کے بارے مین فتوی چاہا سب نے
کہا کہ جب تک ہمارے نزدیک اسکا دعویٰ کرنا خدائی کا ثابت اور متحقق نہوگا ہم اس کے
قتل کا حکم نہ دینگے ایک شخص نے جو بصرے کا رہنے والا تھا کہا کہ مین حلاج کے صاحبوں کو پہچانتا ہوں
کہ جو شہرون مین پھیلے ہوے ہین اور خلائق کو حلاج کی الوہیت کی طرف دعوت کرتے ہین
اور یہ بصری بھی اصحاب حلاج سے تھا مگر جبکہ اسکو معلوم ہوا کہ یہ ساحر ہے تو اُس کو
چھوڑ کر ابو علی ہارون بن عبد العزیز کاتب انباری کے پاس آکر بیان کیا کہ حلاج
نے اپنے کیش و مذہب کے موافق ایک کتاب لکھی ہے اور اُس زمانے مین حلاج سراے
سلطانی مین نصر حاجب کے پاس قید تھا اور حلاج کے دو نام تھے ایک حسین بن منصور
اور دوسرا احمد بن فارسی اور ایک خوبصورت لڑکی حلاج کے کسی مصاحب کی ایک
مدت سے سراے سلطانی مین حلاج کے پاس آمد و رفت رکھتی تھی اُس لڑکی کو
وزیر کے پاس لائے ابو القاسم زنجی کہتا ہے کہ مین اُس وقت وزیر کی خدمت مین
حاضر تھا اور ابو علی احمد بن نصر بھی حاضر تھا وہ لڑکی کمال فصیح اور خوش گو تھی وزیر نے
اُس سے حال پوچھا لڑکی نے کہا مجھے میرا باپ حلاج کے پاس لیگیا تھا حلاج نے
بہت سی چیزین مجھے دین اور کہا مین نے تجھکو اپنے بیٹے سلیمان کو کہ مجھے وہ سب
فرزندون سے زیادہ عزیز ہے دیا مگر شوہر و زن کے درمیان اُسوقت کوئی بات آئے
کہ جب تو اُس روز روزہ رکھے اور پچھلے دن مین کوٹھے پر جاکر خاکستر اور نمک مین

Marfat.com

بیٹھے اور پھر اُس سے تو روزہ کھولے اور بعد اُسکے میرے پاس آکر جو کچھ تو کہیگی مین تیری بات سنونگا اور اُس لڑکی نے یہ بھی کہا کہ ایک روز مین کوٹھے سے اُترتی تھی اور حلاج کی بیٹی میرے ساتھ تھی اور حلاج ہم سب سے پہلے کوٹھے سے نیچے اُترا تھا اور مجھے وہ دیکھتا تھا حلاج کی بیٹی نے مجھ سے کہا کہ تو میرے باپ کو سجدہ کر مین نے کہا کہ کیونکر دوسرے خدا کو سجدہ کرون حلاج نے کہا کہ وہ خدا آسمان کا ہے اور مین خدا زمین کا ہون اور مجھے آگے بلا کر اپنی جیب سے ایک ڈبہ مشک کا نکالکر دیا اور کہا کہ عورتون کو خوشبو کی طرف اکثر احتیاج ہوتی ہے اسکو لے اور اپنے کام مین لا اور پھر کہا کہ بوریے کا کونہ اُٹھا اور جو کچھ اُسکے نیچے ہو اُسکو لے مین نے بوریے کا کونہ اُٹھایا دیکھا تو تازہ سکے کی اشرفیون سے تمام گھر بھرا ہوا ہے یہ دیکھ کر مین مبہوت سی رہگئی۔ وزیر نے اُسکے اصحاب کو طلب کیا حمید اور سمری اور محمد بن علی قبائی ایک خواص حلاج کے گھر مین چھپے ہوے تھے اُس گھر مین سے ایک کتاب نکالکر لائے سونے سے لکھی ہوئی اور پارچہ دیبا مین لپٹی ہوئی تھی اور اُس مین اُسکے اصحاب کے نام بھی لکھے ہوئے تھے ایک اُن مین سے ابن کیسق تھا کہ وہ حلاج کا شاگرد تھا غرض کہ وزیر نے اصحاب حلاج کو تلاش کر کے کہا کہ یہ دو شخص حلاج کے داعی ہین کہ خراسان مین خلق کو حلاج کی طرف دعوت کرتے ہین اور حلاج کی کتاب مین کئی خط تھے کہ اِن دو شخصون نے حلاج کو بھیجے تھے اور اُنکے جواب مین حلاج کے خطوط بھی تھے جن مین حلاج نے اُن کو لکھا تھا کہ اِس طرح دعوت میری طرف لوگون کو کرنی چاہیے اور ہر شخص سے موافق اُسکی عقل کے کلام کرنا چاہیے اور جواب اُنکا ایسے رمز و کنایات مین لکھا تھا کہ بغیر اُس شخص کے جس نے لکھا اور جسکو لکھا اور کوئی نہین سمجھ سکتا تھا ابوالقاسم زنجی کہتا ہے کہ ایک روز مین اپنے باپ کے ساتھ وزیر کے پاس گیا وزیر اُٹھکر اُس طرف جدھر حلاج تھا گیا ہم بھی اُس طرف گئے اور ہارون بن عمر بھی حاضر تھا اور میرے باپ سے بات کرنے مین مشغول تھا کہ ایک غلام نے اُسکو اشارے سے بلایا ہارون اُٹھکر اُسکے پاس گیا اور تھوڑی دیر کے بعد لرزتا اور کانپتا خوفناک رنگ رو زرد آیا میرے باپ نے یہ حالت دیکھ کر پوچھا

Marfat.com

کہ خیر تو ہے اُسنے کہا کہ یہ غلام جسنے مجھے اشارے سے بلایا تھا حلاج پر محافظ ہے اور ہر روز اُسے کھانا پہونچایا کرتا ہے وہ کہتا ہے مین جو اس وقت اُسکے واسطے کھانا لیکر گیا تو دیکھا کہ سارا گھر زمین سے چھت تک اُسکے بدن سے بھرا ہوا ہے اور اتنی جگہ باقی نہین کہ مین کھانا اُسکے واسطے اُس گھر مین رکھون اور وہ غلام اِس قدر ڈرا ہے کہ بخار چڑھ آیا ہے وزیر نے اُس غلام کو بلایا اور پوچھا اُسنے سب حال بیان کیا وزیر نے کہا کہ تو علاج کے سحر سے ڈر گیا - وزیر کو حلاج کے قتل پر بڑا اصرار تھا اِس لیے اُس سے وزیر نے بہت بحث کی مگر کوئی بات اُسکے مُنہ سے ایسی نہ نکلی جو شرع اسلام کے خلاف سمجھی جاتی آخر کار اُس کتاب مین کئی ورق پائے جن مین مرقوم تھا جب مسلمان حج کا ارادہ کرے اور وہ اُس سے بن نہ پڑے تو اپنے مکان مین سے ایک کوٹھری پاک صاف منتخب کرلے اُسمین کوئی شخص نہ گھسے جب حج کے دن آئین تو یہ شخص اُس کا طواف کرکے جو کچھ حجاج عمل کرتے ہین وہ یہ بھی کرے پھر تیس یتیم اُس کوٹھری مین جمع کرکے اچھا کھانا جو اُس سے ہو سکے اُن کو کھلائے اور کپڑے پہنائے اور ہر ایک کو سات درم دیدے یہ شخص بمنزلے اُس شخص کے ہوگا جس نے حج کیا ہے وزیر نے یہ کتاب قاضی ابو عمرو کو سنوائی قاضی نے حلاج سے دریافت کیا کہ یہ تو نے کہا سے لکھا ہے اُسنے جواب دیا حسن بصری کی کتاب اخلاص سے قاضی کے مُنھ سے نکل گیا کہ اے حلال الدم[1] مین نے وہ کتاب مکہ مین پڑھی ہے اُس مین یہ کہان ہے وزیر نے قاضی کا یہ لفظ پکڑ لیا اور اصرار کرکے اُسکا خون مباح ہونے کا فتویٰ لکھا لیا جب حلاج کو خبر ہوئی کہ میرے قتل پر فتویٰ لیا گیا ہے تو بولا میرا خون تمکو حلال نہین میرا دین اسلام ہے اور مذہب سنت ہے اور میری اِس باب مین کتابین موجود ہین میرے خون سے درگذرو اور خدا سے ڈرو مگر وزیر نے حلاج کی ایک نہ سنی اور خلیفہ سے اجازت لیکر اُسی طرح عذاب کے ساتھ قتل کرایا۔

سید محمد بن جعفر مکی حسنی کہ چراغ دہلی کے خلیفہ ہین اور بحر المعانی اور بحر الانساب اُنکی تصنیفات سے ہین لکھتے ہین کہ ابن عربی صاحب فصوص کہتے ہین کہ حسین منصور حلاج کو تجلی ذات حاصل تھی اور افراد کا مقام رکھتا تھا لیکن مین کہتا ہون کہ اُسکو

[1] حلال الدم وہ جسکا مار ڈالنا حلال ہو بہار عجم ۱۲

تجلی ذات ہوتی تو ہرگز انا الحق نہ کہتا اور ایسا لفظ زبان پر نہ لاتا اسلیے کہ تجلی ذات
مین محویت ہوتی ہے اور محو کو کیا معلوم کہ مین کون ہون اور کیا ہون بعد اسکے کہا
مین کیا کرون کہ ابن عربی آج زندہ نہین ورنہ مین یہ اُن سے کہتا اور ضرور اپنی
بات کی داد پاتا شیخ فریدالدین عطار کہتے ہین کہ مجھے اِس سے تعجب ہے کہ درخت موسیٰ
سے تو انی انا اللہ کی آواز آئے اور درخت درمیان مین نہو پھر کیونکر روا نہین رکھتے کہ
منصور سے انا الحق کی آواز آئے اور منصور درمیان مین نہو مولانا جلال الدین رومی
نے اپنی وفات کے وقت مریدون سے کہا کہ میرے مرنے سے غمگین نہونا کہ منصور کے
نور نے ڈیڑھ سو برس کے بعد شیخ فریدالدین عطار کی روح پر تجلی کی تھی اور اُنکا مرشد
ہوا تھا لواقح الانوار فی طبقات الاخیار معروف بہ طبقات کبر اشعرانی مین حضرت
غوث اعظم کے حالات مین مذکور ہے کان رضی اللہ عنہ یقول عثر الحسین الحلاج
عثرۃ فلم یکن فی زمنہ من یاخذ بیدہ یعنی حضرت غوث اعظم فرمایا کرتے تھے
کہ حسین حلاج کو ایک قسم کی لغزش ہو گئی تھی کوئی ایسا شخص اُس زمانہ مین
نہ تھا جو حلاج کو سنبھال لیتا مجدد الف ثانی نے عوارف لدنیہ مین کہا ہے غلبہ حال
سے پہلے کفر اور اسلام مین تمیز نکرنا جس طرح اہل شریعت کے نزدیک کفر ہے اہل
حقیقت کے نزدیک بھی کفر ہے اگر کوئی اختلاف ہے تو غلبہ حال کی صورت مین ہے
اہل شریعت ایسے مغلوب الحال کو جو کفر و اسلام مین تمیز نکرتا ہو کافر جانتے ہین اور
اہل حقیقت کے نزدیک وہ کافر نہین یہی وجہ ہے کہ فقہا منصور حلاج کو کافر بتاتے ہین
اور اہل حقیقت تکفیر نہین کرتے تاہم یہ بھی اُسے ناقص جانتے ہین کاملین مین سے
نہین گنتے اور مسلمان حقیقی نہین سمجھتے منصور کا یہ شعر اِس مطلب پر گواہ ہے ؎

کفرت بدین اللہ والکفر واجب	لدی وعند المسلمین قبیح

یعنی مین نے دین الٰہی کے ساتھ کفر کیا اور کفر میرے نزدیک واجب ہے اور مسلمانون
کے نزدیک مذموم ہے حلاج کے حق مین ایک فرمان لعنت صاحب الزمان محمد بن حسن عسکری
کی طرف سے کتب امامیہ مین نقل کرتے ہین مولوی جامی نے نفحات الانس مین

Marfat.com

اور لواقح الانوار مین قطب شعرانی نے بیان کیا ہے کہ زیادہ تر مشایخ نے حسین کو رد کیا ہے کہتے ہین کہ اسکو تصوف سے کوئی لگاؤ نہین بعض مشایخ نے اسکو قبول کیا ہے چنانچہ ابو العباس بن عطا اور ابو عبد اللہ خفیف اور ابو القاسم نصرآبادی اور شبلی اور ابو العباس شریح اُسکے ماننے والون مین سے ہین اور یہ اُسکے قتل پر راضی نہین اور خواجہ جنید اور ابو القاسم قشیری بھی اُسکی صحت حال کے مقر ہین اور قشیری نے اپنے رسالے مین اُس کے تزکیے کی طرف اشارہ کیا ہے اور اُس کا عقیدہ اہلِ سنت کے مطابق بتایا ہے کشف المحجوب مین آیا ہے کہ حسین کو صوفیہ متاخرین نے قبول کیا ہے اور بعض صوفیہ متقدمین نے جو اسکو مہجور کیا ہے تو یہ اُسکی بیدینی کی وجہ سے نہین معاملے کا مہجور اصلی مہجور نہین ہوتا۔ شیخ ابو سعید ابو الخیر اور شیخ ابو القاسم گرگانی اور شیخ ابو علی فارمدی اور شیخ یوسف ہمدانی اُس کے حال مین متوقف ہین کہتے ہین کہ ہم نہین جانتے کہ حسین کی اُن باتون سے کیا مراد ہے اور شیخ الاسلام نے کہا ہے مین حسین بن منصور کو دو وجہ سے قبول نہین کرتا (۱) مشایخ سلف نے اُسے قبول نہین کیا (۲) اُسکے قبول کرنے مین دین اور شرع کی رعایت ملحوظ ہے مگر مین رد بھی نہین کرتا اور جو اُسے قبول کرتا ہو اُسے پسند کرتا ہون شیخ فرید الدین عطار تذکرۃ الاولیا مین کہتے ہین کہ حسین کو ساحر یا حلولی جاننا تحقیق کے خلاف ہے وہ پکا موحد تھا حسین منصور حلاج ساحر ایک اور شخص تھا جسنے بلخ مین اسکی تقلید کرکے ظہور کیا تھا اور وہ مارا گیا اس کا مذہب حلول تھا اور یہ منصور ولی کامل تھا شہر بیضا ملک فارس کا باشندہ تھا خواجہ عمر بن عثمان مکی کا مرید تھا خواجہ جنید اور خواجہ سہل بن عبد اللہ تستری وغیرہ کے ساتھ مدتون صحبت رکھی تھی

پانچوان مغیرِیّہ یہ لوگ یحییٰ بن ابی الشمیط الحمسی کی طرف منسوب ہین جو مختار کے لشکر کا ایک سردار تھا اسکو لشکر بصرہ پر امیر کردیا تھا وہ مصعب بن زبیر سے جنگ کرتا رہا اور مقام مذار مین مارا گیا اسکے نزدیک جعفر صادق کے بعد امامت اُن کے پانچون بیٹون کو پہونچی کہ اول اسماعیل امام ہوے پھر محمد پھر موسیٰ کاظم

پھر عبداللہ فطح پھر اسحاق اور محمد بن اسماعیل کی امامت کا منکر تو نہ تھا مگر یہ کہتا تھا وہ مر گئے ہین اور پھر دنیا مین نہین آئین گے اس فن کی بعض کتابون مین اسی طرح لکھا ہے لیکن بالاتفاق کتب تواریخ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ بصرے پر مختار کا تسلط نہین ہوا تھا بلکہ وہ عبداللہ بن زبیر کے قبض و تصرف مین تھا جنھون نے اوائل ۶۷ھ یا اواخر ۶۶ھ مین حرث بن ربیعہ کو حکومت بصرہ سے معزول کرکے اپنے بھائی مصعب کو سند گورنری مرحمت کی تھی اور اُنھون نے شرفاے کوفہ کی تحریک سے مختار پر چڑھائی کی مختار نے ایک چھوٹا سا لشکر مع اُن سردارون کے جو ابراہیم بن اشتر کے ہمراہ تھے ابن شمیط کے ساتھ مصعب کے مقابلے کو روانہ کیا مقام مدار مین طرفین نے صف آرائی کی مصعب کی فوج نے ابن شمیط کو سخت ہزیمت دی اور اُسکے تقریبًا کل ہمراہی جنگ مین کام آگئے۔

چھٹا برقعیہ یہ پیرو ہین محمد بن علی برقعی کے جسنے ۲۵۵ھ ہجری مین اہواز مین خروج کیا تھا اور اپنے آپ کو علویہ کی طرف منسوب کرکے امامت کا دعوے کیا اور علوی عین اور لام کے فتحون سے حضرت علیؓ کی اُس اولاد کو کہتے ہین جو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سوا اور کسی بی بی سے ہو حالانکہ یہ علوی نہ تھا بلکہ اس کی مان کے ساتھ ایک علوی نے نکاح کر لیا تھا اور اپنی مان کے ساتھ یہ بھی اُس علوی کے ہان آیا تھا اور یہین پرورش پائی تھی بصرہ اور اہواز کے بعض علاقون پر غالب آگیا اور ہزارون آدمیون کو اپنی بیعت مین لے لیا اور آخر کار معتضد خلیفۂ عباسی کے لشکر سے ۲۷۰ھ مین شکست کھا کر قید ہوا اور بغداد مین اُسکو معتضد نے سولی پر چڑھایا اور تمام شیعون کے فرقون مین اول جس نے تقیہ ترک کیا وہ یہی محمد بن علی برقعی ہے کہ برملا مذہب تشیع کو ظاہر کرنے لگا اور برقعی اور معتمد اور موفق کے درمیان مین خط و کتابت بھی اپنے عقائد کے پھیلانے اور اہل سنت و جماعت کا مذہب مٹانے مین رہا کرتی تھی اسکے ماننے والے معاد اور احکام شرائع کے منکر ہین اور نصوص کی تاویل کرتے ہین اور بعض انبیا کی نبوت کا بھی انکار کرتے ہین

Marfat.com

اور اُنپر لعنت کرنے کو واجب جانتے ہین۔
ساتوان جنابیہ یہ لوگ ابو سعید بن حسن بن بہرام جنابی کے متبع ہین اس شخص نے معتضد عباسی کے عہد مین خروج کیا اور بحرین کے تمام علاقے ہین اپنے اس مذہب کو رفتہ رفتہ پھیلا دیا کہ حضرا ور نشر اور معاویہ کی ساری باتین جھوٹے قصے ہین اور احکام شرع پر عمل کرنا نہ چاہیے بلکہ ایسے شخص کا قتل کرنا واجب ہے چنانچہ تیسری صدی مین ابو سعید جنابی موسم حج مین مکے مین بہت سی جمعیت لیکر چڑھ آیا اور تین ہزار حاجیون کو قتل کیا جب ۳۰۱ھ ہجری مین اپنے ایک خدمتگار کے ہاتھ سے حمام مین مارا گیا تو اُسکا بیٹا ابو طاہر سلیمان اُسکا قائم مقام ہوا اور ہجر اور احسا اور قطیف اور تمام ملک بحرین پر قابض و متصرف ہوگیا اور ۳۱۵ھ مین کوفے پر چڑھائی کی اور مقتدر عباسی کی سپاہ کو پسپا کرکے اُسے لوٹ لیا اور دریاے فرات کی طرف بہت سے شہر غارت کیے اور کام اُسکا بڑھتا رہا اور اُسنے مذہب باطنیہ کو رواج عظیم دیا اور ۳۱۷ھ مین موسم حج مین مکۂ معظمہ مین بہت سی جمعیت کے ساتھ آیا امیر مکہ ابن محلب اور اُس کے ساتھیون کو قتل کیا اور مسجد الحرام مین گھوڑے پر سوار ہوکر داخل ہوا اور شراب کا پیالہ ہاتھ مین تھا جسے وہان پیا اور اپنے گھوڑے کو سیٹی دی تو اُسنے مسجد مین پیشاب کردیا اور حاجیون کو بڑی بے دردی سے قتل کرا کر چاہ زمزم مین ڈلوا دیا اور باقی کو مسجد حرام مین دفن کرایا اور خانۂ کعبہ کا غلاف اُتروا کر اپنے یارون پر تقسیم کردیا اور دروازۂ کعبہ کو اُکھڑوا ڈالا اور میزاب کو بھی اُکھیڑنے کے لیے ایک آدمی کو چڑھایا کہ وہ گرکر مرگیا اور حجر اسود کو اُکھڑوا کر مقام ہجر کو لے گیا جو اُسکا دار الحکومت تھا اور وہان سنڈاسون مین ڈلوا دیا اور پھر اٹھوا کر رکھ لیا اور بائیس برس تک حجر اسود اُسکے پاس رہا یہانتک کہ ۳۳۹ھ مین خلیفہ عباسی مطیع للہ ابو القاسم مفضل بن مقتدر بن معتضد نے تیس ہزار دینار کو اُس سے خرید کے بدستور خانۂ کعبہ مین رکھوا دیا اور مطلب ان کا حجر اسود کے اُکھیڑنے سے یہ تھا کہ آدمی بد اعتقاد ہو جائین اور پھر کبھی یہان طواف کو نہ آئین ابو طاہر

Marfat.com

قرمطی نے یہانتک زور پکڑ لیا تھا کہ ۲۸۶ھ مین تمام بحرین اور یمامہ کا مالک ہو گیا اور تقیہ کو بالکل ترک کر دیا اور ان مین سے چھ شخصوں نے ابو سعید کے عہد سے ۳۷۵ھ تک حکمرانی کی۔

تنبیہ

یاد رہے کہ میمونیہ۔ خلفیہ۔ شمیطیہ۔ برقعیہ اور جنابیہ۔ ان پانچون فرقون کا شمار قرامطہ مین ہے اور تمام فرقون کو باطنیہ بھی کہتے ہین اس لیے کہ ان کا زعم یہ ہے کہ قرآن کا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی ہے اور مراد باطن قرآن ہے اور اسی پر یہ عمل کرتے ہین اور ان کے زعم مین ظاہر قرآن جو لغت سے مفہوم ہوتا ہے عمل کے قابل نہین ہے بلکہ ہر ایک کار شرعی کا مقصود باطن ہے نہ ظاہر مثلاً روزے کا باطن یہ ہے کہ مذہب کو مخفی رکھے اور حج کا باطن امام کے پاس پہونچنا ہے اور نماز کا باطن امام کی فرمانبرداری ہے اسی لیے امام مالک بن انس نے کہا ہے کہ فرقۂ باطنیہ کی توبہ مقبول نہین اسلیے کہ شاید ان کی توبہ کا بھی باطن ہو اور باطنیہ تمام باتون کی تاویل کرتے ہین اور کہتے ہین ہر ظاہر کا باطن ہے اور وہ باطن اُس ظاہر کا مصدر ہے اور وہ ظاہر اُس باطن کا مظہر ہے اور کوئی ظاہر نہین جس کا باطن نہو ورنہ وہ فی الحقیقت کچھ بھی نہین اور کوئی باطن نہین جسکا ظاہر نہین ورنہ وہ خیالی ہے اللہ نے عالم ظاہر و باطن پیدا کیئے ہین عالم باطن عالم ارواح و نفوس و عقول ہین اور عالم ظاہر عالم اجسام علوی و سفلی و اعراض ہین امام عالم باطن کا حاکم ہوتا ہے کسی کو بغیر اُسکی تعلیم کے عالم بالا تک رسائی نہین اور نبی عالم ظاہر اور شریعت کا حاکم ہوتا ہے جس کی طرف لوگ محتاج ہوتے ہین اور یہ کام سوا نبی کے تمام نہین ہوتا اور نہ شریعت کا ایک ظاہر ہوتا ہے جسے تنزیل کہتے ہین اور ایک باطن ہوتا ہے جسے تاویل بولتے ہین اور زمانہ نبی یا شریعت سے خالی نہین ہوتا اسی طرح امام سے یا اُس کی دعوت سے خالی نہین ہوتا اور دعوت کبھی مخفی ہوتی ہے اگرچہ امام ظاہر ہو اور کبھی دعوت ظاہر ہوتی ہے اگرچہ امام مخفی ہو جس طرح نبی کو معجزۂ قولی و فعلی سے جانتے ہین اسی طرح امام کو دعوت اور دعوے سے جانتے ہین اور اللہ کو بغیر امام کے نہین

Marfat.com

پہچان سکتے اور امام کا ہر زمانے مین موجود ہونا ضرور ہے ظاہر ہو یا مستور جس طرح کوئی
وقت روشنی روز یا تاریکی شب سے خالی نہین ہوتا اور اصول اعتقاد مین یہ سارے
باطنیہ مخالف نہین البتہ بعض فروع مین باہم مخالفت کرتے ہین اور باطنیہ خاص
اِس باب مین کہ نصوص قرآن وحدیث ظاہر پر محمول نہین منصوریہ اور خطابیہ کے
خوشہ چین ہین جنکا ذکر غلاۃ شیعہ مین ہو چکا ارشاد مین ابوالمعانی نے کہا ہے کہ
باطنیہ کی راے یہ ہے کہ صفات مین سے کسی صفت کے ساتھ خدا اور مخلوق کو
مشترک جاننا اشتباہ کا موجب ہے اس لیے باری تعالیٰ کو صفت وجود کے ساتھ بھی
موصوف نکرنا چاہیے یعنی موجود نہ ماننا چاہیے بلکہ یون سمجھنا چاہیے کہ وہ معدوم نہین ہو
اور نہ اُسکو عالم اور قادر اور حی کہنا چاہیے بلکہ یون کہنا چاہیے کہ وہ عاجز نہین جاہل
نہین میت نہین - اور ابن خلدون نے اپنی تاریخ مین اسماعیلیہ کے باطنیہ کہلائے
جانے کی یہ وجہ لکھی ہے کہ یہ امام باطن یعنی امام مستور کے قائل ہین مگر صرف یہی
وجہ نہین اِس لیے کہ ایسے تو امام باطن کے قائل شیعہ کے بہت سے فرقے ہین پھر خاص
انہی کے باطنیہ مشہور ہونے کی کیا وجہ ہے انکی وجہ تسمیہ مین صحیح قول وہی ہو جو مشہور ہی
بعض کتب مین لکھا ہے کہ فرقۂ باطنیہ حکیم بندقلیس یونانی کے فلسفے کا ماہر تھا اس حکیم کا
فلسفہ بعض ایسے نکات اور رموز پر شامل ہے کہ اُن پر کسی کو بہت کم عبور ہو سکتا ہے
قرطبۂ اندلس کا نامور عالم محمد بن عبداللہ بن مرہ جبلی باطنی بندقلیس کے فلسفے سے
اُنس رکھتا تھا اور اُس کا درس دینے مین خوب مشاق تھا فرقۂ باطنیہ کا فلسفہ اسی
بندقلیس کے فلسفے سے ماخوذ ہے بندقلیس پہلا شخص ہے جس نے یہ بات کہی کہ خدا ے تعالیٰ
کے تمام اسماے صفات کے معانی ہر پھر کر ایک ہی مرکز یعنی اسم ذات واجب تعالیٰ
ہی طرف راجع ہوتے ہین مثلاً خداے پاک کو عالم جواد اور قادر کہنے کا یہ مطلب نہین
کہ اُسکی ذات بے مثال ان معانی سے ہر ایک کے ساتھ الگ الگ متاثر ہوتی ہی
بلکہ وہ ذات پاک حقیقی واحد ہے جو بخلاف تمام دیگر موجودات کے کسی طرح بھی
کثرت کو قبول نہین کرتی دنیا کی تمام واحد اور مفرد چیزین خود اپنے معانی کے اعتبار سے

یا اپنے اجزا اور نظائر کے لحاظ سے کثرت اور تعداد کو قبول کر سکتی ہین لیکن ذات باری اس نقص سے بری اور منزہ ہے۔

آٹھوان مہدویہ یہ لوگ اِس بات کے قائل ہین کہ عبداللہ جنھون نے اپنا لقب **مہدی** رکھا تھا امام ہین اور یہ مہدی اپنے آپ کو حضرت اسماعیل بن حضرت جعفر صادق کی اولاد سے بتاتے تھے اور اپنے تابعین کا مہدویہ نام [illegible] کیا تھا اور امامت کا دعوے کرتے تھے اِسی لیے انکا خاندان اسماعیلیہ بھی کہلاتا ہے فرقۂ مہدویہ کا یہ عقیدہ تھا یہ عبداللہ مہدی موعود ہین اور دلیل اس بات پر پیغمبر علیہ السلام کی یہ حدیث بیان کرتے تھے علے راس ثلثمأۃ تطلع الشمس من مغربہا یعنی تیسری صدی کے سر پر آفتاب مغرب سے طلوع کریگا اور کہتے تھے کہ اِس حدیث مین آفتاب سے مراد عبداللہ مہدی ہین اور مغرب سے مراد ملک مغرب ہے تاریخ فرشتہ مین لکھا ہے کہ ایک شیعہ کا قول ہے کہ مہدی مغربی کی ولادت ۲۶۰ھ ہجری مین ہوئی تھی اور محمد بن حسن عسکری بقول اثنا عشریہ سر من رائے عرف سامرہ مین ۲۵۵ھ ہجری مین پیدا ہوئے تھے پس اس حدیث کی صحت کی تقدیر پر لفظ شمس سے محمد بن حسن عسکری مراد ہین۔ یافعی کی روایت کے مطابق مہدی نے ۲۹۹ھ ہجری مین بلاد افریقہ مین خروج کیا تھا اور تاریخ ابوالفدا مین لکھا ہے کہ ائمۂ مہدویہ کی سلطنت کی ابتدا افریقہ مین ۲۹۶ھ ہجری سے ہوئی ہے اِن مین سے پہلے جس شخص نے ملک گیری کی وہ ابو محمد عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن میمون بن محمد بن اسمٰعیل بن جعفر بن محمد بن علی بن بن حسین بن علی بن ابی طالب ہے اور بعض کتابون مین اُنکا سلسلہ یون ملایا ہے عبداللہ بن احمد بن اسماعیل ثانی بن محمد بن اسماعیل بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب بعض کہتے ہین کہ ابو محمد عبداللہ مہدی بیٹے تھے محمد کے جنھین حبیب کہتے ہین اور حبیب کا نسب نامہ یون ہے محمد حبیب بن جعفر بن محمد بن اسماعیل بن جعفر صادق اور بعض نے یون لکھا ہے عبداللہ مہدی بن جعفر بن حسن بن محمد بن جعفر شاعر بن محمد بن اسماعیل بن جعفر صادق تاریخ فرشتہ مین لکھا ہے

Marfat.com

کہ مہدی مغربی کی نسبت امام جعفر صادق تک روایت مشہورہ کے مطابق اس طرح ہی عبداللہ بن رضا بن تقی قاسم بن دفی احمد بن رضا محمد بن اسماعیل بن امام جعفر صادق بعض مورخ ایسے بھی ہین جنھون سنے مہدی کا نام عبداللہ کی جگہہ محمد لکھا ہے اور سلسلہ نسب یون بتایا ہے (۱) بقول عیون التواریخ مولفۂ ابوطالب علی بغدادی مہدی محمد بن رضا عبداللہ بن تقی قاسم بن ولی احمد بن وصی محمد بن اسماعیل بن جعفر صادق اور حمداللہ مستوفی نے بھی تاریخ گزیدہ مین یون ہی لکھا ہے مگر لفظ دلی احمد کی جگہہ دفی احمد واقع ہے (۲) بقول مرآت عالم ابوالقاسم محمد بن عبداللہ بن قاسم بن احمد بن محمد بن اسماعیل بن جعفر صادق - اور جمہرۃ النسب مین لکھا ہے کہ مہدی سنے ایک بار یہ دعوی کیا تھا کہ مین حسن بعیض بن جعفر بن محمد بن اسماعیل بن امام جعفر صادق کا بھائی ہون اور دوبارہ یہ بیان کیا کہ حسین بن محمد بن اسماعیل بن جعفر صادق کا بیٹا ہون حالانکہ محمد کا بیٹا حسین کوئی نہین۔

علما کو ان کی نسب کی صحت مین بڑا اختلاف ہے جو لوگ ان کی امامت کے مقرہین وہ کہتے ہین کہ نسب ان کا صحیح ہے اور وہ بلاشبہہ سید علوی فاطمی ہین اور بہت سے علماے علوی بھی کہ نسب نامون کے بڑے واقف کار تھے اس بات کی تصدیق کرتے ہین اور شریف رضی نے بھی ان کی سیادت کی نہایت شد و مد سے تصدیق کی ہے مگر بعض علما کہتے ہین کہ یہ نسب نامہ بالکل غلط ہے اس لیے کہ اسماعیل بن جعفر اپنے باپ کے سامنے مدینے مین مر گئے اور اسماعیل کے بیٹے محمد حضرت جعفر صادق کے ہمراہ بغداد مین آئے اور وہان لاولد فوت ہوئے عمدۃ الطالب مین لکھا ہے کہ محمد بن اسماعیل بن جعفر صادق اپنے چچا موسی کاظم کے ساتھ رہتے تھے اور موسیٰ کاظم سے درپردہ مخالفت رکھتے تھے جب ہارون الرشید حجاز مین آیا تو انھون نے اپنے

حجا کی اُس سے چغلی کھائی رشید نے موسی کاظم کو قید کر دیا جہان اُنکا انتقال ہوا محمد بن
اسماعیل رشید کے ہمراہ عراق کو چلے گئے بغداد مین انتقال کیا موسی کاظم نے اُنکے
حق مین بددعا کی تھی محمد بن اسماعیل بن جعفر صادق کے بعد دو فرزند باقی رہے تھے
اسماعیل ثانی اور جعفر شاعر اسی جعفر شاعر کی اولاد سے خلفاے مصر ہین مگر عباسیون
نے اُن کے نسب کے بطلان پر بڑا زور دیا تھا اور اُن کے اعتقادات فاسدہ نے
اِسکو اور قوت دیدی - تاریخ فرشتہ مین بعض تواریخ کے حوالے سے لکھا ہے کہ محمد بن
اسماعیل اپنے دادا جعفر صادق کے عہد مین رے کی طرف گئے تھے محمد آباد رے اُنکی
طرف منسوب ہے اُنکی اولاد زیادہ ہوئی قندھار - خراسان - اور سندھ کی طرف جا کر آباد
ہو گئے - ملک مغرب کے نسب نامے جاننے والے کہتے ہین کہ مہدی عبداللہ بن سالم بصری
کی اولاد سے ہین اور اُنکا باپ بصرے مین نان بائی کی دوکان کیا کرتا تھا اور عراق
کے نسب نامے جاننے والے کہتے ہین کہ وہ یہودی کی نسل سے ہین اور اُن کا نام
عبداللہ نہین بلکہ سعید نام ہے اور وہ بیٹے تھے احمد بن عبداللہ قداح بن میمون
بن دیصان کے **دیصانیہ**[1] اسی دیصان کی طرف منسوب ہے اور بعضون نے
عبداللہ بن محمد بن عبداللہ قداح بیان کیا ہے اور بعضون نے سعید بن حسین بن محمد
بن احمد بن عبداللہ قداح یہ حسین جب مقام سلمیہ علاقہ حمص مین گئے تو ایک
یہودن کے حسن و جمال کا ذکر اُن کے سامنے ہوا اور شوہر اُسکا جو لہار تھا مر چکا تھا
حسین نے اُس سے نکاح کر لیا اُس عورت کے ایک لڑکا پہلے شوہر لہار سے تھا
حسین اُس لڑکے کو بہت چاہنے لگے اور اُسکی تعلیم مین بڑی کوشش کی چونکہ
حسین لاولد تھے تو اُسی کے واسطے وصیت کی اور اُسے دعوت کے اسرار سکھا ے
اور سارا مال اور کل علامات اُسے دیدین پھر اُسنے بڑی ترقی پکڑی اور عبداللہ مہدی
کے نام سے شہرت حاصل کی - المعرب فی اخبار المغرب مطبوعہ شہر لیڈن کے صفحہ ۱۵۷
مین مذکور ہے کہ قاسم بن طبا طبا علوی کہتے ہین کہ قسم ہے خداے پاک کی کہ عبداللہ
ہم مین سے نہین ربیع الثانی ۴۰۲ھ ہجری مین قادر باللہ خلیفہ بغداد کے حکم سے

[1] دیصانیہ بکسر دال مہملہ و سکون یاے مثناۃ تحتانی و صاد مہملہ بعد اُسکے الف اور نون اور یاے نسبت ۱۲

Marfat.com

ایک محضر لکھا گیا جسپر علویین اور قضاۃ اور جماعت فضلا اور ابو عبداللہ بن نعمان فقیہ شیعہ کا نام لکھا گیا اِس محضر کا مضمون یہ تھا کہ یہ وہ محضر ہے جسپر گواہان حاشیہ نے اس بات کی گواہی دی ہے کہ معد بن اسماعیل بن عبدالرحمن بن سعید منسوب ہے دیصان کی طرف جو فرقۂ دیصانیہ کا سرغنہ ہے اور یہ بدمذہب یعنی منصور بن نزار جسکا لقب حاکم ہے معد کا پوتا ہے اور معد اسماعیل کا بیٹا ہے اور وہ عبدالرحمن بن سعید کا اور یہ لوگ خارج از نسب ہین ان کو ولاد علی بن ابی طالب کے نسب مین کچھ دخل نہین ہے یہ لوگ جھوٹا دعوی کرتے ہین کہ ہم علی بن ابی طالب کی اولاد سے ہین اور یہ بدمذہب لوگ مع اپنے بزرگون کے جو انسے پہلے گذرے ہین کافر اور فاسق اور ملحد اور زندیق اور غیر مسلم تھے ہمیشہ اسلام سے انکار کرتے رہے ہین اِن لوگون نے زنا کو مباح کردیا شراب نوشی جائز بنادی انبیا کو گالیان دیتے ہین اور خدائی کا دعوی کرتے ہین (انتہی) اور مقاتل نے اُن کے سلسلۂ نسب کی نسبت کہا ہے کہ وہ عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن بصری ہین اور نجم الجمان مین ابن قطان نے کہا ہے کہ بعض مورخین کا قول ہے کہ جعفر بن علی کی ایک کنیز تھی ایک شخص کے ساتھ جو قرمطی یا یہودی تھا اُس کی آشنائی ہوگئی اُس عورت نے بہت سا مال اُس مرد کو دیدیا اور اپنے مالک کو مار ڈالا اُس مرد سے اُس کنیز کے ایک بیٹا پیدا ہوا جو ان عبداللہ مہدی کا دادا ہے اور حلی نے خلاصہ مین لکھا ہے کہ عبداللہ قداح بن میمون بن اسود بنی مخزوم کا آزاد غلام تھا اور تیر بنایا کرتا تھا اسلیے قداح کہلاتا ہے اُس کا باپ امام محمد باقر اور امام جعفر صادق سے روایت کرتا ہے اور وہ خود بھی حضرت جعفر صادق سے راوی ہے اور کتاب نجاشی مین مذکور ہے کہ اُسکی تصنیف سے دو کتابین ہین ایک مین حضرت پیغمبر کی بعثت کے اخبار مذکور ہین دوسری مین صفت جنت و دوزخ کا حال لکھا ہے اور انساب سمعانی مین آیا ہے کہ میمون جعفر صادق کا غلام تھا اور عبداللہ اُسکا بیٹا محمد بن اسمٰعیل بن جعفر کے ساتھ مکتب مین رہتا تھا جب محمد نے وفات پائی تو حضرت اسماعیل کی خدمت مین رہنے لگا اور جب اسماعیل نے بھی

Marfat.com

وفات پائی تو اُسنے دعوی کیا کہ مین اسماعیل کا بیٹا ہون حالانکہ وہ میمون کا بیٹا تھا مورخین عبد اللہ قداح ابن میمون کے باب مین بڑی قیل وقال کرتے ہین تاریخ فرشتہ مین مذکور ہے کہ سیادت علویہ مصر کی مورخین اور نسابین کے اعتبار سے مشکوک ہے مگر حضرت رسالت پناہ نے عالم رویا مین برہان نظام شاہ سے کہا تھا کہ میرا فرزند شاہ طاہر جو کچھ تجھ سے کہتا ہے اُسپر عمل کر ایسی خواب اِس حدیث کے بموجب (من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطان لا یتمثل فی صورتی یعنی جس شخص نے مجھکو خواب مین دیکھا تو تحقیق اُسنے مجھی کو دیکھا اس لیے کہ شیطان میری صورت مین نہین بن سکتا (ایضاً) من رانی فقد رای الحق یعنی جس نے مجھکو دیکھا تو تحقیق حق دیکھا یعنی اس کا خواب سچا ہے اُسنے مجھی کو دیکھا ہے نہ غیر میرے کو) شیطانی نہین ہوسکتی اس سے یقین ہے کہ سادات اسماعیلیہ صحیح النسب ہین کیونکہ یہ شاہ طاہر عبد اللہ مہدی کی اولاد سے ہے اوائل دولت اسماعیلیہ مین شاہ طاہر کے آبا و اجداد مین سے ایک عالم و فاضل شخص ترک دنیا کرکے درویشی کے زمرے مین آگیا تھا اور مذہب اثنا عشری اختیار کر لیا تھا اور اپنے دادا اسماعیل کی امامت کا منکر تھا مگر تمام حالات لکھنے کے بعد تاریخ فرشتہ کا مولف کہتا ہے کہ یہ خواب کا قصہ بالکل بے بنیاد ہے شیعون نے اپنے مذہب کے جاری اور رائج کرنے کے لئے گھڑ لیا ہوگا جیسا کہ اُن کی عادت ہے تاریخ ابو الفدا مین مرقوم ہے کہ میمون بن دیصان نے میزان نام ایک کتاب زندیقون کی تائید مین لکھی ہے اور لوگون کے سامنے یہ ظاہر کیا کرتا کہ مین آل نبی کا شیعہ ہون میمون کے بیٹا پیدا ہوا اس کا نام عبد اللہ رکھا اور چونکہ عبد اللہ آنکھین بنایا کرتا تھا اس لیے اُسے قداح[لہ] کہتے تھے میمون نے عبد اللہ قداح کو پختہ کار کر دیا اور دعوت کے طریقے سکھا دیے اور وہ اسرار بتا دیے جو آل نبی کے ساتھ نسب ملانے مین کار آمد تھے پھر عبد اللہ اصفہان کی طرف سے اہواز اور بصرہ اور سلمیہ مین آیا لوگونکو تشیع اور اہل بیت کی طرف بلانے لگا اُسکے انتقال کے بعد احمد یا محمد نام اُسکا بیٹا قائم مقام ہوا اور اُسنے رستم بن حسین بن حوشب بن زادان نجار کوفی کو یمن کی طرف بھیجا کہ وہ لوگون کو اس کے مذہب کی طرف دعوت کرے اور پھر ایک شخص ابو عبد اللہ شیعی جس کا نام

لہ ونشا لمیمون بن دیصان ولد فقال له عبد الله قداح لانه کان یعالج العیون ویقدحها ۱۲ تاریخ ابوالفدا

Marfat.com

حسین بن احمد بن محمد بن زکریا ہے کوفے کی طرف کا رہنے والا اُسے ملگیا ابن حوشب نے
اسکو بہت ساماال واسباب دیکر رعایاے مغرب کو مذہب مہدویہ کی طرف دعوت کے
لیے بھیجا اگرچہ ابھی تک اس مذہب کا نام مہدویہ نہین ہوا تھا مگر در اصل بنیاد اِس
مذہب کی اِسی وقت سے سمجھنا چاہیے اسلیے کہ جب محمد نے سلمیہ مین انتقال کیا اور اپنے
بیٹے عبداللہ کے واسطے خلافت ونیابت کی وصیت کردی اور دعاۃ کا حال وپتا بتادیا
تو عبداللہ نے اپنا لقب مہدی باللہ رکھا اِسی لیے اُن کی اولاد **بنو مہدی** کہلاتی ہی
جب مکتفی باللہ خلیفہ عباسی کو اُن کا حال معلوم ہوا تو اپنے حضور مین طلب کیا
ابو محمد عبداللہ مہدی اور اُن کے بیٹے ابوالقاسم جنھون نے بعد عبداللہ کے اپنا
لقب قائم بامر اللہ رکھا تھا دونون سوداگرون کے بھیس مین مصر ہوتے ہوئے افریقہ
مین طرابلس الغرب کی طرف بھاگ گئے زیادۃ اللہ فرمان رواے افریقہ کو جو آخری
بادشاہ بنی اغلب کا تھا اُن کی تلاش تھی جا بجا حاکمان ضلع کو اُن کی گرفتاری
کے لیے حکم بھیجدئے تھے مہدی سجلماسہ مین جاکر ٹھہرے یسع بن مدرار یہان کا حاکم
تھا مہدی نے یہان یہ ظاہر کیا کہ مین ایک سوداگر ہون اور تجارت کی غرض سے
یہان آیا ہوا ہون اِس عرصے مین یسع کے نام زیادۃ اللہ کا خط پہونچا کہ یہ وہی
شخص ہے جسکی طرف ابو عبداللہ شیعی دعوت کرتا تھا یسع نے مہدی کو قید کرلیا مگر
ابو عبداللہ شیعی نے افریقہ مین ایسے ہاتھ پانون پھیلائے کہ زیادۃ اللہ کی قوت
بربادی کے قریب پہونچ گئی اور ابو عبداللہ شیعی وہان قابض ہوگیا اور ابو عبداللہ
شیعی ماہ رمضان ۲۹۶ھ ہجری مین رقادہ سے سجلماسہ کو گیا جب اُس کے قریب پہونچا
تو یسع نے اُسکا مقابلہ کیا مگر اپنے آپ کو کمزور پاکر شب مین مقابلے سے بھاگ گیا ابو عبداللہ
شیعی نے سجلماسہ مین داخل ہوکر مہدی اور اُن کے بیٹے کو قیدخانے سے نکالا اور
دونون کو سوار کراکے لیچلا اور قبائل کے تمام سردار اُن کے آگے چلتے تھے ابو عبداللہ
مہدی کی طرف اشارہ کرکے کہتا تھا کہ تمھارے مولا یہ ہین مہدی شدت خوشی
سے روتے تھے یہانتک کہ اُس خاص خیمے مین جو اُن کے لیے کھڑا کیا گیا تھا پہونچے

Marfat.com

اور یہان یسع حاکم سجلماسہ کو اپنے سامنے بلاکر قتل کیا مہدی چالیس دن سجلماسہ مین ٹھہر کر افریقہ کو گئے ۲۹۷ھ مین رقادہ پہونچے وہان دفترون کو ترتیب دیا اور مال جمع کیا اور شہرون مین حاکم اپنی طرف سے روانہ کیے ۳۰۰ھ مین مہدی سارے افریقہ کے شہرون کے مالک ہوگئے اور خلفاے عباسیہ کی حکومت سے وہ ملک نکل گیا صناجۃ الطرب مین لکھا ہے کہ مہدی اور اُن کے جانشینون نے اپنے پھریرون کا رنگ سفید رکھا تھا۔

جس طرح مہدی کی نسبت مین امام جعفر صادق کی طرف مختلف روایتین ہین اسی طرح ان کے اپنے نام اور اِن کے بیٹے قائم کے نام مین بھی اختلاف ہے تاریخ ابوالفدا اور جنات الفردوس مین مہدی کا نام صاف **عبید اللہ** اور کنیت **ابو محمد** مندرج ہے اور اُن کے بیٹے قائم کا نام **محمد** اور کنیت **ابو القاسم** لکھی ہے اور لفظ عُبید عین کے ضم اور باے موحدہ کے فتح سے عبد کی تصغیر ہو اور **عبد اللہ** بھی کتابون مین لکھا ہے اور اس صورت مین لفظ عبد مکبّر ہے نہ مُصغّر اور بوہرون کے درود وظائف اور دعاؤن کے کلمات مین صاف عبد اللہ ہے کہ مکبّر ہے نہ عبید اللہ جو مصغر ہے۔ مرآت عالم روضتہ الصفا حبیب السیر اور تاریخ گزیدہ مین مہدی کا نام محمد اور کنیت ابوالقاسم تحریر کی ہے اور اُن کے بیٹے قائم بامر اللہ کا نام احمد بیان کیا ہے اور پھر یون کہا ہے کہ اسماعیلیہ مین سے جس نے اول ظہور کیا اور صاحب ملک وحکومت ہوا وہ ابوالقاسم محمد بن عبد اللہ ہین اُن کو مہدی کہتے تھے ۳۲۲ھ ہجری مین مہدیہ مین انھون نے انتقال کیا اُن کے بعد جانشین اُن کے القائم بامر اللہ احمد ہوے جو اُن کے بیٹے تھے مگر یہ اقوال صحت سے عاری ہین۔

مختصر یہ کہ جبکہ مہدی کی بادشاہت جم گئی تو تمام معاملات سلطنت کو بذات خود انجام دینے لگے ابو عبد اللہ شیعی اور اُسکے بھائی ابو العباس کو بیدخل کردیا چونکہ ترک عادت بلا سے سخت ہے یہ امر اُنکو ناگوار ہوا ابوالعباس اپنے بھائی کو ملامت کرتا تھا اور کہتا تھا کہ تو نے بادشاہت اپنے ہاتھ سے نکال کر غیر کو سونپ دی ابو عبد اللہ شیعی بھائی کو

Marfat.com

سمجھاتا تھا کہ ایسی بات مُنہ سے مت نکال یہانتک کہ مہدی کو خبر لگی کہ وہ سرداران قبائل سے یہ کہتا ہے کہ یہ مہدی وہ مہدی نہین ہے جس کی طرف ہمنے تمھین بُلایا تھا مہدی نے دونون کو اپنے پاس بلاکر ۲۹۶ھ ہجری مین اور بقولے ۲۹۷ھ ہجری مین قتل کرڈالا ۳۰۳ھ ہجری مین مہدی نے افریقہ مین کنارۂ دریا پر ایک شہر آباد کرکے اسکا نام مہدیہ[۱] رکھا اور اُسکو اپنا دارالسلطنت بنایا خلفاے مصر کے مورث اعلیٰ یہی ہین بلاد افریقہ مین اِن خلفا کی حکومت نے بڑی قوت پکڑی مذہب اسماعیلیہ کو برملا جاری کرنے لگے اُن کے داعی زمین مصر کی طرف پھیل گئے ایک خلق کثیر نے اُن کی دعوت قبول کی پھر معزلدین اللہ ابو تمیم معد بن اسماعیل منصور بن قائم محمد بن مہدی عبداللہ ۳۵۸ھ ہجری مین ابوحسین جوہر اپنے والد کے غلام کی کوشش سے بعد وفات کافور اخشیدی والی مصر کے مصر کے مالک بن بیٹھے جہان جوہر نے قاہرہ آباد کیا اور اپنا لشکر شام کی طرف روانہ کیا تمام ملک افریقہ و مصر و بلاد شام مین بھی یہ مذہب پھیل گیا مگر ۳۴۳ھ ہجری سے انکا قبضہ افریقہ سے اُٹھ گیا وہان جو ان کی طرف سے حاکم تھے وہ خود مختار ہو گئے مصر ان کے قبضے مین رہا معز نے ۳۶۱ھ ہجری مین دارالحکومت افریقہ سے مصر مین بدلا تھا۔ اِن کی سلطنت کو **دولت عبیدیہ** اور **عبیدی** اور عبیدیئین کہا کرتے ہین اور **دولت اسماعیلیہ** بھی انھین سے عبارت ہے اور اُنکے طرفداران کے خاندان کو **علوی فاطمی** جانتے ہین۔ سیوطی نے رسالۂ زینبیہ مین لکھا ہے کہ صدر اول مین لفظ **شریف** کا اطلاق ہر ایک اُس آدمی پر ہوتا تھا جو اہل بیت سے تھا خواہ حسنی ہوتا یا حسینی یا علوی یا محمد بن حنفیہ کی اولاد سے یا حضرت علی کے دوسرے بیٹون کی اولاد سے یا جعفری یا عقیلی یا عباسی جبکہ فاطمیون کا مصر پر قبضہ ہوا تو اُنھون نے فقط اولاد امام حسن و حسین پر استعمال اس لفظ کا مقصور کردیا انتہی ملخصًا اور حافظ ابن حجر نے کتاب القاب مین لکھا ہے کہ بغداد مین ہر عباسی اور مصر مین ہر علوی لفظ شریف کے ساتھ ملقب تھا تاریخ ابوالفدا مین مرقوم ہے کہ قاضی ابوبکر باقلانی کہتے ہین کہ عبداللہ الملقب بہ مہدی باطنیہ کا عقیدہ

[۱] مہدیہ کا ذکر سلطنت ترکی میں صفحہ ۵۲۵ جز ۱ سے ۱۱۲ میں آیا ہے

Marfat.com

رکھتے تھے دین اسلام کی بربادی کے بڑے درپے تھے علما کو قتل کراتے تھے تاکہ اُن کی مخالفت پر لوگون کو وعظ و نصیحت نکوین اور اُن کی اولاد بھی اسی عادت کی نکلی زناکاری اور مے نوشی کو مباح کر دیا تھا اور بیان المعرب مین لکھا ہے کہ قاضی ابوبکر باقلانی کہتے ہین کہ عبداللہ مہدی قرامطہ مین سے ہین اور یہ مذہب اور نسب اُن کے لئے ابوعبداللہ شیعی نے اختراع کیا ہے مہدی موصوف ہمیشہ اصحاب و ازواج رسالت مآب کی ہجو کیا کرتے تھے سواے حضرت علی اور مقداد بن اسود اور سلمان فارسی اور ابوذر غفاری کے اور کہتے تھے کہ سرور عالم کی رحلت کے بعد یہ تمام لوگ مرتد ہو گئے تھے سواے اُن پانچ صحابیون کے۔ اور فقہا کو حکم دیدیا تھا کہ سوا اُس مذہب کے جو انکا جاری کیا ہوا تھا دوسرے مذہب پر فتوی ندین اُن کا مذہب یہ تھا کہ بیٹی پوری میراث کی وارث ہو جاتی ہے اور طلاق بائنہ سے عدت ساقط ہو جاتی ہے۔ تاریخ فرشتہ مین تاریخ جہان کشا کے حوالے سے لکھا ہے کہ اسماعیلیہ کے دو پیشوا تھے ایک کو میمون قداح کہتے تھے اور دوسرے کو عبداللہ بن میمون یہ عبداللہ کوفہ اور عراق کو گئے اور اُن کا بیٹا ہمراہ تھا اور وہان کے لوگون کے سامنے ظاہر کیا کہ مین امام کا داعی ہون اور امام جلدی ظاہر ہوا چاہتے ہین اور ایک شخص کو جسکا نام ابوالقاسم تھا یمن مین دعوت کے لئے بھیجا اہل یمن نے دعوت قبول کی اور ایک شخص کو جو ابوعبداللہ شیعی کرکے مشہور تھا مغرب کو بھیجا پیچھے سے آپ بھی مع بیٹے کے مغرب کو گئے ابوعبداللہ نے استقبال کیا عبداللہ نے وہان جاکر یہ دعوی کیا کہ مین امام ہون اور کبھی مصلحت کے طور پر یہ بھی کہدیتے تھے کہ امام کے ظہور کا وقت قریب ہے اور اپنے آپ کو اسماعیل بن جعفر کی اولاد قرار دیتے تھے اور اپنا خطاب مہدی مقرر کیا تھا۔ عبیدیین سے پیشتر اسماعیلیہ کے پاس سوے کتاب البیان باطنیہ مؤلفہ غیاث کے اور کوئی کتاب نہ تھی جب مہدویہ نے مصر اور افریقہ پر تسلط حاصل کیا تو ان کے خاندان مین بڑے بڑے علما صاحب تصانیف اور داعی پیدا ہوئے جیسے نعمان بن محمد بن منصور قاضی اور علی بن نعمان اور محمد بن نعمان اور عبدالعزیز

Marfat.com

اور محمد بن مسیب اور مقلد بن مسیب عقیلی اور ابو الفتوح رجوان اور محمد بن عمار کتابی الملقب بہ امام الدین وغیرہ خاصکر مستنصر کے عہد مین عامر بن عبد اللہ رواحی یمنی اور علی بن قاضی محمد صلیحی یمن کا قاضی زادہ یہ دو بڑے بڑے داعی تھے یہانتک کہ علی بن محمد نے سنہ ۴۲۹ ہجری سے یمن مین ایسا قدم جمایا اور مسمی نجاح رئیس تہامہ کو زہر دلوا کر سنہ ۴۵۳ھ سے دو برس کے عرصے مین یعنی سنہ ۴۵۵ھ تک ساری قلمرو یمن کا بتدریج مالک ہوگیا اور اہل یمن کو مذہب مہدویہ مین کر لیا یمن مین قوم بنی یام اور قوم بنی ہمدان اسماعیلی المذہب ہین علی بن محمد صلیحی ابتدا مین سنی المذہب تھا عامر بن عبد اللہ رواحی کی کوشش سے شیعہ اسماعیلی ہوگیا تھا یہ اور اسکا بیٹا احمد بن علی بن محمد صلیحی دونون یمن کے حکمران بھی رہے ہین اور بعد انکے اور بڑے بڑے داعی بھی گذرے ہین جیسے صالح بن رزیک ارمنی وزیر فائز بن ظافر اور فقیہ عمارہ یمنی صاحب تاریخ یمن بھی باطن مین شافعی تھا اور ظاہر مین مہدویہ کا داعی حسین بن عبد اللہ بن حسن بن علی بن سینا کو بھی اسماعیلی المذہب بتاتے ہین اور احمد بن عبد اللہ مصنف رسائل اخوان الصفا کا بھی یہی مذہب تھا اور فوائد المجموعہ مین لکھا ہے کہ رسائل اخوان الصفا کا واضع زید بن رفاعہ ہے اور حکیم ناصر خسرو کو بھی اسماعیلی بتایا ہے سات برس تک مستنصر کے پاس مصر مین رہا تھا ہر سال یہان سے حج کو جاتا اور پھر مصر کو لوٹ آتا آخرکار مکہ سے بصرہ ہوتا ہوا خراسان کو چلا گیا اور وہان پر لوگو نکو مذہب اسماعیلہ کی طرف ہدایت کرنے لگا جو لوگ یہ کہتے ہین کہ وہ اسماعیلیہ الموتیہ کی صحبت مین رہا تھا اور اُسنے ایک ندامت نامہ شائع کیا تھا کہ مین اسماعیلیہ الموتیہ کی صحبت مین رہنے پر مجبور تھا عمداً مین نے اُنکی صحبت نہین اختیار کی تھی یہ بات بالکل غلط ہے ناصر خسرو کو اسماعیلیہ الموتیہ کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا نہ اُن کے پاس وہ کبھی رہا مہدویہ مین سے بعض کا قول یہ ہے کہ امام حکومت و ولایت کے وقت گناہون سے معصوم ہوتا ہے نہ قبل اُسکے اور بعض کہتے ہین کہ قبل اس سے بھی معصوم ہوتا ہے اور کہتے ہین کہ امام کا حکم ایماندار مرد و عورت پر لازم الاتباع ہے اگرچہ مرضی کے خلاف ہو پس اگر امام کسی

لہ دیکھو تاریخ یمن مولفہ نجم الدین عمارہ یمنی ۱۲ منہ سلہ دیکھو بستان المذاہب ص ۱۲

عورت کا عقد کسی مرد کے ساتھ کر دے تو یہ عقد دونون پر لازم ہو جاتا ہے اور فسخ
نہین کر سکتی اسی طرح اور تمام معاملات بیع و اجارہ مین امام کا حکم نافذ ہے اور یہ
بھی عقیدہ رکھتے ہین کہ امام کو خداے تعالیٰ کے ساتھ مانند حضرت موسیٰ کے ہم کلام
ہونا چاہیے اور حاکم بامراللہ عبیدی کو اس باب مین بڑے بڑے دعوے تھے
اور اکثر کوہ طور پر جاتے اور لوگون پر ظاہر کرتے کہ مجھ سے خدا نے کلام کیا ہے اور
مہدویہ کے نزدیک امام کے واسطے علم غیب کا ہونا ضرور ہے جیسا کہ شیعہ اثنا عشری کا
زعم ہے اُن کا اعتقاد یہ ہے کہ لفظ علی جو برابر کا ترجمہ ہے درود مین آل پر داخل کرنا
یعنی یون کہنا حرام ہے اللھم صل علی محمد و علی ال محمد بلکہ یون کہنا چاہیئے
اللھم صل علی محمد وال محمد اور اس حرمت کے استدلال مین یہ حدیث موضوع
بیان کرتے ہین من فصل بینی و بین الی بعلی لم ینل شفاعتی یعنی جس نے مجھ مین
اور میری آل مین لفظ علی کے ساتھ فاصلہ دیا وہ میری شفاعت سے محروم ہے
اور کہتے ہین کہ ایک مرد کو اٹھارہ عورتون کے ساتھ نکاح کر لینا جائز ہے اور تمسک
اس آیت کے ساتھ کرتے ہین فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ
وَرُبٰعَ یعنی نکاح کرو جو خوش لگے تم کو عورتون سے دو دو اور تین تین اور چار چار
پس ان کے نزدیک سب اعداد کا مجموعہ یعنی اٹھارہ عورتون کا ایک شخص کے
نکاح مین ہونا جائز ہے اور اماما ن مہدویہ اگرچہ باطنیہ تھے مگر تالیف
قلوب رعایا کے لیے بظاہر احکام شرع کی پابندی کرتے تھے اور در پردہ اپنے
عقائد کے جاری کرنے مین برابر مصروف تھے اور اپنے بیچے دوستون کو بطور باطنیہ
کے بھی تعلیم دیا کرتے تھے اِن کے عہد مین تمام مصر مین رواج مذہب اسماعیلیہ کا
ہو گیا تھا قاضی مفتی شیعہ ہوتے تھے جو کوئی ان کے خلاف کرتا اُسکو سزا دیتے
یہانتک کہ سوا اس عقیدے کے کوئی عقیدہ اُس زمین مین باقی نرہا اگرچہ مذہب
شیعہ پیشتر سے بھی زمین مصر مین معروف تھا یزید بن ابی حبیب نے کہا ہے نشأت
بمصر وھی علویۃ فقلبتھا عثمانیۃ یعنے جب مین نے مصر مین ہوش سنبھالا تو وہان

Marfat.com

شیعہ مذہب تھا مین نے اُسکو عثمانی مذہب یعنی حنفی کر ڈالا۔
ناصر خسرو اپنے سفرنامے مین عہد مستنصر کا حال لکھتا ہے کہ مین شام سے قیروان تک گیا تمام شہرون اور گانؤن مین جو جو مسجدین تھین سب کا خرچ وکیل سلطان کے ذمے تھا چراغ کا تیل - چٹائی - بوریا - کمبل - مؤذن اور فراش وغیرہ کی تنخواہ یہ سب چیزین وہی بہم پونچاتا تھا ایکبار والی شام نے لکھا کہ روغن زیتون کم ہے اگر حکم ہو تو مساجد مین مولی اور شلجم کے بیجون کا تیل دیا جاے سلطان کی طرف سے اُسکو جواب ملا کہ تم فرمانبردار ہو نہ وزیر و مختیار جو چیز خانۂ خدا سے تعلق رکھتی ہے اُسمین تغیر و تبدل جائز نہین - قاضی القضاۃ دو ہزار دینار مغربی پاتا تھا اور اسی طرح دوسرے قاضیون کی بھی تنخواہین تھین تاکہ لوگون سے رشوت کی طمع نکرین ماہ رجب مین تمام مساجد مین حکم سلطانی سُنایا جاتا تھا کہ اے مسلمانو! موسم حج قریب آگیا ہی سلطان کی طرف سے جو سامان اور فوج اور باربرداری در خرچ مقرر ہے وہ بدستور دیا جائیگا اور رمضان مین بھی یہی منادی کی جاتی اول ذی قعدہ سے آدمی شہر سے نکلنا شروع ہوتے اور ایک مقام معین مین ٹھہرتے نصف ذی قعدہ مین قافلے کا کوچ ہوجاتا تمام لشکر کا خرچ ایک ہزار دینار روزانہ ہوتا تھا اور تنخواہ نوکرون کی اِس سے علاوہ ہوتی ساٹھ ہزار کے قریب دینار صرف مین آجاتے تھے اور جو اہل مکہ اور اعیان مکہ کے لیے انعام و اکرام اور وظیفہ بھیجا جاتا وہ اسکے علاوہ ہوتا اور سال مین دوبار جامۂ کعبہ بھیجا جاتا تھا۔
مہدویہ کے نزدیک امامت کے ثبوت کا طریق نص ہے مہدویہ جس طرح عبداللہ مہدی کے اسلاف کو امام جعفر صادق تک امام منصوص جانتے ہین اس لیے کہ ہر ایک باپ اپنے بیٹے کی امامت کے لیے فرمادیتا تھا اسی طرح مہدی کے بعد اُن کے جانشینون کو امام منصوص مانتے ہین مستنصر تک تمام مہدویہ ائمہ کے باب مین متفق رہے اُنکے بعد اس فرقے مین امام کے متعلق اختلاف ہوگیا اور پھر آگے چلکر آمر کے بعد سے دوبارہ اختلاف پیدا ہوگیا جس کی تفصیل آگے چل کر معلوم ہو گی - ائمۂ مہدویہ کی تفصیل یہ ہے۔
(۱) عبداللہ مہدی باللہ افریقہ مین اِن کی حکومت کی ابتدا ۲۹۶ھ سے سمجھی جاتی ہے کیونکہ زیادۃ اللہ ماہ رمضان سنہ مذکور سے افریقہ سے

بھاگا تھا ۲۶ برس حکومت کرکے باسٹھ برس کی عمر مین ۳۲۲ھ مین انتقال کیا مھدیہ مین مدفون ہوئے جو اب مملکت ٹونس مین واقع ہے۔ سنہ ۲۶۰ھ مین پیدا ہوئے تھے۔

(۲) **ابوالقاسم محمد الملقب قائم بامر اللہ بن مھدی** باپ کے مرنے کے بعد تخت نشین ہوئے ان کے وقت مین ابو یزید خارجی نے خروج کیا تھا تو اسماعیلیہ اُسے دجال کہا کرتے تھے تاریخ گزیدہ مین مذکور ہے کہ مھدیہ کا اعتقاد یہ ہے کہ دجال ابو یزید سے کنایہ ہے اور ایک حدیث اس مضمون کی روایت کرتے ہین کہ دجال مھدی یا قائم پر خروج کرے گا قائم کو ابو یزید نے مھدویہ مین محصور کر لیا حالت محاصرہ مین بیمار ہوئے اور وہین شوال ۳۳۴ھ مین مرے بارہ سال حکومت کی۔

(۳) **ابوطاہر اسماعیل الملقب منصور بقوۃ اللہ بن قائم** یہ بڑے شجاع تھے تخت پر بیٹھ کر انھون نے ابو یزید کو شکست دی ۳۳۶ھ مین اُسے گرفتار کرکے کھال نکلوا کر اس مین بھس بھروا دیا انھون نے شوال کی آخری تاریخ کو ۳۴۱ھ مین ۷ سال حکومت کرکے ۳۹ سال کی عمر مین انتقال کیا۔

(۴) **ابوتمیم معد الملقب معز لدین اللہ بن منصور** سلطنت نے ان کے زمانے مین عروج پکڑا مغربی مصر کو انھون نے اپنا دار الخلافت قرار دیا اور پھر برابر سلاطین اسماعیلیہ کا یہی دار الحکومت رہا ۱۹ ربیع الثانی ۳۶۵ھ ہجری روز جمعہ کو راہی ملک آخرت ہوئے ۲۳ سال ۵ ماہ حکومت کی ۴۵ سال عمر پائی۔

(۵) **ابومنصور نزار الملقب عزیز باللہ بن معز** شام سے اندلس تک تمام ممالک غربی پر انکا قبضہ تھا رمضان ۳۸۶ھ ہجری مین مر گئے ۴۲ سال عمر پائی ۲۱ سال امامت کی

(۶) **ابوعلی منصور الملقب حاکم بامر اللہ بن عزیز** یہ بڑے متشرع بادشاہ تھے انھون نے عورتون کے پردے مین سختی کی مسکرات کی خرید فروخت بند کرادی

Marfat.com

اِن کے وقت مین انتظام شہر بھی اچھا تھا قاہرہ مین مسجد ازہر انھین کی بنوائی ہوئی ہی لیکن بعض مورخ اِن کو فرعون ثانی لکھتے ہین اور اِن کی سختیون کو حدود شرعی سے متجاوز بتاتے ہین انھون نے حکم دیا تھا کہ کوئی یہودی اور نصرانی گھوڑے پر سوار نہو گدھے اور خچر پر سوار ہو مگر لوہے کی رکاب استعمال نکرے اور ہمیشہ چند گھونگرو لٹکتے رکھے اور حمام مین جائے تو پاؤن مین کڑا رکھے تاکہ مسلمان سے امتیاز رہے اِن کو یہ معلوم ہوا کہ اِن کی بہن کی سپہ سالار کے ساتھ آشنائی ہے اسلیے دونون کو سزا دینا چاہا سپہ سالار نے اُنکے ارادے سے مطلع ہو کر کچھ آدمی گھات مین لگا دئے جنھون نے سال۴۱۱ھ مین مار ڈالا ۶۱ سال کی عمر پائی ۲۵ سال حکومت کی۔

(۷) ابوالحسن علی الملقب ظاہر لاعزاز دین اللہ بن حاکم یہ بڑے نیک نام تھے انکی نیک نامی سُنکر عمائد خراسان حج کرکے لوٹے تو مصر ہوتے آئے اور وہان سے خلعت لائے محمود غزنوی کو اس کی خبر لگ گئی اُنھون نے فورًا خلیفہ بغداد قادر باللہ کو مطلع کیا حجاج ابھی مصر سے لوٹ کر بغداد ہی مین ٹھہرے تھے کہ خلیفہ نے اُن سے باز پرس کی اور خلعت کے کپڑے جلائے گئے ظاہر نے سپہ سالار اور اپنی پھوپھی کو مروا ڈالا تھا انکا انتقال شوال ۴۲۷ھ مین ہوا ۳۳ سال کی عمر پائی۔ ۱۶ سال حکومت کی۔

(۸) ابو تمیم معد الملقب مستنصر باللہ بن ظاہر ابوالفدا نے بیان کیا ہے کہ مستنصر کے عہد مین اُنکی والدہ حکمرانی مین اُنپر غالب تھین آخرکار ناصر الدولہ نے زور باندھ کر مستنصر کی والدہ کو قید کر دیا اور حکمرانی کے عوض اُنکو پچاس ہزار دینار دیئے اور مستنصر کو اُن کی اولاد اور بی بی سے علیٰحدہ کرکے نظر بند کر لیا اور اُنکی یہانتک تحقیر وتذلیل کی کہ اُن کی شان و شوکت مین بٹہ لگ گیا مستنصر کی یہ نوبت پہونچی کہ ایک مسند پر بیٹھے رہتے تھے اور اسکے سوا کچھ اُن کے پاس نہ تھا آخر الامر ناصر الدولہ کو دوسرے امرا نے مار ڈالا اور ۴۶۶ھ مین فوج کے ایک سردار نے جسکا نام بدر جمالی ہے از سرِ نو مستنصر کا اقتدار جمایا اور تمام سلطنت کی نیابت بدر کرنے لگا ۴۸۷ھ مین بدر نے انتقال کیا تو اُسکا بیٹا افضل نائب سلطنت ہوا مستنصر ایسے صابر و شاکر تھے کہ اُنپر بڑی بڑی مصیبتین اور سختیان پڑین تمام مال و اسباب اور خزانہ اُنکا خرچ مین آگیا سوائے ایک مسند کے جسپر وہ بیٹھے رہتے تھے اُن کے پاس کچھ باقی نہ رہا لیکن اُنھون نے صبر کو ہاتھ سے نہ دیا مستنصر نے ۴۸۷ھ ہجری مین رحلت کی ۶۷ سال کی عمر پائی ساٹھ سال امامت و خلافت کی تاریخ گزیدہ مین مسطور ہے کہ مستنصر بے سبب قیمتی جواہرات کو ہاون مین پسوا کر پانی مین بہا دیتے تھے سپاہ کی تنخواہ وقت پر نہین دیتے تھے یہانتک کہ ایک بار تنگ آکر سپاہ نے اُنپر بلوا کر دیا اور اُن کو پکڑ کر چڑھی ہوئی تنخواہ وصول کی مگر ناصر خسرو اپنے سفرنامے مین اُن کی فیاضی کی بڑی تعریف کرتا ہے

Marfat.com

اور کہتا ہے کہ رعایا کو سلطان پر بڑا اعتماد ہے کوئی شخص چغلخور اور سرکاری نوکر سے نہین ڈرتا سلطان نہ کسی پر ظلم کرتا ہے اور نہ کسی کے مال پر لالچ کرتا ہے۔

(۹) ابوالقاسم احمد الملقب مستعلی باللہ بن مستنصر ۴۹۵ھ ہجری مین انکا انتقال ہوا سات سال دو ماہ امامت کی اجل طبعی سے مرے تھے مگر روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ نزار کے ایک طرفدار نے مار ڈالا ۲۸ سال کی عمر پائی۔

(۱۰) ابو علی منصور الملقب آمر باحکام اللہ بن مستعلی ان کے وقت مین شمالی عیسائیون سے بڑی لڑائی ہوئی اور مسلمان غالب رہے ان شمالی عیسائیون کو مسلمان مورخ اہل فرنگ لکھتے ہین ان کے وقت مین حسن صباح اور نزاریہ کو شام مین بہت قوت حاصل ہو گئی اور کچھ ملک علویون کا اُس خاندان کے قبضے مین آگیا ان کے کوئی بیٹا[۱] نہ تھا اس لیے اپنے چچا کے بیٹے عبدالمجید حافظ بن ابی القاسم بن مستنصر کو ولی عہد کیا ۴ ذیقعدہ ۵۲۴ھ ہجری کو ایک فدائی کے ہاتھ سے شہید ہوئے ۲۹ برس ۵ ماہ ۱۵ دن حکومت کی حافظ ابروکے نزدیک کچھ کم ۳۴ سال کی عمر پائی اور تاریخ گزیدہ سے ۳۰ سال کی عمر ثابت ہے بوہرون مین یہ روایت چلی آتی ہے کہ آمر کا صلبی بیٹا ۸ مہینے کی عمر کا اس وقت مین موجود تھا جنکا نام ابوالقاسم طیب تھا اور اُنھین کی امامت کے لیے آمر نے نص کی اُنکو امراے دولت لیکر قاہرہ سے چلے گئے اور مستور ہو گئے[۲]۔ اسی لیے بوہرے آمر کے بھائی کی امامت کو تسلیم نہین کرتے۔

(۱۱) ابو میمون عبدالمجید الملقب حافظ لدین اللہ بن امیر ابوالقاسم بن مستنصر عرصہ دراز تک حافظ کی بیعت نکی گئی اس خیال سے کہ آمر کے محل مین شاید کسی عورت کو حمل ہو بطور نیابت کے کام کرتے رہے ان کی وزارت ابو علی احمد بن فضل بن بدر جمالی کے ہاتھ مین تھی اور وہ حافظ پر بیحد غالب تھا یہانتک کہ ۵۲۶ھ مین علانیہ باغی ہو گیا اور حافظ کو قید کر کے اپنا خطبہ جاری کیا اور اذان مین سے حي علی خیر العمل کا لفظ موقوف کرا دیا یہ بات شیعہ پر شاق گذری غلامون کی ایک جماعت نے اُس کو قتل کر کے تمام سامان اُسکا لوٹ لیا اور حافظ کو قید خانے سے نکالا اور اُس وقت اُنکی بیعت

ﻁ دیکھو روضۃ الصفا کے ناصری ۱۲ ﻁ دیکھو ابوالفدا ۱۲ ﻁ منقول از مجالس مومنین ۱۲

Marfat.com

کی گئی ابو الفدا نے اسی طرح لکھا ہے مگر حبیب السیر و روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ بوعلی فدائیون کے ہاتھ سے مارا گیا تھا اور بعد اُسکے حافظ کے دوسرے وزیر کو بھی فدائیون نے مار ڈالا اور زوال سلطنت علویہ شروع ہوا جمادی الآخری ۵۴۴ھ ہجری مین یہ خلیفہ فوت ہوا ۸۰ سال کی عمر پائی اور ۲۰ سال خلافت و امامت کی۔

(۱۲) **ابو منصور اسماعیل ثانی الملقب ظافر باللہ بن حافظ**
اِن کو اپنے وزیر عباس بن تمیم کے بیٹے نصر کے ساتھ تعشق پیدا ہو گیا ایک لحظہ اُسکو جدا نکرتے تھے اور اُسکو ایک آباد قریہ عطا کیا ظرفاے مصر کی زبانون پر یہ بات جاری ہوئی کہ نصر کا مہر تو اس سے بھی زائد ہے وزیر کو اِس ملعونی سے غیرت آئی اور اپنے گھر دعوت کے بہانے سے بلا کر مروا ڈالا یہ واقعہ ۵۴۹ھ ہجری کا ہے کچھ کم پانچ سال سلطنت کی ۲۱ سال کی عمر پائی۔

(۱۳) **ابو القاسم عیسی الملقب فائز بنصر اللہ بن ظافر** اہل فرنگ سے اِن کے وقت مین بھی لڑائی رہی بلاد غربی پر اہلِ فرنگ کا جو قبضہ ہو چکا تھا وہ مستحکم ہوا اور کچھ حصہ فائز نے اُن سے واپس بھی لے لیا صفر ۵۵۵ھ ہجری مین وفات پائی پانچ سال حکومت کی اور بقولے چھ سال اور چند ماہ حکومت کی ۱۲ سال کی عمر پائی۔

(۱۴) **ابو محمد عبد اللہ الملقب عاضد لدین اللہ بن یوسف بن حافظ**
انھون نے اپنے وزیر شاور کے ہاتھ سے تنگ آکر اتابک نور الدین سلطان موصل و دمشق سے مدد چاہی سلطان نے اپنی فوج شیرکوہ کے ساتھ روانہ کی وزیر نے اہل فرنگ سے مدد چاہی شیرکوہ نے لشکر مصر و فرنگ دونون کو شکست دی اور مصر کو فتح کرکے دو مہینہ اور پانچ دن کی حکومت کے بعد فوت ہو گیا پھر اُسکا بھتیجا صلاح الدین حاکم مصر ہوا اور جمعہ کے دن ۲ محرم ۵۶۵ھ کو عاضد کے انتقال کے بعد خلفاے بغداد کے نام کا خطبہ پڑھا یہ پورا حال جامع التواریخ مؤلفہ رشید الدین فضل مین دیکھنا چاہیے۔

دول اسلامیہ مین لکھا ہے کہ ابتدا اسماعیلیہ کی مصر مین ۲۹۶؁ یا ۲۹۷؁ ہجری سے ہوئی اور خاتمہ اُن کی دولت کا ۵۶۷؁ مین ہوا مدت حکومت دوسو ستر سال ہے اور ائمہ اسماعیلیہ کی تعداد ۱۴ ہے اور جامع التواریخ کے ایک مقام سے بھی یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ خاتمہ دولت اسماعیلیہ کا ۵۶۷؁ مین ہوا اور لطائف اخبار الدول مین قاضی محمد عبد المصطفٰے نے کہا ہے کہ انکی سلطنت کی مدت مین مصر مین ۲۶۸ سال ۵ ماہ ہے۔
سلطان صلاح الدین اور قاضی صدر الدین مارانی مذہب اشاعرہ پر تھے اِن دونون نے ابتدائے خدمت سلطان نور الدین سے دمشق مین اِسی طریقے پر نشو و نما پایا تھا بلکہ صلاح الدین نے بچپن مین عقیدۂ مولفہ قطب الدین مسعود نیشا پوری کو حفظ کر لیا تھا اور اپنے چھوٹے بچون کو یاد کرا دیا تھا اِس وجہ سے وہ اِسی عقائد اشعری پر جمے ہوے تھے جب یہ مصر کے بادشاہ ہوے تو سارے لوگون کو التزام عقائد اشاعرہ پر آمادہ کیا اور تغیر مذہب اسماعیلیہ و ہدم و ازالۂ تشیع مین کوشش کرنی شروع کی اور مصر مین واسطے فقہاے شافعیہ و مالکیہ کے کئی عالی شان مدرسے[1] تیار کرائے اور سارے قضاۃ شیعہ کو مصر سے نکالدیا اور صدر الدین عبد الملک بن درباس مارانی شافعی کو قاضی القضاۃ مقرر کیا تب سے اقلیم مصر مین جو کوئی قاضی مقرر ہوتا وہ شافعی المذہب ہوتا لوگ کھلم کھلا مذہب شافعی و مالک پر چلنے لگے اور مذہب شیعۂ اسماعیلیہ وامامیہ چھپ گیا یہانتک کہ مین مصر سے بالکل جاتا رہا۔
تنبیہ عاضد فائز کے بیٹے نہ تھے جیسا کہ صاحب تحفۂ اثنا عشری نے جانا ہے بلکہ عاضد یوسف کے بیٹے ہین اور یوسف بیٹے ہین عبد المجید حافظ لدین اللہ کے اور اِس خاندان مین سواے حافظ اور عاضد کے کوئی اور ایسا آدمی خلیفہ نہین ہوا جسکا باپ خلیفہ نہوا اور امیر یوسف خلیفہ نہ تھے جیسا کہ تاریخ ابو الفدا اور تاریخ الخلفا مؤلفہ سیوطی وغیرہ مین لکھا ہے اور شاہ عبد العزیز صاحب نے تحفۂ اثنا عشریہ مین حافظ کو احمد مستعلی کا بیٹا بتایا ہے اور حبیب السیر مین مستنصر کا بیٹا کہا ہے بعض کتابون مین اُن کے باپ کا نام ابو القاسم محمد بن مستنصر لکھا ہے اور ابو الفدا نے بھی انھین ابو القاسم بن مستنصر کا بیٹا بتایا ہے اور تاریخ گزیدہ مین کہا ہے کہ وہ عبد المجید بن مستنصر کے

بیٹے

[1] شاید مصر مین صلاح الدین نے پہلا مدرسہ شافعیہ نامی ۵۶۶ھ ہجری مین قائم کیا دیکھو روضتین جلد اول صفحہ ۱۹۱؁

بیٹے ہیں مستنصر کے تین بیٹے تھے نزار احمد عبدالمجید اور حبیب السیر ہیں لکھا ہے کہ آمر کے بعد خود عبدالمجید بن مستنصر تخت خلافت پر بیٹھ کر حافظ کہلائے۔
تحفہ ہیں اِن خلفا کے ناموں کی نسبت کئی غلطیاں واقع ہوئی ہیں اور مجالس المؤمنین ہیں غلطی سے ابو تمیم معد مستنصر کو قاہر کا بیٹا لکھا ہے حالانکہ اِن خلفا ہیں قاہر کسی کا لقب نہ تھا اور معد مستنصر کے بیٹے ہیں علی بن منصور کے اور علی کا لقب ظاہر لاعزاز دین اللہ ہے اور اس باب ہیں روضۃ الصفا حبیب السیر تاریخ گزیدہ اور عیون التواریخ وغیرہ ہیں اگرچہ یہ بڑی بھاری غلطی ہوئی ہے کہ خود مہدی کا نام محمد بتایا ہے اور ابوالقاسم اُنکی کنیت لکھی ہے مگر مرآت عالم کے مؤلف نے انتہائے غلطی یہ کی ہے کہ کہا ہے کہ ابوالقاسم محمد جنھوں نے اپنا لقب مہدی مقرر کیا تھا اور جنکو اسماعیلیہ مہدی آخرالزمان جانتے ہیں اور مہدویہ کے بانی وہی تھے جب اُنھوں نے ۳۲۲ھ ہیں رحلت کی تو اُن کی جگہ اُنکا بیٹا القائم بامر اللہ نزار مسند نشین ہوا حالانکہ نزار مہدی سے پانچویں پشت ہیں ہیں اور اُن کا لقب عزیز باللہ تھا مہدی تو عبداللہ کا لقب ہے اور قائم ان کے بیٹے محمد کا اور جمہرۃ النسب ہیں جو عبداللہ کے ساتھ قائم کا لفظ استعمال کیا ہے وہ بھی اسی قبیل سے ہے اور تاریخ فرشتہ ہیں مستنصر اور علی ظاہر کے درمیان ایک نام محمد لکھا ہے اور وہ زائد معلوم ہوتا ہے کیونکہ دوسری کتب سے ثابت نہیں۔

مہدویہ کا امامت ہیں اختلاف

مستنصر کے بعد سے مہدویہ ہیں اختلاف واقع ہوگیا اور دو فرقے بن گئے وجہ اسکی یہ ہے کہ مستنصر نے اولاً اپنے بڑے بیٹے المصطفےٰ لدین اللہ نزار کی امامت کے لیے اپنے بعد نص کی پھر اُن سے ناراض ہوکر چھوٹے بیٹے ابوالقاسم احمد الملقب مستعلی باللہ کی امامت کے لیے نص کردی سو ایک جماعت نے نص ثانی کو نص اول کا ناسخ قرار دیا اور مستعلی کو امام برحق جانا چنانچہ ان لوگوں کو **مستعلویہ** کہتے ہیں اور ایک جماعت مستنصر کی نص اول کے بموجب نزار کو امام ماننے لگی اور کہنے لگی کہ نص ثانی لغو ہے اسلیے کہ نص اول اپنا کام

پورا کرچکی تھی اور دلیل اسپر یہ بیان کی کہ حضرت جعفر صادق کے بعد ان کی نص کے بموجب اسماعیل امام ہوئے نہ موسی کاظم تو یہان بھی نزار کی نسبت حق وصیت باطل نہین ہوسکتا اس فرقے کو نزاریہ کہتے ہین یہ لوگ نزار کی دعوت دینے لگے حسن صباح اِسی مذہب کا سرگرم داعی تھا اور شیخ نزاری قہستانی بھی مذہب نزاریہ کا پابند تھا اِسی لیے نزاری تخلص کرتا ہے اور مرآت عالم مین جو لکھا ہے کہ نزاری قہستانی حسن صباح کا عرف تھا یہ غلط ہے تحفۂ اثنا عشریہ مین نزار کو مستنصر کا بھائی بتایا ہے ۔ اور دبستان المذاہب ۔ تاریخ فرشتہ ۔ حبیب السیر ۔ اور مرآت عالم اور روضۃ الصفا وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مستنصر کے بیٹے تھے اور مجالس سیفیہ سے بھی ثابت ہوتا ہے چنانچہ اُس مین لکھا ہے کہ مستنصر باللہ نے دنیا سے رحلت کی ان کے پسر اکبر نزار پہلے ولی عہد تھے اِسکے بعد وہ خارج ہوے اور اُن کے چھوٹے بھائی مستعلی ولیعہد ہوے مستنصر کی وفات کے بعد مستعلی نے تخت قاہرہ معزیہ پر جلوس فرمایا اور نزار نے علحدہ نشان حکومت قائم کیا دونون بھائیون مین جنگ عظیم ہوئی فدائین قلعۂ الموت ایران سب نزار کے طرفدار تھے اور اہل یمن سب مستعلی کے طرف دارتم کلام یاد رکھو کہ جب احمد مستعلی مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو نزار اسکندریہ کو بھاگ گئے وہان مستنصر کا ایک غلام حاکم تھا اُس نے تعظیم وتکریم کرکے سریر فرمان روائی پر بٹھا دیا مستعلی نے ایک بھاری فوج اسکندریہ کو بھیجی جسنے پہونچکر غلام کو مار ڈالا اور نزار کو قاہرہ مین پکڑ لائے مستعلی نے اُن کو قید کر دیا قید ہی مین انتقال ہوا ۔ نزاریہ کا نام **صباحیہ** اور حمیریہ بھی ہے اور یہ نسبت ہے **حسن بن محمد صباح حمیری** اسماعیلی کی طرف اور یہ سارے مہدویہ مین سے اکفر تھے اسلیے انکو **ملاحدہ** بھی کہتے ہین اور حقیقت مین اسماعیلیہ کی ایک شاخ ہین بلکہ ابن خلدون نے تو لکھا ہے کہ سارے اسماعیلیہ ملاحدہ کہلاتے ہین کیونکہ اُن کے معالے مین الحاد بھرا ہوا ہے مگر اس مین شک نہین کہ مہدویہ بظاہر ہر ایک حکم شرع کی پابندی کرتے تھے اور اُنھون نے ظاہر مین بھی رعایت شرع کی اُٹھا دی تھی نزاریہ کو بھی

Marfat.com

باطنیہ کہتے ہین اِس حسن کی نسبت ارباب تواریخ مین یہ بات مشہور ہے کہ اسکا نسب
محمد بن صباح حمیری سے ملتا ہے مگر خواجۂ نظام الملک نے اپنے وصایا مین اس افواہ
کی تردید کی ہے اور کہا کہ جب حسن نیشاپور مین طالبعلمی کو آیا تو لوگون سے بیان
کیا کرتا تھا کہ مین نسل عرب سے ہون خاندان صباح حمیری سے میرا باپ یمن سے
کوفے مین کوفے سے قم مین قم سے رے مین آرہا تھا مگر اہلِ خراسان خصوصًا اہلِ طوس
کہتے ہین کہ یہ قول اُسکا صحیح نہین اُسکے اسلاف اِس ملک کے کسان تھے خواجہ نے
اپنے وصایا مین حسن کی عیاری اور غداری کی طول طویل داستان لکھی ہے اور
اس امر مین اسکے سخت شاکی ہین اور اسکے باپ کا نام علی لکھتے ہین اور اسکے بھی
عقیدۂ فاسد اور خباثت طینت کو بیان کرتے ہین یہ علی رے کا باشندہ تھا ابومسلم
حاکم رے ایک دیندار شخص تھا اِسلیے علی سے نفرت رکھتا تھا علی ہمیشہ ابومسلم کے سامنے
اپنے عقیدے کی صفائی ظاہر کرتا اور قسمین کھاتا اِس زمانے مین نیشاپور مین امام موفق
جنکی عمر ۸۵ سال سے متجاوز تھی طلبا کو درس دیا کرتے تھے اور اُن کے درس کی یہ برکت
تھی کہ اُن کے پہلنکے طالب علم غالبًا کسی مرتبے کو پہونچ جاتے تھے حسن کے باپ نے
کہ اسماعیلی المذہب تھا مسلمانون کی اپنی طرف سے اُس بدظنی کے دفعیہ کے لیے حسن کو
نیشاپور لیجاکر امام موفق کے حلقۂ درس مین داخل کیا حسن اور خواجۂ نظام الملک طوسی
اور حکیم عمر خیام تینون ہم درس تھے اور آپس مین یہ معاہدہ ہوگیا کہ ہم مین سے
جو شخص مرتبۂ امارت کو پہونچے اُس کی دولت تینون مین علی السویہ مشترک ہے
خواجہ نظام الملک جب الپ ارسلان کے وزیراعظم مقرر ہو گئے تو عمر خیام اُنسے ملے
خواجہ نے اُنکا معقول بندوبست کردیا عمر خیام نے گوشہ نشینی اختیار کر لی اور علوم
کے پھیلانے مین مشغول ہو گئے خواجہ نے حسن کے ساتھ الپ ارسلان کے عہد مین تو کوئی
سلوک نہ کیا سلطان ملک شاہ سے حسن کو ملا دیا لیکن خواجہ حسن سے کھٹکتے رہے
حسن نے سلطان کے مزاج مین بہت دخل پیدا کر لیا سلطان نے ایک روز خواجہ سے
کہا کہ بھلا کتنے دنون مین تمام ممالک کے جمع خرچ کا حساب منقح و مرتب کرلوگے خواجہ نے کہا

Marfat.com

کہ دو برس مین سلطان نے کہا کہ یہ مدت بہت زیادہ ہے حسن نے سلطان سے وعدہ کیا
کہ اس خدمت کو فدوی چالیس دن مین انجام دے سکتا ہے چنانچہ وہ اس کام پر
مامور ہوا اور سارا حساب طے کرکے پیش کرنے کے لیے لے گیا حسن کے نوکر کے پاس
یہ دفتر تھا اور وہ دربار سے باہر لئے کھڑا تھا خواجہ نے وہ کاغذات اُس سے
دیکھنے کے نام سے لیکر زمین پر ڈالدیے تمام پریشان ہوگئے نوکر نے اُن کو جمع کرکے
رکھ لیا اور حسن سے یہ بات نکہی حسن جب وہ کاغذات سلطان کو ملاحظہ کرانے لگا تو
اُنکو بالکل ابتر پایا حسن سے جب سلطان نے سوال کئے تو ہان ہون کرنے لگا سلطان
نے ملول ہوکر فرمایا کہ تعلل کا کیا سبب ہے نظام الملک نے عرض کیا کہ واقفکار لوگ
جس کام مین دو برس کی مہلت چاہتے ہون اُسکو ایک ناواقف چالیس دن مین
کیسے پورا کر سکتا ہے مین نے تو سابق مین حضور سے عرض کردیا تھا کہ اِس شخص کی طبیعت
مین کر بزی اور مزاج مین طیش ہے اعتماد کے قابل نہین سلطان حسن سے ناخوش ہوگیا
حسن چھپکر رودبار کو چلا گیا پھر یہان سے اصفہان پہونچا یہان بھی زیادہ نہ ٹھہرا
اور مصر کو چلا گیا مستنصر اسماعیلی یہان امامت کرتے تھے اُنھون نے حسن کی بہت خاطر
کی مگر ڈیڑھ برس سے زیادہ حسن اُن کے پاس نہ ٹھہر سکا اسلئے کہ حسن نزار کا
جانبدار تھا اور مستعلی کی امامت کے لئے جو مستنصر نے نص کی تھی اسکا مخالف تھا اور
یہ بات سپہ سالار اور افواج مصری اور تمام اعیان دربار کے خلاف تھی حسن کو مصر
بھی چھوڑنا پڑا اور یہان سے حلب کو حلب سے بغداد کو بغداد سے خوزستان کو
خوزستان سے اصفہان کو گیا اور اِسی طرح ولایت عراق اور آذربائجان مین پھرنے لگا
اور لوگون کو طریقۂ اسماعیلیہ اور امامت نزار کی طرف دعوت کرنے لگا اور چند روز
دمشق مین رہنے کے بعد اُسنے قہستان مین جاکر دعوت اسماعیلیہ کا سلسلہ جاری کیا
اور بہت سے آدمی خفیہ طور پر اُسکی اطاعت کرنے لگے۔ روضۃ الصفا مین لکھا ہے
کہ اسماعیلیہ حسن کو سیدنا کہتے ہین اور حسن نے رودبار پہونچنے سے پیشتر کچھ
اپنے آدمی الموت کو بھیجے تاکہ وہان کی رعایا کو مذہب نزار کی طرف دعوت کرین

حسین قاینی ایک داعی کی کوشش سے رعایائے الموت اس مذہب مین داخل ہوگئی سلطان جلال الدین ملک شاہ کی طرف سے یہان کا حکمران مہدی علوی تھا جو بظاہر اسماعیلیہ کی طرفداری کرتا تھا اور باطن مین اِن کے مخالف تھا جب مہدی نے دیکھا کہ اسماعیلیہ نے یہانتک قوت پیدا کرلی ہے کہ قلعہ ہاتھ سے جاتا ہی تو ایک دن شب کے وقت فریب سے سارے اسماعیلیہ کو قلعہ سے نکالدیا اور کہا یہ قلعہ سلطان کا ہے غیر کا اس مین کیا کام اسماعیلیہ مین اور مہدی مین بہت سی گفتگو ہوئی جس کا آخری یہ نتیجہ نکلا کہ مہدی نے سب کو قلعہ مین واپس بلالیا اب اسماعیلیہ اُس سے ہوشیار رہنے لگے بلکہ ایک شب اچانک مہدی کی غفلت مین حسن کو قلعہ پر بلالیا - یہ واقعہ ماہ رجب ۴۸۳ھ ہجری کا ہے حسن نے مہدی کے ساتھ بڑی چال یہ کی کہ اس سے کہا کہ مین بقیمت یہان اتنی زمین اپنی سکونت اور عبادت کے لئے لینا نہین چاہتا تین ہزار دینار کو میرے ہاتھ چرسہ بھر زمین فروخت کردو مہدی راضی ہوگیا حسن نے اُس چرسے کے باریک تسمے کٹوا کر تمام قلعہ کے آس پاس بچھوا دئے اور اُس قیمت کے ادا کردینے کے لیے ایک رقعہ حاکم گردکوہ کے نام جسے رئیس مظفر کہتے تھے اور مخفی طور پر وہ حسن کی دعوت قبول کرچکا تھا لکھدیا اور قلعہ مین سے مہدی کو نکالدیا مہدی نے کچھ عرصے کے بعد رئیس مظفر کو وہ رقعہ دیکر دینار وصول کرلئے مہارت خان اصفہانی بہجۃ العالم مین کہتا ہے رودبار قزوین کے شمال مین چھ فرسخ کے فاصلے پر ہے اُس مین پچاس قلعہ موجود ہین جن مین سے بہتر قلعہ الموت ہے یہ قلعہ اسماعیلیہ کا دارالملک تھا اور اقلیم چہارم مین داخل ہے ۴۸۳ھ مین حسن کے قبضے مین آیا ہے اِس قلعہ کی وجہ تسمیہ برہان قاطع مین یہ لکھی ہے الموت الف اور لام کے فتحون سے جبروت کے وزن پر مشہور قلعہ کا نام ہے جو قزوین اور گیلان کے درمیان مین واقع ہے اس قلعہ کو نہایت بلند ہونے کی وجہ سے اُلہٗ آموت کہا کرتے تھے جسکے لفظی معنے عقاب کا گھونسلا ہے اس لئے کہ الہ (الف کے فتحہ لام کے ضمہ ہا کے ظہور سے) عقاب کو کہتے ہین اور آموت (لاہوت کے وزن پر) گھونسلے کے معنے مین ہے عقاب اونچے مقامات پر گھونسلا رکھتا ہے

Marfat.com

بلندی کی وجہ سے اِس قلعہ کا نام بھی اَلُہ آموت مقرر کیا گیا تھا جو کثرت استعمال سے الموت ہو گیا اِس نام کے حروف سے عدد بحساب جمل لیکر جمع کیے جائیں تو حسن بن صباح کے اُس قلعہ مین داخل ہونے کی تاریخ نکلتی ہے۔ فردوس بریں مین عبدالحلیم صاحب شرر نے اس قلعہ کا نام التمونت لکھا ہے اور یہ صحیح نہین ۴۸۴ھ تک قہستان اور رودبار کے سارے قلعے حسن کے قبضے مین آ گئے اور مذہب نزاریہ کو بڑی رونق حاصل ہوئی اور حسن نے اس مذہب مین بہت سی کتابین تصنیف کین انسائکلوپیڈیا برٹانیکا کی جلد دوم کے صفحہ ۲۳ ، ۷ مین مرقوم ہے کہ حسن نے ۱۰۹۰ء مین وصو کے سے قلعہ الموت پر جو شمالی ایران مین ہے قبضہ کر کے مع اپنے مقلدون کے وہان چلا گیا اور وہان اُس کے پیرون کو حشاشین کا لقب ملا اور حسن شیخ الجبل[له] بھی کہلانے لگا جسکا ترجمہ پہاڑ کا بزرگ ہے یہان سے ثابت ہوا کہ تمدن عرب مین صفحہ ۴۰ پر جو ایک نوٹ مین لکھا ہے حشیشین قرباطیون (قرامطہ) کے ایک گروہ کا نام تھا جنکو حسن نیشاپوری نے ۱۰۹۰ء مین جمع کیا اور انھون نے اپنا قلعہ لبنان مین بنایا تھا جسکی وجہ سے حسن کو شیخ الجبل کہتے تھے انتہیٰ یہ صحیح نہین اسلیے کہ کسی کتاب تاریخ سے حسن کو لبنان کے قلعہ کی وجہ سے شیخ الجبل کہنا ثابت نہین ہوتا۔ حسن کا لبنان مین جانا ثابت ہے منتہی الارب مین لکھا ہے لبنان[۲] عثمان کے وزن پر ایک پہاڑ کا نام ہے جو شام مین واقع ہے اور حسن نے ایران مین فتوحات حاصل کی تھین اگرچہ اُس کے متبع شام تک پھیل گئے اور لبنان مین اپنے قلعے بنائے تھے چنانچہ ابن جبیر نے اپنے

له [illegible]

رحلہ مین اسکا ذکر دمشق کے سفر مین حلب - انطاکیہ - لاذقیہ - تمنے اور معرے مقامات کے پاس کیا ہے اور کہا ہے کہ تمنے سے بلاد معرے چھ میل ہے اس کے دوسری طرف جبل لبنان واقع ہے جبل لبنان کے دامن مین اسماعیلیہ کے قلعے ہین یہ مرتدون کا ایک گروہ ہے شیطان نے اُن کی گمراہی کے واسطے سنان نامی ایک شخص کو اُن پر مسلط کردیا تھا یہ لوگ اُسکو پوجتے تھے اور اُسپر اپنی جانین نثار کرتے تھے اگر وہ حکم دیتا کہ پہاڑ پر سے گر پڑو تو کوئی دریغ نکرتا انتہی مگر حسن شیخ الجبل قلعہ لبنان[۱] کی وجہ سے نکہلایا بلکہ یہ لقب اُسکا قلعہ الموت کی وجہ سے ہوا ہے جہان وہ رہا کرتا تھا اور الموت ایران خصوصاً عراق عجم[۲] مین واقع ہے - انسائکلوپیڈیا بڑا نیکا کی جلد دوم مین ہے کہ حسن سے دوسرے درجے پر **داعی الکبار** تھے جو اُن تین ضلعون پر حکومت کرتے تھے جن پر حسن کا قبضہ تھا اور اُن کے ماتحت **عام داعی** تھے جو پورے طور پر خفیہ اصولون سے واقف تھے اور اُن کو پھیلاتے تھے اور چوتھے درجے پر **رفیق** تھے اور یہ رفیق ترقی پاکر داعی کے رتبے کو پہونچ جاتے تھے اور ان کے بعد پانچوان درجہ **فدائیون** کا تھا یہ سب جوان آدمی ہوتے تھے اور انھین مین سے کسی کے قتل کرنے یا کسی اور سخت ضرورت کے لیے منتخب کیے جاتے تھے جب حسن کو کسی کام کی ضرورت ہوتی تو فدائیون کو حشیش[۳] پلائی جاتی جو کہ بھنگ کے پتون سے بنتی تھی اسی وجہ سے انھین **حشاشین** کہنے لگے اور بہت ہی تھوڑے سے تغیر سے یہ لفظ **اَساسِن** ہوگیا اور یورپ کی کل زبانون مین موجود ہے اساسن کے معنے یورپ کی زبان مین اُس قاتل کے ہین جو گھات سے مار ڈالے جس وقت کہ فدائی اس بیہوشی کی حالت مین شیخ کے نہایت خوبصورت باغ مین چھوڑ دئے جاتے تھے تو اُن کو یقین دلایا جاتا تھا کہ یہ جنت کا باغ شیخ کی وجہ سے

[۱] نخبۃ الدہر کی فصل سادس مین کہ عراق عجم کے وصف مین ہے ایک مقام پر لکھا ہے وغیرہ حصون الملاحدة وہم لا بنی یعرف بلبنان ۱۲ منہ لا نام تبعض لہم شیطان من لا اسلام وادعت لا الہیة فی احد لا سماعیلیة نقتضیہ

[۲] رحلہ ابن جبیر مطبوعہ لیڈن ۱۸۵۲ء مین حالات ربیع الاول ۵۸۰ ہجری مین ابن جبیر نے یہ عبارت لکھی ہے وفی صفحة حصون الملاحدة

۱۲ اسماعیلیة کما تقدم القول بہ واعظم حصونہم الموت فیہ کان یسکن کبیرہم ۱۲ منہ [۳] بھنگ کو حشیش بھی کہتے ہین ۱۲

Marfat.com

مل سکتا ہے اور اُن کو اُسکے احکام کی تعمیل کی ترغیب دلائی جاتی تھی چھٹے درجے کے لوگ **لاسک** تھے جس کا ترجمہ نوآموز اور مبتدی ہے اور ساتوین درجے مین **عوام** تھے اِس گروہ نے بڑی بڑی سختیان کی تھین دو صدی تک اطراف وجوانب مین ایک تہلکہ ڈالدیا تھا بڑے بڑے آدمیون کو جو شیخ سے مخالفت رکھتے تھے انھون نے مارڈالا سب سے اول نظام الملک کو مارا پھر اُسکے بیٹے کو خنجر سے مارا سلطان ملک شاہ کا زہر سے مرنا بھی انھین کی سازش سے سمجھا جاتا ہے اور یہ فدائی ممالک مین پھیل گئے تھے اب بھی اُن کے چھوٹے چھوٹے گروہ شام کے پہاڑون مین موجود ہین ہامر پرگتال نے اِس فرقے کی تاریخ مین ایک کتاب لکھی ہے جو جو علما فرقۂ اسماعیلیہ کے خلاف تھے اُن کو بین بین کران فدائیون نے ہرایک طرح کی گھات سے قتل کر ڈالا کسی کے شاگرد بنکر مار ڈالتے کسی کو خدمتگار بنکر قتل کر ڈالتے اس لئے ہرایک مذہب کے علما ڈرنے لگے اور حسن کے خلاف مُنہ سے کوئی لفظ نہین نکالتے تھے اِن فدائیون کا یہ حال تھا کہ جب سلطان سنجر نے قلعہ الموت کی تباہی کے لئے کئی بار سپاہ بھیجی تو حسن نے اُسکے ایک نوکر کو جو نہایت مقرب تھا اور حسن سے حُسن عقیدت رکھتا تھا حکم دیا کہ جب سلطان سوتا ہو تو اُسکے سرہانے ایک چھُری مین مین گاڑ دے اُسنے ایسا ہی کیا سلطان بیدار ہوا تو اس بات سے اُس کے دل مین بڑا اندیشہ پیدا ہوا تھوڑے دلون کے بعد حسن نے سلطان سے کہلا بھیجا کہ اگر مجکو آپ سے محبت نہو تی تو وہ چھری جو زمین سخت مین گاڑ دی گئی تھی آپ کے سینۂ نرم مین گاڑ دی جاتی سلطان نے حسن سے صلح کر لی اور اس وجہ سے حسن کا کام زیادہ ترقی کرنے لگا حسن نے اپنے ایک بیٹے حسین نامی کو حسین تائینی فاتح قہستان کے جرم قتل کی سزا مین مروا ڈالا اور دوسرے بیٹے کو شراب نوشی کی علت مین مروا دیا ۸- ربیع الثانی ۵۰۸ھ ہجری مطابق ۱۱۲۴ء کو حسن کا انتقال ہوگیا۔ حسن مذہب نزاریہ اسماعیلیہ کا داعی تھا۔

نزاریہ نزار کے بعد اُسکے بیٹے **ہادی** کو امام جانتے ہین مگر مورخین کی تحقیق ہے کہ نزار نے کوئی اولاد باقی نہین چھوڑی تھی احمد مستعلی نے حکومت پائی تو نزار کو

مع اُن کے دو بیٹون کے قید کردیا تینون نے قید ہی مین جان دی اور نزاریہ یون بات بناتے ہین کہ ابوالحسن سعیدی مستنصر علوی کے انتقال کے بعد مصر سے الموت مین حسن بن محمد صباح حمیری کے پاس آیا اُسکے ساتھ ایک لڑکا تھا نزار کی اولاد مین سے جس کے حال سے حسن بن صباح حمیری کے سوا کوئی واقف نہ تھا اس لیے حسن نے اُس لڑکے کو نہایت تعظیم کے ساتھ اپنے پاس رکھا اور بعض یون کہتے ہین کہ خود حسن بن صباح حمیری مصر مین آیا اور نزار کی ایک عورت سے جو قید مین تھی ملا اُسکے پاس سے ایک صغیر السن بچے کو لے لیا اور لوگون سے بیان کیا کہ یہ نزار کا فرزند ہے اور اُس لڑکے کو شہر رے کو لے گیا اور نام اُسکا ہادی مقرر کرکے دعوت اُسکے نام سے شروع کی ہزارہا آدمی اُسکے حلقۂ اطاعت مین آگئے پھر ابن صباح نے طبرستان کے قلعے فتح کر لیے اور قلعۂ الموت پر قبضہ کرکے اُسے دارالحکومت قرار دیا اور نام اُسکا بلدۃ الاقبال رکھا اور اسنے اپنے مرض الموت مین ایک شخص کیا نامی کو خلیفہ بنا کر وصیت کردی کہ ہادی کی تعلیم و تربیت مین جو ابھی لڑکا تھا پوری کوشش کرے اور کیا نے انتقال کے وقت اپنے بیٹے محمد کو اپنا نائب مقرر کیا ایک دن جو ہادی کو شہوت کا غلبہ ہوا تو محمد ابن کیا کی عورت کو بلا کر اُس سے صحبت کی کیونکہ انکے نزدیک امام کے لیے ہر ایک حرام حلال ہے وہ عورت حاملہ ہوگئی اور ہادی کے انتقال کے بعد ایک لڑکا جنی جسکا نام حسن رکھا گیا یہ بیان اُسی عورت کا تھا جسے ہادی کے اکثر متبعون سنے باور کرلیا اور کچھ لوگون کو شک پیدا ہوگیا اور یہ کہنے لگے کہ ہادی جس عورت سے ہم بستر ہوا تھا وہ اور تھی اور محمد بن کیا کی زوجہ کو بھی اُسی زمانے مین جب ہادی نے اُس عورت کے ساتھ صحبت کی تھی اپنے شوہر سے حمل رہگیا اور اتفاقاً دونون عورتون کے ایک ہی وقت مین بیٹے پیدا ہوے محمد بن کیا کی بی بی نے اپنے لڑکے سے اُس لڑکے کو جو ہادی کا نطفہ تھا بدل لیا بہر صورت بعد محمد بن کیا کے حسن نے ظاہر کیا کہ مین نزار کی اولاد سے ہون اور ہادی کا بیٹا ہون اور امامت کا دعویٰ کیا جس کو نزاریہ نے

Marfat.com

تسلیم کیا اور بعض نے سلسلہ نسب اسکا یون لکھا ہے حسن بن مہدی بن ہادی بن نزار بہرصورت حسن بن ہادی نہایت عاقل بلیغ حاضر جواب اور خوش محاورہ تھا بہت خطبے دیتا تھا اور لوگون مین اس بات کو تاکید سے بیان کرتا تھا کہ امام کو حق حاصل ہے کہ جو چاہے کرے اور امام تکالیف شرعیہ کو دور کر سکتا ہے اور مجھے خدا کا حکم غیب سے یہ پہونچتا ہے کہ تم سے ساری تکالیف شرعی کو اٹھا دون اور تمام محرمات کو تمپر مباح کر دون جو کچھ چاہو کرو بشرطیکہ باہم جنگ وجدال وکشت وخون نہ کیا کرو اور اپنے امام کی اطاعت سے انحراف نہ کرو نزاریہ اسکو امام برحق جانتے تھے اور اس کی ذات کو **قیامت** کہتے تھے اس لیے کہ انکا اعتقاد یہ تھا کہ اسوقت قیامت قائم ہو گی جب آدمی خدارس ہو جائین گے اور تکالیف شرعیہ اُٹھ جائینگی اور قیامت سے یہی مطلب ہے حسن نے اپنی امامت کے زمانے مین خلائق کو خدا سے ملا دیا اور شریعت کے رسوم اٹھا دیے۔ کہتے ہین کہ جب یہ امام ہوا تو ۵۵۹ھ ہجری مین ساکنان الموت کو عیدگاہ مین جمع کیا اور ایک ممبر رکھوایا جس کے چارون کونون پر چار علم سرخ زرد سبز اور سفید کھڑے کرا دیے اور ۱۷ تاریخ رمضان سنہ مذکور کو ممبر پر بیٹھ کر فرمایا مین امام زمانہ ہون امر ونہی کی تکلیف اہل جہان سے مین نے اُٹھا دین اور تمام احکام شرعی کو موقوف کر دیا اب زمانہ قیامت کے قائم ہونے کا ہے چاہیے کہ مخلوق کا باطن خدا کی طرف متوجہ ہو اور ظاہر مین جو کچھ چاہین کرین اور ممبر سے اُتر کر روزہ افطار کر لیا اور تمام آدمیون کو حکم دیا کہ مثل عید کے خوشی منائین اور اُس دن کا نام **عید القائم** رکھا اور الموتیان اُسے **علی ذکرہ السلام** کہتے تھے شعرائے ملاحدہ نے اُسکی مدح مین قصائد لکھے تھے اُس کی مدح مین یہ ایک شعر ہے۔

	بردا شت غل شرع بتائید ایزدی		مخدوم روزگار علی ذکرہ السلام

اس حسن کے زمانے مین امام فخر الدین رازی رے مین رہتے تھے اور تصنیف اور وعظ ونصیحت سے مسلمانون کو فیض پہونچاتے تھے مسائل خلافی مین جب اُن سے کوئی بات دریافت کی جاتی تو فرماتے خلا فاللملاحدۃ لعنہم اللہ خذ لہم اللہ حسن نے ایک فدائی کو متعین کیا وہ امام کے پاس آیا اور طالبعلمون کے لباس مین رہا اور فرصت کا منتظر

Marfat.com

رہتا تھا، ماہ کے بعد اتفاق سے امام رازی کو تنہا حجرے مین پالیا اندر سے دروازہ
بندکر کے امام کی چھاتی پر چڑھ بیٹھا اور خنجر کھینچ کر اُن کی چھاتی پر رکھدیا اور کہنے لگا
تم کس لیے ہمیشہ ہمارے پیشواؤن پر لعن وطعن کرتے رہتے ہو امام نے اُسکو قسم دی
اور بہت کچھ الحاح کی تب اُسنے کہا کہ مجھکو تمھارے قتل کا حکم نہ تھا ورنہ ہرگز نہ چھوڑتا
ہمارے سید نے تمکو سلام کہا ہے اور یہ کہا ہے کہ ہمکو عوام کی باتون کا خوف نہین تمھاری
باتون کا خیال ہے کیونکہ جو بات تمھارے مُنھ سے نکلے گی وہ ہمیشہ باقی رہے گی اور
اُس سے ہماری بدنامی قائم رہے گی آپ قلعہ مین تشریف لائیے تاکہ شرط خدمتگذاری
ادا کی جاے امام نے کہا کہ میرا وہان چلنا تو ممکن نہین مگر آئندہ کبھی بُرائی کے لفظ سے
یاد نہ کیا جاے گا بعد اسکے فدائی نے تین سو مثقال سونا اور دو یمانی چادرین امام کے
سامنے رکھدین اور کہا کہ یہ وظیفہ تمھارا ایک سال کا ہے اور آیندہ ہر سال اسی طرح
پہونچتا رہے گا اور خود حجرے سے چلا گیا کہ پھر کسی نے اُسکو وہان نہ دیکھا اس واقعہ کے بعد
سے امام جب کبھی خلافی مسئلہ بیان کرتے تو کہتے خلافاً للاسماعیلیۃ ایک شاگرد نے عرض کیا کہ
اس کلمے کے اختیار کرنے کا کیا سبب ہے امام نے جواب دیا کہ وہ برہان قاطع رکھتے ہین۔
حسن کے مارے جانے کے بعد اُسکا بیٹا محمد امام ہوا محمد کو اُسکا بیٹا **جلال الدین حسن**
ہلاک کراکر خود امام ہوا اور اُسنے اپنے باپ دادا کے مذہب کو چھوڑ دیا مسلمان پاک
ہوا یہانتک کہ اپنے اسلاف کا کتب خانہ بھی جلوا دیا اور اُنپر طعن کرنے لگا اور مذہب
باطنیہ کو مٹانا شروع کردیا اور اپنی تمام رعایا کو بھی مذہب اہل سنت پر چلنے کی تاکید
کرنے لگا اور اپنے حسن اعتقاد پر خلیفہ اور اہل بغداد کو بھی اطلاع کردی اور اپنی مان کو
بہت سے تحائف اور ہدایا دیکر خانہ کعبہ کو حج کے لیے بھیجا جلال الدین حسن کے بعد اُسکا بیٹا
علاء الدین محمد امام ہوا تو اُسنے طریقۂ ملاحدۂ باطنیہ کو اختیار کرلیا اس علاء الدین
کے عہد مین ناصر الدین عبد الرحیم بن ابو منصور حاکم قہستان نے محمد بن حسن عرف
خواجہ نصیر الدین طوسی کو قہستان مین پابند کرلیا تھا خواجہ نے اخلاق ناصری اسی کے
نام پر لکھی ہے علاء الدین محمد کے مارے جانے کے بعد اُسکا بیٹا **رکن الدین** بھی اپنے

Marfat.com

بزرگون کے طریق پر ہوا ہادی کی ذریات مین امامت وحکومت ایک سو اکہتر برس تک
رہی رکن الدین پورے ایک سال بھی حکومت نکرنے پایا تھا کہ ترکان تتاری یعنی
چنگیز خانیون کے ہاتھ سے اُسکی دولت برباد ہوئی غرضکہ ان اسماعیلیہ کا خاتمہ
تاتاریون نے ایران مین اور کُردُون نے شام مین ہمیشہ کے لیے ساتوین صدی مین کیا۔
نزاریہ کا مسقطیہ اور سقطیہ بھی نام ہے اِس لیے کہ ان کا مذہب یہ ہے کہ امام فروع
کے ساتھ مکلف نہین ہے بلکہ اُسکو یہ بھی اختیار ہے کہ بعض تکالیف یا تمام تکالیف کو
آدمیون سے دور کردے اور نزاریہ کی رائے یہ ہے کہ امام ایکبار کسی بات کی وصیت
کردے اور پھر اُسکے خلاف پر نص کرے تو نص اول ہی پر عمل کرنا چاہیے اور ثانی لغو ہے
بخلاف مستعلویہ کے کہ اُن کے نزدیک نص دوم ناسخ ہے نص اول کی نزاریہ اسی لیے
مستنصر کے بعد نزار کو امام منصوص جانتے ہین اور نزار کے بعد ہادی کو اور ہادی کے بعد
حسن کو اور ملاحدہ امام کا معارف مین لطف ہونا مانتے ہین بخلاف اثنا عشریہ کے کہ وہ
اداے واجبات عقلیہ یا حجت نقل شریعت وغیرہ مین اُسکا لطف ہونا قرار دیتے ہین اور
نزاریہ کہتے ہین کہ عالم قدیم ہے اور زمانہ غیر متناہی ہے اور ارواح تناسخ کرتی ہین اور
معاد جسمانی کا انکار کرتے ہین جنت و دوزخ کے بھی منکر ہین کہتے ہین کہ معاد روحانی ہے
اور بہشت و دوزخ معنوی چیز ہین اور کہتے ہین کہ ہر شخص کے لیے قیامت اُسکی موت ہی
اور ملاحدہ کے نزدیک کسی شے کا وجوب عقل کے ذریعہ سے ثابت نہین ہوتا پس ایمان
باللہ کو عقل واجب نہین کرتی اور نہ عقل سے ایمان کی خوبی اور کفر کی بُرائی دریافت
ہوسکتی ہے بلکہ یہ سب باتین شرع سے جانی جاتی ہین۔[۱]

اسماعیلیہ کے مناصب اور دعوت کے طریق

فرقۂ اسماعیلیہ کا نام سبعیہ بھی ہے اور یہ نام اِس وجہ سے مقرر ہوا ہے کہ کہتے ہین
کہ انبیا شریعت کے پہچاننے والے صرف یہ سات شخص ہین۔ آدمؑ۔ نوحؑ۔ ابراہیمؑ موسیٰؑ
عیسیٰؑ۔ محمدؐ۔ اور مہدیؑ اور درمیان دو رسولون کے سات امام ہوتے ہین جو ایک رسول کی

شریعت کو تمام کرتے ہین اور احکام کا اجرا فرماتے ہین جب تک دوسرا رسول مبعوث ہو
پس امام اول حضرت علی امام دوم حضرت حسن امام سوم حضرت حسین امام چہارم حضرت علی
زین العابدین امام پنجم حضرت محمد باقر امام ششم حضرت جعفر صادق امام ہفتم حضرت
اسماعیل بن جعفر ہین جو درمیان محمد علیہ السلام اور مہدی کے شریعت قائم رکھتے ہین
اور شرح مقاصد مین لکھا ہے کہ ان کو سبعیہ اسلیے کہتے ہین کہ ان کے نزدیک سات امام ہین
ساتوین محمد بن اسماعیل ہین بعض سبعیہ ان پر توقف کرتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ سات
سات ائمہ کا اس طرح دوران رہتا ہے جس طرح ہفتون کا اور دونون کا شرح مواقف مین
مذکور ہے کہ اس فرقے کا یہ عقیدہ ہے کہ ہر عصر مین واسطے ہدایت لوگون کے سات آدمیونکا
ہونا ضرور ہے اول **امام** کہ جانب غیب سے اُسکو علم اور احکام بے واسطہ پہونچتے ہین اور
سلسلہ علوم کی انتہی اُسی کی ذات ہوتی ہے۔ دوسرا **حجت** کہ امام سے حاصل کرکے دوسرے
آدمیون تک پہونچاتا ہے تیسرا **ذومصہ** یہ حجت سے علم حاصل کرتا ہے چوتھا **داعی اکبر**
یہ مومنون کے درجات کو بڑھاتا ہے اور امام اور حجت کے نزدیک اُن مین ترقی دیتا ہے
پانچوان **داعی ماذون** یہ طالبین سے عہد و پیمان لیکر امام کی بیعت مین داخل کرتا ہے
اور لوگون کو علم و معرفت سکھاتا ہے چھٹا **مکلّب** یہ شخص اگرچہ بڑے درجے کا آدمی ہوتا ہے
لیکن اس کو دعوت کا اذن نہین ہوتا اسکا صرف یہی کام ہے کہ غیر مذہب والے کے
عقائد مین حجت اور دلیل کے ساتھ شُبہات ڈالدے اور اُسکے احتمالات کا جواب دے اور
جب وہ متحیر ہوکر طلب حق کی درخواست کرے تو یہ داعی ماذون کو بتا دیتا ہے کہ اُس
آدمی کے پاس جاؤ اُس سے یہ مقصد بخوبی حاصل ہوجائے گا پھر داعی ماذون
اُس سے عہد و پیمان لیکر ذومصہ کے حوالے کر دیتا ہے اگر استعداد طالب کی ذومصہ
کے مبلغ علم سے بڑھکر ہوتی ہے تو وہ حجت کے پاس پہونچا دیتا ہے اسی طرح حجت
امام کے پاس اگر موجود ہو ساتوان **مومن**۔

قلائد الجواہر فی احوال الجواہر مین لکھا ہے کہ کتب اسماعیلیہ کی سیر سے معلوم ہوتا ہے
کہ دعاۃ اسماعیلیہ خصوصًا دعاۃ فاطمیین نو دعوتین ارشاد کرتے ہین مگر داعی جسمین عو مین

جس قدر شوق اور قابلیت پاتا ہے اُسی قدر دعوتین اُسکو کرتا ہے ۔

دعوت اول داعی نہایت وقار سے مسند ارشاد پر بیٹھا ہوتا ہے جس کو دعوت کرتا ہے اول اُس سے تاویل آیات اور معانی امور شریعت کی مشکل باتون کے اور تھوڑے سے علم طبعیات وغیرہ کے مشکل مسئلون کے بھی سوالات کر کے کہتا ہے کہ اے شخص اسرار دین پوشیدہ ہے اور اکثر آدمی اُس سے منکر اور جاہل ہین اگر امت محمدی کے لوگ ان باتون کو جان لیتے جو اللہ تعالیٰ نے ائمۂ اہل بیت سے مختص کی ہین تو آدمیون مین اختلاف پیدا نہوتا جب مدعو یہ بات سُنتا ہے تو داعی کے پاس جو کچھ معلومات ہوتی ہے اُسکے سننے کا مشتاق ہوتا ہے پھر داعی اُسکی رغبت پاکر بیان کرنا شروع کرتا ہے اور بڑی عمدگی سے آیات قرآن اور شرائع دین کے مطالب بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ جو کچھ اختلاف لوگون مین آیا ہے اور گمراہی مین پڑے ہین یہ سب اِس وجہ سے ہے کہ ائمہ دین اور حافظان دین نبی سے روگردانی کی ہے اور غیرون کی اتباع کرتے ہین اور حق یہ ہے کہ ائمۂ ہدیٰ شرع رسول کے حافظ ہین اُسکی حقیقت کو اچھی طرح جانتے ہین معانی ظاہری و باطنی اور تاویل و تفسیر قرآن سے آگاہ ہین جب مسلمانون نے دوسرون کی اتباع کی اور اپنی عقل سے دلائل نکالنے لگے تو گمراہی مین پڑ گئے اللہ تعالیٰ نے علم دین کو پردے مین مخفی رکھا ہے تاکہ اسرار الٰہی مبتذل نہوجائین پس اللہ کے بھید سوائے فرشتۂ مقرب اور نبی مرسل یا بندۂ مومن کے جسکا دل خدا نے تقوے مین امتحان کر لیا ہے کوئی نہین جان سکتا جب مدعو کا دل داعی کی باتون سے خوب مربوط ہوجاتا ہے اُسوقت داعی دوسری باتین شروع کرتا ہے

اور شئی صفا کیا ہے اور کس لئے حائضہ کو روزے کی قضا کا حکم ہے اور قضاے نماز کی
ممانعت ہے اور کیا سبب ہے کہ جنابت کے لیے غسل کا حکم ہوا ہے اور بول و براز کے
کے واسطے غسل کا حکم نہوا اور کیا سبب ہے کہ خدا نے مخلوق کو چھ دن مین پیدا کیا کیا
ایک گھڑی مین پیدا کرنے سے عاجز تھا اور صراط کے کیا معنے ہین اور کراما کاتبین کیا ہین
اور کراما کاتبین کو جو ہم نہین دیکھتے اسکا کیا سبب ہے کیا وہ ہم سے مکابرے کے
سبب سے خائف ہین اور ہم سے اِس خوف سے چھپ کر گواہ بنے ہین اور ہمارے اعمال
لکھتے رہتے ہین اور زمین کا بدل دینا قیامت کو اور عذاب جحیم کیا ہے اور یہ کیونکر صحیح
ہو سکتا ہے کہ عاصی کی جس جلدے گناہ کیا ہے وہ ایک اور جلد سے بدل دیجائیگی جو گناہ مین
شامل نہین تا کہ اُسکو عذاب دیا جاے اور اس آیت کے کیا معنی ہین وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ
فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ اور شیطان اور اُسکی صفت کیا ہے اور وہ کہان رہتا ہے اور
یاجوج وماجوج اور ہاروت و ماروت کیا ہین اور کہان رہتے ہین اور سات دوزخین

اور آٹھ بہشتین کس وجہ سے ہین اور کیا ہین اور زقوم کا درخت اور دابۃ الارض اور
رؤس الشیاطین اور شجرہ ملعونہ اور تین اور زیتون کیا ہین اور اس آیت کے کیا معنی ہین
فلا اقسم بالخنس الجوار الکنس اور حروف مقطعات کے کیا معنے ہین اور سات آسمان
اور سات زمین اور سبع المثانی اور بارہ مہینے کس وجہ سے ہین اور قرآن وسنت پر عمل کرنا
تمھارے حق مین کیا کرے گا اور فرائض لازمی کے کیا معنے ہین۔ اور اول اپنے نفس کی فکر

ف ۱ اللہ تعالیٰ سورہ دخان مین فرماتا ہے ان شجرۃ الزقوم طعام الاثیم کالمہل یغلی فی البطون کغلی الحمیم ...

[illegible]

کرنا چاہیے کہ کہان ہے اور تمھاری روح اور اُس کی صورت کس طرح کی ہے اور وہ جسم مین کس جگہ رہتی ہے اور روح کا حال کیا ہے اور انسان کیا ہے اور کیا ہی تفاوت انسان اور بہائم اور حشرات کی زندگی اور حیات مین اور کیا فائدہ ہے حشرات کے پیدا ہونے اور نباتات کے اُگنے مین اور اسکے کیا معنے ہین کہ حوا آدم کی پسلی مین سے پیدا ہوئی ہے اور فلاسفہ کے اِس قول کے کیا معنے ہین کہ انسان عالم صغیر ہے اور عالم انسان کبیر ہے اور انسان کا قامت کیون کھڑا پیدا ہوا اور حیوان کا خلاف اس کے رہا اور کس واسطے پاؤن اور ہاتھون کی دس دس انگلیان ہوئین اور کیا وجہ ہے کہ ہر اُنگلی مین تین تین ٹکڑے ہین اور انگوٹھے مین دو اور چہرے مین سات سوراخ کیون مقرر ہوے اور باقی بدن مین صرف دو ہی سوراخ کیون رکھے گئے اور کیا وجہ ہے اس بات کی کہ پشت کی ہڈی مین بارہ گرہے ہین اور گردن مین سات اور کس واسطے آدمی کی گردن کی شکل میم کی سی ہے اور دونون ہاتھون کی شکل حاے حطی کی سی ہے اور شکم کی شکل میم کی سی اور پاؤن کی شکل دال کی صورت پر کیون ہے جس سے آدمی کے قامت مین اُن حروف کا مجموعہ ثابت ہوتا ہے جو لفظ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین جمع ہین اور کسواسطے آدمی کا قامت الف کی طرح سیدھا ہے اور رکوع مین لام کی صورت پر ہو جاتا ہے اور سجدے مین ہا بن جاتا ہے کہ مجموعہ ان تین حروف کا وہ ہے جو لفظ اللہ مین موجود ہین اور کس واسطے انسان کی ہڈیان اسقدر ہین اور دانت کیون اسقدر واقع ہوئے اور اُسکے اعضاے رئیسہ اور رگون کی اتنی مقدار کیون ہے اِسی طرح داعی تمام تشریح اعضا کا ذکر کرتا ہے پھر داعی کہتا ہے تم اپنے نفس پر غور و خیال کیون نہین کرتے ہو کہ ہمارا پیدا کرنے والا حکیم اور علیم ہے اور اُسکے سب کام حکمت سے لبالب ہین حالانکہ اُسنے قرآن مین جا بجا غور کرنے کے واسطے تاکید فرمائی ہے فی الارض ایات للموقنین وفی انفسکم افلا تبصرون زمین مین نشانیان ہین یقین لانے والون کے لیے اور خود تمھارے اندر کیا تم نہین دیکھتے ہو دوسری جگہہ فرمایا ہے سنریھم ایاتنا فی الافاق وفی انفسہم حتی

Marfat.com

یتبین لھم انہ الحق اب ہم اُن کو اپنے نمونے دنیا ہین اور خود اُن کی جانون ہین دکھائین گے جب تک کہ اُنپر کھل جائے کہ یہ حق ہے اِس قسم کی آیات سراسر دلالت کرتی ہین کہ خدا کا ارادہ یہ ہے کہ تمکو اپنے اسرار مخفی جتلائے اگر تم متنبہ ہو جاؤ اور جان جاؤ تو تم سے سب حیرت زائل ہو جائے اور شبہہ و شک مٹجائے او معارف سنیہ تم پر ظاہر ہو جائین کیا یہ نہین خیال کرتے کہ تم اپنے نفوس سے بھی بے خبر ہو حالانکہ خدا نے فرمایا ہے من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی واضل سبیلا جو کوئی اس جہان ہین اندھا رہا سو وہ پچھلے جہان ہین اندھا ہے اور نہایت گمراہ یعنی ہدایت سے اندھا رہا ویسا ہی آخرت ہین بہشت کی راہ سے اندھا ہے اور دور پڑا ہے۔ جب داعی دیکھتا ہے کہ مدعو کو میری باتون کی طرف بخوبی رغبت ہے تو اُس سے کہتا ہے اے شخص جلدی مت کر خدا کا دین اعلیٰ ہے اِس سے کہ نا اہل آگاہ ہون بدون معاہدے کے آگاہ کرنا مناسب نہین کیونکہ اللہ تعالیٰ کی یہ عادت ہے کہ جس کو ہدایت کرتا ہے اُس سے اول عہد و پیمان کر لیتا ہے چنانچہ قرآن ہین ہے واذاخذنا من النبیین میثاقھم و منک ومن نوح وابراھیم وموسی وعیسے بن مریم واخذنا منھم میثاقا غلیظا اور جب لیا ہمنے نبیون سے اُنکا عہد اور تجھ سے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ سے اور عیسیٰ بن مریم سے اور لیا ہم نے انسے گاڑھا عہد اور فرمایا ہے ومن المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ بعض ایمان والون ہین سے وہ مرد ہین کہ سچ کر دکھایا اُنھون نے اُس چیز کو کہ عہد کیا تھا اللہ تعالیٰ سے اور فرمایا ہے یا ایھا الذین امنوا اوفوا بالعقود اے ایمان والو پورا کرو اقرار اور فرمایا ہے ولا تنقضوا الایمان بعد توکیدھا مت توڑو قسمون کو اُن کی مضبوطی کے بعد اسی قسم کی آیات پڑھکر کہتا ہے کہ بیعت پر ہاتھ دو اور ہم سے عہد استوار کر لو کہ ہرگز بیعت کو نہ توڑو گے اور راز کسی پر افشا نکرو گے اور ہمارے دوست کو دوست اور دشمن کو دشمن سمجھو گے جب مدعو نے بیعت کر لی تو اُسوقت داعی اُسکے مال ہین سے بقدر حیثیت کچھ امام کی نذر ہین مانگتا ہے اگر مدعو دیدیتا ہے تو داعی کی مجلس ہین بار دیگر حاضر ہو سکتا ہے اور نصیحت وغیرہ

۲۰

کھنے کا مجاز ہوتا ہے ورنہ اُسکو بار نہین ملتا۔

دعوت دوم جبکہ مدعو سب باتین پہلی دعوت کی تسلیم کرلیتا ہے اور مال بھی نذر کردیتا ہے تو دوسری مجلس مین داعی بار دیگر کہتا ہے کہ اللہ راضی نہین ہوتا اپنی طاعت سے اور جو کچھ بندون پر مقرر کیا ہے اُسکی بجا آوری سے جب تک ائمہ حق کی متابعت نکرے جن کو اللہ تعالی نے آدمیون کی ہدایت کے لیے مقرر کیا ہے اور اُنکو شریعت کا محافظ بنایا ہے پھر اُن امور کی تشریح کرتا ہے اور اپنے کلام پر دلائل لاتا ہی جو اس فرقے کی کتب مین مفصل مذکور ہین جب داعی کو معلوم ہوا کہ مدعو کے دل مین ائمہ کی طرف سے اعتقاد راسخ ہوگیا تو تیسری دعوت ارشاد کرتا ہے۔

دعوت سوم جب تیسری دعوت کی مجلس مین مدعو حاضر ہوتا ہے تو داعی کہتا ہے کہ ائمہ حق سات ہین حضرت علی حسن حسین زین العابدین محمد باقر جعفر صادق ساتوین قائم صاحب الزمان اور جاننا رہ کہ قائم مین اختلاف ہے بعض محمد مکتوم بن اسماعیل بن امام جعفر صادق کو جانتے ہین اور بعض اسماعیل بن جعفر کو جب دلائل اور توجیہات سے مدعو کے دل مین ثابت ہوجاتا ہے کہ امام سات ہین تو شیعہ اثنا عشری سے برخلاف ہوجاتا ہے جو دوازدہ امام کے قائل ہین اور داعی بیان کرتا ہے کہ صاحب الزمان کو علم باطنی اور مخفی وہ کچھ ہے کہ اُس سے زیادہ اور بہتر خدا کے پاس بھی علم نہین اور وہی تاویل تفسیر قرآن اور تاویل تاویلات کے ماہر ہین اور اُنھین کو تمام اسرار الٓہی کا علم ہے اور دعاۃ اُنکے وارث ہین اور کوئی دعاۃ کی ہمسری نہین کرسکتا اور داعی اپنے ان مطالب پر بڑی بڑی دلیلین لاتا ہے جو اس فرقے کی کتب مین مذکور ہین جب داعی نے خیال کیا کہ میری تقریر نے اُسکے دل مین اثر کیا تو دعوت چہارم شروع کرتا ہے۔

دعوت چہارم اس دعوت مین داعی بیان کرتا ہے کہ مجددین شرائع کے سات ہین اور ہر ایک کو ناطق کہتے ہین اور ہر ناطق کی شرائع کے رواج دینے والے اور وہی بھی سات آدمی ہوتے ہین جنکو صامت بولتے ہین پہلے ناطق آدم ہین جنکے صامت اول شیث علیہ السلام تھے جب ان سب صامتون کا زمانہ گذر چکا تو دوسرے ناطق نوح علیہ السلام

Marfat.com

ہوئے جنھون نے ناطق اول کی شرع کو یک قلم موقوف کردیا ان کے صامت اول سام تھے تیسرے ناطق ابراہیم علیہ السلام ہین اور اُنکے جانشین یعنی صامت اول اسماعیل ذبیح اللہ تھے ان کے بعد ناطق چہارم موسیٰ علیہ السّلام ہوئے اُن کے وصی اول ہارون علیہ السلام تھے اُن کے بعد نون پانچوین ناطق عیسیٰ علیہ السلام تھے اور اُن کے وصی اول شمعون تھے اور ناطق ششم محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اُن کے وصی اول حضرت علی پھر امام حسن پھر امام حسین پھر علی بن امام حسین پھر محمد باقر پھر جعفر صادق پھر اسماعیل بن جعفر آخر خموشان صامت ہفتم ہین ساتوین ناطق صاحب الزمان محمد بن اسماعیل ہین کہ اُنھین پر جملہ علوم اولین و آخرین تمام ہوے ہین اور اُن کی اطاعت ہین ہدایت و نجات منحصر ہے جب اِس ترتیب کو عمدہ عمدہ تقریرون کے ساتھ ۔ ان کی کتب ہین مذکور ہین دلنشین کردیتا ہے تو پانچوین دعوت آغاز کرتا ہے۔

دعوت پنجم داعی اِس ہین کہتا ہے کہ ہر امام صامت کے ساتھ بارہ آدمی مطابق عدد مہینون اور برجون کے ہوتے ہین کہ ہر ایک حجت کہلاتا ہے خدا نے انسان کے جسم کو زمین کی طرح پیدا کیا ہے اور چارون انگلیون کو جزائر کی طرح بنایا ہی ہر انگلی ہین تین تین ٹکڑے رکھے ہین جو کل بارہ ٹکڑے ہوے اور یہ بارہ ٹکڑے اُنھین حجتون کی طرف اشارہ ہین اور انگوٹھا کہ کف دست کو اُس سے استحکام اور قوام ہے اس ہین دو ٹکڑے ہین سو اِسمین اشارہ ہے کہ رسول و امام یعنی وصی جدا جدا ہین ہین اور خدا تعالیٰ نے پشت ہین جو بارہ گُریان پیدا کی ہین وہ بھی اُنھین بارہ حجتون کی طرف اشارہ ہین اور گردن باوجودیکہ پشت سے افضل و اعلیٰ ہے مگر اس ہین سات گُریان بنائی ہین سو وجہ اِسکی یہ ہے کہ اِس ہین سات ناطقون کی ذات کی طرف اشارہ منظور ہے اور انکے ائمہ جانشین کی طرف بھی یہ اشارہ ہے اور اسی اشارے کی وجہ سے آسمان اور زمین اور دریا اور ہفتے کے دن اور کواکب سیارہ بھی سات سات ہین جو تمام عالم کے مدبر ہین اور اسی سبب سے چہرے ہین بھی سات سوراخ

Marfat.com

رکھے ہین جب داعی تقریر طویل کے ساتھ اِس مطلب کو بھی مدعو کے ذہن نشین کردیتا ہے تو دعوت ششم شروع کرتا ہے۔

دعوت ششم اس مین آیات قرآن کی تفسیر کرتا ہے نماز اور روزہ اور زکوۃ اور خمس اور حج اور جہاد اور طہارت وغیرہ امور مختلفہ شرعی کے قاعدے اور طریقے بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ سب امور ہین کہ واسطے مصلحت اور سیاست عام کے جاری کیے گئے ہین تاکہ اس مین مشغول ہوکر آپس مین فتنہ وفساد نہ پھیلائین اور حاکم وقت کی حکومت اور تابعداری سے انحراف نکرین ورنہ فی الحقیقت وضو سے مراد امام کی دوستی ہے اور تیمم سے مراد یہ ہے کہ امام کی غیبت مین حجت سے ضروریات کا اخذ کرنا اور احتلام عبارت ہے راز کے ظاہر کردینے سے ایسے شخص کے سامنے جو اپنا ہم مذہب نہو بغیر قصد ہدایت کے اور صوم سے مراد امام کے اسرار کی حفاظت ہے اور زنا اسرار دین کے ظاہر کرنے کو کہتے ہین اور غسل سے مقصود تجدید عہدوپیمان ہے اور زکوۃ سے مراد یہ ہے کہ امورات دینی سیکھ کر نفس کو پاک کرنا اور بعض کتابون مین یون لکھا ہے کہ نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے سے یہ مراد ہے کہ امام معصوم کی متابعت کرے اور زکوۃ سے یہ مطلب ہے کہ اپنے مال مین سے پانچوان حصہ امام معصوم کو دے اور کعبے سے مراد پیغمبر علیہ السلام ہین اور باب سے حضرت علی اور صفا سے نبی علیہ السلام اور مروہ سے وصی اور حاجیون کے لبیک کہنے سے یہ مراد ہے کہ امام کی دعوت کو قبول کرے اور خانہ کعبہ کا سات بار طواف کرنے سے مراد یہ ہے کہ ائمہ سبعہ سے دوستی رکھے اور جنت سے مراد بدن کو تکلیف سے بچانا ہے اور دوزخ سے مراد بدن کو مشقت اور تکالیف مین ڈالنا ہے وغیرہ وغیرہ جب مدعو کے دل مین یہ باتین جم جاتی ہین تو داعی فلسفے کی باتین شروع کرتا ہے اور اقوال فلاطون وارسطو وفیسا غورس وغیرہ کو دلائل عقلی کے ساتھ سمجھاتا ہے اور جب یہ مطالب بھی ذہن نشین ہوجاتے ہین تو ایک عرصہ دراز کے بعد ساتوین دعوت شروع کرتا ہے۔

دعوت ہفتم اِس مین کہتا ہے کہ صاحب ولایت اور ناصر شریعت کے لیے

Marfat.com

ایک مددگار اور مصاحب کی ضرورت ہے تاکہ جو کچھ ارشاد کرے یہ اسکو دوسرون کے خاطر نشین کردے اور ان مین ایک بجاے اصل کے ہے اور دوسرا نائب کی مثل ہوتا ہے اور نظیر اسکی یہ ہے کہ مدبر عالم اصل ترتیب ور نظام عالم مین ایک ہی ہے اور جو کچھ مدبر عالم سے پہلے پہل بلا واسطہ و بلا سبب صادر ہوا ہے وہ بھی ایک ہے جس کو عقل کامل کے ساتھ تعبیر کرتے ہین اور صادر اول بھی کہتے ہین اس وجہ سے کہ پہلی مرتبہ صادر ہوا ہے اور سب سے اول پیدا ہوا ہے چنانچہ اس مطلب کی طرف قرآن وحدیث مین بھی کئی جگہ اشارہ ہوا ہے انما امرہ اذا اراد شیئاً ان یقول له کن فیکون یعنی اُسکا حکم یہی ہے کہ جب کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو اُسکو کہتا ہے ہو پس وہ ہو جاتی ہے اس آیت مین اول فی الرتبہ کی طرف اشارہ ہے اور دوم فی الرتبہ کی جانب اس آیت مین اشارہ فرمایا ہے انا کل شیٔ خلقناہ بقدرٍ یعنی ہمنے ہر چیز کو پہلے اُسکا اندازہ کرکے پیدا کیا ہے اور اس حدیث مین بھی آنحضرت نے عقل کی جانب جس نے ابتداءً الله تعالیٰ سے صدور پایا ہے اشارہ کیا ہے ان اول ماخلق الله القلم

ﮯ واضح ہو کہ حدیث مین اول جو چیز مروی ہے یعنی اول جس طرح ما خلق الله القلم یعنی اول الله تعالیٰ نے پیدا کی وہ قلم تھی اول ما خلق الله نوری یہان بھی آیا اول ما خلق الله نے پیدا کی وہ میرا نور ہے یعنی جو چیز کہ حکما کا مذہب ہے اول ما خلق الله العقل یعنی جو اول الله نے پیدا کی وہ عقل ہے پس یہ تینون چیزین جن مین ...

اس بارے بعض نے ان اقوال مین توفیق دی ہے اور دونون حدیثون اور حکما کے قول مین اتفاق ثابت کرکے اختلاف اٹھا دیا ہے اس طرح کہ جو چیز اول پیدا ہوئی وہ اس حیثیت سے کہ ... اپنی ذات کو ... بعد ذکر جانی ... کا اول مخلوق ہونا لازم آتا ہے ایک ...

عقل کہی گئی ... اور ... نقش ... اور علوم ... اور واسطہ ... یعنی ... اور ... انوار نبوت ... سلسلہ ... الله علیہ ... ۱۲

تحقیق اللہ تعالیٰ نے جو چیز کہ اول پیدا کی ہے وہ قلم ہے اور اس قسم کی بہت سی باتین ہین جو ان لوگون کی کتب مین مندرج ہین اور دراصل یہ قول فلاسفہ کے کلام سے ماخوذ ہے جنکی راے یہ ہے الواحد لا یصدر عنہ الا الواحد یعنی ایک سے صادر نہین ہوتا مگر ایک ہی جب یہ دعوت تمام ہوجاتی ہی تو داعی دعوت ہشتم شروع کرتا ہے۔

دعوت ہشتم اس دعوت مین داعی کہتا ہے کہ ان دونون ذاتون مین کہ ایک مدبر الوجود ہے اور دوسری اُس سے صادر ہوئی ہے اس طور کا تقدم وتاخر ہوتا ہے جیسے کہ علت کو معلول پر تقدم ہے خلاصہ یہ ہے کہ سابق (یعنی مدبر الوجود) علت ہے اور لاحق (یعنی صادر اول) معلول ہے اور مدبر الوجود نے جس ذات کو سب سے اول پیدا کیا ہے اسی سے عالم کی تمام چیزین پیدا ہوئی ہین اس طرح کہ مدبر الوجود یعنی اللہ تعالیٰ نے عالم علوی مین اول اپنے امر کے ذریعہ سے عقل کامل کو کہ جس کو عقل کلی اور عقل اول اور اول موجود اور صادر اول بھی کہتے ہین پیدا کیا اور پھر اُسکے ذریعہ سے نفس ناقص کو جسے نفس کلیہ اور نفس اولی بھی کہتے ہین پیدا کیا پھر نفس کو عقل سے کمال حاصل کرنے کا ذوق وشوق پیدا ہوا پس نقصان سے کمال کی جانب نفس نے حرکت کی مگر بدون آلے کے حرکت پوری نہین ہوسکتی تھی اسلئے اجرام فلکی پیدا ہوے انکو نفس نے حرکت دوری کرائی اور اجرام فلکی کے حرکات کے سبب سے اربعہ عناصر کی طبیعتین پیدا ہوئین اور اربعہ عناصر کے ذریعہ سے مرکبات یعنی نباتات اور جمادات اور حیوانات پیدا ہوے اور اُن سب مرکبات مین افضل واشرف انسان ہے اسلیے کہ اس مین انوار قدسی کے حاصل کرنے کی استعداد ہے اور عالم علوی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور جبکہ عالم علوی مین عقل کامل کلی اور نفس ناقص کلی موجود ہین جنھون نے کائنات کو ایجاد کیا ہے تو عالم سفلی مین بھی ایسی عقل کامل کا ہونا ضرور ہے جو نجات کا وسیلہ ہو اور اصطلاح شرع مین اسی عقل کامل سفلی کو رسول کہتے ہین اور رسول کی نیابت مین ایک نفس ناقص نجات کے طریقے بیان کرنے کے لیے ہوتا ہے جسکو اس باب مین رسول کے ساتھ وہ نسبت ہوتی ہی

Marfat.com

جو نفس کلیہ کو عقل کلی کے ساتھ کائنات کے ایجاد کرنے کے بارے مین نسبت ہوا کرتی ہے
اِس نفس ناقص کو جو رسول کا نائب ہوتا ہے امام اور رسول کا وصی کہتے ہین اور
جس طرح افلاک کو عقل اول اور نفس اولی حرکت دیتے ہین اسی طرح رسول اور
امام انسانون کے نفوس کو نجات کی طرف حرکت دیتے ہین - مگر اِن اسماعیلیہ کے
ہان مدبر الوجود یعنی اللہ تعالیٰ کے لئے نہ کوئی نام ہے نہ نشان نہ بیان نہ صفت
اور نہ اسکو الفاظ کے ساتھ بیان کرتے ہین پس ان کے زعم مین خدا نہ موجود ہے
نہ معدوم نہ عالم نہ جاہل نہ قادر نہ عاجز وغیرہ وغیرہ کیونکہ انکا زعم یہ ہے کہ ان اوصاف
کے ثابت کرنے سے خدا کی مشارکت موجودات کے ساتھ لازم آجاے گی اور اِن
اوصاف کی اُس ذات پاک سے نفی کرنے سے تعطیل لازم آتی ہے اس لیے یہ
کہتے ہین کہ جو کچھ قدیم ہے وہ خدا کا امر اور کلمہ کن ہے اور جو کچھ حادث ہے وہ
مخلوق ہے اور اُسکی فطرت ہے بعد اسکے داعی مدعو سے کہتا ہے کہ یہ دوسرا جسے
عقل کامل کے ساتھ تعبیر کرتے ہین اعمال ذات مین مدبر الوجود کی اتباع اختیار
کرتا ہے یہانتک کہ یہ مدبر الوجود کے مرتبے کو پہونچ جاتا ہے اِسی طرح امام جسے صامت
اور وصی بھی کہتے ہین اپنے اعمال مین رسول کی پیروی کرکے رسول کے مرتبے کو
جسے ناطق بھی کہتے ہین پہونچ جاتا ہے اور دونون مین ذرہ بھر تفاوت نہین
رہتا اسی طرح داعی وصی کے مرتبے کو پہونچ جاتا ہے غرض کہ عالم کے کاروبار اسی
طریق پر جاری ہین اسکے بعد داعی کہتا ہے کہ رسول کا معجزہ یہی چیزین ہین
جن سے انسانون کی سیاست کا کام متعلق ہے سوا اسکے کچھ بھی نہین اور انتظام
عالم کی غرض ہی سے بنی زمین و آسمان جواہر و اعراض کی حقیقت بیان کرتا ہی
کبھی ایسی وضاحت کے ساتھ کہ لوگ اُسے سمجھ لیتے ہین اور کبھی ایسے رمز کے ساتھ
کہ علما بھی اُسکے ادراک سے عاجز آتے ہین اور اسی تدبیر کے ساتھ رسول کی شریعت
کو انتظام حاصل رہتا ہے اور آدمی اُسے مانتے ہین - اور داعی کہتا ہے کہ قیامت
اور ثواب و عذاب کے معانی کچھ اور ہی ہین جو عام طور پر ہر ایک کی سمجھ مین آنا

دشوار ہین اور وہ یہ ہین کہ کواکب کے دورے ختم ہوکر دوسرے دورے شروع ہو جاتے ہین ورنہ سیارات اور ثوابت ہین کسی طرح کون و فساد نہین آسکتا انکی طبائع برباد ہونے اور فنا ہونے سے بری ہین پس قیامت کے یہ معنے کسی طرح درست نہین ہین کہ اجرام علوی فنا ہوجائینگے اس کے بعد داعی دعوت نہم شروع کرتا ہے۔

دعوت نہم یہ دعوت سب دعوات کا نتیجہ ہے جب داعی مدعو کی طرف سے مطمئن ہوجاتا ہے تو اُسے ہدایت کرتا ہے کہ فلاسفہ کی کتابین دیکھا کرا در علوم آلہی وطبعی کا مطالعہ کرتا رہ جب داعی سمجھ لیتا ہے کہ مدعو کو فلاسفہ کے اقوال پر خوب واقفیت حاصل ہوچکی تو اب داعی اپنے رازون کو کھولنا شروع کرتا ہے اور کہتا ہے کہ جو کچھ ہین نے اصول وحدوث سے ابتک اطلاع دی ہے یہ سب رموز اور اشارات ہین طرف معانی ومبادی اور انقلاب جواہر کے اور وحی صرف نفس کی صفائی کا نام ہے اور رسول یا نبی کا کام یہ ہے کہ جو بات اُس کے دل ہین آتی ہے اور اُسے بہتر معلوم ہوتی ہے وہ لوگون کو بتا دیا کرتا ہے اور اُسکا نام کلام آلہی رکھدیتا ہے تاکہ لوگون کے دلون ہین یہ قول اثر کرجاے اور اسے مان لین تاکہ سیاست اور مصلحت عام ہین انتظام رہے اور جبکہ نبی کی حقیقت یہ ٹھہری تو اُسکے تمام اقوال پر عمل کرنا کیا ضرور اُسی قدر پر عمل کرنا چاہیے جو اپنی مصلحت اور حاجت کے مناسب ہو بلکہ عارف کے واسطے تو نبی کے کسی قول پر عمل درآمد اور پابندی ضرور نہین اُسکے لیے صرف معرفت ہی کافی ہے کیونکہ معرفت ہی اصل الاصول ہے اور سب کمالات کی انتہا اسی کی طرف ہے اور جو کچھ قیدین اور اعمال کی پابندیان مقرر ہین وہ کافرونکے واسطے واجب ہوئی ہین جو معرفت سے آگاہ نہین ہوتے اور عارف کے حق ہین یہ باتین بالکل عبث اور بارگران ہین اور اقسام **معرفت** سے ان لوگون کے نزدیک ایک یہ ہے کہ انبیاے ناطق صاحب شرائع واسطے سیاست عام کے مقرر ہین اور جن انبیا کے پاس حکمت خاص ہے وہ فلاسفہ کی جماعت ہے اور عالم کا وجود روحانی ہے اور جو کچھ ریاضت کتب معارف کے مطالعہ مین کی جاتی ہے یہی ناظر کو امام تک پہونچا دیتی ہے اور امام کے ظہور کے معنی یہ ہین کہ دعاۃ کے

Marfat.com

ذریعہ سے اُسکے احکام امرونہی جاری ہون یعنی یہی امرونہی کا ظہور بعینہ امام کا ظہور ہی
قائم متقدایان اسماعیلیہ طالبین اور اپنے معتقدین کو غیر مذہب والون کی
اہل اسلام مین سے کتب دیکھنے سے منع کرتے ہین بلکہ جس قدر بیانات متقدمین اسماعیلیہ
نے اپنی کتب مین مندرج کئے ہین اُن کے سیر و مطالعہ سے بھی علماے متاخرین
اسماعیلیہ روکتے ہین اور اُن مین خوض و فکر کرنے سے منع کرتے ہین تاکہ ذکی الطبع
ہمارے فضائح و قبائح پر مطلع نہو جاے۔

بوہرے

یہ ایک اسماعیلی المذہب قوم ہے قلائد الجواہر فی احوال البواہر مین لکھا ہے کہ جب
سلطان صلاح الدین کی کوشش سے ملک مصر سے مذہب مہدویہ اُکھڑ گیا تو اکثر وہان
اسماعیلیہ اپنے داعی کے ساتھ ملک مصر اور مغرب سے نکلکر چندے یمن مین رہے
جو کہ وہان شہر حراز مین قدیم سے ان کا داعی موجود تھا اسلیے ہندوستان کو چلے آئے
اب گجرات۔ دکن۔ مالوہ۔ کوکن۔ راجپوتانہ مین بوہرے کے نام سے مشہور ہین۔
ابجد العلوم اور سبحۃ المرجان مین لکھا ہے کہ بیوہار ہندوستانی زبان مین تجارت
کو کہتے ہین اور بوہرہ کے معنے تاجر ہین اور بوہرے تجار کے معنے مین اِس لفظ کی جمع ہی
چونکہ یہ ساری قوم تجارت پیشہ ہے اسلئے بوہرے کہلاتی ہے اور اسی وجہ سے یہ لوگ
مرفہ حالی کے ساتھ رہتے ہین اور ان کے داعی سابق مین احمد آباد ملک گجرات اور
برہانپور ملک خاندیس اور اجین ملک مالوہ مین رہتے تھے اب کئی پشت سے
بندر سورت مین رہتے ہین اور دس لاکھ روپیہ کے قریب سالانہ قوم بوہرہ سے
انھین پہونچتا ہے امیرانہ ٹھاٹھ سے بسر کرتے ہین قاضی نور اللہ شوستری اثنا عشری
(جو ۱۰۱۹ھ ہجری مین عہد جہانگیر مین بوجہ تصنیف کتاب مجالس المؤمنین کے درہ خاردار
سے ستر برس کی عمر مین بادشاہ کے حکم سے اتنے پٹوائے گئے کہ آخر دم نکل گیا)
مجالس المؤمنین کی جلد اول مین کہتے ہین کہ اِس زمانہ سے تخمیناً تین سو برس پیشتر
ایک فاضل ملا علی نامی کی ہدایت سے یہ لوگ مسلمان ہوے ہین ملا علی کی قبر کھنبایت مین ہی

انگریزی بعض کتب تواریخ مین بھی لکھا ہے کہ بوہرے اصل مین ہندو تھے اِس کی تصریح کتاب گجرات اینڈ گجراتی مؤلفہ بہرامجی ملہاری کے صفحہ ۱۵۲ مطبوعہ لندن سنہ۱۸۸۲ء مین ہے اور مرآت احمدی کے ترجمہ انگریزی کے صفحہ ۲۸۹ کے نوٹ مین مندرج ہے کہ بوہرے دراصل ہندو تھے اور کسی قدر ہندوون کے رسم ورواج وعقیدے پر ابتک وہ چلتے ہین - راس مالا کے ترجمہ گجراتی کی جلداول کے صفحہ ۵۴ مین لکھا ہے کہ بھاٹ لوگ کہتے ہین کہ احمد شاہ نے برہمن اور مہاجنون کو مسلمان بنایا تھا وہ بوہرے بن گئے - اور پریچنگ آف اسلام مؤلفہ آرنلڈ کے صفحہ ۲۲۵ مین لکھا ہے کہ محمود بیگڑہ کے عہد مین جس کی حکومت سنہ۱۴۵۹ء سے سنہ۱۵۱۱ء تک گجرات مین رہی ہے بوہرون کی جماعت اسلام لائی ہے اور یہ گیارھوین صدی اورچودھوین صدی مین غالبًا مسلمان ہوے ہونگے کیونکہ شمالی گجرات کے ہندو راجہ اُنہل واڑے والے غیرہ داعظون کے ساتھ اچھا سلوک کرتے تھے اور غالبًا کئی نسلون مین وہان اسلام پھیلا ہوگا الیٹ نے تاریخ ہندوستان کی پہلی جلد مین اَلاِدْرِیسی سے ترجمہ کیا ہے کہ شہر نہروالہ (یعنی انہل واڑہ) مین بہت سے مسلمان بیوپاری آتے جاتے ہین اور وہان کا راجہ اور اُس کا نائب اِن کی عزت کرتے ہین اور وہان اِن کی پوری طرح حفاظت کی جاتی ہے الادریسی کا مؤلف ابوعبداللہ ہے جو گیارھوین صدی عیسوی مین پیدا ہوا تھا - سائکلوپیڈیا آف انڈیا کی جلداول کے صفحہ ۴۰۳ مین لکھا ہے کہ ولسن صاحب تحریر کرتے ہین کہ بوہرون کی بنیاد گجرات مین ہوئی ہے اور ایسا پایا جاتا ہے کہ وہان پر ہندؤن کو مسلمان بنالیا گیا ہے مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ سندھ کی طرف سے آئے ہوئے ہین -

تاریخ تحفہ راجستان مین مولوی عبیداللہ فرحتی نے بیان کیا ہے گجرات کے بوہرہ لوگ کسی وقت ناگرون وغیرہ مین سے مسلمان بنائے گئے ہین جو تجارت کے ذریعہ سے اکثر گذر کرتے ہین اور اسماعیل یمنی کے پیرو ہونے کے سبب اسماعیلی کہلاتے ہین اس بیان مین غلطی ظاہر ہے - ایک فاضل بوہرے نے جسکا نام عبدالعلی سیف الدین ہے او سیفی تخلص ہے ایک کتاب

Marfat.com

زبان عربی مین بنائی ہے اسکا نام مجالس سیفیہ ہے اور ۱۲ ذیقعدہ سنہ ۱۲۲۲ ہجری کو یہ کتاب تمام ہوئی ہے اُس سے بھی یہ ثابت ہے کہ بوہرے ہندو سے مسلمان ہوئے ہین اور تفصیل اسکی مجالس سیفیہ کی نوین مجلس مین اِس طرح مذکور ہے کہ شیخ آدم صفی الدین بن زکی الدین نے کہا ہے کہ مستنصر باللہ نے اپنے پاس مصر کے دو آدمی بلائے اُن مین سے ایک کا نام عبداللہ اور دوسرے کا نام احمد تھا اور اُن کو اعیان یمن کے پاس بھیجا اور اُن کو حکم دیا کہ اِن دونون کو ہندوستان کی طرف روانہ کردیا جائے حسب الحکم وہ دونون یمن سے چلکر ہند مین آئے اور شہر کھنبایت کے ساحل پر اُترے یہان کا راجہ ایک راجپوت تھا جسکا نام سدھ راؤ جے سنگھ تھا تمام ملک گجرات اُسی کے زیرنگین تھا اور دارالحکومت اُسکا شہر پٹن مین تھا۔ سدھ راؤ کے وزیر کا نام بھارمل تھا اور وہ بھی راجپوت تھا اور عقیل و مدبر آدمی تھا تمام ملک کی عنان حکومت اُسکے قبضۂ واقتدار مین تھی اور بڑے استقلال سے کام چلاتا تھا سدھ راؤ جے سنگھ نہایت متعصب تھا مسلمانون سے دلی بغض رکھتا تھا جو مسلمان اُسکے ہاتھ لگتا اُسکو قتل کرادیتا اسلام کا سخت دشمن تھا اور بتون کی بڑی عقیدت کے ساتھ پرستش کرتا تھا بہرصورت شیخ عبداللہ یمن سے زبان ہندی سیکھ کر آئے تھے اور کھنبایت کے ساحل پر اُترے اور اُنکو اپنی جان کا بہت اندیشہ تھا خوف و رجا کی حالت مین رہے اور ساحل کے باغون مین چھپ رہے ایک روز کھیتون کی طرف اُن کا گذر ہوا ایک آدمی مع اپنی جورو کے کام کر رہا تھا عبداللہ اُسکے پاس گئے اور پانی دریافت کیا تاکہ پیوین جواب دیا کہ پانی تو اِس کنوین مین تھا لیکن چند روز ہوئے کہ ہم اُس سے

محروم ہوگئے ہین اور وہ نیچے اُتر گیا اور خشک ہوگیا ہے عبداللہ نے کہا مجھے دکھا دو وہ
کنوان کہان ہے اُن دونون نے کہا کنوان یہ ہے کیا کروگے تم اُس ہین بھر پانی نکال
لا سکتے ہو عبداللہ نے جواب دیا نہین بلکہ اللہ ہر شے پر قادر ہے اور جو چاہے کرے
اور اسکا حکم کیا گیا پھر رد نہین ہوسکتا ہے پھر عبداللہ نے اُن دونون سے کہا کہ اگر
خدائے تعالیٰ اُس وقت اِس کنوے کے پانی سے تمپر اپنا احسان کرے تو اُسوقت تم دونون
میرے ہاتھ پر مسلمان ہوجاؤگے اور میرے رب پر ایمان لاؤگے دونون بولے ہان جو تم
کہتے ہو اگر اللہ کردے تو ہم وہی کرینگے جو تم کہوگے پس عبداللہ کنوین مین اُترے اور
اُسکی تھاہ مین ایک نیزہ جو اُن کے ہاتھ مین تھا گاڑ دیا پانی کا سوت جاری ہوگیا
عبداللہ باہر نکل آئے اور پانی کنوین سے اُبلنے لگا یہانتک کہ بھر گیا اور وہ دونون عورت
و مرد یہ حال دیکھکر مسلمان ہوگئے اور ایمان لائے اور عبداللہ نے جو کچھ اُن سے کہا
قبول کیا مرد کا نام **کاکا اکیلا** اور عورت کا نام **کاکی اکیلی** تھا عبداللہ اِن دونون
کے پاس ٹھہرے رہے دونون اُن کی خدمت و حفاظت کرتے تھے یہانتک کہ اُن سے
محبت پیدا ہوگئی اور دونون سے عبداللہ نے زبان ہندی کی تکمیل و ترقی کی بعد اسکے
اُن دونون سے ظاہر کیا کہ مین اسلیے بھیجا گیا ہون کہ ہند مین اسلام ظاہر کرون اور
اہلِ ہند کو ایمان کی طرف دعوت کرون اور اُن سے اِس بارے مین مشورہ کیا
دونون نے جواب دیا کہ یہ جو تم چاہتے ہو اُسوقت تمھین ممکن ہوگا کہ جب کوئی ایک
شخص ہند کے راجاؤن اور رایون مین سے مسلمان ہوجائے اور اِس ملک مین تمھاری
کوشش کا اُسوقت نفع ظاہر ہوگا جبکہ راجہ کا وزیر بھارمل تابو مین آجائے اور بھارمل
بڑے بت کے پوجاریون مین سے ایک شخص کے ساتھ بہت عقیدت رکھتا ہے اور اُسکی
بزرگی کا معترف ہے اور بچپن سے ہر مہینے مین ایک مرتبہ اُسکی قدمبوسی کے لیے جایا
کرتا ہے اور اُسکے حکم سے سرمو اختلاف نہین کرتا بہت مانتا ہے اُسکی رائے پر چلتا ہے
پس اگر تم اُس پوجاری کے پاس پہنچ جاؤ اور وہ تمھارے ہاتھ پر ایمان لے آئے تو
جو کچھ تم چاہو گے اسکا ظہور ممکن ہوگا عبداللہ اس مشورے کے بموجب روانہ ہوئے

Marfat.com

اور شہر کھنبایت مین پہونچے اور اُس مورت کے مندر تک چلے گئے جہان وہ پوجاری
رہتا تھا وہ لڑکون کو پڑھاتا تھا اور گگّو (क) کھکّو (ख) کرکے حرف بتاتا تھا
شیخ صاحب سنکر کہنے لگے کہ پنڈت جی ایک عجیب بات تمھاری تعلیم مین دیکھی کہ تم سکھاتے
تو ایک حرف ہو اور بولتے ہو چار حروف پنڈت انکی بات سنکر متعجب ہوا اور بھید اسکا
دریافت کرنے لگا اُنھون نے خلوت کا اشارہ کیا پس خلوت مین جاکر اُسکے ساتھ
بات چیت کی کہ جس سے اُسکا دل اپنی طرف کھینچ لیا اور جب کہ وہ انکی طرف مائل ہوگیا
اور گڑگڑا کر گفتگو کرنے لگا تو اُسکو راز ہاے حقائق سے مطلع کیا اور یہ کہا کہ تم ہندی مین
لکھتے ہو ایک حرف ک (क) اور پڑھتے ہو چار حرف ککو وہ تین کاف ہین اور بعد
اُن کے واو پس ان مین پہلے دونون کاف ہر دو اصل روحانی کی مثال ہین اور وہ
دونون ایک جنس سے ہین اور وہ عقل ہے اور تیسرا کاف اور واو ہر دو اصل جسمانی
کی مثال ہین اور دونون کے درمیان مین ایک جہت سے فاصلہ ہے اور ہر ایک ہر دو
اصل مین سے ایک متحرک ہے اور دوسرا ساکن اور وہ دلیل اس بات کی ہے کہ
ایک دونون مین سے مفید اور دوسرا مستفید ہے اسی قسم کی باتین ہوتی رہین یہانتک
کہ پنڈت عبد اللہ کے ہاتھ پر مسلمان ہوگیا اور ایمان لایا پھر عبد اللہ اُس کے پاس
ٹھہرے رہے اور اُسکی تعلیم و تادیب و تہذیب مین سرگرم رہے اور سمجھاتے رہے کہ بھارمل
کو اس راہ پر لاوے وہ پجاری عبد اللہ کی راے پر عمل کرتا رہا جب بھارمل اُسکے پاس آتا
تخلیے مین باتین کرتا بتون کے نقصان اور اُن کی عبادت کے عیوب اُسکے سامنے
بیان کرتا تھا جب اُسکے کلام نے اثر کیا بھارمل دین اسلام کی تعظیم و تکریم کرنے لگا
وہ ہمیشہ شرف اسلام بیان کرتا تھا بھارمل وزیر اُسکی مراد اور میل جانب اسلام
سمجھ گیا اور کہنے لگا کہ آپ صاف صاف بیان کیجیے کہ اگر آپ نے اپنا دین قدیم ترک
کیا ہے اور اُسکے سوا اور دین اختیار کیا ہے تو مین بھی آپ کے ساتھ ہون جس دین پر
آپ ہین جبکہ بزرگی اُسکی آپ نے پہچانی بھارمل کے سامنے اُس پنڈت نے اپنا حال
بیان کیا اور عبد اللہ کا اظہار کیا یہانتک کہ **بھارمل** داخل اسلام ہوا اور اُس سے

عہد لیا پھر بھارمل مومن مخلص ہوگیا اور ایمان پوشیدہ رکھتا تھا اور چھپ کر نماز پڑھتا تھا اور پٹن سے کھنبایت جاتا رہتا تھا اور پنڈت کے پاس ٹھہر کر عبداللہ سے خفیہ آداب دین اسلام اور اخلاق ایمانی اور علوم ائمہ آل محمد علیہم السلام سیکھا کرتا تھا رفتہ رفتہ اُسکے دین اسلام مین آجانے کے حال سے اسکا ایک خدمتگار واقف ہوگیا اور سدھراو جے سنگھ سے یہ سارا حال بیان کردیا راجہ نے کہا کہ اگر مین اُسکو اپنی آنکھ سے نماز پڑھتا ہوا دیکھ لون تو جیسا کہ اور لوگون کے ساتھ کیا جاتا ہے اُسکو ویسی سزا دون پھر حاسد چغل خور ایسے وقت مین راجہ کو لاے کہ بھارمل نماز پڑھ رہا تھا بھارمل نے جب یہ بات سنی کہ راجہ یہان آیا ہوا ہے اُٹھ کھڑا ہوا اور سلام کیا راجہ نے کہا اے بھارمل یہ جو تم کر رہے تھے بُری بات ہے وزیر نے عرض کیا کہ یہ جو کام مین کر رہا تھا کوئی ایسی چیز نہین ہے جو میرے مخالف حضور سے عرض کیا گیا ہے بلکہ مین نے اِس وقت ایک سانپ دیکھا تھا کہ نکل کر اِس صندوق تلے جو میرے پاس رکھا ہوا ہے چلا گیا مین کھڑا ہوا اُسے ڈھونڈھتا رہا پھر جھک کر دیکھنے لگا تو بھی نہ پایا پھر مین زمین پر سر لگا کر دیکھتا تھا کہ شاید نظر آجاے راجہ نے اُس صندوق کے نیچے سانپ کو ڈھونڈھنے کا حکم دیا یکایک اُس کے نیچے سے ایک سانپ بل کھاتا ہوا نکل آیا راجہ نے بھارمل کی بات کو سچ جانا اور چغل خور جھوٹے پڑے اور بھارمل کی آبرو خدا نے بچائی اور اُس پر وثوق زیادہ ہوگیا۔ اِس مندر مین لوہے کا ایک ہاتھی سطح سے بلا کسی تعلق کے لٹک رہا تھا اور بڑے بت کے بعد اُسکی تعظیم وتکریم کی جاتی تھی اور سدھراؤ جے سنگھ ہر سال ایک مرتبہ کھنبایت مین زیارت کے لیے آکر بڑے بت کی پوجا کرتا تھا جو جو قربانیان ممکن ہوتی تھین چڑھاتا تھا اِس سال جبکہ راجہ کھنبایت مین آیا اور یہ ارادہ کیا کہ صبح کے وقت بت کی زیارت کے لیے مندر مین جاے عبداللہ نے پوجاری سے کہا کہ راجہ سے جاکر کہو کہ غضب کو ہاتھی نے مجھ سے خواب مین بیان کیا کہ مدت دراز سے معلق ہون بغیر سہارے کے کھڑے کھڑے اکتا گیا ہون اب مین چاہتا ہون کہ ایک بار زمین

زمین پر ٹیک دو دن یہ بات سنکر راجہ اور اُسکے ساتھی متحیر ہوئے جب رات ہوئی تو عبداللہ
اُٹھ کر ہاتھی کے پاس گئے اور بغور دیکھا تو وہ ہوا مین معلق پایا گیا اور اُسکے چارون
طرف ہر سطح مین سنگ مقناطیس مرصع جڑا ہوا تھا اور ہر سنگ اپنی طرف کھینچے
ہوا تھا پس ایک پتھر جو ایک پانون کے مقابل تھا اُکھیڑ لیا ہاتھی نے ایک پانون
زمین پر ٹیک دیا جب صبح ہوئی یہ خبر لوگون مین منتشر ہوئی اور ہجوم عام ہوا راجہ نے
سنا تو حیرت وغم مین گرفتار ہوا پھر کئی روز کے بعد عبداللہ نے پوجاری سے کہا کہ پھر
جاؤ اور راجہ سے کہو کہ ہاتھی چاہتا ہے کہ دوسرا پانون بھی زمین پر ٹیکے اور ویسا ہی کیا
جیسا پہلے کیا تھا چند روز مین چارون طرف سے پتھر اُکھیڑ ڈالے یہانتک کہ وہ ہاتھی
چارون پانون سے زمین پر آرہا اور راجہ کو نہایت غم والم اور حیرت دامنگیر ہوئی
بعض آدمیون نے راجہ کو خبر دی کہ پوجاری نے اپنا دین ایک عرب مسلمان کے لیے جو
چند روز سے اُسکے پاس ٹھہرا ہوا ہے تبدیل کر ڈالا ہے عرب اور پنڈت دونون نے یہ
کچھ کرتب کیا ہے راجہ سنکر پوجاری اور عبداللہ پر نہایت خشمگین ہوا گرفتار کرنے کے
لئے سپاہی بھیجے اُسوقت عبداللہ ظاہر ہوئے اور مندر کی سیڑھیون پر چڑھکر بیٹھے
اور کچھ آیات وادعیات حرز پڑھتے رہے جب لشکری اُنکے قریب پہونچ گئے تو پھر آگے
نہ بڑھ سکے سپاہی اُن کی طرف دیکھتے تھے اور بڑھ نہ سکتے تھے بلکہ بھاگتے تھے جب یہ خبر
راجہ کو پہونچی تو خود لشکر عظیم لیکر چلا جب اتنے قریب پہونچ گیا کہ شیخ عبداللہ اچھی طرح
نظر آتے تھے تو پاؤن اُس جگہ جم گئے اور اُن مین آگ بھڑک اُٹھی راجہ نے اِس
حالت سے فریاد کی اور توبہ کر کے عہد کیا کہ مین تمہارے دین مین داخل ہوتا ہون
عبداللہ نے اُسپر نظر رحمت کی تو گویا راجہ اور اُسکے ساتھی زنجیرون سے آزاد ہوگئے اب راجہ
شیخ صاحب کے پاس آیا اور اُن کا حال پوچھنے لگا عبداللہ نے کہا کہ اے راجہ
اگر یہ بڑا بت جسکی تم پوجا کرتے تھے میرے سامنے ذلیل ہوکر میری خدمت کرنے لگے
توتم اسلام لاکر میرے دین مین داخل ہوجاؤ گے جواب دیا جو کچھ تم کہتے ہوکر دکھاؤ گے
توایسا کرونگا عبداللہ نے کہا واللہ علی ما نقول وکیل (یعنی جو کچھ ہم کہتے ہین خدا اُسکا (ضامن)

مختار ہے) اور بت کی طرف دیکھ فرمایا او ملعون اُٹھ اور میرا ڈول لیکر جا تالاب سے پانی بھر لا اور جلد لوٹ آ بس یک بیک بہ حکم خدا وہ بت کھڑا ہوا اور جواب دیا لبیک وسعدیک اور ڈول لیکر تالاب پر گیا اور اُس مین تمام پانی جس قدر تالاب مین تھا بھر لیا اور تالاب کو خالی چھوڑ دیا مچھلیان تڑپنے لگین اور ڈول بھر کر عبداللہ کے پاس لاکر رکھدیا لوگون نے شور وغل مچایا کہ جاندار بغیر پانی کے فنا ہوجائینگے اور عرض کرنے لگے کہ آدمیون اور جانورون پر لطف فرماکر بُت کو حکم دیجیے کہ پانی پھر تالاب مین چھوڑ دے چنانچہ انھون نے حکم دیا بت نے پانی ڈالدیا اور تالاب بھر گیا شیخ عبداللہ کی یہ کرامات دیکھکر بہت سے ہندو مسلمان ہوگئے جسقدر برہمن مسلمان ہوے اُن کے زنّار ایک من سے زیادہ وزن مین تھے۔

غرضکہ اِس کارروائی کے بعد شیخ عبداللہ پٹن کو گئے اور وہان بھی بہت آدمی مسلمان ہوے اور سدھ پور کے بھی بہت سے آدمی مسلمان ہوے بعد اسکے شیخ عبداللہ نے بھارمل کے بیٹے **یعقوب** کو علم دین سکھایا اور موت کے وقت اُن کو اپنا جانشین کیا یعقوب ہند کے داعی رہے پھر یعقوب نے اپنے چچا تارمل (تاے فوقانی اور رلے موقوف سے) کے بیٹے **فخر الدین** کو باگڑ مین جوراج ڈونگر پور ملک راجپوتانہ مین واقع ہے بھیجا اور وہان اسلام قائم ہوا اور فخر الدین کفار کے ہاتھ سے باگڑ مین مقتول ہوکر موضع **گلیاکوٹ** مین مدفون ہوے اُنکی قبر بوہرون مین زیارت گاہ عام ہے یعقوب نے داعیان یمن کے اذن سے ہندوستان مین کارِ دعوت انجام دیا اور وفات کے وقت اپنے بیٹے **اسحاق** کو اپنا جانشین کیا اسحاق نے اپنے بیٹے **علی** کو اپنا قائم مقام بنایا۔ علی بن اسحاق نے ملا آدم اور پیر حسن اور اپنے فرزند داؤد کو علم وادب سکھاکر ملا آدم کو احمد آباد پیر حسن کو سدھ پور بھیجا اور داؤد کو اپنے پاس پٹن مین رکھا وفات کے وقت **پیر حسن** کو اپنا جانشین کیا اور پیر حسن مقتول ہونے کے وقت اپنا جانشین **ملا آدم** کو کر گئے پھر ملا آدم نے اپنے بیٹے **ملا حسن** کو اپنا جانشین کیا ملا حسن نے اپنے فرزند ملا راج کو اور ملا راج نے اپنے بیٹے

ملا کا فن فارقی متوفی [illegible]

Marfat.com

ملا جعفر کو اپنا قائم مقام بنایا۔ یہانتک داعیان گجرات داعیان یمن کے تابع رہے ملا جعفر کے زمانے مین یمن کی دعوت عظمیٰ کا رتبہ منتقل ہوکر ہند مین داعی یوسف پر آگیا اور داعی ملا جعفر داعی یوسف کے مطیع ہوئے اور جب سے سلسلہ دعوت کا اولاد و اخلاف بھارمل مین چلا آرہا ہے۔

ایشیاٹک سوسائٹی بنگال کے جرنل جلد ۲ کے صفحہ ۲۴۲ سے بوہرون کی ابتدا کے حالات راس مالا کے ترجمۂ گجراتی صفحہ ۱۵۱ مین اس طرح نقل کیے ہین کہ یعقوب نامی ایک آدمی اپنے گھر کے فساد کی وجہ سے اپنا ملک چھوڑ کر ۵۳۲ھ ہجری مطابق ۱۱۳۷ء مین مصر سے کھنبایت کو آیا اُسکے مذہب والون مین سے ہندوستان مین پہلا قدم رکھنے والا وہی آدمی تھا اُس وقت مین اُس مذہب کا سب سے بڑا ملا جو کئی برس سے یمن مین رہتا تھا ظہری (ذویب) بن موسیٰ نامی تھا مصر مین خلیفہ مستنصر باللہ کا عمل تھا اور سدھراس سنگھ (سدھراج جے سنگھ) ہندوستان مین پیران پٹن کا راجہ تھا۔ بہت سے ایسے ثبوت ملتے ہین جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مستنصر ۴۸۷ھ ہجری مین مرچکے تھے اور اُن کا پوتا حافظ گیارھوان خلیفہ جسنے ۵۲۴ھ ہجری سے ۵۴۴ھ ہجری تک حکومت کی حکمران تھا اس وقت کے بارے مین گجرات کی تواریخ کا سلسلہ گڑبڑ سے بھرا ہوا ہے تو بھی اوپر کے وقت کے ساتھ ملتا ہوا ہے کیونکہ سدھراج جے سنگھ کہ جن نام سے بگڑا ہوا لفظ سدراس بنا ہوا معلوم ہوتا ہے ۱۰۹۴ء (مطابق ۴۸۷ھ ہجری) مین انہل واڑے (پٹن) کا راجہ تھا اس بیان کے بعد راس مالا مین اس قصے کو اس طرح پورا کیا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یعقوب کھنبایت مین آکر ایک مالی کے شامل رہا جس کو اُسنے اپنے مذہب مین داخل کیا پھر اُسنے ایک برہمن کے لڑکے کو مسلمان کیا سدراس راجہ اور اُسکے دو دیوان تارمل (تائے فوقانی سے) اور بھارمل دو بھائی تھے وہ کھنبایت کے ایک مندر مین اکثر جایا کرتے تھے وہان پر ایک لوہے کا ہاتھی سنگ مقناطیس کے زور سے لٹکا رہتا تھا یعقوب نے اُن پتھرون کو نکال ڈالا اور برہمنون کے ساتھ بحث ہوئی جس مین بھی یعقوب جیتا سدراس اور اُسکے درباریون کو

Marfat.com

ایسی کرامت دکھائی جس سے اُنھون نے اُسکا مذہب اختیار کرلیا اور انکی متابعت دوسرے ہندوون نے بھی کی اور ان نو مسلمون نے عربستان کے ساتھ بیوہار جاری کیا جس سے وہ بیوہاریے یعنی بوہرے کہلائے۔

اِس قصے کے صحیح نامون اور حالات مین بہت گڑبڑی پائی جاتی ہے سدھراس سنگھ واقع مین سدراجے سنگھ ہوگا گجرات مین اس نام (سدراجے سنگھ) سے سدھ راج مشہور ہے لیکن تارمل اور بھارمل یہ دونو دیوان جو لکھے ہین قیاس ایسا چاہتا ہے کہ ویرَدھَول[1] واگھیلہ (بگھیل) کے دیوان دو بھائی تیج پال اور وستپال[2] تھے یہ وہی دو ہون تو ہون جن کو تارمل اور بھارمل مشہور کردیا ہے اور پھر کمارپال یا اجے پال کی باتین جو دوسری جگہہ لکھی ہوئی ہین اور جنکے مطابق راجہ نے دوسرا مذہب اختیار کرلیا تھا سدھ راج جے سنگھ کی طرف منسوب کردی ہین کیونکہ یہ بات متحقق ہے کہ سدھ راج نے اپنا مذہب نہین بدلا تھا وہ ہندو مذہب پر مرا ہے۔

سدھ راج جے سنگھ سولنگی راجپوت تھا اِسکے حالات کتب تواریخ مین مفصل مذکور ہین گجرات اور مالوہ اور برہانپور اسکے زیرنگین تھے قلعہ بھڑوچ اُسی نے بنایا تھا اور سدھ پور بھی اُسی نے آباد کیا ہے۔

جامع الحکایات سے الیٹ نے تاریخ ہندوستان کی دوسری جلد مین ایک قصہ کا ترجمہ کیا ہے جس کی نسبت اسکا مؤلف محمد اوفی کہتا ہے کہ مین نے اس قصے سے بہتر دوسرا قصہ نہین سنا محمد اوفی ایک دفعہ کھنبایت مین تھا جو سمندر کے کنارے پر آباد ہے اور جس مین بہت سے سنی مسلمان رہتے تھے جو مذہب کے نہایت پابند اور سخی تھے وہان اُسنے سنا کہ یہ شہر (کھنبایت) گجرات کے راجہ جے سنگھ کے قبضے مین تھا جسکا دارالحکومت نہروالہ (انہل واڑہ) تھا اور اُسکے عہد مین یہان آتش پرستون اور مسلمانون کی بڑی آبادی تھی مسلمانون کی ایک مسجد تھی اُسکے پاس ایک مینار بھی تھا جس مین کھڑے ہوکر مؤذن اذان دیتا تھا آتش پرستون نے غیر مذہب والون کو مسلمانون پر حملہ کرنے کے لیے بہکایا جنھون نے وہ مینار توڑڈالا اور مسجد جلادی اور اسّی مسلمان مارے گئے مسجد کے خطیب کا نام

[1] واو مکسور اور یاے معروف اور دال کے فتحہ اور ہاے ہندی اور واو کے فتح اور لام کے سکون سے ۱۲ [2] واو مفتوح سین و تاے فوقانی ساکن سے ۱۲

Marfat.com

قطب علی تھا وہ بچ کر نہروالہ کو گیا اور اُسنے تمام مظالم کی فریاد کی مگر راجہ کے درباریون مین سے کسی نے اُسکے حال پر توجہ نکی اور نہ مدد دی ہرایک درباری اپنے ہم مذہبون کے بچانے کی کوشش کرتا رہا قطب علی نے یہ سنا کہ راجہ شکار کو جانیوالا ہے وہ جنگل مین جاکر راجہ کی رہگذر پر ایک درخت کے تلے بیٹھ گیا جب راجہ اُدھر پہونچا تو قطب علی نے عرض کیا کہ آپ ہاتھی کو ٹھہراکر میری جو شکایت ہے وہ سُن لیجیے راجہ نے ہاتھی روک لیا قطب علی نے ایک نظم جو ہندی کی شاعری مین بنائی تھی اور اُسمین یہ تمام واقعہ لکھا تھا راجہ کے ہاتھ مین دیدی راجہ نے وہ نظم پڑھکر اپنے ایک نوکر کو حکم دیا کہ قطب علی کو اپنے ساتھ حفاظت سے رکھے اور جب مین کہون اُسکو دربار مین پیش کرے اسکے بعد راجہ لوٹا اور اپنے نائب کو بلاکر فرمایا کہ تمام ریاست کا کام تم کرتے رہنا مین تین روز کے لیے تمام کام چھوڑ کر زنانے مین رہونگا اس عرصے مین کسی ریاستی کام سے مجھے دق نکیا جائے اور اسی شب کو راجہ ایک سانڈنی پر سوار ہوکر نہروالہ سے کھنبایت کو راہی ہوا اور چالیس فرسنگ کے فاصلے کو ایک رات دن مین طے کیا اور سوداگر کے بھیس مین شہر مین داخل ہوا بازار اور کوچون مین الگ الگ موقعوں پر ٹھہر کر قطب علی کی شکایت کے متعلق حالات ٹٹولتا رہا راجہ کو خوب متحقق ہوگیا کہ مسلمانون پر بڑا ظلم ہوا ہے اور وہ قتل کیے گئے ہین بعد اس کے ایک برتن مین سمندر کا پانی بھر کر اور لیکر نہروالہ کو لوٹ گیا جہان پر اپنی روانگی سے تیسری رات کو پہونچ گیا۔ صبح کو اُسنے دربار کیا اور قطب علی کو بلایا فرمایا کہ تم اپنا سارا واقعہ بیان کرو اُسنے تمام وکمال حقیقت سنائی درباری گروہ کے غیر مذہبی آدمیون نے چاہا کہ اُسکو جھوٹا بنائین اور دھکائین اسپر راجہ نے اپنے پانی والے کو حکم دیا کہ وہ پانی کا برتن حاضرین کو دیدے تاکہ وہ سب اُس مین سے پیوین ہرایک شخص نے اسکو پینا چاہا اور چکھکر چھوڑدیا اور سمجھ لیا کہ سمندر کا پانی ہے پینے کے قابل نہین اسکے بعد راجہ نے کہا کہ چونکہ اس معاملے مین جداجدا مذہب والون کا ایک دوسرے سے تعلق تھا اس لیے مین نے کسی پر بھروسا نکیا اور خود کھنبایت کو جاکر تمام حالات کی تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ مسلمانون پر فی الواقع ظلم وجبر ہوا ہے پھر اُسنے کہا کہ میرا یہ فرض ہے کہ اپنے تمام رعایا کے حال کی نگرانی رکھون اور انکی

Marfat.com

ایسی حفاظت کر دن کہ وہ امن کے ساتھ رہ سکین اسکے بعد اُسنے حکم دیا کہ غیر مذہب والون یعنی برہمنون اور آتش پرستون اور دوسری ذات والون مین سے دو دو معزز آدمیونکو سزا دیجاے اور ایک لاکھ بالوترے (چاندی کا سکہ) اُس مینار و مسجد کی دوبارہ تیاری کے لیے دیے اور چار پارچے کا خلعت عطا کیا اِس خلعت کے کپڑے ابتک حفاظت سے رکھے ہوے ہین اور کسی بڑے تیوہار کی تقریب مین دکھائے جاتے ہین۔ وہ مسجد و مینار کچھ روز ہوئے تک کھڑے تھے لیکن جب مالا (مالوہ) کے لشکر نے ملک نہر والہ پر حملہ کیا اُس وقت مین وہ توڑ ڈالے گئے سید شرف تمین (تاے توقانی سے بروزن تکین) نے اپنے خرچ سے اُنھین پھر بنوایا اور ایک کے بجاے چار مینار تعمیر کراکر اُنپر سونے کے کلس چڑھوائے ہین وہ اپنے مذہب کی اِس عمارت کو غیر مذہب والون کے ملک مین چھوڑ گیا اور وہ عمارت ابتک موجود ہے غرضکہ بقول محمد اوفی جے سنگھ ہندوستان کے اُس زمانے کے والیان ملک مین سب سے بڑا اور نہایت مدبر تھا وہ بڑی نرمی کے ساتھ حکومت کرتا تھا اور دوسرے سردارون کو اپنے دباؤ مین رکھتا تھا جامع الحکایات شمس الدین التمش کے وقت مین سنہ ۶۱۱ھ کے قریب بنی ہے۔

بوہرون کے ہان ائمہ کی ترتیب

بوہرے مستنصر باللہ کے بعد مستعلی باللہ کو امام بحق جانتے ہین مستعلی کے انتقال کے بعد اُنکے بیٹے آمر باحکام اللہ تخت سلطنت پر متمکن ہوے ۴۔ ربیع الثانی ۵۲۴ھ ہجری کو آمر کے ہان بیٹا پیدا ہوا جن کا نام ابوالقاسم طیب رکھا اور جس مکان مین اُنکی ولادت وقوع مین آئی تھی اُسکا نام بیت حق معمور رکھا گیا ان ائمہ کے خوارق عادات بھی مجالس سیفیہ مین مذکور ہین چنانچہ مجلس سوم مین آمر کا ایک معجزہ لکھا ہے جو ناظرین کی دلچسپی سے خالی نہوگا کہا ہے کہ آمر کا وزیر افضل ابن بدر جمالی اپنے دین مین مذبذب تھا ایک شخص فن جادوگری سے ماہر افضل کے ساتھ بیٹھا تھا اور ایک خوان بغیر اُٹھانے والے کے خود بخود اُٹھا چلا آتا تھا لوگ تعجب کرتے تھے یہ خبر آمر کو پہنچی افضل کو کہکر اُسے

Marfat.com

بلایا آمر کے سامنے بھی اسنے یہی شعبدہ دکھایا پردے پر شیر کی ایک تصویر تھی آمر نے اس تصویر کو حکم دیا مجسم شیر بنکر ساحر کو کھا گیا افضل شرمندہ ہوا۔

۴- ذیقعدہ سنہ ۵۲۴ ہجری کو آمر قاہرہ مین سر راہ زخمی ہوے تو اپنی جانشینی کے لیے **طیب** کے واسطے وصیت کی اور **ابن مدین** کو بلا کر طیب کو تربیت کے لیے اُن کے حوالے کیا اور کہا کہ اپنے بعد اپنے داماد **ابو علی** کو **باب** مقرر کیجو اور وصایا کرکے رات مین آمر نے رحلت کی اور امراے دولت طیب کو لیکر قاہرہ چھوڑکر چلے گئے اور مستور ہوگئے جب یہ خبر یمن مین پہونچی تو **حرۂ ملکہ** اور داعی **ذویب** دعوت مین قائم ہوے اور طیب بن آمر کی بیعت لیتے رہے قاہرہ مین مسند نشین خلافت عبد المجید ہوے جن کا لقب الحافظ لامر اللہ تھا ان کو بوہرے نہین مانتے۔

بوہرون مین وصی اور ائمہ کی ترتیب اس طرح ہے (۱) وصی حضرت علیؑ (۲) امام حسنؑ (۳) امام حسینؑ (۴) امام زین الدین علیؑ (۵) امام محمد باقرؑ (۶) امام جعفر صادق (۷) امام اسماعیل (۸) امام محمد (۹) امام عبد اللہ (۱۰) امام احمد (۱۱) امام حسین (۱۲) امام مہدی (۱۳) امام قائم (۱۴) امام منصور (۱۵) امام معز (۱۶) امام عزیز (۱۷) امام حاکم (۱۸) امام ظاہر (۱۹) امام مستنصر (۲۰) امام مستعلی (۲۱) امام آمر (۲۲) امام طیب پس بوہرے حمدویہ ہین **مستعلویہ** ہین اور مستعلویہ مین **طیبیہ** ہین۔ اور جعفر صادق کے بعد چار اماموں کے مستور و مخفی ہونے کے قائل ہین اور وہ چار یہ ہین عبد اللہ۔ احمد۔ حسین۔ اور طیب اور عبد اللہ مہدی کا سلسلۂ نسب امام جعفر صادق تک اس طرح ملاتے ہین مہدی بن حسین بن احمد بن عبد اللہ بن محمد بن اسماعیل بن امام جعفر صادق۔

علماے دعوت اور داعیوں کا بیان

مجالس سیفیہ مین **حرۂ ملکہ** کی بڑی تعریف لکھی ہے کہا ہے کہ وہ علم تنزیل وتاویل

وحدیث ائمہ و رسول میں متبحر تھیں اور داعیان زمان اُنسے پس پردہ سے مسائل سیکھتے تھے
اور احکام حاصل کرتے تھے اور مشکلات دین میں اُنکے پاس رجوع کرتے تھے پس جس
بات کے طالب ہوتے تھے اُن کے پاس پاتے تھے اور اُن کو علم و زہد و ورع و عبادت
کے ساتھ سیاست و تدبیر میں بھی کمال حاصل تھا ملوک میں اُنکی بندگی کے خواہان اور
اہل میں اُن کی اطاعت میں پویان تھے وہ اپنی حیات میں دعوت و حکومت پر اپنے
مردان صاحب فضل کی وفات کے بعد قائم رہیں اور انھیں کے عہد میں ستر واقع ہوا
یعنی طیب بن آمر مستور ہوے اور جب تک یہ ملکہ زندہ رہیں انتظام میں کچھ خلل واقع نہیں
ہوا حرۂ ملکہ نے بانوے سال اور چند ماہ کی عمر پاکر شعبان ۵۳۲ھ ہجری میں وفات پائی
اور جامع مسجد ذی جبلہ میں بائیں جانب قبلے کے مسجد کی ایک منزل میں مدفون ہوئیں
اُن کی قبر آج تک زیارت گاہ ہے مسجد مذکور کی دیوار جانب قبلہ میں اُنکے حکم سے تمام
اماموں کے نام علی بن ابی طالب سے اُن کے زمانے کے امام تک لکھے گئے ہیں حرۂ ملکہ
کے لیے ائمہ طاہرین کے نزدیک مقام محمود اور مرتبۂ عالی تھا اور خاصکر آمر باحکام اللہ
نے اُن کو ہر طرح کے فضل سے مخصوص کیا تھا اور تمام آدمیوں سے اُن کے مرتبے کو
بڑھا دیا تھا اُنھیں مقام نور کا **حجاب** اور بیت حق معمور کا جسمیں طیب ابی القاسم
پیدا ہوے تھے **باب** مقرر کیا تھا اور آمر نے حرۂ ملکہ کو حکم دیا تھا وہ طیب ابی القاسم
کی حالت ظہور میں اور استتار کے بعد اُنکی طرف دعوت کریں اور دعوت کو اُن کی طرف
اور اُن ائمہ کی طرف جو اُن کی اولاد سے ہوں برابر جاری رکھیں پس حرۂ ملکہ کو جس
بات کے لیے اُن کے مولا نے حکم دیا تھا اسپر مستعد اور قائم رہیں۔ ابوالفدا نے
بھی اس ملکہ کا حال لکھا ہے مزید واقفیت کے لیے اُسکو ہم نقل کرتے ہیں لکھا ہے
کہ نام ان کا سیدہ اور لقب حرہ تھا ان کے باپ کا نام احمد بن جعفر بن موسیٰ
صلیحی ہے ۴۴۴ھ ہجری میں پیدا ہوئی تھیں اور شہاب کی بیٹی اسما نے اُن کی پرورش
کی تھی ۴۶۱ھ میں اسما کے بیٹے احمد الملقب بہ ملک مکرم بن علی بن قاضی محمد بن علی صلیحی نے
جو صنعا میں سلطنت کرتا تھا اُن سے نکاح کیا تمام کام حرۂ موصوفہ انجام دیتی تھیں

Marfat.com

احمد مکرم نے اپنی حیات مین اُن کو تخت پر بٹھا دیا تھا حرہ ملکہ انتظام سلطنت اور تدبیر مملکت اور لڑائیون کے بندوبست کرتی تھین احمد مکرم کھانے پینے اور عیش وعشرت مین مشغول رہتا تھا ۴۸۴ھ مین احمد مکرم نے وفات پائی تو اُسکے چچا کا بیٹا ابو حمیر سبا بن احمد بن مظفر بن علی صلیحی والی ریاست ہوا تمام عمر ریاست کرتا رہا یہانتک کہ ۴۹۵ھ مین سبا نے انتقال کیا یہ شخص صلیحیون کا سب سے پچھلا بادشاہ گذرا ہے اسکے عہد مین بھی سلطنت کے تمام کاروبار حرۂ ملکہ ہی کے ہاتھ مین رہے ابن سبا کے مرنے کے بعد حرۂ ملکہ کی ایام حکومت مین ابن نجیب الدولہ مصر سے آکر ۵۱۳ھ مین سلطنت پر قابض ہوگیا اور یمن کے پہاڑون مین پڑا رہا یہانتک کہ بادشاہ مصر نے اُسکے سر پر پہونچکر ۵۲۰ھ کے بعد ابن نجیب الدولہ کو گرفتار کرلیا اور اب سلطنت ابن زریع بن عباس بن مکرم کے ہاتھ مین آگئی آل زریع کا نام آل عدن ہے اور یہ لوگ آل ذیب بھی مشہور ہین مگر اِن تمام انقلابات مین حرۂ ملکہ کا اقتدار برابر قائم رہا یہانتک کہ ۵۳۲ھ مین راہی ملک آخرت ہوئین ان کے عہد مین ملک مفضل ابو البرکات بن ولید حمیری حاکم تعز کا کہنا سننا بہت چلتا تھا بلکہ یہ شخص اُن کے سامنے احکام جاری کرتا تھا۔

مجالس سیفیہ مین بیان کیا ہے کہ داعی عماد الدین ادریس بن حسن نے کہا ہے کہ حرۂ ملکہ نے داعی **ذویب** بن موسیٰ کو اپنا قائم مقام کرکے اور دعاۃ یمن کا اُن کو قدوہ بناکے اور داعی **خطاب** کو اُن کا معاون کرکے دنیا سے رحلت کی پس وہ دونون طیب بن آمر کی حیات ووفات مین اُنکی طرف دعوت کرتے رہے اور قواعد دعوت کو بلند کیا اور طیب کے نشان ظاہر کئے اور داعی ذویب **دعاۃ مطلقین** مین سے یمن اور مضافات وجزائر یمن مین طیب کے مخفی ہوجانے کے بعد اول ہین اور داعی یحیٰی بن لمک نے بھی اُن کے لیے رتبہ تسلیم کیا تھا۔ داعی ذویب داعی لمک کے شاگرد تھے اور داعی **لمک** نے المؤید فی الدین شیرازی سے علم تحصیل کیا تھا مجلس بستم مین ذکر فضائل عید غدیر کے بعد بیان کیا ہے کہ علوم دعوت کا مبدء داعی **المؤید فی الدین شیرازی** ہین جو امام مستنصر باللہ کی طرف سے حجت تھے اور تفصیل اُسکی اس طرح ہی

کہ داعی علی بن محمد صلیحی کے ہاتھ سے جب اللہ نے امر ائمہ ظاہر کیا اور اُن کو بلاد یمن مین تمکین دی تو صلیحی نے داعی لمک بن مالک حمادی کو مصر مین بھیجکر اجازت طلب کی لمک مصر مین پہونچے اور اُنکو داعی مؤید فی الدین کے مکان مین ٹھہرنے کی اجازت ملی سات برس تک داعی لمک داعی مؤید سے علوم ائمہ کے حاصل کرتے رہے اور جب وہ یمن کی طرف واپسی کی اجازت مانگتے تھے تو قیام کے لیے حکم ہوتا تھا یہانتک کہ داعی لمک نے ۷۰ مسائل دقیق داعی مؤید سے دریافت کیے جسپر مؤید نے کہا کہ انکا جواب مین نہین دے سکتا امام دینگے اور اُن کو امام کی خدمت مین لے گئے تو ہر مسئلے کے جواب کے ساتھ خلعت ملتا گیا داعی علی بن محمد صلیحی کے انتقال کے بعد داعی لمک یمن کے داعی قلم مقرر ہوے اور یہ بڑے عالم شخص تھے داعی لمک سے بہت سے داعیون نے علم حاصل کیا اور یون تو ان کے بہت سے شاگرد تھے مگر اعلیٰ درجے کے دو ہی ہوے ایک اُن کے بیٹے داعی یحییٰ اور دوسرے داعی ذویب بن موسیٰ جب داعی ذویب کی عمر پوری ہوئی تو اُنھون نے اپنے قائم مقامی کے واسطے داعی ابراہیم بن حسین کے لیے نص کی اور اُنھین اپنی طرح امام کے لیے باب مقرر کیا اور ابراہیم نے اپنی وفات کے وقت اپنے بیٹے حاتم کے حق مین ایسا ہی کیا اسی طرح ابراہیم کے بعد دعاۃ یمن سب کرتے رہے اور اپنے قائم مقام کے لئے نص کرتے رہے اسی طرح سلسلہ دعوت ایک دوسرے سے منتقل ہوتے ہوتے خلف عن سلف داعی عماد الدین ادریس بن حسن تک پہونچا یہ عالم متبحر تھے اِس وقت دعوت مین بڑا اختلاف پیدا ہو گیا تھا اور یہ بات کہی جاتی تھی کہ دعوت ہندوستان کو منتقل ہوگی۔ پھر ہند سے تحصیل علم کے لئے چند شخص بلائے گئے یہ چار شخص کہ اہل حسب و فضل سے تھے ہند سے یمن مین بھیجے گئے (۱) داعی یوسف بن سلیمان ساکن سدھ پور (۲) داعی جلال الدین (۳) داعی داؤد بن قطب شاہ (۴) داعی داؤد بن عجب شاہ یہ تینون شخص احمد آباد کے رہنے والے تھے۔ آخرکار داعی ادریس بن حسن نے جو یمن کے آخری داعی تھے دعوت کی نص یوسف بن سلیمان کے لیے کی اُسوقت سے دعوت یمن سے ہند کو منتقل ہوئی

Marfat.com

یوسف اپنے زمانۂ حیات مین دعوت مین قائم رہے انھون نے اپنے بعد داعی جلال الدین کے لیے نص کی اور داعی جلال الدین نے داعی داؤد بن عجب شاہ کو اپنا جانشین بنایا اور داعی داؤد بن عجب شاہ نے داعی داؤد بن قطب شاہ کے لیے اپنی قائم مقامی کی نص کی یہ چارون شخص بڑے کامل و ماہر تھے خاصکر داعی داؤد بن قطب شاہ علماً سب سے زیادہ اور حلماً سب سے بزرگ تھے ان سے بھی علماے دعوت نے علوم حاصل کئے مثلاً (۱) داعی شیخ آدم صفی الدین (۲) داعی عبد الطیب زکی الدین بن داعی داؤد بن قطب شاہ (۳) شیخ امین الدین جی ابن جلال اور داعی عبد الطیب زکی الدین سے اُنکے بھائی داعی قطب الدین نے علم سیکھا اور قطب الدین سے داعی شجاع الدین پیر خان نے تحصیل علم کی اور داعی شجاع الدین سے اُن کے بیٹے شیخ نجم خان نے فضل و کمال کی تکمیل کی پھر اُنسے اُنکے شاگرد خان جی بھائی ابن پیر خان نے علم و ادب حاصل کیا اور یہ اپنے اُستاد کی طرح فاضل متبحر اور پرہیزگار تھے اور اجل علماے دعوت سے ہین جو اُن کے بعد ہوے داعی بدر الدین نے خانجی بھائی کو خدمت دعوت کا متولی کر کے احمد آباد کو بھیجا تھا اور اُنکے پاس تحصیل علم کے لئے داعی کلیم الدین اور شیخ صفی الدین کو بھیجا تھا جب صفی الدین اپنے اُستاد کے پاس سے تحصیل علم کر کے واپس آئے تو اپنے آبائی وطن نگر مین علوم پڑھانے لگے اور احکام دین کے کام مین مصروف ہو گئے اُنھین سے شیخ عبد القادر حکیم الدین بن ملا خان نے علم تحصیل کیا اور شیخ عبد القادر سے اُن کے بھتیجے شیخ حبیب اللہ بن آدم بھائی بن ملا خان نے علم حاصل کیا اور شیخ حبیب اللہ سے شیخ رحمت اللہ بن ملا حسن نے سیکھا۔ شیخ خان جی بھائی جب احمد آباد سے مراجعت کر کے اودیپور ملک میواڑ مین آئے تو یہان ایک مدرسہ قائم کیا اور درس علوم و عبادت مین مشغول رہے۔ شیخ لقمان جی ملا حبیب اللہ عنفوان شباب مین رام پورے سے چلکر اودیپور مین آئے اور شیخ خانجی بھائی بن پیر خان جی سے تحصیل علم کرنے لگے اور شیخ لقمان جی سے

اُن کے پوتے ہبتہ اللہ بن ملا ولی محمد بن شیخ لقمان جی نے تحصیل علم کی۔
خانجی بھائی کا مزار اودیپور میواڑ مین ہے اور بوہرے بڑے ذوق وعقیدت سے
اُسکی زیارت ہمیشہ کرتے ہین ناریل لیجاتے ہین وہان توڑکر کھوپرہ تقسیم کرتے ہین
اگر کی بتیان جلاتے ہین مروے کے پتے چڑھاتے ہین ان سے بہت ہی ست خوشبو
آتی ہے۔ غرضکہ خانجی سے علمی فیض کی دو شاخین ان کے دو شاگردون کے ذریعہ سے
چلتین (۱) شیخ صفی الدین بن داعی زکی الدین (۲) شیخ لقمان جی ملا حبیب اللہ
جنکی تفصیل تمنے سن لی شیخ عبد العلی سیف الدین مجالس سیفیہ کے مؤلف کہتے ہین
کہ یہ دونون شمل یعنی متفرق جماعتون کے علوم مجھ مین جمع ہوے اور دونون شاخین
میری طرف وارد ہوئین سیفی نے ابتداے عمر مین شیخ رحمۃ اللہ سے اور بعد بلوغ
کے شیخ ہبتہ اللہ سے تکمیل علوم کی اور پھر رتبۂ دعوت پر بھی فائز ہوے وہ کہتے ہین کہ
ہمارا علمی نسب ورسلسلہ اُس کا یہ ہے کہ داعی المؤید فی الدین شیرازی سے
داعی لملک بن مالک پر اور اُنسے داعیان یمن پر ایک دوسرے سے رتبۂ
دعوت از سلف تا خلف منتقل ہوا یہانتک کہ داعی ادریس بن حسن یمنی سے
داعی یوسف بن سلیمان کو اُن سے داعی جلال الدین کو اُنسے داعی
داؤد بن عجب شاہ کو اُن سے داعی داؤد بن قطب شاہ کو اُنسے اُنکے فرزند
داعی عبد الطیب زکی الدین کو اُنسے اُنکے بھائی داعی قطب الدین
کو اُن سے داعی شجاع الدین کو اُن سے اُن کے فرزند شیخ نجم خان کو اُن سے
شیخ خانجی بھائی کو اُن سے شیخ صفی الدین کو اُن سے شیخ کلیم الدین
کو اُن سے شیخ حبیب اللہ کو اُن سے شیخ رحمت اللہ کو اُن سے اواعی
سیف الدین کو علم دعوت پہونچا۔ اور شاخ دوم سیفی تک یون منتہی ہوتی ہے کہ
شیخ خانجی بھائی سے شیخ لقمان جی نے اُنسے شیخ ہبتہ اللہ نے اُن سے
داعی سیف الدین نے علم پایا۔
اُن لوگون کی علمی وتاریخی تحقیق پر افسوس ہے جو سورت والے بڑے ملاجی کو

Marfat.com

بوہرون کا امام لکھ مارتے ہین نواب صدیق حسن خان مرحوم کو بھی داعی اور امام مین فرق نہ معلوم ہوا اور اُنپر یہ امر منقح نہ ہوا کہ داعی ہین امام نہین اسی لیے اُنھون نے اُن کو کشف الغمہ اور خبیتہ الاکوان مین امام لکھا ہے فرقۂ اسماعیلیہ مین امامت منحصر ہے بی بی فاطمہ علیہا السّلام کی اُس اولاد مین جو اسماعیل بن جعفر صادق کے سلسلۂ نسب مین ہے اور سورت والے ملاجی اُن کے نسب سے نہین ہین اور بوہرون کے امام آمر کے بعد طیب ابوالقاسم مستور ہو گئے ہین اِس لئے اُن کی اولاد کا بھی پتہ نہین اور بغیر اولاد طیب ابوالقاسم کے دوسرا امام ہو نہین سکتا پس سورت والے ملاجی داعی ہین یہ نہ اپنے آپ کو اولاد اسماعیل کہتے ہین نہ امامت کا ادعا کرتے ہین مین نے ملا نجم الدین عبد القادر مرحوم کی مہر ایک کاغذ پر دیکھی تھی جس مین صاف داعی کا لفظ اُن کے نام کے ساتھ تھا۔ ملا نجم الدین عبد القادر جبکہ اودیپور مین تشریف لائے تو میرے والد کے ساتھ اُنکو بہت محبت پیدا ہو گئی اور انکے علم وفضل کی بڑی قدر ومنزلت کرتے تھے کچھ تحائف بھی دئے تھے۔ فی الحال ملا ابو محمد طاہر سیف الدین اُن کے جانشین ہین ان کے اور ملا نجم الدین کے درمیان تین داعی گذر چکے ہین ایک ملا برہان الدین اور دوسرے ملا حسام الدین تیسرے عبد اللہ بدر الدین۔ داعی حال کے عزیز ۱۳۲۱ھ ہجری مطابق ۱۹۰۳ء مین اودیپور مین آئے تھے جن کا نام نعمان بھائی ہے اور نہایت خوش سیرت اخلاق مجسم ہین مجھ سے بوجہ مشورۂ طبی کے محبت پیدا ہو گئی تھی بڑی دھوم دھام سے اُنکی دعوتین بوہرون نے کین اور ہزارون روپیہ اُن کے لیے جمع کیا جو لوگ دعوت نہین کر سکے اُنکی نسبت یہ قرار پایا کہ نعمان بھائی اُن کے مکان مین جائین اور اہل خانہ قدمبوسی کر کے جو کچھ توفیق ہو نذر پیش کر دین۔ تاریخ مالوہ مین منشی کریم علی نے لکھا ہے کہ بوہرے پیادہ پا داعی کی اردلی مین دوڑتے ہین دست بستہ اُن کے روبرو کھڑے رہتے ہین بلپشت دیکر اُن کے روبرو سے نہین جاتے ہین جب تک اجازت بیٹھنے کی نہین پاتے نہین بیٹھتے ہین جب ملا صاحب وضو کرتے ہین بوہرے کلی تک کا پانی ہاتھون ہاتھ لیکر پی جاتے ہین اگر ملا صاحب نے مسجد یا کسی اور جانب کا پیادہ پا قصد کیا اُن کی زیر قدم کی خاک کو

Marfat.com

بوہرون نے آنکھون کا سرمہ کیا۔
سیف الدین مؤلف مجالس سیفیہ سے منقول ہے کہ اصول علم دعوت ہین چار کتابین ہین اول اور اعلیٰ اُن کی رسائل اخوان الصفا دوسم کتاب راحۃ العقل سوم کتاب تاویل الدعائم چہارم المجالس المؤیدہ۔ جو شخص ان کتب کا عارف ہو اور مبلغ علما کو پہونچا ہو وہ اِس بات کا مستحق ہے کہ اُس سے مسائل حاصل کئے جائین اور اُس کے قول پر وثوق کیا جائے اور ہر ایک علم رسائل اخوان الصفا مین موجود ہے جو چاہے اُس کا التزام کرے مجھے بوہرون کے علما سے معلوم ہوا کہ رسائل اخوان الصفا کے مصنف احمد بن عبداللہ ہین۔

تنبیہ

مولانا طاہر سیف الدین داعی حال کے رسالہ ضوء نور الحق المبین سے معلوم ہوتا ہے کہ یمن کے آخری داعی کا نام مولانا محمد بن داعی حسن ہے اور اُنھون نے اپنے بعد دعوت کی نص ہندوستان کے داعی یوسف پر کی تھی اور اِس رسالے مین اُنھون نے ایک عجیب بات لکھی ہے کہتے ہین کہ مولانا محمد بن داعی حسن کے وقت مین ہندوستان کے اسماعیلیہ بوہرون مین سے ایک شخص نے یہ دعویٰ کیا کہ اُسکو صاحب عصر کے ساتھ ایک جن کے ذریعہ سے اتصال ہے بعض بوہرون نے اُسکی بات مان لی نذرون اور صدقات و عطیات اور خمس کا مال اُسے دینے لگے دینے والون کا زعم یہ تھا کہ یہ شخص امام کے پاس پہونچادیگا کیونکہ اُسنے انسے کہہ رکھا تھا کہ امام ایک جن کو اُس کے پاس بھیجا کرتے ہین داعی یوسف نے جو داعی محمد کی طرف سے منصوص تھے اپنے مولا کے حکم سے لوگون کو نصیحت کی اور سمجھایا اور کہا کہ یہ محض جھوٹا اور فریبی ہے اور دعوے اس کا بالکل بے بنیاد ہے اور فرمایا کہ اس مدعی کاذب کو چھوڑ دو سب نے اُن کی ہدایت قبول کی اور توبہ کرکے اُسکو ترک کردیا۔

داعیون کے مسلسل نام

داؤدیہ بوہرے ایک فاتحہ دعاۃ مطلقین کے لیے پڑھتے ہین جس مین یہ نام ہین

Marfat.com

(۱) ابو القاسم (۲) ابو عبداللہ (۳) ابو جعفر بن منصور (۴) قاضی خان بن محمد (۵) ابو یعقوب سجستانی (۶) ابو حاتم رازی (۷) ابو یعقوب وزیر (۸) حمید (۹) احمد حمید الدین (۱۰) ہبتہ اللہ (۱۱) ابو برکات (۱۲) بدرجالی (۱۳) علی بن محمد صلیحی (۱۴) حرۂ ملکہ (۱۵) لمک (۱۶) یحیٰی (۱۷) ذویب (۱۸) خطاب (۱۹) ابو ابراہیم (۲۰) حاتم (۲۱) محمد بن طاہر (۲۲) علی بن حاتم (۲۳) علی بن محمد بن ولید (۲۴) علی بن حنظلہ (۲۵) احمد بن مبارک (۲۶) حسین بن علی (۲۷) علی بن حسین (۲۸) ادریس (۲۹) حسن (۳۰) حسین (۳۱) علی (۳۲) محمد (۳۳) یوسف (۳۴) جلال الدین (۳۵) برہان الدین اول (۳۶) برہان الدین دوم (۳۷) صفی الدین (۳۸) زکی الدین (۳۹) شمس الدین (۴۰) زین الدین (۴۱) قطب الدین (۴۲) شجاع الدین (۴۳) بدر الدین (۴۴) زکی الدین (۴۵) کلیم الدین (۴۶) نور الدین (۴۷) بدر الدین (۴۸) وجیہ الدین (۴۹) ہبتہ اللہ (۵۰) عبد الطیب زکی الدین (۵۱) یوسف نجم الدین (۵۲) عبد العلی سیف الدین (۵۳) محمد عز الدین (۵۴) طیب زین الدین (۵۵) محمد بدر الدین۔

ایک دوسری فہرست بھی دعاۃ مطلقین کے نامونکی پیش کرتا ہون جو فائدے سے خالی نہین۔
(۱) حُرّۂ ملکہ بنت احمد (۲) لمک بن مالک (۳) یحیٰی بن لمک (۴) ذویب بن موسیٰ (۵) ابراہیم بن حسین (۶) حاتم بن ابراہیم (۷) علی بن حاتم (۸) علی بن محمد بن ولید (۹) علی بن حنظلہ (۱۰) احمد بن مبارک (۱۱) حسین بن علی (۱۲) علی بن حسین (۱۳) علی بن حسن (۱۴) ابراہیم بن حسین (۱۵) محمد ابن حاتم (۱۶) علی ابن ابراہیم (۱۷) عبد المطلب ابن محمد (۱۸) عباس ابن محمد (۱۹) عبداللہ ابن علی (۲۰) حسن ابن عبداللہ (۲۱) علی ابن عبداللہ (۲۲) ادریس بن حسن (۲۳) حسن بن ادریس (۲۴) حسین بن ادریس (۲۵) علی بن حسین (۲۶) محمد بن حسن (۲۷) یوسف بن سلیمان (۲۸) جلال الدین بن حسن

Marfat.com

(۲۹) داؤد جی ابن عجب شاہ (۳۰) داؤد جی ابن قطب شاہ (۳۱) شیخ آدم ابن طیب شاہ (۳۲) زکی الدین بن داؤد (۳۳) علی بن حسن (۳۴) قاسم جی بن پیر خان (۳۵) قطب الدین شہید بن داؤد جی (۳۶) پیر خان شجاع الدین بن احمد جی (۳۷) اسماعیل جی بن ملاراج (۳۸) زکی الدین بن بدرالدین (۳۹) موسیٰ بھائی بن کلیم الدین (۴۰) نورالدین بن موسیٰ بھائی (۴۱) بدرالدین بن شیخ آدم (۴۲) وجیہ الدین بن حکیم الدین (۴۳) موئید الدین بن وجیہ الدین (۴۴) زکی الدین بن بدرالدین (۴۵) نجم الدین بن زکی الدین (۴۶) عبد علی سیف الدین بن زکی الدین (۴۷) محمد عزّ الدین بن جیون جی (۴۸) طیب زین الدین بن جیون جی (۴۹) محمد بدرالدین بن سیف الدین (۵۰) عبدالقادر نجم الدین (۵۱) عبدالحسین حسام الدین (۵۲) محمد برہان الدین (۵۳) ابوالفضل عبداللہ بدرالدین (۵۴) ابومحمد طاہر سیف الدین۔

علمی وادبی کیفیت ومذہبی رازداری

بوہرون مین بڑے بڑے ادیب زبان عربی کے ہوتے ہین نظم ونثر فصاحت و بلاغت کے ساتھ لکھتے ہین ہمیشہ کتب عربی دیکھتے ہین زبان فارسی داردو وغیرہ کی کتابین شغل مین نہین رکھتے علما خط وکتابت بھی آپس مین عربی زبان مین کرتے ہین اور جو بے علم ہین وہ گجراتی اور اردو مین لکھتے ہین زبان گجراتی انکے ہان کی عام مادری زبان ہے۔ بوہرون کے علما کسی سے مناظرہ نہین کرتے خاصکر مذہبی مناظرے سے بالکل بچتے ہین۔ نہ اپنے مذہب کے اصول وفقہ وحدیث وتفسیر وعقائد کی کتابین غیر مذہب والے کو دکھاتے ہین اس باب مین ان کا عہد ہے۔ اور مجھکو جو کچھ کتابین ان کے ہان کی دیکھنے کو ملین ایک بڑی تدبیر سے داؤد یہ بوہرون سے ہاتھ لگی ہین جس کا ان مین سے خاص خاص آدمیون کو اتنا قلق ہے کہ بہت سے گمنام خط مجھکو بُرے الفاظ کے لکھکر ڈاک مین

Marfat.com

ڈالے ایک خط مین یہ دو شعر بھی مجھکو لکھ بھیجے تھے ۔

اَبُو غنی لعین	نجم الغني
فلا نت باللّٰہ د نی ابن الدانی	اَ تَسُبُّ اٰل اللّٰہ یا نجم الغني
فلا نت من اتباع شُرَّاب المنی	جهلاً تَسُبُّ بنی النبی محمد

شُرَّاب منی کے معنے گانڈو ہین ۔ اِس کے ترجمے مین تین شخصونکے نام لکھے ہین جن مین سے ایک امیر المؤمنین عمر ہین ۔

بوہرون کا طرز معاشرت

یہ سارا فرقہ نماز و روزہ کا پابند ہے اور اپنے مرشد کی اطاعت مین سرگرم ہے ۔ کوئی داڑھی نہین منڈاتا ۔ بلکہ داڑھی کو کبھی قینچی بھی نہین لگاتا ۔ اور سر پر بال نہین رکھتا ۔ نہ حقہ پیتا ہے ۔ نہ تنبا کو کھاتا ہے نہ سونگھتا ہے ۔ یہ لوگ مسکرات کے قریب بھی نہین پھٹکتے ۔ جس قصبے یا شہر مین بوہرے رہتے ہین وہان انکی تمام جماعت ایک محلے مین سکونت رکھتی ہے دوسرے مذہب والے کو اُس مین جگہ نہین دیتے اور اپنی مسجد اور جماعت خانہ اور قبرستان بھی سب سے علٰحدہ رکھتے ہین اور اپنی شادی و غمی مین سوا اپنی برادری کے دوسرے کو دخل نہین دیتے ۔ اپنی ہی قوم مین بیاہ شادی کرتے ہین ۔ ناچ رنگ وغیرہ نہین کرتے صرف آتشبازی چھوڑتے ہین اور باجہ بجواتے ہین کسی غیر مذہب والون کی مسلمانون مین سے بیٹی نہ لیتے ہین نہ اُسے دیتے ہین ۔ بوہرے باوجودیکہ ہندوون سے سخت پرہیز رکھتے ہین مگر ابتک اُن مین کچھ باتین ہندوون کی باقی ہین مثلاً اُنکے ہان مستورات کے پردے کا رواج نہین ۔ عورتین باہر بے حجاب پھرتی ہین ۔ لہنگے پہنتی ہین یہ لوگ سود علانیہ دیتے لیتے ہین ۔ اور دیوالی مین جگمٹ کی رات کو ہندوون سے زیادہ روشنی اور سامان خوشی کا اہتمام کرتے ہین ۔ اُسی شب حساب وکتاب کی نئی بہیان تبدیل کرتے ہین اور اِس مین عامل کے فائدے کی

Marfat.com

یہ بات رکھی گئی ہے کہ ہردوکان پرعامل جاکر نئی بہی پر تیمناً بسم اللہ لکھ دیتا ہے اور صاحب دوکان کچھ اُسکی نذر کرتا ہے۔ مگر اب اس رسم کو یکم محرم کی طرف کھینچے لگے ہین۔ ہندی مہینون اور تاریخون کے اعتبار سے حساب وکتاب رکھتے ہین۔ شاید اسی وجہ سے مرآت احمدی کے ترجمہ انگریزی کے نوٹ مین مندرج ہے کہ بوہرے کسی قدر ہندوون کے رسم ورواج اور عقیدے پر ابتک چلتے ہین مگر عجیب بات یہ ہے کہ ہندوون کے یہان کے کھانے پانی سے حتی الوسع بہت بچتے ہین۔ اِس کام کے واسطے ملا لقمان جی نے اُنکو چالیس سکھاون مین یون نصیحت کی ہے ہندو وے ہاتھ نی سرنی نکھاجو مومن تھئی سے کا فرنہ تھاجو یعنی ہندو کے ہاتھ کی مٹھائی مت کھائیو۔ مومن ہوکر کافر مت بنیو۔ اگر ہندو دھوبی کپڑا دھوکرلاتا ہے توپھر اُسے پاک اور نماز کے قابل کرتے ہین۔

مردے کو دفن کرتے ہین تو قبر مین تختے نہین دیتے۔ تھوڑی سی مٹی ہاتھون سے صاف کرکے باریک نکال کے اُسے اول میت کے اوپر ڈالتے ہین اور اُسے ہاتھون سے خوب دباتے ہین۔ بعد اِسکے دوسرے لوگ مٹی دیتے ہین اور دستور ہے کہ جو قبر ہوتی ہے اُسی کی مٹی دیجاتی ہے۔ دوسری جگہ کی نہین ڈالتے اسے کارِ گناہ سمجھتے ہین جب سب مٹی بھرجاتی ہے تو قبر کو ہموار کردیتے ہین اور اُسپر چھڑکاؤ کرکے پھول ڈال دیتے ہین۔ بعد اِس کے تمام آدمی اُس قبر کو درمیان سے بوسہ دیتے ہین۔ اس کا نام زیارت کرنا ہے بعد اس کے میت کے وارث سے سب بغلگیر ہوتے ہین اور تعزیت کی کوئی بات زبان سے نہین کہتے۔

عاشورے کے دن کسی سنت وجماعت کو اپنی مجلس مرثیہ خوانی مین شریک نہین ہونے دیتے۔ اس کا بڑا انتظام رکھتے ہین۔ سوائے عاشورے کے اور دنون مین شریک ہونے دیتے۔

انکے ہان قومی تفرقہ نہین نہ کوئی شیخ ہے۔ نہ سید ہے۔ نہ مغل ہے۔ نہ پٹھان۔ اگر کوئی سید بوہرہ بن جائے تو بنی فاطمہ ہونے کی فوقیت اُس مین نہین رہتی۔

Marfat.com

ان مین لڑکی کا ختنہ ہوتا ہے - اور وہ بوڑھی عورت کرتی ہے جو مدینۂ منورہ اور مکۂ معظمہ اور کربلائے معلی ہو آئی ہو اور حضرت فاطمہ زہرا کے روضے کے جالیون کو بوسہ دے چکی ہو - اِس ختنے کی تقریب مین مرد شامل نہین کیا جاتا - پانچ سال سے نو سال کے اندر ختنہ ہو جاتا ہے - ایک چھوٹا سا نشتر ہوتا ہے جس سے ایک گیہون کے دانے کے برابر لمبا سا شگاف جلدی سے کر دیا جاتا ہے - جس کو چار پانچ روز کے اندر ہی آرام ہو جاتا ہے -

بابا فخر الدین شہید گلیا کوٹ والے اور مولانا قطب الدین داعی احمد آباد والے (جو ۲۷ جمادی الاخری ۱۰۵۶ہجری کو احمد آباد مین عالمگیر کے حکم سے جب وہ اپنے باپ کے حکم سے گجرات کے بند وبست پر مامور تھا مقتول ہوے) اور خانجی پیر اودیپور والے اور داؤد بھائی اودیپور والے اور ملا لقمان جی اودیپور والے ان پانچ بزرگون کے نام کی چٹیان اپنے لڑکون کے سرون پر وہ عورتین رکھتی ہین جنکے بچے نہین جیتے - فخر الدین شہید کے نام کی چاندی کی بیڑی پہنتے ہین اور ان کا ایسا خیال ہوتا ہے کہ روضے کے پاس جاتے ہی وہ بیڑی از خود کھل جاتی ہے - اسی طرح خانجی پیر اودیپور والے کے نام کی بیڑی بھی پہنتے ہین -

جو کوئی بوہرہ مانتا ہے کہ اگر میرا یہ کام بابا فخر الدین ولی شہید یا داعی قطب الدین شہید پورا کر دینگے تو مین دس۱۰ روز یا بیس۲۰ روز یا چالیس۴۰ روز تک زائر بنکر روضے پر رہونگا تو اُسپر اس نذر کا ایفا واجب ہو جاتا ہے -

کہتے ہین کہ بابا فخر الدین شہید کے روضے کے آس پاس بے شمار سانپ ہین مگر وہ کسی زائر کو کاٹتے نہین - بوہرون مین یہ بھی دستور ہے کہ خواہ غم ہو یا خوشی اسمین مرثیہ خوانی کراتے ہین -

ان مین عورتون کا نکاح ثانی بے تکلف جاری ہے - تاریخ مالوہ مین لکھا ہے کہ اگر اس قوم کی عورت نے زنا کرایا یا کوئی اور قصور کیا تو شوہر نے عورت کے خفیہ پانچ روپے اُسکے دوپٹے مین باندھ دیے جب عورت نے روپے دیکھے معلوم کیا

کہ شوہر نے اُسے طلاق دی۔ وہ اپنے ماں باپ کے گھر چلی گئی۔

کلمہ۔ نماز۔ زکوۃ۔ صدقۂ فطر۔ لیالی مکرمہ۔ صوم مسنونہ وغیرہ

بوہرون کا کلمہ یہ ہے لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ مولانا علی ولی اللہ وصی رسول اللہ

بوہرے وضو مثل اہل سنت کے کرتے ہین اذان ہین اشہد ان محمدا رسول اللہ کے بعد اشہد ان مولانا علیا ولی اللہ دو بار کہتے ہین اور حی علی الفلاح کے بعد حی علی خیر العمل محمد وعلی خیر البشر وعترتہما خیر العترۃ دو بار کہتے ہین اور بعد اذان کے دعا پڑھ کے بامین کرکے چند قدم [illegible] بوہرے [illegible] ہاتھ کھولکر نماز پڑھتے ہین اور نماز کا اتنا سامان [illegible] کرتا [illegible] نماز کے وقت ملبوس مستعمل اُتار کر نماز کے کپڑے پہن لیتے ہین [illegible] کسی اور جگہ مستعمل کپڑون سے بھی نماز پڑھ لیتے ہین۔

سبحانک اللہم کی جگہ پڑھتے ہین وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا مسلما وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین لا شریک لہ وبذلک امرت [illegible] علی ملۃ ابراہیم ودین محمد وولایۃ علی [illegible] اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ رکوع مین تین بار [illegible] وبحمدہ کہتے ہین اور سجدے مین سبحان ربی الاعلی وتعالی [illegible] ہین اور پہلے سجدے کے بعد بیٹھکر ایکبار یون کہتے ہین اللہم اغفرلی [illegible] وارفعنی اور دوسرے سجدے کے بعد کھڑے ہوتے ہین [illegible] انی بحولک وقوتک اقوم واقعد [illegible] پڑھتے ہین بسم اللہ وباللہ والحمد للہ والاسماء الحسنی [illegible] ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اللہم صل علی محمد نبیک وتقبل شفاعتہ فی امتہ وصل علیہ وعلی

اھل بیتہ الطاھرین۔ اور بڑا تشہد اس طرح ہوتا ہے التحیات الطیبات الصلوات الطاھرات الزاکیات النامیات السابغات الغادیات الرائحات للہ الخ نماز تین وقت پڑھتے ہین۔ ایک بار فجر کو پڑھتے ہین۔ دوسری بار ظہر کو اور ظہر و عصر کو ملا لیتے ہین دن کے بارہ بجنے کے بعد جب آدھا گھنٹہ گذرا تو ظہر کی نماز شروع کرتے ہین اور اُسکو ختم کرکے پیش امام اور مقتدی بیٹھے رہتے ہین اور ایک بجتے ہی عصر کی نماز پڑھا دیجاتی ہے۔ غرضکہ ڈیڑھ بجے تک دونون نمازین ختم ہوجاتی ہین۔ تیسری بار مغرب کے وقت پڑھتے ہین اور مغرب و عشا کو ملا لیتے ہین اور مغرب کی نماز بہت اول وقت پڑھتے ہین اُسکو پڑھ چکنے کے بعد باویسا کرتے ہین۔ پھر بعد اِسکے عشا کی نماز پڑھ لیتے ہین ایک بوہرے نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔ باویسا مین اول دو رکعت نماز پڑھی جاتی ہے پہلی رکعت مین الحمد اور قل ھو اللہ احد پڑھتے ہین اور دوسری رکعت مین الحمد اور قل یا ایھا الکافرون پڑھتے ہین۔ سلام کے بعد مولانا محمد بن طاہر کی دعا پڑھتے ہین جس مین عقول عشرہ کا بیان ہے اور اِسی لئے اُسے عقل اول کہتے ہین اُسکے بعد پنجتن کی تسبیح مقررہ قاعدے کے ساتھ پڑھتے ہین اور سجدہ کرتے جاتے ہین اور مختلف تعدادون مین اُن کے نامون کے ساتھ ندا کرتے ہین۔ سب سے بعد امام طیب کے نام سے کئی بار ندا کی جاتی ہے اور کچھ پڑھکر سجدہ کیا جاتا ہے اور پھر ایک دعا بھی پڑھی جاتی ہے۔ اور ایک بڑا باویسا ہے جس مین عقل اول کی دعا پڑھکر دو رکعت پڑھتے ہین اور ہر رکعت کے بعد دعا پڑھتے ہین تو اللہ تعالیٰ مقامات ربانیہ کے وسیلے سے پڑھنے والے کے تمام گناہ بخشتا ہے۔ یہ لوگ جمعہ کی نماز نہین پڑھتے اُس دن خطبہ وغیرہ کچھ نہین ہوتا جمعہ کے دن بھی ظہر کی نماز پڑھتے ہین مسجد مین عورتون کے واسطے بھی ایک حصہ علیحدہ رکھتے ہین۔ پیش امام بطور عامل و رقاضی کے داعی کی طرف سے ہر بستی مین بوہرون کے لیے مقرر ہوتا ہے اُسکی معرفت سالانہ نذرانہ ہر ایک اپنے مقدور کے موافق اور زکوۃ کا روپیہ داعی کو بھیجتا ہے۔

مجالس سیفیہ کی ساتوین مجلس مین لکھا ہے کہ زکوۃ فطر ایک صاع گیہون یا ایک صاع جو یا ایک صاع چھوارے یا ایک صاع مویز ہین اگر گیہون اور جو اور چھوارے اور مویز نہ ملین تو اسکے عوض نقد دام قبل افطار کے دیوے۔ مجالس سیفیہ کی چوتھی مجلس مین ذکر کیا ہے کہ مقدس راتین ۱۷۔ ۱۹۔ ۲۱۔ ۲۳ تاریخ کی ہین اور مسنون روزے یہ ہین۔ ماہ شعبان اور ہر ماہ کا پنجشنبۂ اول و آخر اور ہر ماہ کا درمیانی چہارشنبہ اور صحیفۃ الصلوۃ مین ذکر کیا ہے کہ رمضان کی سترھوین۔ انیسوین اور اکیسوین رات افضل ہے۔ اور لیلۃ القدر ہزار مہینون سے افضل ہے یہ رات حضرت بی بی فاطمہ کی طرف منسوب ہے۔ رات بھر جاگنے کا حکم ہے۔ انکے ہان عقیقہ کرنا واجب ہے یہانتک کہ اگر نادار ہو تو جب مقدرت حاصل ہو قضا کرے دو برس سے چھوٹی بکری کام نہین آتی اور تمام اعضا اُس کے درست ہونا چاہیین کمی زیادتی نہو بکری کی ہڈیان بغیر توڑے جدا کی جاتی ہین اور فرزند کے بالون کے برابر سونا یا چاندی صدقہ کی جاتی ہے۔

میثاق

بوہرے ۱۸ ماہ ذیحجہ کو واقعۂ غدیر خم کی یادگار مین عید مناتے ہین۔ روزہ رکھتے ہین غسل کرتے ہین زوال کے وقت دو رکعت نماز کی پڑھتے ہین اور نیت مین بعبارت عربی یہ کہتے ہین کہ نماز پڑھتا ہون مین اس روز مبارک شریف کی کہ عید غدیر خم کی ہے اللہ تعالی کی شکر گذاری کے لیے دو رکعتین اللہ کے لیے وغیرہ وغیرہ اِس نماز کی دونون رکعتون مین الحمد ایک بار قل ھواللہ احد دس بار اور آیت کرسی دس بار اور انا انزلناہ دس بار پڑھتے ہین۔ عید غدیر خم کے دن ہر مقام پر عامل بوہرے میثاق لیتا ہے اور پندرہ برس سے جسکی عمر کم ہو اُس سے میثاق نہین لیا جاتا اُس میثاق مین عقائد اور مذہب کی باتون پر قائم رہنے اور بری باتون سے بچنے کا اقرار لیا جاتا ہے اور ہر ایک اپنی مقدرت کے موافق عامل کو نذر دیتا ہے تمام نذر سے چہارم حصہ عامل کو ملتا ہے اور تین حصے داعی کی سرکار مین جمع ہوتے ہین۔

Marfat.com

رویت ہلال - روزۂ رمضان - عید اور حج

اس فرقے کی یہ خصوصیات ہین سے ہے کہ ماہ رمضان ہین ایک یا دو روز قبل روزہ رکھتے ہین اور جب ایک یا دو روز باقی رہتے ہین تو عید منا لیتے ہین کیونکہ ان ہین رویت ہلال کا مدار اماوس یعنی بدی کی پندرھوین تاریخ پر ہے جو ہندوونکا حساب ہے اور پورے تیس روزے رکھتے ہین اور روزہ اول وقت افطار کرتے ہین جیسا کہ حنفیہ افطار کرتے ہین اور مغرب کے فرض پڑھکر سنتون سے پہلے افطارتے ہین اور افطار ہین بہت جلدی کرکے سنتین پڑھ لیتے ہین - نماز مغرب بھی حنفیہ کی طرح اول وقت ہین پڑھتے ہین - بوہرے عشرۂ محرم کے مراسم بھی قبل سے ادا کر لیتے ہین اور مقام عرفات ہین بھی ایک دو روز قبل حج بجا لاتے ہین اور وہ اس تدبیر سے ہوجاتا ہے کہ اہل سنت کو خبر تک نہین ہوتی - مقام عرفات ہین حج سے کئی دن قبل سے حاجیون کی آمد شروع ہوجاتی ہے اور وہ کوئی چھوٹی سی جگہ نہین کہ اگر تھوڑے سے آدمی کچھ کرین تو سب کی نظرین اُنپر پڑین پس اپنے طور پر مراسم حج علٰحدہ اور مخفی طور پر ادا کر لیتے ہین -

مجھ سے ایک بوہرے نے بیان کیا کہ ہم قبل سے عرفات ہین پہونچ گئے اور یمن کی طرف کے اسماعیلی بھی شامل تھے - یمن ہین اسماعیلیون کی بڑی آبادی ہے - ہم سب اسماعیلیون نے دو روز قبل کھڑے ہوکر مراسم حج ادا کرنے شروع کئے اور ایک ذی علم اسماعیلی ساکن یمن یہ کام کرا رہا تھا کہ بہت سے اہل سنت ہماری جماعت کو کھڑا دیکھکر وہان آگئے اور پوچھا کہ تم یہ کیا کرتے ہو ہمنے جواب دیا کہ ہم کچھ دعا کرتے ہین وہ اس سادے سے جواب کو سُنکر ہٹ گئے پھر ہمنے مزدلفہ ہین جاکر اس طرح شب گذاری کہ جو راستہ اُدھر کو ہے وہ طائف کے مسافرون کا راستہ بھی ہے طائف کے آنے والے اسی راستے سے خانۂ کعبہ کو جاتے ہین پس ہم سب مزدلفہ کو روانہ ہوے راستہ ہین جو لوگ عرفات کو آنے والے ملتے اور ہم سے دریافت کرتے کہ عرفات سے ابھی واپس کیون جاتے ہو تو ہم جواب دیتے کہ طائف سے آرہے ہین

Marfat.com

مکے مین ہو کر عرفات کو آئین گے اور اِس حیلے سے مزدلفہ مین رات گذار کر پھر عرفات کو لوٹ آئے اور بدستور تمام حجاج کے شریک رہے۔

ماہ رمضان کے ہمیشہ سے روزہ ہونیکی وجہ

بوہرون کی ایک کتاب مین لکھا ہے معلوم تھا کہ ورس نا بارہ مہینہ چھے تہا سے چھ مہینے کامل اَنے چھ مہینہ ناقص چھے تو عقلا واجب تھیو کہ ورس نو اصل انے اساس نقصان نا دون کمال پر ہوے تیجو اسطے ورسلو پہلو مہینو محرم سے شروع تھیو تہ کامل مہینو چھے انے مہینو صفر لو تہ ناقص ایجمثل ربیع الاول کامل انے ربیع الآخر ناقص انے جمادی الاول کامل انے جمادی الآخر ناقص انے شہر رجب کامل انے شعبان ناقص انے شہر رمضان کامل انے شوال ناقص انے ذلقعدہ کامل انے ذی حجہ ناقص نبی صاحب صلوات اللہ علیہ نو فرمان چھے کہ کوئی وقت شعبان کامل نتھا ے انے شہر رمضان ناقص نہ تھا ے ہوئے نبی صاحب نو آقول بیٔوے مہینے نا کمال انے نقصان اوپر دلیل چھے انے شعبان نا ناقص تھا دلے الیلۃ النصف نی دلیل چھے کہ شہر رجب انے شہر رمضان ما ہی لیلۃ النصف نتھی۔

مطلب اسکا یہ ہے کہ برس کے بارہ مہینے ہوتے ہین جن مین سے چھ مہینے کامل ہوتے ہین چھ مہینے ناقص ہوتے ہین پس عقل کی روسے واجب ہوا کہ برس کی اصل اور جڑ نقصان اور کمال پر ہوئی پس برس کا پہلا مہینہ محرم سے شروع ہوا اسلیے وہ کامل مہینہ ہے اور اِس سے دوسرا مہینہ صفر کا ناقص ٹھہرا اسیطرح ربیع الاول کامل اور ربیع الثانی ناقص اور جمادی الاول کامل ور جمادی الآخر ناقص اور ماہ رجب کامل اور شعبان ناقص اور ماہ رمضان کامل اور شوال ناقص اور ذی قعدہ کامل اور ذی حجہ ناقص۔

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شعبان کسی وقت کامل یعنی تیس۳۰ دن کا نہین ہوتا اور رمضان ناقص یعنی انتیس۲۹ دن کا نہین ہوتا۔

Marfat.com

حضور پر نور کا یہی ارشاد ان دونون مہینون کے کامل وناقص ہونے پر دلیل ہے اور شعبان کے ناقص ہونے کی دلیل لیلۃ النصف کا ہونا بھی ہے کہ یہ ماہ رجب اور رمضان مین نہین ہوتی - اور لیلۃ النصف سے مراد یہ ہے کہ شعبان کی چودھوین تاریخ کے بعد جو پندرہوین شب آتی ہے تو اس شب کو بوجہ اس مہینے کے ۲۹ دن کا ہونے کے نصف مہینے کے پہلے آدھے حصے کی طرف گنتے ہین اور نصف آخر کے آدھے کی طرف اس رات عبادت کرتے ہین اور تین گھنٹے کے قریب کھڑے رہتے ہین اور اس کا ثواب اتنا ہے جتنا بیس ۲۰ حجون کے کرنے کا ہوتا ہی تین مہینے افضل ہین رجب شعبان رمضان ان مین رجب وشعبان تیس ۳۰ دنون کا ہونے کی وجہ سے ان مین لیلۃ النصف کی ضرورت نہین شعبان ۲۹ دن کا ہے اس لیے اس مین یہ ضرورت ہے یہ مہینے کثرت عبادت کے لیے مخصوص ہین جنکو خدا نے توفیق دی ہے وہ لگاتار ان مین روزے رکھتے ہین - یہ ایک بوہرے کا بیان ہے حدیث مین پندرھوین شب شعبان کا نام لیلۃ النصف من شعبان آیا ہے وہ حدیث یہ ہے ما من لیلۃ بعد لیلۃ القدر افضل من لیلۃ النصف من شعبان -

کبیسہ یعنی لوند

نسخہ صحیفۃ الصلوۃ بمبئی مین نورالدین جیواخان اسماعیلی کے مطبع مین داعی مولانا نجم الدین عبدالقادر مرحوم کے حکم سے چھپا ہی اسمین کبیسہ کا حساب یون مندرج ہی کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی روایت کبیسہ کے بیان مین آئی ہی جسمین ابجد کا قاعدہ کام آتا ہی اور وہ یہ ہی

ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص	ق	
۲۰	۳۰	۴۰	۵۰	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	
ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ	
۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰	

Marfat.com

یہ سات حروف قرن کبیر کے ہین ز ھ ج ا و د ب
اور قرن صغیر کے تیس حروف ہین جن مین سے ہر ایک حرف برس برس
روز کا شمار ہوتا ہے ھ بٗ ز د اٗ وٗ ج ز ھ بٗ وٗ ز د اٗ
وٗ ج زٗ ھ بٗ زٗ د اٗ وٗ ج زٗ ھ بٗ د اٗ وٗ۔
اور یہ حروف بارہ مہینے کے مشہور ہین ایک ایک حرف کیواسطے ایک ایک مہینہ مقرر ہے

ز	ب	ج	ھ	ف	ا
محرم	صفر	ربیع الاول	ربیع الآخر	جمادی الاول	جمادی الآخر
ب	د	ھ	ز	ا	ج
رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذیحجہ

پس قرن صغیر کے حروف مین سے جس حرف پر سکون ہے اُس حرف کا سال
کبیسہ کا سال ہے یعنی اُس سال کا ذیحجہ تیس دن کا ہوتا ہے۔ ان
شعرون مین بھی بات مذکور ہے۔

تلثون السنون الدھر تلقٰے لھجرۃ احمد الزاکی المغارس
فثانیۃٌ وخامسۃٌ جمیعًا وثامنۃٌ وعاشر الکبائس
کذلک ثلث عشر ثم ست وتسعٌ فی القیاس لکل قائس
وحادیۃٌ ورابعۃٌ وسبعٌ وتسعٌ بعد عشرین الکبائس

غرض یہ ہے کہ ہر تیس برس مین گیارہ بار کبیسہ واقع ہوتا ہے اور وہ یہ ہین سال دوم
پنجم ہشتم۔ دہم۔ سیزدہم۔ شانزدہم۔ نوزدہم۔ بست و یکم۔ بست وچہارم
بست وہفتم۔ بست ونہم۔

کوئی شخص چاہے ۱۲۹۰ھ کے محرم کی پہلی تاریخ نکالے یا جس مہینے کی چاہے
اُسکی نکالے تو اسکا قانون اس طرح ہے کہ اِسی قرن کبیر کا حرف زے ہے اسکے
ابجد کے حساب سے سات عدد ہوتے ہین اور قرن صغیر کا حرف واو ہے جس کے ابجد کے
حساب سے چھ عدد ہوتے ہین اور محرم کا حرف زے ہے جسکے سات عدد ہوتے ہین

Marfat.com

پس ان تمام اعداد کا مجموعہ (کہ دو جگہ سات سات ہین اور ایک جگہ چھ) بیس ہوا جس مین سے سات سات نکالے تو باقی چھ رہے اِن کو اِس طور سے گنا تو بارہ سو نوتے کے سال کے محرم کی پہلی تاریخ جمعہ آتا ہے اِسی طرح جس مہینے کی پہلی تاریخ نکالنا چاہین اُس مہینے کے حروف لیکر جمع کرنے کے بعد سات سات نکالین اور جو باقی رہے اُسکو اسی طور سے گنین جبتک لگن پہونچے وہی دن مہینے کی پہلی تاریخ کا دن ہوگا۔ صناجۃ الطرب فی تقدمات العرب مین جو ملک شام مین عربی زبان مین چھاپی گئی ہے لکھا ہے کہ کبیسے کے حساب کرنے والے نساۃ لوگ ہوا کرتے ہین نساۃ نسی سے مشتق ہے یعنی مہینون کے بھلا دینے والے۔ اِس طریقے مین یہ ہوتا ہے کہ چند دن مہینون پر بحساب کسور بڑھا دیتے ہین جس سے تین برس مین ایک مہینہ پورا اکل آتا ہے۔ یہ طریق مصری عربون مین اب تک رائج ہے مگر اسلام نے اسکو لغو ٹھہرایا ہے اور فقط کسری بحساب رویت ہلال کے مطابق جاری رکھا ہے اسلام کے تمام فرقے اپنے عام احکام شرعیہ رویت ہلال کے لحاظ سے کرتے ہین سوا سے فرقۂ شیعہ (مہدویہ) کے۔ اسلامی سال محرم کے مہینے سے شروع ہوتا ہے اور عموماً ایک مہینہ تیس ۳۰ دن کا اور ایک مہینہ اُنتیس ۲۹ دن کا حساب کیا جاتا ہے تاکہ قمری سال تین سو چوّن روز اور ایک خمس اور ایک سدس کا ہو (۳۵۴ ⅕ ⅙)۔ مقریزی کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اِسی کسر کی وجہ سے مسلمانون نے ذی الحجہ کے مہینے مین ایک دن کا اضافہ کر دیا ہے بشرطیکہ وہ کسر نصف دن سے زیادہ ہو اِس سبب سے اُس سال مین ذیحجہ تیس ۳۰ دن کا ہوجاتا ہے اُس سال کو سال کبیسہ کہتے ہین۔ اِس حساب سے پورے سال کے دن تین سو پچپن ہوجاتے ہین اسی طرح جمع ہوتے ہوتے ہر تیس ۳۰ برس مین گیارہ دن بڑھ جاتے ہین مقریزی کا مطلب تیس برس سے قمری سال مراد ہین۔ ان تیس برسون مین انیس برس تو بغیر کبیسہ کے ہونگے اور گیارہ برس مین کبیسہ پڑیگا وہ گیارہ برس وہی ہین جو اوپر مذکور ہوے۔ مسلمانون کا پہلا مہینہ۔ آٹھوین پندرھوین اور انیسوین مین اور قومون کے

مہینون

مہینون سے موافقت رکھتا ہے لیکن اگر محرم کی پہلی یکشنبے کے روز واقع ہو تو صفر کی پہلی کو سہ شنبہ ہوگا اور ربیع الاول کی پہلی کو چہارشنبہ۔ ربیع الثانی کی پہلی کو جمعہ ہوگا۔ جمادی الاولی کی پہلی کو چہارشنبہ۔ جمادی الاخریٰ کی پہلی کو دوشنبہ۔ رجب کی پہلی کو سہ شنبہ۔ شعبان کی پہلی کو پنجشنبہ ہوگا ماہ صیام کی پہلی کو جمعہ ہوگا۔ شوال کی پہلی کو یکشنبہ ہوگا۔ ذیقعدہ کی پہلی کو دوشنبہ ہوگا۔ ذی الحجہ کی پہلی کو چہارشنبہ ہوگا۔ اور اگر محرم کی پہلی دوشنبے کو پڑی تو صفر کی پہلی کو چہارشنبہ ہوگا۔ ربیع الاول کی پہلی کو پنجشنبہ۔ اور اگر محرم کی پہلی کو ہفتہ ہوا تو صفر کی پہلی کو دوشنبہ ہوگا اور ربیع الاول کی پہلی کو سہ شنبہ ہوگا۔ علیٰ ہذا القیاس سمجھ لو۔

صحیفہ جو مردے کے ساتھ قبر مین رکھتے ہین

ایک صحیفہ مرنے کے بعد غسل وکفن دیکر مردے کے ہاتھ مین دیکر اُسکے ساتھ قبر مین رکھا جاتا ہے اس مین مرد کے واسطے مذکر کی ضمیر اور عورت کے واسطے مؤنث کی ضمیر پھیرنے کے سوا کوئی تفریق نہین یہ صحیفہ حقیقت مین عقائد میت کی تصدیق کرنے کو عامل کی جانب سے جو اُس موقع پر داعی وقت کی طرف سے مقرر ہو شہادت ہی اس مین سیدنا و مولانا کے بعد داعی وقت کا نام درج کیا جاتا ہی اور ماذونہ سیدی کے بعد ماذون کا نام لکھا جاتا ہے اور مکاسرہ سیدی کے بعد مکاسر کا نام تحریر کیا جاتا ہے نقل اُس کی یہ ہے۔

اعوذ باللہ العظیم و بوجھہ الکریم من الشیطان الرجیم۔

اللھم ھذا عبدک الضعیف الفقیر المحتاج الی رحمتک جاءتہ اوقات التی ختمتہا علیہ۔ اللھم فتلقہ بالروح والریحان والتجاوز عن سیئاتہ بالاحسان الیہ وارفع روحہ مع ارواح النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا ذلک الفضل من اللہ وکفی باللہ علیما۔

Marfat.com

اللهم ارحم جسمه اللابث فی التراب واسُر الیه من سواری لطفك ما یکون ضمیناً له بالتخلص من العذاب وقاضیاً بکریم الرجعٰی وحسن المآب بحق ملائکتك المقربین وبحجك الروحانئین وملائکتك النورانئین وانبیائك المرسلین الخیرة والصفوة من خلقك واجمعین وبحق نبیك المصطفٰی وامینك المجتبٰی محمد خیر من مشٰی علی الغبراء والظلّتهُ الخضراءُ وبحق وصیه علی ابن ابی طالب ابی الائمة النجباء والحامل عن نبیك ثقل الاعباء وبحق مولاتنا فاطمة الزهراءِ الانسیّةِ الحوراء وبحق الائمة مِنْ نسلها والصفوة من نجلها الحسن والحسین سبطی نبیك وبعلی ابن الحسین ومحمد ابن علی وجعفر ابن محمد واسماعیل ابن جعفر ومحمد ابن اسماعیل وعبدالله المستور واحمد المستور والحسین المستور ومولانا المهدی ومولانا القائم ومولانا المنصور ومولانا المعز ومولانا العزیز ومولانا الحاکم ومولانا الظاهر ومولانا المستنصر ومولانا المستعلی ومولانا الآمر ومولانا الامام الطیب ابی القاسم امیرالمؤمنین وبحق ابوابهم وحججهم ودعاتهم وبحق قائم اخرالزمان وحجته وائمة دور ہ صلوات الله علیهم اجمعین۔ وبحق داعی الوقت والاوان سیدنا ومولانا وماذونه سیدی ومکاسره سیدی وحدوده الفضلاء الذین یقضون بالحق وبه یعدلون حسبنا الله ونعم الوکیل ونعم المولٰی ونعم النصیر ولاحول ولا قوة الا بالله العلی العظیم۔

خلاصۂ مطلب یہ ہے کہ بارخدایا یہ تیرا بندہ ضعیف حقیر محتاج تیری رحمت کا ہو اسکی وفات مقررہ آئی اسکو آسائش اور خوشبو سے ملا اور اسکے گناہون سے احسان کے ساتھ درگذر کر اور اسکی روح کو ارواح انبیا و صدیقین و شہداء کے ساتھ درجہ عالی عطا کر اور پھر اور دعائیہ کلمات کے بعد ان سب کا مون کے لیے ملائکہ اور انبیا اور حضرت محمد مصطفٰے اور حضرت علی اور بی بی فاطمۂ زہراء اور حضرت امام حسن سے

امام طیب ابو القاسم اور مہدی آخر الزمان تک تمام ائمہ کو اور ان کے بابون اور حجتون اور داعیون اور داعی وقت اور اُسکے ماذون ومکاسر وحدود کو درگاہ الٰہی مین وسیلہ گردانا ہے۔

بوہرون کے مذہب مین فلاسفۂ یونان کی باتونکو دخل

مولانا محمد بن طاہر کی دعا مین عقول عشرہ کو اور اُن کے قواے روحانی اور جواہر مجردہ کو جناب الٰہی مین وسیلہ بنایا ہے جسکے الفاظ یہ ہین۔

اللھم انی اسئلک یا ھو یا من لا یعلم ما ھو الا ھو یا من ھو کما ھو واتوسل الیک اللھم بالعقل الاول وبتالیہ وبالسبعۃ العقول التی تلیہ وبعاشرھم القائم المقام الاول لمن فی افقہ والحائز بموادہ الجاریۃ ولحظاتہ الیہ الساریۃ شرف سبقتہ بمن فی ضمن کل واحد من القوی الروحانیۃ والاشباح القدسانیۃ واتوسل الیک اللھم بصاحب الرتبۃ العلیۃ وصفوۃ الصفو من اھل الجنۃ الابداعیۃ الذی لہ تحرکت المحرکات الجرمانیۃ والجسمانیۃ وصار مطرح اشعۃ العقول الجبروتیۃ والملکوتیۃ وبالسبعۃ والعشرین الملبین لدعوۃ المصارعین الی اجابتہ وبمن قام بعدھم من المقامات الانبعاثیۃ والانوار الشعشانیۃ الی انقضاء مدتھم وانتھاء عدتھم وبخاتمہ وادرھم واٰخر ساعۃ من ساعات نھارھم۔

یعنی اے اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون۔ اے اللہ۔ اے وہ ذات پاک کہ کوئی نہین جانتا کہ وہ کیا ہے مگر خود وہی یعنی وہ اپنے آپ اپنی ذات کو جانتا ہے۔ اے وہ ذات پاک کہ وہ موجود ہے جیسا کہ وہ تھی۔ اور مین وسیلہ پکڑتا ہون اے اللہ تیری جناب مین عقل اول کے ساتھ اور جو اُسکے پیچھے ہے یعنی عقل دوم کے ساتھ اور اُن سات عقلون کے ساتھ جو دوسری عقل کے پیچھے ہین اور دسوین

Marfat.com

عقل کے ساتھ جو پہلی کی قائم مقام ہے اُس شخص کے لئے جو اُسکی عملداری مین ہی اور جو گھیرنے والی ہے اپنے مادے کے ذریعہ سے کہ وہ جاری ہے اور جو گھیرنے والی ہے ساتھ ملاحظے اپنے کے جو سرایت کرنے والا ہے طرف اُس شخص کے جو اُسکی عملداری مین ہے سبقت کرنے والی ہے اُسکی بزرگی کو یعنی عقل اول نے تقدم کی وجہ سے جو شرف حاصل کیا ہے وہ شرف دسوین عقل نے اپنی عنایت کی وجہ سے حاصل کیا ہے اور اِس وجہ سے دونون مرتبے مین برابر ہوگئے ہین یعنی ایک تقدم کی وجہ سے بزرگ ہے اور ایک اپنی مہربانیون کی وجہ سے اور مین توسل کرتا ہون اے اللہ تیری جناب مین اُن روحانی قوتون اور پاک صورتون کے ساتھ جو ہر ایک عقل کے اندر موجود ہین اور وسیلہ پکڑتا ہون مین تیری جناب مین اے اللہ اُس صاحب مرتبۂ عالی اور برگزیدہ ترین کے ساتھ جس کا بدن بلا مادے کے پیدا ہوا ہے اور اُسکی وجہ سے آسمانون اور عناصر نے حرکت پائی ہے اور عقول جبروتی و ملکوتی کے انوار کے گرنے کی جگہ ہوگیا ہے اور اے اللہ مین توسل کرتا ہون تیری جناب مین اُن ستائیس کے ساتھ جو دسوین عقل کے کہنے کو قبول کرتے ہین اور اُسکے فرمانبردار ہین اور اُسکے حکم کی تعمیل مین جلدی کرنے والے ہین اور وسیلہ کرنے والا ہون تیری جناب مین اُس شخص کے ساتھ جو بعد اُن کے ایسے مقامات کا جانشین ہوا جو برانگیختہ کرنے والے اور لمبی لمبی روشنی رکھنے والے ہین اُن کی مدت کے تمام ہونے اور اُن کی تعداد کے پورا ہونے تک اور اے اللہ مین توسل کرتا ہون تیری جناب مین اُس شخص کے ساتھ جس کے اوپر اِن مدبرون کے دورون کا خاتمہ ہے انتہاے زمانہ تک -

اِس مضمون مین اول سے آخر تک فلاسفۂ یونان کے عقائد اور مسلمات کی اتباع کی ہے اور اِس سے صرف اللہ تعالیٰ کا علۃ العلل ہونا ثابت ہوتا ہے اور اُسکے لئے صرف تقدم ذاتی کا حاصل ہونا پایا جاتا ہے نہ تقدم زمانی کا جیساکہ بیٹے کو باپ پر تقدم زمانی حاصل ہے کیونکہ خدا کے لیے علیت کا تقدم ثابت ہوتاہے

Marfat.com

اور خاصیت اِس تقدم کی ہے کہ متاخر کا وجود بغیر اُسکے نہین ہوتا اور اُس کے ساتھ ہوتا ہے یعنی اول علت کو کہ متقدم ہے وجود حاصل ہوتا ہے بعد اِس کے معلول کو کہ متاخر ہے وجود حاصل ہوتا ہے اور متقدم بعلیت بغیر متاخر کے نہین ہوسکتا اِسکو متقدم بالذات کہتے ہین۔ مثال اِسکی ممکنات مین انگلی کی حرکت کا تقدم ہے انگوٹھی کی حرکت پر۔ اور اِس سے عالم کا قدیم ہونا لازم آتا ہے اور اہل اسلام جس خدا کو مانتے ہین اور رسول مقبول نے جس خدا کی تعریف کی ہے وہ ایسا خدا نہین ہوسکتا اُسکی ذات قدسی ایسے خدا سے عالی ہے جس کا ذکر مولانا محمد صاحب نے کیا ہے کارخانۂ عالم کی ایجاد مین ایسے اللہ کو کوئی دخل نہوگا بجز اسکے کہ اُسنے اول ایک عقل کو پیدا کیا بعدہ اُس عقل نے دوسری عقل اور ایک آسمان پیدا کیا۔ اور بعد اسکے دوسری عقل نے تیسری عقل اور ایک آسمان پیدا کیا۔ بعد اسکے اس تیسری عقل نے چوتھی عقل اور ایک آسمان پیدا کیا۔ اور بعد اُسکے چوتھی عقل نے پانچوین عقل اور ایک آسمان پیدا کیا۔ اِسی طرح دس عقلین اور نو آسمان پیدا ہوئے اور اِنھین دس عقلون کو عقول عشرہ کہتے ہین۔ جو لوگ عقول کو ملائکہ خیال کرتے ہین وہ یونانی حکما کی اصطلاح کو اسلام کے پردے مین چھپاتے ہین۔ کیونکہ حقیقت مین اِن دونون باتون مین بڑا فرق ہے۔ اسلام مین ملائکہ کہتے ہین اجسام لطیف نورانی کو کہ متشکل اور شاق کام کرنے پر قادر ہین اور مختلف اشکال کے ساتھ متشکل ہوجاتے ہین اور اُنکے پر اور حواس ہوتے ہین اور حکما کے نزدیک عقل ایک ایسا موجود ممکن ہے کہ نہ جسم ہے اور نہ حال ہے جسم مین اور نہ جسم کا جزو ہے بلکہ جوہر مجرد ہے مادے سے اپنی ذات اور فعل مین یعنی نہ جسم ہے نہ جسمانی اور اُسکے کام موقوف ہین جسم کے ساتھ متعلق ہونے پر۔ دوسری عبارت مین یون سمجھو کہ وہ جوہر مجرد ہے جسم کے ساتھ اُسکا تعلق صرف تاثیر کے لیے ہے نہ تصرف وتدبیر کے لیے اور متکلمین اسلام جوہر مجرد کو باطل کرتے ہین۔

داعی حال طاہر سیف الدین صاحب کے رسالہ ضوء نور الحق المبین سے بھی

Marfat.com

معلوم ہوتا ہے کہ منتہاے نظر ان بزرگوار نکا فلاسفۂ یونان کی باتین ہین مثلاً اس رسالے مین حال ومحل اور عالم الطبیعۃ اور مطرح اشعۃ عالم العقول اور عالم نفس کا ذکر آیا ہے کہ نہ ان الفاظ کا وجود قرآن سے ثابت ہے اور نہ اقوال رسول سے اور نہ ائمہ اطہار کی زبانون پر یہ الفاظ تھے۔

ہر نبی کے لئے ایک مقیم اور ایک وصی ہوتا ہے اور ہر امام کے لئے باب اور حجت اور داعی اور ماذون اور مکاسر ہوتے ہین

بوہرون کے نزدیک حضرت عیسیٰ تک ہر ایک پیغمبر کے لیے ایک مقیم ہوتا تھا اور ایک وصی بھی ہوتا تھا اور اسکے زمانۂ نبوت مین ائمہ اور دین کے حدود ہوا کرتے تھے چنانچہ حضرت آدمؑ کے مقیم ہُنَید تھے اور اُن کے وصی ہابیل تھے اور حضرت نوحؑ کے مقیم ہوؔد تھے اور وصی سام تھے اور حضرت ابراہیمؑ کے مقیم صالح تھے اور وصی اسماعیلؑ اور حضرت موسیٰؑ کے مقیم اُدؔ اور وصی ہارون تھے اور حضرت عیسیٰؑ کے مقیم خزیمہ اور وصی شمعون تھے۔ چنانچہ دعاے مولانا محمد بن طاہر کے الفاظ یہ ہین وَاتَوَسَّلُ اِلَیْکَ اَللّٰھُمَّ بِسَیِّدِنَا اٰدَمَ وَمُقِیْمِہٖ مَوْلَانَا ھُنَیْدَ وَوَصِیِّہٖ مَوْلَانَا ھَابِیْلَ وَاَئِمَّۃِ دَوْرِہٖ وَحُدُوْدِ دِیْنِہٖ وَتَابِعِیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ۔ واتوسل الیک اللھم بسیدنا نوح ومقیمہ مولانا ھود ووصیہ مولانا سام وائمۃ دورہ وحدود دینہ وتابعیھم اجمعین واتوسل الیک اللھم بسیدنا ابراھیم ومقیمہ مولانا صالح ووصیہ مولانا اسماعیل وائمۃ دورہ وحدود دینہ وتابعیھم اجمعین واتوسل الیک اللھم بسیدنا موسیٰ ومقیمہ مولانا اُدّ ووصیہ مولانا ھارون وائمۃ دورہ وحدود دینہ وتابعیھم اجمعین واتوسل الیک اللھم بسیدنا عیسےٰ ومقیمہ مولانا خُزَیْمَۃَ ووصیہ مولانا شمعون الصفا وائمۃ دورہ وحدود دینہ وتابعیھم اجمعین واتوسل الیک اللھم بالمقامات الرَّبَّانِیَّۃِ والھیاکل النورانیّۃ

مِنْ مولانا قیذار بن اسماعیل الی مولانا ابی طالب بن مولانا عبد المطلب صلوات اللہ علیہم اجمعین۔

اِس دعا میں حضرت علیؑ کے تمام باپ دادون پر ابو طالب سے لیکر قیذار بن اسماعیل بن ابراہیم تک درود بھیجی ہے اور اُن کو وسیلہ جناب الٰہی مین بنایا ہے اور اُن کے لئے مقامات ربانی اور اجسام نورانی مانے ہین۔

بوہرون کے عقیدے کے مطابق ہر امام کے لئے باب اور حجت اور داعی اور ماذون اور مکاسر ہوتے ہین۔ چنانچہ مولانا محمد بن طاہر کی دعا مین ہے۔

واتوسل الیك اللھم بابوابھم و حججھم و دعاتھم و ماذونیھم و مکاسرینھم و مستجیبی آذ وادھم الی اخرہ۔

چونکہ ۳۶ھ ہجری سے امام مستور ہین اس لیے اُن کی طرف سے تمام کام داعی انجام دیتے ہین اور اُن کی ماتحتی مین دوسرے مذہبی عہدہ دار اِن کے حکم سے کام کرتے ہین۔

داعی کی نسبت بوہرے یہ عقیدہ رکھتے ہین کہ گویا یہ امام الزمان کے قائم مقام ہین اور انکی عزت کرنا ایسا ہے جیسے امام الزمان کی عزت کرنا اور یہ بھی زعم ہے کہ امام الزمان نے داعی کو اس مسند پر بیٹھنے کی اپنی طرف سے اجازت دی ہے اور امام الزمان اِس وقت مستور ہین جس وقت وہ ظاہر ہونگے اپنی مسند پر قائم ہوجائینگے اور داعی اُنکی طرف دعوت کرتے رہینگے۔

داعی طاہر سیف الدین ادیپور ملک راجپوتانہ مین آئے تو بوہرونکی عورتین کہتی تھین علی جی آئے علی جی آئے یعنی امیرالمومنین علی علیہ السلام آئے۔

ماذون یہ شخص داعی کے دوسرے درجے پر ہوتا ہے۔ اِسکو اس بات کا اذن ہے کہ داعی کی عدم موجودگی مین وہ کام جو داعی کرتے ہین یہ انجام دے اور جب داعی موجود ہون تو تمام معاملات کی تحقیق کرکے داعی کے سامنے پیش کرے۔

مُکاسر ماذون کا نائب سمجھا جاتا ہے اور چھوٹے چھوٹے دینی کام کو طے

Marfat.com

کرتا ہے اگر مناسب سمجھتا ہے تو ماذون تک پہونچا دیتا ہے۔
مکاسر کے بعد **مشائخ** کا درجہ ہے ان لوگون کا یہ کام ہے کہ سب کو مجلس مین بالترتیب بٹھائین اور داعی کا جو حکم ہو وہ مؤمنین کو سنائین۔ انھین مشائخون مین سے عامل بھی مقرر ہوتے ہین۔
مُلا وہ ہوتا ہے جو روزے نماز کے مسئلے جانتا ہو اسکا درجہ شیخ سے کم ہے اور داعی کی طرف سے اسکو بطور اعزاز کے ایک گول پگڑی ملتی ہے۔
میان صاحب عامل سے چھوٹا ہوتا ہے اور بعض وقت عامل کسی سبب سے مسجد یا مجلس مین نہ آسکے تو میان صاحب کو وہ اپنی قائم مقامی کی اجازت دیدیتا ہے اسکے پاس ایک سفید چادر رہتی ہے کسی وقت وہ اسکو اوڑھ لیتا ہے اور کسی وقت بغل مین داب لیتا ہے اکثر میان صاحب جامہ بھی پہنے رہتا ہے۔ میان صاحب بھی عامل بنا دیا جاتا ہے۔
عامل کے سوا کسی کو پیش امامی کی اجازت داعی کی طرف سے نہین ہوتی عامل اپنی طرف سے کسی ملا یا شیخ کو دوسری مسجد مین نماز پڑھانے کے وقت پر اجازت دیدیا کرتا ہے اور حاضر اجازت بھی ہوتی ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ نماز کا وقت آجائے اور عامل سے اجازت لانے مین دیر متصور ہو تو جو ملا یا شیخ حاضر ہو وہ نماز پڑھا دیتا ہے۔ اسلئے مسجد کے سوا بوہرے جماعت نہین کرسکتے۔ اگر کوئی شخص بغیر اجازت کے نماز پڑھادے تو وہ نماز ناجائز ہے امام اور مقتدی دونون کو لوٹانا چاہیے۔

بوہرون کے سفید لباس اختیار کرنیکی وجہ

جب طالبین نے عباسیون پر خروج کیا تو اُن کی ضد سے اپنے پیرو کا رنگ سفید رکھا کیونکہ انھون نے سیاہ رنگ اختیار کیا تھا۔ اسی وجہ سے انکو مبیضہ کہنے لگے جسمین میم مضموم بائے موحدہ مفتوح اور یائے مثنات تحتانی مشدد مکسور اور ضاد

Marfat.com

نقطہ دار مفتوح ہے یہی رنگ قرامطہ اور عبداللہ مہدی و انکے متبعوں مین قائم رہا
چونکہ بوہرے مہدویہ ہین اسلیے ان کے ہان بھی سفید کپڑون کو ترجیح دیجاتی ہے
فارسی اور اردو کی تاریخون مین مبیضہ کا ترجمہ سفید جامگان اور سفید پوشان لکھتے ہین۔

امام اور داعی کے تقرر کا طریق

بوہرون کے نزدیک وجوب امامت کا طریق نص ہے اسی طرح ہر منصب کا حال ہے جو امام یا داعی اپنی حیات مین جسکے لیے اپنی قائم مقامی کی نص کر دیتا ہے وہی اُسکا جانشین مانا جاتا ہے بس نہ کوئی اپنی مرضی سے اُس منصب کا دعوی کرنے حقدار سمجھا جاتا ہے اور نہ دوسرون کے انتخاب کو اس مین دخل ہے اگر چند آدمی جمع ہو کر کسی شخص کو کسی کی قائم مقامی کے لیے منتخب کرلین اور اُس کے ساتھ بیعت کرین تو حقدار اور وارث جائز قرار نہین پاسکتا جب تک کہ اگلے کی طرف سے تنصیص نہ واقع ہو یہی وجہ ہے کہ آمر کے بعد ابوالقاسم طیب کو تو امام حق مانتے ہین کیونکہ ان کے لیے آمر نے نص کی تھی اور حافظ وغیرہ کو امام نہین جانتے اور انکے نزدیک نص دوم نص اول کی ناسخ ہے یعنی اگر امام ایکبار یہ نص کردے کہ میرے بعد فلان میرا جانشین ہوا۔ بعد اسکے یہی امام کسی دوسرے شخص کے لئے نص کردے تو دوسری نص واجب العمل ہے اور پہلی منسوخ ہے یہی وجہ ہے کہ نزار کو امام نہین مانتے اور مستعلی کو امام جانتے ہین کیونکہ اول مستنصر نے نزار کی امامت کے لئے اپنے بعد نص کی تھی پھر مستعلی کی امامت کی نص کردی۔

داعی برہان الدین صاحب نے ۱۸۹۲ء مین ۲۰۵ نمبر کے مقدمے مین جو بیان تحریری دیا اُس مین لکھتے ہین کہ سورت کے ملاجی صاحب کی گادی مذہبی گادی ہے اس گادی پر کوئی شخص اپنا حق بتلا کر نہین آسکتا مگر جس شخص کو قرآن شریف کے مطابق خدا اور امام الزمان کے حکم کے موافق اگلے ملاجی صاحب قائم کرین وہ کرسکتا ہے اور وہ شخص گادی کی مالکی کی ملکیت کا متولی ہے اور وہ شخص قرآن شریف کے

Marfat.com

فرمان کے مطابق کاروبار کر سکتا ہے اگر وہ شخص قرآن کے خلاف عمل کرے تو گادی سے علیحدہ کر دیا جائے اور اُسکو حق نہین کہ اپنے بعد کسی دوسرے کو بٹھلا سکے۔

بوہرے اکثر اپنے آپ کو طیبیہ کہتے اور ابوالقاسم طیب کی طرف اپنی جانون کو منسوب کرتے ہین اور کبھی بڑی شاخ کی طرف لیجا کر اپنی جانون کو اسماعیلیہ کہنے لگتے ہین مہدویہ کا لفظ انکے مونھ سے نہین سنا جاتا۔ عام طور پر اس سلسلے کے انتساب سے ناواقف ہین۔ اِن مین علمی آدمی البتہ اس سلسلے سے واقفیت رکھتے ہین۔

بوہرون مین جو شخص ان کے امام کے بعد تمام فرقے کا واجب الاحترام اور ساری جماعت کا مطاع عام سمجھا جاتا ہے وہ داعی ہین اُن کی طرف سے بلاد مختلفہ مین نائب جنکو عامل بولتے ہین رہا کرتے ہین۔

طیبیہ کا افتراق

زمانے کی رفتار ہمیشہ ایک ہی عنوان پر نہین رہتی اور اطاعت کا قلاوہ بڑی مشکل سے زیب گلو رہ سکتا ہے اغراض نفسانی کی وجوہ سے اِس جماعت کے بعض لوگون نے اپنے دعاۃ کے سلسلۂ اطاعت سے علیحدہ ہو کر اپنی اپنی جماعتین الگ الگ قائم کر لین اور ہر ایک اپنی جماعت کا پیشوا بن بیٹھا۔

چنانچہ طیبیہ کئی فریق ہو گئے ہین۔ داؤدیہ۔ سلیمانیہ۔ علیہ۔ نگوسفیہ۔ ناگپوری نگران مین ائمہ کی بابت کوئی اختلاف نہین داعیون کی بابت اختلاف ہے جو داعی داؤد بن عجب شاہ کے بعد سے شروع ہوا ہے۔

داؤدیہ وہ بوہرے ہین جو سورت والے حضرت بڑے ملا صاحب کو اپنا داعی اور دینی مقتدا مانتے ہین اور اِنکو داؤدیہ اسلئے کہتے ہین کہ اُنھون نے داعی داؤد بن عجب شاہ کے بعد داعی داؤد بن قطب شاہ کو اُنکا جانشین تسلیم کیا۔

سلیمانیہ وہ لوگ ہین جو داعی داؤد بن عجب شاہ کے بعد سلیمان بن یوسف کو اُنکا جانشین اور داعی مانتے ہین یمن مین زیادہ اِنھین کی کثرت ہے داعی

Marfat.com

داؤد بن عجب شاہ کی بی بی زہراء کے بھائی یوسف کے بیٹے سلیمان تھے جو داعی داؤد بن عجب شاہ کی طرف سے یمن مین عامل ہوے داعی داؤد بن عجب شاہ نے ہند مین انتقال کیا تو سلیمان نے یمن مین یہ دعویٰ کیا کہ داعی مرحوم اپنی جانشینی کے لیے میرے حق مین نص کر گئے ہین اور تحریری سند داعی مرحوم کی مہری قوم کو دکھائی جنھون نے اِس سند کو تسلیم کیا اور داعی داؤد بن قطب شاہ کو نہ مانا وہ سُلیمانیہ کہلاے داؤدیہ کہتے ہین کہ یہ سند جعلی تھی اور اِس سند کے تیار ہونے کی وجہ یہ ہوئی کہ جب داؤد بن قطب شاہ داعی ہوے تو سلیمان اُنکی ماتحتی مین چار برس تک یمن عامل رہے داعی داؤد بن عجب شاہ کے بیٹے ابراہیم جو ایک حبشن کے بطن سے تھے اور اُنکی بی بی زہراء اور اُنکے کاتب محمد نے سرکاری کچھ روپیہ کھالیا جب اِن تینونکو مواخذے اور مطالبے کا خوف ہوا تو یمن مین سلیمان کو ایک خط لکھا کہ تم داعی داؤد بن عجب شاہ کی طرف سے اِس مضمون کی نص کا کاغذ لکھکر یہان بھیجدو کہ ہمارے بعد سلیمان داعی ہین تو اُسپر داؤد بن عجب شاہ کی مہر لگا دیجاے کیونکہ وہ مہر ابھی تک اُنکے کاتب محمد کے پاس موجود ہے چنانچہ سلیمان نے ایک تحریر اِس مضمون کی یمن سے بھیجدی جسپر محمد نے مہر لگاکر ایک شخص کے ہاتھ جو کرمی کے نام سے مشہور تھا سلیمان کے پاس روانہ کردی جب داعی داؤد بن قطب شاہ کو اِس کارروائی کا حال معلوم ہوا تو اُنھون نے زہراء سے کہا کہ تمھارے بھتیجے کی نسبت ایسی خبر پہونچی ہے ہم اُنکو معزول کرنا چاہتے ہین اور یہ آیت پڑھی وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّينَ عَضُدًا یعنی مین گمراہ کرنے والون کو یار و مددگار بنانے والا نہین ہون زہراء نے جواب دیا کہ یہ بات غلط معلوم ہوتی ہے ہم غریب آپ کے ساے مین پرورش پا رہے ہین آپ اُنکو معزول نکیجیے مگر مولانا داؤد بن قطب شاہ نے نہ مانا اور اُنکی معزولی کا حکم بھیجدیا مگر بہت سے طیبیہ نے اِس حکم کو لغو سمجھا اور سلیمان کی اتباع اختیار کرلی سلیمان اور ابراہیم نے داعی داؤد بن قطب شاہ کو بہت دق کیا سلیمان یمن سے ہند مین چلے آئے تھے ابراہیم نے اکبر شہنشاہ ہندوستان کے حضور مین یہ دعویٰ

Marfat.com

گیا کہ داعی داؤد بن عجب شاہ کا بیٹا تو میں ہون پھر داعی داؤد بن قطب شاہ اُنکے وارث کیسے بن گئے ہین اِس وجہ سے بادشاہی افسرون کے ہاتھ سے داعی داؤد بن قطب شاہ کو بہت سی تکلیفین جھیلنا پڑین قید بھی کیے گئے اکبر نے اِس معاملے کی تحقیقات اور تجویز حکیم علی کے ہاتھ مین دیدی اور حکم دیا کہ تم اِسکا واجبی فیصلہ کردو تحقیقات کے بعد علی کو ثابت ہوا کہ داؤد بن قطب شاہ حق پر ہین اِس لئے وہ رہا کیے گئے اور اب ابراہیم اور سلیمان پر عتاب نازل ہوا انکو ملازمان شاہی کے ہاتھ سے بہت سی تکلیفین اُٹھانا پڑین اور آخرکار رشوت مین روپیہ خرچ کرکے اِس عذاب سے نجات پائی سلیمان کی قبر احمد آباد مین ہے اور سلیمانیہ کے داعی کا مقام یمن مین ہے۔

سلیمانی بوہرے بمبئی۔ بڑودہ۔ حیدرآباد دکن۔ اور یمن مین کثرت سے آباد ہین انکے سر برآوردگان جسٹس مرحوم بدرالدین طیب جی مسٹر حیدری۔ ہز ہائنس بیگم صاحبہ ذ نجیرہ۔ علی اکبر صاحب اور جج حسین بدرالدین وغیرہ ہین۔

علیہ علی بن ابراہیم کی طرف منسوب ہین جو شیخ آدم صفی الدین کے نواسے ہین یہ فرقہ داعی داؤد بن قطب شاہ کے بعد شیخ آدم صفی الدین کو تو داعی مانتا ہے مگر اُن کے بعد عبدالطیب زکی الدین کو داعی نہین مانتا اور فرقہ داؤدیہ شیخ آدم صفی الدین ہے کے بعد عبدالطیب زکی الدین کو بھی داعی مانتا ہے علی نے جہانگیر شہنشاہ ہندوستان کے عہد مین شیخ آدم صفی الدین کے بعد عبدالطیب زکی الدین سے مخالفت کی اور شہنشاہ تک اُنکی شکایت پہونچائی اور اپنی ایک جماعت علیحدہ قائم کرلی جسکا نام علیہ مقرر ہوا۔

نگوشیہ (نون کے فتح سے) یہ فرقہ علیہ مین سے نکلا ہے اور تیرھوین صدی کے خاتمے پر قائم ہوا ہے اسکا بیان ہے کہ تیرہ سو برس کے بعد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دور ختم ہوگیا اب گوشت نکھانا چاہیے۔

ناگپوری یہ منسوب ہین ملا عبدالحسین کی طرف جن کا وطن گنگڑ دیخ ملک

گجرات تھا سنہ ۱۲۱۱ھ میں شہر بمبئی کے اندر انھون نے یہ دعوی کیا کہ مین امام کی طرف سے حجت ہوں بہت سے داؤدیہ بوہرون نے ان کی اتباع کی اِس قوم کے ۱۵ بڑے بڑے عالم بھی اِن سے مل گئے۔ داؤدیہ بوہرون نے ملا عبد الحسین سے بحث کرکے مارکٹائی بھی کی۔ ملا عبد الحسین کہتے تھے کہ مین داؤدیہ بوہرون کے داعی محمد برہان الدین صاحب سے مناظرہ اِس شرط پر کرنے کو تیار رہون کہ ہر دین و مذہب کے دس دس علما جمع ہون دس اہلِ سنت وجماعت کے عالم دس شیعۂ اثنا عشری کے عالم دس پادری وغیرہ وغیرہ اور داعی صاحب آئین اگر مین جھوٹا نکلون تو مین اپنا یہ دعویٰ چھوڑ کر اُن کی متابعت کرلونگا اگر مین سچا قرار پاؤن تو وہ اور اُن کی جماعت میری مطیع ہوجاے۔ ملا عبد الحسین بمبئی سے ناگپور کو گئے اور اُسکے قریب مہندی باغ نامی مقام پر مسکن بنایا اور ایک نیا فرقہ قائم کیا اور دمِ واپسین تک یہین رہے۔ انکے اتباع بمبئی۔ ناگپور۔ اُجین۔ کلکتہ۔ برہانپور وغیرہ مین رہتے ہین سنہ ۱۳۲۰ ہجری مین اُنھون نے انتقال کیا اُن کا قائم مقام اُنکا ایک شاگرد ہوا جسکا نام حافظ غلام حسین ہے۔

بعض بوہرون کا مذہب اہل سنت اختیار کرلینا

(۱) سلطان ظفر نے جو سلطان فیروز شاہ والی دہلی کا امیر اعظم تھا گجرات پر تسلط پایا تو بہت سے بوہرے اُسکی وجہ سے سنت وجماعت بھی ہو گئے۔ چنانچہ اس ملک مین سنت وجماعت بوہرے موجود ہین جلد ثالث ابجد العلوم موسوم بہ رحیق مختوم اور سبحۃ المرجان مین لکھا ہے کہ محمد طاہر ساکن پٹن مصنف مجمع البحار نے کہ قوم کا بوہرہ تھا ہندیہ بوہرون کے عقائد کی درستی کا مصمم ارادہ کرلیا یہانتک اصرار کیا کہ جب تک یہ کام پورا نہوگا سر پر عمامہ نرکھونگا جب اکبر شہنشاہ ہندوستان نے سنہ ۹۸۰ ہجری مین گجرات فتح کیا تو ملا شہنشاہ کے حضور مین مدد کی التجا لیکر حاضر ہوا۔ شہنشاہ نے اپنے ہاتھون سے ملا کے سر پر عمامہ رکھا اور کہا کہ مین تمھارے

Marfat.com

مدعا کے موافق اِس قوم کی بدعت دفع کرنے مین پوری کوشش کرونگا۔ اور شہنشاہ نے اِس غرض سے حکومت گجرات پر خان اعظم مرزا کوکا کو مقرر فرمایا۔ خان اعظم نے بوہرون کی بدعت دفع کرنے مین کوشش کی یہانتک کہ اِس قوم کے اکثر مشاہیر تقیہ کرنے لگے اور جا بجا چھپ گئے ابھی یہ بدعت بخوبی دفع ہونے پائی تھی کہ خان اعظم کی جگہ عبدالرحیم خان خانان مقرر ہو گیا یہ شیعہ مذہب رکھتا تھا۔ بوہرے کھلم کھلا پھر اپنے اعمال کو ادا کرنے لگے اور مذہب مہدویہ ظاہر ہو گیا۔ شیخ نے یہ حالت دیکھکر پھر عمامہ اپنے سر سے اُتار ڈالا اور تدارک کے لئے درگاہ اکبری کی طرف رجوع کی۔ شہنشاہ اُن دنون اکبر آباد مین تھا۔ بوہرون نے ملا کا پیچھا کیا۔ یہانتک کہ اُجین مین ملا کو سنہ ۹۸۶ ہجری مین مار ڈالا۔

(۲) گجرات مین ایک قوم بوہرون کی ہے جو گجراتی بوہرے اور جعفریہ کہلاتے ہین اور جعفر کی طرف منسوب ہین جو پٹن کا رہنے والا تھا یہ شخص احمد آباد کے عامل ملا داؤد کی مرضی کے خلاف تحصیل علم کے لیے یمن کو داعی کے پاس چلا گیا یہان سے ملا داؤد نے داعی کو لکھ بھیجا کہ یہ شخص باوجود میرے منع کرنے کے وہان چلا گیا ہے اگرچہ داعی نے جعفر کو طلب علمی سے نہ روکا مگر جبکہ تحصیل علم کے بعد وطن کی طرف واپس ہوا تو کوئی منصب عطا نہ کیا جو اُسپر بہت ہی شاق گذرا۔ ہندوستان مین واپسی کے بعد اُسنے مقام بھڑوچ مین بوہرون کے اصرار سے اُنکو نماز پڑھادی حالانکہ پیش امامی کی بھی اُسکو اجازت نہ تھی ملا داؤد کو جب اِس بات کی خبر ہوئی تو اُنھون نے جعفر کو کہا کہ تم اُن مقتدیون کو لکھ بھیجو کہ چونکہ مجکو نماز پڑھانے کی اجازت نہ تھی اِس لیے وہ نماز تمھاری نہین ہوئی تم اسکو لوٹاؤ چونکہ یہ بڑا عالم و فاضل تھا اسلیے خود ایسا لکھنے سے شرمایا اور کہا کہ آپ ہی اپنی طرف سے اُن لوگون کو لکھ بھیجے ملا داؤد نے جواب دیا کہ میرا لکھنا مناسب نہین جس سے گناہ صادر ہوا اُسی کو لکھنا چاہیے جعفر کو اِس امر سے نہایت غیرت آئی اور اِس عداوت کی وجہ سے پٹن مین پہونچکر طیبہ بوہرون کو اِس مذہب کے خلاف نصیحت

Marfat.com

کرنی شروع کی اور اہل سنت کے عقائد پر آمادہ کیا بارہ لاکھ بوہرون نے جیسا کہ ولی محمد صاحب اسماعیل سریادہ کا قول ہے اُسکی متابعت اختیار کر لی مذہب اسماعیلیہ کو چھوڑ کر سُنی ہو گئے اور اسماعیلیہ بوہرون سے نہایت عداوت رکھنے لگے یہ لوگ آج کل شہر پاٹن ۔ کڑی ۔ احمد آباد ۔ سورت ۔ راندیر ۔ بھڑوچ ۔ گودڑہ ۔ پنچ محال ۔ ناسک ۔ احمد نگر ۔ پونہ ۔ بمبئی ۔ اور اسکے اطراف واکناف کے بلاد و قریٰ مین پھیلے ہوئے ہین ۔ اِن بزرگ کا مزار احمد آباد مین ہے ۔ مگر شیمۃ الاخلاص مین لکھا ہے کہ ہمین یہ کہین سے پتہ نہین چلتا کہ جعفر نہروالی وہی بزرگ ہین جو جعفر شیرازی کے نام سے احمد آباد مین مدفون ہین ۔

بعض شہرون کے بوہرون کا داعی طاہر سیف الدین صاحب سے انحراف

(۱) بھوپال ملک مالوہ کے فساد کے موقع پر داعی صاحب نے داؤدیہ بوہرون کی مدد نہ کی تو ایک جماعت اُن سے شاکی اور ناراض ہو گئی اور ۳۶ بوہرون کے دستخط سے ایک رسالہ شائع کیا جسکا تاریخی نام مناظر المناسک ہے ۔

اِس رسالے مین لکھا ہے کہ سوموارہ بازار مین اہل سنت کی ایک مختصر سی مسجد ہے جسکے قریب ملا یوسف علی کا مکان ہے ایک روز جبکہ مسجد کا مؤذن باہر کی زنجیر کھولکر اندر آیا تو اُسنے صحن مسجد مین حوض کی نالی کے قریب غلاظت آلود ایک کپڑا پایا جسکی نسبت اُسنے یہ خیال کیا کہ یہ کپڑا ملا یوسف علی نے اپنی کھڑکی مین سے پھینکا ہے اسلیے عدالت سٹی مجسٹریٹی مین ملا یوسف علی پر اہل سنت والجماعت کی طرف سے استغاثہ دائر کیا گیا قبل اسکے کہ بعد تحقیقات عدالتی فیصلہ حسب ضابطہ نافذ ہو کئی ہزار مسلمانون نے ماہ صفر ۱۳۳۳ ہجری مین بلوہ کر کے بوہرون کی ایک سو بیس دو کانون کو لوٹ لیا اور جو بوہرہ ملا اُسکو مارا اور زخمی کیا اکثر چھوٹے بچے خوف کھا کر غیر قوم کے گھرون مین پناہ لیگئے جو دو دو تین تین روز مین اپنے والدین سے ملے ۔ یہان بوہرون کی آبادی سات آٹھ سو زن

Marfat.com

دمردکی ہے تیسرے روز والیہ بھوپال شاہ جہان بیگم صاحبہ بمبئی سے بھوپال مین
آئین اکثر بوہرے مع زن وفرزند کے ۔اجین ۔سرونج اور جبل پور وغیرہ کو
چلے گئے اور مہینون باہر رہے ۔فرزندان سیٹھ آدم جی پیر بھائی بمبئی والے نے
باوجودیکہ بواہر بھوپال سے اُنکا کوئی خاص تعلق نہ تھا مگر اپنی امداد دینے والی
اور خالصتہً للہ خدمت کرنے والی سرشت کے موافق اِس کام کو اپنے ہاتھ مین لیکر
ایک بیرسٹر بوہرون کی امداد کے لیے بھوپال روانہ کیا جسکی کوشش سے بیگم صاحبہ نے
وعدہ فرمایا کہ دادرسی کی جاے گی اور نقصان کا معاوضہ دیا جاے گا اور آئندہ
جان ومال کا پورا بندوبست رکھا جائیگا اِسی اثنا مین بوہرون کے پیر صاحب
عبداللہ بدرالدین صاحب کا وصال ہوگیا اور پیر طاہر سیف الدین صاحب داعی
مطلق قرار پاے اُنھون بے سوچے سمجھے ناعاقبت اندیش صلاح کارون ورٹی کی
آڑ شکار کھیلنے والے بوہرون کے مشورے پر جنکو سر آدم جی پیر بھائی کی سخاوت نیک نامی
کے باعث حسد پیدا ہوگیا تھا اور اپنے خیال کے مطابق اُن کی نیک نامی مین دھبہ
لگانا چاہتے تھے عمل کرکے بلا حصول اختیارات بنے بناے معاملے کو اس طرح خراب کردیا
کہ ضامن حسین کو اپنی طرف سے برسم رسالت والیہ بھوپال کے پاس اِس پیام کے
ساتھ بھیجا کہ بواہر کو سرکار عالیہ نے جو مالی امداد دینے کا وعدہ کیا ہے اُس کے
ایفا کی فکر نہ فرمائی جاے ہمنے دس لاکھ روپیہ اُن مین تقسیم کرنیکا بندوبست کیا ہے
برآمدگی مال اور سزادہی مجرمان کی کوئی ضرورت نہین جو ہونا تھا وہ ہوگیا
اور آئندہ جان ومال کی حفاظت کی بابت لکھا پڑھی بھی بے سود ہے کیونکہ
ایسی وارداتین شاذ ہوا کرتی ہین اور ذمہ دار حکام کو اِسکا خیال رہتا ہے
ریاست نے اِس پیام کو منظور کر لیا ۔بھوپال سے پانچ بوہرے اور بمبئی سے
شرف علی ماموں جی سورت جاکر ملا صاحب سے شاکی ہوے تو انھون نے پیام
مذکورۂ بالا بھیجنے سے انکار کیا اور ضامن حسین سے جو سورت پہونچ گیا تھا خدا و
رسول اور بزرگانِ دین کی قسمین کھلوا کر کہلوا دیا کہ مجھکو ملا صاحب نے بھوپال نہین

بھیجا تھا لیکن بعد بین ضامن حسین یہ بھی کہنے لگا کہ سیدنا نے فرمایا کہ موقع نازک آگیا ہے تم قسمین کھا کر انکار کر دینا اور پھر کفارہ دیدینا۔ اور خود بھی بھوپال والون سے یہی وعدہ کرتے رہے کہ تمھارا فیصلہ بمبئی والون کی موجودگی مین ہوگا اور مین ہرگز دخل نہین دونگا اور سیٹھ محمد بھائی سر آدم جی پیر بھائی کے نام اپنے ہاتھ سے خط لکھا اُس مین بھی یہی زور دیا کہ جب تک حسب منشا کارروائی نہو تب تک بھوپال مین دوکانات کا کھلنا مناسب نہین اور دوسرے مواقع پر ارشاد کیا کہ سماعت مقدمہ بموجودگی فریقین اُجین مین ہوگی اور حتیٰ کہ خاطر خواہ فیصلہ نہو بھوپال مین بوہرے نہ جائین بھائی صاحبان کے لقب کا جس جس پر اطلاق ہوتا ہے فرداً فرداً سب کے یہان جا کر اہلِ بھوپال نے انتہا کی منت اور عاجزی کے ساتھ عرض کی کہ آپ ہمارے معاملے سے سروکار نہ رکھین بظاہر سب نے اقرار کیا کہ ہم مداخلت نکرینگے مگر باطن مین پیچ کنی کرتے رہے جب وہ پانچون بوہرے سورت سے اُجین چلے گئے تو بھوپال کے تین افسر سورت گئے اور پیر صاحب نے بھوپال والے بوہرون کو اُنکی آمد سے بے خبر رکھکر اُنکے حسب منشا فیصلہ کر دیا جس سے تمام بوہرون کی امیدون پر پانی پھر گیا۔ حالانکہ بھوپال والون سے کہدیا تھا کہ بھوپال سے جو کوئی آدمی آئیگا مین تمکو تار دیکر بلالونگا اور تمھارے بغیر اِس معاملے کے متعلق کسی سے کوئی بات چیت نہ کرونگا۔ بھوپال کے بوہرون نے پھر سورت پہونچکر ملا صاحب سے شکوہ کیا تو اُنھون نے فیصلہ کرنے سے لاعلمی ظاہر کی۔

بعد اسکے پیر صاحب نے سورت سے دو بوہرے اُجین بھیجکر بھوپال کے پناہ گزینونکو کہلوایا کہ بڑے ملا صاحب کا حکم ہے کہ تم سب بھوپال جاؤ اور دوکانین کھولو۔ مسلمان بھائیون کو دعوت دو کھانا کھلاؤ اور اُن سے معافی چاہو ملا صاحب نے اطمینان کر لیا ہے لیکن بھوپال والے یہی کہتے رہے کہ جبکہ یہ حادثہ ہم پر وہان گذرا اور اب تک نہ کوئی ملزم گرفتار ہوا نہ مال مغروقہ برآمد کیا گیا نہ

معاوضہ ملانہ دربار نے آئندہ ہماری حفاظت جان و مال کے بابت کچھ انتظام فرمایا تو ایسی صورت مین ہمارا جانا کیونکر ہو سکتا ہے اور اب اُجین کے بوہرے بھوپال والے بوہرون سے اِس وجہ سے ناراض ہونے لگے کہ یہ سیدنا کا حکم نہین مانتے تھے تو مجبور ہوکر اِنھون نے اُجین سے سکونت اُٹھالی اور برہان پور چلے گئے۔ بڑے ملا صاحب نے عجیب بات یہ کی ایجنٹ گورنر جنرل کے پاس اندور کو تار دیدیا کہ ہمنے فیصلہ کر دیا ہے بوہرے لوگ بھوپال جاکر دوکانین کھول رہے ہین جسکے جواب مین شاباشی ملی جب یہ بات بالکل غلط ثابت ہوئی یعنی ایک دوکان بھی نہین کھلی تو پھر انھون نے شیخ یوسف علی کو اسلیے بھوپال بھیجا کہ وہ بہرطور اپنے ذاتی رسوخ کو کام مین لاکر دوکانات کھلوادین تاکہ بے بنیاد تار کے باعث حکام کے نزدیک جو ندامت ہوئی ہے اُس مین کچھ تو تخفیف ہو۔

دم رحلت آپکے والد پیر عبداللہ بدرالدین صاحب نے فرمایا تھا کہ مین دو داغ اپنے ہمراہ لیے جاتا ہون ایک تو جوانمرگی سیدی طیب بھائی صاحب زین الدین کی جسکے باعث ایک اعلیٰ مقصد فوت ہوگیا دوسرے عدم کامیابی مومنین بھوپال۔ لیکن آپ کے قائم مقام پیر صاحب نے ایک داغ بھی مٹانے کی کوشش نہین کی جیساکہ سب کو معلوم ہے آپ نے اپنے عالم و فاضل عابد و زاہد جوان بڑے بھائی صاحب کا پورے چھ ماہ بھی سوگ نہین منایا۔ اور اُسکے پہلے ہی اپنے آن جانی بھائی کی بیوہ کو حبالۂ نکاح مین لے لیا۔ اختتام سال پر جو مجلس فاتحہ خوانی کےلیے منعقد ہوئی تھی اُس مین اُن بھوپال کے بوہرون کی جنھون نے عدول حکمی کی تھی ہجو کہلاکر پڑھوائی اور اِس طور پر در پردہ خوشی منائی اور بواہر بھوپال کی کامیابی کا تو خاتمہ ہی کرڈالا۔ اور اُنکی جان بچانے اور پرورش کرنے کے لیے ایک حبہ نہین دیا برخلاف ازین اپنی جانشینی کی خوشی مین مصروف تھے نہایت تکلف اور اہتمام سے دعوتین دیجاتی تھین ہزارون روپیہ صرف کیا جاتا تھا شال دوشالے عنایت ہوتے تھے۔ بھوپال والے غریب الوطن بوہرون کی جو مومنین امداد

کرتے تھے اُن کی عزت پر ہاتھ ڈالا والیہ بھوپال کو دستگیری سے باز رکھا اور جب بذریعہ پولٹیکل ایجنٹ خود والیہ بھوپال کی تحریک سے کمشنر نربدا ڈویژن نے جسکی حدود ارضی کے اندر بھوپال کے بوہرون کا قیام تھا اطمینان حفاظت دلاکر بھوپال کو روانہ کردیا تو ان کے بھوپال مین چلے آنے کے بعد جین سے بیٹھنے نہین دیا کسی کی اقامت بند کی کسی کو شادی کی رضا دینے سے انکار کیا۔ اکثر بوہرون سے یہ کہا جاتا ہے کہ بھوپال والون نے بڑے ملا صاحب کا حکم نہین مانا اِس لیے اُن پر عتاب ہوا۔

ضمیمہ۔ اِسی رسالے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ برہان پور کے تعلیم یافتہ بوہرون سے اور داعی صاحب سے اَن بَن ہوگئی ہے بنیاد فساد یہ ہے کہ وہان کے روشن خیال بوہرون نے جو قومی مدرسہ بنایا ہے اُسکے نصاب تعلیم کے متعلق ملا صاحب مین اور اُن مین خلاف واقع ہوگیا ہے اور اب اسکے باعث اخبارون مین مضامین نکلنے لگے ہین جن مین منتظمین مدرسہ کی جانب سے یہ شکایت ہوتی ہے کہ ملا صاحب در پردہ چندہ دینے والے داؤدیہ بوہرون کو روکتے ہین اگرچہ بظاہر اجازت دیتے ہین مگر مخفی طور پر عاملون کے ذریعہ سے روک تھام کرتے ہین۔

(۲) بمبئی والے سیٹھ چاندا بھائی کے مزار کے وقف کے متعلق بمبئی کے نامی بوہرے آدم جی پیر بھائی کے بیٹون اور دوسرے چند معزز بوہرونکا داعی صاحب سے بے حد خلاف ہوگیا ہے اور اُنکی طرفداری پر اور بھی کئی مقامات کے بوہرے کھڑے ہوگئے ہین۔ انکے ایما سے ایڈوکیٹ جنرل نے جنکو گورنمنٹ بمبئی نے اوقاف کے لئے مختار عام بنایا ہے بحیثیت امین اوقاف عامہ جناب داعی صاحب پر ایک مقدمہ دائر کیا کہ چاندا بھائی سیٹھ پیر ہین ولی ہین اور اُنکی قبر کے نزدیک جو تجوری یعنی گولک رکھی ہے اور اُسمین سے ہزارہا روپیہ سالانہ نذر و نیاز کا نکلتا ہے اور اُسکے سوا ہزارہا روپیہ سالانہ کے جو اوقاف وغیرہ ہین اور جنپر ملا صاحب کا تصرف ہے وہ پبلک فنڈ قرار دیے جاکر حسب قانون مروجہ اُنپر ٹرسٹ قائم کیا جاے

Marfat.com

اور اُنکے ضوابط ہائی کورٹ وضع فرماے اور اُسکی نگرانی ایک کمیٹی کے سپرد ہو جسکے ممبر منجانب ہائی کورٹ نامزد ہون اور باقاعدہ اُس کے حسابات پبلک مین پیش کیے جائین۔

اِسکے جواب مین ملا طاہر سیف الدین صاحب نے ہائی کورٹ مین جواب دعوی یہ دیا کہ جانذا بھائی سیٹھ نہ پیر ہین نہ ولی ہین اور اُن کی قبر کے نزدیک جو گولک رکھی ہے وہ نہ ٹرسٹی سخاوتی فنڈ ہے بلکہ وہ گولک اُنکی ملکیت ہے وہ جسطرح چاہین اس گولک کا روپیہ خرچ کرین کوئی امین اُن اوقاف کے لئے جو اُنکے تسلط مین ہین نہین مقرر کرایا جا سکتا وہی خود دنیوی اور دینی حیثیت سے اُنکے محافظ ہین اُنسے کسی شخص کو حساب فہمی کا کوئی حق نہین ہے وہ سواے امام وقت کے اور کسی شخص کو حساب نہین دے سکتے کیونکہ وہ داعی المطلق ہین اور اُنسے اور خدا سے براہ راست بلا کسی واسطے کے تعلق ہے خدا ے تعالیٰ نے جو اختیارات جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو دئے تھے وہی اختیارات اُنکو دئے ہین فرق صرف اتنا ہے کہ وہ رسول تھے اور طاہر سیف الدین صاحب داعی ہین ورنہ اُنکے اور اُنکے اختیارات مین کوئی فرق نہین ہے اور داعی صاحب کو خدا سے سیدھا تعلق ہے ملا صاحب موصوف نے یہ بھی فرمایا کہ مین بوہرہ قوم کے ہر ایک فرد کے خیال جان و مال اور ملکیت وغیرہ کا مالک ہون اور بوہرہ قوم کا ہر اِک فرد جو کچھ کہ مین حکم کرون اُسکے بجالانے کے لیے قول ہارا ہے اور کوئی شخص میرے حکم اور کام کے خلاف چون و چرا نہین کر سکتا اور مین قوم بواہر کے ہر ایک فرد کی ذاتی ملکیت لینا چاہون تو لے سکتا ہون اور اگر کسی شخص نے وقف یا ٹرسٹ کیا ہو تو مین اُسکو اپنی مرضی کے مطابق بدل سکتا ہون بلکہ رد کر سکتا ہون اور کل ملکیت اپنے قبضے مین لے سکتا ہون علاوہ اسکے قوم بواہر کا کوئی شخص ہمیشہ کے لیے کوئی سخاوتی کام اپنی مرضی کے موافق اور میری مرضی کے خلاف نہین کر سکتا اور اگر بذریعہ کورٹ بھی اُسنے کوئی سخاوتی کام کیا ہو یا کوئی ملکیت وقف کی ہو یا ٹرسٹ کیا ہوا اور وہ میری مرضی کے خلاف ہو تو اُسکو مین رد کر سکتا ہون

Marfat.com

علاوہ اسکے دعوت کی جتنی ملکیتین ہین اور بوہرہ قوم کی ذاتی ملکیتونکا اورنجاداتی ملکیتون کا اور ٹرسٹ کی ملکیتونکا سب کا مین اکیلا مالک ہون اِس لیے مجھسے کوئی شخص حساب نہین لے سکتا۔ اور نہ مین ٹرسٹی مقرر کیا جاسکتا ہون۔

۳۱۔ اگست سنہ ۱۹۲۰ء کو دوران مقدمہ مین ملا صاحب کے حکم سے اُنکے وکیل نے یہ بھی کہا کہ ملا صاحب بغیر کسی واسطے کے خدا کے نائب ہین بلکہ سچ پوچھو تو خدا ہین کیونکہ بوہرہ قوم انکو خدا مانتی ہے کھنڈوے کے مقدمے مین ایک شخص احمد علی نے ملا علی بھائی سے سوال کیا کہ تم ملا صاحب کو کیا جانتے ہو اُسنے جواب دیا کہ زمین کا خدا مانتا ہون ملا صاحب نے یہ بھی کہا تھا کہ بوہرہ قوم کی ہر ایک مسجد بند کرنے کا مجھکو حق حاصل ہے جب چاہون بوہرہ قوم کی ہر ایک مسجد بند کر سکتا ہون۔

لیکن ۱۷ استمبر سنہ ۱۹۲۰ء کو ملا صاحب کے فرمان کے مطابق اُن کے وکیل نے ظاہر کیا کہ ملا صاحب کو قوم بواہر کی کوئی بھی مسجد بند کرنے کا حق نہین ہے ہان صرف اتنا کرسکتے ہین کہ اپنے مریدون کو کسی مسجد مین جانے سے منع کر سکتے ہین۔ ملا صاحب نے یہ بھی کہا تھا کہ انکو ہمیشہ الہام ہوتا ہے اور وہ ہر ایک امر الہام سے کرتے ہین جب جسٹس مارٹن نے یہ سوال کیا کہ بمبئی مین جو دو ملکیتین ہین (۱) ایک موقوفہ مریم بائی صاحبہ (۲) موقوفہ وزیر بائی صاحبہ اُنکے خط و قبالہ ہین آپ کے پیشرو ملا عبداللہ بدرالدین صاحب ٹرسٹی گردانے گئے تھے اور اُن قبالونپر اُن کے دستخط موجود ہین اسی طرح اُنپر سنہ ۱۹۱۶ء مین آپ نے بھی دستخط کئے ہین اور آپ بھی ٹرسٹی مقرر ہوے ہین اس سے پایا جاتا ہے کہ بوہرہ قوم کے اوقاف ملکیت مسجد۔ قبر۔ دعوت فنڈ۔ گولک وغیرہ کے آپ ٹرسٹی ہین مالک کیسے ہوسکتے ہین اسپر ملا صاحب نے جواب دیا کہ مین نے وہ خط وقبالہ نہین پڑھا تھا کیونکہ وہ انگریزی مین لکھا ہوا تھا اور نہ وکیل نے پڑھکر سنایا تھا [illegible] صاحب نے کہا کہ آپ داعی مطلق ہین اور بقول آپ کے آپ کو خدا سے براہ راست تعلق ہے اور آپ ہر ایک کام الہام سے کرتے ہین تو کیا دستخط

Marfat.com

کرتے وقت آپ کو الہام نہین ہوا کہ ان قبالون مین آپ ٹرسٹی مقرر ہوے ہین
لہذا انپر دستخط نہ کیجیے اسکے جواب مین ملا صاحب نے کہا کہ الہام نہ مجھکو ہوتا ہے
اور نہ امام کو اور نہ وصی کو اور نہ نبی کو۔ ملا صاحب نے یہ بھی کہا تھا کہ مین کبھی غلطی
نہین کرسکتا اور نہ کبھی جھوٹ بولتا ہون پیغمبرون اور اماموں کی طرح
گناہون سے معصوم ہون مگر جج نے فیصلہ کیا کہ مین ملا صاحب کی نسبت یہ تو
نہین کہہ سکتا کہ وہ گناہگار ہین البتہ مجھکو اس سے انکار ہے کہ ملا صاحب سے
گناہ کا صادر ہونا ممکن نہین۔
دوران مقدمہ مین میثاق کی بابت جسٹس مارٹن نے فرمایا کہ میثاق امام الزمان
کے ساتھ وفادار رہنے کی قسم ہے اور یہ باتین اگلے زمانے کی ہین اس مین جتنے
اختیارات ملا صاحب کے لیے ہین اُسکی نسبت مین نے ملا صاحب سے دریافت کیا
کہ آپ اُنکو عمل مین لا سکتے ہین اسکے جواب مین ملا صاحب موصوف نے انکار کیا
کیونکہ اُن اختیارون مین غلام بنانے کا بھی ایک اختیار ہے جسکو کہ مدت ہوئی
گورنمنٹ نے فوجداری گناہ سمجھا ہے جسٹس مارٹن کا قول ہے کہ ملا صاحب کے
وکیلون نے اُنکا مذہبی درجہ اتنا بڑا ظاہر کیا ہے کہ شاید وہ نقصان کرے ایسا
کہنا غلط ہے کہ ملا صاحب خدا ہین بلکہ ایسا دعویٰ کرنا گناہ ہے اور مین سمجھتا ہون
کہ اسلامی قاعدے سے الٹا ہے تمام دنیا کے علما اور عقلا جانتے ہین کہ اسلامی مذہب
یہی ہے کہ خدا ایک ہے اُس کا کوئی شریک نہین قرآن مقدس مین ایسا لکھا ہے
کہ عیسائیون نے غلطی کی ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو خدا مانا ہے۔
خلاصۂ کلام یہ ہے کہ عدالت نے مارچ سنہ ۱۹۲۱ء کے وسط مین یہ فیصلہ کر دیا کہ
ملا صاحب ازروے قانون سیٹھ چاند بھائی کی قبر کے گولک فنڈ اور مسجد وغیرہ
کے ایک امین اور ٹرسٹی ہین اسلیے ہر معمولی ٹرسٹی کی طرح حساب لیا جاسکتا ہے اور گولک
فنڈ ایک خیراتی ٹرسٹ ہے۔ اس فیصلے کے بعد سے جو قوم بوہرہ مین ہر ایک جگہ
کی ملا کر جتنے گولکین اور تین سو اڑتالیس مسجدین اور دعوت فنڈ ہین سب ایک ہی

قاعدے پر مبنی ہوگئین کہ ملا صاحب انکے ٹرسٹی ہونے کی حیثیت رکھتے ہین -
منصف عدالت نے اگرچہ ملا صاحب کی آمدنی کو خیراتی فنڈ قرار دیکر ملا صاحب کو
ٹرسٹی گردانا مگر اُنکی مذہبی حیثیت پر بنظر دوراندیشی غور کرکے یہ تجویز کیا کہ ملا صاحب
اپنے ذاتی اختیارات سے اِس کثیر آمدنی کو جس طور پر خرچ کرتے ہین اُسکی نسبت کبھی
یہ شکایت نہین ہوئی کہ اُس مین افراط و تفریط کی جاتی ہے مزید بران اُن کے
پیروکاران مین سے جتنے لوگ بھی گواہ پیش ہوے اُن سب نے یہی کہا کہ ملا صاحب کو
ہماری جان ومال کا اختیار ہے اُن سے حساب فہمی کا مطالبہ مذہبًا سوء ادبی ہے -
ایسی حالت مین عدالت اُس وقت تک مداخلت کرنا غیر ضروری سمجھتی ہے جب تک کہ
آمد فنڈ کے بیجا صرف ہونے کی شکایت خاص طور پر پیش نہو اور سرِدست ملا صاحب سے
بہتر کوئی ٹرسٹی نظر نہین آتا -
اور چونکہ ایڈوکیٹ جنرل نے اپنے دعویکا ¾ حصہ ثابت کردیا اِس واسطے کل خرچ کا
پون حصہ اُنکو دلایا جاے اور پاؤ حصہ ملا صاحب کے ذمے رہے اگر دوسرے ٹرسٹی
مقرر ہوتے تو پورا حصہ خرچ کا ملّا صاحب کے ذمّے ہوتا -
جسٹس مارٹن اپنے فیصلے مین یہ بھی لکھتے کہ بوہرہ قوم کے مذہب کی کتابین قرآن شریف
حدیث اور نہج البلاغۃ ہین اِن کتابون مین ملا صاحب کہین بھی یہ نہ بتا سکے کہ ٹرسٹ
اور اوقاف کا مین مالک ہون اور بوہرہ قوم کی جان ومال کی ملکیت کے
مالک ہونے کے ثبوت مین ملا صاحب نے بہت سے دانطے بتائے لیکن اُن مین
سے کسی دانطے سے فاضل جج کو یہ اطمینان نہوا کہ ملا صاحب اپنے مریدون کی جان
ومال کی ملکیت کے مالک ہوسکتے ہین -
ملا صاحب کے والد محمد برہان الدین صاحب پر ۱۸۹۳ء مین ۲۸۲ نمبر کا مقدمہ
سورت کی عدالت مین دائر ہوا تھا مدعی نے عرضی مین یہ بتلادیا تھا کہ ۱۸۹۲ء مین
ملا صاحب کے قرض ادا کرنے کے لیے اور دوسرے سخاوتی کامون کے لئے ایک
داؤدی بوہرہ فنڈ قائم ہوا ہے لہذا اُسی فنڈ پر مجھکو ترقی کا حکم دیا جاے اُسوقت

Marfat.com

ملا برہان الدین صاحب نے تحریری یہ جواب دیا کہ یہ فنڈ میرے فائدے کے لئے نہین ہے اور اِس فنڈ سے مجھکو کوئی تعلق بھی نہین ہے اسی طرح اس فنڈ کے ٹرسٹیون نے بھی یہی بچاؤ کیا کہ یہ داؤدی بوہرہ فنڈ ملا برہان الدین صاحب کے قرض ادا کرنیکے لیے نہین کیا گیا ہو اور اِس فنڈ مین اُنکا کوئی حق نہین ہے۔

مقدمۂ مذکورۂ بالا مین جب مدعی ناکامیاب ہوا تو اُسنے ملا صاحب کے نئے مکان پر قرقی کا حکم چاہا اِسکے جواب مین ملا برہان الدین صاحب نے یہ تحریری بچاؤ کیا کہ یہ مکان میرا نہین ہے یہ تو میرے دو صغیر لڑکون کا ہے۔

مدعی کو مجبوراً نیا مقدمہ ۱۹۱۰ء مین اِس مضمون کا دائر کرنا پڑا کہ ان دونون صغیر لڑکون کی ملکیت کے مالک ملا صاحب ہین۔ ملا صاحب نے جواب دیا کہ مین اپنے دونون صغیر لڑکون (طیب بھائی اور طاہر بھائی یعنی موجودہ ملا صاحب) کی ملکیت کا مالک نہین ہون اور میرا اور دعوت کی گادی کا اُسپر کوئی حق نہین ہے اور یہ ملکیت اُنھون نے اپنے ذاتی روپون سے خریدی ہے وہ اس طرح کہ مین داعی ہون اور یہ میرے فرزند ہین جس وقت مین کہین اپنے مرید کے یہان کھانے جاتا ہون تو ان کو بھی ساتھ لیجاتا ہون وہان انکو جو کچھ نذرانہ ملتا ہے اُن روپون سے اُنھون نے یہ ملکیت خریدی ہے جس وقت یہ کاغذ جسٹس مارٹن نے پڑھے تو نہایت ہی تعجب کے ساتھ کہا کہ ملا طاہر سیف الدین تو خوب ہوشیار ہین وہان جب مکان جانے کی نوبت آئی تو یہ کہدیا کہ داعی کا اور دعوت کی گادی کا ہم پر کوئی حق نہین اور جب خود داعی ہوے تو بوہرون کی جان مال کی ملکیت کے مالک بنتے ہین اخبارات بمبئی مین یہ بیان بڑی تفصیل سے لکھے گئے ہین۔

بلکہ ۲۱ نومبر ۱۹۲۱ء کے اخبار دبدبۂ سکندری جلد ۵۸ مین تو یہان تک مرقوم ہے کہ ۱۹۰۸ء مین ملا برہان الدین صاحب پر مبلغ ۵۴۰۰ ہزار کی ڈگری ہوئی تھی اُسکی وصولی کے لئے مدعا علیہ نے ملا برہان الدین صاحب کو جیلخانہ بھیجنے کے لئے تجویز کی تھی اور وارنٹ نکالا تھا مگر کورٹ نے اُس وارنٹ کو

Marfat.com

منسوخ کردیا جب کہ مدعی اور مدعا علیہ کے درمیان یہ معاہدہ ہوچکا تھا کہ جیلخانے نہین بھیجونگا قسط سے روپیہ وصول کرلونگا۔ مذکور مدعی عبد الطیب مشائخ اور دوسرے افراد تھے جو فرقۂ بواہر سے تھے اور ملا برہان الدین صاحب جُسوقت داعی تھے اور وہ شخص مرید تھے۔

ایک سنسنی پیدا کرنے والا انکشاف

تحفۂ عید کے نام سے ایک مثنوی چھپی ہے اُس مین یہ چند شعر مندرج ہین۔

جا کر سیف سے پوچھے کوئی	نجم الدین پہ کس نے نص کی
داعی چار جو گذرے پہلے	وہ ہرگز منصوص نہ تھے
داعی اُن کے بعد بنے تم	دعوت کا اسباب ہوا گم
نص ہی ثابت نہین ہے تم پر	داعی تم کو مانین کیون کر

کتاب ضوء نور الحق المبین مصنفۂ ملا طاہر سیف الدین صاحب شیخ البواہر

اس کتاب کے بعض مضامین مولوی ولی محمد اسماعیل سریاوہ ساکن ریاست جوناگڑھ علاقہ کاٹھیاواڑ نے اہلِ سنت وجماعت اور امامیہ کو اشتعال دلانے کے لیے شائع کرائے جس سے داعی صاحب کی نسبت اُردو کے بہت سے اخبارون مین وہ مضامین نکلے جو اُن کی شان کے خلاف تھے۔ اور فتوی نگاران اہلِ سنت وجماعت واثنا عشریہ نے اپنی تحریرون مین اُنکو ایسے سخت ودرشت الفاظ سے یاد کیا ہے کہ ہمین تو بحیثیت نقل بھی اُنکا اعادہ یہان مناسب نہین معلوم ہوتا اس مین شبہہ نہین کہ ملا صاحب نے جعفریہ بوہرون کے سرغنہ ملا جعفر نہروانی اور سلیمانیہ بوہرون کے پیشوا ملا سلیمان اور فرقۂ علویہ کے مقتدا علی بن ابراہیم اور ملا عبد الحسین ناگپوری وغیرہ کو ایسے الفاظ سے یاد کیا ہے جو اکابر کے لیے

Marfat.com

نازیبا ہیں خدا جانے کب کے گڑے مُردے اکھیڑ کر آتش نفاق کو خوب بھڑکایا ہے
ان لوگون کو ابلیس کا مصاحب گمراہ۔ گمراہ کرنے والا۔ شیطان۔ رحمتِ خدا سے
ناامید۔ دشمن آلِ محمد۔ فتنہ پرداز۔ مدعی۔ عدو اللہ۔ کافر۔ راندۂ بارگاہ خدا۔
بیمار دل۔ وادی ہلاکت وضلالت مین سرگردان۔ پریشان۔ مفتری۔ ظالم۔
کاذب۔ اندھی اور بہری جماعت کا سردار۔ کذاب۔ مدعی وحی۔ نکٹا شیطان۔
کہ جو عالمون کے بھیس مین لوگون کو نظر آیا اور بڑے علماے راشدین کو فتنے مین
ڈالا۔ شیطانِ وقت۔ مرتد۔ مارق۔ فاسق۔ وغیرہ وغیرہ بتا کر کہا ہے کہ یہ اور
انکے متبعین سب کے سب جہنم کے ایندھن ہین۔ باقی مطالب اِس مین وہ ہین
جو اُن کی خاص قوم سے تعلق رکھتے ہین اسی لیے اُنھون نے کتاب کے آخر مین
یہ عبارت لکھدی ہے هذه مخصوصة للفرقة الداؤدية پس یہ کتاب فروخت
نہین ہوئی صرف ملا صاحب کے مریدون مین تقسیم ہوئی۔ علم ادب کے لحاظ سے
یہ ایک بہترین کتاب کہی جاسکتی ہے۔ نمونے کے طور پر تھوڑا سا بیان اصل کتاب
سے نقل کرکے مین یہ دکھاتا چاہتا ہون کہ ملا صاحب بوہرون کو کس بات کی
نصیحت کس نہج پر کرتے ہین۔

فنذکر ههنا فصلاً جاء عن بعض العلماء الموحدين في الرسالة النجم الثاقب للمهتدين والعذاب الواثب للمعتدين اعلى الله قدسه في عرفات المخلدين (معشر المومنين) واخواني المحسنين الموفين بعهد الله وايمانهم والموتين كتابهم بايمانهم۔ اعلموا احسن الله توفيقكم وسدد على الهدى طريقكم ان اول المعارف في الدين توحيد رب العالمين وانه منتهى طاعة العابدين وغاية خشية المتقدمين وعباده وملائكته المقربين وانه هو الذى دعا اليه كل قائم من الانام وادعاه كل فرقة من فرق الاسلام ولا نعلم احدا يقول بغير التوحيد مقالا لنحلته او معتقدا السرة وعلانيته وهم بشر ائطه غير موفين ولحقوقه غير مؤدين فلا يغني توحيد هم عنهم فتيلا ولا نهم

Marfat.com

لذلك غير طائفة اهل الحق سبيلا۔ وذلك ان توحيد العبد للمعبود لا يكون الا بمعرفة ما بينه وبينه من الحدود فالمسلمون الذين يشهدون بكلمة الاخلاص وهم كافة اهل الجماعة والسنة۔ وكلمة الاخلاص هي التي قال فيها رسول الله صلى الله عليه وآله انه من قالها مخلصاً دخل الجنة وهي لا تقبل منهم وترد عليهم لانهم لم يقروا الا بالرسول وحده وانكروا مرتبة الوصي الذي هو اول الحدود بعده ولو كان اقرار الرسول دون اقرار الوصي صادق القول كانت الشهادة لله كافية دون الشهادة للرسول وابى الله ان يقبل ممن اخل بحد من الحدود شهادة او يرفع له عملا او يشكر له عبادة بل لا يقبل شهادة الاعلى منهم دون شهادة الادنى ولا ينفعها اقراره للاول اذا جحد للاخرى مقامه الاسنى۔ لانه حبل الله الذی طرف منه بيد الله وطرف منه بيد العباد۔ وانه لا نجاة لاحد دون معرفة عاليهم ودانيهم فی المعاد قال الله تعالىٰ واعتصموا بحبل الله جميعا واذا عرفتم هذا بالوجيز من المقالة۔ لان الرسالة لا تحمل الاطالة فنقول ان الحبل الذی ندبكم الله الى الاعتصام به احد طرفيه بايديكم هو اخوكم واقل عبيد امامكم الذی يدعوكم اليه ويهديكم والطرف الاخر الذی بيد الله هو منتهی حد ودعا لم النفس وهو رسول ربكم المؤيد بروح القدس الحال من عالم الدين محل الشمس وان امام زمانكم محله من الدين محل الرسول۔ فهو فی وقته منتهی حدود عالم الطبيعة ومطرح اشعة عالم العقول فمن زعم ان معرفته لنبيه او وصي نبيه او امام زمانه تكفيه دون معرفة داعی اوانه ضل عن قصد السبيل وباء من عذاب الوبيل وكانت شهادة لله غير مقبولة لان اسبابه بجميع الحدود غير موصولة۔

ترجمہ عبارت مذکورۂ بالا کا تھوڑی سی توضیح کے ساتھ یوں ہے۔

Marfat.com

اور ذکر کرتے ہین ہم ایک فصل کو کہ آئی ہے بعض علماے موحدین سے رسالۂ النجم الثاقب للمهتدین والعذاب لواثب (لعله) للمعتدین مین بلند کرے خداے تعالی اُس عالم کی بزرگی مخلدین کی غرفات ہین۔ اے گروہ مومنین وبرادران نیکوکار اداکرنے والے خدا کے عہد وقسم کو کہ دیجائیگی اُنکی کتاب (نامۂ اعمال) اُنکے سیدھے جانب سے۔ جانو تم بہتر کرے خدا تمھاری توفیق اور کھولدے ہدایت پر تمھارا راستہ کہ تحقیق معارف دینی کا شروع رب العالمین کی توحید ہے اور وہ عابدون کی طاعت کی انتہا ہے اور متقین کے خوف کی غایت ہے اور ملائکہ مقربین کی عبادت ہے اور تحقیق بات یہ ہے اور وہی ہے وہ شے کہ دعوت کی اُسکی طرف ہر قائم نے اور دعوی کیا اُسی کا ہر فرقۂ اسلام نے اور نہین جانتے ہم کسی ایک کو کہ کہے بغیر توحید کے کوئی قول اپنی نجات کے لئے یا اعتقاد رکھے اپنے ظاہر وباطن کے لئے اور وہ اُسکی شرائط کے وفاکرنیوالے نہین ہین اور نہ اُسکے حقوق کے اداکرنے والے ہین پس نہ فائدہ پہونچائیگی اُن کو اُن کی توحید اور نہ ہدایت اسکی طرف سواے اہل حق کے گروہ کے (یعنی توحید کا راستہ صرف ایک ہی جماعت اہل الحق کو ملا ہے اور وہ داؤدیہ بوہرے ہین۔ آگے ملا صاحب اِس بات کا بیان کرتے ہین کہ دوسرے فرقہاے اسلام کو اُنکی توحید ذرہ بھر کام نہ آنے کی وجہ یہ ہے کہ) نہین ہوتی بندے کی توحید اپنے معبود کے لیے بغیر معرفت اُن حدود کے جو اُسکے اور اُسکے درمیان ہین ہین پس مسلمان کہ شہادت دیتے ہین کلمۂ اخلاص کی اور وہ اہل سنت وجماعت ہین اور کلمۂ اخلاص وہ ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکی بابت کہ جو اُسے اخلاص کے ساتھ کہیگا وہ جنت مین داخل ہوگا اور وہ کلمۂ اخلاص اُنسے نہین قبول کیا جائیگا بلکہ اُنپر واپس کیا جاے گا کیونکہ اُنھون نے صرف رسول کو مانا ہے اور وصی رسول (یعنی امیر المومنین علیؑ) کے مرتبے کا انکار کرتے ہین جو پہلی حد ہے رسول کے بعد اور اگر ہوتا اقرار رسول بدون اقرار وصی کے لائق قبول توضرور کافی ہوتی شہادت خدا بدون شہادت رسول کے حالانکہ انکار کیا ہے خدا نے اس سے کہ قبول کرے شہادت کو اُس شخص سے جس نے

Marfat.com

خالی چھوڑا ہو کسی حد کو جملہ حدود سے یا بلند کرے اُسکے لئے کوئی عمل یا اُسکی کوئی عبادت قبول و پسند فرمائے۔ بلکہ نہین مقبول ہوتی بندون سے شہادت اعلیٰ بدون شہادت ادنیٰ کے اور نہین نفع پہونچاتا اُسکا اقرار کرنا حدّ اول کا جبکہ انکار کرتا ہے حد آخر کے مقام جلی کا کیونکہ یہ خدا کی رسی ہے کہ ایک سرا اُسکا خدا کے ہاتھ مین ہے اور ایک بندون کے ہاتھ مین ہے۔ اور حقیقت مین نہین ہے نجات کسی ایک کے لئے بدون معرفت اعلیٰ و ادنیٰ کے۔ فرمایا خداے تعالیٰ نے کہ پکڑے رہو خدا کی رسی مضبوطی سے اور جبکہ جان لیا اِس امر کو اختصار کے ساتھ کیونکہ یہ رسالہ طوالت کا تحمل نہین پس کہتے ہین ہم کہ تحقیق خدا کی وہ رسی کہ خدا نے اُسکے پکڑے رہنے کا حکم دیا ہے اُسکا ایک سرا تمھارے ہاتھ مین ہے اور وہ سرا مین تمھارا بھائی اور تمھارے امام کا (جسکی طرف مین تمکو دعوت کرتا ہون) کمترین بندہ ہون اور دوسرا سرا جو خدا کے ہاتھ مین ہے وہ منتہاے حدود عالم نفس ہے اور وہ تمھارے رب کا رسول ہے (جو روح القدس کے ساتھ مدد دیا گیا ہے جسکا محل عالم دین مین آفتاب کا محل ہے) اور نیز امام وقت ہر جس کا محل دین مین محل رسول ہے (یعنی رسول کا قائم مقام ہے) پس وہ امام اپنے وقت مین منتہاے حدود عالم الطبیعۃ ہے اور عالم عقول کی شعاعون کے جذب ہونے کا مقام ہے اب جو کوئی یہ خیال کرے کہ نبی اکرم کی معرفت یا وصی (حضرت علی) یا امام وقت کی معرفت داعی وقت کی معرفت کے بغیر اُسکو کافی ہے تو وہ شخص سیدھے رستے سے بہک گیا ہے اور اُسنے عذاب سخت کو اُٹھایا۔ اور اُسکا خدا کے لئے گواہی دینا نامقبول ہوا کیونکہ اُسکے اسباب تمام حدود سے غیر موصول ہین۔

مذکورۂ بالا عبارت کا ایک مقام سنیون سے متعلق ہے اور دوسرا شیعہ غیر داؤدیہ سے پہلے مقام مین اجمالاً تمام مسلمانون کی توحید کو باستثناے اپنی جماعت کے شرائط و حقوق توحید کے ادا اور وفا نکرنے سے بالکل غیر نافع قرار دیا ہے اور سبب اُسکا عبد و معبود کے درمیانی حدود کی عدم معرفت بتاکر تعریضاً اور تخصیصاً سنیون کے کلمے کو غیر مقبول و مردود قرار دیا گیا ہے اور دوسرے مقام مین بالتخصیص غیر عارف

Marfat.com

شیعون سے تعرض کیا گیا ہے اور اُن کے لیے فقط نبی و وصی نبی و امام زمان کی معرفت بغیر معرفت داعی وقت غیر کافی جان کر اُنھین گمراہ اور مستحق عذاب سخت اور غیر مقبول الشہادت بنایا گیا ہے۔

عبارت کتاب سے یہ نہ معلوم ہوا کہ جناب مصنف رسالۂ مذکور کے نزدیک کن شرائط کے ادا اور وفا نکرنے سے توحید سی عامۃ النفع شے بالکل بیکار ہو جاتی ہے اور وہ کونسی شرائط ہین جنکو مصنف موصوف کے متبع (جنکو اُنھون نے طائفہ اہل حق سے تعبیر کیا ہے) ادا اور وفا کر رہے ہین اور وہ عبد و معبود کی درمیانی حدود کیا ہین جنکی معرفت کے بغیر توحید کامل نہین ہوتی ممکن ہے کہ انکا ایک سچا ارادت مند سیاق عبارت کو دیکھ کر کہہ سکے کہ حضور کا یہ سکوت حضور کے انکسار پر محمول ہے اور مراد ان شرائط و حدود سے خود حضور ہی کی ذات فیض آیات ہے کیونکہ جب سنیون کا کلمہ فقط اس وجہ سے غیر مقبول و مردود ہے کہ وہ توحید کے بعد اکیلی رسالت ہی کے مقر ہین اور شیعہ اس لیے ان ناسزا کلمات کے مستحق ہین کہ وہ معرفت نبی و وصی اور امام زمانہ کے بعد داعی وقت کی معرفت نہین رکھتے تو یہ امر صاف صاف واضح ہوا جاتا ہے کہ مراد اُن شرائط و حدود سے خود حضرت ہی کی ذات ہے حالانکہ یہ ایک ایسا تحکم ہے جسکو بجز اُنکے متبعون کے دوسری قوم اور دوسرا فرقہ گوارا نہین کر سکتا۔ کہتے تو یہ ہین اقل عبید اما مکرمہ ایک سیدھی سادی بات ہی لوگ یہ سمجھین گے کہ امام زمانہ جو اہل بیت سے ہین اُنکے ساتھ کسقدر خوش اعتقادی و نیازمندی اس شخص کو ہے لیکن اس نیازمندی مین بھی اپنا جوہر دکھا گئے ایک تنی ہوئی رسی کے ایک طرف خدا ہے اور دوسری طرف داعی صاحب ہین نبی و وصی و امام زمان سب بیچ مین ہین گویا احاطہ کرنے والون مین صرف دو ہین ایک خدا اور دوسرے داعی صاحب۔ لیکن اس خودغرضی کا کیا کیا جاے کہ دین اسلام کا ہر فرقہ آپس مین کٹا مرتا ہے اور ایک دوسرے کی تکفیر کو اپنا نصب العین بنائے ہوے ہی اور پھر ایک دوسرے کے مقتداؤن پر لعنت بھیج کر آتش نفاق کو خوب بھڑکا رہا ہی اپنے گروہ کو

Marfat.com

ناجی اور مخالفین کو ناری بتاتا ہے اور اتحاد اسلامی کے فوائد کو جو پیغمبر اسلام کی تبلیغ کا نچوڑ ہے ذہن مین نہین آنے دیتا اسی اصول کی بنا پر داؤد یہ بوہرون کے ملا صاحب نے بھی اپنے پیرودن سے خطاب کیا ہے۔ اور یہی مسلمانون کے باہمی نزاعات ناخنون سے گوشت جدا کرنے اور احیا و اموات دونون کو مستحق سب وشتم قرار دینے مین کامیاب ہورہے ہین اور اسلام کا بول بالا کرنے کے عوض اسقدر پست کیا جارہا ہے کہ اس بول کے بولنے والے اور اس کلمے کے کہنے والے بالکل اسلام ہی سے خارج کیے جارہے ہین اور انھین مشرک و کافر تک بنانے مین تامل نہین کیا جاتا حالانکہ کلمہ گویون کی تکفیر تاوقتیکہ وہ کھُلم کھُلا دین کے منکر نہون بالاتفاق جائز نہین۔

خوجے

یہ دراصل ہندو ہین اور ابتک انکی ایک تعداد سوامی نراین پنتھ کی پیرو ہے جو مسلمان ہوگئے ہین اُن مین تین فرقے ہین (۱) اسماعیلی (۲) سُنّی (۳) اثنا عشری۔ جو فرقہ تعداد مین سب سے بڑا ہے اسماعیلی ہے۔ سوامی نراین خوجون کی تعداد بہت قلیل ہے اور ریاست بھاونگر کے قصبۂ گڈھڑا مین ایک دو مکان انکے پائے جاتے ہین۔ ایک دفعہ ان مین سے ایک شخص مرگیا چونکہ وہ آسودہ حال تھا اور اُسنے مندر مین کچھ روپیہ بھی دیا تھا اسلیے سوامی نراین پنتھ والون نے اُسکی اُتنژ کریا کی مگر ایک دوسرے خوجے کے مرنے پر اُنھون نے لاش اُٹھانے سے انکار کیا میت کے متعلقین اثنا عشری خوجون سے مستدعی ہوئے کہ وہ جنازہ اُٹھائین اثنا عشری خوجون نے اس شرط پر جنازہ اُٹھایا اور اپنے قبرستان مین میت کو دفن کیا کہ آیندہ سوامی نراین خوجے اثنا عشری مذہب رکھین گے اس واقعے سے پہلے بھی سوامی نراین خوجے ختنہ کرواتے تھے اور اب بھی کرواتے ہین۔ مسلمانون کے ساتھ بیٹھکر ایک ہی دسترخوان بلکہ ایک ہی برتن مین کھانا کھانے مین بھی انھین کوئی عذر نہین۔ البتہ وہ گوشت سے پرہیز کرتے ہین مگر گوشت خوارون سے کوئی نفرت نہین رکھتے۔

Marfat.com

اسماعیلی خوجے

یہ فرقہ امامی اسماعیلی بھی کہلاتا ہے اور بمبئی و مدراس وغیرہ مین پھیلا ہوا ہے خاصکر کاٹھیاواڑ کے جزیرہ نما مین زیادہ رہتا ہے اور انھون نے اپنی تجارتی نوآبادیان افریقہ کے مشرقی کنارے پر قائم کی ہین - نو دس سال قبل بمبئی کے خوجون مین ہزار پانسو سنت جماعت لوگون کے سوا باقی تمام خوجے آغا خانی تھے اور ہز ہائنس آغا خان کو حاضر امام اور اپنا پیشواے مذہب تسلیم کرتے تھے مگر فروری ۱۹۰۱ء سے آغا خانی جماعت کے دو حصے ہو گئے ہین ایک وہ جو آغا خانی یعنی امامی اسماعیلی ہین اور دوسرے وہ ہین جو اثنا عشری مذہب کہتے ہین آخر الذکر جماعت نے اپنی ایک بڑی مسجد - امام باڑہ اور مدرسہ تعمیر کر لیا ہے اور اِن کی جماعت مین پانچہزار سے زیادہ نفوس ہین اور ان لوگون مین متمول اور تعلیم یافتہ لوگ بکثرت دکھائی دیتے ہین -

پریچنگ آف اسلام مولفہ آرنلڈ کے صفحہ ۲۲۵ مین مذکور ہے کہ پیر صدر الدین آج سے چار سو برس پہلے ہندوستان مین آئے تھے اور اسماعیلی مذہب رکھتے تھے اُنھون نے اپنا ایک ہندو نام رکھا تھا اور ہندوون کے مذہب کی مناسبت سے اُنھون نے ایک کتاب بنائی تھی جسکا نام اُنھون نے دسا اوتار (دس اوتار) رکھا تھا اور اُس کتاب مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دسوان اوتار مانا تھا خوجون نے اُس کتاب کو ابتدا ہی سے بطور آسمانی کتاب کے مانا اور مرنے کے وقت وہ کتاب ہمیشہ برکت کے لئے پڑھی جاتی ہے اور اسی طرح بہت سے دستورات مین اُسکو پڑھتے ہین اُس کتاب مین اُنھون نے برہما تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور وشنو حضرت علی کو اور حضرت آدم کو شیو بنایا سب سے پہلے پیر صدر الدین کے مرید علاے سندھ کے گانون اور قصبون مین ہوے اور اُنھون نے کچھ مین بھی جاکے سلام پھیلایا اور وہان سے اُنکے اصول جنوب کی طرف گجرات اور بمبئی تک

Marfat.com

پھیل گئے پیر صدرالدین پہلے اسلامی مشنری نہین ہین جو ہندوستان مین آئے بلکہ اُن سے چند صدی پہلے اسماعیلیون مین سے ایک شخص الموت سے بھیجا گیا تھا اور یہ گجرات مین پہونچا وہان سدھ راج کی حکومت تھی اِس اسماعیلی نے اپنا ہندو نام رکھا اور مسلمانون سے کہا میرا اصلی نام سعادت ہے اِس شخص نے کُنُ بی۔ کھارہ اور کوری ادنیٰ قسم کے ہندوون کو مسلمان کیا۔ مگر ہم جو آگے چلکر ایک مقدمے کے کاغذات سے پیر کے حالات پر مزید روشنی ڈالینگے اُن سے یہ ثابت ہوگا کہ ہندوستان مین سب سے پہلے خوجون کے اسماعیلی بنانے کے لیے پیر صدرالدین ہی آئے تھے اور یہ مضمون خود سلطان محمد شاہ آغاخان کے بیان سے ماخوذ ہوگا۔

سائکلوپیڈیا آف انڈیا کی دوسری جلد کے صفحہ ۱۳۵ مین حالات حیدرآباد کے ضمن مین لکھا ہے کہ خوجون کو ایران مین ہلاکو خان نے مارا تو وہ اُس وقت بھاگ کر ہندوستان مین آئے اور امپیریل گزیٹیر آف انڈیا تالیف ہنٹر جلد سوم صفحہ ۵۲ مطبوعہ ۱۸۸۵ء مین لکھا ہے کہ خوجے ہندوون سے ایمان لائے ہین اور اُن لوگون نے آغاخان کو اسماعیلی خاندان کا امام اور اپنا روحانی پیشوا تسلیم کیا ہی اور آغاخان گویا اساسین کے جسکی اصل حشیشین ہے اور یہ حسن صباح حمیری کا گروہ ہے قائم مقام سمجھے جاتے ہین اِس فقرے سے کہ آغاخان گویا حشاشین کے قائم مقام سمجھے جاتے ہین یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آغاخان خاندان نزاریہ مین سے ہین نہ مستعلویہ مین سے یہی وجہ ہے کہ بوہرے جو مستعلویہ کی روش پر ہین آغاخان کی امامت کے منکر ہین اور بوہرون کے بڑے ملاجی جن کا مقام سورت مین ہے اور آغاخان مین یہ فرق ہے کہ آغاخان خود اسماعیلی نسل مین ہونے کی وجہ سے اپنے متبعون کے نزدیک امام ہین اور بوہرون کے ملاجی داعی ہین امام نہین پرینچنگ آف اسلام اور سائکلوپیڈیا کا حاصل مطلب بھی یہ ہے کہ خوجے نزاریہ کے سلسلے مین داخل ہین کیونکہ الموت مین یہی خاندان حکومت کرتا تھا اور چنگیز خانیون کے ہاتھ سے اِسی خاندان کی سلطنت برباد ہوئی خاندان نزاریہ کا آخری فرمان روا امام رکن الدین ۶۵۶ھ ہجری مین مسند نشین ہوا

Marfat.com

اور وہ ایک سال بھی حکومت و امامت نکرنے پایا تھا کہ چنگیز خان کے پوتے ہلاکو خان
نے اُسے گرفتار کرکے ہزارون ملاحدہ کو تہ تیغ کیا اور پھر اُسکے بعد بغداد کی طرف توجہ کی
خلفاے بغداد اور والیان الموت کی بربادی کا ایک زمانہ ہے اور ۵۶۷ھ ہجری مین
سلاطین اسماعیلیہ مصر کا خاتمہ سلطان نورالدین والی موصل و دمشق کے ہاتھ سے
ہوچکا تھا قیاس یہ چاہتا ہے کہ ریاست الموت کی بربادی کے بعد آغاخان کے اجداد
نے مشرقی حصۂ ایران مین سکونت اختیار کی مگر صحیفۂ زرّین کے بیان سے جو غالباً
سلطان محمد شاہ آغاخان کی واقفیت کے ساتھ لکھا گیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ جب
سلاطین اسماعیلیہ کی حکومت کا مصر مین زوال آیا تو آغاخان کے اجداد مشرقی حصۂ
ایران مین آباد ہوگئے اِس پچھلی روایت سے یہ نتیجہ مترتب ہوتا ہے کہ آغاخان
ائمہ الموت کے جانشین و یادگار نہین لیکن مشہور یہی ہے کہ آغاخان کا خاندان اسماعیلیہ
الموت سے ہے اور فرقۂ نزاریہ سے جو مستنصر کے بعد نزار کی امامت کا معتقد ہے جدا نہین ہے
کیونکہ کتب اور دلائل سے جنکی تفصیل اوپر ہوئی یہ بات ثابت ہے کہ خوجون کے عقائد
کی لڑی اسماعیلیہ الموت کے ساتھ ملی ہوئی ہے اور آغاخان ائمہ الموت کے قائم مقام ہین
بہرصورت ایران مین سکونت اختیار کرنے کے بعد عرصۂ دراز تک آغاخان کے اسلاف
کے خاندان کے تاریخی حالات کا پتا نہین لگتا انین جو پچھلا شخص نامور ہوا وہ مرزا ابوالحسن جان
قمی کے نام سے مشہور ہے یہ شخص سلاطین زندیہ کے عہد سے آغا محمد شاہ کے سلطنت ایران
حاصل کر لینے تک کرمان کا حاکم رہا مرزا ابوالحسن کے انتقال کے بعد اُن کے فرزند
شاہ خلیل اللہ نامی محلات قم مین رہنے لگے اسلیے محلاتی مشہور ہوے شاہ
خلیل اللہ اسماعیل بن امام جعفر صادق علیہ السلام کی اولاد مین ہونے کی وجہ سے فرقۂ اسماعیلیہ مین
نہایت واجب التعظیم اور امام سمجھے جاتے تھے شاہ خلیل اللہ اسماعیلی کے پاس اسماعیلیہ
فرقے کے ہزارون آدمی ایران توران بلکہ ہندوستان تک کے آتے اور زکوۃ بے شمار
پہونچاتے تھے یہ اعلیٰ درجے کے امیرانہ ٹھاٹھ سے رہتے تھے پھر شاہ خلیل اللہ یزد کو
چلے گئے وہان دو برس رہنے پائے تھے کہ اتفاق سے ایک دن انکے کارندون

Marfat.com

اور خادمون سے ایک دوکاندار کا جھگڑا ہوگیا اُسنے نواب مرزا جعفر صدر الممالک سے شکایت کی نواب نے شاہ خلیل اللہ کے آدمیون کو سزا کے لئے طلب کیا وہ شاہ خلیل اللہ کی حویلی مین چھپ گئے مرزا جعفر نے اُن کی گرفتاری مین اصرار کیا شاہ صاحب نے اُن کو نواب کے نوکرون کے حوالے کرنے سے انکار کیا ملا حسین یزدی نواب کا ایک مصاحب بہت سی سپاہ اور عوام کا ہجوم لیکر شاہ خلیل اللہ کی حویلی پر چڑھ گیا اسماعیلیون نے حویلی کے کواڑ بند کرکے اُس مین سے مقابلہ کرنا شروع کیا ملا حسین کے آدمی دیوار توڑ کر اندر گھس گئے شاہ خلیل اللہ اور بہت سے اسماعیلیہ مارے گئے حاجی محمد زمان خان حاکم یزد نے مفسدون کو گرفتار کرکے فتح علی شاہ قاچار والی ایران کے حضور مین رپورٹ کی وہان سے حکم آیا کہ ملا حسین یزدی اور نواب مرزا جعفر کو مع تمام مفسدون کے حضور مین بھیجدو بڑی سفارش کے بعد مرزا جعفر تو جرمانے مین بہت سا روپیہ ادا کرکے رہا ہوا ملا حسین کو جسمانی سزا اور بہت ذلت پہونچائی گئی اور شاہ خلیل اللہ کا قصاص کسی پر اسلیے عائد نہوا کہ ہنگامہ بلوائی قرار پایا کسی خاص شخص پر اُن کے خون کا جرم ثابت نہوا اور بادشاہ نے اُنکے بیٹے حسین الحسینی (حسن علی شاہ) کی بہت خاطر دلشفی کی اور اُن کی تربیت اور تقویت کی غرض سے اُن کے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کردیا فتح علی شاہ کی وفات کے بعد محمد شاہ کے جانشین ہونے مین جھگڑا پیدا ہوا اُسوقت حسن علی شاہ کرمان کا غدر فرو کرنے کے لیے بھیجے گئے اور اس بلوے کی بیخ کنی مین کامیاب ہوے اِس صلے مین اُنکو صوبہ مذکورہ کا عہدۂ گورنری مفوض ہوا اور دو برس کے قریب اِس عہدے پر رہے پھر محمد شاہ نے اُن کو وہان سے علیحدہ کرکے اپنے پاس بُلا یا یہ بادشاہ کے حضور مین آونہ گئے قلعہ بم مین متحصن ہوگئے نواب فریدون مرزا گورنر فارس کی سفارش سے اُنکا قصور معاف ہوا اور محلات کے حاکم مقرر کیے گئے حسن علی شاہ کے پاس چونکہ دولت و ثروت اور معتقدون کی کثرت تھی اِس لیے سلطنت کی طرف سے ان کے خیالات اچھے نہین رہتے تھے ۱۲۵۵ھ ہجری مین محمد شاہ نے اثنائے سفر عراق مین بخشی علی خان کو شاہزادہ فرخ سیر مرزا والی ہمدان کی

Marfat.com

گرفتاری کے لیے بھیجا حسن علی شاہ کو یہ توہم ہوا کہ یہ میری گرفتاری کے لئے مامور کیا گیا ہے اسلیئے کوہستان نراق مین چلے گئے حسن علی شاہ کے باپ کے وقت کے اور خود انکے زمانے کے بھی بہت سے آدمی اِن کے مرید کرمان مین تھے اور اُس ملک مین اُنکی شجاعت وسخاوت کی بڑی دھوم تھی کرمان مین تمام اسماعیلیہ ان کی جان نثاری کو موجود تھے حیدر آباد سندھ اور بندر عباس مین بھی انکے بہت سے ماننے والے تھے حسن علی شاہ نے اپنی سواریان محلات سے اُٹھاکر عتبات عالیات کی طرف روانہ کردین اور اپنے لئے بھی مکہ معظمہ کی روانگی کا حکم حاصل کیا پھر جعلی احکام سلطنت کی جانب سے اس مضمون کے تیار کرکے کہ کرمان کی حکومت حسن علی شاہ کو دی گئی اپنے دوستون کے پاس بھیجدئے اور اپنی طرف سے انکو لکھا کہ رعایا کو میری اطاعت اور دوستی کی طرف مائل کیا جائے اور خود بندر عباس کی راہ سے طائف اور نجد کے بندرگاہون کو عبور کرکے کرمان پہونچنے کا تہیہ کیا جب یہ خبر شاہی حکام کو ہوئی تو بہمن مرزا بہار الدولہ حاکم یزد اور فضل علی خان حاکم کرمان کے نام حسن علی شاہ کی گرفتاری کے لیے احکام صادر ہوئے حسن علی شاہ یزد پہونچے تو حاکم یزد دو توپین اور فوج لیکر بڑھا اور مقام مہریز مین حسن علی شاہ کو روک لیا اچھی طرح جنگ ہونے پائی تھی کہ رات ہوجانے کی وجہ سے حسن علی شاہ وہان سے آگے کو نکل گئے اور شہر بابک مین پہونچکر تمام افسران کرمان کو اپنی تشریف آوری کے احکام لکھے کرمان مین ایک بڑا آدمی مرجع خلائق رہتا تھا اُس کو لکھا کہ مین بیت اللہ کی زیارت کے ارادے سے مکہ معظمہ کو جارہا تھا کہ راستے مین پادشاہ کی طرف سے کرمان کی حکومت کی سند مجھکو پہونچی اس لیے مین کرمان کو آتا ہون آپ میرے استقبال کی تیاری کرین حسن علی شاہ کے دادا مدتون کرمان مین حاکم رہ چکے تھے اور خاندان عطاء الٰہی اور خراسانی آدمی اِن سے بہت عقیدت رکھتے تھے اسلیئے تین چار ہزار آدمیون نے اِن کے استقبال کی تیاری کی کہ اسی عرصے مین فضل علی خان حاکم کرمان کے پاس سلطنت کی طرف سے یہ حکم جا پہونچا کہ حسن علی شاہ وہان آئین تو انھین گرفتار کرلینا چاہیئے حسن علی شاہ نے اول شہر بابک کو فتح کیا اور یہان سے بہت کچھ زر وجواہر

Marfat.com

حاصل کرکے کرمان کی طرف بڑھے اور اپنے بھائی محمد باقر خان کو سیرجان پر قبضہ کرنے کے لیے روانہ کیا باقر خان زید آباد تک پہونچنے پایا تھا کہ فضل علی خان حاکم کرمان نے یورش کرکے اُسکو گھیر لیا حسن علی شاہ مدد کو پہونچے اور بہت سے کشت وخون کے بعد حسن علی شاہ کو شکست ہوئی میدان جنگ سے بھاگ گئے پھر حسن علی شاہ نے فوج جمع کرکے اسفندقہ کا قصد کیا اور اُسپر قبضہ کرکے بہت سی رسد جمع کر لی اور اب انکے پاس رودبار اور بلوچستان کے آدمی کثرت سے جمع تھے فضل علی خان نے دو توپین اور فوج لیکر یہان بھی حسن علی شاہ کو گھیر لیا اور ایسی شکست دی کہ وہ فرار ہوگئے اور سردی کے سارے موسم مین مقام میناب مین رہکر فوج کے جمع کرنے مین مصروف رہے موسم بہار آتے ہی کئی توپین اور بہت سی جمعیت لیکر بڑے ترک اور احتشام کے ساتھ فتح کرمان کے قصد سے متحرک ہوئے فضل علی خان نے اپنے بھائی اسفندیار خان اور عبداللہ خان وغیرہ افسرون کی ماتحتی مین فوجین حسن علی شاہ کے مقابلے کو روانہ کی حسن علی شاہ نے ہر ایک کو شکست دی اسفندیار خان مارا گیا اور حسن علی شاہ اس جوش مین بڑھے چلے گئے کہ بردسیر [illegible] فرسنگ سے جا کر ٹھہرے اور اب ان کی شجاعت اور عقلمندی کی تمام ملک مین شہرہ ہوگیا اور قلعہ مشیز مین بڑے استحکام کے ساتھ رہے اور جا بجا قبضہ [illegible] فضل علی خان کرمان مین حسن علی شاہ سے جنگ کرنا مناسب سمجھکر [illegible] آدمیون کو ہمراہ لیکر حسن علی شاہ سے لڑنے کے لئے مشیز کو روانہ ہوے حسن علی شاہ [illegible] فضل علی خان کا کچھ ایسا رعب چھایا کہ اُسکی آمد آمد کا [illegible] کی طرف بھاگ گئے فضل علی خان نے بھی تعاقب [illegible] حسن علی شاہ نے رخ کیا اور وہ پہنچے تھا [illegible] جہان سے [illegible] ختم ہوکر بلوچستان کی حد شروع ہوتی ہے [illegible] علی خان نے حسن علی شاہ کو گھیر لیا اور اتنا کشت وخون کیا کہ دو تہائی آدمی [illegible] مارے گئے اور خود حسن علی شاہ شب کے وقت تمام مال واسباب اور توپین اور ہمراہی چھوڑکر وہان سے بھاگ نکلے

Marfat.com

فضل علی خان نے تمام سامان پر قبضہ کر لیا حسن علی شاہ کا لڑائی جھگڑا چار ماہ تک رہا تھا پھر حسن علی شاہ قندھار ہوتے ہوئے سندھ مین داخل ہوگئے[سلہ]۔

حسن علی شاہ کی کچھ جائداد ہندوستان مین تھی اُن کے آنے سے ہندوستان کے طرفدار بہت خوش ہوے یہ نہایت نمودی لیاقت و فراست کے آدمی تھے انھین یہ دیکھکر بڑی حیرت ہوئی کہ ایرانیون اور انگلستانیون کے اصول و برتاؤ مین کسقدر فرق ہے اُنکو برٹش انتظام سے موانست ہوئی اور اُنھون نے جلد تر اسکا ثبوت دیا کہ اول افغانی[سلہ] جنگ اور سندھ[سلہ] کی لڑائی مین قیمتی خدمات انجام دین اور جنرل سر چارلس نیپیر صاحب سے ملاقات کر کے اُنکے ساتھ سندھ کی جنگ وجدل مین شریک رہے اور جو سرحدی جرگے اُنکی سرغنائی کو تسلیم کرتے تھے اُنپر اپنا اثر ڈالا اس کے بعد اُنھون نے بمبئی اور پونہ مین سکونت اختیار کی اور گورنمنٹ سے اُنکو پنشن ملی اور ہز ہائنس خطاب عطا ہوا اور اِن کو دربار فارس سے **آغا خان** خطاب ملا تھا جو ان کے اور اِن کی اولاد کے نام کے ساتھ لگایا جاتا ہے اماموں سے اسکا کچھ تعلق نہین ہے جب ۱۸۸۱ء مین آغا حسن علی شاہ نے چوراسی برس کی عمر مین انتقال کیا تو اُنکے بڑے بیٹے **آغا علی شاہ** اُن کے جانشین ہوے۔

آغا علی شاہ سر جیمس فرگسن صاحب کے عہد گورنری مین اُن کی مجلس واضع آئین و قوانین کے ممبر مقرر ہوے اُنھون نے ۱۸۸۵ء مین قضا کی وہ صرف چار برس اسماعیلیہ فرقے کے مقتدار ہے اُنھون نے انتقال سے ایک سال قبل اپنے خلف الرشید سلطان محمد شاہ کے سامنے گلوکو جو اُن کا فارسی کا ترجمان تھا گنان[عہ] پڑھنے کا حکم دیا اسکا مطلب یہ تھا کہ خوجے شیعہ امامیہ اسماعیلیہ کے مذہب مین آگئے ہین اور اسلام شاہ اس زمانے کے امام بتلائے گئے تھے اور اُن کی گادی کے جانشین کو ہمیشہ امام سمجھنا چاہیے اور اُسکو بخوشی دسوند[شہ] نذر کرنا چاہیے اور آغا علی شاہ اپنی زندگی مین

سلطان

[سلہ] یہ سارا بیان کتاب روضۃ الصفا ناصری کی جلد دوم سے نقل کیا گیا ہے ۱۲

[سلہ] ۱۸۳۹ سے ۱۸۴۲ء تک رہی تھی ۱۲

[سلہ] ۱۸۴۳ء عیسوی مین ہوئی تھی ۱۲

[عہ] حرف اول کاف فارسی اور دوسرا بعد نون مفتوح اور الف ساکن اور آخر کے نون کے اعلان کے ساتھ ۱۲

[شہ] دال کے فتح اور سین کے ضمے اور واؤ معروف اور نون کے اعلان سے اسکے معنی دسوان حصہ ہے ۱۲

Marfat.com

سلطان محمد شاہ کو کمو دمین احمد آباد کے قریب اپنے مرنے سے ایک ماہ پہلے اپنا جانشین مقرر کر دیا تھا اور یہ رسم اس طرح ادا ہوئی کہ جماعت خانے مین ان کو لے گئے اور اِن کو تخت پر بٹھا کر جماعت کو حکم دیا کہ اِن کے ہاتھ چومین دس برس کی عمر مین **سلطان محمد شاہ آغاخان** کو موروثی ذمہ داری ملی انکی والدہ ایرانی فلاسفر نظام الدولہ کی دختر تھین جو نہایت عقیل وفہیم تھین اُنھون نے تسلیم کیا کہ اگر مناسب طور پر اعلیٰ درجہ معمور کرنا منظور رہے تو اعلیٰ درجے کی تعلیم دیجائے عربی فارسی کی کتابین تو یہ دیکھ چکے تھے لیکن اُن کے انگلش اتالیقون نے ان مین مغربی خیالات کو بڑی ترقی دی انگلش کے عمدہ عمدہ مصنفون کی تصانیف کے پڑھنے کا ان کو ذوق وشوق ہو گیا اس وجہ سے انکا انگلش زبان کا لب ولہجہ نہایت درست ہے وہ انگریزی انتظام کو بہت پسند کرتے ہین اور کہتے ہین کہ قدیم قواعد کی بہ نسبت جدید قواعد وانتظامات عمدہ ہین ۱۸۹۶ء مین آغاخان نے اپنے چچا آغا جنگی شاہ کی بیٹی سے شادی کی آغا جنگی شاہ کو اثناے سفر حج مین اُنکے مخالفون نے مار ڈالا تھا ۱۸۹۸ء مین آغاخان کو سی آئی ای کا تمغہ ملا اور وہ یورپ کی سیر کو گئے اور ایوان ونڈزر مین ملکہ وکٹوریہ کی بجا آوری آداب کا شرف حاصل ہوا اُسوقت آغاخان ایڈورڈ ہفتم کے کہ ولی عہد تھے دربرو پیش کیے گئے اور اون کے ہندوستان آنے کے قبل یہ ملاقات رفتہ رفتہ دوستی کے درجے کو پہونچ گئی آغاخان جب سے یورپ کی سیر کو گئے تھے تب سے اُنکے ساتھیون کے دو گروہ ہو گئے اور جو لوگ انکے پیرودن سے جدا ہو گئے وہ اثنا عشری خوجون کے نام سے موسوم ہوئے اِس علحدگی کا خاص سبب یہی معلوم ہوتا ہے کہ اِن لوگون نے اس مذہب کو عمل کے قابل اور آغاخان کو مذہبی سرغنائی کے لائق نہین سمجھا جدید فرقے نے اپنی ایک جماعت پالا لین متصل سیمویل اسٹریٹ مین افتتاح کی وہ خوجے جو آغاخان کی سرغنائی کو قبول نہین کرتے تھے اُنھون نے لوکل اخبارات مین اس بات کو شائع کرا دیا آخر مین ۹ مارچ ۱۹۱۰ء کی صبح کو یہ بات مشتہر ہوئی۔ جبکہ آغاخان کے بمبئی مین داخلے کی خبر گرم ہوئی اِس تفریق سے جو بدمزگی پیدا ہوئی تھی اُس سے آغاخان کے

Marfat.com

ساتھیون کو برہمی ہوئی اور بدلہ لینے کا خیال پیدا ہوا چنانچہ جب اُنکا پیشوا ۹ مارچ کو بمبئی مین داخل ہوا تو اُن کو اپنی آرزو پوری کرنے کا موقع ملا مسجد کا ایک متولی جب مسجد سے نکل کر اپنے گھر کو جارہا تھا تو اسپر حملہ کیا گیا اور اُسکے سر و سینہ اور چہرے پر چھریان ماری گئین جس سے وہ بیجان ہوکر گرا اسکے بعد اُنھون نے لال جی سجن اور قاسم تابجی میانی دوسرے متولیوان پر حملہ کیا اور اُن کو شدید مجروح کیا ۔

۱۸۔ مارچ کو آغا خان نے اسماعیلیہ خوجون کے سامنے زبان فارسی مین اِس واقعہ کے متعلق اسپیچ دی اُنھون نے کہا مین نے تمکو تحریری اور نیز زبانی وعظ کے طریقے سے عوام مین اور پرایوٹ طور سے سمجھایا اور تمکو مشورہ دیا کہ صلح کل کا برتاؤ برتو اور باتون کو برداشت کرو اور اپنے اپنے کامون مین مصروف رہو اور زبانی یا دوسرے طریقون سے اپنے اُن بھائیون سے مداخلت نکرو جو تمھارے ہم خیال نہین مگر مجھے بڑا افسوس ہوا کہ ہمارے گروہ کے بعض متعصب ممبرون کو میرے وعظ کا مطلق اثر نہین ہوا مین نے تمکو آج یہان اِس غرض سے جمع کیا ہے کہ مین تمکو متنبہ کرون کہ اگر آئندہ کوئی متعصب ممبر خون کرے گا یا کسی طرح کا فساد برپا کرے گا تو مین عوام مین اپنے ہند کے مقلدین اور مشرقی افریقہ شام۔ وسط ایشیا اور دیگر ملکون کے سفیرون کو مطلع کردونگا کہ میرا کوئی مذہبی تعلق خواجگان بمبئی سے نہین ہے اور آئندہ تمکو اپنے مذہبی مقلدین مین نہ سمجھونگا۔ اور نہ مین تم کو لکھونگا نہ تمھاری کوئی چٹھی قبول کرونگا۔ اصل یہ ہے کہ مین تمکو بالکل برادری سے خارج کردونگا۔ تمھارا فرض ہے کہ تم اپنے عزیزون اور دوستون کو اطلاع دو جو مین تم سے کہتا ہون اور تم اُن سے کہدو کہ ایسے تعصب آمیز جرائم جیسے ۹۔ مارچ کو بدذاتی اور بزدلی سے ہوئے تھے بے شک ایک وحشت انگیز حملہ ہے جو اپنے فوائد اپنے مذہب اور اپنے بھائیون پر کیا جاے۔ بھائیو جب مین تم سے کہتا ہون تو مین اِس بات کا یقین کرتا ہون کہ اپنے مذہب کے متعصب ممبرون کو مطلع کردو گے کہ کیسا سخت روحانی نتیجہ تم سب کے لیے پیدا ہوگا تم کو معلوم کرلینا چاہیے کہ دوسرے لوگون کے مذہب کا ادب کرو اور اپنے مذہب کی سچائی پر کامل طور سے اتفاق رکھو اور یقین مانو کہ خون اور قتل

کے ایسے سفاکانہ اور وحشیانہ جرائم کے مرتکب ہونے والے کو کبھی سلطنت آسمانی نہ حاصل ہوگی کیونکہ منصف اور پیارے خدا کو جسپر ہم ایمان لائے ہین جرائم کی کثرت سے سخت نفرت ہوگی علی الخصوص جبکہ وہ عبادت کے نام سے کیے جاتے ہین۔

اگست ۱۹۰۲؁ء مین بادشاہ ایڈورڈ ہفتم نے جو تاج پوشی کا جشن لندن مین کیا تو اس موقع پر آغا خان بھی ہندوستان سے بلائے گئے اور اس تاج پوشی کے اعزاز مین ۲۶. جون سنہ مذکور کو جی سی ایس آئی خطاب عطا ہوا جرمن مغربی افریقہ مین آغا خان نے عمدہ خدمات کین اور لوگون کو اُس کام پر راضی کیا جس کو وہ لوگ ابتداءً ناپسند کرتے تھے شہنشاہ جرمن نے اِن خدمات کے جلدُ مین آغا خان کو تمغۂ اسٹار آف پروشیا عطا کیا۔

ناظرین کی دلچسپی بڑھانے کی غرض سے آغا خان کی تسخیر کی داستان بطور مشتے نمونہ از خروارے پیش کی جاتی ہے اِس سے ہر شخص اندازہ کرلیگا کہ اُنکی خداداد عزت اور جاہ وجلال مسلمانون کے تنزل اور افلاس کے زمانے مین درحقیقت الف لیلہ کی کہانیون سے کم نہین ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کلکتہ مین آغا خان کی تشریف آوری کی خبر آئی خوجہ لوگون کے کلکتے مین بڑے بڑے کاروبار ہین پس کلکتے کے مقتدر خوجہ تجار نے ایک جلسہ کیا آناً فاناً مین تیس چالیس ہزار روپیہ آغا خان کے استقبال کے لیے جمع کرلیا آغا خان کا استقبال بالکل اس طرح عمل مین آیا جیسا کسی شاہنشاہ وقت کا ممکن ہوتا ہے ریلوے سٹیشن نہایت مکلف طریقے مین آراستہ تھا اور پلیٹ فارم سے باہر تک مخمل اور قالینون کا فرش بچھا ہوا تھا خوجے لوگ اور دیگر معتقدین نہایت ادب اور انتظار سے صف بستہ پلیٹ فارم پر کھڑے تھے کہ آغا خان گاڑی سے اُترے اگرچہ استقبال کرنے والون مین بڑے بڑے درجون کے رؤسا اور تاجر موجود تھے اور اُن لوگون کی آمدنی و دولت اُن کے لیے قارون زمان کا خطاب حاصل کرسکتی تھی مگر کسی کی مجال نہ تھی کہ آگے بڑھکر ہاتھ ملاسکے سب نے نہایت ادب سے جھک جھک کر دونون ہاتھون سے سلام کیا اور آغا خان نے نہایت خندہ پیشانی سے

Marfat.com

دونون ہاتھون سے سلام لیا پلیٹ فارم سے باہر جم غفیر اُن کی زیارت کے لیے موجود تھا اور ایک چار گھوڑون کی گاڑی اُنکو قیام گاہ پر لیجانے کے لیے تیار تھی آغاخان نے چارون طرف سب کے سلام لینے کے لئے نگاہ دوڑائی اور پھر گاڑی مین سوار ہوگئے جسوقت گاڑی کو چلانے کے لئے حکم دیا گیا اُن کے چہرے پر کچھ پسینے کے آثار دکھائی دیتے تھے آغاخان نے ایک ریشمی رومال جیب سے نکالا اور پسینہ پونچھکر یہ رومال اپنے معتقدین کی طرف پھینکدیا معتقدین جنکے گھرون مین دنیا کی دولت بڑی افراط سے موجود تھی بے تحاشا اِس رومال پر جھپٹے اور آناً فاناً مین اُس رومال کی سیکڑون دھجیان اُڑ گئین جس کسی کے ہاتھ مین رومال کا ذرا سا حصہ بھی پڑا اُسنے اُسے آنکھون سے لگایا اور بڑی احتیاط سے جیب مین رکھ لیا دوسرے دن آغاخان نے اپنے معتقدین کے لیے دربار دید منعقد کیا اِس مکان کی زیبائش اور آراستگی قابل دید تھی آغاخان کے لیے ایک سونے کی کرسی بچھائی گئی تھی اور سنہری میز پر ایک سُنہری پیالہ بڑے سائز کا رکھا ہوا تھا معتقدین چارون طرف نہایت ادب کے ساتھ کرسیون پر بیٹھے ہوئے تھے اور اِن مین سے ایک ایک نمبروار اُٹھ اُٹھ کر آغاخان کے سامنے آتا تھا اور سر تسلیم خم کرتا تھا اُسوقت آغاخان پانؤن مین موزے نہین پہنے ہوئے تھے پس ہر مرید اپنی جیب سے عطر کی شیشی نکالکر آغاخان کے پانؤن پر عطر چھڑکتا اور رکرتا تھا اور اس عطر سے اپنے چند رومالونکو معطر کرتا تھا سونے کے پیالے کو عطر سے خالی کر کے اُسمین اپنی حیثیت کے موافق اشرفیان ڈال جاتا تھا۔

سر آغاخان نے دہلی کانفرنس مین اپنی اسپیچ مین ذکر کیا تھا کہ اسلامی تاریخ مین دو دن نہایت سیاہ گذرے ہین اول وہ دن جس روز حضرت عمر الخطاب شہید کیے گئے اور دوسرا وہ دن جس روز سلطنت عباسیہ کا خاتمہ ہوا تھا۔

خوجون کے عقائد وغیرہ کی تفصیل

حاجی بی بی بیوہ آغا مسعود شاہ نے آغا سلطان محمد شاہ پر بمبئی کی عدالت عالیہ

مین بحیثیت دختر آغا جنگی شاہ ۱۹۰۸ء مطابق ۱۳۲۶ ہجری مین دعوی دائر کیا کہ وہ مشترکہ خاندانی جائداد کی جو ہندوستان اور ایشیاے کوچک مین ہے اور جس کی مالیت دو کروڑ روپے کی ہے حصہ دار ہے اور مدعیہ نے حسب قانون شرع محمدی فقہ اثنا عشری اپنا حق طلب کیا لیکن مدعا علیہ کی طرف سے کہا گیا کہ وہ اسماعیلیہ شیعہ امامیہ ہے جن کے ہان عورتون کو ترکہ ملنے کا رواج نہین تو اس مقدمے کے ضمن مین اس فرقے کی بہت سی مذہبی و تاریخی باتین مختلف پیشیون مین خود آغا اور اُن کے متبعون نے بیان کین جن مین سے کچھ مناسب موقع باتین یہان لکھی جاتی ہین۔

خوجون کا عقیدہ یہ ہے کہ آغا خان فرقۂ اسماعیلیہ کے امام ہین اور انہین ہر ایک امام اپنے پیشرو امامون کے سلسلے کے ذریعہ سے علی کی روشنی حاصل کرتا ہے اور ان سب ائمہ کا سلسلہ علی تک پہونچتا ہے اامون مین آغا سلطان محمد شاہ کا نمبر اڑتالیسوان ہے آغا خان کے اور بھی بہت سے معتقد سواے خوجون کے ہین اُن مین سے گپتیون کا ایک بڑا گروہ ہند اور افریقہ مین ہے امامی اسماعیلیون کی تعداد ایران افغانستان روسی ایشیاے متوسط چینی ترکستان شام مصر اور شمالی افریقہ مین بحر روم کے کنارے پر ہے لوگ گپتیون کو ہندو خیال کر سکتے ہین مگر آغا خان کہتے ہین کہ مین انھین شیعۂ اسماعیلیہ سمجھتا ہون۔ خوجے مشرقی افریقہ مین بھی پائے جاتے ہین امامی اسماعیلی ایران مین اللہ عطای کہلاتے ہین ایشیاے متوسط اور چینی ترکستان مین وہ مولای کہلاتے ہین اور شام مصر اور شمالی افریقہ مین اسماعیلیہ کہلاتے ہین شام مین اُنکو دُرُوس بھی کہتے ہین افغانستان مین وہ مولای کہلاتے ہین جبکہ وہ ہند مین آتے ہین تو وہ بول چال مین بدخشانی کہلاتے ہین یہ تمام معتقد آغا خان کو نذرین دیتے ہین اور ہند مین وہ انکے پاس اپنے قائم مقام بھیجتے ہین جہان کہین وہ ہون وہ اپنے ملک سے روپیہ اور سامان لاتے ہین وہ آداب بجالاتے ہین اور روپیہ اُنکے

Marfat.com

سامنے رکھدیتے ہین شام سے بھی قائم مقام آتے ہین اور اسی طرح نذر کرتے ہین ایران اور افغانستان والے بھی ایسا ہی کرتے ہین شمالی افریقہ کے معتقدین کم تعداد مین ہین اور جب آغاخان یورپ کو جاتے ہین تو وہ آتے ہین اور وہ اُنھین مارسلیز مین دیکھتے ہین اسکے قبل وہ ہندوستان مین آتے تھے مشرقی افریقہ والے آغاخان کو جبکہ وہان جاتے ہین روپیہ دیتے ہین یا اُنکے حکم سے اُن کے ساہوکارون کو روپیہ بھیجدیتے ہین یہ خیال کرنا غلط ہے کہ آغاخان کو نذرین قرآن کی ہدایات کے موافق دیجاتی ہین جوکہ سیدون اور غربا اور مسافرون وغیرہ کو دینے کا حکم دیتا ہے - خوجے اپنی آمدنی مین سے دسوان حصہ آغاخان کو دیتے ہین اور اس نذر کو دسوان بولتے ہین گنان مین اسکی ہدایت ہے یہ خوجون کا فرض ہے کہ اپنے امام کو نذر دین گنان مین بہت سے بیانات ہین جوکہ اس بات کی صلاح معتقدون کو دیتے ہین کہ دسوان امام کو دین یہ لوگ جو اپنی آمدنی کا ایک بڑا حصہ آغاخان کو دیتے ہین تو وہ لوگ خیال کرتے ہین کہ اگر وہ اپنے امام کو نذر دین تو وہ اس جہان مین سرسبز ہونے اور صلہ حاصل کرنے کے علاوہ دوسرے جہان مین بھی نجات حاصل کرینگے بعض نذرین آغاخان کو ڈاکٹر اور وکیل کی دیجاتی ہین اسکا یہ مطلب نہین ہے کہ یہ آغاخان کو اسلیے دیجاتی ہین کہ وہ ڈاکٹرون اور وکیلون کی اُجرت ادا کرین بلکہ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ دینے والے کو ڈاکٹرون اور وکیلون کے متعلق نقصان سے بری رکھین گے اور اُن کو بیمار نہ ہونے دینگے اور نہ اُنکو وکیل کی ضرورت پڑنے دینگے اسکا سبب یہ ہی کہ آغاخان کو گو خدا نہین سمجھتے یا خدا کی طرح پرستش نہین کرتے لیکن اُنکو دنیا مین خدا کا قائم مقام تصور کرتے ہین اور یہ خیال کرتے ہین کہ اُن مین علی کا نور ہی جو امام زندہ اور موجود ہو اُسکو حاضر امام کہتے ہین -

یہان بعض خوجون کے جوابات لکھے جاتے ہین جج یا وکیل مدعیہ کے سوالات بھی بعض بعض مقامات پر درج کیے جاتے ہین

جوابات

حاضر امام ۱۹-۲۱-۲۳- رمضان کو نماز پڑھاتے ہین -

Marfat.com

ہم بارہ اماموں کی زیارت نہین پڑھتے۔
علی خدا ہے علی کے پہلے دسؔ اوتار ہوے ہین۔
ہم نمازون مین کبھی نہین پڑھتے۔
کوئی خوجہ حج کرنے اور کاظمین اور سامرہ کو نہین گیا۔
قرآن کو ہین نہین مانتا جب قرآن نازل ہوا مین موجود نہ تھا۔
(سوال) قرآن کو بحیثیت مسلمان ہونے کے مذہبی کتاب جانتے ہو۔
(جواب) جس کی ہوگی وہ جانے۔
(سوال) تم مسلمان ہو۔
(جواب) ہان مگر دوسرے فرقے کے۔
(سوال) قرآن پر عمل کرتے ہو۔
(جواب) نہین۔
(سوال) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کو مانتے ہو۔
(جواب) ہان ہمارے مذہب مین بھی ایسا ہے۔
(جواب) نماز سال بھر مین دو دفعہ پڑھ سکتے ہین۔
تھانہ مین یون نہین ہوتی کہ وہان حاضر امام نہین ہوتا۔
علیؑ دسوین اوتار ہین محمدؐ انکے پیغمبر تھے۔
علاوہ ان جوابات کے بعض اور سوالات کے جوابات مین حضرت علیؑ خدا ظاہر کئے گئے ہین اور آغا سلطان محمد شاہ کو انکا مظہر قرار دیا گیا ہے۔
۳- اگست ۱۹۰۸ء مطابق ۵- رجب ۱۳۲۶ھ ہجری یوم دوشنبہ کے روزانہ پیسہ اخبار مین بھی یہ بیان درج ہے اور ۱۰ جولائی ۱۹۰۸ء کے ٹائمز آف انڈیا مین ذرا تفصیل سے چھپا ہے۔
دسؔ اوتار سے مراد یہ ہے کہ خدا نے دسؔ جسم اختیار کئے تھے اور گواہ نے یہ بھی کہا کہ مین علی اللہ سے یہ سمجھتا ہون کہ علیؑ مین خدا کا نور ہے گواہ نے پھر کہا کہ اسکا سبب

Marfat.com

کہ کیون ہم دسن اوتار کی عزت کرتے ہین یہ ہے کہ ان ہین دسوان اوتار بھی شامل ہے جس کو ہم مانتے ہین ہم اُن کو مقدس مانتے ہین کیونکہ اُنکو پیر صدرالدین نے لکھا ہے آغا حسن علی کی نسبت کہا کہ وہ امام تھے لیکن دنیا کے دوسرے حصص ہین وہ پیر بھی کہلاتے تھے اور گنان ہین یہ لکھا ہوا ہے کہ حاضر امام کے پیشکش ہین پیکو حصہ دارند بنایا جاے۔

ان کے ہان دعا ہین تمام امامون کے نام پڑھے جاتے ہین اور تمام پیرون کے نام نہین لئے جاتے لیکن چند کے نام دہرائے جاتے ہین مسٹر مُجّا بھائی جان محمد سوداگر وشریف بمبئی نے بیان کیا جو ۸ جولائی ۱۹۰۸ع کے ٹائمز آف انڈیا ہین چھپا ہے کہ حاضر امام کا نام دعا ہین ۷ دفعہ لیا جاتا ہے اور ہر دفعہ جب اُنکا نام لیتے ہین سجدہ کیا جاتا ہے عدالت کے سوال کرنے پر گواہ نے کہا کہ تمام معتقدین جبکہ حاضر امام کا نام آتا ہے سجدہ کرتے ہین جبکہ اُن کا حاضر امام آتا ہے جھکتے ہین۔

گواہ نے پھر تل سفرہ کی رسم بیان کی جو کھانے کی چند چیزون کا نیلام ہے جس کے لیے جماعت خانے کے ممبر بولی دیتے ہین اور جو کہ بڑی بڑی قیمتون کو خریدی جاتی ہین جو کہ اُن کی اصلی قیمت سے بہت زیادہ ہوتی ہین کیونکہ یہ چیزین آغا خان کے نیسے خریدی جاتی ہین۔

آب شفا (کربلا کی خاک کے ساتھ ملا ہوا پانی) معتقدین کو دیا جاتا ہے جو کہ اُسکے لیے اپنے حاضر امام کو ثواب حاصل کرنے کے لئے روپیہ دیتے ہین۔

خاص پیر و معمولی دعا کے بعد یا ہفتے کے خاص دنون ہین جلسہ کرتے ہین اور وہ چند اختیاری نذرین حاضر امام کو دیتے ہین اور یہ لوگ خاندان کے کسی دوسرے شخص کو سوائے آغا خان کے متبرک نہین سمجھتے خوجے اپنے جماعت خانے ہین ایک چھپا ہوا کارڈ جسپر پنجتن یعنی محمد علی فاطمہ حسن حسین علیہم السّلام کے نام ہوتے ہین اپنے سر پر رکھتے ہین۔ ۲۳ رمضان کو ایک رسم ہوتی ہے جس سے خوجون کے گناہ دُھل جاتے ہین یہ وہ دن ہے جس ہین خوجے اپنے گناہون کا افسوس کرتے ہین۔ آغا خان کے چلے جانے پر دسا اوتار پڑھتے ہین اِس رات کو حاضر امام کا

Marfat.com

ہاتھ نہین چوما جاتا کیونکہ یہ ماتم کی رات ہے۔

پیر

خوجون مین پیر بھی ہوتا ہے پیر کا کام یہ ہے کہ امام کی عدم موجودگی مین اُسکی نیابت کرے اور لوگون کو امامی اسماعیلی بنائے آغا سلطان محمد شاہ کا بیان ہے کہ میرے وقت مین کوئی پیر نہین پیر صدرالدین اِن مین بہت نامی گذرے ہین ہندوستان مین پہلے پیر صدرالدین آئے تھے جنکو خوجون کے اسماعیلی بنانے کے لیے اسلام شاہ نے بھیجا تھا اُنھین نے گنان اور دسا وتار یہ دو کتابین بنائی ہین جو خوجون کی مقدس کتابین ہین۔ خوجے صدرالدین کے ہاتھ سے اسماعیلی بنے ہین حاضر امام پیر کو مقرر کرتا ہے۔

علی جی کا مندر

۹۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۷ء مطابق یکم رمضان سنہ ۱۳۲۵ ہجری یوم چہارشنبہ کے روزانہ پیسہ اخبار مین مندرج ہے کہ پیر صدرالدین نے ہندوستان مین آکر ہندو قومون کے عقائد معلوم کرکے دعویٰ کیا کہ کرشن جی کے جس اوتار کا انتظار ہے وہ عرب مین ظاہر ہوگیا حضرت علی کرشن جی کے اوتار تھے اور مین اُنکا نائب ہون یہ دعویٰ ہندو قومون کے رسم ورواج اور مذہبی جذبات کی رعایت رکھکر پیش کیا گیا تھا دیسی زبانون مین صوفیانہ اور موحدانہ بھجن جن مین خدا ورسول اور علی کی تعریف اور صوفیانہ نصائح تھین تصنیف کئے گئے اور ہر علاقے مین داعیون اور مکھیون کے ذریعہ سے پھیلائے گئے اور پوشیدہ طور پر ہر علاقے مین علی جی کے مندر قائم کئے گئے جن مین علی جی کے پُجاری اور بھگت جمع ہوتے اور داعیون سے توحید الٰہی نعت رسول اور علی کے بھجن سنتے تھے بعض مندرون مین علی جی کی فرضی تصویرین بھی رکھی گئین تاکہ ہندوون کو اپنے قدیمی بتون سے کوئی واسطہ وتعلق ومیلان باقی نرہے اور ہمہ تن علی جی کے سچے بھگت بن جائین جب اِس مین کامیابی ہوئی اور لاکھون آدمی اُس خفیہ مذہب مین شریک ہوگئے تو رفتہ رفتہ اُن کے خیالات کو

Marfat.com

اسلامی عقائد کی طرف مائل کیا گیا یہان تک کہ وہ اسلام مین جذب ہونے لگے
مگر یہ سب پوشیدہ اور خفیہ عمل درآمد ہوا اور ہوتا ہے کیا مجال کہ کسی غیر مسلم کو ذرا بھی
خبر ہو جائے جو اس طریقے مین داخل ہوتا ہے ایسا پختہ ہو جاتا ہے کہ کسی کے سامنے
اپنے عقائد کے بھید ظاہر نہین کرتا آج کل اس جماعت کے پیشوا آغا سلطان محمد شاہ ہین
لاکھون ہندو ان کو کرشن کا اوتار یعنی مظہر سمجھتے ہین۔

گپتی کی تحقیق

اُسی اخبار مین یہ بھی ہے کہ آغا خان اول کے پوتون مین سید امام الدین
نامی ایک شخص گدی نشین خاندان سے جدا ہو کر احمد آباد مین چلے آئے اور یہان
اُنھون نے اپنا علیحدہ مشن قائم کیا یہ امام الدین جنکو پیرا امام شاہ کہا جاتا ہے
اول تو علم سنسکرت حاصل کرتے رہے اور مدت تک جوگیون اور ہندو فقیرون کی
صحبت مین رہکر ویدانت کے طریقے معلوم کئے اس کے بعد کام شروع کیا کہتے ہین کہ
ایک دفعہ ہندوون کی ایک جماعت کاشی کے تیرتھ کو جا رہی تھی امام شاہ نے
اُنکو روکا اور کہا کہ تیرتھ تو خود تمھارے دل مین ہے اسکے بعد ویدانت کے طریقے سے
ایک تقریر کی جس مین وجود ذات باری اور انسانی ہستی کے تعلقات کا بیان تھا
ہندو امام شاہ کی دل آویز صوفیانہ باتون مین ایسے محو ہوے کہ وہ دن وہین بسر کیا
اور سفر چھوڑ دیا رات کو ان سب نے خواب مین کاشی کا جاترا کیا اور ایسی مسرت اس
جاترا سے ہوئی کہ وہ صبح بیدار ہو کر شاہ صاحب کے قدمون مین گر پڑے اور چیلا بنانے
کی خواہش کی شاہ صاحب نے اُن کی بیعت لی اور حسب ذیل تعلیم دی خدا کو ایک مانو
اُسکے رسول محمد پر ایمان لاؤ علی کو کرشن کا اوتار سمجھو امام شاہ کو نائب علی یقین کرو
اپنے عقائد کو چھپاؤ اور گپتی رہو لباس ہندوانہ رکھو رسم و رواج قدیم پر قائم رہو
گوشت مت کھاؤ نام مت بدلو پانچ وقت کی نماز تم کو ضرور نہین صرف یہ چاہیے
کہ ان وقتون مین لا الہ الا اللہ الحمد للہ اللہ اکبر قل ھو اللہ کا وظیفہ چپکے چپکے

Marfat.com

پڑھ لیا کرو وضو نکرو ورنہ تم پر شبہہ کیا جاے گا اسکے بدلے غسل کیا کرو روزے رمضان میں نہ رکھو لوگ شک کرینگے رجب کے مہینے مین یہ فرض ادا کیا کرو زکوۃ تمپر یہ ہے کہ آمدنی کا دسوان حصہ اپنے گرو امام شاہ کو دیا کرو چنانچہ ان سب احکام کی تعمیل کی گئی اور گپتی لوگون کی تعداد بڑھنے لگی اس وقت امام شاہ نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ست دینی ہے یعنی سچا کلام یا کلام الحق یہ گجراتی زبان مین مثنوی مولانا روم کی طرز پر ہے جس کے شروع مین یہ ہے۔

	اس کو جیتا کچھ شک نہ آنو	پہلا سر جن ہار دکھانو	

یعنی اول خالق کائنات کی حمد کرو اور اسکی عبادت و یاد مین شک و شبہہ نہ لاؤ امام شاہ کے نائب ہندوانہ لباس مین ست دینی بھجن گاتے پھرتے ہین اور لوگون کو علی کے پنتھ مین داخل کرتے ہین اُنھون نے جگہ جگہ علی کے مندر بنائے جہان گپتی لوگ جمع ہوکر دعائین کرتے اور بھجن سنتے ہین گپتی لوگون مین جب کوئی مرجاتا ہے تو وہ جلایا جاتا ہے مگر اسکی ایک انگلی یا عضو کاٹ کر پیر کے زیر سایہ دفن کرتے ہین آخر رفتہ رفتہ ان گپتیون کو بھی اسلام کی طرف کھلم کھلا کھینچا گیا اور ان مین سے بہت علانیہ مسلمان ہونے لگے جو گپتی ظاہرا مسلمان ہوتا تو اُسکا جنیو پیر کو دیا جاتا اور پیر اُس کو پرگھٹی (ظاہر) اور مومن یا شیخ کا خطاب دیتا تھا آج کل پیر کی درگاہ مین ظاہری مسلمان ہونے والون کے جنیوون کا ایک بہت بڑا انبار لگا ہوا ہے جو یادگار کے طور پر بحفاظت رکھا جاتا ہے گپتیون مین اس وقت پانچ چھ لاکھ ہندو شریک ہین جن مین برہمن چھتری مرہٹہ بلیہ شرادت کنبی چار ڈھیر بھنگی سب ہی تو ہین ہین اور ڈیڑھ لاکھ کے قریب پرگھٹی ہین یعنی جو علانیہ مسلمان ہو گئے ہین یہ لوگ اسلام اور علی کے نام پر فدا ہین گپتی لوگون کو شناخت کرنا ناممکن ہے وہ ظاہر و باطن مین ہندو نظر آتے ہین مگر ایک گپتی دوسرے گپتی کو دیکھتے ہی فوراً پہچان لیتا ہے ایسا ہی ایک پرگھٹی گپتی کو اور گپتی پرگھٹی کو نظر ڈالتے ہی سمجھ جاتا ہے کہ یہ ہمارے طریقے کا ہے امام شاہ کی اولاد مین گدی موجود ہے

اور فقرا و مساکین کو حسب معمول سدا برت یعنی لنگر دیا جاتا ہے اور تمام علاقے کے مریدین کے نذرانے برابر جاری ہین جو ہندو نایبون کے زریعہ سے وصول ہوتے ہین اور ہندو نائب کے واسطے سے خرچ ہوتے ہین اس گپتی ہندو نائب کو کاکا کہا جاتا ہے۔

فرقۂ دروز

تمدن عرب کے صفحہ ۲۸ مین مذکور ہے کہ دروز لبنان مین ایک فرقہ ہے چھٹے فاطمی خلیفۂ مصر حاکم بامراللہ کا پیرو ہے انکی تعداد اسوقت اڑھائی لاکھ نفوس کی ہے یہ نیم مسلمان اور نیم نصرانی ہین یہ لفظ دروس بھی آیا ہے۔

انسائکلوپیڈیا مطبوعہ ۱۸۵۹ء کی جلد ساتوین کے صفحہ ۴۸۳ و ۴۸۴ مین لکھا ہے کہ حاکم بامراللہ کا زعم یہ تھا کہ وہ خداے تعالیٰ سے براہ راست گفتگو کرتے ہین بلکہ عقل الٰہی کے اوتار ہین اُنھون نے اپنے دعوے کا ۴۰۷ہ ہجری مین قاہرہ کی مسجد مین اظہار کیا اور اسماعیل درازی کی شہادت پیش کی۔ نئے طریقۂ مذہب کی لوگون نے اتنی مخالفت کی کہ درازی کو جان بچانے کی غرض سے بھاگنا پڑا۔ لیکن وہ اپنے معبود حاکم بامراللہ کی علیحدگی کے زمانے مین اُنکا وفادار رہا اور لبنان کے نادان دروس لوگون کو اس مذہب مین لانے مین کامیاب ہوا۔

دروس کے اقوال کے بموجب ۴۰۸ہ ہجری مین یہ مذہب قبول کیا گیا ہے۔
اِس عرصے مین حاکم بامراللہ اپنی خدائیت کے دعوے کے منوانے کی کوشش کرتے رہے۔ حسن بن حیدر فرغانی کی حمایت ناکامیاب ثابت ہوئی لیکن ۴۰۸ہ ہجری مین ایک اچھا داعی اس مذہب کا ظاہر ہوگیا یعنی حمزہ بن علی بن احمد۔ وہ ایک ایرانی تھا اور وہ حاکم کا وزیر ہوگیا اُسنے صورت اور مادہ اس نئے مذہب کو عطا کیا اور اپنی ہوشیارانہ کوشش سے اِس مذہب کے مختلف اصولون کو موجودہ فرقونکے توہمات سے ملانے مین کامیابی حاصل کی اور اِس طرح بہت سے آدمی اِس نئے مذہب مین شامل ہوگئے ۴۱۱ہ ہجری مین حاکم مارے گئے تو حمزہ نے یہ کہا

کہ وہ صرف کچھ عرصہ بسر کرنے کے واسطے چلے گئے ہین اور اُنکے حمائتیونکو تسلی دی گئی کہ وہ اُن کی کامیابی کے ساتھ لوٹنے کی امید رکھین۔ درازی جو حمزہ سے علٰحدہ بطور خود اِس مذہب کی دعوت کرتا تھا اُسکو حمزہ نے کافر ظاہر کیا اور دروس بھی اُس سے نفرت کرنے لگے۔ مذہب کی اشاعت پر حمزہ کے حکم سے اِسمٰعیل بن محمد تمیمی اور محمد بن وہاب اور ابو خیر سلمہ بن عبدالوہاب بن سموری اور مکتانہ بہاء الدین مامور ہوے انہین سے آخر الذکر اپنی تصانیف کی وجہ سے قسطنطنیہ سے ہندوستان کی حد تک مشہور تھا وہ خطوط ہین جو اُسنے شہنشاہ قسطنطین ہشتم اور میچائیل پیفلےگومن کو لکھے ہین اُن مین وہ اِس امر کے ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ مسیح حمزہ کی شکل مین دوبارہ ظاہر ہوے ہین۔ دروس اپنے آپ کو موحد کہتے ہین۔ اِن کا عقیدہ یہ ہے کہ خدا ایک ہے اُسکی تعریف نہین ہو سکتی اُسکا مقام نہین وہ غلطی نہین کر سکتا اُس مین جذبات نہین اُس نے اپنے آپ کو دنیا مین مختلف اوتارون کی صورت مین سلسلہ وار ظاہر کیا جنکی تعداد قریب ستر کے پہونچ گئی ہے۔ اُن مین حضرت عیسیٰؑ شامل ہین اور حضرت محمدؐ شامل نہین اور آخری اُن مین حاکم بامر اللہ ہین اُن مین یہ نام بھی داخل ہین (۱) حضرت علی بن ابی طالب (۲) البرد (۳) علیسہ (۴) موسل (۵) قائم (۶) معز (۷) عزیز (۸) ابوزکریا (۹) منصور۔ اب کوئی اوتار ظاہر نہین ہو سکتا۔ حاکم کی صورت مین خدا نے آخری دفعہ ظہور کیا۔ اور رحم کا دروازہ ۲۶ سال[له] کھلا رہنے کے بعد ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا جبکہ اہلِ زمین کی تکلیفین اور ذلتین انتہا کو پہونچ جائینگی تو حاکم پھر دنیا کو فتح کرنے اور اپنے مذہب کو فوق دینے کے واسطے ظاہر ہونگے۔ خدا کی مخلوقات مین سے پہلی مخلوق عقل الٰہی ہے جسنے حمزہ کی صورت مین آخری دفعہ ظہور کیا باقی دوسرے درجے کی ادنیٰ مخلوقات کو اُسی نے بنایا ہے خداے تعالیٰ سے براہ راست تعلق صرف عقل الٰہی ہی کو ہے۔ عقل الٰہی کے بعد درجے مین یہ چار مخلوقات اور ہین۔ روح۔ لفظ۔ سیدھا بازو۔ اور اُلٹا بازو۔ یہ چارون عقل الٰہی کے ساتھ ملکر خدا کا تخت

له ان کا قول یہ ہے کہ حاکم نے ۲۶ سال حکومت کی تھی اور دوسری کتابوں نے ۲۵ سال کی حکومت ثابت ہی ۱۲

Marfat.com

سنبھالے ہوئے ہین اور یہ چارون مخلوقات بالترتیب اسماعیل درازی۔محمد بن باب
سلمہ بن عبدالوہاب اور بہاء الدین کی شکل مین ظاہر ہوئین اور اُن سے بھی نیچے درجے
مین دوسرے روحانی کار پرداز مختلف مرتبے کے ہین۔ انکا عقیدہ یہ بھی ہو کہ انسانون
کی تعداد نہ گھٹ سکتی ہے نہ بڑھ سکتی ہے اور ایک باقاعدہ تناسخ کا سلسلہ جاری ہے۔
نیکون کی روحین مرنے کے بعد چینی دروسون کی شکل مین حلول کرتی ہین اور بدونکی
اونٹ یا کتون کی شکل مین ظاہر ہوتی ہین۔ اگلے تمام مذہب سچے مذہب کا نمونہ ہین
اور اُن کی متبرک کتابون اور تصانیف کا ترجمہ باطنی طور پر کرنا چاہیے اور نئے لوگ
مذہب مین داخل نہین کئے جا سکتے۔ اسلئے ایماندارون کو اپنے اصولون کو چھپائے
رکھنا چاہیے اور غرض اس چھپانے سے یہ ہے کہ دروس کے مذہبی عقائد اُن کے
لئے کسی خطرے کا باعث نہون اور اِسی احتیاط کی وجہ سے اُنکو یہ اجازت ہے
کہ ظاہری طور پر اُسی مذہب مین ہونے کا اظہار کر سکتے ہین جو کہ اُن کے قرب و جوار
مین عام طور پر رائج ہو خاص اسی آخری اصول کی وجہ سے وہ مسلمانون کی نماز
مین بھی شریک ہوتے ہین اور عیسائیون کے گرجون مین بھی عیسوی رسم و رواج
مین حصہ لیتے ہین۔ حمزہ کے سات حکمون کی پابندی لازم ہے (۱) پہلا اور بڑا حکم
یہ ہے کہ بول چال مین سچّائی اختیار کرنا چاہیے۔ لیکن صرف دروس کو دروس کے ساتھ
(۲) اپنے بھائیون کی حفاظت کے لیے ہوشیار رہنا چاہیے (۳) ہر ایک کو دوسرے
مذہب سے علٰحدہ رہنا چاہیے (۴) جو لوگ غلطی مین مبتلا ہین اُنسے قطعی علٰحدگی
اختیار کرنی چاہیے (۵) ہر وقت خدائے تعالیٰ کے ہونے کا عقیدہ رکھنا چاہیے
(۶) خدا کی مرضی پر کامل بھروسا رکھنا چاہیے (۷) خدا کے احکام کی
پوری فرمان برداری کرنی چاہیے۔

دروس کا عقیدہ یہ ہے کہ عبادت خدائے تعالیٰ کے ساتھ ایک قسم کی گستاخانہ
مداخلت ہے اور انسان قضا و قدر کی طرف سے مجبور نہین ہے بلکہ اُسکو بالکل قدرت
اور آزادی حاصل ہے۔ اپنے عقائد کو غیر لوگون سے پوشیدہ رکھنے کے اصول پر

Marfat.com

سختی سے مستحکم رہنا چاہیے بلکہ مذہب کے خاص خاص راز اپنے ہم مذہبون مین سے سوا خاص خاص آدمیون کے عام آدمیون کو بھی نہ بتانا چاہیے اور یہ خاص خاص لوگ جنکے واسطے اسرار مذہب بتانے کی اجازت دی گئی ہے **عاقل** کہلاتے ہین جو کہ عربی لفظ عقل سے نکلا ہے اور ان عاقلون کے علاوہ باقی تمام دروس خواہ کسی درجے پر ہون **جاہل** کہلاتے ہین۔ بالغ آبادی مین سے پندرہ فی صدی عاقل ہوتے ہین۔ ہر کوئی دروس خواہ مرد ہو یا عورت عاقلون کے حلقے مین شامل ہو سکتا ہے جو کہ اس بات کی مرضی ظاہر کرے کہ اس جماعت کے قوانین کی پابندی رکھے گا اور ایک سال تک آزمائش مین پختہ رہکر دکھادے کہ اُسکے ارادے پختہ اور عقیدے مضبوط ہین عاقلون کے درمیان مین کوئی قاعدہ درجون کے امتیاز کا نہین ہے اور اگرچہ امیر بشیر شہاب عاقلون کا ایک شیخ مقرر کرتے تھے لیکن اس شیخ کو باقی عاقلون پر کوئی خاص فوقیت حاصل نہین ہوتی تھی بلکہ خاص اثر زہد و تقوی اور قابلیت کی خاص شہرت پر منحصر ہے۔ اور ہر ایک عاقل کو تمبا کو اور شراب سے بچنا پڑتا ہے۔ دروس کے عبادت خانے **خلوت خانے** کہلاتے ہین اور انکا مین ایک عبادت خانہ ایسا ہے کہ جس مین ایک چراغ رات دن جلا کرتا ہے۔ دروس اپنی مذہبی خاص رسم کے وقت دوسرے مذہب والون کو آنے دیتے ہین اور جب کوئی ایسا آدمی آجاتا ہے تو اُس وقت قرآن خوانی کرنے لگتے ہین۔ اِن کے عقائد کا ماخذ باطنیہ خصوصًا قرامطہ کے عقائد ہین اور اُن کو یہ یقین ہے کہ یہ چین سے آئے ہوے ہین اور اب بھی چین مین اُن کے ہم مذہب موجود ہین حالانکہ چین مین کوئی دروس نہین اور نہ چینیون سے انکی شکل و شباہت ملتی ہوئی ہے۔

شمسی

آغا خان اسماعیلی کے معتقدون کی ایک جماعت کثیر ہندوون کا پردہ اپنے اوپر رکھتی ہے یہ آغا خانی ہندو شمسی کہلاتے ہین یہ گروہ پیر شمس الدین کی طرف منسوب ہے۔ گوجرانوالہ۔ راولپنڈی۔ ملتان۔ ڈیرہ اسماعیل خان۔ ڈیرہ

Marfat.com

غازی خان اور بعض دوسرے اضلاع مین شمسیون کی تعداد بہت ہے یہ نار اور جیہور
قوم کے لوگ ہین اِن کی مذہبی کتابون کے مجموعے کا نام اَتھر وَ وِید ہے یہ لوگ
آغا خان کو اپنا مقتدا مانتے ہین اور مثل اوتار کے اُنکا ادب و احترام کرتے ہین۔
شمسی ہندوون کا فرقہ اپنے اور ہندو بھائیون سے بالکل علیحدہ ہے ان لوگون کے
نام ہندوون کے سے ہین اور ان کے گوترون اور ذات کے نام بھی ویسے ہی ہین
مگر طرزِ معاشرت مین کسی قدر تبدیلی ہوگئی ہے یہ اپنے مردون کو دفن کرتے ہین
شادی کا نام نکاح ہے جس کو اِنکا خاص پُرہُت انجام دیتا ہے یہ لوگ ذبیحہ کے
علاوہ اور کسی قسم کا گوشت نہین کھاتے اور نشئی اشیا سے بالکل محترز ہین۔
مرید ہونے کے وقت چھینٹے کی رسم ادا کی جاتی ہے جس مین اُنکا پیر اُن کے
مُنھ پر پانی چھڑکتا ہے اور اس مین مرید کو کچھ نذرانہ دینا پڑتا ہے جسکی تعداد
شاید پانچ روپے تک ہے اسکے علاوہ اور کئی مراسم ہین جس مین کچھ نہ کچھ مرید کو
چڑھانا پڑتا ہے سب سے بڑی رسم وَڈِی رِیت ہے جس مین پچھتر روپے
دئے جاتے ہین۔ عبادت کا طریقہ یہ ہے کہ صبح اور شام اور رات کو سندھیا کرتے ہین
یہ لوگ جب اپنے مرشد سے ملاقات کرتے ہین تو ضرور کچھ نہ کچھ نذرانہ دیتے ہین جن مقامات
مین شمسی ہندو آباد ہین وہان ایک جماعت خانہ ہوتا ہے جہان تمام مرید اپنی آمدنی کا
آٹھوان حصہ جمع کردیتے ہین اور مُکھیا اور کامری جو اسکے محافظ ہوتے ہین وہ
اس رقم کو براہ راست اپنے مرشد کے پاس روانہ کردیتے ہین اِسمین میت کی خیراتی
اشیا بھی مجتمع رہتی ہین اور نیلام کے بعد اُن کی قیمت روانہ کی جاتی ہے بیان کیا
جاتا ہے کہ پنجاب مین شمسیون کی تعداد بیس پچیس ہزار ہے۔

شمسیون کے عقائد

روزِ ازل سے ذات پاک کہ وحدہٗ لاشریک اُسے کہتے ہین بآرام تمام مقام امکان
مین شراب استغنائی کر قیام رکھتی تھی یکا یک عشق نے مثل قطرۂ باران اُس

ذات مستغنی الصفات پر اثر کیا اُس سے جوش ہوا اُسنے چاہا کہ اپنی ذات وصفات کو ظاہر کرے تو اپنی ذات سے نور محمدی یعنی نور امامت یعنی نور ست گور و برھما کو علیحدہ کیا اور اِسکے دید سے آپ عاشق اپنا ہوا جس سے کل عالم ظہور مین آیا اور اِسی شجرے سے سری کرشن مہاراج بھاگوت مین فرماتے ہین کہ کل سرشٹی کا ظہور مجھ سے ہوا ہے اور کل سرشٹی کا منبع مین ہون اور اِسی شجرے سے گور و برھما یعنی محمد مصطفےٰ نے فرمایا ہے کہ انا من نور اللہ وخلق من نوری یعنی مین خدا کے نور سے ہون اور میرے نور سے خلق اللہ ہے آج اُسی نور ست گور و برھما سے کوئی زمانہ یعنی پل گھڑی پہر دن ہفتہ مہینہ برس صدی خالی نہین کیونکہ سری کرشن جی مہاراج فرماتے ہین کہ اے ارجن اگر میرا چرن پرتھمی پر نہو تو پرتھمی پرلے ہو جاے اور حضرت محمدؐ نے بھی فرمایا ہے کہ زمین امام سے کبھی خالی نہین رہتی۔

سنہ ۱۹۱۱ء سے شمسیون نے ہندوون کا پردہ اپنے اوپر سے اُٹھانا شروع کردیا ہے وجہ اِسکی یہ ہے کہ آریہ سماجی اخبارات نے سر آغا بہادر سلطان محمد شاہ کو اپنے اخبارات مین بُرا لکھنا شروع کیا یہ امر انکو ناگوار گذرا۔

زیدیہ

یہ گروہ زید بن علی زین العابدین بن حسین بن علی بن ابی طالب کی طرف منسوب ہی یہ لوگ حضرت علی کے بعد حضرت حسنؑ کو اُن کے بعد حضرت حسینؑ کو اُنکے بعد علی زین العابدینؑ کو اُن کے بعد اُنکے بیٹے زیدؒ کو امام مانتے ہین۔

سنہ ۱۲۱ ہجری اور بقولے سنہ ۱۲۲ ہجری مین زید بن علی نے ہشام بن عبد الملک مروانی پر خروج کیا تھا لوگون نے اُنکے خروج کے سبب بیان کرنے مین اختلاف کیا ہے بعضے کہتے ہین کہ یہ عہد گورنری خالد بن عبد اللہ قسری مین عراق گئے خالد نے معقول طور سے جانی اور مالی انکی خدمت کی تھی پس جب یوسف بن عمر ثقفی گورنر عراق ہوا تو اُسنے ہشام بن عبد الملک کو یہ تمام حال لکھ بھیجا ہشام نے مدینے سے انکو بلوا کے خالد کے سامنے تصدیق کرانے کی غرض سے یوسف کے پاس عراق کو

Marfat.com

روانہ کردیا مدینے کو واپسی کے وقت قادسیہ مین پہونچ کے قیام کیا اہلِ کوفہ نے یہ خبر
پاکے خط وکتابت کی پس زید اُن کی طرف چلے گئے داؤد بن علی بن عبد اللہ بن
عباس نے جو ہمراہ تھے کوفے کی طرف واپس جانے پر زید کو بہت کچھ سمجھایا امام حسین
کا ماجرا سنایا شیعہ بولے یہ خود امیر بننا چاہتے ہین اِس وجہ سے آپ کو کوفے مین
جانے سے روکتے ہین زید دوم پٹی مین آکر کوفہ واپس گئے۔
اور بعض اِسکا سبب یہ بیان کرتے ہین کہ زید بن علی اور عبداللہ بن حسن مثنیٰ مین
ایک مال موقوفہ جناب امیر کی بابت نزاع تھی رفع نزاع کی غرض سے یہ دونون
اکثر عامل مدینہ خالد بن عبدالملک بن حرث کے پاس جایا کرتے تھے ایک روز
اتفاق سے خالد کی مجلس مین دونون بھائی گتھ گئے باتون باتون مین طعن وتشنیع
کی نوبت آگئی خالد اِن دونون کو حکمت عملی سے مشتعل کرتا جاتا تھا زید کو اُس کا
یہ فعل ناگوار گذرا سخت ونا ملائم کلمات کہ کے اُٹھ آئے دوسرے دن مدینے سے دمشق
کی جانب روانہ ہوگئے ایک مدت تک ہشام نے حاضری کی اجازت ندی حیلہ وحوالہ
کرکے ٹالتا رہا بالآخر زمانۂ دراز کے بعد اجازت دی دیر تک باتین کرتے رہے اثناے
کلام مین ہشام نے کہا مین نے سنا ہے کہ تم میری مخالفت کرتے ہو اور خلافت کے
متمنی ہو حالانکہ تم اسکے اہل نہین ہو پھر کچھ سوچ کے کہا اور اگر تمھارا یہ خیال قائم
ہوگیا ہے تو بسم اللہ ہمپر خروج کرو آپ نے جواب دیا ہان مین ایسا خروج نہ کرونگا
جو تم کو جبر نہ گذرے ہشام یہ سن کے خاموش ہوگیا اور آپ دمشق سے کوفے کی
جانب چل کھڑے ہوئے محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب نے اللہ تعالیٰ کا واسطہ
دیکے کہا کہ تم کوفے کو نہ جاؤ اُنکے قول وقسم کا کچھ اعتبار نہین ہے اُنھون نے ہمارے
اور تمھارے جد امجد کے ساتھ جو کچھ کیا ہے وہ تم سے پوشیدہ نہین ہے زید بن علی نے
اسپر کچھ توجہ نکی جون تون طے مسافت کرکے کوفے پہونچے پوشیدہ طور سے قیام کیا
اور بعض کہتے ہین کھلم کھلا قیام فرمایا تھا عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب نے
زید بن علی کو ایک خط نصیحتانہ لکھا اور اِس ارادے سے روکا لیکن اُنھون نے کچھ سماعت نکی

آپ کے پاس کوفے مین عورت و مرد بکثرت آتے اور بیعت کرتے تھے تھوڑے ہی دنون مین ایک معقول جماعت ہوگئی جنکی تعداد بارہ ہزار تک پہونچ گئی تھی اور بعض کہتے ہین کہ تیس ہزار آدمی شیعہ تبرائیہ مین سے کہ اکثر اُن مین کیسانیہ اور مختاریہ تھے اور تھوڑے سے وہ لوگ تھے جو حضرت زین العابدین کی امامت کے قائل تھے جمع ہوگئے آپ نے تیاری کا حکم دیدیا اُن دنون کوفہ اور عراقین کا گورنر ہشام کی طرف سے یوسف بن عمر ثقفی تھا یوسف کو یہ خبر لگی تو اُسنے آپ کو تلاش کرایا لیکن آپ نہ ملے آپ نے یوسف کے خوف سے خروج مین تعجیل کی یوسف ان دنون حیرہ مین تھا کوفہ مین حکم بن الصلت امارت کر رہا تھا شیعان علی یہ سن کے کہ یوسف آپ کو تلاش کر رہا ہے گھبرائے کیونکہ جان جانے اور محبت کے امتحان کا وقت قریب آگیا تھا ایک جماعت نے زید شہید سے دریافت کیا کہ آپ شیخین کے حق مین کیا کہتے ہین زید نے کہا کہ مین اُن کو اچھا جانتا ہون اور میرے خاندان مین سے جس نے اُن کا ذکر کیا اُن کو نیکی کے ساتھ یاد کیا ہم مین سے کسی نے اس سے زیادہ نہین کہا کہ نبی علیہ السّلام کی خلافت کے لیے سب سے زیادہ ہم مستحق تھے شیخین نے ہمارا حق ہمکو نہین پہونچنے دیا مگر اس بات سے اُن کا کفر لازم نہین آتا اُنھون نے مخلوق مین عدل و انصاف کیا قرآن اور سنت رسولؐ پر عمل کیا کسی پر ظلم نہین کیا شیعہ بولے کہ بنی امیہ بھی تو کہتے ہین کہ ہم کتاب خدا اور سنت رسول پر عمل در آمد رکھتے ہین تو انکے ساتھ جنگ کے لئے تم کیون ہم کو بلاتے ہو اس صورت مین یہ بھی ظالم نہونگے، زید شہید نے فرمایا کہ بنی امیہ کو حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ سے کیا مناسبت یہ تمام مسلمانون پر ظلم کرتے ہین شیعہ کہنے لگے تم ہمارے امام نہین ہمارے امام گذر گئے مراد اس سے امام محمد باقر تھے اور اب اُن کے بعد جعفر اُن کے بیٹے امام ہین اور بیعت توڑ کر اپنے گھرون کو چلے گئے مگر خالص مخلص ہمراہ رہ گئے ان واقعات کے بعد حکم بن صلت نے یوسف کے حکم سے اہل کوفہ کو جامع مسجد مین جمع کیا اور زید بن علی کو تلاش کرایا آپ رات ہی کے وقت نکل کھڑے ہوے چند شیعہ نے آپ کے پاس مجتمع ہوکے آگ روشن کی اور یا منصور کی ندا دیدی

Marfat.com

حکم نے مسجد کے دروازے بند کرا کے یوسف کو اس واقعہ سے مطلع کیا یوسف یہ خبر پاتے ہی کوفے کے قریب آپہونچا اور دو ہزار سواروں اور تین سو پیادوں کو کوفے کی طرف بڑھنے کو کہا شیعہ یہ سُن کے دائین بائین آنکھین چُرا گئے زید بن علی نے دریافت کیا یہ سب لوگ کہان گئے جواب دیا گیا جامع مسجد مین محصور ہین حاضرون شمار کئے گئے تو دو سو بیس نکلے جو سپاہ زید بن علی پر حملے کو آئی تھی اُسکو نصر بن خزیمہ عبسی اور زید بن علی نے اپنے مردانہ حملے سے ہزیمت دی اور زید بن علی لڑتے بھڑتے انس بن عمارذ دی کے مکان تک پہونچے چونکہ اسنے بھی بیعت کی تھی آپ نے آواز دی باہر آنا تو درکنار صدائے برنخاست کا مضمون ہوا رفتہ رفتہ کناسہ پہونچے جہان پر اہل شام کا جمگھٹ تھا زید نے اُنپر بھی حملہ کیا اہل شام ہزیمت کھا کے منتشر ہوگئے شامیون نے پھر زید کا تعاقب کیا کوفے کی گلیون مین ہلڑ سا مچا ہوا تھا آگے آگے زید بن علی تھے اور پیچھے پیچھے اہل شام تھے زید بن علی اہل کوفہ کی ایفاء بیعت سے ناامید ہو کے نصر بن خزیمہ سے بولے افسوس ہے کہ تم لوگون نے میرے ساتھ بھی حسین کا جیسا برتاؤ کیا نصر نے عرض کیا لیکن مین۔ واللہ مین تمہارے ساتھ جان دونگا زید نے مع نصر کے دار الرزق مین رات بسر کی صبح ہوتے ہی یوسف نے عباس بن سعد مزنی کو بسر گروہی لشکر شام زید بن علی کے مقابلے پر بھیجا آپ کمال مردانگی سے میدان جنگ مین آئے نصر بن خزیمہ اور معاویہ بن اسحاق بن زید بن ثابت دونون بازوون پر تھے اور آپ قلب مین ایک سخت اور خونریز لڑائی کے بعد نصر مارے گئے مگر لشکر شام بھی میدان جنگ سے بھاگ کھڑا ہوا مغرب کا وقت آگیا تھا لڑائی موقوف ہوگئی عشا کے وقت یوسف نے اپنے ہمراہیون کو دوبارہ مرتب کر کے زید پر شبخون مارنے کو بھیجا لیکن اُنکے جان نثارون نے نہایت دلاوری سے پسپا کر دیا یوسف نے یہ رنگ دیکھ کے تیراندازونکو تیر بارانی کا حکم دیا جنگ کا عنوان بدل گیا لڑائی نہایت سختی سے جاری ہوگئی معاویہ بن اسحاق مارے گئے اتفاقاً ایک تیر زید کی پیشانی پر لگا جس کے صدمے سے طائر روح قفس بدن سے اُڑ گیا تاریخ الخمیس مین لکھا ہے کہ یوسف نے زید کے جسد کو برہنہ

Marfat.com

کرکے سولی دی اور چار سال تک اُنکا جسد یون ہی سولی پر رہا اور اُن کے ننگے جسم پر مکڑی نے جالا پور دیا تھا جو لوگ زید شہید کے ساتھ تھے وہ اپنے آپکو شیعہ خالص کہنے لگے اور کہا کہ امام برحق یہی تھے کہ اپنے اسلاف کی طرح ظالم دشمنون سے لڑکر مارے گئے اور اپنی جان امامت کی راہ مین دیدی اور امام کو یہی چاہیے کہ راہ خدا مین کسی سے نہ ڈرے اور تلوار کے ساتھ نکلے اور کسی کی پشتی و رفاقت یا ترک مدد کی پروا نہ کرے اور جو لوگ اُنسے جدا ہو گئے تھے اُنھین روافض کہنے لگے بلکہ جب اُن جھوٹے شیعون نے ترک رفاقت کی تو خود زید شہید نے کہا تھا کہ یہ لوگ روافض ہین[له]۔ غنیۃ الطالبین مین لکھا ہے کہ شیعہ وہ ہے کہ تفضیل ندے حضرت علی پر اور رافضی وہ ہے کہ تفضیل دے حضرت علی کو حضرت عثمان پر۔

مولوی شبلی صاحب نے سیرۃ النعمان مین کہا ہے کہ شاہ عبدالعزیز صاحب نے تحفہ مین لکھا ہے کہ زید بن علی نے بنی امیہ کے عہد مین جو بغاوت کی تھی امام ابو حنیفہ اُس مین شریک تھے نامۂ دانشوران کے مولفون نے بھی ایسا ہی گمان کیا ہے لیکن ہم اسپر یقین نہین کر سکتے جسقدر تاریخین اور رجال کی کتابین ہمارے سامنے ہین ان مین کہین اسکا ذکر نہین حالانکہ اگر ایسا ہوتا تو ایک قابل ذکر واقعہ تھا غالبًا اس غلط فہمی کا منشا یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ کا خاندان اہل بیت کے ساتھ ایک خاص ارادت رکھتا تھا امام صاحب نے ایک مدت تک امام باقر کے دامن فیض مین تربیت پائی تھی کوفے کی ہوا مین ایک مدت تک شیعہ پن کا اثر تھا ان اتفاقی واقعات نے امام ابوحنیفہ کی نسبت یہ گمان پیدا کر دیا۔ اور تاریخی شہادتین بالکل اس کے خلاف ہین۔ انتہیٰ کلامہ حاصل حال یہ ہے کہ زمخشری نے کشاف مین اس آیت کی تفسیر مین لاینال عہدی الظالمین لکھا ہے کان ابوحنیفۃ یفتی سرًا بوجوب نصرۃ زید بن علی رضوان اللہ علیہ وحمل المال الیہ والخروج معہ علی اللص المتغلب المسمی بالامام والخلیفۃ کالدوانقی واشباھہ یعنی امام اعظم کوفی مخفی طور پر لوگونکو فتویٰ دیتے تھے کہ زید بن زین العابدین کی مدد کرنا چاہیے اور لڑائی مین تغلب چورون

[له] دیکھو تاریخ طبری اور مروج الذہب اور غنیۃ الطالبین مطبوعہ مصر و تاریخ ابن خلدون و مختصر روضۃ الصفا وغیرہ ۱۲

Marfat.com

مثل منصور دوانقی اور اُسکی طرح کے لوگون کے مقابل اُنکا ساتھ دینا چاہیے زمخشری کے اس قول کو نامہ دانشوران اور فواتح سبعہ مین بھی نقل کیا ہے اور اِسکی نقل کے بعد کوئی تکذیب نہین کی ہے اور جلد اول تفسیر کبیر مین لکھا ہے کہ یہ قصہ بھی مشہور ہے کہ زید بن علی نے ہشام بن عبد الملک مروانی پر خروج کیا تو امام ابو حنیفہ لوگونکو مخفی طور پر فتویٰ دیتے کہ زید بن علی کی مدد کرنا اور اُن کی رفاقت مین جنگ کرنا واجب ہے اور امام صاحب نے مدد کے لیے مال واسباب زید بن علی کے پاس بھیجا اور صواعق محرقہ مین زید بن علی کے حق مین بیان کیا ہے ومن القائلین بصحۃ امامتہ وجواز خروجہ علی الظلمۃ ووجوب اتباعہ ابو حنیفۃ نعمان بن ثابت الکوفی یعنی زید بن علی کی امامت کی صحت کے امام ابو حنیفہ قائل تھے اور ان کے خروج کو اُس وقت کے حکام ظالم پر جائز قرار دیتے تھے اور اُن کی مدد اور شرکت کو واجب بتاتے تھے شاہ صاحب نے تحفہ مین اسی صواعق محرقہ کی اتباع کی ہے اگرچہ مولوی شبلی صاحب کی تحریر پر جو ہمارے وقت مین فن تاریخ مین کوس لمن الملکی بجارہے ہین اور اُن لوگون کی نظرون مین جو علوم عربیہ سے نابلد ہین اور اُن کے مبلغ تحقیقات کا مدار اخبارات کی تحریرات پر ہے اور جو کسی قدر ترقی یافتہ ہین وہ تعلیم انگریزی کے کسی درجے مین پاس پاچکے ہین اعلےٰ درجے کے مورخ اور محقق ہین کسی امر مین شبہہ ظاہر کرنا چھوٹا منھ بڑی بات ہے مگر مولوی صاحب نے اِس واقعہ کا بے اصل ہونا جن وجوہ اور قرائن سے قرار دیا ہے اُس سے اِس واقعہ کی غلطی ثابت نہین ہوتی۔ہم مولوی شبلی صاحب سے دریافت کرتے ہین (۱) شاہ صاحب کی تحریر اتنی شہادتون کے سامنے قابل وثوق ہے یا نہین اور یہ شہادتین معتبر ہین یا نہین اگرچہ زمخشری کو علم تاریخ سے مس نہ تھا جیسا کہ شبلی صاحب نے الفاروق کی جلد ۲ صفحہ ۲۷۰ مین اِسکی تصریح کردی ہے لیکن امام فخرالدین رازی نے جنکی تفسیر نہایت صحیح اور مستند خیال کی جاتی ہے اِس واقعہ کی تغلیط کیون نہین کردی۔اور نامہ دانشوران کے مولفون نے اِس روایت پر جو زمخشری نے تحریر کی کیون نہ اعتراض کیا بلکہ اعتراض تو درکنار اُسکو صحیح سمجھ کر خود بھی روایت کردی۔

(۳)

Marfat.com

(۲) مولوی صاحب کا یہ قول کہ تاریخی شہادتین بالکل اسکے خلاف ہین پکار کر یہ کہہ رہا ہے کہ مورخین نے اِس قصے کی تغلیط اور تردید کی ہے یا یہ لکھدیا ہے کہ امام ابو حنیفہ صاحب نے زید بن علی کی مدد نہین کی تھی حالانکہ اکثر تواریخ کے ورق ورق لوٹ کر دیکھ لئے گئے کسی مورخ نے کوئی اس قسم کا لفظ نہین لکھا جس سے اِس بات پر دلالت ہو سکے کہ امام صاحب نے زید بن علی کی مدد نہین کی یا اُن کے خروج کو بُرا جانتے تھے یا یہ واقعہ غلط ہے نہایت کار یہ ہے کہ طبری ابن الاثیر ابن خلکان ابن خلدون ابو الفدا وغیرہ نے اِس قصے کو نہین لکھا ہے مگر جاے انصاف ہو کہ ان مورخون نے اِس قصے کو غلط بھی نہین قرار دیا پس اُن کی خاموشی سے یہ غلط نہین ہو سکتا۔

(۳) اگر واقعی یہ قصہ غلط تھا تو مولوی شبلی صاحب کو لازم تھا کہ اِس بات کو نہایت مدلل کر کے وضاحت سے تحریر کرتے کہ امام صاحب کے زید بن علی کی مدد کرنے مین کیا قباحت تھی حالانکہ اُنھون نے ابراہیم کی علانیہ تائید کی تھی جو زیدیہ کے امام مشتم تھے اور اُنھون نے منصور دوانقی پر خروج کیا تھا اور یہ کیسے لکھا ہو کہ امام صاحب نے زید کی مدد نہین کی صرف اپنے قیاس و تخمین سے تغلیط کرنا قابل وثوق نہین۔

(۴) خاندان اہل بیت کے ساتھ اُس وقت کے اور بھی مقدس آدمی عقیدت رکھتے تھے پھر اُن کی نسبت ایسی غلط روایت کیون نہ مشہور ہو گئی۔

(۵) مولوی شبلی نے کسی روایت ضعیف یا قوی کا کسی تاریخ کے حوالے سے تذکرہ تحریر نہین کیا کہ فلان تاریخ یا روایت مین یہ قصہ خلاف روایت مشہورہ کے موجود ہے۔

(۶) اکثر کتب اہل سنت مین اِس واقعہ کو تحریر کیا ہے اور آج تک کسی عالم اہلِ سنت یا شیعہ نے اِس قصے کی تردید نہین کی۔

(۷) کیا طبری یا کامل وغیرہ تواریخ مین کوئی کلی یا جزئی واقعہ فروگذاشت نہین ہو گیا کیا بالاستیعاب سب واقعات لکھ لیے گئے ہین۔

(۸) کیا امام ابو حنیفہ کے تمام مخفی وعلانیہ واقعات قلم بند ہو گئے ہین۔

(۹) کیا زمخشری یا امام فخر الدین رازی یا مؤلف صواعق محرقہ وغیرہ کوئی تاریخ کی

Marfat.com

کتاب لکھتے تو ان کا پایہ طبری یا کامل یا تاریخ ابن خلدون یا وفیات الاعیان یا ابوالفدا وغیرہ کے سامنے قابل اعتبار نہوتا۔

(۱۰) کیا جن لوگون نے اِس واقعہ کو لکھا ہے اُن سے مولوی شبلی زیادہ نقاد یا علوم عربیہ وتواریخ کے زیادہ ماہر ہین۔

(۱۱) کیا مولوی شبلی کی نظر تمام تواریخ اور اسماے رجال کی کتابون پر حاوی ہوگئی ہے بوجوہ مذکورہ جس طرح یہ قصہ مشہور ہے اسی طرح اُس کی صحت ہوتی ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ جس قدر مخلص زید کے ساتھ رہے تھے اُنھون نے اپنی جانون کو زید کی طرف منسوب کردیا اور مذہب جداگانہ نکال لیا ان مین سے عمدہ داعی یہ لوگ ہین۔ یحییٰ بن زید بن علی بن حسین شہید کربلا بعض زیدیہ اِن یحییٰ کو امام مانتے ہین۔ اور یحییٰ بن حسین بن ہاشم کہ حسن بن حسن بن علی کرم اللہ وجہہ کی نسل سے تھے انھون نے اپنا لقب ہادی رکھا اور ۲۸۰ھ ہجری مین خروج کیا اور یمن اور حجاز کے شہرون پر قبضہ کرلیا اور احکام نام ایک کتاب فقہ زیدیہ مین تصنیف کی اور انکے بیٹے مرتضیٰ بھی زیدیہ کے مذہب کے داعی تھے اور حسن بن احمد بن یحییٰ بن حسین اور یحییٰ بن احمد بن یحییٰ بن حسین یہ دونون بھی زیدیہ کے دعاۃ مین سے تھے اور یہانتک زیدیہ کا مذہب خالص رہا کہ اصحاب کبار پر تبرا نہین کرتے اور زید سے بہت سے نصوص اِس مدعا پر نقل کرتے ہین اور سب کو نیکی کے ساتھ یاد کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اگرچہ امامت جناب امیر کا حق تھا مگر اُنھون نے خود خلفاے ثلثہ کو دیدی اور کہتے ہین کہ بیعت خلفا کی خطا نہ تھی اِس لیے کہ جناب امیر اُس سے راضی تھے اور معصوم خطا وباطل سے راضی نہین ہوتا ہے زیدیہ کہتے ہین کہ حضرت ابوبکرؓ کے خلیفہ مقرر کرنے مین مصلحت تھی اِس لیے کہ حضرت علیؑ کی تلوار ابھی دشمنانِ دین کے خون سے خشک نہوئی تھی اور عداوتین دلون مین موجود تھین اگر اُنھین خلیفہ کردیتے تو شاید دین مین خلل پڑجاتا اور انتظام بگڑ جاتا اور حضرت ابوبکرؓ کے مقرر کرنے مین جھگڑون کے دفعیہ کا خیال تھا اِن کا سارا مذہب امامت کے باب مین اہل سنت وجماعت کے مذہب کے موافق تھا

Marfat.com

مگر فرق اِسقدر ہے کہ اِن کے نزدیک امام کا فاطمی ہونا شرط ہے اور جب وہ فاطمی کسی غیر فاطمی کو امامت سپرد کردے تو اُس کی امامت منعقد ہوجاتی ہے لیکن یہ حال اُن لوگون کا تھا جو خاص زید شہید کے متبع تھے پھر بعض زیدیہ نے بعض باتین اسماعیلیہ و امامیہ کے مذہب مین سے لیکر مذہب زیدیہ مین داخل کرکے آپ داعی اِس مذہب کے بنے اور ہر ایک کے متبعین سے ایک ایک فرقہ مقرر ہوگیا جیسے ابوالجارود کہ کنیت اُس کی ابوالنجم ہے اور سلیمان بن جریر اور ابتر ثومی اور حسین بن صالح اور نعیم بن یمان اور یعقوب وغیرہ مگر سب زیدیہ مین شمار ہوتے ہین اور زیدیہ کی رائے یہ ہے کہ امام کا مقرر کرنا اللہ پر واجب ہے بعض زیدیہ کے نزدیک یہ وجوب دلیل عقلی سے ثابت ہے اور اکثر زیدیہ کے نزدیک دلیل سمعی سے اور اُن کے نزدیک امام کا معصوم ہونا واجب نہین۔ زید بن علی بن امام حسین بن امیرالمؤمنین علی واصل بن عطا رئیس معتزلہ کے شاگرد تھے اُصول عقائد کو اُسی سے لیا تھا یہ واصل اپنے وقت کا امام معتزلہ تھا اور جنگ صفین وجمل مین حضرت علیؑ کے برسر صواب ہونے مین اِس کو تردد تھا ایک دن زید نے اِس عقیدے کو بسبیل تذکرہ بیان کیا محمد باقر اُنکے بھائی نصیحت کرنے لگے بڑے افسوس کی بات ہے کہ تم ایسے شخص سے علم حاصل کرتے ہو جو تمھارے دادا سے بدظن ہے۔ نواب صدیق حسن خان نے لکھا ہے کہ سارے زیدیہ اصول مین معتزلی ہین مگر مسئلۂ امامت مین معتزلہ سے مخالف ہین زید بن علی کا مذہب واصل بن عطا سے لیا گیا ہے انتہی سید شریف نے شرح مواقف مین لکھا ہے کہ ہمارے زمانے مین زیدیہ مقلد ہین اصول عقائد مین اعتزال کے طریق پر ہین اور فروع مین مذہب حنفیہ کے طریق پر مگر چند مسائل مین خلاف رکھتے ہین اسعاف الراغبین مین لکھا ہے کہ زید کے شاگرد واصل ہونے سے یہ لازم نہین آتا کہ وہ اُسکے مذہب پر ہون[1]۔ کتاب الازہار مین کہ فقہ زیدیہ[2] مین ایک معتبر کتاب ہے

---

[1] مسلکه ان یسلکوا معتزلیا ... زید من کون واصل بن عطاء ... لا یلزم ... اخذ عن ... وکان من ... کما ... بن زید ... اسعاف الراغبین ١٢ منہ

کتاب السیر کے اندر لکھا ہے کہ زیدیہ کے نزدیک وجوب امامت کا طریق شرع ہے اور
زیدیہ کہتے ہین کہ جس شخص مین یہ خصلتین ہون علم زہد شجاعت اور اولاد فاطمہ زہرا سے ہو
حسنی ہو یا حسینی اور بعض نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ صبیح الوجہ بھی ہو اور کسی طرح کی آفت
اُس مین نہو اور وہ تلوار کے ساتھ خروج کرے اور لوگون کو اپنی امامت کی طرف بُلائے
تو امامت اُسکی منعقد ہو جاتی ہے کتاب الازہار مین مذکور ہے کہ کوئی آدمی نہ دعوت
سے امام بن سکتا ہے نہ امام مقرر کئے جانے سے جب تک اُس مین امامت کی شرطین
موجود نہ ہون جن مین سے کچھ خلقی (پیدائشی) ہین اور کچھ اکتسابی۔ شرائط خلقی یہ ہین
(۱) مکلف (یعنی بالغ ہو) (۲) مرد ہو (۳) آزاد ہو (۴) علوی فاطمی ہو اگرچہ
آزاد کیا ہوا ہو اس طرح کہ کوئی مرد فاطمی کسی کی کنیز سے عقد کرے اور اُس کنیز سے بیٹا
پیدا ہو تو یہ بیٹا فاطمی علوی ہے مگر مملوک ہے جب اس بیٹے کو کنیز کا مالک آزاد کردیگا
تو اس مین امامت کی صلاحیت پیدا ہو جائے گی مگر ایسا مرد جس کی نسبت علوی
دعویٰ کرے کہ میرے نطفے سے ہے اور غیر علوی کہے کہ میرے نطفے سے ہے اُس وقت تک
امامت کے قابل نہین جب تک یہ مقرر نہو جائے کہ یہ علوی کا نطفہ ہے غیر کا نطفہ نہین
(۵) حواس اور اعضا درست ہون۔
اور شرائط اکتسابی یہ ہین (۱) علوم دینی کا مجتہد ہو (۲) صاحب عدالت ہو
(۳) سخی ہو اس بات مین کہ جہان مال خرچ کرنا مناسب ہو وہان خرچ
کرے بیکار نہ خرچ کرے (۴) مدبر ہو یعنی اُس کی رائے زیادہ تر صائب ہو
(۵) جری اور بہادر ہو ایسے محل پر جہان اپنے سلامت رہنے کی امید ہو (۶) ایسے
وقت مین دعوت کرے کہ اُس کی دعوت سے پہلے کسی شخص جامع الشرائط کی
جانب سے دعوت امامت نہو چکی ہو اور کوئی اور ایسا آدمی امام نہ مان لیا گیا ہو
کیونکہ جب امامت کی دعوت اِسکی دعوت سے قبل شروع ہو کر تسلیم کرلی گئی ہے
تو وہ پہلا شخص امام ہے پھر دوسرے جامع الشرائط کو اپنی ذات کی طرف دعوت
نکرنا چاہیے بلکہ پہلے شخص کی طرف دعوت کرنا چاہیے نہین تو یہ دوسرا شخص باغی بیان

Marfat.com

قرار پاے گا اور ایک زمانے مین دو امامون کا ہونا صحیح نہین۔
امام کو اِن نو کامون کے سوا اور کچھ نکرنا چاہیے (۱) حدود یعنی اُن سزاؤن کا قائم کرنا جو شرع مین معین ہین (۲) جمعہ اور جماعت کا قائم کرنا (۳) مسلمانون مین حکام مقرر کرنا (۴) احکام جاری کرنا (۵) جس پر کسی کا حق ہو تو اسکو ادا کرنے کے لیے مجبور کرنا (۶) واجبات دینی جیسے نماز و روزہ وغیرہ کی لوگون سے تعمیل کرانا اور اُن چیزون پر ان کو پابند کرنا (۷) مصالح عامہ کے لئے والی مقرر کرنا مثلاً جن لوگون کے لیے ولی مقرر کرنے کی ضرورت ہو اُنکے ولی مقرر کرنا (۸) کفار سے جہاد کرنا باغیون کو زیر کرنا (۹) زکوٰۃ وغیرہ حقوق مالیہ لوگون سے وصول کرنا۔
جب امامت کی دعوت متواتر طور پر کسی مسلمان کو پہونچے تو اُسکو چاہیے کہ اُسمین شروط امامت کو تلاش کرے جب کامل الشروط ثابت ہو تو اُسکی دعوت قبول کرلے کیونکہ اگر دعوت ایسی حالت مین قبول نکریگا تو اُسکی عدالت ساقط ہو جائیگی یعنی اُس کا تقوی اور پرہیزگاری اور مروت باقی نہ رہیگی گواہی اُسکی قبول نہوگی غنیمت مین سے مال نپائیگا اور جو امام کے ساتھ دل سے عداوت کرے وہ مخطی ہے اور جو زبان سے عداوت ظاہر کرے وہ فاسق ہے اور جو ہاتھ سے بھی مخالفت کرے وہ محارب ہے اور اُس باغی کے لیے غنیمت سے حصہ ہے جو امام کی بعض معاملات مین مدد کرے اور ہر مجتہد مصیب ہے اصح یہی ہے اور زندہ امام کی تقلید مرے ہوے امام کی تقلید سے اولی ہے اور جو امام زیادہ علم رکھتا ہو خواہ مردہ ہو یا زندہ اُسکی تقلید اولی ہے اور اہل بیت مین سے ائمہ مشہور اپنے غیر سے تقلید کے لیے اولی ہین۔ اور کتاب مذکور مین لکھا ہے کہ امامت کا طریق دعوت ہے۔ شارح کہتا ہے کہ اکثر زیدیہ جیسے جارودیہ اور تبریہ اور صالحیہ کے نزدیک ثبوت امامت کا طریق دعوت ہے اور دعوت کے معنے یہ ہین کہ لوگون کو بلاے کہ کفار سے جہاد کرین حدود اور جمعہ اور جماعت قائم کرین باغیون کو مغلوب کرین غزوات مین ساتھ دین ظالمون اور کافرون کی صحبت سے حتی الامکان بچین ابن جبیر نے اپنے سفرنامے مین واقعات ماہ جمادی الاولی ۵۷۹ ہجری

ہین لکھا ہے کہ حرم شریف ہین اہل سنت کے چار امام ہین اور فرقۂ زیدیہ کا ایک امام ہے اِس شہر ہین اکثر شرفا کا مذہب زیدیہ ہے اور یہ لوگ اذان ہین حی علی الفلاح کے بعد حی علی خیر العمل اور اضافہ کرتے ہین نماز جماعت کے ساتھ نہین پڑھتے ظہر اور عصر ملا کر پڑھتے ہین اور مغرب کی نماز اہل سنت کے امامون کے بعد ادا کرتے ہین ابن خلدون نے اپنی تاریخ ہین لکھا ہے کہ زید کی شہادت کے بعد زیدیہ ہین امام کی نسبت اختلاف ہو گیا کچھ زیدیہ اُن کے بیٹے یحییٰ کو امام ماننے لگے جو خراسان ہین گئے اور امامت کے لیے ریشہ دوانی کرنے لگے اور بلخ ہین پہونچ کے حریش بن عمرو کے مکان پر مقیم ہوے پس جب ولید تخت نشین ہوا تو یوسف نے نصر بن سیار گورنر خراسان کو لکھ بھیجا کہ حریش کے مکان سے یحییٰ بن زید کو گرفتار کرکے بھیجدو نصر نے یحییٰ کو گرفتار کرکے قید کر دیا اور ایک اطلاعی عرضداشت ولید کے پاس بھیجدی مگر ولید نے یحییٰ اور اُن کے ہمراہیون کو رہا کرا دیا یحییٰ مع اپنے ہمراہیون کے بلخ سے روانہ ہو کر سرخس ہین پہونچے نصر نے وہان سے اُن کو نکلوا دیا مجبور ہو کے نیشاپور ہین چلے آئے یحییٰ کے ساتھ ستر آدمی تھے چونکہ روزانہ سفر کی تکان سے سب کے سب تھک گئے تھے اس وجہ سے ان لوگون نے چند سواریان خرید کی تھین عمرو بن زرارہ حاکم نیشاپور نے یہ حال نصر کو لکھ بھیجا اُسنے جنگ کرنے کا حکم دیدیا عمرو دس ہزار کی جمعیت سے مقابلے پر آیا لڑائی ہوئی عمرو اور اُسکے بہت سے ساتھی مارے گئے میدان جنگ یحییٰ کے ہاتھ رہا خاتمۂ جنگ کے بعد یحییٰ نے ہرات کی طرف کوچ کیا نصر نے یہ خبر پاکر مسلم بن احور مازنی کو یحییٰ کے تعاقب ہین روانہ کیا جوزجان ہین مڈبھیڑ ہو گئی ایک نہایت خونریز جنگ کے بعد یحییٰ مارے گئے اور آپ کے کل ہمراہی بھی کام آئے مسلم نے یحییٰ کا سر ولید کے پاس دمشق بھیجدیا اور نعش جوزجان ہین صلیب پر چڑھا دی وہ برابر صلیب پر چڑھی رہی یہانتک کہ ابو مسلم خراسانی خراسان پر مسلط ہوا اور اُسنے نعش کو صلیب پر سے اُتروا کے دفن کر دیا اور یحییٰ کے جو جو قاتل ملے اُن کو قتل کر ڈالا۔ یحییٰ بن زید نے محمد بن عبد اللہ بن حسن مثنیٰ بن حسن مجتبیٰ کی امامت کے لیے وصیت کی تھی ان محمد کو

نفس زکیہ کہتے ہیں نفس زکیہ نے حجاز میں خروج کیا اور مہدی کے لقب کے ساتھ مشہور ہوے نفس زکیہ منصور عباسی کے لشکر سے شکست کھا کر مارے گئے اُنھوں نے اپنے بھائی ابراہیم کے لیے وصیت کر دی تھی ابراہیم نے بصرے میں خروج کیا ابراہیم کے ساتھ عیسیٰ بن زید بن علی سجاد بھی تھے فوج منصور کے ہاتھ عیسیٰ اور ابراہیم دونوں مارے گئے پس یہ ابراہیم زیدیہ کے آٹھویں امام ہیں اور بعض کتابوں میں محمد نفس زکیہ کو زیدیہ کا چھٹا امام اور ابراہیم کو ساتواں امام بھی لکھا ہے اور یہ اُن لوگوں کی راے کے مطابق صحیح ہو سکتا ہے جو یحییٰ بن زید شہید کو مذہب زیدیہ کا داعی قرار دیتے ہیں دوسرے زیدیہ کہتے کہ محمد نفس زکیہ کے بعد محمد بن قاسم بن علی بن عمر امام ہوے یہ عمر زید بن علی سجاد کے بھائی تھے محمد بن قاسم نے طالقان میں خروج کیا مگر معتصم کے لشکر نے اُن کو مغلوب کر کے گرفتار کر لیا اور ایک گروہ زیدیہ کا کہتا ہے کہ یحییٰ بن زید کے بعد اُن کے بھائی عیسیٰ امام ہیں اور یہ وہی عیسیٰ ہیں جو ابراہیم کے شریک ہو کر منصور سے لڑے اور مارے گئے اور یحییٰ کے بعد امامت اُن کی اولاد میں قرار دیتے ہیں اور ایک جماعت کہتی ہے کہ محمد نفس زکیہ بن عبداللہ کے بعد اُن کے بھائی ادریس بن عبداللہ بن حسن مثنیٰ امام ہیں جب حسین بن علی بن حسن مثنیٰ نے خلیفہ ہادی عباسی کے عہد میں خروج کیا تو یہ ادریس اُن کے ہمراہ تھے اور ۱۶۹ھ میں مقام فخ میں جو مکے کے قریب طائف کی طرف واقع ہے لشکر ہادی کے ہاتھ سے حسین مارے گئے تو ادریس مصر کی طرف بھاگ گئے اور وہاں سے اندلس کی جانب چلے گئے اور اقصاے مغرب کے شہر طنجہ میں دعوت شروع کی زنگیوں نے اُنکی دعوت قبول کی اور بہت سا ملک اُنکے قبضے میں آگیا جب ادریس کی شوکت و قوت بڑھ گئی تو رشید عباسی نے سلیمان بن جریر کو کہ زیدیہ کا متکلم تھا ادریس کے پاس بھیجا جسنے ان کو زہر دیکر مار ڈالا ادریس کی ایک کنیز کو حمل تھا جس سے ایک لڑکا پیدا ہوا اُسکا نام بھی ادریس رکھا اور وہ بڑھکر باپ کا قائم مقام ہوا جنات الفردوس میں لکھا ہے کہ جب سلطنت اندلس بنی مروان کے ہاتھ سے نکل گئی تو یہ ولایت بھی بنی ادریس کے ہاتھ میں آگئی لیکن بڑے بڑے شہر

Marfat.com

اور اچھے اچھے مقام آل تاشفین کے ہاتھ مین رہے اور اُنکے بعد بنی عبدالمومن نے اُن پر قبضہ کر لیا اُن کے بعد بنی مرین کے قبض و تصرف مین آگئے یہانتک کہ سنہ ۹۰۰ھ مین تمام ملک افریقہ بنی ادریس کے زیرنگین ہوگیا جب بنی ادریس کی حکومت مٹ گئی تو زیدیہ کا کام ابتر ہوگیا۔ ابونصر بخاری کہتا ہے کہ ابراہیم اکبر بن امام موسی کاظم نے یمن مین مامون عباسی خلیفۂ بغداد کے عہد مین خروج کیا تھا اور وہ فرقہ زیدیہ کے ایک امام تھے۔ زیدیہ کے ایک داعی نے جسکا نام حسن بن زید بن محمد بن اسماعیل بن حسن بن زید شہید ہے سنہ ۲۵۰ھ ہجری مین طبرستان مین خروج کیا انکو داعی کبیر اور داعی اول کہتے تھے سنہ ۲۵۲ھ مین اُنھون نے سلیمان بن طاہر پر حملہ کیا اور اسکو طبرستان سے نکالکر تمام ملک پر قبضہ کر لیا یہ نہایت خونریز تھے ان کی حکومت مین بہت سے آدمی مارے گئے اور اکثر اشراف سادات قتل ہوے بیس سال حکومت کرکے سنہ ۲۷۰ھ مین وفات پائی داعی کبیر کے بعد اُن کے بھائی محمد داعی کے لقب سے ملقب ہوئے اور احمد ابوالحسن کو جو داعی کبیر کا بھنوئی تھا شکست دیکر تمام حکومت طبرستان پر سنہ ۲۷۱ھ مین قبضہ کر لیا اور سترہ سال ۷ ماہ حکومت کرکے محمد بن ہارون سرخسی صاحب اسماعیل بن احمد سامانی کے مقابلہ مین مارے گئے یہ محمد اتنے نیک سیرت تھے کہ ایک شخص کو جس نے اقرار کر لیا تھا کہ مین یزید بن معاویہ کی اولاد سے ہون اُس قدر حصہ دیا جس قدر بنی عبدمناف مین سے ایک ایک شخص کو دیا تھا اور فرمایا کہ اللہ ایک شخص کو دوسرے کے گناہ کی وجہ سے عذاب نہ دیگا۔ لہذا خون حسین کا تجھ سے مواخذہ نہین۔ زیدیہ مین سے ناصر اطروش نے دیلم مین اِس مذہب کی طرف دعوت شروع کی ہزارون آدمی اُن کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے اُنکا نام حسن بن علی بن حسن بن علی بن عمر ہے اور یہ عمر زید بن علی سجاد کے بھائی ہین۔

یعقوب بن داؤد بن طہمان شیعی جب مہدی خلیفۂ عباسی کا وزیر ہوا تو اُسنے زیدیہ کو کل ممالک محروسہ کے معزز و ممتاز عہدون پر مقرر کر دیا۔

Marfat.com

زیدیہ کے بعض عقائد

سارے زیدیہ کا مثل امامیہ کے یہ عقیدہ ہے کہ اللہ کا ارادہ حادث ہے اور اُسکا ارادہ سارے موجودات پر عام و محیط نہین بلکہ بہت سے موجودات اُسکے بلا ارادہ پیدا ہوگئے ہین جیسے شر اور آفت اور کفر اور معصیت اور یہ بھی کہتے ہین کہ اللہ کی بعض مرادین واقع نہین ہو سکتین اور شیطان اور کافرون کی واقع ہو جاتی ہین اور زیدیہ یہ بھی کہتے ہین کہ اللہ بعض کافرون کی ہدایت کا ارادہ کرتا ہے مگر شیطان اور مغویان بنی آدم اُسے گمراہ کر دیتے ہین اور اللہ تعالیٰ کا ارادہ انکے سامنے نہین چل سکتا یہی عقیدہ امامیہ کا ہے اور کہتے ہین کہ تکلیف اللہ تعالیٰ پر واجب ہے یہی مذہب امامیہ کا ہے برخلاف اہل سنت کے کہ اُنکے نزدیک اللہ پر تکلیف واجب نہین بلکہ وہ ابرار پر فضل ہی اور فجار کے حق مین عدل ہی شرح مواقف مین لکھا ہے کہ زیدیہ آٹھ فرقے ہین جن مین قدر مشترک زید بن علی کی امامت ہے ان مین سے اکثر کے نزدیک ائمہ کا ایک وقت بلکہ ایک مقام مین متعدد ہونا جائز ہے مروج الذہب مین کہا ہے الزیدیۃ کانت فی عصرھم ثمانیۃ فرق یعنی زیدیہ اپنے زمانے مین آٹھ فرقے تھے اور اُن مین مرتبہ اور ابرقیہ اور عقبیلہ و ر یمانیہ اصحاب محمد بن یمان کوفی یہ چار نام لکھے ہین بغیر تفصیل کے اور چار نام یہ لکھے ہین یعقوبیہ اور ابتریہ اور جریریہ اور جارودیہ اور نفائس الفنون مین کہا ہے کہ زیدیہ پانچ فرقے ہین جارودیہ سلیمانیہ صالحیہ چوتھا فرقہ ناصریہ کہ یہ شریف ناصر الکبیر کے متبع ہین جنکی قبر آمل مین ہے پانچوان فرقہ ابو الحسین جو متبع ہین شریف ابو الحسین کے جو دیلم مین مدفون ہین ہم جس ترتیب سے یہان فرقے لکھینگے وہ شرح مواقف کے مطابق ہی

اول فرقہ جارودیہ صاحب کشاف اصطلاحات فنون نے اِس فرقے کے بیان مین حروف کی عجیب تصحیف کر دی ہے صفحہ ۱۹۵ مین کہا ہے جاردیہ زیدیہ کا ایک فرقہ ہے ذکر ان کا باب زائے معجمہ کی فصل دال مہملہ مین کیا جائیگا اور صفحہ مذکور مین جارودیہ کا لفظ رائے مہملہ و واو و دال مہملہ کے ساتھ لکھا ہے مگر اعراب نہین لکھے

Marfat.com

اور زیدیہ کے بیان مین صفحہ ۲۱۴ مین جارودیہ کے عقائد بھی ذکر کیے ہین جو شرح مواقف وغیرہ مین موجود ہین اور صفحہ ۲۲۳ مین جارودیہ راے مہملہ اور واو وزاے معجمہ کے ساتھ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابی الجاروز کے اصحاب ہین۔ کشکول بہائی مین مذکور ہے کہ جارودیہ ابوالجارود بن زیاد بن معبد عبدی کے اصحاب ہین اور مجمع البحرین مین بیان کیا ہے کہ اِس فرقے کا رئیس خراسان کا باشندہ تھا اور اُسے ابوالجارود زیاد بن منذر عبدی کہتے تھے۔

شرح مواقف مین مسطور ہے کہ امام محمد باقر نے اسکا نام سرحوب رکھا تھا سرحوب ایک شیطان ہے نابینا کہ دریا مین مقیم ہے اور مجمع البحرین[1] سے معلوم ہوتا ہے کہ سرحوب طویل کے معنے مین ہے اِسی لیے اِس فرقہ کو سرحوبیہ بھی کہتے ہین اِس فرقے کا عقیدہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کی امامت کے لیے نص کردی تھی مگر نص وصف کے ساتھ تھی نام کے ساتھ نہ تھی جناب سرورِ کائنات نے حضرت علیؑ کا نام نہین لیا تھا بلکہ جو خصلتین اور علامتین اور نشانیان اپنے بعد امام مین بتائی تھین ارباب فراست نے اُن سے جان لیا کہ مراد آپ کی جناب امیر کی ذات فائض البرکات ہے کوئی اور نہین اِس لیے کہ وہ سب خصائل انھی مین موجود ہین دوسرون مین موجود نہین پس جبکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کی امامت پر ایسی نص کی جو نام لینے کی برابر ہے اور صحابہ نے سرورِ کائنات کے انتقال کے بعد حضرت ابُوبکر کو اختیار کرکے انکو خلیفہ بنایا تو یہ کام نص رسول کے خلاف کیا اور لوگ حضرت علیؑ اور حسنؑ وحسینؑ اور اُن کی اولاد کی بیعت کے ترک کرنے سے کافر ہوگئے مواقف مین لکھا ہے کہ جارودیہ کا مذہب یہ ہے کہ امامت حسنؑ اور حسینؑ کے بعد اُنکی اولاد مین شوریٰ سے ہے جو کوئی ان مین سے تلوار کے ساتھ خروج کرتا اور حق کی طرف بلاتا ہوگا اور امور دین کا عالم اور شجاع ہوگا وہی امام ہے اُس کی اطاعت واجب ہے اِسی لیے یہ کہتے ہین کہ اگر دو امام ایک زمانے مین دو مقاموں پر حکومت کرتے ہون اور اُن مین امامت کی شرطین جمع ہون اور اطاعت اُنکی

[1] لہ جلد اول مجمع البحرین ... سرحوب ... الطویل ۱۰۲

لوگون نے تسلیم کر لی ہو اور مفترض الطاعت مان لیا ہو تو یہ بات جائز ہے اور یہ قول اجماع سلف کے خلاف ہے۔ شرح مقاصد مین لکھا ہے کہ جارودیہ معتزلہ اور خوارج اور اہل سنت کے ساتھ اس بات مین متفق ہین کہ امامت اہل حل وعقد کے اختیار کر لینے سے بھی ثابت ہوجاتی ہے اور ان کو ائمہ کی ترتیب اور توقف اور امام منتظر مین اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ حضرت علی سے امامت حضرت حسنؑ کو پہونچی اور حضرت حسنؑ سے حضرت حسینؑ شہید کربلا کو اور امام حسینؑ سے امام علی زین العابدین کو اور اُن سے زید شہید کو اور زید سے اولاد امام حسنؑ کو اور اِس سلسلے مین محمد بن عبداللہ بن حسن مثنیٰ بن حسن سبط مین امامت کے تمام خصائل جمع تھے وہی امام منتظر ہین یہ محمد منصور کے عہد مین دعوت امامت کی وجہ سے مدینہ مین مقتول ہوئے اور یہ لوگ اُن کے مقتول ہونے کے منکر ہین ان کا عقیدہ یہ ہے کہ یہ محمد بن عبداللہ جلدی خروج کرینگے اور زمین کو عدل سے بھر دینگے اور بعض جارودیہ کی رائے یہ ہے کہ محمد واقعی مقتول ہو چکے ہین اور اُن کے بعد امامت محمد بن قاسم بن علی بن عمر بن علی بن امام حسین بن علی بن ابی طالب کو پہونچی جنھین صاحب طالقان کہتے ہین یہی امام منتظر ہین انھون نے معتصم کے زمانے مین خروج کیا اور گرفتار ہوے معتصم نے انھین قید خانے مین رکھا وہین انتقال کیا پس یہ لوگ اُن کی موت کے منکر ہین اور بعض کہتے ہین کہ امامت اُنکے بعد یحییٰ بن عمرو بن یحییٰ کو پہونچی جو حسین ذی الدمعہ بن زید شہید بن علی زین العابدین کی نسل سے تھے اِن یحییٰ نے مستعین باللہ کے عہد مین محمد بن عبداللہ بن طاہر حاکم عراق پر خروج کیا تھا کتب تواریخ اور انساب کی کتابون مین ان کا نام صاحب شاہی ذکر کرتے ہین یحییٰ مستعین کے عہد مین مارے گئے مگر یہ لوگ اُن کی موت کے منکر ہین اور ملل ونحل شہرستانی مین جو یحییٰ کو عمر بن یحییٰ بن زید شہید کا فرزند لکھا ہے یہ غلطی ہے اسلیے کہ نسابین کا اسپر اتفاق ہے کہ یحییٰ

Marfat.com

بن زید شہید نے کوئی اولاد نہین چھوڑی نامۂ دانشوران مین ابن عقدہ جارودی کے حالات مین اس کی صراحت کی ہے یحیٰی نے چونکہ کوفہ مین خروج کیا تھا اس لیے صاحب کوفہ مشہور ہین۔

دوسرا فرقہ کینیہ یہ فضل بن وکین کے پیرو ہین اور تمام باتون مین جارودیہ کے موافق ہین مگر طلحہ اور زبیر اور ام المومنین عائشہ کو کافر بتاتے ہین باقی صحابہ کو بُرا کہتے ہین تیسرا فرقہ سلیمانیہ ہے جسے جریریہ بھی کہتے ہین یہ لوگ سلیمان بن جریر کے متبع ہین اور غنیۃ الطالبین مین سلیمان کے باپ کا نام کثیر لکھا ہے اس فرقے کا اعتقاد یہ ہے کہ امامت نام شورے کا ہے درمیان خلق کے اور او دو مسلمانون کے مقرر کرنے سے بھی منعقد ہو جاتی ہے کشکول بہائی مین لکھا ہے کہ ان کے نزدیک امامت کا طریق بیعت ہے اور بیعت و اجتہاد کے ذریعہ سے حضرت ابوبکر و عمر کی امامت کے منعقد ہو جانے کا اعتراف کرتے ہین پھر کبھی یہ لوگ اس اجتہاد کو صواب قرار دیتے ہین اور کبھی خطا جانتے ہین اور انکے نزدیک امامت مفضول کی فاضل کے موجود ہوتے صحیح ہے اور سلیمان یہ کہتا تھا کہ لوگ ترک بیعت حضرت علیؑ سے کافر نہین ہوئے بلکہ خطاوار ہوے کہ افضل کو چھوڑ دیا یہ جارودیہ کی تکفیر کرتے ہین اسلیے کہ وہ صحابہ کی تکفیر کرتے ہین مگر سلیمانیہ طلحہ اور معاویہ اور بی بی عائشہؓ کو کافر جانتے ہین اس وجہ سے کہ انھون نے حضرت علیؑ سے جنگ کی تھی اور حضرت عثمان بن عفان کو بھی کافر بتاتے ہین بسبب اُن خلاف امورات جاری کرنے کے جو انھون نے اپنی خلافت مین نکالے تھے اور اہل سنت کہتے ہین کہ وہ سارے فتور اُن کے اقارب بنی امیہ کے تھے نہ حضرت عثمانؓ کے اُن لوگون نے مخلوق پر دست درازی کرنا شروع کی تھی چھیڑ کرنے لگے تھے وہ جبراً نہ آن پڑا اختلاف کثیرہ پیدا ہو گئے عثمان رضی اللہ عنہ پر مواخذات کیے گئے اور سلیمانیہ کے نزدیک حضرت علیؓ کی کسی کی امامت پر نص نہین کی بلکہ بعد اُنکے امر شورے ہو گیا۔

چوتھا فرقہ بتریہ کہ ثومیہ بھی کہلاتے ہین تحفۂ اثنا عشری مین لکھا ہے کہ مغیرہ

بن سعد کے اصحاب ہین جو ابتر کے لقب سے مشہور تھا لب اللباب فی تحریر الانساب
اور اتحاف ذوی الالباب مین لکھا ہے بتریہ بفتح باے موحدہ وسکون تاے فوقانی
اور شرح مواقف مین ہے کہ بتیریہ بتیر ثومی کے اصحاب ہین اور تعریفات سید شریف
اور تعریفات ابونصر مکی مین بھی لکھا ہے کہ تبیریہ بتیر ثومی کی طرف منسوب ہین
اور تبیریہ مین باے موحدہ کے بعد تاے فوقانی اور اُسکے بعد یاے تحتانی ہے اور
مروج الذہب سے معلوم ہوتا ہے کہ اس فرقے کا نام ابتریہ ہے چنانچہ حالات
ہشام مین ہے ثم الفرقة السادسة المعروفة بالابترية وهم اصحاب
كثير الابتر والحسن ابن صالح جنی اور ملل ونحل شہرستانی مین ہے البترية اصحاب
كثير النوى الابتر اور کشف الغمہ عن افتراق الامہ مین ہے بتریہ اتباع ہین حسن
بن صالح بن کثیر ابتر کے اور ترجمۂ ملل ونحل مین تبریہ کو اصحاب کثیر بن تبری لکھا ہے
اور بہبہانی نے تعلیقہ مین لکھا ہے البترية بضم الباء وقيل بكسرها منسوبون
الى كثير النومى لانه كان ابتر اليد وقيل الى المغيرة ابن سعيد یعنی تبریہ مین باے
موحدہ مضموم ہے اور بعض کے نزدیک مکسور ہے اور یہ فرقہ کثیر لومی کی طرف منسوب ہے
چونکہ اسکا ہاتھ کٹا ہوا تھا اسلیے ابتر کہلاتا تھا پس اُسکے فرقے کو بھی تبریہ کہنے لگے
کیونکہ عربی مین ابتر مقطوع اور ناتمام کو کہتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ فرقہ
مغیرہ بن سعید کی طرف منسوب ہے اور صواعق محرقہ کی یہ عبارت ہے البترية و
يقال لهم التومية اصحاب بتير التومى وهو المغيرة بن سعد الملقب بالابتر
یعنی بتیریہ کو تومیہ بھی کہتے ہین اور یہ تبیر تومی کے تبع ہین جسکا نام مغیرہ بن سعد اور
لقب ابتر تھا بہر صورت اس نام مین بڑا اختلاف ہے کوئی تبریہ لکھتا ہے کوئی تبیریہ
بیان کرتا ہے کوئی ابتریہ بتاتا ہے اسی طرح کوئی ثومیہ تحریر کرتا ہے کوئی تومیہ اور
کوئی نومیہ یہ لوگ امامت مین سلیمانیہ کے موافق ہین مگر کہتے ہین کہ حضرت علی
امامت کے لئے اولیٰ وافضل ہین گو حضرت ابوبکرؓ بھی امام تھے اور اُنکی امامت خطا
نہ تھی نہ کفر بلکہ خود حضرت علی نے اُن کو امامت دیدی اور حضرت عثمان کی تکفیر نہین

Marfat.com

کرتے ہین اُن ہین متوقف ہین اسواسطے کہ اُن کے حق ہین جناب امیر کا سکوت اور رضامندی اِن کے خاطر خواہ ثابت نہوئی اور کہتے ہین کہ جناب امیر اپنی بیعت کے بعد سے امام ہوئے توضیح المقال ہین بعض فضلا سے نقل کیا ہے کہ تبریہ کے نزدیک تقدیم مفضول کی فاضل پر جائز ہے۔

پانچوان فرقہ نعیمیہ ہے یہ نعیم بن یمان کے مقلد ہین اور غنیۃ الطالبین ہین ابو نعیم بن یمان لکھا ہے یہ سارے عقائد ہین تبریہ کے موافق ہین مگر حضرت عثمان کو کافر جانتے ہین باقی صحابہ کو نیکی سے یاد کرتے ہین۔

چھٹا فرقہ یعقوبیہ ہے یعقوب بن علی کوفی کے اصحاب ہین یہ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کی امامت کے قائل ہین اور رجعت کے منکر ہین مگر بعضے یعقوبیہ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ سے تبرا کرتے ہین اور اموات کے دنیا ہین قیامت سے پہلے رجوع کرنے کے قائل ہین۔

ساتوان فرقہ خشبیہ صواعق محرقہ ہین لکھا ہے کہ یہ لوگ خلف بن عبدالصمد کے اصحاب ہین خشبیہ انکا اس وجہ سے نام ہے کہ جب سلطان وقت پر اُنھون نے خروج کیا تھا تو ان کے پاس اسباب جنگ اور ہتھیار نہ تھے صرف لکڑیان اور لاٹھیان لیکر مقابل ہوئے تھے اور خشب زبان عربی ہین لکڑی کو کہتے ہین جیسا کہ نفائس اللغات ہین لکھا ہے انکا عقیدہ یہ ہے کہ امامت نام ہے شورے کا اولاد بی بی فاطمہ ہین اگر کوئی شخص امام بن جاے تو اُسپر خروج کرنا واجب ہے معارف ہین ابن قتیبہ نے لکھا ہے کہ جب ابراہیم بن اشتر نے عبید اللہ بن زیاد سے بغاوت کی تو اُسکے اکثر ساتھیون کے پاس لکڑیان تھین اسلیے خشبیہ کہلاے پس اس سے معلوم ہوا کہ خشبیہ ابراہیم بن اشتر کے اصحاب ہین میرے نزدیک زیدیہ ہین جو فرقہ خشبیہ لکھا جاتا ہی

(حاشیہ — دستی عبارت، ناخوانا)

وہ ابراہیم کی طرف منسوب نہین ہوسکتا اسلیے کہ ابراہیم پہلے کیسانی تھا اور مختار کا معاون تھا جس کو محمد بن حنفیہ نے خون حسین کا معاوضہ لینے پر مامور کیا تھا اور وہ کھلم کھلا محمد بن حنفیہ کی دعوت دیتا تھا ابراہیم نے عبداللہ بن مطیع کی جو عبداللہ بن زبیر کی طرف سے کوفہ کا گورنر تھا تمام قوت پامال کر کے مختار کی حکومت جمائی تھی اور اسی نے موصل مین ابن زیاد اور اہل شام کو زیر و زبر کیا تھا اور اُس وقت ابراہیم کے ساتھ زبردست لشکر اور بہت سا سامان جنگ اور نامی نامی شہسوار جنگ آور تھے اور مختار کے مارے جانے کے بعد ابراہیم زبیری ہوگیا تھا اور مصعب برادر عبداللہ بن زبیر کے ساتھ عبدالملک بن مروان کے مقابلے مین مارا گیا تھا

آٹھوان فرقہ صالحیہ یہ حسن[له] بن صالح بن حی کی طرف منسوب ہین انکا عقیدہ یہ ہے کہ جو کوئی فاطمی صفت شجاعت و سخاوت و علم کے ساتھ متصف ہو اور تلوار لیکر خروج کرے وہ امام ہے اور یہ لوگ حضرت ابوبکرؓ کی امامت کو ثابت رکھتے ہین کیونکہ ان کے نزدیک فاطمی اور علوی ہونا امامت کے شرائط مین سے نہین یہ کہتے ہین کہ امام قریش مین سے کسی ایک خاندان کا آدمی ہونا چاہیے[عه] - اور حضرت علیؓ کو تمام صحابہ پر تفضیل دیتے ہین اور حضرت عثمان کے حال مین متوقف ہین نہ اُنھین مؤمن جانتے ہین نہ کافر اس لیے کہ حضرت علیؓ کی زبان سے اُن کے حق مین فضائل بھی منقول ہین اور رذائل بھی۔

امامیہ

اب غور سے سنو کہ امام کا مقرر کرنا زمانہ نبوت کے ختم ہونے کے بعد واجب ہے یا نہین اور واجب ہے تو کیا خداے تعالیٰ پر واجب ہے یا خلق پر واجب ہے اور ثبوت اِس وجوب کا دلیل شرعی کے ساتھ ہے یا عقلی کے۔

خوارج[عه] یہ کہتے ہین کہ امام کا مقرر کرنا مطلقاً واجب نہین جائزات مین سے ہی

له نقل ہے ملل و نحل شہرستانی کی مین ہے الصالحیۃ اصحاب الحسن بن صالح بن حی وکان ... عه فقہما ۱۲ منہ دیکھو کتاب الافعار ... عه یہ لفظ شرح مواقف اور شرح تجرید کا ہے ... اور ...

اور شیعہ اسماعیلیہ[1] اور امامیہ اور غلاۃ کہتے ہین کہ امام کا مقرر کرنا اللہ پر واجب ہے اور اِس وجوب کے ثبوت پر عقل دلالت کرتی ہے اور ملاحدہ[2] کا بھی یہی مذہب ہے مگر شیعہ کے یہ فرقے اِس بات مین باہم مختلف ہین کہ امام کا تقرر کس ضرورت کے لئے ہے اسماعیلیہ کہتے ہین کہ امام اِس غرض سے مقرر ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کی شناخت کرائے اور جو باتین اللہ کے حق مین جائز اور واجب ہین اور جو اُسکے حق مین محال ہین سب کی پہچان بتائے اور معرفت الٰہی کی تعلیم فرمائے کیونکہ ان کے نزدیک بغیر کسی معلم کے اللہ کی معرفت ناممکن ہے اور امامیہ کہتے ہین کہ معصوم یعنی امام کی طرف حاجت معرفت الٰہی کی تعلیم کے لیے نہین بلکہ اِس لئے ہے کہ وہ واجبات عقلی وشرعی کے ادا کرنے اور قبائح عقلی وشرعی سے بچنے مین لطف ہو غرضکہ اسماعیلیہ کے نزدیک امام کا تقرر اللہ کی معرفت کے لئے واجب ہے اور امامیہ کے نزدیک قوانین شرع کی محافظت کے لئے واجب ہے اور اسماعیلیہ امام کو اللہ کی معرفت کا معلم قرار دیتے ہین اور امامیہ اُسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندون کے حق مین لطف مانتے ہین اور امامیہ کے نزدیک امام ادائے واجبات مین لطف ہے اسماعیلیہ کے نزدیک معارف مین لطف ہے اور غلاۃ کہتے ہین کہ امام کا تقرر لغات کی تعلیم کرنے اغذیہ اور ادویہ اور سموم اور حروف اور صناعات کے احوال بتانے اور آفات ومصائب سے بچانے کے لیے ہے اور اہلِ سنت اور معتزلہ اور زیدیہ کی یہ رائے ہی کہ امام کا مقرر کرنا مخلوق پر واجب ہے مگر بعض معتزلہ اور بعض زیدیہ کے نزدیک یہ وجوب دلیل عقلی سے ثابت ہے۔

شرح مقاصد مین لکھا ہے کہ ہشام بن عمر و غوطی معتزلی اور اُسکے اصحاب کے نزدیک امن وامان کی حالت مین امام کا مقرر کرنا واجب ہے تاکہ شعائر اسلام کو ظاہر کرے اور فتنہ وفساد کی حالت مین واجب نہین اِس لئے کہ سرکش لوگ اُسکی اطاعت نکرینگے تو خونریزی ہوگی اور ابوبکر اصم معتزلی اور اُسکے اصحاب کی یہ رائے ہے کہ فتنہ وفساد کے وقت مین امام کا مقرر کرنا واجب ہے اور امن واطمینان کی حالت مین

[1] دیکھو شرح مقاصد کا مقصد خامس ۱۲ منہ [2] دیکھو اربعین امام رازی ۱۲ منہ

واجب نہین کیونکہ اس وقت مین امام کی کیا حاجت ہے انتہی شرح مواقف اور نہایۃ العقول مین لکھا ہے کہ جاحظ اور کعبی اور ابو الحسن بصری یہ کہتے ہین کہ امام کا مقرر کرنا مخلوق پر عقلاً و شرعاً دونون طرح واجب ہے انتہی اور اہل سنت وجماعت کے نزدیک تقرر امام کا وجوب مخلوق پر دلیل سمعی (شرعی) سے ثابت ہے اور عامۂ معتزلہ اور اکثر زیدیہ کا بھی یہی مشرب ہے[1] اور تمام امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ کوئی آدمی صرف امامت کی صلاحیت رکھنے سے امام نہین بن سکتا بلکہ امام مقرر ہونے کے لیے کچھ اور بھی چیزون کی ضرورت ہے اور وہ چیزین یہ ہین -

[1] شرح تجرید مین لکھا ہے فذهب اهل السنة انه واجب علینا سمعا وقالت المعتزلة والزیدیة بل عقلا اور شرح مواقف مین مذکور ہے نصب الامام عندنا واجب علینا سمعا وقالت المعتزلة والزیدیة بل عقلا اور شرح طوالع الانوار مین ہے واجب علینا عقلا المعتزلة والزیدیة ان العقل [illegible]

[illegible] انکا قول ہے کہ قالوا نصبه واجب بین الطریق العقل وهذا اقول اصحابنا والکثر المعتزلة والزیدیة بعد ان کہا ہے کہ متاخرین معتزلہ سے امام الحسین بصری اور قدماء معتزلہ مین سے جاحظ اور ابو القاسم کعبی کا قول یہ ہے کہ امام کا تقرر خلق پر عقلاً واجب ہے [illegible] واجب علینا سمعا وعقلا عند اهل السنة وعامة المعتزلة [illegible] الحسین البصری والجاحظ والکعبی [illegible] اس مقام کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

(۱) اللہ ورسول کی طرف سے نص وارد ہونا یا امام سابق کا ولی عہد بنانا اور وصیت کرنا (۲) امامت کے لیے دعوت کرنا (۳) اعیان وارکان کا بیعت کرنا۔ پہلی چیز یعنی نص منصوص علیہ کے امام ہونے کا سبب مستقل ہے پچھلے دونون طریق ایسے ہین کہ ان کے سبب مستقل ہونے مین اختلاف ہے امامیہ ان دونون طریق کو نہین مانتے مگر معتزلہ اور اہل سنت اور خوارج اور زیدیہ مین سے صالحیہ کہتے ہین کہ اختیار کر لینا بھی امامت کے ثبوت کا طریق ہے اور صرف زیدیہ کا مذہب یہ ہے کہ دعوت بھی ثبوت امامت کا طریق ہو شرح مقاصد مین لکھا ہے کہ صالحیہ اسکے قائل نہین مگر کتاب الازہار کا شارح صالحیہ کا بھی یہی مذہب بتاتا ہے اور دعوت کے یہ معنے ہین کہ جس مین شرائط امامت کے جمع ہین وہ مظلومون کی مدد کرے امر معروف اور نہی منکر بجالاوے اور اپنی متابعت کے لیے لوگون کو بلاوے اسی لیے ان کی راے یہ ہے کہ جو فاطمی تلوار لیکر خروج کرے اور اللہ کی راہ کی طرف دعوت کرے وہ امام ہے پس ان کے نزدیک دعوت حصول امامت کا سبب مستقل ٹھہرا اہل مذاہب مین سے سواے جبائی کے کسی نے ان کی اِس تجویز کے ساتھ موافقت نہین کی ہے۔[۱]

امامیہ کہتے ہین کہ اگر کوئی آدمی امامت کی دعوت کرے اُسکی شوکت بڑھ جائے امت اُسکی دعوت قبول کر لے مگر امامت اُسکی صحیح نہین معتزلہ اور اہل سنت کہتے ہین کہ بیعت کا منعقد ہو جانا حصول امامت کا سبب ہی اور امامیہ کے نزدیک صرف بیعت سے امامت نہین حاصل ہو سکتی اور امامیہ بلکہ تمام شیعہ کہتے ہین کہ فاضل کے موجود ہوتے مفضول کی امامت درست نہین اور اہلِ سنت مین سے شیخ ابوالحسن کا میلان بھی اسی جانب ہے اور شیخ ابوالمنصور کا مذہب یہ ہے کہ امامت مفضول کی فاضل کے موجود ہوتے ہوئے منعقد ہو جاتی ہے۔[۲]

سلطنت

اور امامیہ کہتے ہین کہ خلافت جامع وشامل ہے امامت اور سلطنت کو خواہ حقیقت کے ساتھ ہو جیسے حضرت علیؑ کی خلافت کہ وہ امامت

---

[۱] دیکھو اعتماد ۱۲ [۲] منہ ۱۲ دیکھو نہایۃ العقول شرح مقاصد [۳] منہ ۱۲ من الزیدیۃ غیر الصالحیۃ قال ج م من شرح مقاصد

وسلطنت وحقیت تینون باتون کو جامع تھی یا صرف غلبے اور تسلط کے ساتھ ہو جیسے خلافت خلفاے ثلثہ کی کہ وہ حقیت کے ساتھ نہ تھی ورنہ وہ امامت کو جامع تھی۔ اور امامت خاص ہے یعنی صرف نبی کی نیابت بدون سلطنت وامامت وحکومت کے اِسی لئے شیعہ خلفاے ثلثہ کو امام نہین جانتے اور ائمہ اثنا عشر کو امام مانتے ہین اور محققین اہل سنت خلافت عامہ[1] اور امامت دونون کو مترادف جانتے ہین او رو دونون کے معنے بادشاہی کے لیتے ہین جو واسطے انتظام دین اسلام کے پیغمبر علیہ السلام کی نیابت مین ہو اور کہتے ہین کہ جب خلیفہ مین دین اسلام کا انتظام کرنے کے صفات ہون اور حکم اُسکا جاری ہو تو یہ بادشاہی اُسکے لیے موجب گناہ نہین افضل امت ہو یا نہو اور امامیہ کہتے ہین کہ افضل امت ہو کہ حکم الٰہی مین اُسکی اطاعت تمام امت پر واجب ہے بادشاہ اور فرمان روا ہو یا نہو۔

تمہید مین سالمی نے لکھا ہی کہ امامیہ کے نزدیک امام کا معصوم ہونا واجب ہے اور معتزلہ نے بھی امام کا معصوم ہونا واجب قرار دیا ہی بلکہ معتزلہ کے نزدیک امام نماز کا بھی معصوم ہونا واجب ہے اگر معصوم نہو گا تو اُسکے پیچھے نماز ناجائز ہو گی مگر سالمی کا یہ قول غلط ہی نہایۃ العقول مین امام رازی نے لکھا ہے کہ تمام امت مین سے سواے ملاحدہ اور امامیہ کے کوئی بھی امام کے لیے عصمت شرط نہین قرار دیتا بلکہ اربعین مین تو امام صاحب نے صاف ان الفاظ مین کہدیا ہے کہ اہلِ سنت اور معتزلہ اور زیدیہ اور خوارج کے نزدیک امام کا معصوم ہونا واجب نہین اسماعیلیہ اور اثنا عشریہ کے نزدیک معصوم ہونا واجب ہے معارف شرح صحائف مین بھی کہا ہے کہ اہل سنت اور معتزلہ اور زیدیہ عصمت امام کے منکر ہین اِن کے نزدیک عدالت ظاہری کافی ہے۔

امامیہ کہتے ہین کہ عصمت ایک ایسی صفت ہے کہ جس مین وہ ہوتی ہے اُس شخص سے گناہ نہ عمداً سرزد ہوتے ہین نہ سہواً نہ خطاءً اور نہ اُس سے حکم شرعی مین خطاے اجتہادی واقع ہو سکتی ہے اور اِس وجہ سے ائمہ کا قول مثل قول انبیا کے

[1] عامہ ای ... بکر ... الخلافۃ نص ان الامامۃ اطلقت ... بین ... التوحید ... شرح ... الخاوی ...

امر الله بعد والدین ... بعد النبی صلے اللہ علیہ وسلم ۱۲ منہ

Marfat.com

واجب الاتباع ہے اور اُن کا ارشاد عین اللہ کا فرمان ہے اور اُن کی نسبت آنحضرت کے ساتھ ایسی ہی جیسے اور انبیا کی حضرت موسیٰ کے ساتھ تھی جو توراۃ پر عمل کرنے کے لیے منجانب اللہ مامور تھے اور اہلِ سنت کے نزدیک ایسی عصمت انبیا سے خصوصیت رکھتی ہے خاص اُن امور مین جنکی خبر وحی کے ذریعہ سے اُنکو حاصل ہوتی ہے اور اُنپر وہ مستقر ہوتے ہین ائمہ اہلِ بیت کا حال دوسرے مجتہدین کا سا ہے اُن کے اجتہاد مین خطا جائز ہے جبکہ انبیا سے اجتہادات مین خطائین سرزد ہوئین تو ان سے کیونکر سرزد نہین ہو سکتین لہ

اور اہلِ سنت کے نزدیک مسئلہ افضلیت ظنی ہے اسکی قطعیت پر کوئی دلیل قائم نہین اور مسئلہ ترتیب خلافت پر متفرع نہین اور نہ ترتیب خلافت پر موقوف ہے اگر فرض کیا جائے کہ خلافت اِس ترتیب پر نہ ہوتی تب بھی ترتیب افضلیت اُسی نہج پر ہوتی کہ سب اصحاب رسول مین سے افضل ابو بکر صدیقؓ ہین پھر عمرؓ پھر عثمانؓ پھر علی رضی اللہ عنہم تمام **اہل سنت وجماعت** اور قدماے **معتزلہ** اسی مذہب پر ہین اور **خوارج** اور **نواصب** کے نزدیک بھی صرف حق شیخین مین یہی ترتیب ہے اور **خطابیہ** کے نزدیک سب سے افضل حضرت عمرؓ ہین اور فرقۂ **عباسیہ** جو امامت حضرت عباس اور اُنکی اولاد کا قائل ہے افضل اصحاب عباس بن عبدالمطلب کو جانتا ہے اور **شیعہ** تمام علی الاتفاق حضرت علی کو سب سے افضل کہتے ہین اور معتزلہ متاخرین کا بھی یہی مذہب ہی۔

لوگون نے امام مین بعد سرور کائنات کے اختلاف کیا ہے جمہور کا مذہب یہ ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہین عباسیہ کا مذہب یہ ہے کہ عباس بن عبدالمطلب ہین اِس لئے کہ وہ حضرت کے چچا اور وارث تھے تو وہ ابن عم سے زیادہ حقدار ہین اور کشف الغمہ عن افتراق الامہ مین لکھا ہے کہ یہی مذہب ربوندیہ کا ہے جو ابو ہریرہ ربوندی یا عباس ربوندی کے اصحاب ہین اور شرح مقاصد مین ربوندیہ کی جگہ روندیہ پیروان قاسم بن روند لکھا ہے۔ ا ر عثمانیہ اور بنو امیہ نے کہا حضرت عثمان

لہ تفسیر عزیزی [illegible] ۱۲

بن عفان ہین اور حشویہ نے کہا کہ سوا ے بنوامیہ کے اور کوئی امام نہین پھر
اورون نے کچھ اور کہا شیعہ کا قول یہ ہے کہ حضرت علیؓ بن ابی طالب امام ہین
پھر شیعون کے یہان امامت مین ایک بڑا اختلاف پڑا یہانتک کہ اس باب مین
تین سو فرقے ہوگئے۔ شیعۂ زیدیہ مین سے بعض فرقے امامت حضرت ابوبکرؓ کے معترف ہین
جمہور اہل سنت اور معتزلہ اور خوارج اور مرجیہ کا یہ مذہب ہے کہ نبی علیہ السلام نے
اپنے بعد کسی کے امام ہونے کی نسبت نص نہین کی تھی ان کے سوا اسلام کے اور
فرقے قائل ہین اس بات کے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نص کی ہے پھر اس مین
اختلاف ہے کہ نص کس شخص کے لیے کی ہے بکریہ[1] یا ابوبکریہ کہتے ہین کہ
حضرت ابوبکرؓ کے لیے نص کی ہے پھر اس فرقے مین بھی باہم اس بات کا اختلاف ہے
کہ بعضے حضرت سے نص خفی ثابت کرتے ہین اور وہ یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنی بیماری کے ایام مین حضرت ابوبکرؓ کو امام نماز بنایا تھا اور یہ حسن بصری کی
راے ہے بعض اہل حدیث نص جلی کے قائل ہین اور وہ یہ ہے ایتونی بقرطاس
اکتب لابی بکر کتابا لا یختلف فیہ اثنان کذا فی نہایۃ العقول یعنی لاؤ کاغذ
تاکہ مین لکھوا بی بکر کے لیے ایک تحریر کردون کہ پھر اُس مین دو شخصون کو بھی خلاف
کرنے کا موقع نہ ملے اور دوسری روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
مرض الموت مین بی بی عائشہؓ سے فرمایا ادعی لی ابا بکر اباک واخاک حتی
اکتب کتابا فانی اخاف ان یتمنی متمن ویقول قائل انا ولا یابی اللہ
والمسلمون الا ابا بکر کذا فی صحیح المسلم یعنی تم اپنے والد ابوبکرؓ اور اپنے بھائی
کو میرے پاس بلاؤ تاکہ ایک کاغذ لکھدون کیونکہ مین اس سے ڈرتا ہون کہ کوئی
آرزو کرنے والا یہ آرزو کرے اور کوئی کہنے والا یہ کہے کہ مین مستحق ہون حالانکہ وہ
مستحق نہوگا اللہ اور مسلمان انکار کرتے ہین مگر ابوبکرؓ سے کسی کو انکار نہین شیعہ
کہتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کے حق مین نص کی تھی اور تمام
شیعہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جناب امیر کی امامت کے باب مین نص خفی ثابت ہے

[1] یہ لفظ شرح عقائد جلالی میں لکھا ہے ۱۲ منہ
یہ لفظ شرح الشرح عقائد جلالی میں ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

اور نص خفی اسے کہتے ہین کہ جس سے مراد بالبداہت نہ معلوم ہوتی ہو اور نص جلی جناب امیر کے حق ہین وارد ہونے کے زیدیہ تو منکر ہین اور امامیہ اسکے قائل ہین وہ نص یہ ہے کہ آنحضرت نے صحابہ کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا تھا سلموا علے علی بامرۃ المومنین واسمعوا واطیعوا لہ و تعلموہ و لا تعلموہ یعنی سلام کرو علی کو بطور امیر المؤمنین کے اور سنو اُس سے اور اطاعت کرو اُسکی اور سیکھو اُس سے اور نہ سکھلاؤ اُسے اور جناب رسالت مآب نے حضرت علی سے مخاطب ہو کر فرمایا تھا یا علی انت اخی وانت وارث علمی وانت الخلیفۃ من بعدی وانت قاضی دینی یعنی اے علی تم میرے بھائی ہو اور تم میرے علم کے وارث ہو اور تم میرے بعد خلیفہ ہو اور تم میرے قرض کے ادا کرنے والے ہو۔

اور جو لوگ عباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کے قائل ہین انھون نے نص کا ذکر تو نہین کیا مگر اُن کے امام ہونے کے باب ہین آنحضرت کے ایسے اقوال ذکر کرتے ہین جن سے سمجھا جاتا ہے کہ اورون کی بہ نسبت خلافت کے لیے وہی احق ہین کتاب میسر ہین لکھا ہے کہ بعض اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ حضرت سرورعالم نے اپنے چچا عباس کی امامت کے لیے کہدیا تھا اور عمدہ نسفی ہین مذکور ہے کہ بعض راوندیہ یہ کہتے ہین کہ امامت کا ثبوت وراثت کے ساتھ ہے صناجۃ الطرب ہین بیان کیا ہی کہ خراسانی نبی عباس کے شیعہ کا گروہ راوندیہ کے نام سے پکارا جاتا تھا اِن لوگونکا اعتقاد یہ تھا کہ بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے امامت کا استحقاق سب سے زیادہ اُن کے چچا عباس کو تھا کیونکہ وارث بھی وہی تھے اور اُنکی وفات کے وقت زندہ بھی تھے اور اپنی سند ہین یہ آیت پیش کرتے ہین و اولوا الارحام بعضہم اولی ببعض فی کتاب اللہ جس کے معنے یہ ہین کہ بعض قرابتدار بعض قرابتدارون سے زیادہ استحقاق رکھتے ہین مگر لوگون نے اُن کو امام نہ ہونے دیا اور اُنکا حق غصب کیا یہانتک کہ خدائے تعالیٰ نے وہی حق اُن کی اولاد تک پہونچا دیا یہ لوگ ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ کو خلیفہ نہین مانتے اور بالکل اُن سے بری ہوتے ہین مگر

Marfat.com

حضرت علی کی بیعت کو جائز سمجھتے تھے اِس سبب سے کہ عباس نے اُنسے کہا تھا کہ اے
میرے بھتیجے آؤ مین تم سے بیعت کرون تا کہ کوئی شخص تمھاری امامت مین اختلاف نکرے
ہدایہ فی اصول الدین مین لکھا ہے کہ اکثر مشائخ نے کہا ہی کہ طریق اثبات امامت کا ارث ہی
اور اہل سنت کہتے ہین کہ خلافت اور امامت کا وجود ان دو طور سے ہوا ہے
ایک اہل حل و عقد کی بیعت سے **دوسرے** استخلاف سے۔ ان کے نزدیک امامت کا
سارا مبحث مسائل فقہیہ سے ہے اِس لئے کہ امام کا مقرر کرنا امت پر بدلیل سمعی واجب ہی
پس یہ حکم مکلف سے متعلق ہے جو فقہ کا موضوع ہی مگر اہل سنت اور غیر اہل سنت کا اختلاف کھولنے کی
غرض سے علم کلام مین لے آتے ہین اور امامیہ مسئلہ امامت کو اصول عقائد سے جانتے
ہین اس لیے اپنی جانون کو **امامیہ** کہتے ہین اور اُنکا اعتقاد یہ ہے کہ زمان تکلیف
امام فاطمی سے خالی نہین ہوتا اور امامت اولاد بی بی فاطمہ مین ہے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی نص کی وجہ سے اور قدر مشترک ان کے سارے فرقون مین یہی عقیدہ ہی
اور اُن کے نزدیک سارے صحابہ مرتد ہوگئے مگر حضرت علی اور اُن کے دونون صاحبزادے
امام حسن و امام حسین اور ابوذر غفاری اور سلمان فارسی اور کچھ اور تھوڑے سے لوگ ارتداد سے
بچ گئے اِن کے نزدیک امام وہ شخص ہے کہ معصوم ہو گناہان صغیرہ و کبیرہ سے اور خطا
و غلطی سے مثل نبی کے اور **محدث** ہو یعنی ملک نے اس سے کلام کیا ہو بغیر
اِسکے کہ ملک اُسکے سامنے ظاہر ہوا ہو ہان پیام الٰہی اُسکو پہونچایا ہو امامیہ کے نزدیک مثل
پیغمبر کے امام کی اطاعت خلائق پر واجب ہے اور تحریم و تحلیل وغیرہ تمام امور دینی
اُسی پر مفوض ہوتے ہین جو چاہے کرے اور جو تصرف چاہے عمل مین لائے اور
کسی کو اُسکے قول و فعل پر مجال دم زدن نہین ہوتی نہ یارائے عدم فرمان بری چہ جائے
اعتراض و محل سخن اور امام کے لیے دعویٰ امامت اور اظہار معجزہ مشروط گردانتے ہین
اور اُن کے نزدیک امام کا مقرر کرنا لطف ہے اور لطف اللہ پر واجب ہی پس امام کا
مقرر کرنا اللہ پر واجب ہے اور اِن کے نزدیک امامت کا ثبوت نص سے ہوتا ہے بدون
نص رسول کے یا نص امام سابق کے لاحق کے لیے امامت مسلم نہین سب سے پہلے

Marfat.com

جسنے مذہب امامیہ مین کلام کیا علی بن اسماعیل ہیثم تمار اور ہشام بن الحکم اور ہشام بن سالم جوالیقی و محمد بن علی بن نعمان کوفی وزرارہ بن اعین کوفی ہین کہ بعد قتل زید شہید کے ان لوگون نے شیعہ کیسانیہ و مختاریہ کو امام محمد باقر و امام جعفر صادق کی امامت کی طرف دعوت کرنا شروع کی اور انکے گروہ بڑہ گئے اور اپنے واسطے خاص امامیہ کا لقب اختیار کر لیا اور زید شہید کے اتباع کو زیدیہ کہنے لگے اور ان دعاۃ امامیہ نے اپنے نفسون کو امام زین العابدین اور اُن کی اولاد کی طرف منسوب کیا اور محمد بن حنفیہ اور اُن کی اولاد کی امامت سے انکار کرنے لگے جسقدر مختاریہ رہگئے تھے وہ اور جماعت تفضیلیہ ان مین ملگئی اور مذہب امامیہ کی صورت پیدا ہو گئی یہی لوگ مذہب امامیہ کے پیشوا اور اسلاف ہین اور ان کے مذہب کے راوی بھی یہی ہین انھین سے امامیہ نے اپنے دین و مذہب کو لیا ہے اور اِن کے قول و فعل پر اعتماد رکھتے ہین اور زرارہ بن اعین اور بکر بن اعین وسلیمان جعفری و محمد بن مسلم وغیرہ کو عیون الطائفہ و وجوہ الطائفہ کہتے ہین حالانکہ یہ مجسمہ ہین کہ اپنے واسطے معبود موہوم ذہنی تراش کے اُسکے واسطے جسم اور صورت اور جہت ثابت کرتے ہین چنانچہ علی بن اسماعیل ہیثم اور ہشام بن حکم اور ہشام بن سالم اور محمد بن علی بن نعمان کوفی متفقاً یہ عقیدہ رکھتے ہین کہ جب اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول کرتا ہی تو ملائکہ آسمانہاے بالا اور حاملان عرش و کرسی اور ساکنان جنت اُس کے اوپر ہو جاتے ہین پس انکے مقابلے مین اللہ تعالیٰ جہت تحت مین ہوتا ہے اور جن ائمہ کے یہ داعی بنتے کے مدعی تھے وہ اِن باتون سے متنفر تھے شرح مسلم الثبوت مین لکھا ہی کہ امامیہ کے نزدیک حسن و قبح ہی اللہ کی طرف سے حکم کا موجب ہوتا ہے پس اگر شرع نہوتی اور اللہ افعال ایجاد کرتا تو احکام اسی طرح واجب ہوتے جیسا کہ اب شرع مین واجب کیے گئے ہین اور ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا ارادہ حادث ہی اور اسکا ارادہ سارے موجودات پر عام و محیط نہین بلکہ بہت سے موجودات اُسکے بلا ارادہ پیدا ہو گئے ہین جیسے شر اور آفت اور کفر اور معصیت اور یہ بھی کہتے ہین

Marfat.com

کہ اللہ بعض بندون کی ہدایت کا ارادہ کرتا ہے مگر شیطان و مغویان بنی آدم
اُسے گمراہ کر دیتے ہین اور اللہ تعالیٰ کا ارادہ اُنکے سامنے نہین چل سکتا اور کہتے ہین
تکلیف اللہ تعالیٰ پر واجب ہے اور امامیہ اکثر صحابہ کی تکفیر کرتے ہین کہ اُنھون نے
حق حضرت علی کو چھین لیا اور چھپایا۔ اور اِن فرقہاے امامیہ کی دو قسمین ہین
ایک قسم ہین وہ فرقے ہین جو جناب امیر کے بعد حضرت امام حسن اور اُنکی اولاد مین
امامت کو منحصر سمجھتے ہین دوسری قسم ہین وہ فرقے ہین جو حضرت امام حسنؑ کے بعد
حضرت امام حسینؑ کو امام جانتے ہین اور اِن کے بعد اُنکی اولاد کو۔

وہ فرقے جو حضرت علیؑ کے بعد حضرت حسنؑ اور اُنکی اولاد مین امامت کو منحصر سمجھتے ہین

ایک حسنیہ انکا ظہور ۱۹۵ہجری مین ہوا انکا اعتقاد یہ ہے کہ جناب امیر کے بعد
حضرت حسن مجتبیٰ کو امامت پہونچی پھر اُن کے بیٹے حسن مثنیٰ کو امام حسن کی وصیت
سے امامت پہونچی ابونعیم نے روایت کی ہے کہ یہ حسن مثنیٰ حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ
(یعنی مین جسکا مولا ہون اُسکا علی مولا ہے) کو حضرت علی کی خلافت پر نص نہین مانتے تھے
اور کہتے تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اِس قول سے خلافت کا ارادہ رکھتے تو
مسلمانون کے سمجھنے کے لئے واضح کر کے بیان کرتے اسلیے کہ حضرت تمام آدمیون سے
زیادہ فصیح اور تمام آدمیون سے زیادہ صاف بولنے والے تھے تو ضرور تھا کہ فرماتے
یا ایھا الناس ھذا والی امری والقائم علیکم بعدی فاسمعوا واطیعوا
یعنی اے لوگو یہ والی میرے امر کا اور قائم مقام تمپر میرے بعد ہے سو تم اُس کے
حکم کو سنو اور اُسکی اطاعت کرو پھر اُنھون نے کہا کہ خدا کی قسم اگر اللہ اور اُسکا رسول
حضرت علی کو اِس کام کے لیے اختیار کرتا اور حضرت علی اُس کی تعمیل نکرتے اور اِس
کام مین پیش قدمی نفرماتے تو ضرور فرمان الٰہی اور فرمان حضرت رسالت پناہی
کے ترک کرنے کی وجہ سے بڑے خطاوار لوگون مین ہوتے ایک آدمی نے حسن مثنیٰ کا
یہ کلام سنکر کہا کہ کیا جناب سرور کائنات نے یہ نہین فرمایا ہو من کنت مولاہ فعلی مولاہ

Marfat.com

حسن مثنیٰ نے جواب دیا آگاہ ہو کہ خدا کی قسم رسول خدا اگر اس قول سے خلافت
کا ارادہ کرتے تو وہ اپنی مراد کو خوب کھولدیتے اور تصریح کردیتے جس طرح نماز اور
زکوٰۃ کو صاف صاف بیان کیا ہے حسن مثنیٰ کے بعد اُن کے بیٹے عبداللہ محض
امام ہوئے اور ان عبداللہ کے ساتھ امام جعفر صادق کا مناقشہ طول طویل اور انمین
بہت کچھ رد و بدل واقع ہوا تھا جو کتب اثنا عشریہ مین مذکور ہے اور ایک تقریب سے
ملا رفیع واعظ نے بھی ابواب الجنان مین کلینی سے نقل کیا ہے منصور خلیفۂ بغداد نے
عبداللہ محض کو قید کردیا وجہ اسکی یہ ہوئی کہ ان کے دو بیٹے محمد اور ابراہیم منصور سے
چھپ گئے تھے منصور کو یہ خیال ہوا کہ کہین یہ امامت کا دعویٰ کرکے خروج نہ کردین
منصور نے عبداللہ محض کو محمد کے حاضر کرنے مین مجبور کرنا شروع کیا عبداللہ نے سلیمان
بن علی سے اس بابت مشورہ کیا سلیمان نے کہا اگر منصور درگزر کرنے کا عادی ہوتا
تو اپنے چچا عبداللہ بن علی سے درگذر کرتا عبداللہ یہ سن کے متنبہ ہوگئے اور اُسوقت سے
برابر اپنے بیٹون کے چھپانے مین سعی بلیغ کرنے لگے منصور نے جاسوسون کو حجاز کے
تمام جنگلون مین محمد کی جستجو کے لیے پھیلا دیا کوئی چشمہ کوئی مقام ایسا نہین تھا جہان پر
منصور کے جاسوس نہ رہتے ہون جب اس مین بھی منصور کو کامیابی نہوئی ایک بار
منصور نے عقبہ بن سالم ازدی کو بلا کے ایک خط محمد کے ہواخواہان خراسان کی جانب
سے لکھ کے دیا اور بہت سا مال واسباب دیکے عبداللہ محض کے پاس روانہ کیا جونہی
عقبہ نے عبداللہ کے پاس پہونچ کے ہواخواہان خراسان کا جلی خط اور مال اسباب
دیا عبداللہ نے خط پھینک دیا جھڑک کے بولے مین ان لوگون کو نہین جانتا تم
میرے پاس سے چلے جاؤ اُسوقت تو عقبہ چلا آیا لیکن وقتاً فوقتاً آتا جاتا رہا یہانتک
کہ عبداللہ اس سے مانوس ہوگئے اور اپنے دلی حالات کہنے لگے عقبہ نے عرض کیا اس
خط کا جواب لکھ دیجیے عبداللہ نے جواب دیا خط کا جواب تو نہ لکھونگا مگر اُن لوگون سے
میرا سلام کہدینا اور یہ کہدینا کہ میرے دونون بیٹے فلان وقت خروج کرین گے عقبہ
لوٹ کے منصور کے پاس آیا کل حالات عرض کیے منصور نے بقصد حج کوچ کردیا مکہ

پہونچا بنوحسن ملنے کو آئے عبداللہ بھی اُن کے ساتھ تھے منصور نے عبداللہ سے خطاب کر کے کہا کیون صاحب آپ نے تو اقرار کیا تھا کہ ہم کبھی مخالفت نکرینگے اور نہ تمھاری حکومت مین خلل اندازی کرینگے عبداللہ بولے مین اس وقت تک اُسی اقرار پر ہون منصور نے عقبہ سے مقابلہ کرایا عقبہ نے عبداللہ کے سامنے ایک ایک بات بیان کی منصور نے یہ باتین سن کے عبداللہ کے قید کا حکم دیدیا پھر ۱۴۱ھ مین منصور حج کرنے کو آیا اور عبداللہ کو ان کے دونون بیٹون محمد و ابراہیم کے حاضر کرنے پر مجبور کیا زعاد عامل مدینہ نے ضمانت کی تو غریب کی جان بچی ۱۴۴ھ مین ریاح بن عثمان بن حیان مزنی کو مدینۂ منورہ پر مقرر کر کے روانہ کیا اس نے مدینہ مین پہونچ کے عبداللہ کو لڑکون کے نہ حاضر کرنے پر دھمکی دی عتاب شاہی سے ڈرایا عبداللہ نے کہا واللہ تو آج ایسا قسی القلب ہو رہا ہے جیسا کہ قصاب بکری کے ذبح کرنے کے وقت ہو جاتا ہے بعد اسکے ریاح نے بنوحسن کو گرفتار کرا کے قید کر دیا جنکے یہ اسما تھے۔ عبداللہ بن حسن مثنیٰ بن حسن سبط بن امیرالمومنین علی حسن و ابراہیم و جعفر پسران حسن مثنیٰ۔ سلیمان و عبداللہ پسران داؤد ان لوگون مین علی بن حسن بن حسن بن علی العابد نہ تھے اگلے دن ریاح کے پاس گئے فرمایا مین تیرے پاس اس غرض سے آیا ہون کہ تو مجھکو بھی میری قوم کے ساتھ قید کر دے ریاح نے ان کو بھی اُنھین لوگون کے ساتھ قید کر دیا منصور کو اسکی اطلاع دی گئی تو اُسنے لکھا کہ انھین لوگون کے ساتھ محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان معروف بہ دیباج کو بھی قید کر دو یہ عبداللہ محض کے اخیافی بھائی تھے کیونکہ ان دونون کی مان فاطمہ بنت الحسین ہین ریاح نے اس فرمان کے مطابق محمد بن عبداللہ کو پکڑوا کے قید کر دیا انھین ایام مین گورنر مصر نے علی بن محمد بن عبداللہ محض کو گرفتار کر کے منصور کے پاس بھیجدیا تھا انکو اُن کے باپ نے دعوت دینے کی غرض سے مصر بھیجا تھا بعض کا بیان ہے کہ پہلے عبداللہ محض قید کیے گئے تھے اور ایک مدت تک قید مین رہے بعد چندے منصور کے

Marfat.com

مشیرون نے بقیہ اولاد حسن مثنیٰ بن حسن سبط کے قید کردینے کی رائے دی چنانچہ سب کے سب گرفتار ہوکے قید خانہ بھیجدیے گئے اس واقعہ کے بعد ۱۴۴ھ مین منصور حج کرنے کو گیا مکہ معظمہ پہونچا عبداللہ محض نے حاضری کی اجازت طلب کی منصور نے کہا واللہ میری آنکھین اُسکو اُس وقت تک نہ دیکھین گی جب تک وہ اپنے دونون بیٹون کو میرے پاس حاضر نکرے گا عبداللہ محض نہایت محسن مقبول خلائق اور بیحد خلیق تھے جس سے جو کچھ کہتے تھے وہ قبول کرلیتا تھا اداے حج کے بعد منصور ربذہ کی طرف روانہ ہوا ریاح بھی بنظر مشایعت ساتھ ساتھ آیا منصور نے اولاد حسن کو مع اُن لوگون کے جو اُن کے ساتھ تھے عراق بھیجدینے کا حکم دیا چنانچہ ریاح نے اِن لوگون کو قید خانے سے نکال کے ہتکڑیان۔ طوق اور بیڑیان پہنا کے بغیر کجاوے کے اونٹون پر سوار کراکے عراق کے جانب روانہ کردیا جعفر الصادق پردے کی آڑ سے یہ سب معاملات دیکھتے جاتے تھے اور آنکھون سے آنسو جاری تھے دوران سفر مین محمد وابراہیم بدوون کے لباس مین اپنے باپ عبداللہ کے پاس اکثر آیا کرتے تھے اور خروج کی اجازت چاہتے تھے عبداللہ محض کہا کرتے تھے میرے نور نظر و عجلت نکرو جب تک مناسب موقع ہاتھ نہ آئے اگر ابوجعفر منصور تمھاری کریمانہ زندگی کا مخالف ہو تو تم لوگ اِس سے باز نہ آنا کہ کریمانہ موت مرو ربذہ پہونچا تو منصور کی خدمت مین محمد بن عبداللہ عثمانی پیش کیے گئے منصور سخت کلامی سے پیش آیا گالیان دین اُسپر بھی صبر نہ آیا تو ایک سو پچاس دُرّے لگوائے بعضون کا بیان ہے کہ ریاح نے منصور کو اس جبر و تعدی پر آمادہ کیا تھا اور یہ ظاہر کیا تھا کہ اہل شام ان کے ایسے ہواخواہ ہین کہ اُن مین سے ایک بھی انکی مخالفت نکریگا اِس واقعہ کے بعد ابوعون گورنر خراسان نے منصور کے پاس ایک عرضداشت بایں مضمون روانہ کی کہ اہل خراسان مین اندرونی سازشین بہت ہورہی ہین اور یہ لوگ محمد بن عبداللہ کے خروج کا انتظار کررہے ہین منصور نے اِس سے مطلع ہوتے ہی محمد بن عبداللہ عثمانی کو قتل کی غرض سے جلاد کے حوالے کردیا اور سر

Marfat.com

اُتروا کے خراسان بھیجدیا اس سر کے ساتھ چند آدمی ایسے بھیجے گئے تھے جنہوں نے
خراسان پہونچ کے قسم کھائی تھی کہ یہ سر محمد بن عبداللہ محض کا ہے اور انکی والدہ
کا نام فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ پھر منصور ربذہ سے روانہ ہوکے
کوفہ پہونچا اور بنو حسن کو قصر ابن ہبیرہ مین قید کردیا بیان کیا جاتا ہے کہ پہلے انہین سے
محمد بن ابراہیم بن حسن مثنیٰ شہید کیے گئے اس طرح پر کہ زندہ ستون مین چُن دئے گئے
بعدازان عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بعدہ علی بن حسن مثنیٰ نے وفات پائی کہا جاتا ہے
کہ منصور کے حکم سے یہ لوگ شہید کیے گئے اِن مین بجز سلیمان و عبداللہ پسران داؤد
اور اسحاق و اسماعیل پسران ابراہیم بن حسن اور جعفر بن حسن کے اور کوئی جانبر نہوا
سب کے سب کمال بے کسی سے منصور کے پنجۂ ظلم کے نذر ہوگئے۔
عبداللہ محض کے بعد اُنکے بیٹے **محمد** الملقب بہ **مہدی** جنکا عرف **نفس زکیہ** ہے
امام ہوے ریاح حاکم مدینہ اُنکی تلاش مین سرگرمی سے کام لینے لگا اور یہ ایک مکان
سے دوسرے مکان مین چھپتے پھرتے تھے اِس روپوشی اور اختفا کی نوبت اِس
حد تک پہونچ گئی تھی کہ ایک دفعہ کنوین مین ڈول کی طرح لٹک کے جان بچائی
اسی تگ و دو مین ایک پہاڑ پر سے اِن کی بیوی گر پڑین جس کے صدمے سے حمل
ساقط ہوگیا غرض ریاح ہر وقت محمد کی جستجو و تلاش مین رہتا تھا اور یہ چھپتے پھرتے
تھے جب بھاگنے اور چھپنے سے تنگ آگئے تو بصلاح و شورے اپنے ہمراہیون کے
خروج کا قصد کردیا اور مذار مقام سے ایک سو پچاس آدمیون کی جمعیت سے ۱۴۵ھ
مین خروج کردیا اِن کے ساتھی تکبیرین کہتے جاتے تھے قیدخانے کی طرف آئے
قیدیون کو رہا کیا دارالامارت پر پہونچے اپنے ہمراہیون کو ندا کرتے جاتے تھے کہ
کسی کو قتل نکرنا کسی کو قتل نکرنا وہان داخل ہوکے ریاح اور اُسکے بھائی عباس
اور ابن مسلم بن عقبہ کو قید کردیا بعدازان مسجد کی طرف آئے ممبر پر چڑھ کے خطبہ دیا
جس مین منصور کی اُن عادات خسیسہ و خصائل رذیلہ کا ذکر کیا جسکا وہ خوگر ہوگیا تھا
اور لوگون کے ساتھ عدل و انصاف کے برتاؤ کرنیکا وعدہ کیا اور اُنسے امداد کے

Marfat.com

خواستگار ہوئے مدینۂ منورہ کے انتظام سے فارغ ہوکے مکّے کی جانب روانہ ہوئے بوقت خروج اہلِ مدینہ نے امام مالک سے محمد کے ساتھ خروج کرنے کی بابت باظہار اِس امر کے استفسار کیا تھا کہ ہماری گردنون مین منصور کی بیعت کا ہار پڑا ہوا ہے امام مالک نے جواب دیا کہ منصور نے تم سے جبرًا بیعت خلافت لی ہے اور مجبور پر یمین نہین ہے اِس سے لوگون کے خیالات بدل گئے اور بہ طیب خاطر محمد کے اعوان وانصار مین شامل ہوگئے منصور اِس وجہ سے امام مالک سے ناراض ہوگیا مگر امام مالک نے اپنا مکان نہ چھوڑا اور امام ابوحنیفہ نے بھی مسلمانون کو فتویٰ دیا کہ اُن کے ساتھ خروج کرین[سلہ] - محمد مہدی نے اسمٰعیل بن عبداللہ بن جعفر کو بھی بیعت کرنے کے لیے طلب کیا تھا یہ ایک معمر شخص تھے انھون نے کہلا بھیجا اے بھتیجے واللہ تم مارے جاؤ گے مین تمھاری بیعت کیسے کرون تھوڑے سے آدمی اِس جواب کو سُن کے پھر گئے اور بنو معاویہ بن جعفر نے محمد مہدی کا ساتھ دینے مین عجلت کی حمادہ بنت معاویہ نے اپنے چچا اسماعیل بن عبداللہ کے پاس حاضر ہوکے اپنے بھائیون کی شکایت کی کہ اے چچا جان آپ کے اس کلام سے کچھ لوگ محمد سے جدا ہوگئے ہین اور ہنوز میرے بھائی اُنھین کے ہمراہ ہین مجھے خوف ہی کہ مبادا یہ لوگ بھی مارے نہ جائین اسماعیل نے حمادہ کو ناکام لوٹا دیا بیان کیا جاتا ہے کہ اِس سے حمادہ کو عداوت پیدا ہوگئی چنانچہ موقع پاکے اُسنے اسمٰعیل کو قتل کر ڈالا - محمد مہدی کے ظہور کے نوین دن ایک شخص آل اویس بن ابی سرح سے جسکا نام حسین بن صخر تھا طے مسافت کرکے منصور کی خدمت مین حاضر ہوا اور ان واقعات سے اُسکو آگاہ کیا منصور بولا تو نے اُسکو دیکھا ہے عرض کیا ہان مین نے بچشم خود دیکھا ہے ممبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مین نے اُن سے باتین کی ہین منصور کو اُسکے کہنے کا یقین نہ ہوا اگلے دن سے مہدی کے خروج کی متواتر خبرین آنے لگین تب تو منصور کو خوف وہراس پیدا ہوا اور کوفہ پہونچ کے قطع حجت کے خیال سے محمد مہدی کے پاس ایک خط مشعر امان لکھ کے روانہ کیا محمد نے اُسکے اقوال کو

ردکیا

[سلہ] اسعاف الراغبین مین ابراہیم کے حالات مین لکھا ہے روی ان الامام اباحنیفة بایعه وافتی الناس بالخروج معه ومع اخیه محمد ۱۲ منہ

Marfat.com

رد کیا اور اپنے شریف النسب ہونے پر فخر کیا اور لکھا کہ ہمارا باپ علی وصی اور امام تھا
پس تم کیسے ان کی ولایت کے وارث ہو گئے حالانکہ اُن کے بیٹے بقید حیات ہین
مین اُسکا بیٹا ہون جسکا جنت مین سب سے بڑا درجہ ہوگا (یعنی رسول صلی اللہ
علیہ وسلم) اور بیٹا ہون اُسکا جسپر دوزخ مین کمتر عذاب ہوگا (مراد اس سے ابوطالب ہے)
منصور نے اُن کے خط کا جواب ویسا ہی ترکی بترکی دیا جیسا کہ اُنھون نے لکھا تھا
جس کے بعض بعض فقرات کا ترجمہ یہ ہے تمھارے فخر کا دار و مدار عورتون کی
قرابت پر ہے جس سے جُہّال اور بازاری دھوکا کھا سکتے ہین حالانکہ اللہ تعالیٰ نے
عورتون کو چچاؤن۔ باپون۔ عصبہ اور ولیون کی طرح نہین بنایا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے
چچا کو باپ کا قائم مقام بنایا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ عورتون کی قرابت کا لحاظ
وپاس کرتا تو آمنہ (مادر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ان مین سے نہایت قریب
عزیز اور بڑی حق والی ہوتین اور جنت مین داخل ہونے والون سے اولیٰ ہوتین
اور تم نے جو فاطمہ ام ابوطالب اور اُس سے پیدا ہونے کا ذکر کیا ہے تو اُسکی حالت
یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسکے کسی لڑکے اور کسی لڑکی کو اسلام نصیب نہین کیا اور اگر
اللہ تعالیٰ مردون مین سے کسی کو بوجہ قرابت دائرۂ اسلام مین داخل کرتا تو عبداللہ
کو کرتا اور وہ بے شک ہر طرح سے دنیا و آخرت مین بہتر تھے۔ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو مبعوث کیا اور اُس وقت آپ کے چار چچا تھے پس اللہ عزوجل نے آیۂ
کریمہ وانذر عشیرتك الاقربین (یعنی ڈراتو اپنے قریب ترین عزیزون کو)
نازل فرمائی چنانچہ آپ نے اُن لوگون کو عذاب الٰہی سے ڈرایا دین حق کی طرف
بلایا اِن مین سے دو نے اِس دین کو قبول کر لیا ازان جملہ ایک میرا باپ تھا یعنی
عباس اور دوسرے حمزہ اور دو نے دین حق قبول کرنے سے انکار کیا ان مین سے ایک
تمھارا باپ تھا یعنی ابوطالب اور دوسرا ابولہب اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان دونوںکا
سلسلہ ولایت آپ سے منقطع کر دیا اور آپ مین اور ان دونون مین کوئی ذمہ میراث
نہ قائم کی اور یہ کہنا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لڑکے ہو سو اللہ تعالیٰ تو انہی

Marfat.com

کتاب مین یون ارشاد فرماتا ہے مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ
(محمد تم لوگون مین سے کسی کے باپ نہین) لیکن تم لوگ اُنکی بیٹی کے بیٹے ہو اور بیشک قرابت قریبہ ہے مگر اُسکو میراث نہین پہونچ سکتی اور نہ یہ ولایت کی وارث ہوسکتی ہے اور نہ اِسکو امامت جائز ہے پس کیونکر اِس قرابت کے ذریعہ سے تم وارث ہوسکتے ہو اور تمھارے باپ نے ہر طرح اسکی خواہش کی تھی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کو دن مین نکالا اور در پردہ اُن کو بیمار کیا اور رات کے وقت دفن کیا باوجود اسکے لوگون نے سوائے شیخین (ابوبکر و عمرؓ) کے کسی کو منظور نکیا اور جو تمنے علی (رضی اللہ عنہ) اور اُن کے سابق الاسلام ہونے کی وجہ سے فخر کیا تو اسکا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقت وفات دوسرے کو نماز پڑھانے کا حکم دیا تھا بعدازان لوگ ایک کے بعد دوسرے کو امام بناتے گئے اور اُنکو منتخب نکیا حالانکہ یہ بھی اُن چھ بزرگون مین تھے لیکن سبھون نے اُنکو اس امر کے قابل نہ سمجھ کے چھوڑ دیا اور اُن لوگون نے اِس مین اُنکو حقدار نہ خیال کیا اور عبدالرحمن نے تو انپر عثمان کو مقدم کردیا اور وہ اِس معاملے مین متہم بھی ہین اور طلحہ و زبیر ان سے لڑے اور سعد نے ان کی بیعت سے انکار کیا دروازہ بند کرلیا بعدازان معاویہ کی بیعت کی بعد اسکے تمھارے باپ نے خلافت کی پھر تمنا کی اور لڑے اور اِن سے اِن کے مصاحبین علیحدہ ہوگئے اور قبل حکم مقرر کرنے کے اُن کے ہواخواہ اُن کے مستحق ہونے کی بابت مشکوک ہوئے پھر اُنھون نے دو شخصون کو برضامندی حکم مقرر کیا اور اُنکو اللہ کا عہد و میثاق دیا اُن دونون شخصون نے اُنکی معزولی پر اتفاق کرلیا پھر حسن خلیفہ ہوئے اُنھون نے حکومت و خلافت کو معاویہ کے ہاتھ کپڑون اور دراہم کے بدلے فروخت کرڈالا اور حجاز چلے آئے اور اپنے ہواخواہون کو معاویہ کے سپرد کردیا اور حکومت کو نااہل کے حوالے کردیا پس اگر تمھارا کچھ حق بھی تھا تو اُسکو تمنے فروخت کرڈالا اور قیمت وصول کرلی شاید تمنے یہ گمان کیا ہے کہ تمھارے باپ کو حمزہ و عباس اور جعفر پر مقدم ہونے کی وجہ سے ہم ذکر کیا کرتے ہین حالانکہ یہ ایسا نہین ہے جیساکہ تمھارا گمان ہے البتہ یہ لوگ

Marfat.com

دنیا سے ایسے صاف گئے ہین کہ سب لوگ ان کے مطیع اوران کے افضل ہونے کے قائل تھے اور تمھارا باپ جدال وقتال مین مبتلا گیا بنوامیہ اُنپر لعنت ویسا ہی کرتے تھے جیسا کہ کفار پر نماز فرائض مین کی جاتی ہے پس ہمنے جھگڑا کیا اُن کے فضائل بیان کئے بنوامیہ پر سختی کی اور بوجہ حرکات ناشائستہ کے اُنکی ہمنے گوشمالی کی۔

محمد بن عبداللہ کو دعویٰ تھا کہ وہ مہدی موعود ہین اور اپنے دعوے پر وہ اس حدیث کو سند سمجھتے تھے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے ان المھدی من ولدی اسمہ اسمی واسم ابیہ ابی یعنی مہدی میری اولاد مین سے ہوگا جس کا اپنا نام میرے نام کے مطابق ہوگا اور اُسکے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے موافق اور نفس زکیہ اُن کو اس لیے کہتے ہین کہ جب وہ فتح سے مایوس ہوئے تو وہ رجسٹر جسمین لُنسے بیعت کرنے والون کے نام تھے جلوا دیا تاکہ کوئی اُنھین جان نہ لے پس وہ اس حدیث رسول خدا کا مصداق ہوگئے یُقتَلُ باحجار الزیت من ولدی نفسٌ زکیۃٌ یعنی میرے فرزندون مین سے نفس زکیہ احجار زیت مین مقتول ہوگا اور وہ قتل بھی اسی مقام پر ہوے تھے کہتے ہین کہ نفس زکیہ امام جعفر صادق سے موافق نہ تھے منصور نے عیسیٰ بن موسیٰ بن علی بن عبداللہ بن عباس کو محمد سے جنگ کرنے کے لئے مدینے کو روانہ کیا روانگی کے وقت منصور نے یہ ہدایت کی تھی کہ اگر تم کو اُنپر کامیابی حاصل ہوجائے تو اپنی تلوار کو میان مین کرلینا امان دیدینا اگر محمد روپوش ہوجائین تو اہل مدینہ کو گرفتار کرلینا یہ اُن کے حالات کو جانتے ہین اور آل ابوطالب مین سے جو شخص تم سے ملاقات کرنے اُس کا نام میرے پاس لکھ بھیجنا اور جو شخص نہ ملے اُسکا مال واسباب ضبط کرلینا چنانچہ جعفر صادق منجملہ اُن لوگون کے تھے جو روپوش ہوگئے تھے پس عیسیٰ بن موسیٰ نے اُن کے مال واسباب کو ضبط کرلیا الغرض عیسیٰ نے مدینے کے قریب پہونچ کے چند لوگون کی طلبی کے خطوط روانہ کئے پس عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب مع اپنے بھائی ابوعمر اور ابوعقیل محمد بن عبداللہ بن محمد بن عقیل کے مدینے سے نکل آئے مہدی کو عیسیٰ بن

Marfat.com

موسیٰ کے آنے کی خبر لگی تو مدینے ہین قیام کرکے خندق کھودنے کا حکم دیا اور اسی
خندق کو کھدوایا جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احزاب ہین کھدوایا تھا
پھر عیسیٰ نے مدینے سے چار میل کے فاصلے پر پہونچکر پڑاؤ کیا اور فوج کا ایک دستہ
مکے کے راستے کی طرف بھیجدیا تاکہ بوقت ہزیمت محمد کو مکہ جانے سے مانع ہو اور مہدی
کے پاس کہلا بھیجا کہ خلیفہ منصور تمکو امان دیتے ہین اور کتاب وسنت کی طرف تم کو
بلاتے ہین اور انجام کار بغاوت سے ڈراتے ہین مہدی نے جواب دیا ہین ایک ایسا
شخص ہون جس نے قتل کے خوف سے فرار کیا ہے عیسیٰ یہ سن کے خاموش ہو رہا
سولھوین رمضان ۱۴۵ھ کو عیسیٰ نے بقصد جنگ اطراف مدینہ ہین اپنے سپہ سالارون
کو پھیلا دیا محمد مہدی بھی مع اپنے ہمراہیون کے میدان جنگ ہین آئے پھریرہ
عثمان بن محمد بن خالد بن زبیر کے ساتھ تھا اور اُنکا شعار احد احد تھا محمد مہدی نے
اس معرکہ ہین بہت بڑی مردانگی سے کام لیا بڑے بڑے نرغون ہین مبتلا ہوے
ستر آدمی انکے ہاتھ سے مارے گئے عیسیٰ کے حکم سے حمید بن قحطبہ ایک سو پیادون
کے ساتھ لڑا بھڑ کر خندق کو طے کرکے محمد کے ہمراہیون سے لڑنے لگا عصر کے وقت تک
برابر لڑتا رہا ہنوز جنگ کا بازار گرم ہی تھا کہ عیسیٰ کی رکاب کی فوج بڑھی خندق
اسباب سے پاٹ کر راستے بنادیے سواران لشکر عبور کرکے محمد مہدی کے لشکر ہین
جا بھڑے گھمسان کی لڑائی ہونے لگی محمد نے میدان جنگ سے واپس آکر غسل کیا
خوشبو لگائی پھر میدان جنگ کی طرف لوٹے عبداللہ بن جعفر بولے آپ نے بڑی
غلطی کی اس عظیم الشان لشکر کا مقابلہ کرنا آپ کی طاقت سے باہر ہے کاش مکے
چلے گئے ہوتے جواب دیا ہین اہل مدینہ کو اس حالت ہین نہین چھوڑ سکتا واللہ ہین
یہ فعل نکرونگا اس سے زیادہ نہین کہ مارا جاؤنگا اور تمکو بہ نسبت میرے آسانی ہے
جہان چاہو چلے جاؤ عبداللہ بن جعفر تھوڑی دور تک ساتھ رہے پھر لوٹ آئے
اسی طرح تقریبًا کل ہمراہی منتشر ومتفرق ہوگئے صرف تین سو آدمی باقی رہ گئے
ہمراہیون ہین سے کسی نے کہا آج ہم لوگون کی وہی تعداد ہے جو اہل بدر کی

Marfat.com

تعداد تھی عیسیٰ بن حضیر مہدی کے ہمراہیون مین سے بصرہ یا اور کسی شہر کی طرف چلے جانے کو بار بار کہتا تھا اور مہدی یہی جواب دیتے تھے واللہ تم لوگ میرے ساتھ مبتلاے بلا ہو جس طرف تمھارا جی چاہے چلے جاؤ بعد اسکے مہدی نے ظہر ین ادا کی عیسیٰ بن حضیر دیوان کی طرف چلا گیا اور اُس رجسٹر کو جلا دیا جس مین بیعت کرنے والون کے اسما تھے - محمد بطن سلع کی طرف بڑھے انکی رکاب مین بنو شجاع کی جماعت تھی ان لوگون نے اپنی سواریون کے پانؤن کاٹ ڈالے اور تلوارون کے میان توڑ کے مرجانے پر عہد و پیمان کر کے بھڑ گئے عیسیٰ کی فوج کو دو یا تین بار ہزیمت دی کچھ لوگ اسکے ہمراہیون مین سے پہاڑ پر چڑھ گئے اور دوسری جانب سے اُتر کے مدینے مین آئے اور ایک عباسی عورت کی سیاہ اوڑھنی لیکے منارۂ مسجد پر پھریرے کی طرح سے اُڑا دیا محمد کے ہمراہیون کے جو اسوقت تک کمال مردانگی سے لڑ رہے تھے اِس واقعہ کے دیکھنے سے چھکے چھوٹ گئے اور یہ سمجھ کے کہ عیسیٰ کے لشکر نے مدینے پر قبضہ کر لیا بھاگ کھڑے ہوے طرہ اسپر یہ ہوا کہ بنو غفار نے بھی عیسیٰ کے ہمراہیون کو اپنی جانب سے راستہ دیدیا عیسیٰ کے لشکری مدینہ ہو کے محمد کے لشکریون کے سامنے سے آپہونچے محمد نے حمید بن قحطبہ کو للکارا حمید نے مقابلے پر آنے سے انکار کیا اور عیسیٰ بن حضیر کو پکار کے بولا تم جنگ نہ کرو مین تم کو امان دیتا ہون ابن حضیر اسپر ملتفت نہوا برابر لڑتا رہا یہانتک کہ لڑتے لڑتے زخمون سے چور ہو کے گر پڑا محمد اسی کے لاشے پر لڑ رہے تھے عیسیٰ کے لشکری چارون طرف سے اُنپر حملہ کر رہے تھے اور محمد کمال استقلال سے للکار للکار کے ان حملون کا جواب دیتے جاتے تھے ایک شخص نے لیک کے پشت پر نیزہ مارا صدمۂ زخم سے جون ہی جھکے حمید بن قحطبہ نے بڑھکر سینے پر ایک برچھا رسید کیا تیورا کے گر پڑے ابن قحطبہ نے گھوڑے سے اُتر کے سر اُتار لیا اس وقت محمد کی عمر ۴۵ سال کی تھی عیسیٰ نے محمد کے سر کو منصور کے پاس بھیجدیا اور نامۂ بشارت فتح قاسم بن حسن بن زید بن حسن بن علی بن ابی طالب لیکے گئے اِس واقعہ مین محمد مہدی کے قبضے مین ذوالفقار علی تھی

Marfat.com

جس کو اُنھون نے بعوض ایک مطالبے کے جو اُنپر واجب الادا تھا ایک تاجر کو
دیدیا تھا پس جب جعفر بن سلیمان والیِ مدینۂ منورہ ہوکے آیا تو اُسنے اُس مطالبے
کو ادا کرکے ذوالفقار علی تاجر سے لیلی خلیفہ مہدی کو اُسکی اطلاع ہوئی تو اُسنے
جعفر بن سلیمان سے لے لی چونکہ اُسکی پشت پر مہرون کی قطار بنی ہوئی تھی
اِسلیے ذوالفقار کہتے تھے یہ مہرے اُبھرے ہوے نہ تھے اور تعداد مین اٹھارہ تھے
اور اِس زمانے مین جو ذوالفقار کی نقل دوزبان والی شمشیر کی اُتارتے ہین یہ
تحقیق کے خلاف ہے بعض متاخرین نے اپنے تخیلات سے یہ بات پیدا کرلی ہے
محمد مہدی کے ساتھ اِس جنگ مین مشاہیر بنی ہاشم سے محمد کا بھائی موسیٰ بن عبداللہ
حمزہ بن عبداللہ بن محمد بن علی بن حسین - اور حسین و علی پسران زید بن علی بن
حسین تھے منصور حسین و علی کے نام پر کہا کرتا تھا کہ مین نے تو اِنھین دونون کے
باپ کا بدلہ لیا ہے پھر انھون نے کیون محمد کی اعانت کی علی و زید پسران حسن بن زید
بن حسن تو محمد کے ساتھ تھے اور اِن دونون کے باپ حسن بن زید منصور کے ہمراہ تھے
اور حسن و یزید و صلح پسران معاویہ بن عبداللہ بن جعفر - قاسم بن اسحاق بن عبداللہ
بن جعفر اور علی بن جعفر بن اسحاق بن علی بن عبداللہ بن جعفر محمد کے معین و مددگار
تھے اور اِن کا باپ منصور کے لشکر مین تھا - محمد نفس زکیہ کے ظہور کے بعد اُنکے بھائی
ابراہیم نے جنکا عرف امیر المؤمنین تھا علم امامت بلند کیا انکی جستجو پانچ برس
سے برابر ہو رہی تھی اور ابراہیم ہمیشہ ایک مقام سے دوسرے مقام پر منتقل ہوتے
رہتے تھے گاہے فارس گاہے کرمان گاہے جبل گاہے حجاز گاہے یمن اور کبھی شام مین
بھی جا پہونچتے تھے ایک بار موصل مین منصور کے دسترخوان پر حاضر ہوئے تھے اور دوبارہ
بغداد مین منصور کو اِس کی خبر لگ گئی فوراً آدمیون کو اِن کی گرفتاری پر مامور
کردیا ابراہیم لوگون مین ایسے چھپ رہے کہ وہ لوگ بے نیل مرام واپس گئے یحییٰ بن
زیاد بن حیان نبطی نے انکو بصرے مین بلایا اور اپنے مکان مین ٹھہرایا اور لوگون کو
اِن کے بھائی کی بیعت کی طرف بلانے لگا لوگون مین انکی دعوت پھیل گئی ایک

Marfat.com

جماعت کثیر قضاۃ و اہل علم کی مجتمع ہوگئی چار ہزار آدمیون نے بیعت کرلی بصرے
کے ہر گلی کوچے مین ابراہیم کے کام کی شہرت ہوگئی اِن دنون منصور کوفے کے باہر
پڑا ہوا تھا اور چند سپہ سالارون کو سفیان کے پاس بھیجدیا تھا اور یہ ہدایت
کردی تھی کہ بروقت ظہور ابراہیم سفیان کی مدد کرنا پہلی رمضان ۱۴۵ھ کو ابراہیم نے
بقصد خروج ظہور کیا جامع مسجد مین آئے نماز صبح ادا کی پھر مسجد سے نکل کے دارالامارت
مین داخل ہوے سفیان کو مع اُن سپہ سالارون کے جنکو منصور نے اسکی کمک پر
بھیجا تھا قید کردیا جعفر و محمد پسران سلیمان بن علی یہ خبر پا کے چھ سو آدمیونکی جمعیت
سے دوڑ پڑے ابراہیم نے معین بن قاسم جزری کو پچاس آدمیون کے ساتھ مامور کیا
اِسنے اُن دونون کو بھگا دیا جعفر و محمد کی ہزیمت اور دارالامارت پر قبضہ کرنے کے
بعد ابراہیم نے امان کی منادی کرادی اور بیت المال سے بیس لاکھ درم برآمد کرکے پچاس پچاس
اپنے ہمراہیون مین تقسیم کردیے بعد اسکے اہواز اور فارس اور واسط کی طرف فوجین
بھیجین اہواز اور فارس پر قبضہ حاصل ہوگیا اور واسط پر پوری پوری کامیابی کا
پھریرا نہین اُڑ سکا اس کے بعد ہی محمد مہدی کے مارے جانے کی خبر ابراہیم کے پاس
قبل عید الفطر پہونچی لوگون کے ساتھ نماز عید ادا کی اور اِن لوگون کو اِس حادثۂ
جانکاہ سے مطلع کیا لشکریون اور عوام الناس کو منصور سے اور زیادہ نفرت بڑھگئی
ابراہیم چونکہ شجاعت اور دلیری کے ساتھ بہت بڑے عالم اور مقتداے عام تھے
اُن کی دعوت خلافت پر ہر طرف سے لبیک کی صدائین بلند ہوئین خاص کوفے مین
کم و بیش لاکھ آدمی اُن کے ساتھ جان دینے کو تیار ہوگئے اور پیشوایان مذہب کے
ساتھ امام ابوحنیفہ نے بھی اُن کی تائید کی اور امام صاحب علانیہ ابراہیم کے طرفدار
تھے اور بجز اسکے کہ خود شریک جنگ نہو سکے اور ہر طرح پر اُن کی مدد کی اور اُن کی
بیعت[ملہ] کی اور مسلمانون کو اُن کی شرکت کے لئے فتویٰ دیا امام ابوحنیفہ نے ابراہیم کو
خط باین الفاظ لکھا تھا اما بعد فانی قد ارسلت الیک اربعۃ آلاف درھم
لم یکن عندی غیرھا ولو لا امانات للناس عندی للحقت بك فاذا لقیت

ملہ [illegible]

القوم وظفرت فافعل کما فعل ابوک فی اهل صفین اُقتُل مُدبِرهم فاَجهِز علی جریحهم ولا تفعل کما فعل ابوک فی اهل الجمل فان القول لهم فیه یعنی چار ہزار درم حاضر تھے وہ تمھارے واسطے بھیجا ہون اِس وقت اِس سے زیادہ پاس نہ تھا اگر میرے پاس لوگون کی امانتین نہوتین تو خود بھی تمھارے لشکر مین پہونچتا اور جبکہ تم سپاہ دشمن کو دیکھو اور اُسپر فتح پالو تو اُن کے ساتھ وہ کام کرنا جو تمھارے باپ حضرت علی نے اہل صفین کے ساتھ کیا تھا مدبر کو مار ڈالیو اور زخمی کو بھی زندہ نہ چھوڑیو اور ایسا مت کیجیو جیسا کہ تمھارے باپ نے جنگ جمل مین کیا تھا کہ اُنھون نے اپنے لشکر کو حکم دیدیا تھا کہ زخمیون کو تکلیف ندین اور مقتولین کی عیال کو قید نکرین اور اُن کا مال نہ لوٹین اِس لیے کہ یہ قوم لائق ایسے ہی معاملے کے ہے کہتے ہین کہ یہ مکتوب منصور کے ہاتھ لگ گیا اور اُسکو امام ابوحنیفہ کی طرف سے بیحد عداوت پیدا ہوگئی۔

نامۂ دانشوران مین ابراہیم کے حالات مین لکھا ہے کہ وہ اصول عقائد مین معتزلہ کے آئین پر تھے اور جلد پنجم ناسخ التواریخ حالات حضرت امام حسن مین بھی یہی لکھا ہے۔ کوفیون کے اصرار سے ابراہیم نے کوفے پر چڑھائی کی منصور نے اُنکے مقابلے کے واسطے عیسیٰ بن موسیٰ کو عجلت کے ساتھ بلالیا اور کئی سپہ سالارون کو ابراہیم کی طرف بڑھنے کو تحریر کیا منصور نے نہایت حزم واحتیاط سے ہر سمت کی محافظت پر فوجین روانہ کین اور ہر فساد کے دروازے کو نہایت ہوشیاری سے بند کیا پچاس روز تک مصلے پر بیٹھا رہا اور اِس اضطراب مین دو مہینے تک کپڑے نہین بدلے سرہانے سے تکیہ اُٹھا لیتا تھا اور کہتا تھا کہ مین نہین جانتا یہ تکیہ میرا ہے یا ابراہیم کا جب کسی ضرورت سے باہر آتا تھا تو شاہی سیاہ کپڑے پہن لیتا تھا اور جس وقت اندر پہونچتا تھا اُتار ڈالتا تھا اِنھین دنون مدینۂ منورہ سے دو عورتین فاطمہ بنت محمد بن عیسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ اور امۃ الکریم بنت عبد اللہ (خالد بن اسید کی نسل سے) تحفۃً بھیجی گئی تھین مگر منصور نے اُنکے ساتھ خلوت نکی اور یہ کہا کہ یہ

ایام عورتوں کے ساتھ لہو ولعب کرنے کے نہیں ہیں جب تک میں ابراہیم کا سر اپنے روبرو نہ دیکھ لوں یا ابراہیم کے سامنے میرا سر نہ دیکھا جائے جوں ہی عیسی بن موسیٰ دارالخلافت میں حاضر ہوا پندرہ ہزار فوج کے ساتھ ابراہیم کی جنگ پر بھیجدیا اسکے مقدمتہ الجیش پر حمید بن قحطبہ تین ہزار کی جمیعت سے تھا ابراہیم بصرے سے ایک لاکھ فوج لے کے آئے ہوئے تھے اور عیسیٰ بن موسیٰ کے مقابلے پر کوفے سے سولہ فرسنگ کے فاصلے پر پڑاؤ کیے ہوئے تھے مسلم بن قتیبہ نے کہلا بھیجا کہ اپنے ارد گرد خندق کھودلو ابراہیم کے ہمراہیوں نے نہ مانا اور کہا بفضلہ ہم غالب ہیں اور ابو جعفر گویا ہمارے قبضے میں ہے اگلے دن بہ قصد جنگ صف آرائی شروع کی لڑائی تیزی کے ساتھ شروع ہو گئی حمید بن قحطبہ مع اپنی رکاب کی فوج کے بھاگ کھڑا ہوا اُسکے ساتھ اکثر لشکری بھاگ گئے عیسیٰ کے پاس ایک جماعت قلیل باقی رہ گئی مگر یہ سب نہایت استقلال کے ساتھ مرنے پر تیار ہو کے لڑ رہے تھے کہ اس اثنا میں جعفر و محمد پسران سلیمان بن علی ایک لشکر لئے ہوئے ابراہیم کے لشکر کے پیچھے سے آ پہونچے ابراہیم کے ہمراہی اس اچانک حملے سے گھبرا کے اِن کی جنگ و مقاومت کی طرف متوجہ ہوئے تو عیسیٰ کے لشکریوں نے انکا تعاقب کیا منہزمین یہ رنگ دیکھ کے سب کے سب لوٹ پڑے درمیان میں ابراہیم کا لشکر تھا نہ تو آگے بڑھ سکتا تھا اور نہ چاروں طرف سے گھر جانے کی وجہ سے جی کھول کے مقابلہ کر سکتا تھا مجبور ہو کے بے ترتیبی کے ساتھ بھاگ کھڑے ہوئے صرف چھ سو یا چار سو فوج باقی رہ گئی حمید برابر حملے پر حملہ کر رہا تھا اتفاق سے ایک تیر ابراہیم کے گلے میں آ کے ترازو ہو گیا ہمراہیوں نے گھوڑے سے اُتار لیا اور چاروں طرف حلقہ کر کے اپنے حریف کے حملوں کا جواب دینے لگے حمید نے اپنی رکاب کی فوج کو مجموعی قوت سے حملہ کرنے کا حکم دیا ان لوگوں کا حملہ کرنا تھا کہ ابراہیم کے ہمراہی بدحواس ہو کے منتشر ہو گئے حمید کے لشکریوں نے ابراہیم کا سر اُتار کے عیسیٰ کے روبرو لا کے رکھدیا عیسیٰ نے سجدۂ شکر ادا کر کے منصور کے پاس بھیجدیا یہ واقعہ

Marfat.com

پچیسوین ذیقعدہ ۱۴۵ھ کا ہے اور بعض کہتے ہین کہ ذیحجہ مین مارے گئے ۴۸ برس کی عمر تھی اور یہ فرقہ حسنیہ کے چھٹے امام تھے امام اول حضرت علی امام دوم حضرت حسن امام سوم حسن مثنیٰ امام چہارم عبداللہ محض امام پنجم محمد نفس زکیہ امام ششم ابراہیم۔

منصور نے بعد اسکے یہ ارادہ کر لیا کہ جہانتک ہو سکے علویون کو ذلیل کرو اور جو کوئی جاندار اور جیالا نظر آئے اُسکو مار ہی ڈالو ایسا نہو کہ میری سلطنت مین مزاحمت کرے منصور کے بعد جتنے خلفا ہوے اُن سب نے یہی رسم جاری رکھی کہ جہانتک ہو سکے سیدون کو قتل کرو جب منتصر کی خلافت کا زمانہ آیا تو اُسنے اپنے گورنر مصر کو لکھ بھیجا کہ خبردار کوئی سید علوی کسی کا ہدیہ نہ قبول کرنے پائے نہ کبھی گھوڑے پر سوار ہو نہ اپنے خیمے سے کسی طرف سفر کرنے نکلے ایک غلام سے زیادہ غلام نہ خریدے اگر کسی قسم کا جھگڑا سید اور غیر سید مین پڑے تو غیر سید کو ترجیح دیجائے اور جو کوئی رسول کے نواسون کا نام لیکر فریاد کرے اُسے سخت سزا دو اور بہت بُری طرح اُسکو مارو

دوسرے نفسیہ یہ فرقہ بھی حسنیہ مین سے ہے مگر اِس بات مین اُس سے جُدا ہے کہ اسکا اعتقاد یہ ہے کہ نفس زکیہ مارے نہین گئے بلکہ غائب اور مخفی ہین اور عرصے کے بعد ظہور کرینگے اِسی لیے اُن لوگونکا نام نفسیہ مشہور ہے۔

تیسرے محمدیہ اِس فرقے کا عقیدہ یہ ہے کہ امام قائم محمد معروف بہ نفس زکیہ بن عبداللہ بن حسن مثنیٰ بن امام حسن بن علی بن ابی طالب ہین اور اُنھون نے ابو منصور کی طرف امامت کی وصیت کی تھی نہ بنی ہاشم کی طرف جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یوشع بن نون کے لیے وصیت کی تھی اور اپنے بیٹے اور بھتیجے کے لیے وصیت نہ کی[1]

چوتھے حسینیہ یہ فرقہ کہتا ہے کہ نفس زکیہ کی وصیت سے ابو منصور کو امامت پہونچی اور ابو منصور نے اپنے بیٹے حسین کے لیے امامت کی وصیت کی تھی اسلئے ابو منصور کے بعد وہ امام ہوے[2]

Marfat.com

فائدہ جلیلہ محمد نفس زکیہ اور اُن کے بھائی ابراہیم فرقۂ زیدیہ کے ائمہ مین بھی شمار پاتے ہین اِس لیے کہ زیدیہ کے ایک گروہ کا اعتقاد یہ ہے کہ یحییٰ بن زید شہید نے جو زیدیہ کے چھٹے امام ہین اپنے بعد نفس زکیہ کی امامت کے لیے وصیت کی تھی اور نفس زکیہ نے ابراہیم کی امامت کے لئے وصیت کر دی تھی۔

وہ فرقے جو حضرت حسن مجتبیٰ کے بعد حضرت حسین شہید کربلا اور اُنکی اولاد مین امامت مانتے ہین

وہ امامیہ جو حضرت علی کے بعد حضرت حسنؓ کو اور اُن کے بعد حضرت حسینؓ کو اور اُنکے بعد انکی اولاد کو امام مانتے ہین اِن سب کا طریقۂ امامت مین امام محمد باقر تک اتفاق ہے پھر بعد اُن کے اختلاف کرتے ہین اِن مین سے بعض فرقے امام جعفر صادق تک امامت کو نہین پہونچاتے ہین باقی سب فرقے جعفر صادق تک امامت کے معاملے مین مشترک ہین۔

وہ فرقے جو محمد باقر کے بعد جعفر صادق کو امام نہین مانتے

اول باقریہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ امام حسنؓ کے بعد امام حسینؓ کو امامت پہونچی اُن کے بعد علی زین العابدینؓ کو اُن کے بعد محمد باقرؒ کو اور محمد باقرؒ مرے نہین زندہ ہین اور مہدی منتظر ہین۔

دوم حاصریہ انکا عقیدہ یہ ہے کہ محمد باقرؒ کے بعد اُنکے بیٹے ذکریا امام ہین اور وہ کوہ حاصر مین چھپے ہوے ہین جب اُنکو اللہ حکم دیگا تو نکلین گے۔

وہ فرقے جو جعفر صادقؒ تک امامت کے معاملے مین مشترک ہین اور جو اُن کے بعد امام مین اختلاف کرتے ہین

(۱) میثمیہ[1] یہ فرقہ علی بن اسماعیل بن میثم تمار کی طرف منسوب ہے جو حضرت علیؑ کے

[1] اس لفظ مین اول میم مکسور ہے ثانی ساکن بعد اسکے ثا مفتوح ہے ۱۲ کذا فی منتہی الارب

Marfat.com

اصحاب سے تھا جیسا کہ مجمع البحرین کی جلد دوم مین لکھا ہے کتاب خرائج الجرائح مین ہی
کہ میثم تمار ایک عورت کا اہل کوفہ مین سے غلام تھا جناب امیر نے اُسے خرید کر کے
آزاد کر دیا اور حلی نے اُسے کتاب خلاصہ مین متقدمین مین ذکر کیا ہے اور مختار کشی
مین مذکور ہے کہ اُسکا خاندان بیت التمارین کے نام سے مشہور تھا اس فرقے کا
قول یہ ہے کہ حضرت علیؑ کے بعد امام حسن رضی اللہ عنہ کو امامت پہونچی پھر امام حسینؓ کو
پھر علی بن حسینؓ کو پھر محمد باقرؓ کو پھر جعفر صادقؓ بن محمد کو پھر اُنکے بیٹے موسی کاظمؓ کو اور
میثم تمار کا قول یہ ہے کہ اللہ تعالی جسم ہے اور اُسکے لیے اعضا ہین [1]

(۲) حکمیہ ہشام بن حکم کندی شیبانی کوفی کے اصحاب ہین انکو ہشامیہ بھی کہتے ہین
ہشام کا قول ہے کہ صانع اور مصنوعات کے درمیان کوئی مشابہت ضروری ہے
ورنہ مصنوعات صانع پر دلالت نہین کر سکتے اور اسکا قول یہ بھی ہے کہ اللہ تعالی
محدود ہے اور چاندی کے ٹکڑے کی طرح سفید اور صاف اور ستھرا ہے اور ہر طرف سے
چمکتا اور روشن ہے اور انسان کی صورت پر طویل و عریض و عمیق ہے طول اُسکا مثل
عرض کے اور عرض اُسکا مثل عمق کے ہے اور اپنے بالشت سے سات بالشت ہے
رنگ اور مزہ اور بو رکھتا ہے اور یہ تمام صفات اُسکی ذات کے مغائر نہین ہین اور
وہ کھڑا ہوتا اور بیٹھتا اور ہلتا اور ٹھہرتا اور چلتا پھرتا بھی ہے اور ما تحت الثری کو
بذریعہ شعاع نوری کے جانتا ہے جو اُسکے جسم سے نکل کر اُس طرف پڑتی ہے
اور عرش پر رہتا ہے جب اُس سے لوگون نے پوچھا تیرا اللہ بڑا ہے یا کوہ احد تو کہا
کوہ احد حکمیہ مقاتل بن سلیمان پر طعن کرتے ہین کہ وہ اِس بات کا قائل ہے کہ اللہ گوشت
و خون رکھتا ہے اور ہشام کہتا ہے ارادۂ الٰہی ایک حرکت ہے جو نہ اُسکی عین ہے اور
نہ غیر ہے اور اللہ تعالی کو اشیا کا علم اُن کے پیدا ہو جانے کے بعد حاصل ہوتا ہے
قبل اُن کے وجود کے وہ اُنھیں نہین جان سکتا اور اُسکا علم نہ قدیم ہے اور نہ
حادث ہے اور کلام اُسکی صفت ہے جو نہ مخلوق ہے اور نہ غیر مخلوق اور اللہ تعالی پر
اعراض دلالت نہین کر سکتے بلکہ اجسام اسپر دلالت کرتے ہین کیونکہ اجسام کے ساتھ

(۱۶) فرقۂ حکمیہ

اُسکو مشابہت ہے اور یہ شخص اللہ تعالیٰ پر بدء بھی تجویز کرتا تھا اور اُسکے زعم مین امام پر معصیت جائز نہین ہے اور انبیا پر جائز ہے اور کہتا تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فدیہ لینے مین اسیران بدر سے عصیان خدا کا کیا تھا مختار کشی مین ہشام کے چچا عمر بن یزید سے منقول ہے کہ وہ اوائل مین جہم بن صفوان کے مذہب پر تھا پھر امام جعفر صادق کی ہدایت سے شیعہ جعفریہ مین داخل ہو گیا[1]۔

ہشام کی تالیفات سے بہت سی کتابین ہین مختلف بیانون مین جیسے توحید اور حدوث اجسام اور جبر و قدر اور امامت اور ابطال امامت مفضول اور رد معتزلہ اور رد زنادقہ اور رد طلحہ و زبیر اور استطاعت وغیرہ مین اور اسنے ایک کتاب اللہ تعالیٰ کی جسمیت کے بیان مین لکھی ہے[2]۔

ہشام کا قول یہ بھی ہے کہ اہلِ جنت و دوزخ کی یہ نوبت پہونچے گی کہ وہ اپنی حالت مین مدہوش اور بیہوش ہو جائین گے اپنی جانون پر اُن کو قابو نہ ہیگا جیسے کسی کو نشہ ہوتا ہے ایسے متوالے ہو جائین گے[3]۔

فرقہ حکمیہ کا ظہور ۱۹۰؁ھ مین ہوا تھا ابن حزم وغیرہ کہتے ہین کہ جس شخص نے اول دین اسلام مین یہ بات کہی کہ اللہ جسم ہے وہ یہی ہشام بن حکم ہے[4]۔

(۳) جوالقیہ ہشام بن سالم جوالقی جوزجانی کوفی کی طرف منسوب ہین جو بشر بن مروان بن حکم کا غلام تھا اسکا قول یہ تھا کہ اللہ انسان کی صورت پر ہے نصف اعلیٰ اُسکا مجوف ہے یعنی خالی اور نصف اسفل مصمت ہے یعنی ٹھوس اللہ کے سر کے بال کالے ہین وہ گوشت اور خون نہین رکھتا ہے بلکہ ایک چمکتا نور ہے اُسکے حواس خمسہ مثل حواس انسان کے ہین اور حواس اُسکے باہم متغائر ہین اس طرح کہ جس حس سے مثلاً سُنتا ہے وہ وہ نہین ہے جس سے دیکھتا ہے[5]۔

---

[1] دیکھو مجالس المومنین ۱۲

[2] دیکھو غنیۃ الطالبین

[3] دیکھو میزان ۱۲

[4] یہ بات جلد اول مختصر منہاج السنہ مین لکھی ہے کتاب مذکور کی عبارت یہ ہے وقال ابن حزم وغیرہ اول من قال فی الاسلام ان اللہ جسم ہشام بن الحکم ۱۲ منہ

[5] جلد اول مختصر منہاج السنہ کی عبارت یون ہے الہشامیۃ اصحاب ہشام ابن سالم الجوالیقی یزعمون ان ربھم علی صورۃ الانسان وینکرون ان یکون لحما و دم ... [illegible]

ہاتھ پاؤں منھ آنکھ کان سب کچھ رکھتا ہے مگر شرمگاہ اور داڑھی نہین ہے۔ اس
فرقے کا ظہور ۱۱۳ھ مین ہوا خلاصہ مین مذکور ہے کہ وہ امام جعفر صادقؑ اور موسی کاظمؑ کے
اصحاب سے تھا لو اور اس فرقے کو سالمیہ بھی کہتے ہین اور کبھی ہشامیہ بھی انکو بولتے ہین
(۴) زراریہ زرارہ بن اعین شیبانی کوفی کے متبع ہین یہ کہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی
صفات حادث ہین اور قبل حدوث صفات کے اللہ نہ عالم تھا اور نہ سمیع اور نہ بصیر اور
نہ قادر اور نہ حی یہانتک کہ اُسنے اپنے لئے یہ سب کچھ اکتساب کیا اس فرقے کا ظہور ۱۴۵ھ
مین ہوا زرارہ مسئلہ امامت مین عمائیہ کے قدم بہ قدم ہے جنھین فطحیہ بھی کہتے ہین اور بعض
کہتے ہین کہ اُسنے بیدا سے ترک کردی تھی اُسنے عبداللہ بن جعفر صادق سے مسائل
دریافت کئے جب نہ بتائے تو موسیٰ بن جعفر کے پاس چلا گیا یہ مشبہ بھی تھا کتاب ابن داؤد
مین مرقوم ہے کہ زرارہ امام محمد باقر و امام جعفر صادق و امام موسی کاظم کے راویون مین
سے ہے ۱۵۰ھ ہجری مین انتقال کیا اُسنے ایک کتاب استطاعت اور جبر کی تحقیق
مین لکھی ہے ف میزان ذہبی مین مذکور ہے کہ ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ زرارہ نے
امام محمد باقر سے روایت کی ہے اور سفیان ثوری کہتے ہین کہ اُسنے باقر کو نہین دیکھا تھا۔
(۵) یونسیہ یونس بن عبدالرحمٰن قمی کے پیرو ہین اسکا اعتقاد تھا کہ اللہ عرش
پر ہے جسکو ملائکہ اُٹھائے ہوئے ہین اور اُس کی قوت ملائکہ کی قوت سے زیادہ ہے
منتہی المقال مین لکھا ہے کہ یونس امام جعفر سے کوہ صفا و مروہ مین ملا تھا مگر اُن سے
روایت نہین کی ہے ابوالحسن موسی کاظم اور اُن کے بیٹے علی رضا سے روایت کی ہے
اور امام رضا کا وکیل اور مخلص دوست تھا اور کتاب خلاصہ مین مذکور ہے کہ امام رضا اسے
اہلِ علم و فتویٰ سے شمار کرتے تھے فرقہ واقفیہ نے اسکو بہت کچھ مال و اسباب دینا چاہا
کہ اُن سے اس بات مین اتفاق کرے کہ امام موسی کاظم پر امامت منتہی ہوگئی مگر اُسنے
قبول نہ کیا اور مختار مین مذکور ہے کہ فضل بن شاذان کہتا ہے کہ یہ جو مشہور ہے کہ یونس
آل یقطین کا غلام ہے یہ غلط ہے اسلیے کہ یونس ہشام بن عبدالملک کے آخر عہد مین
پیدا ہوا تھا اور آل یقطین اس عہد مین نہ تھے بلکہ بنی عباس کے زمانے مین گذرے ہین

ف دیکھو مجالس المؤمنین ۱۲

فف دیکھو مجالس المؤمنین ۱۲

شنہ۲ھ ہجری مین یونس فوت ہوا۔ حلت متعہ کے بیان مین یونس نے ایک کتاب تصنیف کی ہے اور یہ بڑا بھاری مشبہ تھا اور بدر کا قائل تھا بدر کے بیان مین اسکی ایک کتاب ہے اور ایک کتاب غلاۃ کے رد مین ہے۔

(۶) مفوضہ یا تفویضیہ اس فرقہ کا ظہور ۱۴۵ھ ہجری مین ہوا تھا ان کا قول یہ ہے کہ اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کر کے خلق عالم وتدبیر عالم کو اُن کے سپرد کر دیا ہے اور جو کچھ دنیا مین ہے اُن کے لیے مباح کر دیا ہے پس تمام عالم اُنہی کا پیدا کیا ہوا ہے اور ان مین سے بعض نے یہ کہا ہے کہ حضرت علیؓ بن ابی طالب کے سپرد فرمایا ہے اور ایک فرقہ انمین سے یہ کہتا ہے کہ دونون کے سپرد کیا ہے اور بعض کہتے ہین کہ سب ائمہ کے سپرد کیا ہے مفوضہ جب بادلون کو دیکھتے ہین تو اُسے سلام کرتے ہین اس گمان سے کہ اس مین علی کرم اللہ وجہہ ہین ومع المتون ترجمۂ اُردو جلاء العیون مین لکھا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا کہ خدا غالیون پر لعنت کرے کہ ہم اہل بیت کے حق مین غلو کرتے ہین اور حد سے گذر جاتے ہین اور خدا مفوضہ پر لعنت کرے جو کہتے ہین کہ خدا نے تمام عالم کو ائمہ کے مفوض کیا ہے واضح ہو کہ مفوضہ نے معصیت خدا کو صغیر جانا اور اپنے خدا سے کافر ہو گئے اور شریک خدا کے لیے قرار دیا ہے اور گمراہ ہو گئے ہین اور لوگون کو بھی گمراہ کیا ہے کہ فرائض خدا پر اقامت انکی ہے اور حقوق خدا اور خلق خدا ادا انکی ہے اور ابو ہاشم جعفری کہتا ہے کہ امام رضا نے غالیون کو کافر اور مفوضہ کو مشرک کہا ہے ارشاد یہ مین بیان کیا ہے کہ مفوضہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن سبا کے متبع ہین جو سب سے پہلے تفویض کا قائل ہوا تھا یعنی کہتا تھا کہ خدا ے تعالی نے اپنے سب کام پیغمبر خدا اور حضرت علیؓ کے سپرد کر دیے ہین اور آپ معطل ہو گیا ہے یہی حضرات پیدا کرتے ہین اور یہی مارتے ہین اور یہی رزق بانٹتے ہین غرض جو کام کہ خدا کے ہین وہ سب عبید اللہ اور اسکے تابعون کے نزدیک پیغمبر خدا اور حضرت علی مرتضی کرتے ہین اور خدا ے تعالی کچھ نہین کرتا ور حقیقت یہ فرقہ غلات مین داخل ہے اسی سبب سے صاحب ملل ونحل نے

Marfat.com

مفوضہ کو غلات مین شمار کیا ہے مگر چونکہ غالیون اور مفوضہ مین اتنا فرق ہے کہ غالی جناب امیر کی الوہیت کے قائل ہین اور اُنکو خدا جانتے ہین اور مفوضہ اُنکی اُلوہیت کے قائل نہین مگر تفویض کے قائل ہین اور اسی سبب سے بعض روایات مین ذکر مفوضہ کا مقابل غلات کے آیا ہے پس اس وجہ سے قسیم یعنی مقابل غلات کے ہونگے بہرحال یہ دونون فرقے حد شرع سے تجاوز کرنے والے ہین اور معنی غلو کے کسی کام کے کرنے مین حد سے گذر جانے کے ہین مفوضہ اور غلات کہتے ہین کہ علماے قم نے جناب امیر کی محبت مین بہت کمی کی ہے

(۷) نعمانیہ یہ محمد بن علی بن نعمان کوفی صیرفی کی طرف منسوب ہین جسکو اہل سنت شیطان الطاق اور شیعہ مومن الطاق کہتے ہین اور وجہ اسکی یہ ہے کہ کوفے مین ایک مقام طاق کے نام سے مشہور ہے وہان اسکی دوکان تھی جس مین بیٹھا ہوا درم و دینار پرکھا کرتا تھا اور اہل سنت کی کتب مین یہ فرقہ شیطانیہ کے نام سے زیادہ مشہور ہے مگر شہرستانی وغیرہ نے نعمانیہ کے نام سے لکھا ہے کنیت اُسکی ابو جعفر اور لقب احول ہے اسی لیے ابو جعفر احول کہلاتا ہے اسکی تالیف سے کئی کتابین ہین ایک حضرت علیؑ کی امامت کے بیان مین احتجاج نام کتاب ہے اور دوسری خوارج کے رد مین ہے یہ شخص معتزلہ و شیعہ دونون کے مذاہب مین ملا جلا رہا کرتا تھا اسکا مذہب یہ تھا کہ اللہ کو اشیا پیدا کرنے سے قبل اسکا علم نہین ہوتا اگر اللہ بندون کے افعال کا عالم ہوتا تو یہ بات مستحیل ہوتی کہ بندونکا امتحان اختیار کرتا اور اُسکا زعم تھا کہ اللہ تعالیٰ ایک نور ہے غیر جسمانی اور باوجود اسکے اس بات کا قائل تھا کہ اللہ تعالیٰ انسان کی سی صورت رکھتا ہے اور یہ شخص رجعت کا قائل تھا اس فرقے کا ظہور ۱۳۰ھ مین ہوا ہے۔

(۸) بدائیہ یہ لوگ اسکے قائل ہین کہ اللہ پر جائز ہے یعنی جائز ہے یہ بات کہ اللہ تعالیٰ کسی شے کا ارادہ کرے اور پھر اُس سے پشیمان ہو جائے اسلئے کہ اُسپر وہ چیز ظاہر ہو جو پہلے سے اُسپر ظاہر نہ تھی جس طرح کہ آدمی مین تبدیل راے ہوتی ہے یہ لوگ کہتے ہین کہ خلافت خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کی بھی اسی طرح پر ہوئی کہ اللہ تعالیٰ اُنھین خلیفہ

کشف الغمہ عن جمیع الامہ ۱۲ مجموعہ ۱۵

بنا کر پشیمان ہوا اور اُن کی تعریف مین جس قدر آیات نازل کین وہ سب آخرکار اُسکے واسطے موجب ندامت کا ہوئین صواعق محرقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا ظہور ۱۴۵ھ ہجری مین ہوا اور یہ قول سامحت سے خالی نہین اسلیے کہ اس سے قبل شیعہ کے بعض فرقے بدء کے قائل ہو چکے تھے چنانچہ کیسانیہ کا یہ عقیدہ ہے حالانکہ اس فرقے کا ظہور ۶۶ھ ہجری مین ہوا تھا اور فرقہ جوالیقیہ مین بھی جسکا دوسرا نام سالمیہ ہے اس امر کا اعتقاد تھا اس فرقے کا ظہور ۱۱۳ھ مین ہوا صواعق محرقہ مین ان فرقونکے سنہاے ظہور کی نسبت بہت کچھ تسامح ہوا ہے چنانچہ لکھا ہے ثم ظہرت الزراریۃ والیونسیۃ والمفوضۃ والکیسانیۃ والبدائیۃ والغامیۃ منھم وبدو ظہورھم فی حدود سنۃ خمس واربعین ومأۃ حالانکہ انکے ابتداے ظہور کے سنین مین بڑا تفاوت ہی حکمیہ اور زراریہ اور دوسرے امامیہ جیسے مالک جہنی و دارم بن حکم و ریان بن صلت بھی اللہ تعالی پر بدء کے قائل ہین۔ امامیہ اپنے اوپر سے اعتراض اُٹھانے کے لیے بدء کے معنے مین تاویلین کرنے لگے ہین اور کہتے ہین جو کچھ اہل سنت نے سمجھا ہے بدء کے امامیہ کے نزدیک وہ معنے نہین بلکہ اسکے اور معنے ہین جو لائق انکار نہین ابوالفتوح نے کنز الفوائد مین اسکی تحقیق و تفصیل کی ہے۔ امامیہ کہتے ہین کہ خداے تعالی کی راے اور تجویز مین کبھی خطا اور غلطی واقع نہین ہوتی کیونکہ وہ عواقب امور اور مصالح امور سے بخوبی آگاہ ہے اور کوئی شے اُسپر مجہول نہین سب عالم اُسپر ظاہر اور ہویدا ہے جو وہ کرتا ہے سمجھ کر کرتا ہے نہ خطا سے کہ پشیمان ہو کر راے اول سے راے دوسری کی طرف عدول کرے بدء باین معنی شیعون کے نزدیک خداے تعالی پر محال ہے بلکہ شیعہ کی اصطلاح مین بدء عبارت ہے تغیر و تبدل سے احکامات مین بسبب اختلاف مصالح اور اوقات کے یعنی ایک وقت مین باعتبار ایک مصلحت کے ایک حکم دیا دوسرے وقت مین باعتبار دوسری مصلحت کے اُس حکم کو بدل ڈالا اسکو نسخ تشریعی کہتے ہین اور تغیر عالم کون مین یعنی وہ تغیرات جو دنیا مین ہوتے ہین جیسے موجود کرنا اور معدوم کرنا اور زندہ کرنا اور مردہ کرنا اسکو نسخ تکوینی کہتے ہین پس بدء باین معنی فرقۂ شیعہ کے نزدیک

Marfat.com

خداے تعالیٰ پر جائز ہے اسلئے کہ خداے تعالےٰ ہر وقت ایک شان مین ہے
جو مصلحت دیکھتا ہے وہ کرتا ہے اور جس مین مصلحت نہین دیکھتا
اُسکو نہین کرتا کبھی مارتا ہے کبھی جلاتا ہے کبھی بیمار ڈالتا ہے کبھی صحت دیتا ہی غرض
ہر وقت موافق مصلحت کے کام کرتا ہے کیونکہ وہ اپنے بندون کی مصلحتون سے آگاہ ہے
پس یہ معنی صحیح ہین کہ ان مین کسی طرح کا فساد نہین اور بدر اس معنے مین آیات
اور احادیث کثیرہ سے ثابت ہے اور یہ آیات اور اخبار اس پر دلالت کرتے ہین کہ
خدا نے دو لوحین پیدا کی ہین اور اُن مین جمیع کائنات اور حوادثات کو لکھا ہے
ایک کا نام لوح محفوظ ہے پس اُس لوح مین جو کچھ خدا کے حکم سے لکھا جاتا ہے اُس
مین کسی طرح کا تغیر واقع نہین ہوتا اور مطابق علم آلہی کے ہوتا ہی اور دوسری لوح کا نام
لوح محو و اثبات ہی کہ اُس مین موافق مصلحت کے خدا کے حکم سے بعض چیزین
لکھی جاتی ہین اور بعض محو کی جاتی ہین جیسا کہ خداے تعالیٰ فرماتا ہے یمحوا اللہ مایشاء
ویثبت وعندہ ام الکتاب توضیح اسکی یہ ہے کہ پہلے مثلاً اس لوح مین لکھا کہ زید
کی عمر پچاس برس کی ہے یعنی مقتضاے حکمت یہ ہے کہ عمر اُسکی اس قدر ہو جب تک
کہ کوئی سبب زیادتی اور نقصان کا اُس سے عمل مین نہ آئے پس جس وقت کہ اُس سے
کوئی عمل نیک مثل صلہ رحم یا صلہ عترت طاہرہ اور ذریت اخیار رسول مختار یا
تصدق مساکین مومنین ابرار پر عمل مین آیا اور ان چیزون مین سے کسی کو بجالایا
تو پچاس سال کی عمر اُسکی محو ہو جاتی ہے اور اُسکی عمر ساٹھ برس کی لکھی جاتی ہی
اور اگر اُس سے خلاف ان امور کے کوئی عمل بد مثل قطع رحم یا ترک صلہ سادات
مومنین کے ظہور مین آیا تو اُس کی عمر پچاس برس کی جگہ چالیس برس کی لکھی جاتی ہی
اور دس برس کم ہو جاتے ہین اور لوح محفوظ مین اول امر سے لکھا جاتا ہے
کہ زید صلہ رحم بجالاے گا اور عمر اُسکی اس وجہ سے ساٹھ برس کی اللہ کی طرف
سے متعین ہوئی ہے یا اُسکی عمر اس وجہ سے کہ وہ قطع رحم یا اسی طرح کا کوئی اور برا
کام کرنے گا چالیس برس کی مقرر ہوئی ہے جیسا کہ طبیب حاذق کو کسی شخص کے

مزاج کا حال معلوم ہوجاے تو وہ حکم کرسکتا ہے کہ عمر اسکی ساٹھ کی ہوگی پس اگر
اُسنے زہر کھالیا یا کسی نے اُسکو قتل کردیا اور عمر اُسکی ساٹھ برس سے کم ہوگی
یا مثلاً اُسنے کوئی دواے مقوی کھائی اور اُسکی عمر ساٹھ برس سے بڑھ گئی تو یہ کہین گے
کہ طبیب نے غلطی کی پس بدء عبارت ہے تغیر تقدیر سے لوح محو واثبات ہین اور
غرض لوح محو واثبات سے یہ ہے کہ بندے لسبب خبر دینے انبیا اور اوصیا کے اِس
لوح سے یہ جان لین کہ اعمال حسنہ اُن کے کامون کی اصلاح مین تاثیر رکھتے ہین تاکہ
اعمال نیک کی طرف راغب ہون اور اعمال بد سے باز رہین۔
کتاب توحید اور عیون اخبار الرضا مین روایت کی ہے کہ امام رضا نے فرمایا کہ اے
سلیمان تو کیون بدء کا انکار کرتا ہے حالانکہ خداے تعالیٰ فرماتا ہے اولم یرالانسان
انا خلقناہ من قبل ولم یک شیئا آیا نہین دیکھتا انسان کہ ہمنے پیدا کیا اُسکو
پہلے سے اور وہ کوئی چیز نہ تھا غرضکہ بدء شیعہ کے نزدیک محو واثبات ہے نہ بدلنا
راے کا دوسری راے کی طرف پشیمان ہوکر امامیہ کہتے ہین کہ یہ امر محال ہے کہ خدا
اول کسی امر کو نہ جانے اور پھر اُسپر ظاہر ہوجائے یا اپنے ارادے سے پشیمان ہو۔
امام جعفر صادق فرماتے ہین کہ جو کوئی ایسا اعتقاد کرے کہ خداے تعالیٰ نے کل
ایک کام کیا اور کل اُسکی بُرائی کو نہ جانا اور آج اُس کی بُرائی کو جانا کہ یہ کام جو
مین نے کیا تھا بُرا تھا اور اُس کام کے کرنے سے آج پشیمان ہوا تو ہم ایسے شخص سے
بیزار ہین اور اِس قسم کے اعتقاد کرنے والے کو آپ نے کافر فرمایا ہے۔
رسالۂ اعتقادیہ مین بیان کیا ہے کہ امام جعفر صادقؑ فرماتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کو کبھی
ایسا بدء نہین ہوا جیسا کہ میرے بیٹے اسماعیل کے باب مین اُسکو بدء ہوا آپ فرماتے
ہین کہ اللہ پاک کو کوئی امر کسی شے مین ایسا ظاہر نہین ہوا جیسا کہ میرے بیٹے
اسماعیل کے باب مین ظاہر ہوا کہ اُن کو مجھ سے پہلے مارا تا کہ معلوم ہوجاے کہ وہ میرے
بعد امام نہین ہین اور بعض نے کہا ہے کہ بدء امور تکوینی مین مثل نسخ کے ہے احکام
شرعی مین اور نسخ یہ ہے کہ شارع کا ایک حکم پہونچا اور ہمنے گمان کیا کہ وہ ہمیشہ رہیگا

Marfat.com

اور بعد اُسکے وہ حکم منسوخ ہوگیا اور دوسرا حکم مقرر ہوا اور یہی حال امور تکوینی مین ہے مثلاً ایک کام علل اور اسباب اور قرائن حال کی وجہ سے ایسا معلوم ہوا کہ ہمیشہ رہیگا اور بعد اُسکے وہ امر جاتا رہا اور دوسری طرح پر ہوا اُسکو بدا کہتے ہین جیسے اسماعیل کہ امام جعفر صادقؑ کے بڑے بیٹے تھے اور آدمیون کو بظاہر حال یہ گمان تھا کہ امام موصوف کے بعد وہی امام ہونگے پھر جبکہ اُنھون نے وفات پائی تو آدمیون نے جانا کہ امامت اُن کی جو گمان کی گئی تھی برطرف ہوئی اور امامت موسیٰ کاظم کے لیے ثابت ہوئی اور کہتے ہین کہ اسکو بدا اِس لیے کہتے ہین کہ اِنپر وہ امر ظاہر ہوا کہ پہلے اِس سے ظاہر نہ تھا۔

نور اللہ شوستری نے جو اِس باب مین مجالس المؤمنین مین لکھا ہے اُن کے کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ ظاہر مین لفظ بدا سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حکم دینے کے بعد اُسکے وقت مقررہ پر واقع ہونے سے قبل ممانعت کردے اور اِس سے جہل و پشیمانی اللہ پر لازم نہین آتی اور نہ اُسکی خطا ثابت ہوتی ہے اِسلیے کہ مطلب اِس قول سے یہ ہے کہ کبھی آقا کو اپنے نوکر کی اطاعت و تابعداری دوسرون پر ظاہر کرنی ہوتی ہے تو ایک مشکل کام کا حکم فرماتا ہے اور جب یہ شخص وہ کام شروع کرتا ہے تو منع کردیتا ہے مصداق اسکا حضرت ابراہیمؑ کا قصہ ہے کہ اُن کو اپنے بیٹے اسماعیلؑ کے ذبح کرنے کا حکم دیا اور جب وہ تکمیل کو آمادہ ہوے اور دونون نے حکم الٰہی پر صبر و رضامندی رکھی تو منع کردیا اور اجران کا المضاعف کردیا۔

(۹) ناؤسیہ یہ عبد اللہ بن ناؤس بصری کے متبع ہین یہ چھ شخصون کی امامت کا قائل ہے حضرت علیؑ سے جعفر صادقؑ تک اسکا عقیدہ یہ تھا کہ امام جعفر صادقؑ زندہ ہین اور غائب ہوگئے ہین اور وہی مہدی موعود ہین اور بعض ناؤسیہ کہتے ہین کہ بعض شیعۂ صادق کبھی کبھی خلوت مین انکو دیکھ بھی لیتے ہین انکا ظہور سنہ ۱۴۵ ہجری مین ہوا۔ یہ لوگ بغداد مین تھے خاصکر سنہ ۵ ہجری مین۔ پھر تاتاریون کی یورش کی وجہ سے تباہ ہوگئے۔ ناؤسیہ کا عقیدہ یہ ہے کہ جو اپنے نفس کو غیر پر فضیلت دے وہ کافر ہے

Marfat.com

(۱۰) عماریہ کہ عمار کے متبع ہین انکا عقیدہ یہ ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے وفات پائی تو اُن کے بیٹے محمد نامی امام ہوئے بعض کتابون مین لکھا ہے کہ عماریہ ہین سے ایک گروہ کا یہ عقیدہ ہے کہ امامت بعد محمد بن جعفر کے اُن کی اولاد مین رہی اِس گروہ کو شمیطیہ کہتے ہین۔

(۱۱) عمائیہ یہ لوگ عبد اللہ بن عمار کے یار ہین اور سات شخصون کی امامت کے مقر ہین حضرت علیؑ بن ابی طالب سے جعفر صادقؑ تک اور بعد اُن کے عبد اللہ بن جعفر صادق کو امام جانتے ہین ان عبد اللہ کا لقب افطح تھا الف کے فتحہ اور فا کے سکون اور طاے مہلہ کے فتحہ اور حاے حطی کے سکون سے ان کو افطح اسلیے کہتے تھے کہ اِن کے دونون پانون چوڑے تھے اور بعض کہتے ہین کہ سر چوڑا تھا اور یہ افطح اسمٰعیل بن جعفر کے حقیقی بھائی تھے عمائیہ کہتے ہین کہ افطح چونکہ لاولد مرے ہین اور امامت کا سلسلہ اُنکی نسل مین جاری نہین رہا ہے اِسلیے پھر دنیا مین آئینگے اور صواعق محرقہ مین لکھا ہے کہ افطحیہ جنھین عمائیہ بھی کہتے ہین عبد الرحمٰن بن عمر کے اصحاب ہین۔

حبیب السیر مین بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بن جعفر سب بھائیون مین بڑے تھے باپ کی وفات کے بعد امامت کے مدعی ہوے بہت سے شیعہ نے انکی متابعت کی لیکن بالآخر اِن مین سے بہت سے منحرف ہوکر امام موسی کاظمؑ کی امامت کے قائل ہو گئے اور جو لوگ عبد اللہ کی امامت کے معتقد رہے وہ افطحیہ مشہور ہو گئے اِسلیے کہ انکا داعی عبد اللہ بن افطح تھا اور بعض کہتے ہین کہ خود عبد اللہ بن جعفر کا عرف افطح تھا اور منتہی المقال سے معلوم ہوتا ہے کہ عبد اللہ افطح کی امامت کے جو لوگ قائل ہین وہ فطحیہ کہلاتے ہین اور یہ فطحیہ ائمہ اثنا عشری کی امامت کے مقر ہین اور ساتھ اُنکے عبد اللہ افطح کو بھی امام مانتے ہین کہ اُنکو صادق اور کاظم کے درمیان مین داخل کرتے ہین اور شہید سے نقل کیا ہے کہ عبد اللہ افطح کی امامت کے امام موسی کاظم اور امام علی رضا کے درمیان مین قائل ہین۔

توضیح المقال مین لکھا ہے کہ بعض کی راے یہ ہے کہ یہ فرقۂ فطحیہ اس لیے کہلاتا ہے

Marfat.com

کہ سرگروہ اُسکا عبداللہ فطیح کوفی تھا اُسی کی طرف یہ منسوب ہین نامۂ دانشوران مین ابن قبہ کے حالات مین ہے کہ زید علوی کا قول ہے کہ اب فرقہ فطحیہ کو اسماعیلیہ کہتے ہین اسلیے کہ اُن لوگون مین سے جو عبداللہ افطح کی امامت کے معتقد تھے کوئی باقی نہین رہا یہ عبداللہ بن جعفر کم علم تھے کتاب جمہرۃ النسب مین مذکور ہے کہ زرارہ بن اعین کوفی بھی اول اول عبداللہ افطح کی امامت کا معتقد تھا جب مدینے کو گیا تو عبداللہ افطح کی خدمت مین حاضر ہوا اور اُن سے مسائل فقہیہ کا سوال کیا عبداللہ نے جو جواب دیے اُنسے نہایت جہل ثابت ہوا۔

بعض کتب مین لکھا ہوا ہے کہ سائل نے عبداللہ سے دریافت کیا کہ دوسو درم پر کس قدر زکوۃ واجب ہے بولے پانچ درم پھر سائل نے کہا سو درم پر کس قدر ہے قیاس لگاکر کہا اڑھائی درم اور یہ امامیہ کے مذہب کے خلاف ہے اِسلیے کہ سو درم پر زکواۃ نہین چاندی کا نصاب دوسو درم ہے اُس سے کم پر زکوۃ نہین الغرض زرارہ افطح کی امامت سے پھر گیا اور جب کوفے کو واپس آیا تو اُسکے دوست ملنے کو آئے اور امام کا حال دریافت کیا اُس وقت زرارہ کے پاس قرآن رکھا ہوا تھا اُس نے قرآن کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ میرا تو یہ امام ہے اسکے سوا میرا کوئی امام نہین پس شیعۂ افطحیہ اپنے امام سے پھر گئے۔

(۱۲) **اسحاقیہ** یہ کہتے ہین کہ اسحاق بن جعفر اپنے باپ کے بعد امام ہین اور یہ اسحاق نہایت متقی اور اعلیٰ درجے کے عالم تھے ثقات محدثین نے اُنسے روایات نقل کی ہین جیسے سفیان بن عیینہ وغیرہ۔

(۱۳) **یعفوریہ** صواعق محرقہ مین اسحاقیہ اور مفضلیہ کے درمیان مین اِس فرقے کو لکھا ہے یہ ابن ابی یعفور کے اصحاب ہین اِن کا عقیدہ یہ ہے کہ انبیا سے گناہونکا صدور جائز ہے۔

(۱۴) **مفضلیہ** یہ اصحاب ابوالمفضل بن عمرو کے ہین کہتے ہین کہ جعفر صادقؑ کے بعد موسی کاظمؑ امام ہوے کیونکہ جعفر نے اُن کے واسطے نام لیکر نص کردی تھی

اس طرح کہ ساتوان تمہارا کہ قائم وا امام تمہارا ہے اور بعض کہتے ہین یون کہا تھا
کہ صاحب تمہارا کہ قائم تمہارا ہے آگاہ ہو کہ وہ ہم نام صاحب توریت ہے اور
یہ لوگ اُن کی وفات کے قائل ہین انکو قطعیہ بھی کہتے ہین اسلیے کہ اُنکی موت کو
قطعی جانتے ہین بعض کہتے ہین کہ مفضلیہ وہ فرقہ ہے جسکا عقیدہ یہ ہے کہ امام موسی کاظم
مرگئے اور امامت اُن کے بیٹے محمد کی طرف منتقل ہوگئی اور قطعیہ ایک جداگانہ فرقہ ہے
جسکا اعتقاد یہ ہے کہ موسی کاظم کے بعد امامت علی رضا کو پہونچی پھر انپر امامت کو قطع
کردیا اور انکے بیٹے کی امامت کو بیان نکیا اسلیے انکا نام قطعیہ قرار پایا۔ اور قطعیہ کے
رئیس کا نام یونس بن عبدالرحمن ہے۔

(۱۵) **موسویہ** ان کو امام موسی کاظم کی موت وحیات مین شک ہے اسی
واسطے امامت کو اُنھین پر منحصر سمجھتے ہین اور کہتے ہین کہ اُنکے بعد سلسلۂ امامت بند ہوگیا
اور کہتے ہین کہ اگر امامت غیر موسی کاظم کے لیے صحیح ہو تو وہ نافذ ہے۔

(۱۶) **ممطوریہ** یہ لوگ موسی کاظم کی حیات کے قائل ہین کہتے ہین کہ وہ نہین مرے
اُنھین کو مہدی موعود امام منتظر جانتے ہین بعض کتابون مین لکھا ہے کہ ممطوریہ
کو امام موسی کاظم کی موت مین توقف ہے انکو ممطوریہ اسلیے کہتے ہین کہ ایک بار قطعیہ
کے ساتھ انھون نے مناظرہ کیا تھا قطعیہ کے رئیس نے جس کا نام یوسف بن عبدالرحمن ہے
ان کو کہا انتم اھون عندنا من الکلاب الممطورۃ یعنی تم ہمارے نزدیک بارش
کے بھیگے ہوے کتون سے بھی زیادہ حقیر ہو اُسوقت سے یہ لوگ ممطوریہ مشہور ہوگئے۔

(۱۷) **راجعیہ** انکو کاظمیہ بھی کہتے ہین انکا قول یہ ہے کہ موسی کاظم کا انتقال ہوگیا لیکن
وہ پھر دنیا مین لوٹ کر آئین گے اور چونکہ یہ تینون فرقے امامت کو موسی کاظم پر موقوف
رکھتے ہین اور انکو حی لایموت سمجھتے ہین اسلیے واقفیہ بھی کہلاتے ہین۔
نامۂ دانشوران مین ابن قبہ کے حالات مین بیان کیا ہے کہ واقفیہ بھی مختلف
طور پر ہین بعضے جناب ابوعبداللہ جعفر صادق پر توقف کرتے ہین اور تھوڑے سے
ابوجعفر محمد باقر پر توقف کرتے ہین اور ایک گروہ موسیٰ بن جعفر پر توقف کرتا ہے

Marfat.com

علماے رجال ومحدثین امامیہ کی اصطلاح مین غالبًا واقفیہ کو پچھلی قسم پر اطلاق کرتے ہین توضیح المقال مین اختیار سے سلسلہ دار ابو القاسم حسین محمد بن عمر بن یزید کے چچا تک روایت کی ہے کہ واقفیہ کی ابتدا کی یہ صورت ہے کہ اشاعشہ کے پاس تیس ہزار دینار بابت زکوۃ وغیرہ کے جو کچھ اُنپر واجب تھا جمع ہو گئے اُنھون نے وہ دینار امام موسی کاظم کے وکلاء کے پاس بھیجدئے جو کوفے مین موجود تھے اور یہ دو شخص تھے جن مین سے ایک کا نام حیان سراج ہے اور موسی کاظم اُس زمانہ مین ہارون الرشید کے حکم سے بغداد مین محبوس تھے اِن وکیلون نے اُن دینارون سے مکانات اور غلہ وغیرہ اشیا خرید لین جب موسی کاظم کا ۱۸۳ھ ہجری مین انتقال ہو گیا تو یہ وکلاء اُنکی موت کے منکر ہو گئے اور واسطے دبالینے اُس اموال کے شیعون مین یہ بات مشہور کردی کہ وہ نہین مرینگے فرماتے تھے کہ مین حی لایموت ہون کیونکہ وہی مہدی ہین پس بہت سے شیعہ کا اسی پر عقیدہ جم گیا کہ امام موسی کاظم زندہ ہین اور وہ مال اُن دونون وکیلون کے پاس دم آخر تک رہا پھر انتقال کے وقت اُنھون نے وصیت کردی کہ امام موسی کاظم کے ورثا کو دیدیا جاے تب شیعہ واقف ہوئے کہ اُنھون نے مال کی حرص سے یہ فقرہ گانٹھا تھا اور کتاب فوائد مین یہ ہے کہ واقفیہ کا اطلاق اُن لوگون پر کرتے ہین جنھون نے موسی کاظم کے غیر کی امامت پر توقف کیا اور اُن کے بعد پھر کسی کو امام نہ مانا اور جب مطلق واقفیہ استعمال کرتے ہین تو یہی فرقہ مراد ہوتا ہے جو موسی کاظم پر امامت کو موقوف رکھتا ہے اور جب کہین واقفیہ اور معنے مین آتا ہے تو وہ کسی قرینے کے ساتھ ہوتا ہے جن مین سے ایک قرینہ یہ ہے کہ جسنے موسی کاظم کو نہ پایا اور اُنسے قبل یا اُنکے زمانے مین مر گیا تو یہ واقفی اِس وجہ سے ہے کہ امام موسی کاظم کی امامت کا مقر نہین ہوا جیسے سماعہ بن مہران اور علی بن حناف اور یحیی بن القسم اور تحقیق یہ ہے کہ واقفیہ دو قسم کے ہین ایک وہ جو امامت کو موسی کاظم پر موقوف رکھتے ہین دوسرے وہ ہین جنھون نے خود موسی کاظم کی امامت مین اُنھین کے وقت مین کسی شبہہ کی وجہ سے توقف کیا اُنھین امام تسلیم نکیا۔

Marfat.com

(۱۸) **احمدیہ** یہ لوگ کہتے ہین کہ موسی کاظم کے بعد اُنکے بیٹے احمد امام ہوے۔

(۱۹) **جعفریہ**۔ یہ لوگ کہتے ہین کہ جعفر صادق کے بعد موسی کاظم بن جعفر امام ہین پھر علی رضا بن موسی پھر محمد تقی بن علی رضا پھر علی نقی بن محمد تقی پھر حسن عسکری بن علی نقی اور حسن عسکری لاولد فوت ہوئے کوئی اولاد نہین چھوڑی اور نہ اُنکے کوئی بیٹا محمد نامی پیدا ہوا پس یہ محمد مہدی کی ولادت کے منکر ہین۔ بعض کتابون مین لکھا ہے کہ جعفریہ انکا نام اس لئے ہی کہ اِنکے نزدیک حسن عسکری کے بعد اُن کے بھائی جعفر امام ہین بعضون نے توقف کیا ہے اور محمد تقی کے حال مین شک کرتے ہین۔

(۲۰) **اثنا عشریہ**۔ جب لفظ امامیہ مطلقًا بلا قید بولتے ہین تو یہی فرقہ مراد ہوتا ہے ابن اثیر نے شرح کتاب جامع الاصول کی بحث نبوت مین کہا ہے کہ مذاہب مشہورہ اسلام مین جن پر تمام عالم کے مسلمانون کا مدار ہے مذہب شافعی اور ابو حنیفہ اور مالک اور احمد رضی اللہ عنہم کا اور مذہب امامیہ ہے اور اِس بات کی تعین کی ہے کہ **مذہب امامیہ کے مجدد** دوسری صدی ہجری کے اوائل مین امام علی رضا بن موسی کاظم تھے اِسلئے کہ گمان اسکا یہ ہے کہ حدیث مین جو آیا ہے کہ اللہ تعالی ہر صدی کے آغاز مین ایک ایسا شخص بھیجتا ہے جو امت مذکورہ کے لئے دین کی تجدید کرتا ہے یعنی دین کو روشن اور زندہ کرتا ہے۔ پس ایسا مجدد کسی ایک مذہب سے خصوصیت نہین رکھتا ہے بلکہ ہر ایک مذہب کا ہر صدی کے اول مین ایک مجدد ہوتا ہے کہتے ہین کہ اثنا عشریہ کا ظہور ۲۵۵ھ[1] ہجری مین ہوا ہے۔ یہ لوگ کہتے ہین کہ جب امام حسن عسکری بن علی نقی نے وفات پائی تو پانچ[2] برس کا ایک لڑکا محمد نامی سوسن یا نرجس[3] کنیز کے شکم سے چھوڑا جو جمعہ ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ[4] ہجری مین شب کے وقت جیسا کہ عبدالوہاب شعرانی نے کتاب یواقیت وجواہر مین بیان کیا ہے پیدا ہوا تھا مہدی موعود اور خاتم الائمہ یہی ہین خلیفہ معتمد علی اللہ عباسی کے

[1] مولد صاحب الزمان ہین بھی یون ہی مسلم
[2] دیکھو کتاب اصول کافی کلینی
[3] دیکھو عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب ۱۲
[4] دیکھو نقصار جود الاحرار ۱۲ منتہی المقال فی اسماء الرجال ۱۲
[5] دیکھو تذکرہ اول کتاب ۱۲ کان فی حدود سنۃ ست وخمسین ومأتین ۱۲ منہ ۔ اقوم بہ بدو ظہور ... عواقق ... قم مین

اور کشف الغمہ ... ماہ رمضان ۲۵۵ ... مین پیدا ہوئے ...

عہد مین بقول ابن وردی نوبرس کی عمر مین تہ خانۂ سامرہ مین جو ایک بڑا شہر ہے تکریت اور بغداد کے درمیان مین شرقیٔ دجلہ پر آباد کیا ہوا معتصم کا چھپ گئے اور وقت مخفی ہونے کا ۱۵ شعبان سنہ ۲۶۵ھ ہے اور یافعی کے نزدیک سنہ ۲۶۵ھ ہجری ہی شیخ عبد الحق نے اپنے رسالے مین لکھا ہے کہ اول اصح ہے ابن بطوطہ[1] نے اپنے سفرنامے مین ذکر کیا ہے کہ مین نے اُس تہ خانے کے دروازے پر سوارون اور سواری کو کھڑے دیکھا ہے۔

اور تحفۂ احمدیہ مین لکھا ہے کہ اول امامت مین کہ سن شریف محمد بن حسن کا پانچ یا چار برس کا تھا خوف سے حکام وقت کے غائب ہوئے وہ **غیبت صغریٰ** تھی سفیر اور نائب حضرت کا ظاہر رہتا تھا پہلے عثمان بن سعید تھے بعد اُنکے بیٹے اُنکے محمد ہوئے پھر حسین بن روح ہوئے پھر علی بن محمد سمیری اُن کے بعد **غیبت کبریٰ** ہوئی کہ نائب ظاہر کوئی نرہا مدت غیبت صغریٰ کی چوہتر برس تقریباً رہی۔ محمد بن حسن عسکری کے ماننے والے کہتے ہین کہ امام بارہ ہین اسی لئے انکا لقب اثنا عشری ہوگیا ہے۔

اِن کے نزدیک ایمان لانا **رجعت** پر واجب ہے یعنی جناب محمد مہدی صاحب الامر ظہور اور خروج فرمائینگے اسوقت مومن خاص اور کافر و منافق مخصوص سب زندہ ہونگے عالم کو پُر از عدل و داد کرینگے ہر ایک اپنی داد و انصاف کو پہونچیگا اور ظالم سزا پائینگے۔

یاد رکھو کہ **چہاردہ معصوم** کی ترتیب اِس طرح مشہور ہے محمدؐ۔ علیؑ۔ فاطمہؑ۔ حسنؑ۔ حسینؑ۔ علیؑ زین العابدین۔ محمد باقر۔ جعفر صادق۔ موسیٰ کاظم۔ علی رضا۔ محمد تقی۔ علی نقی۔ حسن عسکری۔ محمد مہدی علیہم السلام۔ ناسخ التواریخ کی کتاب دوم کی جلد پنجم مین جہان چہاردہ معصوم کے کفن و دفن مین ملائکہ کے مدد دینے کا ذکر کیا ہے اس بیان سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ چہاردہ معصوم انھین سے مراد ہے اور تحفۃ العوام مین لکھا ہے کہ جناب علی بن ابی طالب سے حضرت امام محمد مہدی تک یہ بارہ امام معصوم ہین اور جناب رسالت مآب اور جناب فاطمہ زہرا دو معصوم ہین انھین کو چہاردہ معصوم کہتے ہین لیکن مولوی قدرت اللہ نے جام جہان نما مین لکھا ہے کہ عوام کے نزدیک

[1] ابن بطوطہ کا سفر ۲ رجب سنہ ۷۲۵ھ سے شروع ہو کر ۳ ذیقعدہ سنہ ۷۵۴ ہجری کو ختم ہوا ۱۲ منہ

چہاردہ معصوم بارہ اماموں اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور بی بی فاطمہ زہرا سے عبارت ہے اور یہ غلط ہے صحیح یہ ہے کہ چہاردہ معصوم یہ ہین۔

(۱) محسن بن علی کرم اللہ وجہہ جو بی بی فاطمہ علیہا السلام سے ہین انکی قبر جنت بقیع مین ہے مرآت آفتاب نما مین لکھا ہے کہ محسن ایام حمل مین شکم سے ساقط ہو گئے تھے حضرت رسالت پناہ نے ساقط ہونے سے قبل انکا نام محسن رکھا تھا۔

(۲) عبداللہ بن امام حسن یہ سات برس کی عمر مین طلحہ بن عامر کے ہاتھ سے شہید ہوئے اِن کی قبر جنت بقیع مین ہے۔

(۳) جعفر بن امام حسین یہ تین برس کی عمر مین تشنگی سے جان بحق تسلیم ہوئے اِن کی قبر کربلا مین ہے۔

(۴) قاسم بن امام حسن اِن کی قبر کربلا مین ہے۔

(۵) حسین بن امام زین العابدین یہ تین برس کی عمر مین حجاج کے ہاتھ سے شہید ہوئے اِن کی قبر رے مین ہے۔

(۶) صالح بن امام محمد باقر اور بعض کے نزدیک قاسم بن امام زین العابدین یہ تین برس کی عمر مین حجاج کے ہاتھ سے شہید ہوئے اِن کی قبر بھی رے مین ہے۔

(۷) علی اصغر بن امام محمد باقر آٹھ برس کی عمر مین احمد بن منصور کے ہاتھ سے شہید ہوئے قبر انکی شام مین ہے۔

(۸) عبداللہ بن امام جعفر صادق یہ دو برس کی عمر مین خلیفۂ بغداد کے سامنے عبداللہ بن محمود کوفی کے ہاتھ سے شہید ہوئے اِنکی قبر بغداد مین ہے۔

(۹) یحیٰی بن امام جعفر صادق تین برس کی عمر مین باسطان کے درمیان شہید ہوئے قبر اِن کی باسطان مین ہے۔

(۱۰) صالح بن امام موسیٰ کاظم تین برس کی عمر مین یوسف بن ابراہیم بن احمد دمشقی کے ہاتھ سے شہید ہوئے قبر انکی رے مین ہے۔

(۱۱) طیب بن امام موسیٰ کاظم سات برس کی عمر مین یمن دمشقی کے ہاتھ سے

Marfat.com

شہید ہوئے قبر اُن کی شیراز مین ہے۔
(۱۲) جعفر بن امام محمد تقی چار برس کی عمر مین یوسف بن ابراہیم دمشقی کے ہاتھ سے شہید ہوئے اِن کی قبر کوفے مین ہے۔
(۱۳) جعفر بن امام حسن عسکری یہ بھی یوسف بن ابراہیم دمشقی کے ہاتھ سے شہید ہوئے اِن کی قبر رے مین ہے۔
(۱۴) قاسم بن محمد مہدی تین برس کی عمر مین منصور بن ناصر بن ابراہیم کے ہاتھ سے شہید ہوئے اِن کی قبر شیراز مین ہے۔
مرآت آفتاب نما مین بھی چاردہ معصوم کی تفصیل اسی طرح لکھی ہے لیکن بعض باتون مین اختلاف کیا ہے جس کی صورت یہ ہے۔
(۳) عبداللہ بن امام حسین یہ دو برس کی عمر مین عبید بن زیاد ازرق دمشقی کے ہاتھ سے شہید ہوئے قبر کربلا مین ہے۔
(۴) قاسم بن امام حسن تین سال کی عمر مین تشنگی سے مرے قبر کربلا مین ہے مگر یہ صحیح نہین وہ عمرو بن سعد بن نفیل کے ہاتھ سے میدان کربلا مین شہید ہوئے اور عمر اُن کی اُس وقت نو سال کی تھی ناسخ التواریخ کی چھٹی جلد مین تذکرۃ الائمہ سے اسیطرح نقل کیا ہے۔
(۵) حسن بن امام زین العابدین یہ چھ برس کی عمر مین منصور بن احمر کے ہاتھ سے شہید ہوئے قبر کوفے مین ہے۔
(۶) قاسم بن امام زین العابدین یہ دو سال کی عمر مین عدفان بن یزید کے ہاتھ سے شہید ہوئے قبر بصرے مین ہے۔
(۷) علی بن امام محمد بن باقر چھ سال کی عمر مین منصور دمشقی کے ہاتھ سے شہید ہوئے قبر ساوہ مین ہے۔
(۸) عبداللہ بن امام جعفر صادق یہ پانچ سال کی عمر مین دامغان و بسطام کے درمیان شہید ہوئے قبر بسطام مین ہے۔
(۹) یحیٰی بن ہادی بن جعفر صادق دو سال کی عمر مین عبداللہ بن محمود کے

Marfat.com

ہاتھ سے شہید ہوئے قبر بغداد میں ہے۔

(۱۱) طیب بن موسیٰ کاظم عثمان بن محمود کے ہاتھ سے شیراز میں شہید ہوئے تھے

(۱۲) جعفر بن تقی کی قبر قم میں ہے۔

(۱۳) جعفر بن امام حسن عسکری ایک سال کی عمر میں منصور بن ناصر بن ابراہیم دمشقی کے ہاتھ سے شہید ہوئے قبر رے میں ہے۔

(۱۴) قاسم بن محمد بن حسن عسکری یہ بھی منصور بن ابراہیم دمشقی کے ہاتھ سے شہید ہوئے قبر خراسان میں اور بعض کے نزدیک ہرات میں ہے۔

ائمہ کی ترتیب

شیعہ اثنا عشری کہتے ہیں کہ انبیا کی طرح سے امام بھی منصوص من اللہ ہیں یعنی خدا کی جانب سے مقرر ہوتے ہیں اور ان کے ہاں ائمہ کی ترتیب اس طرح ہے۔

امام اول حضرت علی بن ابی طالب ہیں جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے جمعہ کے روز ۱۳۔رجب کو اور بنا بر روایت جعفر صادق کے ساتویں شعبان کو ہجرت سے ۲۳ سال قبل بیت الحرام میں فاطمہ بنت اسد سے متولد ہوئے۔

اسعاف الراغبین اور ابو الفدا وغیرہ میں ہے کہ ۱۷۔رمضان سنہ چالیس ہجری میں جمعہ کی صبح کو عبد الرحمٰن بن ملجم کے ہاتھ سے زخمی ہوئے شب یک شنبہ کو ۶۳ سال کی عمر میں انتقال فرمایا روضۃ الصفائے ناصری میں لکھا ہے کہ ارباب اخبار کی ایک جماعت کہتی ہے کہ ۲۰۔رمضان کو انتقال فرمایا اور ایک گروہ کہتا ہے کہ ۱۷۔رمضان کو فوت ہوئے اور ایک گروہ بیان کرتا ہے کہ ۲۱ ماہ مذکور کو رہگرائے عالم بقا ہوئے مشہور یہی ہے۔ تین کپڑوں کے اندر مقام غری یعنی نجف میں یا مسجد کوفہ میں محلہ رویا قصر الامارۃ کوفہ میں دفن ہوئے اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت امام حسنؓ نے اُن کو مدینے میں لیجا کر بقیع میں حضرت فاطمہ زہراؓ کی قبر کے پاس دفن کیا۔ قبر انکی خوارج کے کھودنے کے خوف سے مخفی رکھی گئی تھی۔ ناسخ التواریخ کی کتاب دوم کی جلد سوم کے صفحہ ۴۸۷ میں مذکور ہے کہ جب حضرت امام حسن نے اُن کے دفن کرنے

کے لئے زمین کھودی تو وہان قبر اور لحد اور چند اینٹین ملین اور ایک تختی بھی تھی جس مین بخط سریانی دو سطرین لکھی ہوئی تھین جن کا ترجمہ یہ ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ قبر ہے جس کو نوحؑ نے علیؓ وصی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے طوفان سے سات سو برس قبل کھودا ہے بہرصورت ہارون کے زمانے تک اُن کی قبر کا حال سوائے ائمہ اہل بیت کے دوسرا شخص نہین جانتا تھا۔ آپ کی مہر پر یہ کندہ تھا الملک للہ الواحد القہار۔

امام دوم حضرت حسن بن علی علیہما السلام ہین سہ شنبہ ۱۵۔ ماہ رمضان ۲ سنہ یا ۳ سنہ ہجری مین پیدا ہوئے تھے اُن کی کنیت ابو محمد ہے اور لقب تقی اور زکی اور سبط اور ولی ہے اور اُن مین اشہر تقی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سید لقب عطا کیا تھا اور اُنکی عمر حضرت علیؓ کی وفات کے وقت ۳۷ سال کی تھی صاحب کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ نے لکھا ہے کہ ۶ ماہ اور تین دن تک کار خلافت مین دخل دیا اور ۴۱ سنہ مین نصف جمادی الاولیٰ کو معاویہ کو کار خلافت سپرد کر کے صلح کر لی اور ایک لاکھ درم سالانہ معاویہ نے اُنکے مقرر کر دئے۔ شیعہ کو اِس سے برہمی پیدا ہوئی خفیہ طور سے استحقاق اہل بیت اور اُنکی امداد کے مشورے کرنے لگے اور امام حسنؑ سے بھی اِسی وجہ سے ناراض ہو گئے امام حسینؑ کو طلبی کا خط لکھا آپ نے سردست آنے سے انکار کر دیا مگر یہ وعدہ کر لیا کہ معاویہ کے مرنے کے بعد مین اِس اقرار کو پورا کرونگا[1]۔ اعلام الوریٰ مین طبری نے لکھا ہے کہ وہ صلح کے بعد مدینے مین دس سال تک زندہ رہے پھر اُن کی زوجہ جعدہ بنت اشعث بن قیس کندی نے معاویہ کے کہنے سے اور بقولے مروان کی ترغیب سے زہر دیدیا جس سے پانچوین یا ساتوین ربیع الاول ۵۰ سنہ یا ربیع الاول ۴۹ سنہ یا ۲۸ صفر ۵۰ سنہ یا صفر ۴۹ سنہ مین ۴۶ برس اور چند ماہ کی عمر مین انتقال فرمایا معاویہ نے یہ خبر سنی تو سجدے مین گر گئے[2] اور بعض کہتے ہین کہ یزید کے بہکانے سے کہ مین تجھ سے بعد امام حسنؑ کے نکاح کر لونگا زہر دیا مگر یزید نے بھی اُس سے نکاح نہ کیا امام حسنؑ بقیع مین مدفون ہوئے زمان امامت

[1] دیکھو تاریخ ابن خلدون ۱۲ [2] دیکھو تاریخ ابو الفدا ۱۲

حقیقت

حقیقت مین ۹ سال ہین خضاب سیاہ کرتے تھے سلسلۂ حسنیہ انھین سے مخصوص ہے اور بعض اور سلسلے بھی حسن مثنٰی کے ذریعہ سے اِن سے ملتے ہین اور آپ کی مہر پر یہ کندہ تھا العزۃ للہ ۔

امام سوم حضرت حسینؑ بن علیؑ بن ابی طالب ہین جو پنجشنبہ اور بقولے سہ شنبہ تیسری یا چوتھی یا پانچوین شعبان اور بقولے آخر ماہ ربیع الاول اور بقولے تیرھوین ماہ رمضان سنہ ۴ اور بقولے سنہ ۳ ہجری مین پیدا ہوئے اِن کی کنیت ابو عبد اللہ ہے اور القاب رشید وطیب وزکی وو فی وسید ومبارک و تابع لمرضاۃ اللہ وسبط اصغر ہین اور اِن مین بہت مشہور زکی ہے اِن کی عمر حضرت علی کی وفات کے وقت ۳۶ سال کی تھی اور حضرت امام حسنؑ کے انتقال کے وقت ۴۶ سال کی عمر تھی کربلا مین دوشنبہ یا جمعہ یا شنبہ دہم محرم سنہ ۶۱ کو ۵۸ سال کی عمر مین شہید ہوے سنان بن انس نخعی خاص اُنکا قاتل ہے اُنکی مہر پر یہ کندہ تھا لکل اجل کتاب وبر وایتے ان اللہ بالغ امرہ نقش نگین تھا بھائی کے بعد کچھ کم دس سال تک امامت کی ناسخ التواریخ کی جلد حالات حسین علیہ السلام صفحہ ۱۵ سطر ۲ مطبوعہ ایران مین ذکر فضائل حسینؑ ومحبت رسول خداؐ با آنحضرت مین لکھا ہے کہ علی علیہ السلام نے فرمایا ان النبی کشف عن ادبۃ الحسین فقبّل زُبَّہ دقام فصلی من غیر ان یتوضأ یعنی رسول خدا از فرو ناف تا زانوے حسین علیہ السلام را از جامہ باز کرد وزبہ (سر ذکر) اورا ابوسید و برخاست و نماز گذشت بے آنکہ وضو سازد ۔ اُنکے سر کے باب مین تین قول ہین ۔

(۱) بعض کہتے ہین کہ یزید نے حکم دیا کہ اِس کو تمام ملکون مین پھرانا چاہیے اُس کے حکم کی تعمیل ہوئی اور جب عسقلان مین پہونچا تو وہین دفن کرا دیا گیا پھر خلفاے فاطمیین کے ایک وزیر نے جس کا نام صلح ہے اُسے عسقلان سے مصر مین منگا کر دفن کرایا قاہرہ مین خان خلیلی کے پاس وہ مقام ہے جہان یہ سر مدفون ہے ۔

(۲) بقیع مین امام حسنؑ کی قبر کے پاس مدفون ہے ۔

(۳) امامیہ کہتے ہین کہ شہادت سے چالیس دن کے بعد کربلا مین اُسے جثۂ

Marfat.com

مبارک کے ساتھ دفن کیا تھا۔ بحار الانوار کی دسوئین جلدمین علل الشرائع سے نقل کیا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق نے عبداللہ بن فضل ہاشمی سے فرمایا کہ ایک جماعت کا بیان ہے کہ وہ ہمارے محب کہلاتے ہین اور وہ ہماری امامت پر اعتقاد رکھتے ہین کہ امام حسین علیہ السلام شہید نہین ہوئے بلکہ نظر مردم مین ایسا معلوم ہوا کہ وہ شہید ہوئے جس طرح کہ عیسیٰ بن مریم نظر مردم مین قتل ہوتے دکھائی دئے اور فی الواقع قتل نہین ہوئے پس اِس قول کے بموجب چاہیئے کہ کچھ عتاب و ملامت و عذاب بنی امیہ پر نہوئے پس عم جو کوئی دعویٰ کرے کہ امام حسینؑ شہید نہین ہوئے پس اُسنے رسول خدا اور اُن ائمہ کی تکذیب کی ہے جنھون نے حضرت امام حسینؑ کے شہید ہونے کی خبرین دی ہین اور جو کوئی رسول خدا اور ائمہ کی تکذیب کرے وہ کافر ہے جو کوئی جس شخص سے ایسا سنے اُسکو اُسکا خون مباح ہے پھر عبداللہ بن فضل نے کہا یا ابن رسول اللہ آپ شیعون کی اُس جماعت کے باب مین کیا فرماتے ہین جنکو یہ اعتقاد ہے حضرت نے فرمایا وہ ہمارے شیعہ نہین ہین مین اُن سے بیزار ہون دمع السجون مین لکھا ہے کہ ابن بابویہ نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ ابوالصلت ہروی نے امام رضا کی خدمت مین عرض کیا کہ ایک جماعت کوفے مین ہے وہ دعویٰ کرتے ہین کہ امام حسینؑ شہید نہین ہوئے اور خدا نے مشابہ اُن کے حنظلہ بن اسعد شامی کو دکھایا اور امام حسینؑ کو آسمان پر لے گیا جس طرح عیسیٰؑ کو آسمان پر لے گیا۔

امام چہارم علی بن حسینؑ شہید ہین جن کا لقب زکی وامین و سجاد و زین العابدین اور کنیت ابوالحسن و ابو محمد ہے اور علی اصغر نام ہے ناسخ التواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ اُنکا نام علی اوسط ہے اور علی اصغر معرکہ کربلا مین زخم تیر سے شہید ہوئے تھے اور صحیح یہ ہے کہ امام حسین کے تین بیٹون کے نام علی ہین اول علی اکبر شہید جو بیٹی دختر عروہ بن مسعود ثقفی سے پیدا ہوئے تھے دوسرے علی امام اور علی اوسط تیسرے علی اصغران دونون کی ماں کا نام شہربانو[له]

[له] ان کے نام مین اختلاف ہے کسی نے شہربانو کسی نے شاہ زنان کسی نے سلافہ اور کسی نے سلامہ اور کسی نے غزالہ اور کسی نے خولہ لکھا ہے بہر صورت شاہ زنان اُنکا نام امیر المومنین نے رکھا تھا ۱۲ منہ

Marfat.com

اور لقب شاہ زنان ہے یزدجرد شاہ ایران کی بیٹی تھین اسیر ہو کر آئی تھین اِسلئے
بعض نے اُنھین ام ولد کہا ہے اور کنیزون مین شمار کیا ہے اور یہ شایان نہ تھا
لواقح الانوار فی طبقات الاخیار مین امام حسینؑ کے حالات مین لکھا ہے کہ اُن کے
تین فرزند تھے علی اکبر علی اصغر جنکی نسل سے یہ سارے سادات کے خاندان ہین
تیسرے جعفر اور دو دختر فاطمہ اور سکینہ اور اسعاف الراغبین مین لکھا ہے کہ اُن کے
چھ بیٹے اور تین بیٹیان تھین (۱) علی اکبر (۲) علی اوسط (۳) علی اصغر (۴)
عبد اللہ (۵) محمد (۶) جعفر (۱) زینب (۲) فاطمہ (۳) سکینہ کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ
مین بھی بیٹون کے یہی چھ نام گنائے ہین انمین سے علی اصغر و عبد اللہ معرکہ کربلا مین باپ
کی گود مین زخم تیر سے شہید ہوئے اور علی اکبر بھی اسی معرکے مین شہادت کو پہونچے
علی اوسط زین العابدین کے لقب سے ملقب ہوئے اور پھر یہی علی اکبر کے نام سے
مشہور ہو گئے ناسخ التواریخ کی کتاب دوم کی چھٹی جلد مین لکھا ہے کہ نہایت تحقیق
کے بعد ثابت ہوا کہ اُن کے چار بیٹے تھے علی اکبر علی اوسط جو زین العابدین کے
لقب سے مشہور ہوئے اور علی اصغر اور عبد اللہ اور دو بیٹیان تھین فاطمہ و سکینہ چونکہ
علی اکبر و علی اصغر و عبد اللہ کربلا مین شہید ہو گئے اِس لئے امام حسین کی نسل امام
زین العابدین سے باقی ہے یہ شنبہ اور بقولے جمعہ اور بروایتے پنجشنبہ پانچوین شعبان
اور بقولے پندرھوین جمادی الاخریٰ اور بقولے پندرھوین جمادی الاولی ۳۸ھ مین
شب کے وقت پیدا ہوئے تھے اور بعض نے سال ولادت ۳۷ھ اور بعض نے ۳۶ھ
اور بعض نے ۳۳ھ لکھا ہے اور واقعۂ کربلا مین ۲۲[1] سال کی عمر رکھتے تھے جیساکہ مجمع البحرین
مین مذکور ہے اور حبیب السیر مین ۲۳ سال کی عمر لکھی ہے مریض ہونے کی وجہ سے
قتل ہونے سے بچ گئے اِس حادثے کے بعد ۴۳ سال اور زندہ رہے۔ ایک بار محمد بن
حنفیہ نے اُن سے کہا کہ مین حضرت علیؑ کا صلبی بیٹا ہون اِسلئے بہ نسبت تمھارے امامت
کا مین زیادہ مستحق ہون پس حضرت رسول کریم کے ہتیار میرے پاس رہنا چاہئین زین العابدین
نے فرمایا اے چچا خدا سے ڈرو اور جو چیز آپ کا حق نہین اُسے طلب نہ کرو محمد بن حنفیہ نے

[1] مجمع البحرین مین ہے ان عمرہ علیہ السلام بعد قتل ابیہ کان اثنتین وعشرین سنۃ ۱۲ منہ

Marfat.com

اصرار کیا زین العابدین نے فرمایا کہ آؤ حجر اسود کے پاس چلین اور اُس سے دریافت کرین کہ امام زمان کون ہے محمد اسپر راضی ہوئے اور دونون حجر اسود کے پاس گئے زین العابدین کے کہنے سے محمد بن حنفیہ نے اُس سے پہلے سوال کیا اور اللہ سے استدعا کی تاکہ حجر اسود اُن کی امامت پر شہادت دے لیکن اُس سے جواب نہ ملا پھر زین العابدین نے کہا اے حجر خدا کے واسطے تو ہمکو عربی مین خبر دے کہ وصی و امام بعد حسین کے کون ہے حجر ہلا اور نہایت فصیح عربی مین جواب دیا کہ امام حسینؑ کے بعد امامت اور وصیت علی بن حسین کا حق ہے اور امام زمان وہی ہین محمد نے یہ دیکھ کر اُن کی امامت تسلیم کر لی بقول ابن صباغ مالکی صاحب فصول مہمہ ولید بن عبدالملک کے زہر دلوانے سے یوم شنبہ بائیسوین محرم اور بقولے بارھوین یا اٹھارھوین یا پچیسوین ماہ مذکور سنہ ۹۴ھ یا سنہ ۹۵ہجری کو ۵۷ یا ۵۸ سال کی عمر مین فوت ہوکر اپنے چچا حسن سبط کی قبر کے پاس مدفون ہوئے ۳۴ سال امامت کی مروان اور عبدالملک اور اُسکا بیٹا ولید اِن کے ہم عصر تھے اِن کی مہر پر یہ کندہ تھا وما توفیقی الا باللہ اور بعض نے نقش نگین یہ لکھا ہے حسبی اللہ لکل ہم۔

امام پنجم محمد بن علی ہین یہ ایسے ہاشمی ہین کہ دو ہاشمی سے متولد ہوئے اور ایسے علوی ہین کہ دو علوی سے متولد ہوئے کیونکہ باپ امام زین العابدین بن حسین ہین اور مان فاطمہ بنت امام حسن ہین مدینے مین سہ شنبہ یا جمعہ یا دوشنبہ پہلی ماہ رجب یا ۳ صفر سنہ ۵۷ھ مین پیدا ہوئے اور بعض نے لکھا ہے کہ غرہ رجب سنہ مذکور مین پیدا ہوئے لقب اُنکے باقر و شاکر و ہادی ہین اور کنیت ابوجعفر ہے باپ کی وفات کے وقت ۳۸ سال کی عمر تھی روز دوشنبہ تاریخ ساتوین ذیحجہ اور بقولے ربیع الاول سنہ ۱۱۴ھ مین انتقال فرمایا۔ اِس روایت کے بموجب کہ نہایت صحیح ہے ۵۷ سال کی عمر پائی اور ۱۹ برس امامت کی اور بقول مؤلف نورالابصار تریسٹھ سال یا ۵۸ سال کی عمر مین سنہ ۱۱۷ھ مین فوت ہوئے درر الاصداف مین ہے کہ انکو بھی زہر دیا گیا تھا تاریخ گزیدہ مین مسطور ہے کہ ہشام بن عبدالملک بن مروان نے

Marfat.com

زہر دلوایا تھا اور رسالۂ اعتقادیہ مین ہے کہ ابراہیم بن ولید نے زہر دلوایا تھا مگر یہ قول تحقیق کے خلاف معلوم ہوتا ہے اِس لئے کہ بیسوین ذی حجہ ۱۲۶ھ ہجری کو یزید بن ولید نے انتقال کیا تو اُسکا بھائی ابراہیم بن ولید خلیفہ مقرر ہوا تھا جس نے چار مہینے اور بعض کے نزدیک ستر دن تک خلافت غیر مستقل کی اور ۱۲۷ھ مین مروان بن محمد کے ہاتھ سے معزول ہوا البتہ ہشام بن عبدالملک اُن کی وفات کے وقت سریر خلافت پر متمکن تھا جو ۱۰۵ھ مین یزید بن عبدالملک کے بعد مسند نشین ہوکر ۶ ربیع الاول ۱۲۵ھ مین فوت ہوا ہے۔ بقیع مین قبۃ العباس کے اندر دفن ہوئے ان کی مہر پر رب لا تذرنی فردا کندہ تھا۔

امام ششم جعفر بن محمد ہین جن کے لقب صادق وفاضل وطاہر ہین اور کنیت ابو عبداللہ ہے اکثر علما نے کہا ہے کہ مدینے مین دوشنبہ ۸۰ھ ہجری مین پیدا ہوئے اور بعض نے لکھا ہے کہ جمعہ کے دن پہلی رجب کو پیدا ہوئے تھے اور بخاری نے اپنی تاریخ مین بیان کیا ہے کہ ۱۷ ربیع الاول ۸۳ھ مین ام فروہ دختر قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق سے پیدا ہوئے اور قاسم کی ماں عبدالرحمٰن بن ابوبکر کی بیٹی ہین سی لئے کہا کرتے تھے ولدنی صدیق مرتین اور بعض نے کہا ہے کہ یون فرمایا کرتے تھے ولدنی ابوبکر مرتین علم حدیث اپنے باپ اور قاسم بن محمد بن ابی بکر اور عروہ او عطا اور نافع اور زہری سے حاصل کیا اور اُن سے سفیان بن عُیینہ اور سفیان ثوری اور مالک اور یحییٰ بن سعید انصاری اور شعبی اور یحییٰ بن سعید القطان اور شعبہ نے سیکھا روایت اول کے بموجب اپنے والد کی وفات کے وقت ان کی عمر ۳۴ سال کی تھی اور دوسری روایت کے بموجب ۳۱ سال کی انکی مہر پر کندہ تھا ما شاء اللہ ولا قوۃ الا باللہ اور بعض نے بیان کیا ہے اُن کی مہر پر اللہ خالق کل شیء اور بعض نے کہا ہے انت ثقتی فقنی شر خلقک کندہ تھا ابو جعفر منصور انکا معاصر تھا بقول نور الابصار شوال مین اور بقول بعض ۱۵ رجب روز دوشنبہ کو ۱۴۸ھ مین منصور کے عہد مین وفات پائی اور اپنے باپ دادا کے مقبرے مین مدفون ہوئے

Marfat.com

۳۴ سال امامت کی پہلی روایت کے بموجب ارسٹھ سال کی عمر پائی اور دوسری روایت کے بموجب ۶۵ سال کی تاریخ گزیدہ مین مذکور ہے کہ علماے شیعہ کا عقیدہ یہ ہے کہ انکو منصور دوانیقی نے زہر دلوایا تھا۔

امام ہفتم موسیٰ بن جعفر ہین جن کا لقب صابر و صالح وامین ہے اور زیادہ مشہور کاظم ہے اور کنیت ابوالحسن اور ابو ابراہیم ہے اُن کے معاصر منصور دوانیقی اور مہدی اور ہادی اور ہارون الرشید تھے اہل عراق اُنھین باب قضاءُ الحوائج کہتے تھے اِس لئے کہ اُن سے کام بہت نکلتے تھے مسماۃ حمیدہ بربریہ سے مقام ابوا مین کہ مکے اور مدینے کے درمیان مین ہے یکشنبہ ساتوین اور بقولے سترھوین صفر ۱۲۸ھ مین پیدا ہوئے اور بعض نے سال ولادت ۱۲۹ھ لکھا ہے جعفر صادق کی وفات کے وقت بیس سال کی عمر رکھتے تھے ہارون جس سال حج کو گیا تو مدینے کو بھی گیا اور اُنکو قید کر کے بصرے کو بھیجدیا عیسیٰ بن جعفر بن منصور وہان کا حاکم تھا اُسکے پاس ایک سال تک محبوس رہے پھر ہارون اُنکو بغداد کو لے گیا اور سندی بن شاہک یا یحییٰ بن خالد نے ہارون کے حکم سے اُن کو خرمون مین زہر دیدیا اور تاریخ گزیدہ مین مذکور ہے کہ گرم سیسہ اُن کے حلق مین پلایا ۲۵- رجب یا ۵ یا ۶ یا ۲۳ یا ۲۴ ماہ مذکور ۱۸۳ھ یا ۱۸۱ھ یا ۱۸۶ھ مین ۵۵ سال اور چند ماہ کی عمر پاکر وفات پائی بغداد مین باب التین کے اندر دفن ہوئے ۳۵ سال امامت کی اُنکی مہر پر یہ کندہ تھا الملک للّٰہ وحدہٗ۔

امام ہشتم علی بن موسیٰ ہین اکثر علما کے نزدیک ۱۱ ذی حجہ ۱۵۳ھ کو مدینے مین پیدا ہوئے اور بعض نے لکھا ہے کہ ۱۱ یا ۱۲ ذی قعدہ اور بقولے ۱۱ ربیع الاول روز پنجشنبہ یا جمعہ ۱۵۳ھ یا ۱۴۸ھ مین پیدا ہوئے اُن کی مان کے نام مین اختلاف ہے شواہد النبوۃ مین ہے کہ اُن کے بہت سے نام ہین اُرْوی اور نجمہ اور سمانہ اور ام البنین اور کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ مین ہے کہ سکینۂ نوبیہ نام تھا اور بعض کے نزدیک خیزران مرسیہ اور بعض نے کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ تکتم نام تھا اور شقری لقب ہے اور مشہور یہ ہے کہ اُرْوی نام تھا اور ام البنین کہا کرتے تھے یہ اروی ام ولد تھین اولی روایت کے بموجب

موسی کاظمؑ کی وفات کے وقت تیس سال کی عمر رکھتے تھے رضا و صابر و ولی و مرتضیٰ و وفی اُن کے لقب ہین مگر رضا زیادہ مشہور ہے اور کنیت ابوالحسن ہے اُن کا رنگ سیاہ تھا مگر اعتدال کے ساتھ اس لئے کہ اُن کی مان سیہ فام تھین۔ اُن کی مُہر پر حسبی اللہ اور بروایتے ماشاء اللہ ولا قوۃ الا باللہ کندہ تھا امین اور مامون انکے معاصر تھے سنہ ۲۰۰ھ مین جب اُن کی عمر ۴۸ سال کی تھی اُن کو مامون نے اپنا ولیعہد بنایا اور اپنی بیٹی اُم الفضل کا نکاح اُن کے بیٹے محمد تقی کے ساتھ کر دیا مگر **غلات شیعہ عباسیہ** کو جن کا بغداد مین نہایت غلبہ تھا یہ بات ناگوار گذری اور اُنھون نے اِس ولیعہدی کی خبر سُنکر مامون کو بُرا کہنا شروع کیا کہنے لگے کہ اگر وہ رشید کا فرزند نہوتا تو اُس کی اولاد کو خلافت سے کیون محروم کرتا۔ کئی سال کے بعد مامون نے علی رضا کو مروا ڈالا وجہ اُسکی یہ ہوئی کہ یہ ہمیشہ مامون کو نصیحت کرتے رہتے تھے جو اُسکو ناگوار ہوتی تھی آخر کار اُس کا دل اِن سے مکدر ہوگیا اور یہ کدورت یہانتک بڑھی کہ سہ شنبہ یا جمعہ ۱۳ ذیقعدہ یا ایا ۷ یا ۱۲ رمضان یا سترہ صفر سنہ ۲۰۲ھ مین اور بقولے سنہ ۲۰۲ھ مین اور بروایتے سنہ ۲۰۳ھ مین موضع سناباد علاقہ طوس ملک خراسان مین مامون نے اُنکو زہر دلوا دیا وہین انتقال فرمایا صحیح یہ ہے کہ پچاس سال کی عمر پائی بیس سال امامت کی موضع سناباد مین قبر ہارون الرشید کے پاس دفن ہوئے۔

امام نہم۔ محمد بن علی رضا ہین جن کا لقب تقی (تاے فوقانی سے) وجواد و قانع و مرتضیٰ ہے اور کنیت ابوجعفر ہے اور اُن کو ابوجعفر ثانی بھی کہتے ہین اکثر فضلا کی روایت کے موافق مدینے مین جمعہ کے دن ۱۷ رمضان کو ۱۹۵ھ مین سکینہ مریسیہ سے جو ام ولد تھین پیدا ہوئے اور بعض نے تاریخ ولادت ۱۵۔ رمضان اور بعض نے ۱۹۔ رمضان اور بعض نے ۱۰۔ رجب سنہ مذکور لکھی ہے بعض نے اُن کی مان کا نام خیزران اور بعض نے ریحانہ اور بعض نے سبیکہ بھی لکھا ہے اپنے والد کی وفات کے وقت سات برس اور چند ماہ کی عمر رکھتے تھے نعم القادر اللہ اور بروایتے اَلْمُهَيْمِنُ عَضُدِی اُن کی مُہر پر کندہ تھا مامون و معتصم اُن کے معاصر تھے بغداد مین دسویں رجب اور بقولے

Marfat.com

۱۱- ذیقعدہ اور بروایتے ۶ یا ۸ ذی حجہ ۲۲۰ھ مین انتقال فرمایا بنی ہاشم کے مقبرے مین موسی کاظم کی قبر کے پاس دفن ہوئے اُس مقام کو اب کاظمین کہتے ہین ۲۵ سال کی عمر پائی ۱۷ سال امامت کی بعض علماے شیعہ اور اہلِ سُنت کہتے ہین کہ معتصم خلیفہ بغداد نے زہر دلوایا تھا اور بعض کہتے ہین کہ اپنی اجل طبعی سے مرے اور جن لوگون نے یہ کہا ہے کہ اُن کی زوجہ ام الفضل بنت مامون نے اپنے باپ کے اشارے سے زہر دیا تھا یہ اُن کی غلطی ہے اِس لئے کہ مامون ۲۱۸ھ مین اٹھارھوین رجب کو فوت ہوا۔

امام دہم- علی بن محمد ہین جنکے لقب ہادی و طیب ہین اور ابوالحسن کنیت ہے اور عرف نقی (نون سے) ہے اور عسکری[له] بھی کہلاتے ہین جمعہ یا سہ شنبہ ۲ یا ۱۳ رجب یا ۵ یا ۲۷ ذی حجہ ۲۱۴ھ مین مدینے کے اندر سمانہ مغربیہ یا ام الفضل بنت مامون سے پیدا ہوئے سمانہ مغربیہ ام ولد تھین اور بعض کے نزدیک ۲۱۲ھ مین پیدا ہوئے تھے باپ کی وفات کے وقت چھ سال کے تھے متوکل نے اپنی حکومت کے زمانے مین یحیٰی بن ہرثمہ بن اعین کو بھیجکر اُنھین مدینے سے بُلا لیا اور سر من رائے مین کہ اب سامرہ کے نام سے مشہور ہے رکھا اُن کی مُہر پر اللہ ربی وھو عصمنی من خلقہ اور بقولے من اخلاق المحمود حفظ العہود منقوش تھا سامرہ مین دس برس رہکر روز شنبہ یا دوشنبہ ۳- رجب اور بروایتے ۲۶ یا ۲۷ جمادی الاخری ۲۵۴ھ مین وفات پائی ۴۰ سال کی عمر پائی ۳۳ سال اور چند ماہ امامت کی اور اپنے مکان ہی مین دفن ہوئے اہلِ سنت کہتے ہین کہ وہ اپنی اجل طبعی سے مرے ہین اور شیعہ کا عقیدہ یہ ہے کہ اُن کو زہر دلوایا گیا تھا جسنے زہر دلوایا اُسکے نام مین اختلاف کرتے ہین اعتقادیہ مین لکھا ہے کہ متوکل عباسی نے زہر دلوایا تھا اور اعمال الصالحین مین بیان کیا ہے کہ زہر دلوانے والا معتز تھا اُن مین سے مؤلف اعتقاد کے قول کے غلط ہونے مین تو کوئی شبہہ نہین اِس لئے کہ جب حضرت علی نقی نے انتقال فرمایا تو متوکل زندہ نہ تھا کیونکہ وہ ۲۶ رمضان اور بقولے ۴ شوال ۲۴۷ھ ہجری کو مارڈالا گیا تھا

له دیکھو کتاب مواہب اہل البیت مولفہ خضاب اور غیاث اللغات مین لکھا ہے کہ عسکری کنایہ امام علی نقی عسکری اور امام حسن عسکری سے ہے سر من رائے کو عسکر بھی کہتے ہین کیونکہ وہان لشکر رہتا تھا ۱۲ منہ

البتہ معتز باللہ اُس وقت بر سر حکومت تھا جو ۴ محرم ۲۵۲ھ کو مسند نشین ہوکر ۲۷ رجب ۲۵۵ھ کو معزول کیا گیا تھا جیسا کہ تاریخ ابو الفدا۔ حبیب السیر۔ جنات الفردوس اور مفتاح التواریخ وغیرہ مین مذکور ہے پس اگر زہر دلوایا ہے تو اُسی نے دلوایا ہے۔

امام یازدہم حسن بن علی ہین جنکا لقب خالص وزکی وسراج وکنیت ابو محمد اور عرف عسکری ہے مدینے مین جمعہ یا دوشنبہ یا سہ شنبہ ۴ یا ۸ یا ۱۰ ربیع الثانی ۲۳۲ھ یا ۲۳۱ھ مین پیدا ہوئے تھے ماں اُن کی ام ولد تھین حدیث یا سوسن یا عفان یا حرسنہ نام تھا باپ کی وفات کے وقت ۲۳ یا ۲۲ سال کے تھے اور معتمد خلیفۂ بغداد کے عہد مین مقام سامرہ مین جمعہ اور بقولے دوشنبہ اور بروایتے شنبہ ۸ ربیع الاول ۲۶۰ھ کو انتقال فرمایا اور بعض علما کے نزدیک ماہ ربیع الثانی سنہ مذکور مین اور بعض کے نزدیک ۲۳ رمضان سنہ مذکور مین انتقال فرمایا باپ کی قبر کے پاس مدفون ہوئے ۲۹ یا ۲۸ برس کی عمر پائی ۶ یا ۷ سال امامت کی سبحان من لہ مقالید السموات والارض اور بروایتے انا اللہ شہید انکی خاتم پر کندہ تھا معتز اور مہتدی اور معتمد اُن کے معاصر تھے طبری نے کہا ہے کہ ہمارے اکثر اصحاب کہتے ہین کہ اُن کو زہر دیا گیا تھا رسالۂ اعتقادیہ مین ہی کہ اُن کو معتمد نے زہر دلوایا تھا۔

امام دوازدہم۔ محمد بن حسن خالص ہین جنکی کنیت ابو القاسم ہے اور القاب مہدی و منتظر و خلف الصدق و صاحب الزمان و حجت و قائم ہین اور مشہور زیادہ مہدی ہے اور یہی امام منتظر ہین اُنکو پچھلی اور اگلی باتونکا علم بخوبی حاصل ہے اُنکو زندہ غیر مردہ بتاتے ہین کہتے ہین کہ خوف اعدا سے غائب ہوگئے ہین ظاہر ہوکر زمین کو عدل سے بھر دینگے جس طرح کہ جور سے بھر گئی ہے مگر اُن کی غیبت کے وقت اور سنہ وسال مین بہت اختلاف کر کے چند فرقے بن گئے ہین بلکہ بعض کہتے ہین کہ وہ مرگئے ہین پھر لوٹ کر دنیا مین آئین گے کہتے ہین اُن کی مُہر پر یہ کندہ تھا انا حجۃ اللہ وخاصتہ۔

باب

حضرت محمد مہدی کی غیبت صغریٰ کے بعد دعاۃ کا سلسلہ بند ہوگیا ہاں بعض یعقوبی

Marfat.com

کرتے ہین کہ ہم امام غائب اور امامیہ کے درمیان مین سفارت کرتے ہین اور پھر یہ سفیر اپنی وفات کے وقت جانشین کر دیتے اور یہ سلسلہ ۲۶۶ھ ہجری سے شروع ہوا وکیل اول عثمان بن سعید عمری اسدی تھے اُن کے بعد اُن کے بیٹے ابو جعفر محمد وکیل ہوے یہ قریب پچاس سال کے وکیل رہے اُن کے بعد ابو القاسم حسین بن روح وکیل ہوئے اُنھون نے اپنے بعد علی بن محمد سمیری کے لئے وصیت کی یہ علی بن محمد ۳۲۶ھ مین سفیر ہوئے اور ۳۲۸ھ مین فوت ہوئے اُن کے بعد سے سفارت کا سلسلہ بند ہوگیا اور وہ خاتم السفرا سمجھے جاتے ہین اور اُن کے بعد امام کی جانب سے کوئی سفیر نہین آیا اور امام نے غیبت کبریٰ اختیار کر لی۔ شریف مرتضیٰ کہتے ہین کہ ابتداے زمانۂ غیبت مین صاحب الزمان اپنے دوستون پر ظاہر ہوتے اور دشمنون سے مخفی رہتے تھے جب اُنھون نے دیکھا کہ میری تلاش مین مخالفین و معاندین نہایت مصروف ہین تو دوستون کی نظرون سے بھی غائب ہو گئے اِس لئے کہ نادان دوست اُن کی خبر کو مشہور کر دیتے اور دشمن اس شہرت سے ورغلا کر زیادہ درپے ہو جاتے تھے۔ صاحب الزمان حضرت عیسیٰؑ کے نزول تک زندہ رہین گے اور تمام عالم کے مالک بنین گے اور نماز مین حضرت عیسیٰؑ کی امامت کرینگے اور آدمیون کو خدا کی عبادت پر طوعاً و کرہاً لائین گے اور انتقام واجبی اپنے اور اپنے اسلاف کے دشمنون سے لینگے بعد اُسکے خود بخود مرجائینگے۔ اثنا عشریہ کہتے ہین کہ ائمہ کا لوگون سے مخفی ہونا اپنی جانون کے خوف سے تھا کہ لوگون نے اُنکو اتنا ڈرایا دھمکایا کہ وہ چھپ رہے اور اظہار امامت سے جان چُرالی رفتہ رفتہ امام وقت محمد ابو القاسم مہدی منتظر نے ۳۲۸ھ ہجری سے بالکل غیبت اختیار کر لی پس غیبت کبریٰ کی ابتدا ۳۲۸ھ سے ہے جب تک اُن کے پاس سے سفیر آتے رہے وہ غیبت صغریٰ کہلاتی ہے جس کی مدت ۷۴ سال ہے جیسا کہ صاحب کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ نے تصریح کی ہے حبیب السیر مین لکھا ہے کہ غیبت قصریٰ یعنی صغریٰ محمد بن حسن کی ولادت کے زمانے سے اُنکی سفارت کے انقطاع تک ہی اور غیبت طولیٰ یعنی کبریٰ سفارت کے انقطاع کے زمانے سے اُسوقت تک ہی جبتک اللہ نے اُنکے ظاہر ہونے کو مقدر کیا ہی امامیہ صفیر کو امام مخفی کا

Marfat.com

باب کہتے ہین۔ بہت سے لوگون نے کذب و افترا کے طور پر بھی بابیت اور سفارت کا دعویٰ کیا تھا جنکی تکذیب کے باب مین امام مخفی کی طرف سے فرمان کتب امامیہ مین مندرج ہین استرآبادی نے رجال کبیر مین ایسے سفیرون کی ایک مفصل فہرست لکھی ہے اُن مین سے یہ ہین ابو محمد حسن شریعی اور محمد بن نصیر نمیری اور ابن ابی العزاقر اور احمد بن ہلال اور ابو طاہر محمد بن ہلال وغیرہ۔ مجالس المومنین مین لکھا ہے کہ اگلے زمانے مین ایک دیندار شیعہ جزیرۂ اخضر مین کہ دریاے اندلس مین واقع ہے اور صاحب الزمان مع اولاد و اصحاب کے وہان رہتے ہین پہونچکر اُن سے ملا تھا۔

فرقۂ اثنا عشریہ کے ترقی کرنیکی کیفیت

ابتدا مین شیعۂ اثنا عشری متفرق طور پر ملک عراق مین رہتے تھے اور اپنے آپ کو اہل سنت مین ملائے ہوئے تھے اور تقیہ کی حالت مین دور دور جاتے تھے جب خلفاے عباسیہ کے زوال اقبال کے آغاز سے قریب قریب تمام سنہ ایک ہزار ہجری مین عراقین اور خراسان مین سلاطین اثنا عشریہ کا زور ہو گیا تھا تو اثنا عشریہ نے تقیہ چھوڑ دیا اور ظاہر ہو گئے۔

چنانچہ ایک شخص بویہ نامی جس کی کنیت ابو شجاع ہے اور نسب اُسکا یزدجرد آخری بادشاہ ملک فارس تک اور وہان سے بپشت بپشت بہرام گور تک پہونچتا ہے دیلمان گیلان مین بحالت افلاس رہا کرتا تھا کہ ملک فارس کے انقلاب کے بعد اُسکا خاندان گیلان مین چلا آیا تھا بویہ کے تین بیٹے تھے علی احمد حسن کہ پہلے کا خطاب عماد الدولہ دوسرے کا رکن الدولہ تیسرے کا معز الدولہ ہوا یہ بڑے پکے شیعۂ اثنا عشری تھے اِنھون نے آل زیار کے پاس رہکر جو مازندران مین خلفاے عباسی کی طرف سے حکمران تھے امارت حاصل کی اور قاہر باللہ بن معتضد عباسی کے عہد سے جو ۳۲۲ھ مین بعد قتل مقتدر کے خلیفہ ہوا اُنکی دولت کا ظہور شروع ہوا اور اُنھون نے مذہب اثنا عشری کا اظہار کیا

Marfat.com

تو شیعہ اثنا عشری کو بڑی قوت ہاتھ آئی اور عماد الدولہ نے ماہ ذی حجہ سنہ مذکور مین ارجان اور اصفہان پر فتح پائی پھر برابر سلسلہ فتوحات کا اُن کے ہاتھ مین جاری رہا یہانتک کہ راضی باللہ کے عہد مین ۳۲۲ھ ہجری تک سارا فارس عماد الدولہ بن بویہ کے ہاتھ مین آگیا اور رَے وغیرہ مین رکن الدولہ نے اپنا قدم جمایا اور یہ تینون یکے بعد دیگرے صاحب سلطنت ہوئے اور یہانتک زور باندھا کہ خلفاے بغداد پر غالب آگئے اور خلفا کا عزل و نصب اُن کے اختیار مین ہوگیا اور تمام آذربائجان و خراسان و جرجان و مازندران و جیلان و دیلم و اصفہان و رے و شیراز وغیرہ پر اُنھین کا قبضہ ہا اور ۱۲۷ برس تک اُن کی سلطنت قائم رہی اِس لئے کہ آخری بادشاہ انکا ملک الرحیم خسرو فیروز بہ رکن الدولہ بن بویہ کی اولاد مین سے جسکو سلطان طغرل بیگ نے ۴۴۸ھ ہجری مین گرفتار کیا تھا یہ لوگ غلا فا اثنا عشری سے تھے غلو کا اُن کے یہ حال تھا کہ ۳۵۱ھ ہجری مین جب رکن الدولہ بن بویہ نے طبرستان و جرجان فتح کیا تو حکم دیا کہ تمام شیعہ اثنا عشری مساجد پر یہ لکھدین لعن اللہ معاویۃ بن ابی سفیان ولعن من غصب فاطمۃ فدکا ومن منع ان یدفن الحسن عند قبر جدہ ومن نفی اباذر الغفاری ومن اخرج العباس عن الشوری یعنی اللہ لعنت کرے معاویہ پر اور اُس شخص پر لعنت کرے جسنے حضرت فاطمہؓ سے ظلم کے ساتھ فدک کو چھین لیا اور اُسپر جسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس امام حسنؑ کو مدفون ہونے سے روکا اور اُسپر جسنے ابو ذر غفاری کو شہر بدر کرایا اور اُسپر جسنے حضرت عباس کو شورے مین شریک کرنے سے چھوڑ دیا اور جلد اول نزہت اثنا عشریہ مین من غصب فاطمۃ فدکا کی جگہہ من اغضب فاطمۃ رضی اللہ عنہا واقع ہے اِس تقدیر پر معنے یہ ہونگے اللہ اُس شخص پر لعنت کرے جس نے بی بی فاطمہ کو غصہ دلایا سو اِس کلام مین لعن حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عثمانؓ اور ام المومنین عائشہؓ اور حضرت عمرؓ پر بھی آگیا اسواسطے کہ آنحضرت کے انتقال کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فاطمہ علیہا السلام کو باغ فدک میراث مین ندیا اور یہ کہا کہ آنحضرت کا مال میراث نہین ہوسکتا اِس لئے کہ وہ فرما چکے تھے لا نورث ما ترکنا ہ صدقۃ متفق علیہ یعنی نہین چھوڑتے ہم یعنی گروہ انبیا میراث جو کچھ

ہم چھوڑتے ہین صدقہ ہے اور جبکہ بی بی صاحبہ نے یہ دعویٰ کیا کہ یہ باغ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھیر ہبہ کرچکے ہین تو اُن سے گواہ طلب کئے اُن کی طرف سے حضرت علیؑ اور ام ایمن یہ دو شاہد پیش ہوئے تو اُن کی شہادت کو اس لئے قبول نہ کیا کہ ایک مرد اور ایک عورت کی شہادت کافی نہین بلکہ ایک اور عورت کی ضرورت تھی اس کارروائی کے بعد فاطمہ علیہا السلام حضرت ابو بکرؓ سے ناخوش ہوگئین اور اُنسے بولنا چالنا ترک کردیا حالانکہ مسور بن مخرمہ سے بخاری ومسلم نے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّي فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِي یعنی فاطمہ میرا جز ہے جس نے اُنکو غصہ دلایا اُسنے مجھکو غصہ دلایا اور امام حسنؓ نے وفات کے قریب وصیت کی تھی کہ مجھکو میرے نانا کی قبر کے پاس دفن کرنا جب انتقال ہوا تو بنی ہاشم نے چاہا کہ نبی علیہ السلام کی قبر کے پاس دفن کرین معاویہ کی طرف سے مروان بن حکم مدینے کا فرمان روا تھا اُسنے منع کیا قریب تھا کہ بنی اُمیہ و بنی ہاشم مین تلوار چلے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یہ مکان میرا ہے مین اجازت نہین دیتی اسلئے بقیع مین مدفون ہوئے اور شیعہ کا قول یہ ہے کہ حضرت عثمانؓ نے ابوذرؓ کو مدینے سے ربذہ کو نکلوا دیا تھا اور جبکہ حضرت عمرؓ کی موت کا وقت قریب ہوا تو اُنھون نے ان چھ شخصونکو مشورۂ خلافت اور کار خلافت کے لئے منتخب کیا تھا حضرت عثمانؓ۔ علیؓ۔ زبیرؓ۔ طلحہؓ۔ سعدؓ اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہم اور حضرت عباسؓ کو چھوڑ دیا تھا من اخرج العباس عن الشوریٰ سے اسی بات کی طرف اشارہ ہے رات کو بعض لوگون نے اس تحریر کو مٹا دیا تب وزیر مہلبی کے اشارے اور معز الدولہ کے اذن سے یون لکھا گیا لعن اللہ الظالمین لآل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حکم دیا کہ لعن مین سوائے معاویہ کے دوسرے کا ذکر نکیا جائے چنانچہ ایسا ہی ہوا اس معز الدولہ کو تشیع سے اتنی دل چسپی تھی کہ ۳۴۱ھ مین مہلبی نے ایک قوم تناسخیہ کی گرفتار کی جس مین ایک نوجوان تھا کہ اُسکو اس بات کا زعم تھا کہ حضرت علیؓ کی روح نے مجھ مین حلول کیا ہے اور اس قوم مین ایک عورت تھی کہ وہ کہتی تھی کہ مجھ مین بی بی فاطمہؓ کی روح نے انتقال کیا ہے

Marfat.com

اور ایک شخص یہ کہتا تھا کہ مجھ مین جبرئیل نے انتقال کیا ہے جب ان لوگون کے یہ کلمات
سُنکر پٹوایا تو کہنے لگے کہ ہم محبان اہل بیت ہین معز الدولہ نے بوجہ اس کے کہ خود بھی
شیعہ تھا اُن کو رہا کرادیا[۱] اثنا عشریہ کو آل بویہ کے عہد مین جنھین دیالمہ بھی کہا کرتے ہین
بڑی قوت ہاتھ آئی بڑے بڑے علما جمع ہوئے تصانیف سے مذہب کی تائید کی اور بغداد
مین ۴۴۱ھ مین شیعہ سنی کے فتنے برپا ہوئے شیعہ نے اذان مین الصلوۃ خیر من النوم
کی جگہ کھُلم کھُلا حی علی خیر العمل شروع کیا کرخ مین اس کا رواج ہوگیا۔ غازان خان

پھر چنگیز خان تاتاری کی اولاد مین سے سلطان غازان بن ارغون بن القابن ہلاکو بن
تولی بن چنگیز خان شیخ صدر الدین ابراہیم خلف شیخ سعد الدین حموی کے ہاتھ پر مسلمان
ہوکر سلطان محمود کے نام سے مشہور ہوا اور اُس بادشاہ کے ساتھ ایک لاکھ فوج بھی
مسلمان ہوگئی اور اُسنے ایک اثنا عشری عالم مسمیٰ تاج الدین کے سمجھانے سے یہ مذہب
قبول کیا پھر تمام ملک مین یہ مذہب پھیل گیا بڑے بڑے علما جمع ہوئے چنانچہ ابن مطہر حلی
بھی اُن مین تھے اور اِس سلطان کی حیات تک اِس فرقے کا غلو بہت ہی بڑھا رہا ابن
مطہر نے بڑی بڑی کتابین تصنیف کین یہ بادشاہ ۶۷۰ھ ہجری مین پیدا ہوا تھا اور
۶۹۴ھ مین مسند نشین سلطنت ہوا اور اُسی سال مین مسلمان ہوا تھا[۲]

پھر سلطنت ترکمانون کی جنکی اصل فرقہ اثنا عشری سے تھی دیار بکر اور اُسکے گرد نواح مین ترکمان بادشاہ
جو ولایت ایران مین داخل ہے اور فی الحال سلطان روم کے ماتحت ہے ۸۰۶ھ مین قائم
ہوئی اور اِس فرقے کو از سر نو رونق ہوگئی اور پچاس برس تک اِس ریاست مین برابر
غلو کا غلبہ رہا اور علماے اثنا عشری آکر جمع ہوگئے۔ ترکمانون کی سلطنت کے زوال کے بعد
سلاطین حیدریہ نے جنھون نے اپنا لقب صفویہ[۳] رکھا سلطنت ایران پر قبضہ کرلیا۔ سلاطین صفویہ
اُن کی سلطنت کا بانی شاہ اسماعیل صفوی ہے جس کی شہرت اور ظہور ۹۰۵ھ مین ہوا ۱۲

برادر امام غزالی تک پہونچا ۱۲ منہ
... محمد حجۃ الاسلام ۱۲
اہل سلوک مین سے علماے کا طریق اخذ غزالی
۳ الشی المذہب اور مشائخ ۱۲
کی وجہ سے صفویہ کہتے ہین
اور دیلی کی اولاد مین ہو ۱۲
کما ہے کہ انکو شیخ صفی الدین
۳ فتوحات اسلامیہ مین
دیکھو کتاب روضات جلد سوم ۱۲
جلد دوم صفحہ ۳۴۲
۱ دیکھو نجوم الزاہرہ

Marfat.com

اور ۱۶۱۹ء تک سب عراق عجم اور کرمان اور مازندران اور آذربیجان وخراسان وتبریز مفتوح ہوگیا یہ شخص محض پیری اور مریدی کی برکت سے اِس شوکت و دولت کو پہونچا تھا سلاطین صفویہ کو یہانتک غلو تھا کہ شاہ اسماعیل صفوی مروج طریقہ اثنا عشری نے ایک ٹوپی سرخ رنگ ایجاد کی جس کے بارہ گوشے ہوتے تھے اور ہر ایک گوشے مین ایک امام کا ائمہ اثنا عشریہ مین سے نام لکھا جاتا تھا اور یہ ٹوپی خاص شیعہ اثنا عشری کے اوڑھنے کے واسطے بنوائی گئی تھی تاکہ شیعہ اور غیر شیعہ مین فرق وتمیز رہے اور چونکہ سُرخ رنگ کو ترکی زبان مین قزل کہا کرتے تھے اِس لئے اُسکے اوڑھنے والے قزلباش مشہور ہوگئے پھر فرقہ اثنا عشریہ کا زور وشور ایران مین یہانتک بڑھ گیا کہ اُن مین سے ایک بادشاہ کو علماے اثنا عشری نے صاحب الزمان کا نائب قرار دیکر اُسکے لئے رسم سجدہ جاری کرائی اور اُس بادشاہ نے زبردستی مخلوق کو اُس مذہب مین ڈالا جس نے انکار کیا قتل کرایا اہل سُنت کے جمعہ وجماعات روک دئے اور خطبون مین ممبرون پر بی بی عائشہ اور بی بی حفصہ اور بڑے بڑے صحابہ کی علانیہ مذمت بیان کرانا شروع کی بلکہ کوچہ و بازار مین اُنپر لعنت کرائی ہزارہا علماے اہل سُنت کو قتل کرایا اُن کی مساجد خراب کرادین اور اُنمین سے بڑے بڑے علما کی قبرین اُکھڑوا کر ہڈیان جلوادین جیسے عین القضاۃ ہمدانی اور قاضی ناصر الدین بیضاوی وغیرہ اور ہزارون اہل سنت خانہ بدوش وتباہ و برباد ہوکر توران مین بادشاہان ماوراء النہر کے پاس پناہ گزین ہوئے زوال دولت صفویہ کے بعد سلاطین زندیہ بھی اسی مذہب پر ہوئے اور زندیہ سے سلاطین قاجاریہ نے یہ سلطنت چھین لی کہ فتح علیخان قاچار طہماسپ ثانی کا سپہ سالار تھا نادر شاہ نے اُسے قتل کرادیا اُسکے دو بیٹے تھے محمد حسین خان محمد حسن خان محمد حسن خان کے بیٹے آقا محمد خان نے لطف علی خان زند پر کہ سلاطین زندیہ کا آخری بادشاہ ہے غلبہ پاکر سلطنت ایران حاصل کی اور ۱۲۱۰ھ مین مستقل طور پر سلطنت مذکور کا تخت نشین ہوکر آقا محمد شاہ کے نام سے مشہور ہوا اور ۲۱ ذیحجہ ۱۲۱۱ھ مین اُسکے مقتول ہونے کے بعد اُسکا بھائی فتح علی شاہ حکمران ہوا اور ۱۹ جمادی الاولی ۱۲۵۰ھ کو اُس نے انتقال کیا تو محمد شاہ والی سلطنت ہوا اور اُسنے جب ۶ شوال ۱۲۶۴ھ کو وفات پائی تو اُس کا بیٹا

سلاطین زندیہ سلاطین قاجاریہ

Marfat.com

ناصر الدین شاہ فرمان روا ہوا اب اُسکی اولاد مین سے احمد شاہ مالک سلطنت ایران ہے
اور اُن تمام سلاطین قاجاریہ کا مذہب اثنا عشری ہے اُن کے غلو کا یہ حال ہو کہ ناسخ التواریخ
مین جہان جہان خلفاے ثلثہ اور بی بی عائشہ صاحبہؓ کے تاریخی حالات تمام کئے ہین
وہان اُن پر مطاعن بھی ضرور لکھدیے ہین اور جوابون کو چھوڑ دیا ہے بلکہ کسی جلیل القدر
صحابی کو جو اُن کے چند واجب التعظیم صحابہ سے باہر ہے طعن و تشنیع سے معاف نہین رکھا ہی
کہین رمز و کنائے کے طور پر اور کہین صاف لفظون مین ہر ایک کو بُرا کہا ہے اور عیب نکالا ہی۔
سرجان مالکم کی تاریخ مین لکھا ہے کہ مذہب شیعہ کا رواج ایران مین وہان کے رہنے والونمین
اتفاق پیدا ہوجانے کا سبب واقع ہوا ہے اور بقدر حب وطن کے دلون مین راسخ ہوگیا ہی
اُس زمانے مین ایرانیون کو وہ تعصب مذہبی باقی نہین رہا جو پہلے تھا اور اُسکا سبب
یہ نہین ہے کہ اُن مین ترقی و تربیت آگئی ہے بلکہ جوش دھیما ہوگیا ہے اہل سنت جماعت
کو کافر نہین قرار دیتے کہتے ہین یہ لوگ مسلمان ہین مگر مؤمن نہین اسلئے کہ اُنھون نے اُن
لوگون کی خلافت کو قبول کرلیا ہے جنھون نے آل رسول کا حق مارلیا اور جور کے ساتھ
خلافت چلائی پس یہ لوگ اسوجہ سے خطا مین ڈوبے ہوئے ہین۔

سنہ ایک ہزار ہجری مین دکن ملک ہندوستان مین سلاطین بہمنیہ اور عادل شاہیہ سلطنت
کرتے تھے اور ان سب لوگونکا مذہب اثنا عشری تھا اور تشیع مین بہت غلو رکھتے تھے۔

خاندان بہمنیہ

خاندان بہمنیہ کا بانی اول شاہ علاء الدین حسن گنگو بہمنی ہے کہ چوتھی ربیع الاول ۷۴۸ھ
مین ملک دکن کا فرمان روا ہوا اور اُس خاندان کا آخری شاہ کلیم اللہ بہمنی بن محمد شاہ
بہمنی ہے جو اپنے ملک سے بیدخل ہوکر ۹۳۴ھ مین برہان نظام شاہ کے پاس جاکر وہین
راہی ملک بقا ہوا اُس خاندان نے ملک دکن مین ایک سو بیاسی برس تک سلطنت کی
انکا دار السلطنت احمد آباد بیدر تھا۔

خاندان عادل شاہیہ

یوسف عادل شاہ جو ۸۹۵ھ یا ۸۹۶ھ مین بیجاپور واقع ملک دکن کا
بادشاہ ہوا تھا اُس کی طبیعت مین بھی ایران کے رہنے سہنے اور شیخ صفی کے

Marfat.com

خاص خاص معتقدون کے ملنے جلنے سے تشیع کی گرمجوشی بیٹھ گئی تھی اُسنے اِس مذہب کو اپنی سلطنت کا طریقہ ٹھہرایا یعنی اُسی مذہب کی تائید وحمایت کرتا تھا ان عادل شاہیون سے چوتھا بادشاہ ابراہیم عادل شاہ ۹۴۲ھ مین تخت نشین ہوا تو اُسنے اپنے اسلاف کے مذہب کو ترک کردیا اور خطبے مین سے ائمہ اثنا عشر کے نام نکلوا دیے اور مذہب حنفیہ کو رواج دیا اور اُس سرخ ٹوپی کا اوڑھنا موقوف کرادیا جو کلاہ دوازدہ ترک کہلاتی تھی اور سپاہ شیعہ کی علامت سمجھی جاتی تھی ۹۶۵ھ مین ابراہیم عادل شاہ کے انتقال کے بعد اُسکا بیٹا علی عادل شاہ مذہب اثنا عشری پر ہوا اُسکا مذہب باپ کے سامنے ہی سے یہ تھا اُسنے اپنے اجداد کا مذہب اُجالا کیا اور غالی شیعون کا طریقہ اختیار کیا اور خطبے مین ائمہ اثنا عشر کا نام داخل کرادیا اور لفظ علي ولي الله کلمات اذان مین داخل کرادیا اور ابراہیم عادل شاہ کے عہد مین جو شیعہ تقیہ کرنے لگے تھے اُن کو حکم دیدیا کہ علی الاعلان کوچہ و بازار مین اپنے کام مین مشغول ہین یہی حال ان فرمانرواؤن کی حکومت مین رہا یہانتک کہ سکندر شاہ کے ہاتھ سے ۱۰۹۷ھ مین قلعہ بیجاپور نکل گیا اور اُسکو قلعہ دولت آباد مین عالمگیر شہنشاہ ہندوستان نے قید کردیا پس عادل شاہیون کا سلسلہ منقطع ہوگیا اُس خاندان مین دس آدمی دو سو برس تک فرمانروا رہے۔

نظام شاہیہ

نظام شاہیہ خاندان مین جسکی بنیاد احمد شاہ نومسلم نے ڈالی تھی اُسکا بیٹا برہان نظام شاہ تخت احمد نگر پر بیٹھا تو اُسنے ۹۴۴ھ مین شاہ طاہر کی ہدایت سے مذہب اثنا عشری کو رواج دیا ائمہ اثنا عشر کے نام سکے اور خطبے مین ڈلوائے اور باقی صحابہ کے نام خارج کردیے ۹۹۷ھ مین میران حسین پانچوین بادشاہ کے مارے جانے سے مذہب کا تبدل واقع ہوا اور سُنی غالب آئے۔

قطب شاہیہ

ملک تلنگ واقع دکن مین قطب شاہی بھی اثنا عشری تھے پہلا شخص جسنے یہ خودمختار حکومت قائم کی سلطان قلی ہے جو سلطان محمود بہمنی کے عہد مین مرتبۂ امارت کو پہونچا اور قطب الملک خطاب پایا اور ۹۱۸ھ مین امارت وسپہ سالاری سے نکلکر بادشاہت قائم کی اور اپنا نام قطب شاہ رکھا اِسنے اپنی سپہ سالاری اور امارت کے زمانے ہی سے

Marfat.com

ائمہ اثناعشر کے نام خطبون مین ڈلوادئے تھے اور جب بادشاہ بنا اور اُسکو یہ خبر پہونچی کہ شاہ اسماعیل صفوی ایران کے تخت پر بیٹھا تو اُسکی تقلید سے کیونکہ اُسکو اپنا مرشد زادہ جانتا تھا اصحاب ثلثہ کے نام خطبون مین سے نکلوا ڈالے جبکہ برہان نظام شاہ نے شاہ طاہر کی ہدایت سے احمد نگر مین بطور شیعون کے خطبہ پڑھا تو قطب شاہ نے بھی اُس کی حمایت کے بھروسے پر مذہب تشیع کے مراسم و احکام برملا جاری کرائے اور اب شیعہ اصحاب ثلثہ کو علانیہ بے ادبی کے ساتھ یاد کرنے لگے اور قطب شاہ کی اولاد کے عہد مین یہ بات جاری رہی۔

ریاست حیدر آباد مین جو **نعل صاحب کی درگاہ** مشہور ہے اور عشرہ محرم مین وہان مجمع کثیر رہا کرتا ہے اور ہر قسم کی نذر و نیاز اور چڑھاوے لوگ کیا کرتے ہین وہ ایک گھوڑے کا نعل ہے جسکی نسبت مشہور ہے کہ حضرت امام حسینؑ کے گھوڑے کا نعل ہے یہ نعل قطب شاہیون کے زمانے مین اُسوقت کے بادشاہ نے ایک سوداگر سے تبرک سمجھکر خریدا تھا اُس نعل کو ایک لکڑی پر علم کی صورت نصب کرکے ایک خاص مکان مین رکھا گیا ہے جسے نعل صاحب کی درگاہ کہتے ہین نعل صاحب پر اسقدر اعتقاد ہے کہ شاید اتنا کسی دوسرے پر ہوگا۔ نعل صاحب کے گروہ معتقدان مین سب سے بڑا نمبر تمام شہر کے سائیسون کا ہے حیدر آباد کے سُنّی شیعہ شریف رذیل امیر غریب غرض ہر جماعت اور ہر طبقے کے لوگ اور خاندان کے ممبر اُسپر اعتقاد رکھتے ہین اُسکے نام سے فقیر بنتے ہین اور اس قسم کے معتقدون اور عموماً نذر و نیاز چڑھانے والون مین مسلمانون سے ہنود اور مردون سے زیادہ عورتون کی تعداد ہوتی ہے عشرہ محرم مین نوین تاریخ کی رات کو نعل صاحب کی سواری نکلتی ہے جب سب تعزیے نکل جاتے ہین تو نعل صاحب کی سواری کا شور و غل ہوتا ہے اور بڑی دھوم سے نکلتی ہے شہر کے تمام سائیس سواری کی جلو مین ہوتے ہین اور ہر سائیس ایک بڑی سی مشعل ہاتھ مین لئے ہوتا ہے اور گھگھاتا جاتا ہے اور اُن سب کے ہاتھ مین لکڑیان اور ڈنڈے اور لاٹھیان رہتی ہین یہ جماعت کی جماعت مختلف فقرے چلاتی جاتی ہے جن کا نمونہ یہ ہے (۱) دولہ دولہ

Marfat.com

(۲) دولہ یا علی (۳) نعل صاحب تپھر گھٹی (اِس لحاظ سے کہ نعل صاحب کی درگاہ محلہ تپھر گھٹی مین واقع ہے) (۴) کیا خوب چلی دستی (۵) جم جم کے لگا تیغہ۔ اِس طور پر اور بھی مہمل فقرے ہین جنکا نہ سر معلوم ہوتا ہے نہ پیر۔ نعل صاحب کی سواری کے ساتھ سائیسون کی مشعلون کے علاوہ خاص ریاست کے صرف سے ہزار کے قریب مشعلین روشن رہتی ہین سرکاری مشعلین معمولی نہین ہوتین بلکہ بڑے صرفے سے تیار ہوتی ہین اُنکا ہینڈل بہت بڑا ہوتا ہے اور اُسپر ابرک کے پھول پتے لگے رہتے ہین نعل صاحب کے مختلف جگہون پر ڈھٹی بندھتی ہے دوسرے الفاظ مین ایک نہایت بیش قیمت کپڑا اُنکی نذر ہوتا ہے وہ جگہین یہ ہین (۱) نظام حیدرآباد (۲) وزیر اعظم (۳) ڈیوڑھی سرسالارجنگ۔ نعل صاحب کا چکر صبح آٹھ بجے کے قریب ختم ہوتا ہے نعل صاحب کا حال بطور جملہ معترضہ کے آگیا تھا اب مین پھر مطلب اصلی کی طرف رجوع کرتا ہون۔

ہمایون بن بابر شہنشاہ ہندوستان شیعہ ترکمانون کی بہت خاطر اور دلجوئی کرتا تھا اور ہمایون کے بیٹے اکبر کے عہد مین عبدالرحیم خان خانخانان وغیرہ امرا کا مذہب تشیع تھا بلکہ اکبر خود بھی برملا تشیع کا اظہار کرنے لگا تھا اور اُسکے بیٹے جہانگیر کے عہد مین اُسکی بیگم نورجہان اور بیگم کے رشتہ دار جنکا یہی مذہب تھا سلطنت پر حاوی ہوگئے تھے اور اُنکے پاس عراق اور ایران کے تمام شیعہ اثناعشری بھرے پڑے تھے۔

تمام ملک اودھ مین شیعون کی حکومت رہی ابتدا والیانِ اودھ کی برہان الملک عرف میر محمد امین نیشاپوری سے ہوئی جو امام موسی کاظم کی اولاد سے تھا اور محمد شاہ شہنشاہ ہندوستان نے اُسے صوبہ دار اودھ کا کیا تھا اور جب اُس کے جانشین مرزا مقیم المخاطب بہ نواب ابوالمنصور خان صفدر جنگ نے احمد شاہ بن محمد شاہ سے ۱۱۶۶ھ ہجری مین بمقام دہلی بغاوت کی تو فریقین کے قضیے اختلاف مذہب کے غیظ وغضب سے چوگنے ہوگئے چنانچہ سُنی شیعون کے لڑنے والونکا لقب اور مابہ الامتیاز اُن کی ایک آواز تھی یعنی سُنی دم چار یار اور شیعہ دم پنجتن کہتے تھے اور صفدر جنگ کے جانشین نواب شجاع الدولہ نے ۱۱۸۰ھ مین قصبہ جلالی ضلع علی گڑھ مین جو کہ

Marfat.com

شیعون کی بستی ہے نواب مظفر جنگ ابن نواب احمد خان بنگش والی فرخ آباد کو شیعہ
کیا اور شجاع الدولہ کے جانشین آصف الدولہ کی ہدایت سے ۱۲۰۸ھ ہجری مین نواب
سید محمد علی خان ابن نواب سید فیض اللہ خان والی رام پور نے ملت اثنا عشری اختیار
کر لی تھی ۔ فقیر بیگ نام ایک شخص نواب آصف الدولہ کے عہد مین لکھنؤ مین تھا اُسنے
ایک علم دریاے گومتی کے کنارے پوشیدہ دفن کر دیا اور شہر کے لوگون سے یہ بات کہی
کہ مجکو خواب مین یہ الہام ہوا ہے کہ حضرت عباس کے ہاتھ مین جو علم معرکۂ کربلا مین تھا
وہ فلان مقام پر دفن ہے تو اُسکو نکال لے اور اپنے طریق کے چند رفیق جمع کر کے اُس
مقام پر گیا اور جگہ کو کھود کر وہ علم نکال لا اور اپنے گھر مین کہ محلہ رستم نگر مین واقع تھا نہایت
تعظیم کے ساتھ رکھا اِس حکایت نے شہرت پائی نواب آصف الدولہ کہ ہزار جان و دل
سے شہداے کربلا کے جان نثار تھے اُس علم کی زیارت کے لئے فقیر بیگ کے گھر پر گئے
اور علم کی زیارت کی اب اہلِ شہر بھی جو اِس طریق کے تھے جوق جوق آنے لگے
شیرینیان اور نیازین حاجتمندون نے حاضر کرنی شروع کین جب فقیر بیگ نے قضا کی
تو اُسکے بیٹے نے بھی جمعرات کے دِن وہ طریقہ بدستور جاری رکھا اور اُسکی آمدنی سے
اوقات بسر کرتا تھا عشرۂ محرم مین زیادہ رونق ہوتی تھی پہلے وہ مکان خام تھا چھت
کی عوض کھپریل تھی عمارت عالی نواب سعادت علی خان کے عہد مین تعمیر ہوئی جیسا کہ
مفتاح التواریخ مین لکھا ہے اِس مکان کا نام **درگاہ حضرت عباس** ہے اُس کی آمدنی
کچھ خادمون کے حصے مین آتی تھی اور کچھ سرکار مین داخل ہوتی تھی ۔ رفتہ رفتہ وہان کی
آمدنی لاکھون روپیہ سالانہ کو پہونچی ہر جمعرات کو خصوصًا نوچندی جمعرات کے دِن اُس
درگاہ مین بڑا جلسہ منعقد ہوتا تھا زیارت کرنے والون کے سوا ہزارون تماشائی اور
شہر کی پری پیکر طوائفین بن ٹھن کر جمع ہوتی تھین سلطنت کے قیام تک یہ جلسہ بڑی
دھوم دھام سے رہا ارباب شہر اب تک لکیر پیٹتے ہین اب نہ وہ آمدنی ہے نہ وہ آرائش
وزینت ۔ ریاست اودھ جب تک قائم رہی علانیہ تشیع مین بڑا غلو رہا اُسکا ادنیٰ نمونہ
یہ ہے کہ میر حیدر بخش نائب آفرین علی خان نے صحابہ کے نام لکھ فرش کے تلے بچھوائے تھے

Marfat.com

تاکہ پائمال ہون لکھنؤ کی کربلاے تال کٹورہ مین ابتک یہ بات موجود ہے معتمد الدولہ وزیر اعظم غازی الدین حیدر کے ہاتھ سے میر حیدر بخش بہت خراب ہوا۔ وقائع دلپذیر مین مذکور ہے کہ بادشاہ بیگم زوجہ غازی الدین حیدر والی اودھ نے اپنی طبیعت سے ایک چھٹی صاحب الزمان کے واسطے ایجاد کی چھٹی یہ ہے کہ عورت زچہ جننے سے چھ دن کے بعد مع بچہ غسل کرتی ہے اور عمدہ لباس پہنکر جلسہ کرتی ہے بادشاہ بیگم اس رسم کو اُس امام عالی مقام کی طرف منسوب کرکے ہرسال ماہ شعبان مین اداکرتین اور بہت سا روپیہ خرچ کرتی تھین اور اشرافون کی دوشیزہ اور خوبصورت لڑکیان روپیہ خرچ کرکے یا کسی دوسری تدبیر سے بہم پہونچا کر ائمہ اثنا عشر کی اُنکو ازواج بناتین اور اُن ائمہ کی ازواج کا نام سنکر وہی نام اُن لڑکیون کے رکھتین اور ان لڑکیون کا لقب اچھوتی مقرر کیا تھا اچھوتی اُس چیز کو کہتے ہین جو چھونے کے قابل نہو تاکہ آلودہ و نجس نہوجائے مگر حضرت فاطمہ زہرا کی پاسداری کی وجہ سے حضرت علیؑ کے لئے کوئی عورت تجویز نہین کرتی تھین اگر اُن مین سے کوئی جوان ہوجاتی اور دل اُسکا مناکحت کو چاہتا تو مانع آتین اور کہتین کہ بعد زوجیت ائمہ اطہار کے دوسرے کے ساتھ تزویج اور عقد کرنا اور اُس سے ہم بستر ہونا ملت پاس وادب اور رعایت قانون اسلام مین حرام ہے غازی الدین حیدر کے بعد جب نصیر الدین حیدر مسند نشین ہوئے تو اُنھون نے بھی گیارہ ازواج ائمہ احدی عشر کے لئے جمع کین اور دوسرے ائمہ کے واسطے بھی اچھوتیان جمع کین جیسے حضرت قاسم اور حضرت عباس وغیرہ کے لئے اور جب کسی امام کی ولادت کا دن آتا تو بادشاہ اپنے آپ کو حاملہ عورتون کی طرح بہ تصنع دردزہ اور نفاس وغیرہ مین مبتلا کرتے اور بچے کی جگہ ایک مرصع گڑیا بادشاہ کے سامنے رکھدی جاتی اور بادشاہ خود ہی زچہ خانے مین رہتے اور ویسے ہی کھانے کھاتے جیسے زچہ کھاتی ہے اور چھٹا روز ہوتا تو بادشاہ زچہ کی طرح غسل کرتے اور اُس مصنوعی بچے کو گود مین لیکر لنگڑاتے ہوئے صحن مکان مین نکلتے تاکہ آسمان کے تارون کو دیکھین اس طرح چھٹی ہوتی ائمہ احدی عشر مین سے ہر ایک امام کی زوجہ کو طلائی مورت بچے کی دی گئی تھی اور دوسرے ائمہ کی زوجات کو نقرئی مورت دی گئی تھی

Marfat.com

اور جبکہ سوائے ائمہ احدی عشر کے دوسرے کسی امام کی ولادت کا دن آتا تو اُسکی زوجہ خود بطرز معمولی زچہ خانے مین جاتی اور وہی مراسم ادا کئے جاتے جو بادشاہ کے ساتھ کئے جاتے تھے اور اصطلاح مین اِس رسم کو اچھوتہ کہتے تھے - امجد علی شاہ ثریا جاہ کو مذہب اثنا عشریہ مین نہایت غلو تھا اُن کے عہد مین مذہب شیعہ نے خوب رونق پائی تھی سنت وجماعت کا حساب دشمار ہنود مین تھا اودہ کے پچھلے بادشاہ واجد علی شاہ سے فروری ۱۸۵۶ء مطابق جمادی الاخری ۱۲۷۲ھ ہجری مین انگریزون نے ملک نکال لیا شاہ معزول نے اپنی ایک تالیف کے صفحہ ۲۰۴ مین جسکا نام مجموعہ واجدیہ ہے لکھا ہے اسامی ملعونان و ملعونات کہ تا قیامت بر آنہا لعنت باید کرد اور اُسکے بعد مین صفحے اصحاب کبار وغیرہ کے نامون سے بھر دئے ہین جن مین حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ بی بی عائشہؓ وغیرہ داخل ہین -

رام پور کے جو بعض بعض رئیس اثنا عشری ہوئے یہ بھی اہل لکھنؤ ہی کی ہدایت وتربیت کا اثر تھا چنانچہ نواب سید فیض اللہ خان کے پوتے نواب سید محمد سعید خان ابن نواب سید غلام محمد خان اور اُن کے جانشین نواب سید یوسف علی خان یہی مذہب رکھتے تھے مگر اُن کے وقت مین بالکل غلو کو دخل نہ تھا اور کسی کی مجال نہ تھی کہ اہل سنت کے سامنے صحابہ کو بُرا کہہ سکے - نواب سید حامد علی خان صاحب بہادر رئیس حال بھی یہی مذہب رکھتے ہین -

عقائد اثنا عشریہ کی تفصیل

اصول دین پانچ ہین (۱) توحید - اسی مین صفات ثبوتیہ وسلبیہ داخل ہین (۲) عدل (۳) نبوت (۴) امامت (۵) معاد **بیان توحید** معرفت اللہ تعالیٰ کی واجب ہے ہر مکلف پر کیونکہ وہ منعم ہے تاکہ ہم اُسکا شکر کرین - اللہ تعالیٰ موجود ہے اور واجب الوجود لذاتہ ہے یعنی اپنے وجود مین غیر کا محتاج نہین اور اُسپر عدم جائز نہین -

بیان صفات ثبوتیہ اللہ تعالیٰ قدیم ازلی ہے یعنے اُسکے وجود پر عدم سابق نہین باقی ہے ہمیشہ رہیگا یعنی اُسکے وجود کو عدم لاحق نہین ہوتا مختار ہے یعنی اگر چاہے کرے اور اگر چاہے نہ کرے اور عالم ہے یعنی تمام چیزین اُسکے نزدیک ظاہر اور حاضر ہین زندہ ہے

Marfat.com

یعنی صحیح ہے اُس سے کہ قادر ہووے اور جانے اور ہر مقدور پر قادر ہے اور ہر معلوم کا عالم ہے اور متکلم ہے بغیر زبان کے اور اللہ کے متکلم ہونے سے یہ مطلب ہے کہ کسی جرم سماوی یا جسم ارضی مین کلام ایجاد کیا تاکہ اپنی غرض کو خلق کی طرف پہونچائے پس اس قسم کے کلام کو اُسکا اپنی ذات کی طرف نسبت دینا بھی اللہ تعالیٰ کا کلام کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ سمیع اور بصیر ہے بغیر کان اور آنکھ کے مطلب یہ ہے کہ مبصرات اور مسموعات کو جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ بغیر اعضا کے مدرک ہے یعنی اُس چیز کو جانتا ہے جسکا ادراک حواس سے ہوتا ہے اور صاحب ارادہ ہے یعنی ترجیح دیتا ہے فعل کی جسوقت جانتا ہے اُسکی مصلحت کو اور اللہ تعالیٰ صادق ہے حق بات کہتا ہے کذب سے منزہ ہی اور کارہ ہی یعنی ترجیح دیتا ہے ترک فعل کی جس وقت مفسدہ فعل کے ہونے مین جانتا ہے اور واحد ہے اُسکا کوئی شریک اُلوہیت مین نہین۔

بیان صفات سلبیہ اللہ تعالیٰ نہ جسم ہے نہ عرض ہے اور نہ جوہر ہے اور نہ کسی جہت مین ہے اور نہ کسی مکان مین ہے اور وہ نظر کے ساتھ نہین دکھ سکتا دنیا مین نہ آخرت مین کیونکہ وہ مجرد ہے اور رویت کے لئے جسم وجہت شرط ہے اور وہ خود بھی کہتا ہے لن ترانی یعنے ہرگز نہین دیکھے گا تو مجھے اور لا تدرکہ الابصار نہین پاسکتین اُسکو آنکھین اور اللہ کے لئے نہ والد ہے نہ زوجہ اور متحد اپنے غیر سے نہین ہوسکتا اور مرکب کسی شے سے نہین ہے اور نہ حلول کے ساتھ متصف ہے اور نہ کسی ایسی صفت کے ساتھ جو اُسکی ذات مقدس پر زائد ہو متصف ہے کیونکہ اگر ایسا ہوگا تو ذات الٰہی کا حدوث لازم آیگا اسلئے کہ محل حوادث ہوگی اور اگر وہ صفت قدیم ہو تو قدما کا تعدد لازم آیگا اور یہ باطل ہے پس صفات ثبوتیہ اُسکے عین ذات ہوئے اور اللہ تعالیٰ عالم بالعلم اور قادر بالقدرۃ نہین ہے بلکہ علم اور قدرت عین ذات اُسکی ہین اور تعدد صفات سے تعدد معنی کا نہین ہوتا اگر عالم بالعلم اور قادر بالقدرت ہو تو محتاج اُسکی صفات کی جانب لازم آئے اور یہ محال ہے پس ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ قادر وعالم بالذات واحدی المعنی ہے اُس مین مجال تعدد نہین ہے۔

بیان عدل اللہ تعالیٰ عادل اور حکیم ہے نہ بُرائی کرتا ہے نہ واجب مین خلل ڈالتا ہے

Marfat.com

کیونکہ قبیح کا فعل قبیح ہے اور واجب مین خلل ڈالنا اللہ تعالیٰ کا نقصان ہے اور اللہ تعالیٰ اُس سے منزہ ہے اور غیر سے غنی ہے رضا بہ قضا و قدر واجب ہے اور ہر چیز کہ ہے اور ہو وہ قضا و قدر سے ہے اور ان دونون سے جبر وظلم لازم نہین آتا اس لئے کہ قضا و قدر علم اور بیان کے معنے مین ہے یعنی ہر شے کو جانتا ہے جس حالت پر کہ وہ ہے اور اُسکو ملائکہ سے بیان کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مکلفین کو جن چیزون کے ساتھ تکلیف دی ہے اُنکا بدلہ ثواب ابدی کے ساتھ تکلیف کے مقابلے مین دیتا ہے اور اُن آلام کا بھی عوض دیتا ہے جو مکلفین کی ذاتون پر زائد ہین اگر ایسا نہ کرے تو ظلم لازم آئے اور اللہ تعالیٰ عادل ہے پس عوض پہونچانا واجب ہے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے وہ اصلح ہے ورنہ عبث لازم آئے گا اور اللہ تعالیٰ عبث سے بری ہے اور اللہ تعالیٰ کے لئے لطف ضروری ہے کیونکہ خلق کو پیدا کیا اور اُس مین خواہش رکھی پھر اگر لطف نہ فرماتا تو قبیح کام پر آمادہ کرنا لازم آتا جو قبیح ہے اور لطف سے مراد یہ ہے - ادلہ کا نصب کرنا اور عقل کامل کا دینا - اور رسولونکا بھیجنا اُن کے زمانے مین - اور انقطاع رسل کے بعد امام کا باقی رکھنا تاکہ غرض فوت نہو جائے -

بیان نبوت نبی ہمارے محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف ہین وہ رسول ازروے حق و صدق کے ہین اُنکا سب سے بڑا معجزہ قرآن ہے کہ حق و باطل مین فارق ہے اور باقی ہے قیامت تک اور حجت ہے خلق پر اور وہ اعجاز بوجہ زیادتی فصاحت و بلاغت کے ہے اس طرح پر کہ جب سے آپنے تحدی فرمائی اس امر پر کہ اگر مین پیغمبر نہین ہون اور یہ کلام الٰہی نہین تو اُسکی ادنی سی سورت کے مثل لاؤ کسی سے اُس کا جواب آج تک ممکن نہوا اور آپ بعثت کے قبل اپنے نفس پر نبی تھے اور بعد اُسکے آپ کافۂ خلق کی طرف رسول ہوئے اور تمام انبیا اپنے افعال و اقوال مین معصوم ہین - تمام عیوب اور گناہ اور سہو و نسیان سے اول عمر سے آخر عمر تک پس جہان کلام مجید مین معصیت اور سہو کا ذکر ہے وہ واجب التاویل ہے اور انبیا کا اپنے اہلِ زمانہ سے افضل ہونا واجب ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہوگا اور وہ تمام

Marfat.com

انبیا و مرسلین سے افضل و اشرف ہین اُنکی معراج جسم عنصری کے ساتھ علانیہ بیداری ہین حق ہے اخبار صحیح متواتر سے ثابت ہے منکر اُسکا دائرۂ اسلام سے خارج ہے آپ دروازہا ے آسمان سے تشریف لے گئے اسمین حاجت خرق والتیام افلاک کی باقی نرہی اُنکا دین ادیان سابقہ کا ناسخ ہے ۔

بیان امامت امام کا ہونا لطف الٰہی ہے جس طرح نبی کا ہونا لطف ہے پس نبی کے بعد امام کا وجود اللہ کی جانب سے اُسکے حکم سے واجب ہے ورنہ قبح لازم آئے گا جو محال ہے اور امام بعد جناب رسالت مآب کے بلافصل علی بن ابی طالب ہین اور اُن کے بعد گیارہ امام اُن کی اولاد مین سے ہین یعنی حسنؑ پھر حسینؑ پھر علی زین العابدینؑ بن حسینؑ پھر محمد باقر بن علی پھر جعفر صادق بن محمد باقر پھر موسیٰ کاظم بن جعفر پھر علی رضا بن موسیٰ کاظم پھر محمد تقی بن علی رضا پھر علی نقی بن محمد تقی پھر حسن عسکری بن علی نقی پھر محمد صاحب الزمان بن حسن عسکری یہ سب ازروے حق کے ائمہ آدمیون کے ہین ایک بعد دوسرے کے ۔ ہر امام اُنمین سے ایک بعد ایک کے ازروے نصوص متواترہ خلافت کے منصوص ہے اور انکا اپنے افعال و اقوال مین معصوم و مطہر ہونا واجب ہے تمام گناہ اور سہو سے خواہ صغیرہ ہون خواہ کبیرہ عمدًا اور سہوًا اور ائمہ کا اعلم اور افضل ہونا بھی واجب ہے اور مہدی منتظر امام محمد بن حسن عسکری ہین کہ اپنے والد کے زمانے مین پیدا ہوئے اور غائب ہین اور زندہ ہین اور باقی ہین جب تک دنیا باقی ہے اور غیبت اُنکی اپنی خواہش طبعی سے نہین کیونکہ وہ معصوم ہین پھر کیسے واجب مین کمی اور خلل کرتے اور نہ پروردگار کی جانب سے ہے کیونکہ وہ عادل اور حکیم ہے پھر قبیح کام کیسے کرتا اور نظرون اور افادات سے اخفا قبیح ہے بلکہ اُنکی غیبت کافرون کی کثرت اور دوستون کی قلت کی وجہ سے ہے اور اُنکا ظاہر ہونا ضرور ہے اور امام کی غیبت مین خلق کو اس طرح فائدہ پہونچتا ہے جسطرح آفتاب سے فائدہ پہونچتا ہے جبکہ وہ بادل کی آڑ مین ہوتا ہے ۔

بیان معاد اللہ تعالیٰ اجسام فانی کا اعادہ کریگا جیسے کہ دنیا مین تھے تاکہ مستحقین کو

Marfat.com

حق پہونچے انبیا نے اسکی خبر دی ہے پس اعتقاد معاد جسمانی پر واجب ہے اور ائمہ معصومین زمانۂ مہدی علیہ السلام مین جماعت امم سابقہ اور لاحقہ کے ساتھ رجوع کرینگے تاکہ اپنی دولت اور حق کا اظہار کرین اللہ نے جو قرآن مین فرمایا ہے ویوم نحشر ھم من کل امۃ فوجًا یعنی وہ روز جس مین ہم ہر امت مین سے ایک گروہ اُٹھائینگے اسی امر کی طرف اشارہ ہے۔ امامت حضرت علی اور اُنکی اولاد مین سے نہین نکلتی ہے اگر نکلی بھی تو غیرونکے ظلم سے اور یا جناب امیر کے یا اُن کی اولاد کے تقیہ کرنے سے۔ اور جن جن باتونکی نبی علیہ السلام نے خبر دی ہے اور بتواتر ہم تک پہونچی ہین جیسے انبیاے سابقہ کی نبوت اور ارسال رسل اور کتب منزلہ اور وجود ملائکہ اور احوال قبر اور ثواب قبر اور عذاب قبر اور سوال منکر و نکیر اور زندہ ہونا قبر مین اور احوال قیامت اور حساب اور سوال اور میزان اور صراط اور بولنا اعضا کا اور اُڑنا نامۂ اعمال کا اور جنت کا ساتھ نعیم اور حور و قصور اور غلمان کے اور دوزخ کا ساتھ عذاب سخت کے فی الحال موجود ہونا اور مظلوم کا ظالم سے انصاف کرنا اور قعرہاے جہنم اور حوض کوثر جس کے ساقی حضرت علیؑ ہین کہ اُس سے پیاسون کو قیامت مین سیراب کرینگے اور نبی اور ائمہ معصومین کی شفاعت اُن لوگون کے حق مین جو گناہان کبیرہ کے مرتکب ہوئے ہین۔ اور فرقہ شیعہ مین سے ہین اور اللہ تعالیٰ کا اہل قبور کو اُٹھانا اور قیامت کے موافق اُن سب کا اعتقاد واجب ہے اُن مین سے کسی بات مین شک نہین کیونکہ معصومین نے انکی خبر دی ہے اور کتاب اللہ مین بھی انکا ذکر آیا ہے۔ منکر انکا ملحد یا منافق ہے[له]

اثنا عشریہ قرآن مین کمی بیشی کے قائل نہین اور یہ جو مشہور ہے کہ شیعۂ اثنا عشریہ کہتے ہین کہ صحابہ نے دس پارے قرآن مجید کے کم کردئے اور بعض شیعہ سورۂ حسنینؑ اور سورۂ فاطمہؑ اور سورۂ علیؑ پڑھا کرتے ہین یہ جُہلا کی گپ ہے آجتک سلف سے لیکر خلف تک کوئی محقق اثنا عشری یہ عقیدہ نہین رکھتا چنانچہ علماے اثنا عشری اس خیال کی برائت اپنی کتابون مین بڑے شد و مد سے کرتے ہین شیخ صدوق ابو جعفر محمد بن علی بن بابویہ اپنے رسالۂ عقائد مین کہتے ہین کہ جو قرآن اللہ نے حضرت کو دیا تھا

[له] منقول از رسالہ اعتقادات شیخ ابو جعفر طوسی ۱۲

وہی ہے کہ جواب لوگون کے پاس موجود ہے نہ اُس مین کچھ کم ہوا ہے نہ زیادہ تفسیر مجمع البیان مین کہ جو اثنا عشریون کے نزدیک معتبر تفسیر ہے سید مرتضیٰ کہتے ہین کہ جو قرآن عہد پیمبر علیہ السلام مین تھا وہی اب بھی ہے بلا تفاوت قاضی نور اللہ شوستری اپنی کتاب مصائب النواصب مین کہتے ہین کہ یہ بات جو شیعہ کی طرف منسوب کی جاتی ہے کہ وہ قرآن مین تغیر و تبدل کے قائل ہین سو یہ غلطی ہے محققین شیعہ مین سے کوئی بھی اسکا قائل نہین اور جو کوئی کہے تو اُس کا کیا اعتبار ہے ملا صادق شرح کافی کلینی مین لکھتے ہین کہ یہ قرآن اسی طرح امام مہدی تک سالم رہیگا محمد بن الحسن آملی کہتے ہین کہ جو روایات پر ذرا بھی نظر کریگا یقینی طور پر جان جائیگا کہ قرآن مین بچند وجوہات کمی زیادتی ناممکن ہے اور اثنا عشریہ کا عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت کے آباے کرام آدم سے تا بہ عبد اللہ پدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صاحب ایمان تھے اور یہ مسئلہ مذہب امامیہ مین اتفاقیہ ہے کہ کسی کو اُس مین بحث و کلام نہین پس جس نبی یا وصی کا ماں باپ مومن نہوگا وہ نبی اور وصی نہوگا جیسا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے باپ تارخ تھے آزر بُت تراش نہ تھے اور حضرت علیؑ کے باپ ابو طالب بھی مسلمان تھے مگر ہاں وہ جناب تقیہ کرتے تھے جیسا کہ کلینی نے کافی مین لکھا ہے کہ جناب صادقؑ نے فرمایا ہے کہ ابو طالب اصحاب کہف کی طرح تھے کہ اپنے ایمان کو چھپایا اور شرک ظاہر کیا پس اللہ نے اُنکو دو چند اجر عطا کیا اور اُنکے ایمان کے چھپانے کا سبب یہ تھا کہ اس پردے مین امداد اور کفالت آنحضرت کی خوب ترین وجہ پر ممکن ہوجائے جیسا کہ فاضل کاشانی نے صافی مین لکھا ہے۔ اثنا عشریہ کہتے ہین کہ جناب رسول خدا اور علی ایک نور تھے جب حضرت آدمؑ پیدا ہوئے تو اُس نور کو اُن کی پشت مین جگہ دی پھر ہمیشہ خداوند تعالیٰ اُس نور کو ایک صلب پاک سے دوسرے صلب پاک کی طرف منتقل کرتا رہا پھر اُس نور کے دو حصے کئے ایک حصے کو عبد اللہ کی صلب سے باہر لایا اور دوسرے کو صلب ابو طالب سے اسی وجہ سے آنحضرتؐ نے فرمایا تھا کہ علیؑ مجھ سے ہے اور مین علیؑ سے ہون اُسکا گوشت میرا گوشت ہے اور اُسکا خون میرا خون ہے[1] اور اُن کے نزدیک ائمہ کی موت اُن کے قبضۂ و اختیار مین ہوتی ہے چنانچہ اس قاعدے کو کہ ائمہ اپنے اختیار سے مرتے ہین کلینی نے

[1] کنجوار تاریخ ۱۲۱

Marfat.com

اصول کافی مین بہت سی رواتیون سے ثابت کیا ہے اور اُسکے واسطے علیحدہ باب باندھا ہے اور اُنکے نزدیک متعہ کی حلیت کا اعتقاد لازم ہے - اور تراویح رمضان اور موزون پر مسح کرنے کے منکر ہین [1] اور کہتے ہین نماز پیچھے ہر مسلمان کے جائز نہیں [2] فروع مین اثنا عشریہ کی دو قسمین ہین **اصولیہ اور اخباریہ**۔

ضمیمہ

بحر المذاہب - تذکرۃ المذاہب - موئد الافاضل - خطط مقریزی اور ملل ونحل شہرستانی مین شیعہ کے فرقون کے یہ نام اور لکھے ہین - **شریکیہ** انکا اعتقاد یہ ہے کہ حضرت علیؓ شریک ہین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت مین۔

تناسخیہ یا متناسخیہ انکا عقیدہ یہ ہے کہ ارواح کو تناسخ ہوا کرتا ہے اور بعض متناسخیہ یہ کہتے ہین کہ جب روح دنیا مین آتی ہے بعد اسکے کہ وہ موت اول کے ساتھ دنیا سے جا چکی تھی تو بکری کے بچے مین داخل ہوتی ہے پھر اُس سے بھی کسی حقیر چیز مین انتقال کرتی ہے اسی طرح نقل کرتے کرتے گندگی اور غلاظت کے کیڑون مین نقل کرتی ہے اور یہ آخری جسم ہوتا ہے کہ اُسکو ملتا ہے بلکہ یہانتک ہوتا ہے کہ روح لوہے مٹی اور کچے برتنون مین نقل کر جاتی ہے اور آگ مین پکنے اور پامال ہونے اور گلائے جانے اور کٹنے پٹنے اور خوار وخراب رکھے جانے سے عذاب پاتی ہے جس قدر گناہ روح کے ہوتے ہین اُسی قدر اُس کو عذاب ہوتا ہے۔

مخطیہ - اِن کا اعتقاد ہے کہ جبریل علیہ السّلام چوک گئے۔

خلفیہ - اِن کا قول یہ ہے کہ نماز غیر امام کے پیچھے جائز نہین۔

رجعیہ یا راجعیہ - اِن کا قول ہے کہ حضرت علیؓ بن ابی طالب عنقریب رجوع کرنے والے ہین اپنے اعدا سے انتقام لینگے (دیکھو خطط) اور بعض کہتے ہین کہ راجعیہ کی یہ رائے ہے کہ حضرت علیؓ ابر مین ہین اور دنیا مین قیامت سے قبل رجوع کرینگے اور در عدا اُنکے گھوڑے کی

---

[1] دیکھو موید الافاضل ۱۲ [illegible]

[2] [illegible]

ڈپٹ کی آواز ہے اور برق اُس گھوڑے کی نعل کی آگ ہے (دیکھو بحر)
متربصیہ۔ تربص یعنی انتظار خروج امام کا کرتے ہین۔
ابدیہ۔ کہتے ہین کہ حضرت علیؑ نبوت مین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک ہین۔
لاعنیہ۔ یہ طلحہؓ اور زبیرؓ اور معاویہؓ اور بی بی عائشہؓ پر لعنت کرتے ہین۔
متراضیہ۔ اِن کا قول ہے کہ سلطان مسلم پر خروج جائز ہے۔
حزنیہ۔ عبداللہ بن عمرو حزنی کے متبع ہین اور آمریہ اور جبیہ اور جلالیہ اور کشاف اصطلاحات الفنون مین کہا ہے کہ امامیہ مین سے ایک گروہ کا نام سلفیہ ہے اور قاضی عیاض نے شفا کے تیسرے باب مین کہا ہے کہ شیعہ کے ایک فرقہ کا نام عنبریہ ہے یہ لوگ عبید اللہ بن حسن عنبری کی طرف منسوب ہین یہ بصرے کا قاضی تھا اسنے عقائد اور عقلیات مین تقلید کو جائز کیا تھا کہتا تھا کہ انبیا کا جھوٹ بولنا اُن باتون مین جو خدا کی طرف سے لائے ہین کسی مصلحت کی وجہ سے جائز ہے۔ بعض نسخون مین عبید اللہ کی جگہ عبد اللہ ہے اور عنبری قبیلۂ بنی عنبرہ کی طرف منسوب ہے۔
کیالیہ۔ ملل ونحل مین شہرستانی نے لکھا ہے کہ یہ فرقہ احمد بن کیال کی طرف منسوب ہے یہ ایک شخص کا اہل بیت مین سے داعی تھا جو بعد جعفر صادقؑ کے مخفی رہتا تھا اُسنے اپنے آپ کو ظاہر کیا احمد نے مسائل علمیہ پر واقفیت حاصل کرکے اپنی رائے کے ساتھ ملا دیا اور ہر ایک علمی مسئلے مین ایک نئی تحقیق پیدا کر لی جو نہ سمعیات کے مطابق تھی نہ عقلیات کے بلکہ بعض قول اُسکے جس کے بھی مخالف تھے جبکہ اُسکی بدعت پر ائمہ کو اطلاع ہوئی تو اُس سے نفرت کرنے لگے اور اُسکو بُرا کہنے لگے جب کیال کو یہ حال معلوم ہوا تو اُسنے دعویٰ کیا کہ مین امام ہون اور دوبارہ یہ دعویٰ کیا کہ مین قائم ہون اور منتظر ہون اُسکے معتقدون نے اُسکے ان دعوون کو تسلیم کیا۔ احمد کے مذہب کی بنیاد اس بات پر تھی کہ جو کوئی آفاق کو نفوس کے ساتھ موافق کر سکے اور ان عالم علوی اور سفلی کے راستے بتا سکے اور جسکی ذات مین تمام علوم جمع ہون اور اُس بات پر قدرت رکھتا ہو کہ ہر کلی کو اُسکے شخص معین جزئی مین بیان کر سکے وہی قائم ہے اور کہتا تھا کہ دنیا مین کوئی شخص اس صفت کے ساتھ سوا میرے

Marfat.com

پیدا نہین ہوا اور زبان عربی و عجمی مین بہت سی کتابین اِن مطالب کے بیان مین احمد نے لکھ ڈالین اُسنے عالم آفاق کو عالم علوی اور عالم نفوس کو عالم سفلی قرار دیا تھا۔ کہتا تھا تین عالم ہین۔ عالم اعلیٰ عالم ادنیٰ عالم انسانی عالم اعلیٰ مین پانچ مکان تجویز کئے تھے ایک مکان الاماکن جس مین کوئی چیز موجود نہین اور وہ سب کو محیط ہے اور شرع مین جو عرش وارد ہوا اُس سے یہی مکان الاماکن مراد ہے اِسکے تلے مکان نفس اعلیٰ کا ہے اُسکے تلے مکان نفس ناطقہ کا اُسکے تلے مکان نفس حیوانی کا اُسکے تلے مکان نفس انسانی کا نفس انسانی عالم نفس اعلیٰ پر چڑھ گیا تھا اور مکان نفس ناطقہ اور نفس حیوانی کے پھٹ گئے تھے نفس انسانی وہان جاکر گونگا متحیر حیرت زدہ مبہوس ہوکر رہگیا اور سڑ گیا اور اُسکے اجزا مستحیل ہو گئے اسلیے عالم سفلی مین گر گیا اور اسی عفونت کی حالت مین مدتون تک رہا پھر نفس اعلیٰ نے اپنے انوار اُسپر ڈالے پس اُس عالم مین تراکیب پیدا ہوئین اور زمین و آسمان اور مرکبات یعنی معدنیات و نباتات و حیوانات اور انسان بنے اور اِس ترکیب سے انسان بلاؤن مین پھنس گیا کبھی سرور کبھی غم کبھی آرام کبھی اندوہ و محنت اُسکو پہونچنے لگی یہانتک کہ قائم ظاہر ہوکر اُسکو حالت کمال کو پہونچائے اور ترکیب رفع ہو جائے اور متضادات باطل ہو جائین اور روحانی جسمانی پر ظاہر ہو جائے اور وہ قائم احمد ہے پھر احمد نے اپنے قائم ہونے پر اس طرح استدلال کیا تھا کہ کہتا اِس نام مین چار حرف جمع ہین جو چارون عالم کے مقابل ہین الف نفس اعلیٰ کے مقابل ہے اور حا نفس ناطقہ کے اور میم نفس حیوانیہ کے اور دال نفس انسانیہ کے اور عوالم علوی کے مقابلے ہین عوالم سفلی جسمانی ثابت کرتا تھا کہتا تھا کہ آسمان خالی ہے اور وہ مقابل ہین مکان الاماکن کے ہے اور آسمان کے تلے آگ ہے اور آگ کے تلے ہوا اور ہوا کے تلے زمین اور زمین کے تلے پانی یہ چارون اُن عوالم علوی کے مقابل ہین پھر کہتا تھا کہ انسان آگ کے مقابلے مین ہے اور پرند ہوا کے مقابلے مین اور حیوان زمین کے مقابلے مین اور مچھلی پانی کے مقابلے مین اور پانی کے مرکز کو اسفل المراکز قرار دیا تھا اور مچھلی کو اخس المرکبات بتایا تھا اور انسان کا مقابلہ عالم روحانی و جسمانی سے اِس طرح کیا تھا کہ کہتا تھا انسان مین جو پانچ حواس ہین اُن مین سمع مکان الاماکن اور آسمان کے مقابل ہے اور بصر نفس اعلیٰ اور آگ کے مقابل ہے

اور قوت شامہ نفس ناطقہ اور ہوا کے مقابل ہے اور قوت ذائقہ نفس حیوانی اور زمین کے مقابل ہے اور قوت لامسہ نفس انسانی اور پانی کے مقابل ہے اور کہتا تھا کہ میرے نام کے حرفون مین سے الف انسان پر دلالت کرتا ہے اور حا حیوان پر اور میم طائر پر اور دال مچھلی پر اور کہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی شکل اسم احمد کے حروف کے مطابق بنائی ہے قد مثل الف کے کیا ہے دونون ہاتھ حا کی طرح اور شکم مانند میم کے اور دونون پاؤن مثل دال کے اور کہتا تھا کہ انبیا اہل تقلید کے رہبر ہین اور اہل تقلید اندھے ہین اور قائم اہل بصیرت کا رہبر ہے اور اہل بصیرت اولو الالباب ہین اور بصیرت عالم علوی و سفلی کے مقابلہ کرنے سے حاصل ہوتی ہے میزان اہل علم سے مراد بتاتا تھا اور صراط اپنے نفس کو جانتا تھا اور کہتا تھا جنت بصیرت حاصل کر لینے کا نام ہے اور دوزخ اُسکے خلاف پر پہونچ جانے سے مراد ہے۔

صحیفۂ جفر جامعہ مصحف فاطمہ

ناسخ التواریخ کی دوسری کتاب کی چوتھی جلد مین بصائر الدرجات اور کتاب کافی سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادقؑ سے علم جفر کا حال دریافت کیا تو آپنے فرمایا ھو جلد ثور مملو علما یعنی وہ بیل کی کھال ہے علم سے بھری ہوئی پھر سائل نے عرض کیا جامعہ کیا ہے آپ نے جواب دیا تلك صحیفة طولها سبعون ذراعا فی عرض الادیم مثل فخذ الفالج فیها کل ما یحتاج الناس الیه ولیس من قضیة الا وفیها حتی ارش الخدش وہ ایک صحیفہ ہے جسکا طول ستر گز ہے اور عرض موافق اندازہ پوست ران شتر جسیم دو کوہانہ کے ہے اُسمین تمام وہ چیزین مندرج ہین جنکی آدمیون کو احتیاج پڑتی ہے کوئی حکم اور کوئی بات اُس سے نہین چھوٹی ہے حتی کہ کسی چیز کے چھلنے کا بھی حال ہے ناسخ التواریخ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ جفر جامعہ ایک چیز ہے چنانچہ اُسکے صفحہ ۱۰۳ مین عبارت کافی کا ترجمہ یون کیا ہے فرمود کہ جفر جامعہ صحیفہ ایست کہ ہفتاد ذراع درازی آنست در عرض چرمے مانند ران شتر دو کوہانہ۔ مگر صناجۃ الطرب مین بیان کیا ہی کہ سید السند نے لکھا ہے کہ جفر اور جامعہ دو کتابین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی لکھی ہوئی ہین

Marfat.com

اِن دونون کتابون مین علم الحروف کے قاعدے پر تمام حوادث جو قیامت تک ہوتے رہینگے
بیان کیے ہین اور جتنے ائمہ اُن کی اولاد مین ہوئے ہین اُن کو یہ علوم حاصل تھے۔
امام رضا نے قبول ولی عہدی کا خط مامون عباسی کو لکھا اُسکا مضمون یہ ہے۔ اے مامون!
تم نے ہمارے حقوق کو بہ نسبت اگلون کے زیادہ پہچانا ہین تمھاری ولی عہدی قبول کرتا ہون
مگر جفر اور جامعہ اِس بات کو صاف بتا رہی ہین کہ یہ ولی عہدی اتمام کو نہین پہونچے گی
اور ابن خلدون وغیرہ نے کہا ہے کہ کتاب جفر کی اصل یون ہے کہ ہارون بن سعید عجلی فرقۂ
زیدیہ کے راس رئیس کے پاس ایک کتاب تھی اُسکے مطالب جعفر صادقؑ سے مروی تھے
اُس کتاب مین تمام اہلِ بیت کے حالات عموماً اور بعض اشخاص کے حالات بالخصوص مذکور
تھے یہ نسخہ جعفر صادقؑ کے پاس بیل کی کھال پر لکھا ہوا تھا اُسی سے ہارون عجلی نے
نقل لی تھی اور اُسکا نام جفر رکھا تھا کیونکہ بکری کی کھال کو جفر کہتے ہین آخر یہی نام
اُس کتاب کا پڑ گیا اُس کتاب مین قرآن مجید کے حل اور اسرار و رموز اور عجیب عجیب معنے
حضرت جعفر صادقؑ سے مروی ہین اور ابن خلکان لکھتا ہے کہ شیعہ لوگ جسقدر قرآن کی تفسیر
کرتے ہین اور اُسکے غوامض و مشکلات کو حل کرتے ہین وہ سب اِسی جفر سے ہے جس کو
سعید بن ہارون عجلی نے اپنے اشعار ذیل مین ذکر کیا ہے ؎ الم تر ان الرافضین تفرقوا ٭
فکلھم فی جعفر قال منکرا ٭ کیا تم نہین جانتے کہ رافضیون مین کیا اختلاف ہی ہر ایک نے
جعفر صادقؑ کے حق مین بُرے بُرے قول کہے ہین ؎ فطائفة قالوا امام ومنھم ٭
طوائف سمته النبی المطھرا ٭ کسی نے تو اُنکو امام کہا اور کسی نے اُنکو نبی معصوم سمجھ لیا
؎ ومن عجب لم اقضہ جلد جفرھم ٭ برئت الی الرحمٰن ممن تجفرا ٭
اور مجھے تو اُن کے جفر کے چمڑے سے نہایت تعجب ہوتا ہے مین جفر جاننے سے برارت
چاہتا ہون اور خدا کی طرف پناہ لیتا ہون۔ ابن قتیبہ لکھتے ہین کہ شیعون کا خیال ہے
کہ اُن کے امام نے علم جفر مین تمام ضروریات دین و مذہب کو لکھ دیا ہے اور جو کچھ بھی
قیامت تک ہونے والا ہے سب تحریر کر دیا ہے۔ شیعہ جب امام بولتے ہین تو مراد اُس سے
جعفر صادقؑ ہوتے ہین۔ اِسی مضمون کو ابو العلا معزی نے اپنی اِن شعرون مین باندھا ہے ۲

Marfat.com

ے لقد عجبوا لاھل البیت لما ÷ اتاھم علمھم فی مسلک جفر ÷ لوگو نکو بڑا تعجب ہوا جب اہلِ بیت رسول کو پوست جفر کے ذریعہ سے علم حاصل ہوا ے ومرآۃ النجوم وھی صغری ÷ ارتہ کل عامرۃ وقفر + اور مرآۃ النجوم نے اُنکو تمام دنیا کی آبادیان اور ویرانے دکھادئے حالانکہ وہ چھوٹا سا ہے
ناسخ التواریخ کی جلد مذکورہ مین یہ بھی مسطور ہے کہ امام جعفر نے فرمایا کہ **مصحف فاطمہ** کی حقیقت یہ ہے کہ حضرت فاطمہ جناب رسولؐ خدا کی وفات کے بعد پچھتر دنتک زندہ رہین اس عرصہ مین نہایت غمگین رہتی تھین جبرئیلؑ اُنکے پاس آتے اور تسلی اور تعزیت کرکے اُنکے دلکو بہلاتے اور اُنکو رسول خدا کے مراتب و مقامات سے آگاہ کرتے اور اُنکو خبر دیتے کہ اُنکے بعد اُنکی اولاد پر یہ یہ واقعات گذرینگے حضرت علیؑ اُن سب باتونکو لکھ لیتے تھے انھین تحریرات کا نام مصحف فاطمہ ہے۔ بصائر الدرجات مین مروی ہے کہ حماد بن عثمان کہتا ہے کہ جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ زنادقہ ۱۲۸ھ ہجری مین ظہور کرینگے کیونکہ مین نے مصحف فاطمہ مین یہ بات لکھی ہوئی دیکھی ہے اور حضرت جعفر نے فرمایا کہ یہ مصحف حلال و حرام کا ظاہر کرنیوالا نہین بلکہ اُس چیز کا علم بتانیوالا ہے جو آگے کو ہونیوالی ہے۔
فواتح سبعہ کے حاشیے پر مذکور ہے الجفر والجامعۃ کتابان لعلی رضی اللہ عنہ ان دونون کتابون مین علم حروف کے طریق پر ختم عالم تک جو کچھ حالات دنیا مین پیدا ہونگے مذکور ہین۔ متن فواتح سبعہ مین بیان کیا ہے کہ حضرت علی جفر سے واقف تھے اور وہ اٹھائیس جز ہین اور ہر جز مین اٹھائیس صفحے ہین اور ہر صفحے مین اٹھائیس سطرین اور ہر سطر مین اٹھائیس خانے ہین اور ہر خانہ مین چار حرف مرقوم ہین پہلا حرف تو جزو ثانی کے عدد کے مطابق ہے اور دوسرا حرف صفحہ کے عدد کے موافق ہے اور تیسرا حرف سطر کے عدد کے مطابق ہے اور چوتھا حرف عدد خانہ کے موافق ہے۔ مثلاً جعفر بیسوین خانے مین تیسرے جز کے سولھوین صفحہ کی سترھوین سطر مین ہے۔ چنانچہ جعفر کا جیم حرف ابجد کا تیسرا حرف ہے تیسرے جز کے عدد کے مطابق اور عین سولھوان حرف ہے حروف ابجد کے عدد صفحہ کے موافق کہ سولھوان ہے اور فا سترھوان حرف ہے حروف ابجد کے عدد سطر کے مناسب کہ سترھوان ہے اور را حرف ابجد سے بیسوان ہے عدد خانہ کے مطابق کہ وہ بھی بیسوان ہے
حضرت علیؑ کے وارث جفر سے عالم کا حال استخراج کرتے تھے مامون نے حضرت امام علی موسی رضاؑ سے ۲۰۱ھ ہجری مین بیعت کی اور عہدنامہ لکھا اور امام سے بھی عہدنامہ طلب کیا امام نے مامون کے عہدنامے کی پشت پر یہ لکھا الجامعۃ والجفر یدلان علی ضد ذلک وما ادری ما یفعل لی ولا بکم ان الحکم الا للہ یقص الحق وھو خیر الفاصلین ولکنی امتثلت امیر المؤمنین واثرت رضاءہ واللہ یعصمنی وایاہ جب تھوڑا زمانہ گذرا

Marfat.com

توبعض ارکان دولت نے مامون کو پشیمان کیا اور حضرت امام زہر سے شہید کردئے گئے صاحب کشف الغمہ کہتا ہی کہ مین نے سنہ ۶۷۰ ہجری مین ان دونون عہدنامونکو حضرت امام کے اور مامون کے خط سے دیکھا ہے۔

فرقۂ خوارج

سب سے پہلے جو علی کرم اللہ وجہہ پر خروج کرکے اُنسے جُدا ہوگئے اور تبرّا کیا یہی فرقہ ہی جب سنہ ۳۷ ہجری مین معاویہ اور حضرت علیؑ کے لشکرون مین بمقام صفین ماہ صفر سے جنگ شروع ہوئی اور معاویہ کی فوج کے دل حضرت علیؑ کی تلوار سے چھوٹ گئے اُسوقت معاویہ نے کلام مجید نیزونپر رکھواکر باواز بلند کہلایا کہ یہ کلام اللہ ہمارے تمھارے درمیان ہے اُسوقت مسعر بن تمیم فدکی تمیمی اور زید بن حصین طائی بیس ہزار شمشیر زنون کے ساتھ حضرت امیر کی خدمت مین آئے اُنکی پیشانیون پر سجدے کی نمایان نشانیان تھین اور ایک جماعت قاریان قرآن کی بھی کہ جو بعد اُسکے خوارج کہلائے اُنکے ساتھ تھی اور عرض کیا کہ آپکو معلوم ہی کہ ہمنے حضرت عثمانؓ کو اِسلئے قتل کیا تھا کہ وہ کلام اللہ کے مطابق کام نہین کرتے تھے جب اہل شام آپسے یہ استدعا کرتے ہین کہ مطابق کتاب اللہ کے تصفیہ کرلیا جائے تو اُنکی رائے کو ماننا چاہیے ورنہ ہم آپکو مثل اُنھین کے قتل کرڈالینگے یا ہم آپکو مخالفین کے سپرد کردینگے حضرت علیؓ نے جواب دیا کہ تم اپنے حق وصدق پر دشمنون سے لڑے جاؤ یہ کام اُنھون نے تمھارے فریب دینے کے لئے کیا ہے مین اُنسے زیادہ مستحق ہون اس بات کا کہ کتاب اللہ کے موافق احکام جاری کرون معاویہ اور عمرو بن عاص اور ابن ابی معیط اور حبیب بن مسلم اور ابن ابی سرح اور ضحاک بن قیس ایسے دیندار اور فرمانبردار قرآن کے نہین۔ مین اُنکو خوب جانتا ہون یہ شعبدہ اُنھون نے اِسلئے کھڑا کیا ہی کہ ہمارے ہاتھ سے مخلصی حاصل کرلین مگر اُن لوگون نے حضرت امیرؑ کے ارشاد کو نہ مانا اشعث بن قیس نے حضرت امیرؑ سے کہا کہ تمام لشکر آپ کا قرآن پر رغبت رکھتا ہی اور جو امر معاویہ نے تجویز کیا ہی اُس سے بدل راضی ہی مجھے حکم ہو کہ معاویہ کے پاس جاکر اُنکا مافی الضمیر دریافت کرون آپ نے اُسکو کہدیا کہ تیری خوشی وہ معاویہ کے پاس گیا کہ تمنے کس لئے قرآن اُٹھائے ہین کہا مین یہ چاہتا ہون کہ ایک میری طرف سے اور ایک حضرت علیؑ کی طرف سے حکم (ثالث) مقرر ہو اور وہ جو کچھ کتاب اللہ کی رو سے فیصلہ کردین اُسپر فریقین عمل کرین پھر شامیون نے کہا کہ ہم اپنی طرف سے عمرو بن عاص کو ثالث کرتے ہین اور اشعث بن قیس اور قاریان قرآن نے کہا کہ حضرت علیؑ کی طرف سے ابو موسیٰ اشعری ثالث مقرر ہون حضرت علیؓ نے کہا کہ مین ابو موسی سے راضی نہین ہون اُنھین اس کام کے لائق نہین جانتا اِسلئے کہ وہ کئی مہینے تک مجھسے منحرف رہے تھے اور لوگونکو میری متابعت سے روکتے تھے یہانتک کہ مین نے اُنکو

Marfat.com

امن دیا اور اپنے پاس بلایا اگر ثالث کا ہونا ضروری ہے تو عبد اللہ بن عباس کو میری طرف سے ثالث مقرر کرنا چاہیئے عراقیون نے کہا کہ وہ آپ کے عزیز و قریب ہین کوئی غیر شخص ہو حضرت علیؓ نے کہا کہ اچھا مالک اشتر کو مقرر کرو اشعث نے کہا کہ یہ سارا فتنہ اُنھین کا تو پیدا کیا ہوا ہے وہ گھوڑا دوڑانا جنگ کرنا جانتے ہین قرآن کے موافق حکم کرنا کیا جانین اور حضرت علیؓ کو اِس بات پر مجبور کیا کہ اُنھون نے ابوموسیٰ اشعری کے لئے ثالث مقرر ہونے کی اجازت دیدی اور عمرو بن عاص معاویہ کی طرف سے پنچ قرار پائے اور اقرارنامہ جانبین سے ۱۳ صفر سنہ ۳۷ ہجری کو قلمبند ہوا اشعث نے اِس خیال سے کہ تمام لشکر عراق و شام کو اِس صلح کی خبر ہو جائے بعد اُسکے کوئی شرائط صلح کے خلاف کام نہ کرے اول اقرارنامے کو لیجا کر لشکر شام کی صفون مین سُنایا اُنھون نے اُسے تسلیم کیا اور خوش ہوگئے پھر لشکر عراق کی صفون مین سُنانے کو آیا لشکر حضرت علی مین جہان چار ہزار آدمی جماعت بنی عنزہ کے کھڑے تھے اُنکے پاس جا کر سُنایا تو سعدان اور جعدان دو بھائی اُس کاغذ کا مضمون سُنکر نہایت غضبناک ہوگئے اور کہنے لگے لاحکم الا للہ یعنی حکم و حکومت خاص اللہ کے لئے ہے یہ کہکر تلوارین میان سے نکالکر لشکر شام مین گھس گئے اور کشت و خون کے بعد مارے گئے یہ کلمہ اول اُنھین دونون بھائیون کے مُنھ سے نکلا پھر اشعث قبیلہ مراد کے پاس آیا اور وہ کاغذ سُنایا تو اُس قبیلے کے سردار کو بہت ناپسند ہوا اور کہنے لگا لاحکم الا للہ ولو کرہ المشرکون پھر اشعث قبیلۂ بنی راسب مین آیا تو اُنھون نے اقرارنامہ سُنکر کہا لاحکم الا للہ لا نرضی ولا نُحکِّمُ الرجال فی دین اللہ یعنی حکم سوا خدا کے نہین اور ہم کسی کو اجازت نہین دیتے کہ دین الٰہی مین حکومت کرے پھر قبیلۂ بنی ربیعہ یا قبیلۂ بنی یشکر بن وائل مین سے ایک جوان نے اشعث سے مضمون کاغذ کا سُنکر انکار کیا اور اول لشکر شام مین گھس پڑا وہان لڑ بھڑ کر لشکر عراق مین آیا اور یہان لڑا اور پکار پکار کر کہتا جاتا تھا کہ اے لوگو جس طرح مین معاویہ سے بیزار ہون اُسی طرح حضرت علیؓ سے بیزار ہون اور مارا گیا اور بعض کہتے ہین کہ اول جسنے لاحکم الا للہ کہا اور خارجی ہوا وہ حجاج بن عبد اللہ معروف بہ برک ہے جو قبیلۂ بنی سعد بن زید بن مناۃ بن مرہ بن صریم سے تھا

لہ ناسخ التواریخ مین حسب لکھا ہے کہ سنہ ۳۷ کاتبون کی غلطی سے مشہور ہوگئے ہین یہ اقرارنامہ سنہ ۳۸ ہجری مین لکھا گیا تھا ۱۲ منہ

Marfat.com

پھر اشعث قبیلۂ بنی تمیم مین آیا اُنھون نے بھی مضمون کا غذ سنکر کہا لا حکم الا للہ یقضی بالحق وھو خیر الفاصلین یعنی حکم خاص خدا کے لئے ہے جو حق کے ساتھ حکم دیتا ہے اور حق کو باطل سے جدا کرتا ہے عروہ بن اویہ برادر مرداس تمیمی نے کہا اتحکمون الرجال فی امر اللہ لا حکم الا للہ یعنی کیا آدمی خدا کے حکم مین مداخلت کرتے ہین حالانکہ حکم سوا اللہ کے کسی کے لئے نہین بعد اسکے اشعث حضرت علی کی خدمت مین آیا اور عرض کیا کہ عہدنامہ سنکر سارے لشکر عراق نے سر تسلیم خم کیا مگر تھوڑے سے بنی راسب کے آدمی اور کچھ اور قبیلون کے آدمی اُسکو ناپسند کر کے کہنے لگے لا حکم الا للہ ہم شام و عراق دونون کے آدمیون سے بیزار ہین اور سب سے جنگ کرینگے حضرت علیؓ نے کہا اُنکو اُنکے حال پر چھوڑ دینا چاہئے یہ باتین ابھی ہو ہی رہی تھین کہ چارون طرف سے لوگ جمع ہو گئے اور یہ وہ ہین کہ **خوارج** کہلائے حضرت علیؓ سے چلا چلا کہتے تھے لا حکم الا للہ الحکم للہ یا علی۔ اے علی حکم اللہ کے لئے ہے نہ تمھارے لئے ہم نہین چاہتے کہ آدمی اپنے اجتہاد سے دین الٰہی مین حکومت کرین ہم اللہ کے حکم کے موافق معاویہ سے جنگ کر رہے تھے تاکہ وہ اُس بات کو تسلیم کرلین جسے ہم نے اختیار کیا ہے اور ہم نے جو پہلے پنچ مقرر کرنے کے لئے رائے دی تھی یہ ہم سے گناہ ہوا اب ہم اُس گناہ سے توبہ کرتے ہین تم بھی اے علی توبہ کرو اور پھر بدستور معاویہ سے جنگ شروع کرو حضرت علیؓ نے اُنکو سمجھایا مگر خوارج نے آپ کا ارشاد نہ مانا اور یہی کہتے رہے کہ آپ اپنی اُس رائے کو بدل دین اور توبہ کرلین اور معاویہ سے جو معاہدہ کیا ہے اُسے توڑ ڈالین اور مہلت جنگ کو موقوف کر دین حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جبکہ ہمنے معاہدہ اپنی مرضی سے کیا اور عہدنامہ لکھا گیا تو اب نقض عہد نہین کرسکتے خوارج نے جو دیکھا کہ حضرت علیؓ نے اُن کی بات کی وقعت نہ کی تو اُن سے منحرف ہو گئے اور اُنکے ہمراہ کوفے کو نہ گئے۔ موضع حروراء (بفتح حاے حطی وضم راے مہملہ وسکون واو و راے مہملہ والف ممدودہ) مین کہ کوفے سے دو میل کے فاصلے پر واقع ہے جا کر ٹھہر گئے اِس لئے اُنکو **حروریہ** بھی کہتے ہین یہ چھ ہزار آدمی تھے اِنھون نے اپنا شعار و ندا لا حکم الا للہ مقرر کر کے اپنا امیر القتال شبث بن ربعی کو اور امیر الصلوۃ عبد اللہ بن الکوا یشکری کو بنایا

اور حضرت علیؓ کا نام مخطیؔ رکھدیا اور کہتے تھے کہ حضرت علیؓ اگر خلیفہ برحق تھے تو تحکیم پر کیون راضی ہوئے اور اگر خلیفہ برحق نہ تھے تو خلافت کیون قبول کی اور مسلمانون اور معاویہ سے کیون جنگ کی اور کس لئے اتنے مسلمانون کا کشت و خون کیا حضرت علی اُن کے پاس گئے اور کمان کو ٹیک کر نہایت فصاحت و بلاغت کے ساتھ ایک خطبہ کہا اور اُن کو سمجھایا کہ تمکو معلوم ہے کہ مین ثالثی کو سب سے زیادہ مکروہ جانتا ہون مین نے کراہتہً اُسے قبول کیا ہے خوارج نے کہا کہ مقرر ایسا ہی ہوا ہے حضرت علیؑ نے فرمایا کہ تمنے پھر کیون میرا ساتھ چھوڑا بولے ہم سے گناہ ہو گیا تھا کافر ہو گئے تھے پھر پشیمان ہوئے توبہ کر لی آپ بھی پشیمان ہو کر توبہ کر لین تاکہ ہم آپکے ساتھ شریک ہو کر آپ کے دشمنون سے جنگ کرین حضرت علی نے کہا استغفر اللہ من کل ذنب خوارج نے سمجھ لیا کہ حضرت علی نے قبول تحکیم سے توبہ کر لی اور وہ سب اُنکے ہمراہ کوفے کو چلے گئے اشعث بن قیس نے کہ منافق اور فتنہ انگیز تھا ایک روز حضرت علی سے کہا کہ لوگ یہ بات مشہور کر رہے ہین کہ آپ تحکیم کو ضلالت جانتے ہین اور اُس سے پشیمان ہین اور جو اُسے اچھا جانتا ہے اُسے کافر سمجھتے ہین آپ نے لوگون کے اِس گمان کے دفعیہ کی غرض سے مسجد مین خطبے مین یہ کہا کہ کوئی یہ نہ جانے کہ مین تحکیم سے پشیمان ہون جس نے یہ خیال کیا اُسنے غلطی کی اور جو حکومت کو ضلالت جانتا ہے وہ گمراہ ہے جب خوارج نے آپکی زبان سے یہ بات سُنی تو دوبارہ یہ کہکر لاحکم الا للہ لشکر مین سے نکل کر موضع حروراء مین چلے گئے اور کہنے لگے ان علیا و معاویۃ قد اشرکا فی حکم اللہ یعنی تحقیق حضرت علی اور معاویہ نے دین خدا مین شرک کیا ہے اور اُنھون نے خوارج بصرہ کو بھی لکھا کہ مسلمانون نے برخلاف کتاب اللہ کے دو آدمیون کو ثالث مقرر کیا ہے اور سب کافر ہو گئے ہین اُنھون نے جواب بھیجا کہ تمھاری رائے صحیح ہے ہم بھی بہت جلد تم سے آکر ملتے ہین جب خوارج حروراء مین جمع ہو گئے تو عبداللہ بن وہب راسبی کے ہاتھ پر کہ اُن مین بہت متقی تھا اُن سب نے بیعت کی اور یہ عہد باندھ لیا کہ جن لوگون نے حکم الٰہی کے برخلاف ثالث مقرر کئے ہین اُنسے جنگ کرینگے حروراء مین اول چار ہزار آدمی جمع ہوئے تھے پھر ایک جماعت اُن مین

Marfat.com

اور مل گئی جس سے ساڑھے بارہ ہزار آدمی ہو گئے عبد اللہ بن عباس نے حضرت علیؓ کے حکم سے حرورا جا کر اُن سے مناظرہ کیا مگر وہ راجع طرف حق کے نہوئے اور نہروان کو چلے گئے جو بغداد اور واسط کے درمیان مین دجلے کی شرقی جانب واقع ہے اِنکو رستے مین جو مسلمان ملتا اُسے مار ڈالتے اور مال واسباب لوٹ لیتے نہروان مین حضرت علی کی طرف سے عبد اللہ بن خباب صحابی حکمران تھے اتفاقاً خوارج اہل بصرہ اور ابن خباب سے نہروان کے قریب ملاقات ہوگئی خوارج نے اُنسے ابوبکرؓ و عمرؓ کی بابت دریافت کیا کہ کیسے تھے عبد اللہ بن خباب نے کہا وہ دونون بہت اچھے تھے پھر اول و آخر زمانہ خلافت عثمانؓ بن عفان کی بابت دریافت کیا جواب دیا از اول تا آخر حق جو حق پسند تھے پھر علیؓ کی بابت قبل و بعد مقرر کرنے حَکَم کے دریافت کیا جواب دیا وہ تم لوگون سے زیادہ اللہ کے حکم سمجھنے اور جاننے والے اور دین حق پر چلنے والے ہین خوارج نے یہ جواب سنکر کہا تم لوگون کو اُن کے نامون کی وجہ سے اچھا کہتے ہو اور اُنکو ذبح کر ڈالا اور اُن کی بیوی کا پیٹ پھاڑ کر مار ڈالا حضرت علی معاویہ سے جنگ کے لئے ملک شام پر چڑھائی کی تیاری کر رہے تھے کہ آپکو یہ خبر پہونچی کو خوارج ملک مین فساد کرتے ہین اور مسلمانون کو جہان پاتے ہین مار ڈالتے ہین اور اُنکا ارادہ یہ ہے کہ حضرت علی شام کو چلے جائینگے تو ہم کوفے کو لوٹ لین گے اور رعایائے کوفہ کو مار ڈالین گے آپ نے شام کا ارادہ ملتوی کر کے خوارج کا تعاقب کیا اور نہروان پہونچکر خوارج کو بہت کچھ سمجھایا تو آٹھ ہزار مان گئے اور توبہ کر کے حضرت علی کی اطاعت قبول کر لی مگر چار ہزار نے نہ مانا اُن کے سردار عبد اللہ بن وہب راسبی اور حرقوص بن زہیر معروف بہ ذو الثُدَیَّہ تھے امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ نے اُنسے مقابلہ کیا اور دو ہزار چھ سو کو تہ تیغ کر ڈالا وہ دونون سردار بھی کام آئے باقی بچ کر نکل گئے اور حضرت علی کی طرف سے کل نو آدمی مقتول ہوئے[1] بعد ازان خوارج کے بقیۃ السیف مین سے ایک گروہ انبار کی طرف چلا گیا امیر المؤمنین علی نے اُنکی پامالی کے لئے ایک لشکر بھیجدیا جسنے اُنکو بھی صفحہ ہستی سے مٹا دیا اُنکے علاوہ ایک چھوٹا سا گروہ ہلال بن علیہ کے ساتھ میدان

Marfat.com

جنگ سے جان بچا کے بھاگ گیا تھا اُنکے استیصال پر آپ نے معقل بن قیس کو مامور فرمایا چنانچہ اُسنے ہلال کے کل ہمراہیون کو قتل کر ڈالا تیسرے گروہ کے ساتھ بھی یہی برتاؤ برتا گیا چوتھے کے ساتھ مداین مین جنگ ہوئی پانچوین کے ساتھ شہرزور مین غرض یکے بعد دیگرے جہان جہان یہ گئے اِنکا وہین سر پکڑ کے رگڑ دیا گیا معدودے چند جن مین ذرا دم خم باقی تھا اُنکا شریح بن ہانی نے خاتمہ کر دیا باقی رہے ضعفا جن کا شمار اُنگلیون پر ہو سکتا تھا اور جو پچاس نفر سے زائد نہ تھے اُنھون نے امن حاصل کر لی۔ اور مروج الذہب مین لکھا ہے کہ حضرت علی کے لشکر مین سے نو آدمی مارے گئے اور خوارج تمام کام آگئے صرف دس زندہ بچے اور روضۃ الاحباب مین مذکور ہے کہ عبداللہ بن وہب راسبی کے ساتھ ایک ہزار آٹھ سو خوارج رہگئے تھے جو سب مارے گئے اور تاریخ طبری مین بیان کیا ہے کہ جنگ نہروان مین حضرت علی کی طرف سات آدمی مقتول ہوئے تھے اور تاریخ اعثم کوفی مین آیا ہی کہ خوارج کے چار ہزار آدمیون مین سے صرف نو زندہ بچے کل مارے گئے اُن نو مین سے دو خراسان مین جا کر سجستان مین آباد ہوئے اور دو یمن کو چلے گئے اور دو عمان مین جا بسے اور دو دریاے فرات کے کنارے پر مقام شن مین آباد ہوئے اور ایک تل فافان مین آباد ہوا اب سارے خوارج اِنھین نو آدمیون کی نسل سے ہین خوارج گناہ پر تکفیر کرتے تھے امام پر خروج و قتال روا رکھتے تھے یہ سب کے سب حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کی محبت اور حضرت علیؑ بن ابی طالب کے بغض مین غالی ہین یہانتک کہ بعض خوارج نے ابن ملجم قاتل جناب امیر کی مدح مین قصائد اور رباعیات لکھی ہین اور اہل سنت وجماعت نے اُنکا دندان شکن جواب دیا ہے یہ سب کلام استیعاب مین موجود ہے جلد دوم دین خالص کے صفحہ ۳۰۶ مین نواب صدیق حسن خان نے لکھا ہے لا حکم الا للہ سے مراد خوارج کی یہ تھی کہ ہم کوئی چیز قبول نہین کرتے مگر جو قرآن مین ہے اور اس سے غرض اُنکی یہ تھی کہ ہم حدیث کا بھی اتباع نہین کرتے حالانکہ ایمان کامل نہین ہوتا جب تک سنت رسولؐ کی اتباع نکی جائے جس طرح قرآن کی اتباع کی جاتی ہے کیونکہ جس ذات نے ہمکو قرآن پہونچایا ہے اُسیکا کلام حدیث ہے قرآن تو ہمنے رسول ہی سے

دیکھو تاریخ ابن خلدون

Marfat.com

جاتا ہے پس جب رسول کے ایک بیان کو نہ مانا تو قرآن سے بھی انکار ٹھہرا نہج البلاغت مین مرقوم ہے کہ حضرت امیر المؤمنین علی جب ابن عباس کو خارجیون کے مناظرے کے لئے بھیجتے تھے تو فرماتے لا تُخَاصِمْهُمْ بالقرآن فان القرآن حَمَّالٌ ذو وجوہ تقول ویقولون ولکن حاجّهم بالسنۃ فانهم لم یجدوا عنها مَحِیصًا یعنے قرآن کے ساتھ اُن سے بحث نکرنا اس لئے کہ قرآن مین بہت سی وجہین ہین تم بھی اُس سے استدلال کروگے اور وہ بھی اُس کے ساتھ اپنی دلیل لائینگے لیکن اُن کے ساتھ سنت سے گفتگو کرنا کہ اُنکو اُس سے چھٹکارا نہو سکیگا اور الزام پا جائینگے بہرصورت خوارج اہل تحکیم کے شرک پر اس آیت کے ساتھ استدلال کرتے ہین لا یشرک فی حکمہ احدا یعنے خداے پاک اپنے حکم مین کسی کو شریک نہین کرتا ؎ بعض کی راے یہ ہے کہ حروریہ اور خوارج مین قدرے فرق ہے حروریہ کے نزدیک کبیرہ کا مرتکب مشرک ہوتا ہے ورنہ عامۂ خوارج کا یہ مذہب ہے کہ وہ کافر ہے نہ مشرک اور بعض خوارج کے نزدیک وہ منافق ہے دوزخ کے تلے کے طبقے مین جسکا نام ہاویہ ہے رہیگا اور مؤید الافاضل مین لکھا ہے کہ خوارج کے نزدیک مرتکب صغیرہ وکبیرہ دونون کافر ہین اور کہتے ہین کہ ایمان جملہ طاعات کا نام ہے فرض ہون یا نفل حروریہ کے نزدیک یہ بات ہے کہ ایک کبیرہ کرنے سے نام مرتکب کا بدل جاتا ہے نہ مومن کہلائے نہ کافر نہ مشرک اور حکم اُسکا یہ ہے کہ وہ ہمیشہ دوزخ مین رہیگا۔ ان کو مرتکب کبیرہ کے واسطے وعید وخوف کے ثابت کرلے ہین اور یہ مانتے ہین کہ وہ ہمیشہ دوزخ مین رہے گا بڑا غلو ہے اسلئے اُنکو وعیدیہ بھی کہتے ہین انکا اتفاق ہے اس بات پر کہ ایمان اجتناب کرنا ہے ہر معصیت سے پس یہ قوم ضد ہے مرجیہ کی نفی واثبات وعد و وعید مین اس سے معلوم ہوا کہ حروریہ ایک قوم ہے خوارج کی جسطرح خوارج کے سات فرقے اور ہین

؎ اشترکتما باللہ حیث حکمتما غیرہ ۱۲ استدلالا بقولہ تعالیٰ ولا یشرک فی حکمہ احدا ۱۲ منہ

؎ الاشعری ومعاویۃ عمرو بن العاص فقالوا لهم
علی رضی اللہ عنہ ابا موسیٰ
نے مسئلۃ التحکیم لما حکم
فی کفروهم واستحلوا دماءهم
الصحابۃ فکفروهم و
علی بن ابی طالب وکان
الطائفۃ خرجوا علی سیدنا
ثم اول فرقۃ من هذه
نے خوارج کے حال مین لکھا
افندی مولف صلح الاخوان
ابو داؤد بن سلیمان
Marfat.com

بحر المذاہب[1] مین لکھا ہے کہ خوارج کو **محکمہ** بھی کہتے ہین اِس وجہ سے کہ انھون نے دونون حکَم (یعنی ابو موسیٰ اشعری و عمرو بن العاص) سے انکار کیا تھا اور مشہور یہ ہے کہ محکمہ ایک قسم ہے خوارج کی زائد اُن سات فرقون پر اور محکمہ اُنکو اسلئے کہتے ہین کہ اُنھون نے جناب امیر سے یہ بات کہی کہ حکَم (ثالث) اُسکو مقرر کرنا چاہیے جو حکم کتاب اللہ کے موافق کرے اور جب بوجہ فریب عمرو بن عاص کے ابو موسیٰ اشعری کے ساتھ جناب مرتضیٰ نے تحکیم (ثالثی) کو نامنظور کیا تو اِس وجہ سے وہ لوگ خفا ہو گئے اور جناب امیر کو چھوڑ دیا۔

خوارج کو **نواصب** بھی کہتے ہین مگر فتاوی عزیزی مین مذکور ہے کہ نواصب فرقہ جُدا ہے اور خوارج جدا نواصب مغرب اور شام مین بہت تھے متوکل عباسی اور اُسکا وزیر علی بن جہم دونون ناصبی تھے۔ ۲۳۶ھ مین متوکل نے امام حسینؑ کی قبر کے گرداگرد کی تمام عمارات تڑوا ڈالین اور حکم دیا کہ کوئی زیارت کے واسطے نہ جائے اور ابو یوسف یعقوب بن اسحاق معروف بہ ابن سکیت کو جسکی تالیفات سے اصطلاح المنطق لغت مین مشہور کتاب ہے اپنے بیٹون کے مقابلے مین امام حسنؑ و حسینؑ کی تعریف کرنے پر مروا ڈالا اور یہ اُسکے مصاحبون مین سے ایک ہجڑہ عبادہ نامی تھا وہ مخنث اپنے پیٹ کے کپڑون کے نیچے ایک گل تکیہ باندھ کر توندیلا کر لیتا تھا اور اپنا سر کھول دیتا تھا کیونکہ اُسکی چندیا پر بال نہ تھے اور ناچتا تھا اور کہتا تھا آیا توندیلا جس کے سر پر بال نہین مسلمانون کا خلیفہ علی اور متوکل بیٹھا ہوا شراب پیتا اور ہنستا تھا اور پندرہ برس حکومت کر کے ۲۴۷ھ مین مارا گیا تعجب یہ ہے کہ شیخ محی الدین عربی نے فتوحات مکیہ مین اُسکو اُن اقطاب مین شمار کیا ہے جنھین ظاہر مین بھی حکومت اور سلطنت حاصل ہوئی۔ سیر المتاخرین مین لکھا ہے کہ محمد امین خان وزیر محمد شاہ شہنشاہ ہندوستان بھی اہل بیت رسالت کے ساتھ نہایت عداوت رکھتا تھا یہانتک کہ ایک مینا کی زبان صرف اس وجہ سے کاٹ لی اور وہ علی ولی اللہ کہا کرتی تھی جب میر جملہ عظیم آباد کی صوبہ داری پر مقرر ہوا تو امرا اُس سے ملاقات اور رخصت کے لئے آنے لگے نعمت اللہ خان خلف روح اللہ خان ایام عاشورہ اور مراسم تعزیہ داری کی وجہ سے ملنے نہ جا سکا جب تعزیے ختم ہو چکے تو ایک دن یہ میر جملہ کے

[1] بحر المذاہب کی اصل عبارت یہ ہے وسموا الخوارج لخروجهم على علي رضي الله عنه وسموا المحكمة لانكارهم الحكمين ابا موسى و عمرو بن العاص ۱۲ منہ

Marfat.com

پاس گیا اتفاقاً محمد امین خان بھی وہان بیٹھا ہوا تھا نعمت اللہ خان نے دیر سے آنے کا عذر بیان کیا اور کہا ماتم کی وجہ سے اس عرصے تک حاضر نہو سکا دیر سے آنے کی معافی چاہتا ہون محمد امین خان نے کنائے کے طور پر کہا کیا آپ کے دولت خانہ پر کوئی صاحب مر گئے ہین نعمت اللہ خان نے جواب دیا کہ موت تو کوئی واقع نہین ہوئی سید الشہدا کا ماتم تھا محمد امین خان نے کہا کہ اے صاحب اسکے کیا معنے یزید اور حسین دو صاحبزادے تھے پس ہم کو یہ مناسب کب ہے کہ ایک کا ماتم کرین اور دوسرے کو برا جانین اور اسکا اور اسکے رفیقون کا ماتم نہ کرین غرضکہ فرق ان دونون فرقون مین یہ ہے کہ خوارج اُن صحابہ کی جنھون نے باہم لڑائیان کین (جیسے طلحہ۔ زبیر۔ عثمان۔ علی۔ معاویہ۔ اور عمرو بن عاص) تکفیر کرتے ہین اور نواصب صرف حضرت علی اور اُن کی اولاد سے بغض و عداوت رکھتے ہین۔ متاخرین مین سے عبدالحمید مغربی بھی ناصبی ہے جسنے ایک کتاب تالیف کر کے اُس مین جناب امیر کی نسبت دو قسم کے مطاعن لکھے ہین ایک وہ کہ فقط نواصبی نے اُنکو بیان کیا ہی شیعہ اور اہل سُنت اُنکا انکار کرتے ہین اور اس قسم کا اعتبار نہین اسلئے کہ وہ محض افترا اور بہتان ہے ایسے مطاعن سے اُن جناب پر ذرا الزام عائد نہین ہوسکتا اور وہ مطاعن یہ ہین مثلاً شرکت حضرت عثمان کے قتل مین اور شرکت بی بی عائشہ کی زنا کی تہمت مین وغیرہ وغیرہ۔ اور دوسری قسم کے مطاعن وہ ہین جن کی اصلیت کتب شیعہ اور کتب اہل سُنت دونون مین موجود ہے اور دونون فرقون کے ہان سے اُنکی صحت ہوسکتی ہے اِس قسم کے مطاعن کا جواب اہلِ حق نے البتہ دیا ہے اور اہلِ حق کو اُن مطاعن کا کوئی افسوس نکرنا چاہیئے اِسلئے کہ کوئی آدمی دنیا مین ایسا نہین ہوا جس کے حق مین بدگو اور عیب جویون نے طعن اور قدح نکیا ہو خود بجناب کبریائے الٰہی حرف گیریان کیجاتی ہین مصرعہ قیل ان الالٰہ ذوولد؛ حضرت آدم سے لیکر تا حضرت خاتم النبیین فرقۂ حشویہ نے بہ تقریب انکار عصمت انبیا علیہم السلام کے کیسے کیسے صغائر و کبائر کو جناب انبیا کی طرف منسوب کیا ہے اور آیات واحادیث سے بزعم خود ثابت کیا ہے۔ یہود نے انکار عصمت ملائکہ مین یہی چال چلی ہے شیعہ نے خلفائے ثلثہ اور ام المومنین عائشہ پر

Marfat.com

کتنے طعن کئے ہین لیکن دانشمند جانتے ہین کہ یہ باتین اُن کی شان مین کوئی نقصان نہین پیدا کرسکتین ؎ واذا اتتك نقيصتي من ناقص ؛ فهي الشهادة لي باني كامل یعنی جب پہونچے تیرے پاس کوئی بُرائی میری کسی ناقص بدگو کی طرف سے تو یہی گواہی ہو میرے لئے اس بات کی کہ مین کامل ہون۔

خوارج کا نام **شراۃ** بھی ہے خوارج کہتے ہین کہ ہمنے اپنی جانون کو دین کے واسطے خرید کرلیاہی اسلئے کہ ہمنے ائمہ ظالم کی رفاقت سے کنارہ کشی کی اِس وجہ سے ہم شراۃ ہین کسی نے کہا یہ نام اُنکا اِسلئے ہوا کہ وہ مسلمانون پر نہایت غضبناک تھے۔ اور خوارج کو **مارقہ** بھی کہتے ہین اور وجہ تسمیہ احادیث ذیل سے معلوم ہوگی ابوسعید خدری سے بخاری و مسلم وغیرہ نے روایت کی ہے کہ رسول علیہ السلام مال غنیمت کہ حنین سے آیا تھا ہر آدمی کو بقدر حاجت بانٹ رہے تھے کہ آپ کے پاس قبیلۂ بنی تمیم مین سے ایک آدمی آیا جسے ذوالخُوَیصرہ کہتے تھے آپ سے کہنے لگا کہ تقسیم مین عدل کرو اور سب کو برابر دو آپ نے فرمایا افسوس تیرے حال پر جب مین نے ناانصافی کی تو اور کون انصاف کریگا حضرت فاروقؓ نے آپ سے عرض کیا کہ حضور حکم دین تو مین اِسکی گردن ماردون حضرت نے فرمایا کہ ایسا مت کرو اِسلئے کہ اُسکے ایسے یار ہونگے جن کے نماز اور روزون کے مقابلے مین تم لوگون کو اپنے نماز اور روزے حقیر معلوم ہونگے اور قرآن پڑھین گے مگر قرآن اُن مین تاثیر نکرے گا دین سے ایسے نکلین گے جیسے تیر شکار مین سے پیکان سے پرتک نکل جاتا ہے اور تیر مین کچھ اثر نہین پایا جاتا حالانکہ تیر نجاست اور خون مین ہوکر نکلا ہے اُسکے بعض اصحاب کی علامت یہ ہے کہ ایک مرد ہوگا سیاہ رنگ کہ اُسکے ایک بازو مین افزونی ہوگی پستان عورت یا گوشت کے ٹکڑے کی طرح کہ وہ ہلتی ہوگی بغاوت کرینگے یہ لوگ اُن سے جو سب آدمیون سے بہتر ہونگے ابوسعید کہتے ہین کہ جب حضرت علیؓ نے خوارج سے جنگ کی تو مین اُن کے ہمراہ تھا جب فتحیاب ہوئے تو حکم دیا کہ اُس شخص کو مقتولین مین سے تلاش کرو جسکی نسبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ خبر دی تھی تلاش کیا تو اُسکی لاش ملی اور دیکھا تو وہی علامت موجود تھی جو آنحضرتؐ نے بیان کی تھی اُس

Marfat.com

شخص کو ذوالثدیہ بھی کہتے تھے ثاے مثلثہ کے ضمہ اور دال مہملہ کے فتحہ اور تشدید یاے تحتانی سے یہی اُن خارجیون کا سردار تھا اور جنھون نے کہا ہے کہ ذوالخویصرہ سردار خوارج تھا یہ سہو ہے کیونکہ خوارج کا ظہور حضرت علیؓ کے زمانے مین ہوا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ ذوالخویصرہ کی اصل سے خوارج نکلینگے اور حضرت علیؓ اور اُن کے یارون سے جو اپنے زمانے کے لوگون سے بہتر ہین جنگ کرین گے اور شریک بن شہاب سے نسائی نے روایت کی ہے کہ ابو برزہ کہتے تھے کہ آنحضرتؐ نے ذوالخویصرہ کے اُن گستاخانہ الفاظ کے بعد فرمایا یخرج فی اٰخر الزمان قوم کان ھذا منھم یقرؤن القراٰن لایجاوز تراقیھم یمرقون من الاسلام کما یمرق السھم من الرمیۃ سیماھم التحلیق لایزالون یخرجون حتی یخرج اٰخرھم مع المسیح الدجال آخر زمانے مین ایک قوم نکلے گی گویا کہ یہ شخص اُنھین مین سے ہے قرآن پڑھینگے کہ اُن کے گلے کی ہنسلیون سے نہین بڑھیگا اسلام سے نکل جائینگے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے اُن کی علامت یہ ہے کہ اُنکے سر منڈے ہونگے وہ ہمیشہ خروج کرتے رہینگے یہانتک کہ اُن مین سے پچھلا شخص مسیح دجال کے ساتھ نکلیگا اور حدیث متفق علیہ مین حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوارج کے حق مین بطور پیشین گوئی کے فرمایا تھا یقولون من خیر قول البریۃ لایجاوز ایمانھم حناجرھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ فاینما لقیتموھم فاقتلوھم فان فی قتلھم اجرالمن قتلھم یوم القیامۃ یعنی بہترین قول خلق کہینگے (مطلب یہ ہے کہ قرآن بیان کرینگے) ایمان اُن کا اُنکے گلون سے تجاوز نکریگا وین سے اس طرح نکل جائینگے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے تم اُنکو جہان پاؤ مار ڈالو قیامت کے دن اُنکے قاتل کو ثواب ملیگا اور اُنھین کے حق مین ابو سعید خدریؓ سے مسلم نے روایت کی ہے یکون امتی فرقتین فیخرج من بینھما مارقۃ یلی قتلھم اولی ھم بالحق میری امت دو فرقے ہو جائے گی اُن مین سے ایک اور جماعت نکلنے والی خروج کریگی ان مارقہ کو وہ شخص قتل کریگا جس کو حق سے بہت قربت حاصل ہو گی امت کے دو

Marfat.com

فریق ہوجانے سے مراد یہ ہے کہ ایک جماعت امیرالمؤمنین علیؑ کی طرفدار ہوگئی اور دوسری نے معاویہ کی جانبداری کی اور اُن مین سے جس تیسری جماعت نے خروج کیا وہ مارقہ یعنی خوارج ہین حضرت علی مرتضیٰؓ نے جن کو اُس وقت حق کے ساتھ بہ نسبت تمام امت کے زیادہ قربت حاصل تھی اُن مارقہ کے ساتھ قتال کیا تھا۔

خوارج کے بعض عقائد

ایک بار عاصم حبشی (بنو بسطام کے آزاد غلام) سے جو خارجی تھا اور عمر بن عبدالعزیز سے گفتگو ہوئی تھی وہ یہان لکھی جاتی ہے کہ سننے کے قابل ہے عاصم کے ہمراہ ایک دوسرا خارجی بھی تھا

عمر بن عبدالعزیز تم لوگون کو کس امر نے خروج اور انتقام پر مجبور کیا ہے۔

عاصم۔ ہمکو تمھاری سیرت سے کسی قسم کا اشتعال یا خیال انتقام نہین پیدا ہوا تم بے شک کو عدل واحسان سے کام لیتے ہو لیکن تم یہ بتاؤ کہ کرسی خلافت پر تم کس طرح متمکن ہوئے لوگون کے مشورے اور رضامندی سے یا بزور وغلبہ۔

عمر بن عبدالعزیز۔ نہ تو مین نے اِسکی خواہش کی اور نہ مین نے بزور وغلبہ اُسکو حاصل کیا مجھ سے پیشتر ایک شخص نے میری ولیعہدی کی لوگون سے بیعت لی تھی اس بنا پر مین نے زمام خلافت اپنے ہاتھ مین لی اور کسی نے اُس سے اختلاف وانکار نکیا اور تمھارا مذہب بھی یہی ہے کہ امیرالمؤمنین وہی ہے جو لوگون کی رضامندی سے امیر بنایا جائے اور عادل ہو اور اگر مین حق کا مخالف ہون تو میری اطاعت تم پر فرض نہین ہے۔

عاصم اور اُسکا ہمراہی لیکن ایک بات باقی رہگئی اور وہ یہ ہے کہ تمنے اپنے خاندان والون کے افعال وحرکات سے مخالفت کی ہے اور اُسکو مظالم کے نام سے موسوم کرتے ہو بس اگر تم ہدایت پر اور وہ ضلالت وبددینی پر رہے ہون تو اُن سے بیزاری ظاہر کرو اور اُن پر لعنت بھیجو۔

عمر بن عبدالعزیز۔ ہم کہہ سکتے ہین کہ تم لوگون نے بہ قصد آخرت خروج کیا ہے مگر افسوس ہے کہ اُسکا راستہ بھول گئے ہرگز اللہ جل شانہ نے کسی پر لعن کرنا شروع نہین کیا ہے

Marfat.com

اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لعان مبعوث کیا ہے - ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے کہا ہے ومن عصانی فانک غفور الرحیم (یعنی جو شخص میرا کہنا نہ مانے تو بے شک تو غفور و رحیم ہے) اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اولئک الذین ھدی اللہ فبھداھم اقتدہ (یعنی یہی لوگ ایسے ہین جنکو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی ہے پس انہی کی راہونکی پیروی کر) ہین نے اُنکے اعمال کو جو مظالم سے تعبیر کیا ہے پس اس قدر اُسکی مذمت کافی ہے اور اگر گنہگارون پر لعن کرنا واجب ہی تو بیشک تمپر یہ واجب ہے کہ فرعون پر لعن کیا کرو حالانکہ تم اُسپر لعن نہین کرتے حالانکہ وہ بدترین خلائق تھا پس ہین کیسے اپنے خاندان پر لعن کرون جبکہ وہ نمازین پڑھتے اور روزے رکھتے تھے بے شک ظلم کرنے سے وہ کافر نہین ہوسکتے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو ایمان و شریعت کی طرف بلایا ہے جو اُس پر عمل کرے گا اُس سے یہ فعل قبول کیا جائے گا اور جو شخص کوئی نیا امر نکالیگا اُسپر حد جاری کی جائے گی۔

عاصم اور اُسکا ہمراہی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگونکو توحید اور اُس چیز کے اقرار کی بھی تو دعوت دی ہے جو اُنپر نازل ہوئی ہے۔

عمر بن عبد العزیز۔ اُن لوگون ہین سے کوئی شخص ایسا نہین ہے کہ جو اُسکا انکار کرتا ہو اور یہ کہتا ہو کہ ہین سُنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل نکرونگا اصل یہ ہی کہ اُن لوگون نے جان بوجھ کر اپنے کو ورطہ گمراہی ہین ڈالدیا ہے۔

عاصم۔ تو تم اُن سے بیزاری ظاہر کرو اور اُنکے احکام کو رد کردو۔

عمر بن عبد العزیز۔ تم لوگ جانتے ہو کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اہل ردّت سے جسوقت جنگ کی تھی اُن کی خونریزی بھی کی تھی اور اُن کی عورتون بچون کو لونڈی اور غلام بنا لیا تھا اور حضرت عمر فاروقؓ نے اُن کو فدیہ کے ساتھ واپس کردیا تھا اور ابوبکرؓ سے بیزاری نہین ظاہر کی تھی اور تم لوگ بھی اُن دونون ہین سے کسی ایک سے بھی بیزاری نہین ظاہر کرتے ہو اچھا اہل نہروان کی بابت کیا جواب دوگے تم جانتے ہو کہ اہل کوفہ اُن لوگون کے گروہ سے نکل آئے تھے اور پھر وہ نہ لڑے اور نہ اُن سے

Marfat.com

متعرض ہوئے تھے اور جو اہلِ بصرہ نے خروج کیا تھا تو اُن لوگون نے عبداللہ بن خباب اور اُن کی بیوی کو جو حاملہ تھین مار ڈالا تھا اُن گروہون مین جو نہین لڑا تھا اُس نے قاتلین اور متعرضین سے بیزاری نہین ظاہر کی اور تم اُن مین سے کسی سے بیزاری ظاہر کرتے ہو تم لوگون کو یہ امر کیونکر نفع بخش ہوگا جبکہ تم جانتے ہو کہ اُن کے اعمال مین اختلاف تھا اور تم مجھے میرے خاندان والون سے بیزاری ظاہر کرنے پر مجبور کرتے ہو حالانکہ مذہب اور دین ایک ہی ہے اللہ تعالیٰ سے ڈرو مردود کو مقبول اور مقبول کو مردود نہ کرو بے شک رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کو امن دی ہے جسنے شہادت اسلام (یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) کی دی ہے اور اُسکا مال و خون حرام فرمایا ہے اور تم لوگ اُسی شخص کو قتل کرتے ہو اور باقی مذہب والون کو امن دیتے ہو اور اُن کے مال و خون کو ناروا سمجھتے ہو۔

خوارج کا مذہب یہ ہے کہ اِن چار حالتون مین اہل قبلہ کا خون مباح و حلال ہے۔ (۱) جب کبیرہ کا ارتکاب کرے۔ (۲) کوئی بدعت اُس سے حادث ہو۔ (۳) سلطان سے بغاوت کرے۔ (۴) فرائض کو ترک کرے۔ اور ترک کو حلال جانے اور یہی مذہب معتزلہ کا بھی ہے مگر اہلِ سُنت کے نزدیک تین حالتون مین اہلِ قبلہ کا خون مباح ہے (۱) اسلام کے بعد کافر ہو جائے (۲) محصن ہونے کے بعد زنا کرے (۳) کسی کو بغیر حق کے مار ڈالے اور باغی کا قتل کرنا اُسوقت تک جائز ہے کہ وہ مقابلہ کرتا رہے اور جب دب جائے لڑائی چھوڑ دے تو اُسکا قتل کرنا درست نہین۔ ابن تیمیہ نے کہا ہے کہ امت محمدیؐ مین جسنے اول تکفیر کرنا شروع کی وہ معتزلہ اور خوارج ہین[له] اور اکثر خوارج کا یہ قول ہے کہ امام کا مقرر کرنا کسی حال مین امن کا زمانہ ہو یا فتنہ و فساد کا نہ اللہ پر واجب ہے نہ بندون پر نہ شرعی طور پر نہ عقلی طور پر پھر اگر اُسے مقرر کردین تو جائز ہے اور اگر نہ مقرر کرین تو بھی جائز ہے[عه]

له رسالۂ اعتقادیہ مولفہ سلیمان بن عبدالوہاب بن ... وقد سئل شیخ الاسلام ابن تیمیہ عن التکفیر الواقع فی هذه الامة من اول من احدثه وابتدأه فاجاب اول من احدث فی الاسلام المعتزلة وعنهم تلقاه من تلقاه وكذلك الخوارج هم اول من اظهره ۱۲

عه دیکھو اربعین فی اصول الدین مولفہ امام فخرالدین رازی کی اور شرح طوالع الانوار مولفہ عبداللہ بن محمود زنجانی اور مطالع الانظار مولفہ ابوالثنا شمس الدین ۱۲ منہ

Marfat.com

ملا علی قاری شرح فقہ اکبر مین کہتے ہین کہ خوارج نے نصب امام کو واجب نہین بتایا ہے
مگر اُن مین سے ایک گروہ کہتا ہے کہ حالت فتنہ مین امام کا مقرر کرنا واجب ہے اور
ایک گروہ کہتا ہے کہ امن کی حالت مین واجب ہے انتہی شرح مقاصد اور نہایۃ العقول
مین یہ دونون مذہب ہشام بن عمرو غوطی اور ابو بکر اصم کی طرف منسوب کئے ہین جو معتزلی
ہین بعض کتب مین لکھا ہے کہ خوارج کہتے ہین کہ معاویہؓ نے حضرت علیؑ سے خلاف کیا
تو اس مین معاویہؓ حق پر تھے۔ خوارج قیاس کے منکر ہین وہ کہتے ہین کہ عقل کے لئے
ایک نظیر کو دوسری نظیر پر حمل کرسکنے کی سبیل حاصل نہین نہ احکام شرعیہ مین اور نہ غیر
احکام شرعیہ مین از قبیل عقلیات واصول دینیہ کے[1] اور بعض خوارج فرضیت زکوۃ
کے منکر ہین اور نماز کو سوا اپنے امام کے دوسرے کے پیچھے روا نہین رکھتے اور اُن کے
نزدیک نماز کا وقت سے تاخیر کرکے پڑھنا اور روزہ رمضان کا ماہ رمضان کا چاند دیکھنے
سے قبل رکھنا جائز ہے اور نکاح کرنا ولی کی موجودگی کے بغیر صحیح ہے اور ایک درم کا
دو درم کو دست بدست بیع کرنا جائز قرار دیتے ہین اور موزہ پہنکر نماز پڑھنا جائز سمجھتے ہین
اور اُنکے نزدیک موزے پر مسح کرنا درست ہے اور سلطان کی فرمانبرداری اِن کے ہان
ضروری نہین انکے اعتقاد مین امام کا قرشی اور معصوم ہونا لازم نہین عادل ہونا کافی ہی
اور عادل ہونے سے یہ مراد ہے کہ متقی اور پرہیزگار اور با مروت ہو گناہ کبیرہ کا مرتکب نہو
کہتے ہین کہ اگر امام ظلم وجور کرے تو اُسکا معزول کرنا واجب ہے یا اُسکو مار ڈالنا چاہئے
اور کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کی امامت کے لئے اپنے بعد نص نہین
کی تھی اور اُن کے نزدیک کسی شے کا وجوب عقل کے ذریعہ سے ثابت نہین ہوتا پس
نہ ایمان باللہ کو عقل واجب کرتی ہے اور نہ عقل سے ایمان کی خوبی اور کفر کا قبح دریافت
ہوسکتا ہے بلکہ یہ سب باتین شرع سے جانی جاتی ہین یہی رائے مشبہہ کی ہے[2]
خوارج کے مصنفین مین سے عبد اللہ بن زید اور محمد بن حرب اور یحییٰ بن کامل اور سعید بن ہارون تھے
خوارج کا زیادہ مجمع عراق اور شام مین تھا۔ خوارج نے اجماع کا انکار کیا ہے[3]
منتخب تاریخ طبری مین لکھا ہے کہ خوارج کی دو قسمین ہین۔ (۱) خوارج کو فہ

[1] کتاب التبصیر
[2] مسلم الثبوت
[3] تحفۃ اثنا عشریہ

[2] التبصیر
[3] عقائد نسفی
[4] التبصیر
مسلم الثبوت

Marfat.com

(۲) خوارج بصرہ - خوارج بصرہ کی تعداد خوارج کوفہ سے زیادہ ہے خوارج کوفہ بیس ہزار کے قریب تھے خوارج کوفہ کا رئیس نافع بن ازرق تھا اسلئے اُنکو ازارقہ کہا کرتے تھے علی العموم خوارج کا مذہب یہ ہے کہ امام عادل ہو نبی علیہ السلام اور حضرت صدیق اور حضرت عمرؓ کے مذہب پر پھر خوارج بصرہ وکوفہ نے فروع میں اختلاف کیا ہے خوارج بصرہ کہتے ہین کہ امام قریش مین سے چاہیے اُن مین سے کسی خاندان اور قبیلے کا ہو اور خوارج کوفہ کہتے ہین کہ ہاشمی ہو خصوصًا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد اور اہل بیت مین سے اور وہ حضرت علیؓ کی اولاد ہو نہ عباس اور حمزہ اور زبیر رضی اللہ عنہم کی اولاد (انتہی ترجمۃ کلامہ) مجھے اِس کلام مین نظر ہے اسلئے کہ ابوبکرؓ صدیق اور عمرؓ فاروق کی امامت کو عمومًا خوارج مانتے ہین اور انکی سیرت اور اِن کے زمانہ خلافت کو سب سے اچھا جانتے ہین اور جب کہ امامت کے ساتھ ہاشمی اور علوی کی قید لگائی جائے گی تو ان خلفا کی امامت باطل ٹھہرے گی کیونکہ یہ نہ ہاشمی ہین نہ علوی یہ قید تو شیعہ مانتے ہین -

خوارج کے مختلف ممالک مین وقتاً فوقتاً خروج کرنے پر ایک سرسری نظر

سنہ ۴۱ھ مین جماعت مسلمین نے متفق ہو کے معاویہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی انھین دنون فروہ بن نوفل اشجعی نے حضرت علی وحسن رضی اللہ عنہما سے علیحدگی اختیار کر لی تھی اور پانچ سو کی جمعیت سے شہرزور مین آ ٹھہرا تھا جب معاویہ کی حکومت کی بیعت ہو گئی تو فروہ نے انپر خروج کیا معاویہ نے یہ خبر پا کے اہل کوفہ کو اُس سے جنگ کرنیکا حکم دیدیا اُس کے بعد خوارج نے طے سے عبداللہ بن ابوالحریشی کو امیر بنایا اہل کوفہ سے ایک گھمسان لڑائی ہوئی بعد ازان خوارج نے حوثرہ بن وداع اسدی کے پاس اجتماع کیا اور ڈیڑھ سو کی جمعیت سے نخیلہ کی طرف بڑھے اِس گروہ مین ابن ابوالحریشی کے باقی ماندہ ہمراہی بھی شریک تھے معاویہ کے حکم سے عبداللہ بن عوف نے انسے جنگ کی اور اُسکے کل ہمراہیونکو باستثنائے پچاس کے مار ڈالا جو جان بچا کے کوفہ پہونچے اور متفرق ومنتشر ہو گئے یہ واقعہ جمادی الاخری سنہ ۴۱ھ کا ہے معاویہ کوفہ سے شام کو چلے گئے تو فروہ بن نوفل اشجعی نے

Marfat.com

پھر خروج کردیا شہر زور مین ابن ربعی کے ہاتھ سے مارا گیا بعد اسکے کوفے کے حاکم مغیرہ بن شعبہ نے شبیب بن ابجر کی طرف ایک شخص کو روانہ کیا جسنے اُسکو قتل کرڈالا یہ شبیب ابن ملجم کے دوستون سے تھا یہی معاویہ کے پاس حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خوشخبری لے کے آیا تھا معاویہ نے اِس خیال سے کہ یہ مبادا مجھپر بھی اپنا ہاتھ صاف نکرے شبیب کے قتل کا حکم دیدیا یہ خبر پا کے کوفے کے اطراف وجوانب مین چھپ رہا اور لوگون کو معاویہ کے برخلاف اُبھارنے لگا بعد ازان مغیرہ کو یہ خبر لگی کہ خوارج مین سے چند لوگ حملے کا قصد کر رہے ہین اور اُنکا سردار معن بن عبداللہ محاربی ہے مغیرہ نے معن کو گرفتار کرا کے مار ڈالا بعدہ مغیرہ پر ابو مریم نے جو بنی حرث بن کعب کا آزاد غلام تھا خروج کیا اُسکے ساتھ عورتین بھی لڑنے کو نکلی تھین مغیرہ کے حکم سے چند آدمیون نے اُنکو قتل کرڈالا پھر ابو لیلیٰ نے چند خدّام کے ساتھ خروج کردیا ۴۲ھ مین معقل بن قیس ریاحی کے ہاتھ سے مارا گیا اِن واقعات کے بعد ابن عامر والی بصرہ پر بصرے مین سہم بن غالم جہنی نے ستر آدمیون کی جمعیت کے ساتھ خروج کیا جس مین حطیم یعنی یزید بن مالک الباہلی بھی تھا ابن عامر اور بعض صحابہ نے انمین سے اکثر آدمیون کو قتل کرڈالا جو باقی رہگئے اُنھون نے امن حاصل کر لی۔ رجب ۴۵ھ مین زیاد وارد بصرہ ہوا تو حطیم ایک گروہ مجتمع کرکے بصرہ پر بڑھا بصرے کے قریب پہونچ کے اُسکے ہمراہی بخوف جان اُس سے علیحدہ ہوگئے زیاد نے حطیم کو گرفتار کرا کے قتل کیا پھر خوارج کا اجتماع کوفہ مین ہوا یہ لوگ جنگ نہروان کے بقیۃ السیف تھے جو کسیقدر زخمی ہو کے مقتولین مین دب دبا کے رہ گئے تھے مستورد بن عقلہ تیمی اُنکا امیر تھا مقام ساباط مین معقل بن قیس کے ہاتھ سے شکست پائی مستورد اور معقل دونون لڑکے مارے گئے بقیہ خوارج کا معقل کے جانشین عمر بن محرز بن شہاب تمیمی نے کام تمام کردیا باستثنا پانچ چھ آدمیون کے ایک شخص بھی جانبر نہوا اب زیاد خوارج کے ساتھ سختی کا برتاؤ کرنے لگا اور اُن مین سے ایک گروہ کثیر کو مار ڈالا۔ بعد اُسکے ۵۲ھ مین ابن خراش عجلی نے تین سو آدمیون کی جمعیت سے زیاد پر خروج کیا اور مارا گیا۔ پھر مقام بصرہ مین ۵۵ھ مین خوارج کے ستر آدمیون نے عبدالقیس کے قبیلے سے خروج کیا اور طواف کے ہاتھ پر عبیداللہ بن زیاد کے قتل کرنے کی بیعت کی

Marfat.com

ابن زیاد کو اُسکی اطلاع ہوئی اُسنے فوج بھیجی سب کے سب لڑکے مارے گئے اِس واقعہ کے بعد ابن زیاد نے خوارج پر سختی شروع کی اُن مین سے ایک گروہ کو قتل کر ڈالا اور خوارج کی جستجو و گرفتاری و قتل مین بڑی کوشش کی ۔ زمان حکومت عبد الملک بن مروان مین کوفے سے اُن لوگون نے خروج کیا اُنکا سردار نافع بن ازرق تھا اور اُنکی بغاوت کا سیلاب بصرے تک پہونچ گیا پھر نجدہ بن عامر نے جو نافع بن ازرق کے ہمراہیون سے تھا زور باندھا پھر خوارج نے ۷۵ھ مین حجاج بن یوسف ثقفی گورنر بصرہ و کوفہ یعنی عراق پر چڑھائی کی اور ۷۸ھ تک اُسکو اپنی لڑائیون مین مصروف رکھا ۷۶ھ مین صالح بن مسرح تمیمی نے بنو امر القیس بن زید مناۃ سے خروج کیا یہ مارا گیا تو خوارج نے شبیب کو اپنا سردار بنایا بعدہ شبیب ڈوب گیا اور خوارج مین نفاق پیدا ہو گیا ایک گروہ کثیر مارا گیا عہد حکومت عمر بن عبد العزیز مین سر صدی پر شوذب خارجی نے دو سو آدمیون کی جمعیت سے سرزمین خوخی مین خروج کیا تھا یہ قبیلۂ بنی یشکر سے تھا اور اسکا نام بسطام تھا اور آخر کار لشکر شام کے ہاتھ سے مع اپنے کل ہمراہیون کے قتل ہوا اِس واقعہ کے بعد خوارج نے ایک مدت مدید تک دم نہین مارا یہانتک کہ عہد حکومت ہشام بن عبد الملک ۱۲۰ھ مین بہلول بن بشر بن شیبان الملقب بہ کثارہ نے خروج کیا اُسکے ساتھ ستر آدمیون سے زیادہ نہ تھے زیادہ عرصہ نہ گذرنے پایا تھا کہ بہلول اور اُسکے جانشین اور سب خوارج مار ڈالے گئے اِس واقعہ کے دو برس بعد بختری صاحب اشہب نے خالد قسری پر خروج کیا اور آخر کار اُسکے گروہ مین سے ایک بھی جانبر نہوا اہل کوفہ کے ہاتھ سے سب مارے گئے بعدہ وزیر سختیانی نے چند نفر کی جمعیت سے خالد پر حیرہ مین خروج کیا لشکر خالد نے سب کو قتل کر ڈالا اُسکے بعد صحاری بن شبیب بن یزید نے اطراف جبل مین خروج کیا بالآخر صحاری اور اُسکے کل آدمی مارے گئے اِن واقعات کے بعد خوارج مین پھر ایک تازہ جوش اُن دنون پیدا ہوا جبکہ عراق و شام مین فتنہ و فساد برپا ہو رہا تھا اور مروان حمار اُس بغاوت کے فرو کرنے مین مصروف تھا سرزمین کفر توثا مین سعید بن بہدل شیبانی نے اہل جزیرہ کے دو سو آدمیون کی جمعیت سے علم بغاوت بلند کیا یہ حروریون

Marfat.com

کے خیالات کا پابند تھا انھین دنون بسطام بیہسی نے ربیعہ کے اسی قدر آدمیون کے ساتھ خروج کردیا اور یہ سعید کے خیالات کا مخالف تھا اسکو سعید نے تباہ کرادیا اور خود سعید عراق مین جا کے مرگیا ضحاک بن قیس اُسکا جانشین ہوا یہ مروان کے مقابلے مین کام آیا اُسکے بعد خیبری خوارج کا سردار ہوا اور مارا گیا پھر شیبان بن عبدالعزیز یشکری کو جسکی کنیت ابوالدلف تھی خوارج نے اپنا سردار بنایا اُسکو ابومسلم کے ایک افسر نے مار ڈالا۔ پھر ابوحمزہ خارجی وطالب الحق نے خروج کیا اور مروان بن محمد کے لشکر سے شکست پاکر مارے گئے ان حوادث کے بعد خوارج کی ایسی ہوا بگڑی کہ تا زمانِ ظہور دولتِ عباسیہ کسی نے سر نہ اُٹھایا پھر سنہ ۱۳۷ھ مین ملبد شیبانی خارجی نے جزیرہ مین علم بغاوت بلند کیا منصور عباسی کے حکم سے خازم بن خزیمہ اُس سے لڑا اور ملبد کو مع اُسکے ساتھیون کے مار ڈالا پھر سنہ ۱۴۸ھ عہد حکومت منصور ہی مین حسان ہمدانی نے اطراف موصل مین خروج کیا اور آخرکار میدان جنگ مین اسیر ہوگیا حسان نے خوارج کے عقائد اپنے ماموں حفص بن اشیم سے سیکھے تھے حفص بن اشیم فقہاے خوارج سے تھا منصور کو اُسکے خروج کی خبر پہونچی تو اُسنے تعجب سے کہا ہمدان سے خارجی حاضرین نے عرض کیا یہ حفص بن اشیم کا بھانجا ہے منصور بولا تب ہی۔ منصور کو تعجب اس وجہ سے ہوا تھا کہ ہمدانی عام طور سے شیعان علی مین داخل تھے سنہ ۱۶۰ھ مین مہدی عباسی کے عہد مین یوسف بن ابراہیم نے خراسان مین خروج کیا ایک گروہ کثیر اُسکے پاس مجتمع ہوگیا مہدی نے یزید بن مزید شیبانی برادر زادہ معن بن زائدہ کو اُسکی سرکوبی کے لئے روانہ کیا ایک بہت بڑی خونریز جنگ کے بعد یزید نے یوسف کو مع اُسکے چند ہمراہیون کے قید کرلیا پھر سنہ ۱۶۹ھ مین خلیفہ مہدی ہی کے دور حکومت مین حمزہ بن مالک خزاعی نے جزیرہ مین علم بغاوت بلند کیا مگر اُسکے بعض ہمراہیون نے سازش کرکے اُسکی پرحوصلہ زندگانی کا خاتمہ کردیا بعد اُسکے آخری زمانہ مہدی مین بنوتمیم کے ایک خارجی یٰسین نامی نے سرزمین موصل مین خروج کیا جسکے خیالات صالح بن مسرح سے بہت زیادہ ملتے جلتے تھے خلیفہ مہدی کے سپہ سالار کے مقابلے مین مع اپنے چند ہمراہیون کے مارا گیا اور باقی بھاگ کھڑے ہوئے خلیفہ رشید کے دور حکومت سنہ ۱۷۸ھ مین بنوتغلب سے ولید بن ظریف خارجی نے جزیرہ مین

Marfat.com

سر اُٹھایا خلیفہ نے یزید بن مزید بن زائدہ شیبانی کی ماتحتی مین ایک عظیم الشان لشکر مقابلے پر روانہ کیا رمضان سنہ ۱۷۹ھ مین جنگ ہوئی خوارج نے نہایت مردانگی سے مقابلہ کیا آخرکار ولید مارا گیا ان واقعات کے بعد خوارج کا دور دورہ عراق و شام سے جاتا رہا اگر کسی نے کہین پر متفرق طور سے شاذ و نادر سر اُٹھایا تو مقامی حکام نے فوراً سر کچل دیا باستثناے خوارج بربر کے جو افریقہ مین تھے کیونکہ دعوت خارجیہ ان مین اُس زمانے سے شیوع پذیر ہوئی تھی جب سے کہ ظفری سنہ ۱۲۳ھ مین افریقہ گیا تھا بعد اسکے اباضیہ صفریہ کی دعوت بربر مین سے ہوازہ اور لمایہ اور نفزہ اور مغیلہ مین اور زناتہ مین سے بنو مغراوہ و بنو یفرن مین پھیل گئی خوارج مین سے بنو رستم کی ایک دولت مغرب اوسط مین تھی بعد انہی لوگون مین سے عہد حکومت عبیدیین مین ابو یزید بن مخلد مغربی افریقہ چلا گیا تھا اس سے اور خلفاے عبیدیین سے اکثر لڑائیان ہوئین پھر بعد اسکے یوماً فیوماً خوارج گرتے ہی گئے یہانتک کہ انکے قواے حکومت مضمحل ہو گئے انکی جماعت منتشر و متفرق ہو گئی اب انکے آثار اُن بربر کے اعقاب مین باقی ہین جنکا زمانہ دور اول مین گذرا ہے ابن خلدون کہتا ہے کہ اس وقت تک (یعنی آٹھوین صدی ہجری تک) صحراے بلاد زناتہ مین اُنکا اثر قصور ریہ و داویہ اور شعوب زناتہ سے مغراوہ مین باقی ہے جو راسبیہ کے نام سے موسوم اور عبداللہ بن وہب راسبی کی طرف منسوب کیے جاتے ہین یہ پہلا شخص ہے جسکی عہد خلافت علی بن ابی طالب مین بیعت کی گئی تھی اس زمانے تک بوجہ دوری عقائد اہل سنت و جماعت کے وہ لوگ اپنے انھین خیالات فاسد مین گرفتار ہین اور اسی طرح جبال طرابلس و زناتہ مین اس مذہب کا بوجہ مجاورت بربر کے ایک اثر باقی ہے اور لوگ اس مذہب کے پابند ہین ان بلاد سے اسوقت تک ہمارے پاس رسائل اور بڑی بڑی کتابین ان کی فقہ و عقائد و فروع کی آتی ہین جنکا منشا سنت و طریق سنت کے مٹانے کا ہے مگر باوجود اصول فاسد ہونے کے انکا طریقہ تالیف و ترتیب نہایت نفیس ہوتا ہے۔ اطراف بحرین و عمان مین بلاد حضر موت و شرقی یمن اور اطراف موصل مین بھی ان کے

Marfat.com

آثار ہر دولت کے دور مین پائے جاتے تھے یہان تک کہ علی بن مہدی نے خولان سے یمن مین خروج کیا اور اس مذہب کی علانیہ دعوت دی اتفاق سے اُسوقت جو لوگ ملوک یمن تھے وہ اُنپر غالب آئے اور بنو صلیحی نے اُن کو پامال کر ڈالا جو دعوت عبیدیین کے بانی تھے اور یمن کے اُن ممالک کو جو اُن کے قبضے مین تھے چھین لیا زبید اور اطراف زبید پر بھی بنو نجاح و ابن زیاد کے آزاد و غلامون سے قبضہ لے لیا بیان کیا جاتا ہے کہ اُسوقت تک بلاد حضرموت (ملک یمن) مین اُس گروہ کے کچھ لوگ باقی ہین۔ زنجبار (ملک افریقہ) کا سلطان فرقۂ اباضیہ مین سے ہے۔

خوارج کے فرقون کی تفصیل یہ ہے

ایک بیہسیہ یہ لوگ بیہس بن ہیصم بن جابر کی طرف منسوب ہین جو قبیلہ نبی سعد بن ضبعہ سے تھا شرح مواقف مین اسی طرح ہے اور غنیۃ الطالبین اور ملل ونحل شہرستانی مین ابو بیہس لکھا ہے اور صحیح یہی ہے اسلئے کہ تعریفات سید شریف مین لکھا ہے البیہسیۃ اصحاب ابی بیہس بن الہیصم بن جابر اور نفائس الفنون مین بھی ابی بیہس ہے اور شیخ ابو نصر مکی کی تعریفات مین ابو بیہس الہیصم بن جابر مرقوم ہے اور ابن خلدون کی تاریخ مین بھی ابی بیہس ہیصم بیان کیا ہے اُسنے زمانۂ ولید بن ہشام مین شہرت حاصل کی تھی حجاج نے اُسکے گرفتار کرنے کی بہت کوشش کی مگر ہاتھ نہ لگا اور مدینے کو بھاگ گیا وہان عثمان بن حیان مزنی نے گرفتار کر لیا ولید کو جب اسکی گرفتاری کی خبر پہونچی تو عثمان کو لکھا کہ اس کے دونون ہاتھ اور دونون پاؤن کٹوا کر قتل کرادو عثمان نے حکم کی تعمیل کی ابو بیہس نے ابراہیم اور میمون کی تکفیر کی ہے اسلیے کہ بیعت امامت مین اُنکو اختلاف تھا اسی طرح واقفیہ کی بھی تکفیر کی ہے اسکا اعتقاد ہے کہ ایمان عبارت ہر اقرار اور معرفت خدا اور اُس چیز کے علم سے جسکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ کی ہو جو کوئی ایسی چیز کا ارتکاب کرے جسکی حلت و حرمت سے واقف نہو وہ کافر ہے اور بعض بیہسیہ کی یہ رائے ہے کہ وہ شخص کافر نہین ہوتا جب تک امام مطلع ہوکر اُسپر حد جاری

Marfat.com

نکرے اور جس چیز پر حد جاری نہین ہوتی وہ معاف ہے اور جس وقت امام سے کفر صادر ہوگا تو ساری رعیت بھی کافر ہوجاے گی اور اطفال کا حال کفر و ایمان مین اُن کے ماں باپ کا سا ہے اگر وہ کافر ہین تو یہ بھی کافر ہونگے اور جو ماں باپ ایماندار ہین تو یہ بھی ایماندار ہونگے اور بعض یہ کہتے ہین کہ شراب کا نشہ حلال ہے اور نشے کی حالت مین آدمی کے قول پر مواخذہ نہین اور بعضون کی یہ راے ہے کہ جب نشے کی حالت مین ارتکاب گناہ کبیرہ کا ہو تو وہ نشہ حرام ہوجاتا ہے اور افعال عباد کو عباد کی طرف منسوب کرتے ہین اس فرقہ کو ہیصمیہ بھی کہتے ہین ابن خلدون کہتا ہے کہ فرقہ بیہسیہ فرقۂ اباضیہ سے ہے۔

دوسرے مرداسیہ یہ فرقۂ ابو بلال مرداس حنظلی کی طرف منسوب ہے اسکی ماں کا نام ادیہ اور باپ کا نام حدیر تھا اور قبیلۂ بنی تمیم سے تھا اور نہایت عابد اور زاہد اور پرہیزگار تھا جنگ نہروان مین حاضر تھا اُسکی بیوی بنی یربوع کی عورت تھی اور اپنے زمانے کی عابدہ عورتون مین سے تھی ابن زیاد نے اس عورت کو گرفتار کرکے قتل کروا ڈالا اور تمام خوارج کے ساتھ مرداس کو بھی قید کردیا مگر جیلر نے اُسکو عابد و زاہد پاکر اجازت دیدی کہ شب کو اپنے مکان کو چلا جایا کرے ایک دن ابن زیاد نے تجویز کی کہ کل ان تمام محبوس خوارج کو قتل کر ڈالنا چاہیے ابو بلال کے ایک دوست نے جو ابن زیاد کا مقرب تھا اُسکو امیر کے اِس ارادے سے اطلاع دیدی مگر یہ اپنے معمول کے موافق مکان سے محبس کو چلا گیا داروغہ نے ابو بلال سے کہا کہ امیر کا یہ ارادہ ہے کیا تمکو بھی اسکی خبر ہوچکی ہے ابن مرداس نے کہا ہاں مجھکو یہ حال معلوم ہے داروغہ نے کہا کہ پھر تم موت کے منھ مین کیون چلے آئے ابو بلال نے جواب دیا کہ آپ نے مجھپر احسان کیا تھا پھر مین کیسے روپوش ہوکر آپکو کشاکش مین ڈالتا جب خوارج کو ابن زیاد نے قتل کرنا شروع کیا تو جیلر نے یہ سارا قصہ اُس سے بیان کرکے سفارش کی اور رہائی دلادی ابو بلال مرداس خوف جان سے اہواز کی طرف چلا گیا اور ابن زیاد سے متوحش ہوکر سنہ مین چالیس آدمیون کے ساتھ اہواز مین خروج کیا جس طرف اسکا گذر ہوتا تھا مسلمانون کا مال و اسباب چھین کے اپنے ہمراہیون کو

Marfat.com

دیدیتا تھا جو کچھ باقی رہجاتا وہ صاحب مال کو واپس کر دیتا ابن زیاد نے اسکی روک تھام کرنے کو اسلم بن زرعہ کلابی کو دو ہزار پیادون کی جمعیت سے روانہ کیا لڑائی ہوئی مرداس نے اتنی دلیری سے اسلم کی فوج کا مقابلہ کیا کہ اسکو شکست فاش ہوئی تب ابن زیاد نے عباد بن علقمہ مازنی کو روانہ کیا جس نے ایک مقام مین ان کل خارجیون کو بحالت نماز کسی کو رکوع مین کسی کو سجدے مین قتل کر ڈالا کسی نے اپنی حالت تک نہ تبدیل کی یہ واقعہ سنہ ۶۱ ہجری کا ہے عباد بن علقمہ مرداس کا سر کاٹ کر بصرے کو لیگیا یہ تمام خوارج جو اُسکے ساتھ شریک تھے مرداسیہ ہین خوارج مین اُسکو ورع کی وجہ سے بہت عظمت تھی یہ شخص جنگ صفین مین سیدنا علیؓ کے ہمراہ تھا اور بوجہ تحکیم کے اُن سے علیحدہ ہوگیا تھا نہروان کی لڑائی مین خوارج کے ساتھ شریک ہوکر جناب امیر سے جنگ کی تھی اسکا مذہب یہ تھا کہ عورتون کا جہاد مین شریک ہونا حرام ہے اور کہتا تھا جو ہم سے جنگ کریگا ہم اُس سے جنگ کرینگے اور جو ہماری طرفداری کریگا ہم اُس کے دوست ہین اور کہتا تھا جب تک لڑائی مین دشمن کی طرف سے ابتدا نہو اُس سے نہ لڑنا چاہئے ایک بار ابن عامر والی بصرہ کو اسنے قبا پہنے دیکھا تو بُرا مانا اور کہنے لگا یہ فساق کا لباس ہے ابو بکر نے اُسکو جواب دیا کہ سلطان کے حق مین ایسے الفاظ نہ کہنا چاہئے اِس لئے کہ جو سلطان سے بغض رکھتا ہے اللہ اُس سے بغض رکھتا ہے۔

تیسرے ازارقہ یہ ابی راشد نافع بن ازرق بن قیس بن نہار بن انسان بن اسد بن صبرہ بن ذہل بن دول بن حنیفہ کی طرف منسوب ہین جب ابو بلال مرداس مارا گیا ور ابن زیاد نے اُسکے اصحاب کو بہت تنگ کیا تو نافع نے خوارج سے کہا کہ اللہ نے تمپر جہاد فرض کیا ہے حکام ظالم تمپر ظلم کرتے ہین اسلئے مناسب ہے کہ مکے کو چلو اگر عبداللہ بن زبیر تمہارے مذہب کے موافق نکلین تو اُنکے ساتھ شریک ہوکر حکام ظالم پر جہاد کرو اور اگر وہ تمہاری راے سے مخالف ہون تو اُن کو حرم مین سے نکالدینا چاہئے چنانچہ یہ اُنکے پاس گئے اور اُنکے شریک ہوکر فوج شام سے لڑے فوج شام بوجہ انتقال یزید کے مکے سے شام کو لوٹ گئی تو اُنھون نے عبداللہ بن زبیر کے سامنے حضرت عثمانؓ کے

Marfat.com

بہت سے مطاعن بیان کیے کہاکہ جولوگ اُن کے قتل مین شریک تھے ہم انکو اچھا جانتے
ہین اور جولوگ اُن کے دوست ہین ہم اُن سے بیزار ہین آپ کی راے اُن کے حق مین
کیا ہے عبداللہ نے کہاکہ جو حضرت عثمانؓ کو بُرا جانتا ہے مین اُس سے بیزار ہون اُنا
اور اُن کے دوست کا دوست ہون اُنکی خوبی مین کوئی کلام نہین تو نافع بن ازرق
اور عبداللہ بن صفار سعدی اور عبداللہ بن اباض اور حنظلہ بن بیہس اور بنو ماخوز
اور بنو سلیط بن یربوع سے عبداللہ وعبیداللہ و زبیر پسران ماخوز ان خوارج کے سب بنی تمیم
سے تھے اُنکو چھوڑکر بصرے کو چلے آئے اور بکر بن وائل کے قبیلے سے ابو طالوت اور
ابو فدیک عبداللہ بن ثور بن قیس بن ثعلبہ اور عطیہ ابن اسود یشکری یمامہ کو چلے گئے جب
ابن زیاد پر رعایا نے چارون طرف سے بغاوت کر رکھی تھی تو نافع بن ازرق نے
تین سو خوارج کی جمعیت کے ساتھ بصرہ مین خروج کیا اور جیلخانے کو توڑ دیا مگر
اہل بصرہ آمادگی کے ساتھ ان خوارج کے مقابلے کو کھڑے ہوگئے اسلئے نافع وہان
نہ ٹھہر سکا اور شوال سنہ ۶۴ھ مین اہواز پہونچا نجدہ بن عامر بھی اُسکے ہمراہ تھا بہت سے
خوارج نے اُسکا ساتھ نہ دیا اُن مین سے عبداللہ بن صفار سعدی اور عبداللہ بن اباض
ہین نافع اور اُسکے اصحاب ابو بلال کی راے پر تھے اور مولانا علی کو بوجہ ثالثی کے کافر کہتے
تھے اور حضرت عثمانؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ اور بی بی عائشہؓ اور عبداللہ بن عباسؓ اور اُن
مسلمانون سے جو اُنکے ہمراہ تھے بیزار تھے اُنکو بُرا کہتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ سارے ہمیشہ دوزخ مین
رہینگے اور کہتے تھے کہ ہمارے مخالفین کے شہر دار الکفر ہین اور جو اُن مین سکونت اختیار
کرے وہ بھی کافر ہے اور اطفال ہمارے مخالفین کے دوزخ مین جائینگے اور مخالفین کی
اولاد اور عورات کو قتل کرنا حلال جانتے تھے اور کہتے تھے کہ مشرکین کے اطفال اپنے
مان باپ کے ساتھ دوزخ مین جائینگے اور وہان ہمیشہ دوزخ مین رہینگے اور مسلمانون کی
امانتون کو جائز سمجھ کے صرف کر ڈالنا اُنکے نزدیک روا تھا کیونکہ یہ اُنکو کفار مین شمار
کرتے تھے اور تقیہ کو قول وفعل دونون مین حرام بتاتے تھے اور رجم زانی محصن کے
منکر تھے اسلئے کہ قرآن مین مذکور نہین کہتے تھے کہ جو کوئی محصنہ عورت پر زنا کی تہمت کرے

Marfat.com

اُسکو حد مارنا چاہئے اور جو کوئی محسن مرد پر تہمت کرے اُسپر حد جاری نہین ہوگی اور چور کا ہاتھ قلیل و کثیر مین کاٹنا چاہئے اور اُنکے زعم مین مرتکب کبیرہ کافر ہے اور وہ ہمیشہ کفار کی طرح دوزخ مین رہیگا اور استدلال اسپر اِس سے کرتے تھے کہ شیطان نے جو گناہ کبیرہ کیا تو وہ کافر ہوگیا کیونکہ اُس کو اللہ نے حکم دیا کہ آدمؑ کو سجدہ کر اُسنے نافرمانی کی اور سجدہ نکرنا کبیرہ گناہ ہے ورنہ ابلیس اللہ کی وحدانیت کا عارف تھا یہی حال مسلمان کا ہے کہ گو وہ اللہ کی وحدانیت کا عارف ہوتا ہے مگر کبیرہ کرنے سے کافر ہوجاتا ہے[1] اور کہتے تھے کہ نبی سے صدور گناہ جائز ہے اور ہر گناہ انکے نزدیک کفر ہے۔ اور ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کوئی نبی مبعوث کرے اور اُسکے علم مین یہ بات ہو کہ یہ نبوت کے بعد کافر ہوجائیگا اور ابن ملجم قتل حضرت علیؓ سے خطاوار نہین ہوا بلکہ حق پر تھا۔ کتاب[2] الاوائل مین ابو ہلال عسکری نے کہا ہے کہ نافع بن ازرق جس کی طرف ازارقہ منسوب ہین اس آیت مین رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا إِنَّكَ إِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا یعنی اے رب زمین پر کافرون کا ایک گھر بسنے والا نچھوڑنا تحقیق اگر تو انکو چھوڑیگا تو وہ تیرے بندون کو بہکا دینگے اور بدکار کفر کرنے والا جنینگے یون تاویل کرتا تھا کہ جو لوگ ہم سے مخالف ہین اُنکے بچون کو قتل کرنا اور اُنکی عورتون کو ہلاک کرنا حلال ہے جب اُس سے یہ قول ظاہر ہوا تو اُسکے اصحاب مین سے ایک گروہ اُس سے پھر گیا پھر رستقاباذ مین نافع مارا گیا انتہیٰ کلامہ ازارقہ کے نزدیک مومنین کے لئے رویاے صالحہ نہین بلکہ انکی خوابین بھی ایک قسم کی وحی ہین جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد سے منقطع ہوگئی[3] تاریخ کامل مین مذکور ہے کہ نافع نے ازارقہ سے کہا کہ جو ہمارے ہم مذہب جہاد مین شریک نہوئے اُنکے ساتھ دوستی رکھنا حلال نہین نہ اُنکے ساتھ مناکحت حلال ہے نہ اُنکا ذبیحہ کھانا حلال ہے اور نہ اُنکی شہادت قبول کرنا چاہیے

نہ اُن سے علم دین سیکھنا چاہئے نہ انکو وراثت پہونچ سکتی ہے اُنکے اطفال کا قتل کرنا درست ہے
اُن سے نفرت رکھنا چاہیے اور تمام مسلمان کفار ہین مثل کفار عرب کے پس اُنکے واسطے
دو باتین ہونا چاہئین یا قتل کئے جائین یا اسلام قبول کرین نافع کے کچھ اصحاب نے اُسکی
اِس رائے سے اتفاق کیا اور کچھ نے مخالفت کی اُن مخالفین مین سے ایک نجدہ بن عامر ہے
اور یہ شخص یمامہ کو چلا گیا نافع نے ابن اباض اور ابن صفار کو یہ سب اپنی رائے لکھ بھیجی
ابن صفار نے نافع کا خط پڑھ کر رکھدیا اور اپنے اصحاب سے اُسکا حال نہ بیان کیا اِس خیال سے
کہ مبادا اُن مین تفرقہ اور اختلاف پڑ جائے مگر ابن اباض نے وہ خط لیکر پڑھا اور کہا
اللہ نافع کو موت دے یہ رائے اُسکی صحیح نہین اگر تمام مشرک ہوتی اُسوقت یہ معاملات اُسکے
ساتھ کرنے کے قابل تھے مگر وہ شرک سے بری ہین لیکن وہ کفار نعمت ہین احکام ہین ہمکو صرف
یہ چاہئے اُنکو قتل کرین جب تک ہماری رائے وہ نہ تسلیم کرلین اور سوا قتل کے کوئی اور معاملہ
اُنکے ساتھ نہ برتنا چاہئے ابن صفار بولا اللہ تم دونون سے بیزار ہوا اسلئے کہ تو نے نہایت
قصر کیا اور ابن ازرق نے غلو کیا اور اسی طرح اور خوارج کہنے لگے اور اِن مین بڑا اختلاف
پڑ گیا سنہ ۶۵ ہجری تک نافع کو بڑی شوکت حاصل ہوگئی اسلئے کہ اُسوقت ملک مین سازش
و فساد کے جال پھیلے ہوئے تھے اور عبید اللہ بن زیاد سے نافع کا ابھی تدارک نہ ہو سکا تھا کہ بصرہ
سے شام کو بھاگ گیا اور عبد اللہ بن زبیر کی طرف سے عبد اللہ بن حرث بن نوفل بن حرث
بن عبد المطلب بصرے کا حاکم مقرر ہوا تو اُسنے پانچہزار آدمی مسلم بن عبیس بن کریز بن حبیب
کی ماتحتی مین مقرر کرکے ازارقہ سے جنگ کے لئے روانہ کئے اہواز کے علاقہ مین دولاب
سنہ ۶۵ مین دونون لشکرون مین لڑائی ہوئی اثنائے جنگ مین پہلے تو مسلم مارا گیا بعد ازان
نافع بن ازرق اہل بصرہ نے حجاج بن باب حمیری کو اپنا امیر بنایا اور ازارقہ نے اپنا سردار
عبد اللہ بن ماخور کو مقرر کیا تھوڑی دیر کی جنگ کے بعد حجاج اور عبد اللہ بھی راہی عالم
آخرت ہوئے تب اہل بصرہ نے ربیعہ بن اخدم کو اور ازارقہ نے عبید اللہ بن ماخور کو امارت
کی کرسی پر بٹھایا لڑائی جاری رکھی یہانتک کہ شام ہوگئی اتفاق وقت سے ازارقہ کی
کمک پر کچھ لوگ آگئے جس سے اُنھون نے تازہ دم ہوکے اہل بصرہ پر حملہ کر دیا اہل بصرہ اس ناگہانی حملے سے

Marfat.com

گئے اور بھاگ کھڑے ہوئے ربیعہ بن اخذم مارا گیا اہل بصرہ نے بجائے اسکے حارثہ بن بدر کو سپہ سالار بنایا حارثہ نہایت تیزی سے منہزمین کو لوٹا کے پھر میدان جنگ مین لایا اور کمال چستی سے لڑکے ازارقہ کو پسپا کر دیا اور اس خیال سے کہ مبادا ازارقہ پھر یورش نکرین اہواز مین ڈیرے ڈالدئے بعد اسکے عبداللہ بن زبیر نے حکومت بصرہ سے عبداللہ بن حرث کو معزول کر کے قباع یعنی حرث بن ربیعہ کو مامور کیا ازارقہ نے فوراً بصرہ پر حملہ کر دیا اخنف بن قیس نے رائے دی کہ ازارقہ کی جنگ پر مہلب بن ابی صفرہ کو متعین کرنا چاہیئے وہی کچھ انکے دانت کھٹے کریگا اہل بصرہ نے بھی اسکی بابت عبداللہ بن زبیر سے خط وکتابت کی عبداللہ بن زبیر نے اسکو منظور فرما لیا چنانچہ مہلب لشکر اسلام سے بارہ ہزار فوج منتخب کر کے ازارقہ کی طرف براہ پل روانہ ہوا اس اثنا مین حارثہ بن بدر مع اُن لوگون کے جو جنگ ازارقہ مین اُسکے ہمراہ تھے آپہونچا حرث بن ربیعہ نے انکو بھی مہلب کی طرف واپس کر دیا اور حارثہ کشتی پر سوار ہو کر بہ قصد بصرہ چلا اتفاق سے کشتی نہر مین ڈوب گئی مہلب نے مقدمۃ الجیش پر اسکا بیٹا مغیرہ تھا اس سے اور ازارقہ کے مقدمے سے لڑائی ہوئی مغیرہ نے ازارقہ کے مقدمے کو سوق اہواز سے پسپا کر کے مادر تک پیچھے ہٹا دیا اسوقت مہلب سولاف مین ٹھہرا ہوا تھا ازارقہ نے مغیرہ سے شکست کھا کے مہلب کے لشکر پر ایک پُر زور حملہ کر دیا جس سے مہلب کی رکاب کی فوج تتر بتر ہو گئی لیکن شام ہو جانے کی وجہ سے لڑائی خود بخود رک گئی اور اگلے دن تک بلا کسی تحریک کے لڑائی موقوف رہی اس اثنا مین مہلب فرصت پا کے دجیل کو قطع کر کے عقیل مین آ اترا بعدہٗ وہان سے کوچ کر کے ازارقہ کے قریب پہونچ کے مورچہ قائم کر دیا اور اپنے لشکر کے ارد گرد خندق کھدوائی پہرول وجاسوس مقرر کر دئے ایک روز شب کے وقت ازارقہ کے لشکر سے عبیدہ بن ہلال وزبیر بن ماخور لشکر مہلب پر شب خون مارنے کو آئے ہشیار پا کے واپس چلے گئے۔

مہلب نے بہ قصد جنگ خروج کیا ازد و تمیم اسکے میمنہ مین تھے قبیلہ بکر و عبدالقیس میسرہ مین اور اہل عالیہ قلب مین ازارقہ کے میمنہ مین عبیدہ بن ہلال یشکری اور میسرہ مین زبیر بن ماخور تھا فریقین نے نہایت اطمینان واستقلال سے لڑائی شروع کی بعد ازان لحظہ بلحظہ

Marfat.com

اُسکی سختی بڑھتی گئی آخرالامر مہلب کے لشکر کے قدم استقامت میدان جنگ سے ڈگ گئے کمال تیزی سے گھبرائے بھاگ کھڑے ہوئے منھ مین نے بھاگ کر یوہ مین دم لیا مہلب نے ایک بلند مقام پر کھڑے ہوکے اپنے بھاگے ہوئے لشکر کو آواز دی جس سے تقریباً تین ہزار آدمی ٹھہر گئے جو اکثر قبیلہ ازد کے تھے مہلب انکو تسلی اور جوش مردانگی کی داد دیتا ہوا لشکر ازارقہ پر لوٹ پڑا اور شدت سے لڑائی کا آغاز کردیا ازارقہ جواب نہ دے سکے عبیداللہ بن ماخور اور بہت سے سردار مارے گئے باقی جو رہے اُنھون نے طرف خراسان وکرمان مین جاکے دم لیا اور زبیر بن ماخور کو اپنا امیر بناکے اصطخر کی طرف چلے آئے مصعب ابن زبیر نے جو اپنے بھائی عبداللہ بن زبیر کی طرف سے والی عراق ہوکے وارد بصرہ ہوئے تھے مہلب کو بلاد موصل وجزیرہ اور ارمینیہ کی حکومت پر بھیج کر حکومت فارس وجنگ ازارقہ پر عمر بن عبداللہ بن معمر کو مامور کردیا عمر نے حکومت فارس کے زینے پر قدم رکھتے ہی اپنے بیٹے عبیداللہ کو ازارقہ کی جنگ پر بھیجدیا ازارقہ نے اُسکو مارڈالا بعدازان زبیر امیر ازارقہ اور عمر بن عبداللہ والی فارس سے چھڑ گئی عمر بن عبداللہ نے ازارقہ کو ہزیمت دیکے اُن کے ستر آدمیون کو مارڈالا قطری بن فجاءۃ وصالح بن مخراق محاصرہ توڑ کے مع ازارقہ نیشاپور کی جانب چلے گئے عمر بن عبداللہ نے نیشاپور مین پہونچ کے لڑائی چھیڑ دی ازارقہ نے نیشاپور سے ہزیمت اُٹھا کے اصفہان کا قصد کیا۔ اصفہان مین اچھی طرح دم بھی نہ لینے پائے تھے کہ تب ازرقہ نے مزاج پرسی کرلی گھبرا کے عمر بن عبداللہ کے لشکر کی گذرگاہون سے بچتے ہوئے فارس کی طرف بڑھے ساپور اور ارجان ہوتے ہوئے بقصد عراق وارد اہواز ہوئے چونکہ عمر بن عبداللہ بھی اُنکے پیچھے پیچھے نہایت تیزی سے قطع منازل کر رہا تھا اور مصعب کا لشکر پل پر پڑاؤ ڈالے ہوئے پڑا تھا اسوجہ سے زبیر نے مع ازارقہ کے اہواز سے نکل کے سرزمین صرصر کو طے کیا اور مداین پر متواتر شبخون مارنے لگا اہل مداین کے لڑکون اور مردون کو قتل کرڈالتا اور حاملہ عورتون کے پیٹ پھاڑ پھاڑ کے بچے نکال کے مارڈالتا تھا والی مداین مقاومت سے عاجز ہوکے

Marfat.com

بھاگ کھڑا ہوا انھین ازارقہ کا ایک گروہ قتل وغارت کرتا ہوا کرخ تک پہونچ گیا ابوبکر بن
مخنف مقابلے پر آیا لڑائی ہوئی میدان جنگ ازارقہ کے ہاتھ رہا ابوبکر بن مخنف عین معرکہ
مین کام آیا تب والی کوفہ حرث بن ربیعہ قباع نے ازارقہ کی سرکوبی کی غرض سے کوچ کیا ازارقہ
خبر پا کے بھاگ کر رے پہونچے یزید بن حرث بن دوم شیبانی والی رے میدان جنگ مین
ہزیمت پا کے مارا گیا بعد اُسکے ازارقہ نے اصفہان کا رخ کیا اصفہان کا امیر عتاب بن ورقا
تھا چند مہینے اصفہان کا محاصرہ کئے ہوئے شہر پناہ کے دروازہ پر روزانہ جنگ کرتے رہے
عتاب بن ورقا طول محاصرہ سے گھبرا کے شہر پناہ کا دروازہ کھول کے باہر نکل آیا اور کھلے
میدان لڑ کر ازارقہ کو ہزیمت دیدی زبیر امیر ازارقہ مارا گیا عتاب نے ازارقہ کو چارون طرف
سے گھیر لیا ازارقہ نے قطری بن فجاءۃ مازنی کے ہاتھ پر بیعت کر لی جس کی کنیت ابونعامہ
تھی اور اسکے ہمراہ کرمان کی طرف چلے گئے اور پھر وہان سے مجتمع ہوکے اصفہان کی جانب
لوٹے اصفہان مین تو داخل نہوسکے اہواز جا پہونچے اور وہین قیام کر دیا اسی اثنا مین مصعب نے
مہلب کو موصل وجزیرہ وغیرہ کی حکومت سے واپس بلا کے جنگ ازارقہ پر مامور کیا مہلب نے
ایک باقاعدہ لشکر مرتب کر کے خوارج کا قصد کیا مقام سولاف مین مقابلے کی نوبت آئی آٹھ
ماہ تک مسلسل لڑائی ہوتی رہی مصعب کے مارے جانے کے بعد عبدالملک کے حکم سے حجاج
امیر عراقین ہوکے آیا تو مہلب نے اُسکے حکم سے ازارقہ سے لڑائی چھیڑ دی اور اُنکو ایک خفیف
جنگ کے بعد کازرون کی طرف پسپا کر دیا اور مہلب نے بہ قصد جنگ ازارقہ نیشاپور مین قیام
کیا اور تقریبًا ایک سال وہین ٹھہرا ہوا لڑتا رہا کرمان ازارقہ کے قبضے مین تھا اور فارس مہلب کے
تصرف مین جبکہ ازارقہ کی رسد فارس سے بند ہوگئی تو مجبور ہوکے میدان جنگ سے کرمان
کی طرف لوٹے اور مقام جیرفت مین پہونچ کے مورچہ قائم کیا مہلب نے لڑکر اُن کو پسپا کر دیا
مہلب کا کل فارس پر قبضہ ہوگیا اور وہ برابر اٹھارہ مہینے تک ازارقہ سے جنگ کرتا رہا لیکن
کبھی کسی قسم کی کامیابی اُسکو حاصل نہوئی بعد اسکے اتفاق وقت سے خود ان لوگون مین
اختلاف پیدا ہوگیا بعض نے اِس اختلاف کا سبب یہ بیان کیا ہے کہ مقطر نامی ایک
شخص قطری کی جانب سے کرمان کے کسی شہر کا عامل تھا اُسنے ازارقہ مین سے ایک

Marfat.com

شخص کو قتل کرڈالا ازارقہ نے قطری سے مقطر کے قصاص لینے کو کہا قطری نے جواب دیا کہ مقطر سے غلطی ہوگئی اس غلطی کی تاویل کر دینا چاہیے اور یہ سابقین مین سے بھی ہے مین اسکو قتل نکرونگا ازارقہ مین اس جواب سے اختلاف پیدا ہوگیا - اور بعض نے یہ سبب بیان کیا ہے کہ ازارقہ کے لشکر مین ایک شخص تھا جو زہر آلود تیر بناتا تھا جس سے مہلب کے لشکر کو بیحد نقصان پہونچتا تھا مہلب نے ایک خط لکھ کے ایک شخص کے حوالے کیا اور یہ سمجھا دیا کہ اس خط کو ازارقہ کے لشکر مین اس طرح پر چھوڑ آؤ کہ کوئی شخص تمکو نہ دیکھنے پائے اتفاق سے یہ خط سردار لشکر ازارقہ کے ہاتھ پڑ گیا کھولا تو لکھا ہوا تھا تمھارے زہر آلود تیر بھیجے ہوئے ہمارے پاس پہونچے اسکے صلے مین ہم تمکو ایک ہزار درم بھیجتے ہین سردار لشکر نے تیر ساز کو بلا کے دریافت کیا تیر ساز نے انکاری جواب دیا سردار لشکر نے اُسکے قتل کا حکم دیا عبد ربہ الکبیر نے اُس تیر ساز کے قتل سے ناراضگی ظاہر کی اور یہی امر ازارقہ مین اختلاف کا باعث ہوا اور بعض کہتے ہین کہ مہلب نے ایک نصرانی کو قطری کے پاس بھیجا تھا اور یہ ہدایت کر دی تھی کہ قطری کے روبرو جاتے ہی سجدہ کرنا جون ہی اُس نصرانی نے قطری کو سجدہ کیا ازارقہ نے اُسکو قتل کرڈالا اور اُس الزام کی پاداش مین قطری کو معزول کرکے عبد ربہ الکبیر کو امارت کی کرسی پر بٹھا دیا ازارقہ کے گروہ کا چوتھا یا پانچوان حصہ قطری کے ہمراہ ہوگیا مہینون قطری اور عبد ربہ الکبیر کے ہوا خواہون مین لڑائی ہوتی رہی بعد ازان قطری تو طبرستان چلا گیا اور عبد ربہ الکبیر کرمان مین ٹھہرا رہا مہلب نے قطری کے چلے جانے کے بعد لڑائی چھیڑ دی اور جیرفت مین اسپر محاصرہ ڈالدیا بالآخر عبد ربہ الکبیر طول محاصرہ سے گھبرا کے مع اپنے مال وحریم واسباب کے نکل کھڑا ہوا مہلب نے نہایت سختی سے حملہ کیا نامی نامی جنگ آور ازارقہ کے مارے گئے لڑتے لڑتے آلات حرب ٹوٹ گئے ازارقہ کمال بے سروسامانی سے بھاگے مہلب مظفر ومنصور جیرفت مین داخل ہوا اور چند ساعت آرام کرکے تعاقب کی غرض سے سوار ہوگیا جیرفت سے چار فرسنگ کے فاصلے پر عبد ربہ الکبیر کو جا گھیرا صبح سے دوپہر تک کمال شدت سے لڑائی ہوتی رہی یہان تک کہ لڑنیوالے لڑتے لڑتے تھک گئے مہلب نے لڑائی موقوف کردی محاصرہ ڈالے رہا بعد ازان ازارقہ نے

Marfat.com

مرنے اور مارنے کا باہم عہد و پیمان کرکے دوبارہ لڑائی شروع کردی اور اس مردانگی سے لڑے کہ مہلب اور اسکے ہمراہیوں کے چھکے چھوٹ گئے مگر آخر کار مہلب کو فتح یابی ہوئی ازارقہ میدان جنگ چھوڑکے بھاگ کھڑے ہوئے تقریبًا چار ہزار ازارقہ مارے گئے ازان جملہ خود عبدربہ الکبیر بھی تھا اُس معرکۂ خونریز سے ازارقہ کے گروہ کا کوئی متنفس جانبر نہیں ہوا مگر معدودے چند جنکا شمار انگلیون پر ہوسکتا تھا۔

جن دنون ازارقہ مین نزاع پیدا ہوگیا تھا حجاج نے سفیان بن ابر کلبی کو ایک عظیم الشان لشکر کے ساتھ قطری کی سرکوبی کو طبرستان کی جانب روانہ کردیا تھا اتفاق سے اسحاق بن محمد بن اشعث بھی لشکر کوفہ کو لئے ہوئے اُسی دن طبرستان کے قریب پہونچا دونون نے متفق ہوکے قطری سے طبرستان کے ایک گھاٹے مین مقابلہ کیا اثناے جنگ مین قطری کے ہمراہی قطری سے علیحدہ ہوگئے اور قطری خود گھوڑے سے گرکر ایک غار مین جا پڑا اس عرصے مین ایک عجمی اُس طرف سے ہوکے گذرا قطری نے پانی کی خواہش ظاہر کی عجمی نے خدمت کا معاوضہ طلب کیا قطری نے اپنے آلات حرب دیدینے کا وعدہ کیا عجمی اُس سے رخصت ہوکے اُس غار کے اوپر چڑھ گیا اور اوپر سے ایک بھاری پتھر گرا دیا قطری کا سر زخمی ہوگیا عجمی فرط خوشی سے چلا اُٹھا چند لوگ اہل کوفہ کے دوڑ پڑے اور قطری کو مار کر سر کاٹ لیا قطری کے مارے جانے کے بعد سفیان نے بلا جدال وقتال ازارقہ کا محاصرہ کرلیا رسد اور غلے کی آمد بند کردی شدت گرسنگی اس درجہ بڑھی کہ گھوڑون کو ذبح کرکے کھا گئے جب گھوڑون اور چوپایون نے بھی کفایت نہ کی تو مارنے اور مرجانے کی قسمین کھاکے محاصرہ توڑ کے لڑتے ہوئے نکلے سفیان نے سبھون کو پامال کرڈالا بعض علماے تاریخ کا یہ بیان ہے کہ قطری اور عبدربہ الکبیر کے مارے جانے سے جو ازارقہ کے پچھلے رئیس تھے ازارقہ کی حکومت منقرض ہوگئی پہلا رئیس انکا نافع بن ازرق تھا تقریبًا بیس برس تک اُنکا زور رہا۔

نجدات

چوتھے نجدات یہ لوگ نجدہ بن عامر بن عبداللہ بن سامر بن مفرج کے متبع ہین

خطط مقریزی وغیرہ مین نجدہ کے باپ کا نام عامر ہی لکھا ہے اور امام رازی نے نہایۃ العقول مین کہا ہے کہ نجدات نجدہ بن عمیر کے متبع ہین اور شرح مقاصد مین نجدہ بن عویمر کے اصحاب بتایا ہے ابن خلدون نے نجدہ کے پردادا کا نام سیار بیان کیا ہے اور تاریخ یافعی مین لکھا ہی کہ نجدہ نون اور جیم اور دال مہملہ کے ساتھ ہے یہ شخص بنی حنیفہ سے تھا کہ ملک یمامہ مین ایک قوم ہے قبیلۂ تمیم سے نافع بن ازرق کے ہمراہ رہتا تھا جب اُسنے مذہب مین بعض باتین اپنی طرف سے پیدا کین تو یہ اُس سے علٰحدہ ہوگیا اور یمامہ کو چلا گیا اور وہان ابو طالوت سے بیعت کر لی اور بنو حنیفہ کے شہر حصارم کو جس مین چار ہزار کے قریب رقیق (غلام) تھے لوٹ لیا اور اُن سبھون کو اپنے ہمراہیون مین تقسیم کر دیا یہ واقعہ ۶۵ھ کا ہے بعد اسکے ایک قافلے سے تعرض کیا جو بحرین یا بصرے سے مال وغیرہ لئے ہوئے عبداللہ بن زبیر کے پاس جاتا تھا نجدہ نے اُسکو لوٹ لیا اور ابو طالوت کے پاس لیگیا اور کہا کہ مال تو تقسیم کر لو اور ان آدمیون سے زمین مین محنت و مزدوری کھیتی باڑی کراؤ کہ یہ بات بہتر ہے خوارج نے اُسکے قول کے موافق تعمیل کی اور کہا ابو طالوت سے نجدہ ہمارے لئے بہتر ہے اور ابو طالوت کو چھوڑ کر نجدہ سے بیعت کر لی ابو طالوت بھی اُس بیعت مین شریک ہوگیا یہ واقعہ ۶۶ھ کا ہے اور نجدہ کی عمر اُس وقت مین تیس سال کی تھی اسکو لوگ امیر المؤمنین کہتے تھے اسکے اصحاب کو نجدیہ اسلئے نہین کہتے کہ درمیان اِن کے اور نجد کے رہنے والون کے فرق رہے بیعت لینے کے بعد نجدہ نے بنو کعب بن ربیعہ پر چڑھائی کی اور نہایت سختی کے ساتھ اُنکو پسپا کیا بعدہ وہان سے لوٹ کر یمامہ کی طرف آیا اور تین ہزار آدمیون کی بھیڑ بھاڑ کے ساتھ ۶۷ھ مین بحرین کی طرف کوچ کیا اور عبد القیس کے قبیلے کو تباہ کر دیا اُنکے جسقدر عورت و مرد ہاتھ لگے اُنکو لونڈی و غلام بنایا نجدہ آپ عطیف مین ٹھہرا اور اپنے بیٹے مطرح کو قوم عبد القیس کے مفرورون سے لڑائی کے لئے تویر کی طرف روانہ کیا مطرح اور بہت سے آدمی یہان مارے گئے نجدہ کے قدم بحرین مین جم گئے مصعب بن زبیر حاکم بصرہ نے ۶۹ھ مین عبداللہ بن عمیر لیثی اعور کی ماتحتی مین چار ہزار آدمیون کا لشکر نجدہ کی سرکوبی کو روانہ کیا نجدہ نے اِس فوج کو شکست دی پھر نجدہ نے عطیہ بن اسود کے ہمراہ

Marfat.com

ایک جماعت عمان کو بھیجی عطیہ نے اُس طرف کے شہر فتح کر لئے اور اپنی طرف سے اس مقام کا ابوالقاسم کو افسر کر کے عطیہ چلا گیا اہل عمان نے ابوالقاسم کو مار ڈالا اور عمان سے خوارج کو نکال دیا اُسکے بعد عطیہ و نجدہ مین مخالفت پیدا ہوگئی عطیہ نجدہ سے علحدہ ہو کے عمان چلا آیا اہل عمان نے شہر مین داخل نہونے دیا اور عطیہ اُسے تسخیر نکر سکا مجبور ہو کے براہ دریا کرمان کی طرف چلا گیا اور یہان اپنا مقام کر دیا اور ایک ٹکسال درہمون کی جاری کی اور ان دراہم کا نام عطویہ رکھا اور کرمان مین عطیہ اتنا جما کہ جب مہلب نے اسپر لشکر بھیجا تو یہان سے سیستان کو بھاگ گیا اور پھر یہان سے سندھ کی طرف چلا گیا اور پھر مقام قندابیل مین سواران مہلب کے ہاتھ سے مارا گیا اور بعض کہتے ہین کہ خوارج کے ہاتھ سے قتل ہوا جیسا کہ علامہ ابن اثیر نے تاریخ کامل مین تصریح کی ہے - اور الخطط والآثار مین مذکور ہے کہ نجدہ نے عطیہ بن اسود کو سیستان کی طرف بھیجا تھا اُسنے اپنا مذہب مرو مین ظاہر کیا پس اُسکے متبع عطویہ مشہور ہوگئے۔

نجدہ نے ابن عمیر کی شکست کے بعد بادیہ نشینون سے صدقہ وصول کرنا شروع کیا اور کاظمہ مین بہت سے بنی تمیم اسکے آدمیون کے ہاتھ سے مارے گئے اور پھر اہل صنعاء سے بیعت لی پھر نجدہ نے اہل حضرموت پر ابو فدیک کو فوج دیکر بھیجا اُسنے ان سے صدقہ وصول کیا اور نجدہ سنہ ۶۸ھ یا سنہ ۶۹ھ مین آٹھ سو یا دو ہزار چھ سو آدمیون کی جمعیت کے ساتھ مکے کو گیا اور عبداللہ بن زبیر سے ایک معاہدہ قرار پا کر حج کیا پھر نجدہ مدینے کی طرف آیا اہل مدینہ اس سے آمادہ بہ جنگ ہوئے مجبور ہو کے طائف کی طرف چلا گیا اثناے راہ مین عبداللہ بن عمر بن عثمان کی ایک لڑکی سے ملاقات ہوگئی خوارج نے اُس غریب لڑکی کو پکڑ کے نجدہ کے پاس پہونچا دیا اور پھر بنظر امتحان نجدہ سے اُس لڑکی کے فروخت کرنے کا سوال کیا نجدہ نے کہا مین نے اسکو آزاد کر دیا اسپر خوارج نے جواب دیا کہ اس سے نکاح کر لو نجدہ بولا یہ اپنے نفس کی مختار ہے اور مین تو اس سے نکاح کرنا پسند نہین کرتا نجدہ نے ابن عمر بن خطاب کو ایک خط لکھا اُسمین کئی چیزون کے مسئلے دریافت کئے ابن عمر نے جواب دیا کہ ابن عباس سے دریافت کرنا چاہئے چنانچہ

Marfat.com

اُسنے اُنسے دریافت کیا جب نجدہ طائف کے پاس آیا تو عاصم بن عروہ بن مسعود ثقفی اُسکے پاس آئے اور اپنی قوم کی طرف سے اُس سے بیعت کی اور اِس طرح اہل طائف اُسکے شر سے محفوظ رہے یہان سے نجدہ بحرین کو چلا آیا اور یہ حکم دیا کہ کوئی تاجر یہان سے اور یمامہ سے غلہ حرمین کی طرف نہ لیجائے ابن عباس نے نجدہ کو ایک خط لکھا کہ جب ثمامہ بن اثال اسلام لایا تو اُسنے غلے کی روانگی اپنے ہان سے اہل مکہ کی طرف بند کردی حالانکہ اہل مکہ اُسوقت مین مشرک تھے حضرت سرور عالم نے اُسکو لکھا کہ اہل مکہ اہل اللہ ہین اِن سے غلے کی رسد نہ بند کرنا چاہئے اُسنے ارشاد کی تعمیل کی باوجودیکہ ہم مسلمان ہین تو نے ہم سے غلہ روک دیا نجدہ نے یہ تحریر دیکھ کر اپنے اُس امتناعی حکم کو منسوخ کردیا بعد اسکے نجدہ کے اصحاب اُسکی طرف سے بدظن ہونے لگے اور اُسکی مخالفت پر آمادہ ہوئے تو اُسکے نائبون کو جابجا رعایا نے اپنے ہان سے نکالنا شروع کیا اور وجہ اختلاف کی یہ ہوئی کہ ابو سنان حی بن وائل نے نجدہ سے کہا کہ جو شخص تم سے بیعت تقیہ کی راہ سے کرے اُسے قتل کرڈالنا چاہئے نجدہ نے ابو سنان کو بہت سخت وسست کہا اور کہا کسی کو اللہ نے علم غیب نہین دیا ہے اِسلئے ہمکو چاہئے کہ ظاہر پر حکم کرین اور عطیہ بن اسود بھی نجدہ کی مخالفت پر آمادہ ہوگیا تھا اور سبب اسکا یہ تھا کہ نجدہ نے ایک چھوٹا سا لشکر بحری مقامات کو بھیجا اور ایک لشکر بری مقامات کو روانہ کیا اور لشکر بحری کو لشکر بری سے زیادہ دیا تو اِس بات پر عطیہ نے نجدہ سے نزاع کیا اور ناراض ہوا نجدہ نے عطیہ کو ڈانٹا اور لوگون کو اشارہ کردیا کہ اُسے قتل کرڈالین عطیہ نے اپنے غصے کو ضبط کرکے نجدہ کے سردارون مین سے ایک شخص پر شراب نوشی کی حد جاری کرنے کی درخواست کی کہ وہ شراب پیا کرتا تھا نجدہ اُسکی نسبت کہنے لگا کہ اگرچہ وہ شراب پیتا ہے مگر دشمنون کے حق مین بلاے بے درمان ہے اور تحقیق سرور عالم نے مشرکین سے مدد چاہی تھی نجدہ کے اصحاب اُسکی اِس بات سے ناخوش ہوئے اور اُنکی ناخوشی کا ایک اور سبب بھی پیدا ہوگیا اور وہ یہ ہے کہ عبدالملک نے نجدہ کو تحریر کیا کہ جو کچھ تمنے آج تک مخلوق کی خونریزی کی ہے اور مال چھینے ہین وہ تمکو معاف کئے جاتے ہین

Marfat.com

اور تمکو یمامہ کا مالک کیا جاتا ہے بشرطیکہ تم ہماری اطاعت کرلو خوارج کو اِس خط کا کسی ذریعہ سے پتہ لگ گیا عطیہ نے کہا کہ یہ تحریر عبدالملک کی ضرور اِس بات پر دلالت کرتی ہی کہ اُسنے نجدہ کے دین مین کوئی خرابی اور کمزوری پائی ہوگی اور عطیہ اُسے چھوڑ کر عمان کو چلا گیا اسی طرح بہت سی باتین جمع ہوگئین کہ نجدات نے ابو فدیک عبداللہ بن ثور کو اپنا رئیس مقرر کرلیا جو بنی قیس بن ثعلبہ کے قبیلے سے تھا اور اب نجدات فدیکیہ کہلانے لگے نجدہ علاقۂ ہجر کے ایک گاؤن مین چھپ گیا ابو فدیک نے اُسکی تلاش کے لئے آدمی متعین کئے فدیکیہ نے اُس سے کہدیا تھا کہ اگر تم نجدہ کو تلاش کرکے قتل نہ کروگے توہم سب تم کو چھوڑدینگے۔ فدیکیہ نے ۷۲ھ مین نجدہ کو تلاش کرکے قتل کرڈالا۔ نجدہ نہایت بہادر اور سخی تھا نجدہ کے مارے جانے سے کچھ فدیکیہ قاتلون سے ناراض بھی ہوئے اور ابو فدیک کو چھوڑ دیا بلکہ مسلم ابن جبیر نے ابو فدیک پر چھری سے حملہ کیا اور بارہ زخم پہونچائے مسلم کو فدیکیہ نے قتل کرڈالا اور ابو فدیک کو اُس کے مکان مین اُٹھا کرلے گئے اور علاج کے بعد اُسے آرام ہوگیا ابو فدیک نے بحرین پر قبضہ کرلیا اور خالد بن عبداللہ کو جو عبدالملک کی طرف سے بصرے کا حاکم تھا اور بہ تعمیل حکم عبدالملک کے خوارج کی لڑائی پر مامور تھا ہزیمت دیدی عبدالملک نے عمر بن عبیداللہ بن معمر کے نام ایک فرمان باین مضمون بھیجا کہ اہل کوفہ وبصرہ کو جنگ ابو فدیک پر آمادہ کرکے ایک لشکر مرتب کرلو چنانچہ عمر بن عبیداللہ کی تحریک سے دس ہزار آدمی مجتمع ہوگئے عمر بن عبیداللہ نے اُنکو آلات حرب سے مسلح کرکے ۷۳ھ مین ابو فدیک کی طرف کوچ کردیا اہل کوفہ میمنہ مین تھے اور اہل بصرہ میسرہ مین رفتہ رفتہ یہ لشکر بحرین پہونچا اور صف آرائی کرکے ابو فدیک اور اُسکے ہمراہیون پر حملہ کردیا پہلے ہی حملے مین ابو فدیک کا میسرہ پیچھے ہٹا اور یہ لوگ جوش کامیابی مین بڑھتے چلے گئے مگر مغیرہ بن مہلب اور مجاعہ اور عبدالرحمن اور لشکر سواران اہل کوفہ کی طرف آملے اِس اثنا مین اہل میسرہ واپس ہوئے اور اہل میمنہ نے خم ٹھونک کے خوارج پر حملہ کردیا خوارج کے قدم استقامت میدان جنگ سے اُکھڑ گئے اہل میمنہ اُنکے لشکرگاہ مین گھس پڑے جو کچھ پایا لوٹ لیا ابو فدیک کو قتل کرڈالا اور

Marfat.com

اُسکے ہمراہیون کو ایک خندق مین گھیر لیا یہانتک کہ مجبور ہو کے نکلے پس اُن لوگون نے اُن مین سے چھ ہزار آدمیون کو قتل کیا اور آٹھ سو کو گرفتار میر سید شریف نے شرح مواقف مین لکھا ہے کہ نجدات مین سے ایک فرقے کا نام عاذریہ ہے اور اُن کو عاذریہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ نجدہ نے ایک بار اپنے بیٹے کو قوم قطیف کی مہم پر بھیجا اُسنے وہان کے لوگون کو قتل کیا اور اُنکی عورتون کو پکڑ لیا اور قبل تقسیم کے اُنسے نکاح کر لیا اور تقسیم سے قبل مال غنیمت مین سے خرچ کر ڈالا جب نجدہ کے پاس آئے اور اُسے اِن معاملات کی خبر ہوئی تو اُسنے کہا تمکو یہ مناسب نہ تھا اُنھون نے جواب دیا کہ ہمکو یہ معلوم نہ تھا کہ ایسا کرنا ہمکو مناسب نہین نجدہ نے بوجہ جہل کے اُن کے عذر کو مان لیا نجدہ کے اصحاب مین بعد اس کے اختلاف پڑ گیا جن لوگون نے اُسکے اِس حکم کو تسلیم کیا اُنکا یہ مذہب ٹھہر گیا کہ دین دو باتونکا نام ہے ایک اللہ اور رسول کی معرفت اور حرام جاننا اُن مسلمانون کے قتل کرنے کو جو اپنے موافق ہین دوسرے اقرار کرنا ساتھ اُس چیز کے جو اللہ کے پاس سے آئی ہے بالاجمال کہ اِن باتونکی عدم واقفیت سے معذور نہین اِسکے سوا جو تحریم و تحلیل اور تمام شرائع وفروع ہین اُن مین بسبب جہل کے لوگ معذور رکھے جاتے ہین اسلیئے کہ اِن کو عاذریہ بھی کہتے ہین باقی تمام باتون مین سارے نجدات سے متفق ہین اور نجدات کا عقیدہ یہ ہے کہ مجتہد خطا کرنے سے گنہگار نہین ہوتا ہے اور جو کوئی برخلاف اسکے مجتہد کو معذب جانتا ہے وہ کافر ہے اور جلے تقیہ مین خون اہل ذمہ کے حلال ہین اور جس نے نظر حرام کی یا جھوٹ بولا یا کسی صغیرہ پر اصرار کیا اور اُس سے توبہ نکی تو وہ کافر ہے اور جس نے زنا کیا چوری کی شراب پی بغیر اصرار کے اِن افعال پر وہ مومن ہے کافر نہین اور اِنکا زعم یہ ہے کہ آدمیون کو امام کی حاجت نہین مگر جبکہ وہ دیکھین کہ انصاف وعدل کی آپس مین رعایت نہوسکے گی تو اُسوقت امام کا مقرر کرنا جائز ہے اور واجب العمل صرف کتاب اللہ ہے اور نجدات سارے احکام مین ازارقہ سے خلاف رکھتے ہین ایک تکفیر صحابہ مین اُسکے موافق ہین لیکن غنیۃ الطالبین مین مذکور ہے کہ تمام خوارج جناب امیر کو بوجہ تحکیم کے اور اُن لوگون کو جو گناہ کبیرہ کرتے ہین کافر قرار دیتے ہین لیکن

Marfat.com

نجدات کا یہ مذہب نہین ہی۔
پانچوین اصفریہ زیاد بن اصفر کی طرف منسوب ہین بعضون نے لکھاہے صفریہ بفتح صاد مہلہ نعمان بن صفر کے اصحاب ہین کسی نے کہاکہ یہ منسوب ہین طرف عبداللہ بن صفار کے وہ ایک شخص بنی مقاعس مین سے تھا نام اُسکا حارث بن عمر بن کعب بن سعد بن زید بن مناۃ بن تمیم بن اد بن طابخہ بن الیاس بن مضر بن نزار ہے کسی نے کہایہ نام اُنکا بسبب صفرت (زردی) مرض کے ہواہے اور بعض نے کہاہے کہ چونکہ کثرت عبادت کی وجہ سے وہ زرد رنگ ہوگئے تھے اِسوجہ سے اُنکو صفریہ کہنے لگے بعض نے کہا صفر بکسر صاد ہی بہرحال یہ سارے اقوال مین ازارقہ کے موافق ہین مگر زانی سے رجم ساقط نہین بتاتے اور نہ اطفال مشرکین کو کافر و دوزخی جانتے ہین اور کہتے ہین کہ جو شخص ہمارے عقیدے مین موافق ہے اور وہ قتال مین شریک نہو تو کافر ہے اور کہتے ہین تقیہ قول مین جائز ہے نہ عمل مین اور اِنکا اعتقاد یہ ہے کہ جس گناہ پر حد جاری ہوسکتی ہے مثلاً چوری اور زناکاری اُسکے مرتکب کو کافر نکہنا چاہئے اور جس گناہ مین بوجہ اُسکی عظمت کے حد نہین ہی جیسے ترک نماز اور ترک روزہ اُسکا مرتکب کافر ہے اور کہتے ہین کہ جو عورت ہمارے دین مین موافق ہے اُس کا نکاح کر دینا اُس شخص سے جو اُسکے دین مین نہین اُسی جگہہ جائز ہے جہان تقیہ کے سوا چارہ نہو اور جہان علانیہ رہتے ہون وہان ناجائز ہے صفریہ کو زیادیہ بھی کہتے ہین ایک نام اُنکا نکاریہ بھی ہے اِسلئے کہ نصف حضرت علی وثلث حضرت عثمانؓ وسدس بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کو ناقص کرتے ہین۔ خلافت عبدالملک بن مروان کے عہد مین فرقہ اصفریہ مین سے صالح بن مسرح تمیمی نے (بنوامرءالقیس بن زید مناۃ سے) خروج کیا یہ شخص عقائد کا پابند اور عابد و زاہد تھا سرزمین موصل و جزیرہ مین اکثر قیام پذیر رہتا تھا اُسکے تلامذہ بھی تھے جن کو یہ قرآن و فقہ کی تعلیم دیتا تھا کبھی کوفہ مین اپنے احباب اور شاگردون سے ملنے کو آجاتا تھا وہ لوگ اسکی ضروریات مہیا کردیتے تھے حجاج کو اسکی خبر لگی گرفتاری پر لوگون کو مامور کیا صالح کوفہ چھوڑ کے اپنے شاگردون کے پاس موصل چلا آیا اور اُن لوگون کو خروج پر اُبھارنے لگا اس اثنا مین شبیب بن یزید بن نعیم شیبانی کا

ایک خط آپہونچا جس مین اسنے جنگ کرنے کی ترغیب دی تھی صالح نے جواب دیا مین تمھارے ہی
انتظار مین ہون جس قدر جلد ممکن ہو آجاؤ مین ہمہ تن خروج پر آمادہ ہون شبیب مع اپنے
چند دوستون کے جس مین اسکا بھائی مضاد اور محلل بن وائل لشکری تھا آپہونچا اور صالح
کے اتفاق راے سے ماہ صفر ۷۶ھ مین خروج کردیا لشکریون کو قبل جنگ دعا کرنے کی
ہدایت کی اور خونریزی اور مال واسباب کے لوٹنے کا اُنکو اختیار دیدیا اتفاق سے جزیرے
مین محمد بن مروان کی سواری کے جانور مل گئے جن کو ان لوگون نے گرفتار کرکے اپنے ہمراہیون
کو سوار کرادیا محمد بن مروان والی جزیرہ کو خوارج کے خروج اور انکی اس بیجا حرکت کی
اطلاع ہوئی تو اُسنے سرکوبی کو ایک ہزار کی جمعیت سے عدی بن عدی کندی کو مامور کیا پس
اسنے حران سے نکل کے خوارج کا رخ کیا چونکہ صلح پسندی مزاج مین زیادہ تھی اسوجہ سے
جنگ خوارج کو پسند نکرتا تھا قبل آغاز جنگ ایک قاصد خوارج کے پاس روانہ کیا اُن
لوگون نے قاصد کو قید کردیا اور خود مسلح ومرتب ہوکے عدی کے سر پر آپہونچے عدی اُسوقت
نماز چاشت پڑھ رہا تھا جیون تیون نماز پوری کرکے بہ قصد جنگ اپنے گھوڑے پر سوار ہوگیا
اور اُسکی رکاب کی فوج بھی بے ترتیبی کے ساتھ میدان مین آگئی خوارج کے میمنہ پر شبیب تھا
اور میسرہ پر سوید بن سلیم خوارج نے حملہ کیا عدی کو شکست ہوئی خوارج نے عدی کے لشکرگاہ
کو لوٹ لیا اور آمد تک تعاقب کرتے چلے آئے محمد بن مروان نے یہ خبر پاکے خالد بن حرلمی
اور حرث بن جعونہ عامری کو ڈیڑھ ڈیڑھ ہزار فوج کے ساتھ مختلف راہون سے روانہ کیا
اور یہ ہدایت کردی کہ تم مین سے جو شخص میدان جنگ مین کامیاب ہوگا وہی اپنے دوسرے ہمراہی
کا امیر اور سردار لشکر سمجھا جائے صالح کو اِسکی اطلاع ہوئی تو اُسنے شبیب کو حرث کی طرف
روانہ کیا اور خود خالد پر حملہ آور ہوا بازار کارزار نہایت سختی سے گرم ہوگیا محمد بن مروان کے
لشکر نے پہلے سے خندق کھود لی تھی اور مورچہ قائم کر رکھا تھا خواہ مخواہ خوارج کو پسپا ہونا
پڑا سرزمین جزیرہ وموصل کو دسکرہ تک طے کرگئے حجاج نے اِس ہزیمت سے آگاہ ہوکے
حرث بن عمیرہ بن ذی الشعار کو تین ہزار فوج کوفہ کی جمعیت سے روانہ کردیا مابین موصل
وصرصر کے ملاقات ہوگئی خوارج کے ہمراہ اِس وقت صرف نوے آدمی تھے سوید بن سلیم کو

Marfat.com

ہزیمت ہوئی صالح بن مسرح مارا گیا شبیب زمین پر گر پڑا پھر سنبھل کر اُٹھا اور صالح کی لاش پر کھڑے ہو کے اپنے ہمراہیون کو پکارنے لگا ستر آدمی کے قریب مجتمع ہو گئے شبیب مع اُن لوگون کے ایک قلعہ مین جو اُس مقام پر تھا جا کے پناہ گزین ہو گیا حرث نے قلعہ کا محاصرہ کر کے دروازے کو جلا دیا اور اِس قصد سے کہ صبح ہوتے ہی جنگ چھیڑی جائے گی اپنے لشکرگاہ مین لوٹ آیا شبیب نے اپنے ہمراہیون سے کہا تم اپنے دوستون مین سے جس کے ہاتھ پر چاہو بیعت کر لو اور ہمارے ہمراہ خروج کرو خوارج نے اُسی کی بیعت کی اور آگ کو مشتعل ہونے کے خیال سے بجھا کے رات ہی کے وقت خروج کر دیا حرث اِس اچانک حملے سے گھبرا کے اُٹھا اور اپنے ہمراہیون کو تیاری کا حکم دیا ہنوز وہ تیار نہ ہونے پائے تھے کہ لشکر کا ایک حصہ پسپا ہو کے مداین کی جانب بھاگا اور شبیب اُن کے مال واسباب کو لوٹتا ہوا سرزمین موصل کی جانب چلا گیا اِسکا باقی حال فرقۂ شبیبیہ مین آئیگا۔ صالح کی قبر وہین ہے جو خارجی اُسکے پاس سے گذرتا وہ ضرور سر منڈاتا [1]

ابو یزید پسر کنداد ساکن شہر نوذر علاقۂ قسطیلیہ نے کہ نہایت بدصورت تھا مذہب نکاریہ اختیار کر کے لوگون کو اِس مذہب کی طرف وعظ و نصیحت کرنا شروع کی جب اُسکی جماعت بھاری ہو گئی تو ۳۳۳ھ مین قسطیلیہ مسخر کیا پھر تبسہ اور سبتہ اور ضلبا ورا ریس کو فتح کر لیا قائم بامر اللہ علوی اسماعیلی والیِ افریقہ جو ائمۂ مہدویہ مین سے ہین فوج تیار کر کے قیروان اور رقادہ کی حفاظت کو بڑھے ابو یزید نے اُنھین شکست دی اور ٹونس اور قیروان اور رقادہ بھی فتح کر لیا یہانتک کہ قائم بھی شکست پا کر مہدویہ مین محصور ہو گئے روضۃ الصفاے ناصری مین ذکر کیا ہے کہ ابو یزید نے جب قیروان مین قتل و غارت کا حکم دیا تو مشائخ اور سادات اور اعیان و اشراف شفاعت کے لئے نکلے اور اُس سے کہا کہ باشندون کو قتل و غارت سے معاف رکھا جائے ابو یزید نے جواب دیا کہ قیروان بیت المقدس سے زیادہ بزرگ نہین ہے وہ شہر قتل و غارت سے خراب ہوا اگر قیروان کو خرابی پہونچے تو کیا مضائقہ ہے۔ قائم کے انتقال کے بعد اُن کے بیٹے اسماعیل منصور نے ابو یزید پر چڑھائی کی اور ۳۳۵ھ مین ابو یزید کو پوری شکست دی اور اُسکا برابر تک پیچھا کیا اور کئی برس تک یون ہی ابو یزید

[1] ملخص از معارف ابن قتیبہ ۱۲

محصور

سوڈان کے شہرون کی طرف بھاگا پھر منصور نے بھی پیچھا نہ چھوڑا یہان تک کہ اُسکا قلع وقمع کردیا اور ۳۳۶ھ مین وہ گرفتار ہوا اور اُسکی کھال نکلوا کر بھس بھروا دیا گیا۔

چھٹے اباضیہ - یہ عبداللہ بن اباض کے اصحاب ہین اسکا نام حارث بن عمر بھی لکھا ہے بعض نے عبداللہ بن یحییٰ اباضی لکھا ہے بعض نے کہا ہے کہ یہ فرقہ منسوب ہے طرف اُباض (بضم الف) کے اُباض ایک گانوءن ہے یمامہ کے علاقہ مین مراصد الاطلاع علی اسماء الامکنۃ والبقاع مین لکھا ہے اباض الف کے ضمے اور باے موحدہ کی تخفیف اور اُسکے بعد الف اور ضاد معجمہ سے ایک گانوءن ہے یمامہ کے علاقہ مین اُس مقام پر خالد بن ولید اور مسیلمہ سے جنگ ہوئی تھی اور اتحاف ذوی الالباب بشوارد لب الالباب مین رضی الدین نے اباضی الف کے کسرے سے لکھا ہے اور کہا ہے کہ اباضی فرقۂ اباضیہ مین کا ایک شخص اور اباضیہ کا پیشوا حارث اباضی ہے یہ منسوب ہے طرف عبداللہ اباض کے اور معارف[لله] ابن قتیبہ مین مذکور ہے کہ عبداللہ بن اباض قبیلۂ بنو مرہ سے ہے جو عبید سے ہے اور وہ تمیم سے کہ احنیف بن قیس کا ایک گروہ ہے اُس شخص نے مروان بن محمد کے عہد مین خروج کیا تھا مروان کے حکم سے عبداللہ بن محمد بن عطیہ نے اُس سے جنگ کرکے قتل کیا اور بعض کہتے ہین کہ عبداللہ تمام معاملات مین اُسکا رفیق تھا تاریخ کامل مین لکھا ہے کہ جب خوارج نے عبداللہ بن زبیر سے مفارقت کی تو یہ بھی اُس گروہ کے ہمراہ تھا اور بصرے مین چلا آیا اور نافع بن ازرق کے ساتھ خروج نہ کیا اور جب نافع نے اِس مضمون کا خط اُسکو لکھا کہ جو شخص اہل قبلہ مین سے ہمارا مخالف ہے وہ کافر ہے اُسکے ساتھ مناکحت ناجائز ہے اُسکے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا نادرست ہے اُسکو وراثت نہین پہونچ سکتی اُسکے بچون کو قتل کرنا چاہئے اُس سے نفرت کرنا چاہئے تو عبداللہ بن اباض نے اِس رائے سے نافع کی اختلاف کرکے کہا کہ جو اہل قبلہ مین سے ہمارا مخالف ہے وہ کافر نعمت والاحکام ہے مشرک نہین اور اُسکا حکم منافق کا ہے اور اُسکے ساتھ مناکحت اور اُسکی وراثت جائز ہے۔ اور ہتھیار اور گھوڑا مخالفون کا جنگ مین لے لینا جائز ہے اور اُسکے علاوہ ناجائز ہے اور کہا ہے ہمارے مخالفین کے شہر دار الاسلام ہین مگر جو پایۂ تخت سلطان کا ہے وہ دار الکفر ہے اور مخالفون کی گواہی ہمپر مقبول ہے اور

[لله] [illegible] معارف ابن قتیبہ [illegible] صفحہ ۱۱۱ [illegible]

Marfat.com

اُسکے نزدیک ایمان تمام نہین بغیر عمل صالح کے اور اُسکے زعم مین مرتکب کبیرہ ہو جاوے مومن نہین اسلئے کہ اعمال ایمان مین داخل ہین اور یہ مرتکب کبیرہ کو کافر نعمت جانتا ہی نہ کافر ملت اور اسکے اعتقاد مین استطاعت قبل فعل کے ہے اور بندون کے افعال کا خالق خدا ہے اور تمام عالم اصل تکلیف کے فنا ہونے کے ساتھ فنا ہوجائیگا اور اولاد کفار کی تکفیر و تعذیب مین متوقف ہے اور متوقف ہے اسمین بھی کہ نفاق شرک ہے یا نہین اور اس بات مین متردد ہے کہ کوئی ایسا رسول ہونا جائز ہے یا نہین جس کے ساتھ صدق دعوی نبوت پر کوئی معجزہ نہو اور جن احکام کی اُسپر وحی آتی ہو اُنکی تعمیل کا اُسکے امتیون پر حکم نہو اور امیر المؤمنین علی اور اکثر صحابہ کو کافر کہتا ہی- اور یہ اباضی چار فرقے ہوگئے ہین-

(۱) **حفصیہ**- یہ ابو حفص بن ابی مقدام کے متبع ہین شرح مواقف اور تعریفات سید شریف مین اسی طرح لکھا ہے اور شہرستانی کی ملل ونحل مین صرف حفص واقع ہے یہ شخص عبداللہ بن اباض کا ایک پیرو تھا اور متفرد تھا ساتھ اس قول کے کہ معرفت الٰہی ایمان و شرک مین متوسط ہے پس جسنے اللہ کو پہچانا اور رسول اور بہشت و دوزخ وغیرہ کا انکار کیا یا گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا وہ کافر ہے مشرک نہین باقی اباضیہ نے اسکا انکار کیا اور کہا کہ وہ مشرک ہے حفصیہ کہتے ہین کہ اس آیت مین کالذی استہوتہ الشیطان فی الارض حیران یعنی مانند اُس شخص کے کہ ڈالدیا ہے اُسکو شیطان نے زمین مین حیران لفظ حیران سے مراد حضرت علیؓ ہین-

(۲) **یزیدیہ**- یزید بن انیسہ کے اصحاب ہین یہ اباضی کہتا تھا کہ قریب ہی اللہ ایک رسول عجم سے مبعوث کریگا اور اُسپر ایک دفعہ ہی پوری کتاب اُتریگی جس سے شریعت محمدی منسوخ ہوجائیگی اور اُس پیغمبر کا دین صابیانی ہوگا جسکا قرآن مین ذکر ہے اور اُسکے زعم مین ہر گناہ صغیرہ وکبیرہ شرک ہے اور جن لوگون نے اپنے اوپر حد جاری ہونے کے کام کئے وہ مشرک ہین-

فائدہ ابو القاسم نے طبقات الامم[1] مین کہا ہے کہ صابئین ہندوستان کے بڑے گروہون

مین سے

[1] طبقات الامم کی عبارت ... هم جمهور الهند ومعظمها فانها تقول بازل العالم وانه صدار بذات علة العالم الذی هو الباری جل وعز وتعظم الکواکب وتتقرب الیها بما یتقرب ... لها وتمثلها بالقرابین ... بانواع القرابین بحسب ما علموا من طبیعة کل کوکب منها لیستجلبوا بذلک قواها ونصبوا فی العالم السفلی علی اختیارهم تدبیرها ویسمون کل صورة من هذه الصور بُدًّا ۱۲ منه

مین سے ہین مگر یہ قول غلط ہے قرآن شریف مین دو جگہہ انکا ذکر آیا ہے حالانکہ اہل ہند مین سے کسی قوم کا اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام مین ذکر نہین کیا لفظ صابئین صبؑ سے مشتق ہے جن مین دوسرا حرف باے موحدہ ہے اور تیسرا حرف ہمزہ صبأ کہتے ہین ایک دین سے نکل کر دوسرے دین مین داخل ہونے کو صابی وہ شخص ہے جو ایک دین سے نکل کر دوسرے دین مین داخل ہو آنحضرت کو بھی کفار عرب صابی کہا کرتے تھے اس لئے کہ آپنے وہ دین ظاہر کیا تھا جو اُن کے دین کے خلاف تھا اور مفسرین کے صابئین کے مذہب کے بیان مین کئی قول ہین۔

(۱) مجاہد اور حسن کہتے ہین کہ وہ مجوس مین سے ایک گروہ ہے اور یہود نہ اُن کا ذبیحہ کھاتے ہین نہ اُنکے ساتھ نکاح بیاہ کرتے ہین۔

(۲) قتادہ کہتے ہین کہ یہ لوگ فرشتون کی عبادت کرتے ہین اور سورج کی طرف دن مین پانچ بار نماز پڑھتے ہین۔

(۳) صحیح یہ ہے کہ وہ کواکب پرست ہین اور دو قسم کے اعتقاد رکھتے ہین ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے عالم کو پیدا کیا اور یہ حکم دیا کہ کواکب کی تعظیم کرنا اور اُن کو اپنی نماز اور دعا کا قبلہ بنانا چاہئے دوسرا یہ کہ اللہ افلاک و کواکب کا خالق ہے پھر عالم کے تمام معاملات بُرائی بھلائی صحت مرض کو کواکب نے پیدا کیا ہے اور سب چیزون کے مدبر یہی ہین اس لئے بشر کو اُن کی تعظیم کرنا چاہئے اور یہ کواکب اللہ کی عبادت کرتے ہین۔ کذا فی مفاتیح الغیب۔

(۴) حارثیہ (براے مہملہ) ابو حارث اباضی کے پیرو ہین شرح مواقف۔ تعریفات سید شریف اور کشاف اصطلاحات الفنون مین اسی طرح لکھا ہے اور ملل و نحل شہرستانی اور اتحاف ذوی الالباب مین ابو الحارث کی جگہہ حارث ذکر کیا ہے۔

یہ کہتا تھا کہ بندون کے افعال مخلوق الٰہی نہین ہین بندے خود اُن کے خالق ہین اور استطاعت قبل فعل کے ہوتی ہے جیسا کہ مذہب معتزلہ کا ہے۔

(۴) عبادیہ۔ یہ فرقہ ایک بدعت قبیحہ کے ساتھ متفرد ہوا اُن کا مذہب یہ ہے کہ جو عبادت ریا کے ساتھ کی جائے اور خدائے تعالیٰ کی رضامندی اُس سے مقصود نہ ہو وہ بھی طاعت ہے۔

Marfat.com

اباضیہ مین سے ایک شخص جس کا نام مختار بن عوف ازدی تھا اور ابو حمزہ کہلاتا تھا ہرسال موسم حج مین آتا اور برخلاف مروان بن محمد کے لوگون کو ابھارتا تھا ۱۲۸ھ مین عبداللہ بن یحییٰ معروف بہ طالب الحق حضرموت سے آیا ابو حمزہ کے کلام سن کے بولا تم میرے ساتھ چلو مین اپنی قوم کا سردار ہون چنانچہ ابو حمزہ طالب الحق کے ساتھ حضرموت گیا اور اُسکی بیعت کرلی اگلے سال ۱۲۹ھ مین طالب الحق نے ابو حمزہ کو مع بلخ بن عقبہ ازدی کے سات سو کی جمعیت سے موسم حج مین مکے کی جانب روانہ کیا موقف مین پہونچ کے اُن لوگون نے اپنے قصد کو ظاہر کیا ان دنون مکہ و مدینہ کا عامل عبدالواحد بن سلیمان بن عبدالملک تھا اُس نے ابو حمزہ سے تا انقضاے ایام حج و واپسی حجاج مصالحت رکھنے کی درخواست کی ابو حمزہ و بلخ بن عقبہ اس امر پر راضی ہوگئے عبدالواحد نے مقام منیٰ مین قیام کیا اور ابو حمزہ قرن الثعالب مین خیمہ زن ہوا عبیداللہ بن حسن مثنیٰ بن حسن بن علی بن ابی طالب۔ محمد بن عبداللہ بن عمر بن عثمان بن عفان عبدالرحمن بن قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق۔ عبیداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر خطاب اور ربیعہ بن ابی عبدالرحمن کو مع چند ایسے ہی بزرگون کے ابو حمزہ کے پاس مصالحت کی مضبوطی کی غرض سے بھیجا ابو حمزہ کا علوی و عثمانی کا نام سُنتے ہی چہرہ بگڑ گیا مگر بکری (صدیقی) عمری (فاروقی) کا نام سُنتے ہی بشاش ہو کے بولا ہمنے تمھارے ہی دونون کے باپون کی سیرت کے پھیلانے اور انھی کی اقتدا کے خیال سے خروج کیا ہے عبیداللہ بن حسن نے کہا ہم اس غرض سے تمھارے پاس نہین آئے کہ تم ہمارے آبا و اجداد کی باہمی تفصیل بیان کرو بلکہ ہم امیر کی طرف سے سفیر ہو کے آئے ہین اور یہ ربیعہ بن ابی عبدالرحمن اس سفارت کو ادا کرینگے غرض ربیعہ اور ابو حمزہ مین مصالحت تا انقضاے میعاد مقررہ قائم رکھنے کا باہم عہد و پیمان ہوگیا مگر عبدالرحمن پہلے ہی قافلے کے ساتھ مکہ معظمہ سے مدینہ چلا گیا اور اہلِ مدینہ کو ابو حمزہ کے آنے سے خبردار کرکے اُسکی جنگ پر ابھار دیا اور زینہ مین بھی دس دس دراہم کا اضافہ کردیا پس لشکر کو ابو حمزہ کی جنگ کے لئے مرتب کیا اُسپہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن عمر

بن عثمان کو مقرر کرکے کوچ کا حکم دیدیا مقام قدید مین جس وقت یہ لشکر پہونچا ابو حمزہ کے سفیر امن حاصل کرکے اہلِ مدینہ کے لشکر مین آئے اور یہ درخواست پیش کی کہ تم ہم سے جنگ نکرو ہم کو اور ہمارے دشمن کو چھوڑ دو ہم اُن سے نبٹ لینگے اہلِ مدینہ نے اُس کو منظور نکیا اس اثنا مین ابو حمزہ بھی مع اپنے ہمراہیون کے مدینے مین آ اُترا یہ لوگ بظاہر آلات حرب سے آراستہ نہ تھے اور نہ اُن کی شکل وصورت سے یہ سمجھا جاتا تھا کہ یہ لوگ لڑینگے مگر جس وقت اہلِ مدینہ کے انکار کا حال معلوم ہوا ابو حمزہ کے ہمراہی جھرمٹ باندھ کے نکل پڑے اور نہایت بیرحمی سے قتل کرنا شروع کردیا تقریبًا سات سو آدمی قبیلۂ قریش کے مارے گئے اِسکی خبر عبدالواحد تک پہونچی تو وہ مدینۂ منورہ چھوڑکر شام چلا گیا اور ابو حمزہ نصف ماہ صفر سنہ ۱۳۰ھ مین داخل مدینہ ہوا لوگون کو جمع کرکے ممبر پر گیا خطبہ دیا اور علی الاعلان اپنی دعوت کا اظہار کیا وعظ کہا اور اُن لوگون کے اقوال کو رد کیا اور اُنکی راے کی بُرائی بیان کی جو اُسکے معائب بیان کرتے تھے اور ایسے حُسن سلوک اور اخلاق سے پیش آیا کہ کُل اہلِ مدینہ نے بطیب خاطر اُسکی تقریر سُنی کہتا تھا مَنْ زنی فھو کافر ومن سرق فھو کافر (جس شخص نے زنا کیا وہ کافر ہے اور جس نے چوری کی وہ کافر ہے) تین ماہ تک مدینے مین ٹھہرا رہا بعد ازان اُن لوگون سے رخصت ہوکے شام کی طرف روانہ ہوا اُسکی روانگی سے پیشتر مروان نے خوارج سے جنگ کرنے کو عبدالملک بن محمد بن عطیہ بن ہوازن کو چار ہزار کی جمعیت سے روانہ کردیا تھا جو رفتہ رفتہ مین پہونچ گیا وادی القری مین خوارج سے مُڈ بھیڑ ہوئی خوارج شکست کھاکے بھاگے ابو حمزہ مارا گیا بقیۃ السیف نے بھاگ کے مدینے مین جان بچائی ابن عطیہ بھی اُن کے تعاقب مین مدینے تک پہونچ گیا ایک ماہ قیام کرکے یمن کی طرف روانہ ہوا عبداللہ طالب الحق کو اُسکی روانگی کی خبر لگی اُسوقت وہ صنعا مین تھا اُسنے اپنے ہمراہیونکو جمع کرکے بارادۂ جنگ خروج کردیا طالب الحق اور ابن عطیہ سے لڑائی ہوئی طالب الحق مارا گیا اور ابن عطیہ نے صنعا پر پہونچ کے کامیابی کے ساتھ قبضہ کرلیا

Marfat.com

ساتوین عجاردہ یہ عبدالرحمٰن بن عجرد کی طرف منسوب ہین شرح مواقف وکشاف اصطلاحات الفنون وارشاد المسلمین وخطط مقریزی مین اسی طرح لکھا ہے اور ملل ونحل شہرستانی مین عبدالرحمٰن کی جگہ عبدالکریم ہے اور تعریفات سید شریف مین عبداللہ بن عجرد مرقوم ہے اور نفائس الفنون مین عبدالکریم تحریر کیا ہے۔ ان کو عجردیہ[1] بھی کہتے ہین یہ گروہ نجدات کے موافق ہے مگر دو شے مین منفرد ہے ایک یہ کہ اطفال مشرکین دوزخ مین جائینگے دوسرے اطفال سے بری رہنا تا بلوغ وصفائی اسلام واجب ہے اور جب وہ بالغ ہو جائین تو اُن کو اسلام کی دعوت کی جائے اُنکے نزدیک مرد کو اپنی بیٹی نواسی پوتی اور بھائی بہن کی بیٹی نواسی پوتی سے نکاح کرنا جائز ہے[2] اور یہ دس گروہ ہین۔

(۱) **میمونیہ** میمون بن عمران کے اصحاب ہین شرح مواقف۔ کشاف اصطلاحات الفنون ارشاد المسلمین اور تعریفات سید شریف مین اسی طرح ہے اور ملل ونحل مین میمون بن خالد ہے انکا قول یہ ہے کہ خداے تعالیٰ خیر کا ارادہ کرتا ہے گناہ وشر کا ارادہ نہین کرتا جیسا کہ معتزلہ کا مذہب ہے اور مشرکون کے اطفال جنت مین داخل ہونگے اور کہتے ہین کہ استطاعت قبل فعل کے ہوتی ہے اور افعال عباد کا اللہ خالق نہین ہے اور یہ اپنے مخالفین کے اموال کو حلال نہین کہتے جب تک کہ مالک مقتول نہو جب مارا جائے گا تو اُسکا مال غنیمت ہو جائے گا۔ اور اُن کے اعتقاد مین سورۂ یوسف قرآن مین سے نہین ہے کیونکہ یہ ایک فحش اور عشقیہ قصہ ہے اُن کے نزدیک ایمان بالغیب باطل ہے اُنکے نزدیک مرد کا اپنی حقیقی پوتیون اور نواسیون اور حقیقی بھتیجیون اور بھانجیون کو نکاح مین لانا جائز ہے۔

(۲) **حمزیہ**۔ حمزہ بن ادرک شامی کے متبع ہین اُسنے خراسان مین عہد خلافت ہارون الرشید مین خروج کیا تھا خراسان مین ہارون کی طرف سے علی بن عیسیٰ بن ماہان گورنر تھا حمزہ بوشنج کی طرف بڑھا عمرو یہ بن یزید ازدی حاکم ہرات نے چھ ہزار فوج کے ساتھ اُس سے جنگ کی اور شکست پائی پھر علی نے دس ہزار

[1] لسان العرب مین لکھا ہے عجرد اسم رجل من الخوارج والعجاردة صنف من الخوارج ینسبون الیہ ۱۲ منہ

[2] دیکھو غنیۃ الطالبین ۱۲

فوج اپنے بیٹے حسین کی ماتحتی مین حمزہ سے جنگ کے لئے بھیجی مگر اسپر حمزہ کا ایسا رعب چھایا کہ مقابل نہو سکا علی نے اپنے دوسرے بیٹے عیسیٰ کو اُس فوج کا افسر کر کے جنگ کے لئے متعین کیا مگر اُس فوج کو بھی شکست ہوئی علی نے حمزہ کے مقابلے کے لئے دوبارہ عیسیٰ کو بھیجا باخرز مین حمزہ کے اصحاب سے لڑائی ہوئی حمزہ نیشاپور مین مقیم تھا تمام حمزیہ مارے گئے صرف چالیس آدمی زندہ بچے حمزہ قہستان کی طرف چلا گیا عیسیٰ نے فوجون کو اوق اور جون کی طرف بھیجا اور یہان جو حمزیہ دستیاب ہوئے قتل کئے گئے اور اُن دیہات کو تباہ و برباد کیا اور جلا دیا جو حمزہ کو مدد دیتے تھے حاکم زرنج عبداللہ بن عباس نسفی مال لدوا کر علی کے پاس لئے جاتا تھا حمزہ نے اسفراز مین اُسے گھیر لیا عبداللہ نے ایسا جم کر مقابلہ کیا کہ حمزہ پسپا ہوا اور حمزہ کے مُنھ پر زخم آیا حمزہ مع اپنے اصحاب کے کرَوم مین چھپ گیا اور تھوڑے عرصے کے بعد طاہر بن حسین حاکم بوشنج پریورش کی ایک مکتب مین تیس لڑکے پڑھ رہے تھے اُنکو مع معلم کے مار ڈالا طاہر نے یہ خبر سنکر حمزیہ کی تادیب کے لئے خود چڑھائی کی اور ایک مقام پر اُن کو گھیر کر بڑی سختی سے مروا ڈالا اور تمام مال و اسباب اُنکا ضبط کر لیا۔ الخطط والآثار مین لکھا ہے کہ حمزہ کرمان کے ایک جنگل مین غرق ہوگیا حمزیہ تمام باتون مین میمونیہ کے ساتھ موافق تھے مگر اطفال مشرکین کو دوزخ مین بتاتے تھے اِس لئے قدریہ نے انکی تکفیر کی اور مسئلہ قدر مین قدریہ کے ساتھ موافق تھے اِس لئے ازارقہ اُنکو کافر کہتے تھے اپنے مخالفین کے غنائم کو حلال نہ جانتے تھے بلکہ حکم کل مال غنیمت کے جلا دینے کا دیتے تھے۔

(۳) شعیبیہ شعیب بن محمد کے پیرو ہین یہ گروہ میمونیہ کے ساتھ اُنکی ساری باتون مین موافق ہے مگر یہ کہتے ہین کہ بندون کے افعال کا خالق اللہ ہے کیونکہ میمونیہ اس بارے مین قدریہ کی طرف مائل ہین[له] نفائس الفنون مین لکھا ہے کہ شعیب میمون کے ساتھ رہتا تھا جب وہ قدر کا قائل ہوا تو اُس نے اُس سے تبرا کی۔

(۴) حازمیہ۔ اصحاب حازم بن عاصم۔ شہرستانی کی ملل و نحل مین حازم کے باپ کا نام علی لکھا ہے اور شرح مواقف۔ کشاف اصطلاحات الفنون اور ارشاد المسلمین مین

[له] شعیبیہ وھو شعیب بن محمد وھو کالمیمونیۃ الا فی القدر ۱۲ نوبات شیخ ابو زہری

Marfat.com

حازم بن عاصم ہے حازمیہ شعیبیہ کے ساتھ موافق ہین مگر علی کرم اللہ وجہہ کے حق مین متوقف ہین اور تصریح اُنکی بریت کی نہین کرتے جس طرح کہ دوسرون کی بریت کی تصریح کرتے ہین اور اُنکا قول مسئلہ قدر و مشیت مین مثل قول اہلِ سُنت کے ہے ولایت و عداوت مین مخالف خوارج کے ہین کہ اللہ ہمیشہ محب اپنے اولیا کا اور دشمن اپنے اعدا کا ہے اُن کے نزدیک ایمان فرض مجہول ہین اُس کے لئے کوئی دلیل قاطع نہین ہے۔

(۵) **خلفیہ** خلف خارجی کی طرف منسوب ہین یہ لوگ کرمان و مکران کی طرف رہتے تھے اُن کا اعتقاد یہ ہے کہ خیر و شر دونون اللہ کی طرف سے ہین اور کہتے ہین کہ اطفال مشرکین دوزخ مین رہین گے بلا اِسکے کہ اُنھون نے کوئی عمل و شرک کیا ہے اُنکے نزدیک تارک غزا کا کافر ہے۔

(۶) **اطرافیہ** غالب بن شادل سجستانی کے متبع ہین یہ گروہ حمزیہ کے موافق ہے مگر اس بات مین منفرد ہے کہ اطراف ملک کے رہنے والے جن احکام شرعی سے واقف نہ ہونگے وہ اُسمین معذور ہین ایسے احکام کی عدم تعمیل سے اُنپر مواخذہ نہین ہوتا اور اُن لوگون کے بہت سے عقائد اہلِ سُنت و جماعت کے بھی موافق ہین اور مسئلہ قدر مین قدریہ کے مخالف ہین اور اہلِ سنت و جماعت کے موافق اور واجبات عقلی ثابت کرتے ہین۔

(۷) **معلومیہ** یہ اپنے مقالات مین حازمیہ کے موافق ہین مگر دو مسئلون مین باہم متبائن ہین ایک یہ کہ جسنے اللہ کو مع جمیع اسماء و صفات کے نہ پہچانا وہ کافر ہے مومن نہین دوسرے قدر و مشیت مین موافق اہل سُنت کے ہین۔

(۸) **مجہولیہ**۔ یہ بھی تمام عقائد مین حازمیہ کے موافق ہین مگر یہ کہتے ہین کہ اللہ کو بعض اسماء و صفات کے ساتھ جاننا بھی مومن ہونے کے لئے کافی ہے اور مسئلہ قدر و مشیت مین موافق قدریہ کے ہین۔

(۹) **صلتیہ** یہ عثمان بن ابی الصّلت کے متبع ہین اور بقولے عثمان بن صلت ؎

۵ دیکھو تعریفات و ارشاد الطالبین و نفائس الفنون اور شرح مواقف کی عبارت یہ ہے الصلتیہ ہو عثمان بن ابی الصلت و قیل الصلت بن الصامت ۱۲ منہ

بن صامت کے اور بقولے صلت بن صامت کے اور بروایتے صلت بن ابی صامت کے اصحاب ہین یہ گروہ عقائد مین عجاردہ کے موافق ہے اور اِس قول مین منفرد ہے کہ جو اسلام لائے گا ہم اُسکے دوستدار ہین لیکن اُسکے اطفال سے ہم بری ہین اِس لئے کہ اطفال کے لئے اسلام نہین ہے جبتک کہ بالغ نہون بلوغ کے بعد اُنکو اسلام کی طرف دعوت کرنا چاہئے اور بعض صلتیہ سے یہ منقول ہے کہ اطفال خواہ مسلمانون کے ہون یا مشرکون کے اُن کے ساتھ عموماً نہ دوستی ہے نہ دشمنی جب تک کہ بالغ نہون بلوغ کے بعد اُن کو دعوت اسلام کرنا چاہئے۔

(۱۰) **ثعالبہ یا ثعلبیہ** یہ ثعلبہ بن عامر کی طرف منسوب ہین یہ عبدالرحمن بن عجرد کے موافق تھے مگر اس بات مین مختلف ہوگئے کہ اطفال کے متولی و دوستدار رہنا چاہئے جب تک کہ وہ بلوغ کو پہونچین پس اگر بعد بلوغ کے وہ انکار حق کرین تو اُن سے عداوت رکھنا چاہئے اور اُن سے یہ بھی منقول ہے کہ اطفال سے نہ دوستی رکھنے کا حکم ہے نہ دشمنی جب تک کہ بالغ نہون اور اُنکا ایک قول یہ ہے کہ غلام سے مال کی زکوۃ لینا چاہئے اور جب اُسکے پاس مال نہو تو اُسکو زکوۃ دینا بھی چاہیے۔ انکا قول ہے کہ ہر کام اللہ کی مشیت سے ہے نہ اُسکی قضا و قدر سے اور بوجہ اختلاف باہمی کے ثعالبہ کے پانچ فرقے ہوگئے ہین اور اُن مین ہر ایک فرقے نے دوسرے کی تکفیر کی ہے۔

(**الف**) **اخنسیہ** (خاے معجمہ سے) یہ اخنس بن قیس کے متبع ہین اور عقائد مین ثعالبہ کے موافق مگر کئی ایک باتون مین اُسنے خلاف کیا ہے چنانچہ کہتے ہین کہ اگر کوئی ایسے شہر مین رہے جہان بوجہ خوف کفار کے اپنے دین اسلام کو ظاہر نہ کرسکے تو وہ مومن نہین بلکہ کفر و ایمان مین متوقف سمجھا جاے گا اور اُنکا قول یہ ہے کہ ہم متوقف ہین اُن سب لوگون مین جو دار تقیہ مین رہتے ہین مگر جس کو ہم مومن پہچانین گے اُسکو دوست رکھین گے اور جس سے کفر کو دیکھین گے اُس سے بیزار ہونگے ہمکو جائز نہین کہ ہم کسی اپنے مخالف سے ابتدا بہ قتال کرین اور اُسکا مال چرائین اور مومن عورت کا نکاح اُنکے ہم قوم مشرک کے ساتھ اُنکی راے مین جائز ہے۔

لہ دیکھو کشاف اصطلاحات الفنون ۱۲ سلے دیکھو شرح مواقف و رسالہ اصطلاحات الفنون ۱۲ سلے ملل و نحل شہرستانی بین از قوم جماعت صلتیہ منسوب بین عثمان بن صلت یا صلت بن ابی صامت کے اصحاب

Marfat.com

(ب) معبدیہ یہ معبد بن عبد الرحمٰن کے اصحاب ہین اُن کے نزدیک مومن عورت کا نکاح ہم قوم مشرک مرد کے ساتھ ناجائز ہے اور کہتے ہین کہ نہ غلام سے زکوۃ لینا چاہئے اور نہ اُس کو دینا چاہئے۔

(ج) رشیدیہ رشید طوسی کے یار ہین انکو عُشریہ بھی کہتے ہین اسلئے کہ ثعالبہ نے کہا کہ جس زراعت کو نہر اور کول وغیرہ سے پانی لگے اُسکا حاصل نصف عشر یعنی بیسوان حصہ لینا چاہئے مگر زیاد بن عبد الرحمٰن نے اُسنے کہا نہین بلکہ اُسمین عشر یعنی دسوان حصہ واجب ہے مگر جو شخص یہ کہے کہ بیسوان حصہ لو تو اُس سے بھی بیزاری ضرور نہین اُسپر رشید نے کہا کہ جب یہ ٹھہرا کہ ایسے شخص سے بیزاری ضرور نہین تو ہم اُسی کے مطابق عمل کرینگے جیساکہ اُنھون نے کہا پس اُس کام مین دو فرقے بن گئے۔

(د) شیبانیہ شرح مواقف مین میر سید شریف نے اور تعریفات مین شیخ ابو نصر نے کہا ہے کہ یہ لوگ شیبان بن سلمہ کے متبع ہین۔ خبیئۃ الاکوان اور الخطط والآثار مین لکھا ہے کہ اُسنے ایام ابو مسلم خراسانی مین خروج کیا تھا ابو مسلم لوگون کو حلقۂ اطاعت خلفاے عباسیہ مین لاتا تھا یہ اُسکی اور علی بن کرمانی کی مدد اور معاونت بمقابلہ نصر بن سیار کے کرتا اسلئے ثعالبہ اِس سے بیزار ہو گئے تھے جب شیبان مارا گیا تو بعض لوگ کہنے لگے کہ اُسنے توبہ کر لی تھی ثعالبہ نے جواب دیا کہ اُسکی توبہ نامقبول ہے کہ اُس نے ہمارے موافقین فی المذہب کو قتل کیا اور اُنکا مال واسباب چھین لیا اور توبہ قتل مسلمان کے بعد مقبول نہین جب تک قصاص جاری نہو اور مال نہ پھیرا جائے یا اُسکو بخشدیا جائے سب سے پہلے اُسی نے تشبیہ کا قول ظاہر کیا اور اُس کا اعتقاد یہ ہے کہ بندے کو کچھ اختیار نہین اُسکے سارے افعال اللہ تعالیٰ کے مخلوق ہین۔

یاد رکھو کہ جب ضحاک خارجی کا جانشین ابن خیبری جس کا بیان آگے آتا ہے مارا گیا تو خوارج نے شیبان حروری کے ہاتھ پر بیعت کر لی ابن خلدون نے لکھا ہے کہ اِس کے باپ کا نام عبد العزیز یشکری تھا ابو الدلف اُسکی کنیت تھی مروان کی فوجون سے اُسکی ایک مدت تک لڑائی جاری رہی اکثر خوارج شیبان کی ہمراہی سے علیحدہ

Marfat.com

ہو کے اپنے اپنے شہرون کو واپس چلے گئے شیبان بقیہ خوارج کو باہمارے سلیمان بن ہشام موصل کہدے گیا وہان سے شکستین کھا کے خراسان کو چلا گیا یہ وہ وقت تھا کہ ابومسلم نے علانیہ خراسان مین خلافت عباسیہ کا اظہار کر دیا تھا نصر بن سیار اور علی بن جدیع کرمانی بن علی اور حرث بن شریح مین باہم نزاع ہو رہی تھی شیبان نے بھی ابن کرمانی سے جنگ نصر پر ساز کر لیا نصر نے شیبان کے پاس کہلا بھیجا کہ آؤ ہم اور تم صلح کر کے ابومسلم سے جنگ کرین اور اگر یہ منظور نہو تو سردست ہم سے جنگ موقوف کر دو یہانتک کہ ہم اُس سے نبٹ لین بعد ازان جو جھگڑا ہمارے اور تمھارے درمیان پڑا ہے اُسکو طے کر لینگے شیبان خارجی ان امور کو منظور کرنے مین پس و پیش کر رہا تھا کہ ابومسلم کو اس پیام کی اطلاع ہو گئی فوراً ایک خفیہ پیام علی بن کرمانی کے پاس بھیجا کہ دیکھو شیبان خارجی کو نصر سے صلح نکرنے دینا ہم کو معلوم ہے کہ تم اُسکے ساتھ اُسکی ہمدردی کی وجہ سے نہین ہو تم اپنے باپ کا بدلہ لے رہے ہو اگر صلح ہو جائیگی تو یہ مقصود فوت ہو جائیگا ابن کرمانی اُس دم بھی مین آکے شیبان خارجی کے پاس گیا اور اُسکی ثنا و صفت کر کے نصر سے صلح نکرنے پر آمادہ کر دیا جب ابومسلم نے ہرات پر قبضہ کر لیا یحییٰ بن نعیم بن ہبیرہ شیبانی یہ سُنکے ابن کرمانی اور شیبان کے پاس گیا اور اُنکو نصر سے مصالحت کرنے کی ہدایت کی اور یہ فقرہ دیا کہ اگر تمنے نصر سے مصالحت کر لی تو یہ یاد رکھو کہ ابومسلم اُس سے بھڑ جائے گا اور تم سے متعرض نہو گا کیونکہ خراسان مضر کے قبضہ مین ہے اور اگر تم نے نصر سے مصالحت نکی تو ابومسلم اُس سے مصالحت کر کے تم سے صف آرائی کرے گا میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ نصر ہی کو آگے بڑھا دو شیبان خارجی کے ذہن مین یہ باتین مرتسم ہو گئین نصر کے پاس صلح کا پیام بھیجدیا نصر تو اِسکا منتظر ہی تھا منظور کر لیا ابومسلم کو اس سے آگاہی ہو گئی تو اُسنے نصر و شیبان مین نفاق پیدا کرنے کی غرض سے کہلا بھیجا کہ تین ماہ کی میعاد بہت ہوتی ہے تمنے نصر سے اتنی بڑی مدت کیون اقرار کی ابن کرمانی بولا مین نے نصر سے مصالحت نہین کی مصالحت کی ہو تو شیبان نے کی ہے مین تو اپنے باپ کا عوض لینا چاہتا ہون شیبان سے اُسکا کچھ جواب ندیا اور ابن کرمانی نے

Marfat.com

دوبارہ لڑائی کا دروازہ کھولدیا شیبان خارجی نے یہ لکھکے کہ مین بدعہدی نکرونگا اسکا ساتھ ندیا بالآخر نصر کو ہزیمت ہوئی اور وہ بھاگ کر نیشاپور کو چلا گیا اور ابوسلم کی حکومت کو خراسان مین ایک گونہ استقلال حاصل ہوگیا اُس وقت اُسنے شیبان سے کہلا بھیجا کہ تم خلیفہ سفاح کی خلافت کی بیعت کرلو اگر بیعت کرنا نہین چاہتے تو یہانسے کوچ کر جاؤ شیبان نے یہ سُنکے ابن کرمانی سے امداد طلب کی اُسنے انکار کردیا تب شیبان سرخس چلا گیا ایک گروہ بکر بن وائل کا مجتمع ہوگیا ابوسلم کو اُسکی اطلاع ہوئی تو اُسنے شیبان کے پاس کہلا بھیجا کہ تم اِس فعل سے باز آؤ شیبان نے قاصدونکو قید کرلیا ابوسلم نے بسام بن ابراہیم بنی لیث کے آزاد غلام کو جسکی کنیت ابوورد تھی شیبان خارجی پر حملہ کرنے کو لکھ بھیجا غرض بسام اور شیبان مین لڑائی ہوئی شیبان شہر مین بھاگ آیا بسام نے اُس کا تعاقب کیا بکر بن وائل نے ان قاصدون کو قتل کردیا جنکو ابوسلم نے شیبان کے پاس پیام دے کے بھیجا تھا اور بسام نے شیبان کی زندگی کا خاتمہ کردیا اور بعض کہتے ہین کہ ابوسلم نے اپنے پاس سے ایک لشکر جنگ شیبان پر بھیجا تھا۔

(۵) مکرمیہ۔ یہ مکرم بن عبداللہ عجلی کی طرف منسوب ہین اُسکا قول یہ تھا کہ تارک نماز کافر ہے اُسکا کفر کچھ ترک نماز کے سبب سے نہین ہے بلکہ اِس لئے کہ وہ اللہ سے جاہل ہے اگر وہ جانتا کہ اللہ میرے پوشیدہ اور علانیہ حالات سے مطلع ہے اور طاعت اُسکی بہتر ہے اور نافرمانی بُری ہے تو وہ کبھی نماز کو ترک نکرتا یہی قول اُسکا تمام کبائر مین تھا یعنی مرتکب اُنکا اللہ سے جاہل ہونے کی وجہ سے کافر ہے اور اللہ تعالیٰ کی دشمنی اور دوستی اُسکے بندون کے ساتھ وقت موت کے معتبر ہے پس جو شخص مرتے وقت مومن مرا وہ اللہ کا دوست ہے اور جو کافر مرا وہ دشمن ہے اور اُن اعمال کا اعتبار نہین جو موت سے قبل کئے جائین اسلئے کہ دوامی طور پر اُنکا وثوق نہین کیونکہ کبھی آدمی سے ادا ہوتے ہین اور کبھی فوت بھی ہوجاتے ہین کہتا تھا یہی حال ہماری دوستی اور دشمنی کا ہے پس جو شخص مرتے وقت مومن دُنیا سے گذرا وہ دوست ہے اور جو کافر اُٹھا وہ دشمن ہے۔

آٹھوین ضحاکیہ الخطط والآثار مین مقریزی نے اِس فرقے کو سب فرقون سے علیٰحدہ لکھا ہے مگر اُسکے اُن عقائد کا حال نہین لکھا جن کی وجہ سے اُن کو علیٰحدہ مانا ہے بہرصورت یہ فرقہ ضحاک بن قیس خارجی کا پیرو ہے اُسنے مروان بن محمد کے زمانے مین کوفے مین خروج کیا تھا اور اپنا لقب امیر المؤمنین رکھا تھا اور کوفے پر قابض ہوگیا تھا۔ مجالس المومنین مین مذکور ہے کہ جب اس ضحاک نے لوگونکو اپنے مذہب کی طرف دعوت دینا شروع کی تو مؤمن الطاق ایک دن اُسکے پاس گئے اور کہا مین ایک شخص ہون اپنے دین سے بخوبی واقفیت رکھتا ہون مین نے تمھارے عدل و انصاف کی بہت شہرت سُنی ہے اِسلئے مین چاہتا ہون کہ تمھاری صحبت مین رہا کرون ضحاک اِس بات سے خوش ہوا پھر مومن الطاق نے اُس سے کہا کہ تمکو حضرت علیؓ سے کیون بغض ہے اُسنے جواب دیا کہ اُنھون نے دین مین ثالث کا تقرر قبول کیا اور جو شخص دین الٰہی مین ثالثی جائز رکھے اُس سے دشمنی رکھنا اور جنگ کرنا حلال ہے مومن الطاق نے کہا کہ تم نے مجھے اپنے دین کے اصول سے آگاہ کرو تاکہ مین تمھارے ساتھ مناظرہ کرون اور جب تمھاری حجت مجھپر غالب آجائے تو مین تمھاری اتباع اختیار کرون اور مناسب یہ ہے کہ صواب و خطا کے امتیاز کے لئے دونون طرف سے ایک آدمی ثالث مقرر ہونا چاہیے جو یہ بات بتائے کہ یہ شخص مصیب ہے یہ مخطی ہے ضحاک نے اپنے یارون مین سے ایک شخص کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ یہ شخص علم و فضل مین پایہ رکھتا ہے یہ دونون کے درمیان مین ثالث ہے مومن الطاق نے کہا کہ تم اُس شخص کو اُس دین مین جس مین تم سے مناظرہ کرنا چاہتا ہون ثالث مقرر کرتے ہو ضحاک نے کہا ہان مومن الطاق نے اُس کے متبعون سے کہا کہ تمھارے سردار نے دین الٰہی مین ثالث مقرر کیا تم جانو اصحاب ضحاک نے یہ بات سنتے ہی اتنا مارا کہ وہ مرگیا انتہی یہ بیان قاضی نور اللہ صاحب کا صحیح نہین تحقیق یہ ہے کہ ضحاک خارجی امام ابوحنیفہ کے پاس آیا اور تلوار دکھا کر کہا توبہ کرو اُنھون نے پوچھا کس بات سے ضحاک نے کہا تمھارا عقیدہ ہے کہ حضرت علیؓ نے معاویہ کے معاملے مین ثالثی مان لی تھی حالانکہ جب وہ حق پر تھے تو ثالثی ماننے

Marfat.com

کے کیا معنے امام صاحب نے کہا کہ اگر میرا قتل مقصود ہے تو اور بات ہے ورنہ اگر تحقیق حق منظور ہے تو مجھکو تقریر کی اجازت دو ضحاک نے کہا کہ مین بھی مناظرہ ہی چاہتا ہون امام صاحب نے کہا کہ اگر بحث آپس مین نہ طے ہو تو کیا علاج ضحاک نے کہا کہ ہم دونون ایک شخص کو منصف قرار دیدین چنانچہ ضحاک ہی کے ساتھیون مین سے ایک شخص انتخاب کیا گیا کہ دونون فریق کی صحت غلطی کا تصفیہ کرے امام صاحب نے فرمایا کہ یہی تو حضرت علیؓ نے بھی کیا تھا پھر اُنپر کیا الزام ضحاک دم بخود ہو گیا اور چپکا اُٹھکر چلا گیا[۱]

تاریخ کامل و ابن خلدون وغیرہ مین لکھا ہے کہ ۱۲۷ھ ہجری مین ضحاک بن قیس شیبانی نے کہ بنی بکر بن وائل کے خاندان سے تھا مروان حمار پر خروج کیا اور عراق کی طرف بڑھا سبب اِسکا یہ تھا کہ جب ولید بن یزید بن عبد الملک مارا گیا تو مقام حرورا مین ایک خارجی نے خروج کیا جسکا نام سعید بن بہدل شیبانی تھا اور اُسنے سُنا کہ عراق کی رعایا مین بڑا اختلاف اور شورش ہے تو عراق کی تسخیر کے ارادے سے اُدھر چلا اور راستے مین مر گیا اور اُسنے ضحاک کو اپنا قائم مقام کر دیا یہ بھی حرورا کا باشندہ تھا تمام شراۃ نے اُس سے بیعت کر لی اور ضحاک شہر موصل کو گیا پھر یہان سے شہر زور مین آیا جو فرقہ صفریہ کے فسادات کا مرکز ہو رہا تھا تو اُسنے یہان فتوحات حاصل کرنے کا ارادہ کیا چار ہزار یا اُس سے کچھ زیادہ آدمی صفریہ مین سے اُسکے پاس مجتمع ہو گئے جب ضحاک نے یہ سُنا کہ عبد اللہ بن عمر بن عبد العزیز اور نضر بن سعید حرشی مین لڑائی ہو رہی ہے تو عراق کا رخ کیا عبد اللہ اور نضر نے خط و کتابت کر کے ضحاک سے مقابلہ کرنے کے لئے سازش کر لی اور دونون نے متفق ہو کے کوفے مین لشکر مرتب کیا ضحاک نے قریب کوفہ پہونچ کے نخیلہ مین پڑاؤ کیا عبد اللہ بن عمر بن عبد العزیز اور نضر مقابلے پر آئے لڑائی شروع ہوئی صبح سے عصر کے وقت تک شدت سے لڑائی ہوتی رہی قریب مغرب عبد اللہ اور نضر کو ہزیمت ہوئی خوارج نے انکے مورچے تک انکا تعاقب کیا دوسرے دن صبح ہوتے ہی پھر لڑائی چھڑ گئی اور یہی واقعہ پیش آیا تیسرے دن کی لڑائی مین اکثر سرداران لشکر میدان جنگ سے

منھ چھپا کے بھاگ گئے ازان جملہ نضر بن سعید حریشی منصور بن جمہور اور اسماعیل برادر خالد قسری وغیرہ تھے مجبور ہو کے عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز بھی واسط چلا آیا اور ضحاک نے کوفے پر قبضہ کر لیا جونہی عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز واسط مین وارد ہوا نضر سے لڑائی چھڑ گئی ضحاک یہ خبر پاکر دوڑ پڑا عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز اور نضر نے گھبرا کے موافقت کر لی منصور بن جمہور اپنے گروہ سے علیحدہ ہو کے ضحاک وخوارج سے آملا اور اُسکی بیعت کر لی بعد ازان عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز بھی خوارج مین چلا آیا ضحاک کے پیچھے نماز ادا کی اور اُسکے ہاتھ پر بیعت کر لی اُسکے ساتھ سلیمان بن ہشام بھی تھا یہ مصالحت اِس غرض سے کی گئی تھی کہ خوارج اُسکو چھوڑ کے مروان سے مصروف بہ جنگ ہو جائین چنانچہ سلیمان نے ضحاک کو جنگ مروان پر اُبھارا اور شیبان حروری کی لڑکی سے عقد کر لیا یہ وہ زمانہ تھا کہ ضحاک نضر پر محاصرہ ڈالے تھا مصالحت کرنے کے بعد ضحاک کوفے مین واپس آیا اور اہل موصل سے سازش کر کے موصل کی طرف بڑھا ان دنون شہر مین مروان کی جانب سے قطران بن اکمہ شیبانی والی شہر تھا اہل شہر نے شہر پناہ کے دروازے کھولدیے ضحاک گھس پڑا قطران مع اپنے ہمراہیون کے مقابلے پر آیا لڑائی ہوئی آدمی قلیل تھے سب کے سب مارے گئے ضحاک نے موصل اور اُسکے مضافات پر قبضہ کر لیا اس واقعہ کی خبر مروان کو اُس وقت پہونچی جبکہ وہ حمص کا محاصرہ کیے ہوئے تھا اپنے بیٹے عبداللہ کو نصیبین کی جانب روانہ ہونے کو لکھ بھیجا تاکہ ضحاک کو جزیرے کے مابین حائل ہونے سے روک دے چنانچہ عبداللہ آٹھ ہزار سوارون کی جمعیت سے نصیبین کی جانب روانہ ہوا اور ضحاک کے پہونچنے سے پہلے نصیبین مین پہونچ گیا ضحاک نے اُسپر محاصرہ ڈالدیا اُسوقت اُسکے ہمراہ ایک لاکھ فوج تھی مروان تک یہ خبر پہونچی تو وہ نصیبین کے بچانے کی غرض سے ضحاک کی طرف روانہ ہوا اطراف کفر توثا مین لڑائی ہوئی صبح سے شام تک جنگ ہوا کی بعد مغرب کے ضحاک نے چھ ہزار کی جمعیت سے پیادہ پا ہو کے میدان جنگ کا راستہ لیا اور اس بے جگری سے لڑے کہ قریب عشا اسکے سب مارے گئے ضحاک کی نعش مقتولین مین چھپ گئی تھی بہت تلاش کے بعد دستیاب ہوئی

Marfat.com

ضحاک کے مارے جانے کے بعد اُسکے اصحاب نے ابن خیبری سے جو ضحاک کے لشکر کا ایک سپہ سالار تھا بیعت کر لی اور مروان کے ساتھ میدان جنگ مین مصروف جدال وقتال ہو گئے قریب دوپہر کے مروان شکست کھاکے بھاگ کھڑا ہوا خوارج نے اُس کے خیمے تک پہونچ کے خیمے کی طنابین کاٹ دین خیبری اُسکے فرش پر بیٹھ گیا اُسکے دونون بازو دونپر لشکر بدستور لڑ رہے تھے لشکر مروان نے خیبری کے ساتھ جمعیت کم دیکھکر مروان کے خیمہ گاہ مین اُنکا محاصرہ کر لیا لشکریون کے غلام اور اہل خدمت خیمون کی چوبین لیکے جُٹ گئے اُن سبھون کو بات کی بات مین فرش کر دیا انھین لوگون مین ابن خیبری بھی تھا باقی جو رہے وہ بھاگ کھڑے ہوئے مروان اُس خوشخبری کو سُن کے تقریبًا چھ میل سے اپنے خرگاہ مین واپس آیا خوارج نے بھی ڈٹ کے شیبان حروری کے ہاتھ پر بیعت کر لی جسکے فرقۂ شیبانیہ کا حال ثعالبہ کے ضمن مین مذکور ہو چکا۔

نوین شبیبیہ۔ یہ فرقہ منسوب ہے طرف شبیب خارجی بن یزید بن نعیم شیبانی کے یہ شخص صالح بن مسرح کے ہمراہ رہتا تھا جو فرقہ صفریہ کا ایک سرغنہ تھا جب مقام موصل وصرصر کے درمیان صالح مارا گیا تو خوارج نے شبیب کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور بعض کہتے ہین کہ خود صالح نے وفات کے وقت شبیب کے لئے وصیت کردی تھی یہ شخص نہایت شجاع تھا عراق مین اُسوقت حجاج بن یوسف ثقفی حکمران تھا اُسنے حرث بن عمیرہ بن ذی الشعار کو اُس سے جنگ کے لئے مقرر کر رکھا تھا جسکے مقابلے مین صالح مارا گیا تھا مگر شبیب حرث کو شکست دیکر اُسکا مال واسباب لوٹتا ہوا موصل کی جانب چلا گیا اور ملک موصل مین پہونچ کے سلامہ بن سنان تمیمی سے ملاقات کی اور اُسکو خروج کرنے پر اُبھارا اُسنے یہ شرط لگائی کہ تیس ۳۰ سوارون کو منتخب کر کے میرے ہمراہ بنوغزہ پر حملہ آور ہو اور اُن سے میرے بھائی کے خون کا بدلہ لو شبیب نے یہ شرط منظور کر لی بنوغزہ پر چڑھ گیا اور نہایت سختی و بیرحمی سے یکے بعد دیگرے اکثر بنوغزہ کو قتل کیا بعد ازان ستر آدمیون کے ساتھ داران پہونچا بنوشیبان کا ایک گروہ جو تعداد اً تین ہزار کا تھا بھاگ کھڑا ہوا اور اُنکو مطیع کر کے اُنھی مین سے ایک منتخب گروہ کے ساتھ آذربیجان کا

قصد کیا حجاج کے حکم سے سفیان بن ابی العالیہ شبیب کی جنگ کے لئے آیا مقام خانقین مین مڈبھیڑ ہوگئی اور سفیان شکست پاکر بھاگ گیا شبیب مداین ہوتا ہوا نہروان پہونچا اور اپنے ہمراہیون کے حق مین دعاے خیر کر کے قیام کردیا سورہ بن الحر نے اِس مقام پر شبیب پر شبخون مارا لیکن شبیب کے ہمراہیون کے ہوشیار رہنے کی وجہ سے اپنے ارادے مین کامیاب نہوا اور خود ہزیمت اُٹھا کے مداین کی جانب بھاگا شبیب نے تعاقب کیا مگر شبیب مدائن کو فتح نکرسکا تکریت کو چلا گیا اِس ناکامی کے بعد حجاج نے عثمان بن سعید بن شرحبیل کندی ملقب بہ جزل کو چار ہزار فوج کے ساتھ جنگ شبیب پر روانہ کیا شبیب کے دل مین جزل کی جوہر دی جنگ آوری اور مردانگی سے خوف پیدا ہوا ایک مقام سے دوسرے مقام پر بلا ترتیب لشکر بھاگتا پھرتا تھا اُسکے ہمراہیون کی تعداد ایک سو ساٹھ سے زیادہ نہ تھی پھر حجاج نے سعید بن مجالد کو لشکر جزل کا امیر مقرر کر کے روانہ کردیا سعید نے قطیطیا مین شبیب سے لڑائی کی سعید مارا گیا اور اُسکی سپاہ بھاگ نکلی مگر جزل نے اپنے پرزور حملون سے شبیب کو پسپا کردیا شبیب اِس ہزیمت کے بعد کرخ چلا گیا اور بقصد بازار بغداد دجلہ عبور کیا اور امن حاصل کر کے بازار بغداد مین گیا اور جن جن چیزون کی ضرورت تھی اُن کو خرید کے کوفے کے جانب روانہ ہوگیا حجاج نے یہ سُن کے سوید بن عبدالرحمن سعدی کو دو ہزار کی جمعیت سے شبیب کے مقابلے پر مامور کیا شبیب نے کوفے کو چھوڑ کے حیرہ کا راستہ اختیار کر لیا شبیب دوسرے مقامات کو ہو کے پھر کوفے کو لوٹا حجاج بھی دو منزلیان کرتا ہوا کوفہ پہونچ گیا اور شبیب بھی بازار کوفہ مین داخل ہوگیا اور اُسی وقت خوارج نے مسجد اعظم پر حملہ کردیا چند صالحین کو بحالت نماز قتل کیا اور پھر شور وغل مچاتے ہوئے مسجد بنی ذہل مین پہونچے اور ذہل بن حرث کو نماز پڑھنے کی حالت مین قتل کر کے کوفے سے نکل کھڑے ہوئے اتفاق سے نضر بن قعقاع دہلی آگیا جب اُسنے شبیب کو دیکھا تو بے ساختہ بول اُٹھا السلام علیك یا ایہا الامیر شبیب نے کہا تجھپر تف ہو امیر المؤمنین کیون نہین کہتا نضر نے کہا بہتر یہی کہونگا پھر شبیب اس وجہ سے

Marfat.com

کہ نضر کی ماں ناجیہ ہانی بن قبیصہ شیبانی کی بیٹی تھی اپنے مذہب کی تعلیم دینے کے قصد سے مخاطب ہوکے بولا اے نضر لا حکم الا للہ نضر یہ سمجھ کے کہ یہ خارجی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتا ہوا اُٹھا شبیب کے ہمراہی یہ سنتے ہی اُسپر ٹوٹ پڑے اور بات کی بات مین قتل کر ڈالا شبیب نے قادسیہ کی راہ اختیار کی حجاج نے یہ خبر پاکر اپنے سر برآوردہ اور چُنے ہوئے سوار دس ایک ہزار آٹھ سو آدمیون کو منتخب کرکے ذخر بن قیس کی ماتحتی مین شبیب کے تعاقب پر روانہ کیا شبیب نے ایک مقام پر اُن کو شکست دی ذخر زخمی ہوکر کوفہ کو چلا گیا ذخر کی ہزیمت کے بعد شبیب نے کوفے کا قصد کیا حجاج نے یہ سُنکے لشکر کوفہ کو بہ قصد جنگ روانہ کیا شبیب کے ہاتھ سے تمام افسران لشکر کوفہ نے ہزیمت پائی اور موسیٰ بن محمد بن طلحہ مارا گیا شبیب کے ہمراہیون نے کوفہ پر قبضہ کرنے کی رائے دی لیکن شبیب نے کسی مصلحت سے کوفے کا رُخ نکیا اور وہان سے روانہ ہوکر خانیجار مین جا اُترا حجاج نے چھ ہزار سپاہ کوفہ کے ساتھ عثمان بن قطن کو شبیب کی لڑائی پر روانہ کیا عثمان کو ایک طرف سے شبیب نے اور دوسری جانب سے اُسکے سردار سوید بن سلیم نے گھیر کر قتل کر ڈالا لشکر بھاگ کھڑا ہوا شبیب نے قتل وغارت سے ہاتھ اُٹھا کے بیعت کی دعوت دی لشکریون نے بیعت کرلی اور آٹھ سو آدمیون کی جمعیت سے مداین کا قصد کیا اہل کوفہ اُسکے مقابلے سے جی چُراتے تھے اس وجہ سے کہ اُسنے ان کے لشکر کو پیہم ہزیمت دی تھی اور اُن کے اکثر امرا کو قتل کر ڈالا تھا اب حجاج نے عبدالملک سے بھی مدد مانگی جسنے دو ہزار فوج روانہ کی اور حجاج نے عتاب کو لشکر کی سرداری پر مقرر کرکے شبیب سے جنگ کے لئے روانہ کیا اُسوقت عتاب کے ساتھ پچاس ہزار سپاہ تھی شبیب اِسکی آمد کی خبر سُنکے ایک ہزار کی جمعیت سے ساباط مین آگیا نماز ظہر ادا کی بعد ازان اپنے لشکر کو مرتب کرکے مغرب کے وقت عتاب کے لشکرگاہ کے قریب آپہونچا چار سو آدمی اُسکے ہمراہیون مین سے اِس سفر مین اُس سے علٰحدہ ہوکے بیٹھ رہے تھے بقیہ چھ سو کے ساتھ نماز مغرب پڑھ کے لشکر مرتب کیا دو سو آدمیون کی جمعیت سے سوید بن سلیم کو میسرہ مین رکھا اور اُسی قدر فوج کو میمنہ مین محلل بن وائل کی

Marfat.com

ماتحتی مین متعین کیا اور خود دو سو کی جمعیت سے قلب مین رہا لڑائی ہوئی عتاب مارا گیا اُسکے مارے جانے کے بعد اُسکے لشکری بھاگنے لگے فتحمند گروہ اپنی تلوارون سے اُنکی جان وتن کا فیصلہ کررہا تھا شبیب نے یہ حالت دیکھ کر قتل وغارت کی ممانعت کردی لوگون سے بیعت کرنے کو کہا سبھون نے بیعت کرلی شب آئی تو موقع پاکے بھاگ گئے خاتمۂ جنگ کے بعد شبیب کا بھائی مضاد مدائن سے آگیا دو روز تک میدان معرکہ مین ٹھہرا رہا تیسرے روز کوفہ کی طرف کوچ کردیا اس اثنا مین سفیان بن ابرو کلبی مع لشکر شام کے حجاج سے آملا شبیب نے قریب کوفہ پہونچ کے حمام اعین مین پڑاو کیا حجاج نے حرث بن معاویہ ثقفی کو ایک ہزار جنگی پولس کے ساتھ مقابلے کی غرض سے بھیجا شبیب نے یہ خبر پاکے نہایت تیزی سے حملہ کرکے حرث کو مارڈالا پھر حجاج کے دو آزاد غلام یکے بعد دیگرے مقابلے کو آئے اور مارے گئے حجاج جھلا کر اہل شام کو ساتھ لیکر خود بقصد جنگ اُٹھ کھڑا ہوا اور اہل شام کے استقلال وثابت قدمی سے شبیب کو ہزیمت ہوئی مضاد برادر شبیب اور انکی بیوی غزالہ ماری گئی حجاج نے حبیب بن عبد الرحمن حکمی کو تین ہزار سوارون کی جمعیت سے شبیب کے تعاقب پر روانہ کیا حبیب حجاج سے رخصت ہوکے انبار پہونچا تو معلوم ہوا کہ شبیب اسی گردونواح مین ہے اسوقت اُسکے اکثر ہمراہی اُس سے جُدا ہوگئے تھے اسوجہ سے کہ حجاج نے عام طور سے امان دینے کا اعلان کردیا تھا اتفاق سے بوقت غروب آفتاب حبیب کے لشکر کے پاس آپہونچا اور پہونچنے کے ساتھ ہی لڑائی کا بازار گرم کردیا یکے بعد دیگرے گروہ سے لڑنے لگا رات کا وقت اور لڑائی کا یہ عالم تھا کہ جو جہان تھا وہین پر کوہ کی طرح استقلال کے ساتھ کھڑا لڑرہا تھا لڑتے لڑتے ہاتھ شل ہوگئے تھے مجبور ہوکے فریقین نے لڑائی سے ہاتھ کھینچ لیا خود بخود لڑنے والون کے ہاتھ لڑنے سے رُک گئے تیس آدمی شبیب کے اور ایک سو آدمی لشکر شام کے معرکہ کارزار مین کام آئے شبیب مع اپنے بقیہ ہمراہیون کے دجلے کو عبور کرکے سرزمین خوخی کی طرف چلا پھر دوبارہ دجلے کو واسط کے قریب عبور کرکے اہواز وفارس کا راستہ اختیار کیا تاکہ کرمان مین پہونچ کے چندے جنگ وگردش زمانہ سے آرام حاصل

Marfat.com

کرے شبیب نے کرمان میں چندے آرام کرنے کے بعد بقصد جنگ مراجعت کی اہواز میں سفیان بن ابرد کلبی سے جو عبدالملک کے حکم سے لشکر شام کے ساتھ حجاج کی مدد کو آیا تھا مڈبھیڑ ہوگئی شبیب نے پُل کے ذریعہ سے دجلے کو عبور کیا اور اپنے ہمراہیون کو تین گروہ پر منقسم کرکے پیہم تین حملے کیے لیکن سفیان اور لشکر شام نے اپنی جگہ سے جنبش تک نہ کی نہایت استقلال اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرتے رہے اور موقع پا کے خود بھی حملہ کردیتے تھے بالآخر خوارج نے گھبرا کے بہ قصد عبور پُل کا رُخ کیا شبیب ایک سو کی جمعیت سے میدان جنگ مین ٹھہرا ہوا لڑتا رہا جب شام ہوگئی اور رات نے اپنے سیاہ دامان سے آفتاب عالمتاب کو چھپا لیا تو شبیب اور اُسکے حریف خود بہ خود جنگ سے دستکش ہوگئے شبیب نے اِس موقع کو مغتنمات سے شمار کرکے مراجعت کی پل کی طرف آیا اُسکے ہمراہی آگے آگے تھے اور یہ سب کے پیچھے آہستہ آہستہ چلا آرہا تھا گھوڑے پر سوار تھا پل کو عبور کرنے لگا ایک گھوڑی آگے آگے جا رہی تھی گھوڑا اُسکا اُس گھوڑی کی وجہ سے بگڑا یہ اُسکی پشت سے علیحدہ ہوکر دریا مین گر پڑا اُسوقت اُسکے مُنھ سے یہ کلام نکلا لیقضی اللہ امراکان مفعولا اور غوطہ کھایا جب پانی کی سطح پر ابھر آیا تو کہا ذلک تقدیر العزیز العلیم اور غرق ہوگیا لاش اُسکی پانی سے نکالکر سفیان کے پاس لے گئے چاک کراکر دل نکالا تو مثل سنگ کے سخت نکلا جب اُسکی مان سے بیان کیا گیا کہ شبیب مارا گیا تو اُسنے یقین نکیا جب کہا کہ وہ ڈوب گیا ہے تو اِس بات کا یقین کرلیا کہنے لگی کہ جب وہ پیدا ہوا تھا تو مین نے دیکھا تھا کہ میرے شکم سے آگ کا شعلہ نکل رہا ہے سمجھ گئی کہ اُسے کوئی چیز نہین بجھا سکتی سوائے پانی کے یہ واقعہ [illegible] کا ہے۔

خُطط مُقریزی اور خبیتہ الاکوان اور کشف الغمہ عن افتراق الامہ مین لکھا ہے کہ شبیب کا فرقہ اُنھین فرقہاے خوارج کے ساتھ عقائد مین موافق ہے لیکن اُن سے اِس بات مین منفرد ہے کہ عورت کی امامت و خلافت کو جائز بتاتا تھا اس شبیب نے اپنی مان غزالہ نام کو اپنا خلیفہ کیا تھا اُسنے کوفے مین داخل ہوکر خطبہ پڑھا اور نماز صبح مسجد جامع مین جاکر ادا کی پہلی رکعت مین سورۂ بقرہ دوسری رکعت مین سورۂ آل عمران پڑھی مگر مجھے

اس کلام مین نظر ہے اِسلئے کہ یہ قول کتب تواریخ کے خلاف ہے صحیح یہ ہے کہ غزالہ شبیب کی منکوحہ تھی اور اُسنے جامع مسجد کوفہ مین دو رکعت نماز پڑھنے کی نذر کی تھی جس مین سورۂ بقرہ وآل عمران پڑھی جب شبیب نے کوفہ کے قریب پہونچ کے حمام اعین مین پڑاؤ کیا اور یہان حرث بن معاویہ ثقفی کو شکست دیکر حمام اعین سے بھی کوچ کر کے کوفہ کے قریب مقام سنجہ مین چلا آیا تو شبیب شب کے وقت کوفے مین داخل ہوا اور اُسکی زوجہ نے ایفاے نذر کی۔ بعد ازان شبیب کا اہل کوفہ سے مجادلہ ہوا۔

فائدہ صحاری بن شبیب جن یزید نے بھی اطراف جبل مین خروج کیا تھا اور خروج سے قبل یہ شخص خالد قسری کے پاس آیا تھا فریضہ کا سوال کیا خالد نے جواب دیا تمکو اس سے کیا حاصل ہے صحاری یہ جواب پاکے جبل کی طرف چلا گیا خالد کو اپنے اِس جواب دینے سے ندامت ہوئی تلاش کرایا دستیاب نہوا صحاری نے جبل مین پہونچ کے جہان پر چند لوگ تیم اللات بن ثعلبہ کے خاندان کے تھے اُنکو اس واقعہ سے مطلع کیا اور یہ ظاہر کیا کہ مین نے خالد کے پاس جانے کا یہ حیلہ نکالا تھا تاکہ فلان شخص جو قعدہ صفریہ سے تھا اُسکے بدلے مین اُسکو مار ڈالون خالد نے اُس شخص کو ظلماً مار ڈالا تھا تیم اللات کے تیس آدمیون نے اُسکے ساتھ خروج کیا اطراف مناذر مین مقابلہ ہوا فریقین نے سختی سے ایک دوسرے پر حملہ کیا بالآخر صحاری اور اُسکے کل ہمراہی مار ڈالے گئے۔

دسوین کوزیہ۔ اس فرقہ کے خوارج طہارت مین مبالغہ کرتے ہین کہتے ہین کہ بدن کی مالش غسل کے وقت فرض ہے (مستفاد از بحر المذاہب وتذکرۃ المذاہب ومؤیدالافاضل وغیرہ)۔

گیارھوین کنزیہ۔ یہ لوگ مال جمع کرتے ہین زکوۃ کی فرضیت کے منکر ہین (منقول از تذکرۃ المذاہب ومؤیدالافاضل وبحرالمذاہب وغیرہ)۔

بارھوین شمراخیہ۔ یہ فرقہ عبداللہ بن شمراخ کی طرف منسوب ہے اُس کے نزدیک مان باپ کا مار ڈالنا حلال ہے جب اُسنے یہ حکم دیا دار التقیہ مین رہتا تھا اِسکے اِس حکم سے خوارج بیزار ہوگئے اور اِس فرقے کے نزدیک وطی بلا نکاح حلال ہے

Marfat.com

(منقول از غنیۃ الطالبین وبحر المذاہب وتذکرۃ المذاہب ومؤید الافاضل) توضیح المذاہب مین لکھا ہے کہ شمراخیہ صوفیان مبطل ہین سے بھی ایک گروہ کا نام ہے۔

تیرھوین بدعیہ۔ یہ فرقہ تمام مقالات مین ازارقہ کے موافق ہے مگر اس بات مین متفرد ہی کہ نماز مین صرف دو رکعت فجر کو پڑھنا چاہیے اور دو رکعت رات کو اور اس قول پر استدلال اس آیت سے کرتے ہین اقم الصلوۃ طرفي النہار وزلفی من اللیل ان الحسنات یذھبن السیئات یعنے دن کے دونون طرفنا اور رات کی ساعتون مین نماز پڑھا کر کیونکہ نیکیان برائیون کو دور کرتی ہین یہ لوگ کہتے ہین کہ کم سے کم نماز کی دو رکعت ہین اور وقت اسکا دن کے اِن ہی دونون طرفون مین مذکور ہے جو شب کے نزدیک ہین اور یہ فرقہ ازارقہ کے ساتھ اس بات مین متفق ہے کہ جب کفار پر فتح حاصل ہو تو اُن کی عورتون کو قید کر لینا اور اُنکے اطفال کو مار ڈالنا چاہیے اور اپنے اِس قول پر استدلال اِس آیت سے کرتے ہین رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا اے رب زمین پر کافرون کا ایک گھر بسنے والا نچھوڑنا[1]

تتمہ

الخطط والآثار مین خوارج کے فرقون کے یہ نام اور لکھے ہین **اصومیہ** یہ یحیی بن اصوم کے متبع ہین **یعقوبیہ** یہ یعقوب بن علی کوفی کے اصحاب ہین **فضلیہ** یہ فضل بن عبد اللہ کے پیرو ہین۔

فرقہ مرجیہ

مرجیہ لفظ ارجا سے نکلا ہے جو مشتق ہے رجا بمعنی امید سے اِسلیے کہ مرجیہ کو یہ امید ہی کہ اہلِ معاصی کو اللہ ثواب دیگا اِسیوجہ سے یون کہتے ہین کہ ایمان کے ہوتے ہوئے کوئی معصیت ضرر نہین کرتی ہے جس طرح کہ ہمراہ کفر کے کوئی طاعت نفع نہین دیتی ہے یا یہ لفظ مشتق ہے ارجا بمعنی تاخیر سے اسلیے کہ اُنھون نے حکم اصحاب کبائر کو آخرت تک مؤخر رکھا ہے پس دنیا مین صاحب کبیرہ پر کوئی حکم نہین ہوسکتا کہ دوزخی ہی

[1] دیکھو ترجمہ فارسی غنیۃ الطالبین از مولوی عبد الحکیم بن شیخ شمس الدین ۱۲

ایضاً ۶

یا جفتی ہے اِس صورت مین مرجیہ وعیدیہ کی ضد ٹھہرتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ ارجاء (بمعنی تاخیر) سے مرجیہ اسلئے بنا ہے کہ وہ حضرت علیؓ کی تاخیر درجۂ اول سے درجۂ چہارم پر کرتے ہین اِس صورت مین مرجیہ شیعہ کے مقابل ٹھہرینگے اور اہل سنت وجماعت بھی اِس مین داخل ہوجائین گے پہلی صورت مین مُرجِیَہ یاے تحتانی سے ہوگا اور دوسری صورت مین ہمزہ کے ساتھ مُرجِئَہ اور اُس شخص کو جو اس مذہب پر ہو مُرجی بغیر ہمزہ اور کبھی مُرجِئی ہمزہ کے ساتھ بروزن مُرجِعی کہتے ہین مستفاد از منتہی الارب فی لغات العرب اور لسان العرب کی فصل را حرف ہمزہ مین لکھا ہے کہ ارجاء تاخیر کے معنے مین ہے اور اِسکے آخر مین ہمزہ ہے اِسی سے مرجئہ فرقے کا نام بنا ہے جو اِس مذہب پر ہو عرب مین وہ شخص رجلٌ مرجئٌ بروزن مرجعٌ کہلاتا ہے جب یاے نسبت اسکے آخر مین لگاتے ہین تو کہتے ہین مُرجِئِیٌّ بروزن مُرجِعِیٌّ اور یہ اِس صورت مین ہے کہ اِسکے آخر مین ہمزہ رکھی جائے اور جب ہمزہ نہ قرار دیجائے تو کہتے ہین رجل مرجٍ بروزن مَعطٍ اور اس صورت مین مُرجِیّہ یاے تحتانی کی تشدید کے ساتھ ہے چنانچہ بعض عرب کہتے ہین اَرجَیتُ واَخطَیتُ وتَوَضَّیتُ پس ہمزہ نہین دیتے اور ہمزہ نہ دینے کی صورت مین عرب یاے نسبت مرجی کے آخر مین لگاکر مُرجِیٌّ تشدید آخر کے ساتھ کہتے ہین اور مرجیہ ایک فرقہ ہے مسلمانون کا اُنکا قول ہے ایمان قول ہے بلا عمل کے یعنی ایمان صرف کلمۂ شہادت کے اقرار کا نام ہے گویا اُنھون نے کلمۂ شہادت کے اقرار کو عمل پر مقدم کیا ہے کیونکہ انکا عقیدہ یہ ہے کہ اگر بندے نہ نماز پڑھین نہ روزہ رکھین تب بھی ایمان اُنکو نجات دیدیگا ابن اثیر نے کہا ہے کہ حدیث مین مرجیہ کا ذکر آیا ہے اور وہ ایک فرقہ ہے جسکا یہ اعتقاد ہے کہ ایمان کے ہوتے ہوئے کوئی معصیت ضرر نہین پہونچا سکتی ہی جیسا کہ کفر کے ساتھ کوئی طاعت نفع نہین دے سکتی ہے اور وہ مرجیہ اِسلئے کہلاتے ہین کہ اللہ نے اُنسے تعذیب معاصی کو موخر کردیا ہے انتہی حقیقت مرجیہ کی یہ ہے کہ انکو اثبات وعدا ور نفی وعید وخوف مین مؤمنین سے غلو ہے اور سارے مرجیہ یہ کہتے ہین کہ اگر اللہ کسی گنہگار کا کوئی گناہ معاف کردے تو پھر اُسپر یہ لازم ہوگا کہ اُس قسم کے گناہ سارے

Marfat.com

گناہگارون کے معاف کرے اور جس قسم کے گناہگار دوزخ سے نکالے تو پھر اُسپر یہ لازم ہوگا کہ اُس قسم کے سارے گناہگارون کو دوزخ سے نکالے۔ اور مجمع البحرین مین لکھا ہے کہ بعض ماہرین مذاہب نے کہا ہے کہ مرجیہ فرقۂ جبریہ ہی جن کا یہ قول ہے کہ بندے کو کسی کام کی قدرت نہین کسی کام کو اُسکی طرف منسوب کرنا اور اُسکی قدرت سے سمجھنا بطور مجاز کے ہی حقیقت مین بندے کا کوئی کام نہین سب کا صانع اللہ ہے اور یہ جو اختیار مین مذکور ہے کہ مرجیہ کا قول ہے کہ کوئی شخص نہ روزہ رکھے نہ نماز پڑھے نہ غسل کرے اور کعبہ کو توڑ ڈالے اور اپنی مان کے ساتھ نکاح کرلے پھر بھی وہ جبرئیلؑ ومیکائیلؑ کے ایمان پر ہے اور کبھی مرجیہ کی تفسیر اشعریہ کے ساتھ کی جاتی ہے انتہی یہ سراسر تعصب ہے مرجیہ ایمان اور عمل دو مختلف چیزین قرار دیتے ہین اور کہتے ہین کہ ایمان اور تصدیق کامل ہو تو عمل کا نہونا کچھ ضرر نہین کرتا ایک شخص دل سے اگر توحید اور نبوت کا معترف ہے اور فرائض نہین ادا کرتا تو وہ مواخذے سے بری ہے اور مرجیہ کی رائے یہ بھی ہے کہ دوزخی جب آگ مین ڈالے جائینگے تو وہ وہان بلا عذاب کے رہا کرینگے جس طرح مچھلیان پانی کے اندر رہتی ہین اسی طرح اہلِ نار بھی نار مین رہا کرینگے اور فرق جنتیون اور دوزخیون مین اسطرح سے ہے کہ مومن جنت کے اندر کھانے پینے کے ساتھ نفع اُٹھایا کرینگے اور کافرون کو دوزخ کے اندر کھانا پینا میسر نہ آئے گا[1]

اور مرجیہ کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نص اس مضمون کی ثابت نہین کہ فلان میرے بعد امام ہو۔ ابن جوزی کہتے ہین کہ عبدالواحد اسدی معروف بہ ابن برہان کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کفار کو بھی ہمیشہ دوزخ مین نرکھے گا اس لئے کہ ہمیشہ عذاب دینا مخلوقات کی شان سے ہے اور طلب انتقام اسکی علت ہے جو غضبناک کو عارض ہوتا ہے اور دل مین غضب پیدا ہونے کی علت خون کا جوش مارنا ہے اور یہ باتین اللہ تعالیٰ کے حق مین محال ہین۔ سب سے پہلے جسنے یہ مذہب نکالا ابو محمد حسن بن محمد معروف

[1] کتاب تمہید مین لکھا ہے قال المرجئة لعنهم الله اذا دخل اهل النار النار فانهم یکونون فی النار بلا عذاب کالحوت فی الماء الا ان الفرق بین الکافر والمؤمن ان للمؤمن استمتاعا فی الجنة بالاکل والشرب

ہ و اهل النار فی النار لیس لهم استمتاع اکل و شرب ۱۲ منہ

بہ ابن حنفیہ بن حضرت علی بن ابی طالب ہین اُنھون نے اِس مسئلے مین گفتگو کی لیکن یہ عمل کو ایمان سے خارج نہین کرتے ہین جس طرح کہ اور مرجیہ نے کیا ہے بلکہ یون کہتے تھے کہ صاحب کبیرہ کافر نہین ہوتا اِس لئے کہ ادا ے طاعات اور ترک معاصی اصل ایمان سے نہین ہین اِن کے زوال سے ایمان زائل نہین ہوتا ہے پھر مرجیہ کئی طرح پر ہو گئے۔

قسم اول۔ مرجیۂ خالص یہ قائل صرف ارجا کے ہین اور یہ یونسیہ اور عبیدیہ و غسانیہ و ثوبنیہ و مریسیہ ہین۔

قسم دوم۔ مرجیہ قدریہ یہ قسم جامع ہے درمیان مذہب مرجیہ و قدریہ کے اِن لوگون کے سرگروہ محمد بن شبیب و رصالحی اور خالدی اور ابو شمر ہین۔

قسم سوم۔ مرجیہ جبریہ یہ قسم جامع ہے درمیان مذہب مرجیہ و جبریہ کے جیسے جہم بن صفوان۔

قسم چہارم۔ مرجیہ خوارج یہ خوارج بھی ہین اور مرجیہ بھی ہین جیسے ثوبانیہ شہرستانی نے ملل و نحل مین لکھا ہے کہ مرجیہ نے بعض اُن مسائل مین خوارج کے ساتھ اتفاق کر لیا ہے جو امامت سے تعلق رکھتے ہین۔ اور ابن قتیبہ نے کہا ہے کہ اول موجد ارجا کا بصرے مین **حسان بن بلال بن حارث مزنی** ہے اور بعض نے یون ذکر کیا ہے کہ موجد اول رجا کا **ابو سلت سمان** ہے اُسنے ۱۵۲ھ ہجری مین وفات پائی ہے۔

تفصیل مرجیہ خالص کے فرقون کی

پہلا فرقہ یونسیہ ہے یونس بن عمر نمیری کے متبع ہین بعض نسخون مین یونس کے باپ کا نام عمران لکھا ہے اُسکا یہ اعتقاد ہے کہ ایمان اللہ کا پہچاننا اور اُسکے سامنے عاجزی اور ترک گردن کشی اور اُسکی دوستی دل مین رکھنا ہے اور اِن مین سے علیحدہ ہر خصلت نہ ایمان ہے نہ ایمان کا حصہ پس جس شخص مین یہ تمام خصلتین جمع ہون وہ مومن ہے اور اُسکو ایمان کے ہوتے ہوئے کوئی معصیت ضرر نہین کرتی نہ کسی گناہ پر اُسکو عذاب ہوگا اور نہ کسی طاعت کے ترک کرنے سے سزا پائیگا کیونکہ سوائے معرفت الٰہی کے اور طاعات ایمان کے قبیل سے نہین ابلیس اللہ کی وحدانیت کو پہچانتا تھا

Marfat.com

مگر بوجہ تکبر اور سرکشی کے کافر ہوگیا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَبیٰ وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکَافِرِیْنَ یعنی شیطان نے نہ مانا اور تکبر کیا اور وہ تھا کافرون سے جس کے دل مین اللہ کی محبت اور خوف بیٹھ گیا اور اُسکے ساتھ دل سے دوستی رکھی اور عاجزی کی پھر اُسنے خدا کے حکم کی تعمیل نکی تو وہ اُس سے گناہگار نہین ہوتا اور اگر اُس سے کوئی گناہ سرزد ہو تو اُسکے اخلاص ویقین مین فرق نہین آتا اور محبت واخلاص کی وجہ سے جنت مین جائیگا نہ طاعت واعمال کے سبب سے۔

دوسرا فرقہ عبیدیہ۔ یہ عبید المکذب کے اصحاب ہین شرح مواقف و ارشاد المسلمین اور میر سید شریف محمد اکبر کے الہامیہ مین مکذب ہی ہے مگر ملل ونحل مین اُسکی جگہ مکتب لکھا ہی انکا اعتقاد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ساری صفات اُسکی ذات کی غیر ہین اور وہ ذات مقدس آدمی کی صورت پر ہے اور باقی عقائد مین یونسیہ کے ہم مشرب ہین۔

تیسرا فرقہ غسانیہ ہے یہ غسان بن ابان کوفی کے متبع ہین یہ شخص محمد بن حسن شیبانی کا شاگرد تھا اور نبوت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا منکر تھا اسکا مذہب ایمان مین یہ تھا کہ ایمان زیادہ ہوتا ہے لیکن کم نہین ہوتا اور یہ کہتا تھا کہ ہر خصلت کا خصال ایمان مین سے بعض ایمان (یعنی حصۂ ایمان وجزو ایمان) نام ہے اور اُس کا یہ اعتقاد بھی تھا کہ ایمان نام ہے خدا اور رسول کی معرفت کا اور اجمالاً اُن چیزون کی معرفت کا جو شارع سے پہونچی ہین اور تفصیل کی ضرورت نہین اور معرفت اجمالی سے مراد یہ ہے کہ اعتقاد رکھے کہ اللہ نے حج فرض کیا ہے مگر یہ معلوم نہین کہ کعبہ کہان ہے اور ہوسکتا ہے کہ وہ مکے مین نہو اور کسی جگہہ ہو اور اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول بناکر بھیجا مگر یہ یقین نہین کہ جو محمد مدینے مین تھے وہی محمد ہین یا اُسکے سوا کوئی اور ہین اور سور کا گوشت اللہ نے حرام کیا ہے مگر یہ تحقیق نہین کہ جس جانور کو عرف مین سور قرار دیکر حرام جانتے ہین یہ وہی ہے یا غیر واضح رہے کہ اِس قول سے مراد غسان کی یہ ہے کہ یہ احکام حقیقت ایمان مین داخل نہین ہین اور کچھ یہ نہین ہے کہ اُسکو ان چیزون کے باب مین شک تھا بلکہ وہ جتاتا ہے کہ اگر مؤمن یہ سمجھ لے

Marfat.com

کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہی ہین یا کوئی اور ہین اور کعبہ یہی ہے یا کوئی اور ہے تو
اُس کے ایمان مین فرق نہین آسکتا کیونکہ ایمان کی حقیقت مین
اُن کو دخل نہین ہے اِن مین شک کرنے سے اور اُنپر اعتماد نرکھنے سے ایمان
باطل نہین ہوتا شرح مواقف مین لکھا ہے کہ غسان اپنے مذہب کے رواج دینے
کے لئے لوگون سے یہ کہا کرتا تھا کہ یہی راے امام ابو حنیفہ کی ہے حالانکہ یہ محض
افترا تھا بلکہ معتزلہ نے بھی امام ابو حنیفہ اور اُنکے تابعین کو مرجیہ کہا ہے اور وجہ شاید
اسکی یہ ہوگی کہ جو لوگ مسئلہ قدر مین معتزلہ سے مخالفت کرتے تھے وہ اُنکو مرجیہ مشہور
کردیتے تھے یا امام صاحب نے جو فرمایا ہے کہ ایمان تصدیق کا نام ہے اور تصدیق زیادہ
ہوتی ہے نہ کم تو معتزلہ کو اِس سے یہ خیال پیدا ہوگیا ہوگا کہ امام صاحب نے
جو عمل کو حقیقت ایمان سے خارج کردیا ہے تو اُنکے نزدیک مغفرت کے لئے ایمان
کافی ہے اُسکے ہوتے ہوئے کسی عمل مفروضہ کا ترک اور گناہ ضرر نہین کرتا کیونکہ اعمال
ایمان مین داخل نہین بلکہ زمخشری نے بوجہ تعصب مذہب اعتزال وقدر کے سارے
اہلِ سنت کو کشاف مین مرجیہ و جبریہ کہدیا ہے اسلئے کہ وہ عمل کو حقیقت ایمان مین
داخل نہین کرتے اور نہ یہ کہتے ہین کہ بندہ افعال کا خالق ہے اور یہ صاحب کشاف کی
غلطی ہے اسلئے کہ اہلِ سنت وجماعت کہتے ہین کہ ایمان عبارت ہے تصدیق و اقرار
سے اور عمل سبب ہے کمال ایمان کا نہ یہ کہ ایمان قول ہے بلا عمل پس انکا مذہب
توسط ہے جبر وقدر مین دین خالص مین سید صدیق حسن کہتے ہین کہ یہ قول بھی صحیح
نہین کہ سارے اہلِ سُنت حقیقت ایمان مین عمل کو داخل نہین کرتے اسلئے کہ حنابلہ
وشافعیہ کل اِس بات کے قائل ہین کہ ایمان کی حقیقت مین اعمال داخل ہین
اور یہی راے بعض حنفیہ کی بھی ہے اور یہی قول مالکیہ کا ہے اور اسی کو معتبر جانا ہی
جیسا کہ مالابد منہ مین مذکور ہے ہان مشہور یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ عمل
ذات ایمان مین داخل نہین مگر یہ ضعیف ہے اور شاہ ولی اللہ صاحب نے تفہیمات
مین اسکی تاویل یون کی ہے کہ امام صاحب مجتہد ہین اور مجتہد خطا بھی کرتا ہے اور

Marfat.com

صواب پر بھی ہوتا ہے اور خطا پر اُسکے لئے ایک اجر ہے جیسا کہ صواب پر دو اجر ملتے ہین
فقیر مولف اِس رسالے کا کہتا ہے کہ جمہور معتزلہ و خوارج کا یہ مذہب ہے کہ عمل بھی
ایمان کا جزاور رکن ہے اور مشہور یہ ہے کہ تمام محدثین شافعیہ و مالکیہ و حنبلیہ کا بھی
یہی مذہب ہے حالانکہ اُن کے اور معتزلہ و خوارج کے مذہب مین بڑا فرق ہے
معتزلہ کے نزدیک تارک طاعات مؤمن نہین رہتا اِس لئے کہ اُن کے نزدیک اعمال
ماہیت ایمان کا جز ہین گو معتزلہ تارک طاعات کو کافر نہین بتاتے مگر مومن بھی نہین
جانتے اور خوارج تارک طاعات کو کافر سمجھتے ہین اور محدثین انکے تارک کو دائرہ ایمان
سے خارج نہین جانتے کیونکہ انکے نزدیک عمل ایمان کامل کی شرط ہے مگر بعض آدمیون
نے جو دیکھا کہ بظاہر محدثین ایمان تصدیق اور اقرار اور عمل کو بتاتے ہین اور احادیث سے
اسکا ثبوت دیتے ہین تو یہ خیال کیا کہ انکا مذہب جمہور اہلِ سُنت کے خلاف ہے اور
فرقۂ معتزلہ و خوارج کے موافق ہے حالانکہ یہ خیال سراسر غلط ہے کسی طرح محدثین کے
نزدیک عمل اصل ایمان کی حقیقت مین داخل نہین بلکہ ایمان کامل کی شرط ہے
اور صاحب تصدیق و اقرار بوجہ ایمان کامل کے اگرچہ مؤمن ہے لیکن ناقص الایمان ہے
اور ایسے شخص کو مؤمن فاسق کہتے ہین جمہور اہلِ سُنت یعنی اشاعرہ و ماتریدیہ کے
نزدیک اعمال حقیقت ایمان کا نہ جز ہین نہ رکن ہین اور نہ شرط ہین ایمان دوسری
چیز ہے عمل دوسری چیز اور بڑی دلیل اعمال کے ایمان مین داخل نہونے پر یہ ہے
کہ اللہ نے ایمان کو عمل صالح کے ساتھ ذکر کیا ہے چنانچہ سورہ کہف مین ہے
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا
یعنے جولوگ ایمان لائے ہین اور اچھے کام کئے ہین اُنکے لئے جنات فردوس مہانیان ہین
اور معاصی کے ساتھ بھی چنانچہ اِس آیت مین وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا
اگر دو فرقے مسلمانون کے آپس مین لڑ پڑین اور دوسری جگہ ہے اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ یعنی جولوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان مین کچھ ظلم
نہین ملائے اور سورۂ انفال مین ہے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا یعنی جولوگ

Marfat.com

ایمان لائے اور ہجرت نکی پہلی آیت مین ایمان کو قتال کے ساتھ اور دوسری مین ظلم کے ساتھ جمع کیا ہے اور تیسری مین عدم ہجرت کے ساتھ حالانکہ شئے اپنی ضد یا اپنے جز کی ضد کے ساتھ جمع نہین ہوسکتی اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایمان فعل اعضا کا نام نہین ہے اور نہ اعمال نیک اُس مین داخل ہین اور نہ اعمال بد ایمان کے برباد کرنے والے ہین کیونکہ ایمان ضد اور مقابل کفر کے ہے اور عمل نیک مقابل ہے گناہ کے پس اگر عمل ایمان مین داخل ہو تو چاہیئے گناہ کفر ہوجائے حالانکہ یہ بات سب کے نزدیک کہ عبادت اور طاعت نکرنے سے بندہ گناہگار ہوتا ہے کافر نہین ہوتا پس اِس سے صاف ظاہر ہے کہ عمل ایمان مین داخل نہین ہے۔

طرفہ یہ ہے کہ غنیۃ الطالبین مین جہان تہتر فرقون کا ذکر کیا ہے وہان مرجیہ کے بارہ فرقے شمار کئے ہین اُن مین حنفیہ کو بھی مرجیہ کہا ہے ان الفاظ کے ساتھ اما المرجیۃ ففرقھا اثنی عشر فرقۃ الجھمیۃ وفلانۃ وفلانۃ والحنفیۃ واما الحنفیۃ فھم اصحاب ابی حنیفۃ النعمان ابن ثابت زعموا ان الایمان ھو المعرفۃ والاقرار باللہ ورسولہ وبما جاء من عندہ جملۃ الخ مگر اس مین علماے محققین کو کلام ہے یہانتک کہ شیخ القطب عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ اِس بات کے قائل ہین کہ اِس عبارت کو معاندین نے غنیہ مین اپنی طرف سے داخل کردیا ہے بلکہ محققین کو تو اُسمین بھی کلام ہے کہ غنیۃ الطالبین حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے شیخ عبدالحق دہلوی لکھتے ہین ہرگز ثابت نہ شدہ کہ این از تصنیف آن جناب ست اگرچہ انتساب آن بآن حضرت شہرت وارد نظر برین کہ شاید دران حرف ازان جناب بود ترجمہ کردم اور غنیہ مین یہ بھی غلط کہا ہے کہ حنفیہ کے نزدیک ایمان معرفت ہے اسلئے کہ امام صاحب اور تمام حنفیہ نے تصریح کردی ہے کہ ایمان کی حقیقت تصدیق ہے اور معرفت کا قول کسی سے منقول نہین اور معرفت کے ابطال پر دلیل یہ ہو کہ یہ ایمان کے لغوی معنے کے مغائر ہی جب یہ معنے لئے جائینگے تو نقل لازم آئیگی جو اِصطلاح مین اسے کہتے ہین کہ لفظ کے اصل معنے موضوع لہ بالکل متروک الاستعمال ہوکر دوسرے معنون کے لئے لفظ کا استعمال

Marfat.com

کیا جائے ایسے استعمال کو نقل اور لفظ کو منقول کہتے ہین مثلاً کوفتہ کے معنے کوٹے ہوئے کے ہین اب کوفتہ خاص اُن کبابون کو کہتے ہین جو گوشت کو کوٹ پیسکر بنا لیتے ہین اور تصدیق اور معرفت مین بڑا فرق ہے اِس لئے کہ تصدیق کے لئے دل کا قصد اور کسب اور تحصیل شرط ہے اور معرفت کبھی بلا کسب بھی حاصل ہو جاتی ہے مثلاً کسی شخص کی نگاہ بلا ارادہ کسی جسم پر جا پڑے تو اُسے اِس بات کا یقین ہو جائے گا کہ یہ جسم دیوار ہے یا دیوار نہین پتھر ہے یا پتھر بھی نہین درخت ہے وغیرہ وغیرہ پس اگر کوئی مُصَدِّقْ صدق کو اپنے اختیار سے مخبر کی طرف منسوب کر دے تو اُسکا نام تصدیق ہوگا اور اگر یہ بات خود بخود اُسکے دل مین آجائے کہ یہ مخبر صادق ہے اور ارادے اور اختیار کو کام مین نہ لایا ہو تو یہ معرفت ہوگی نہ تصدیق۔

بہر صورت امام ابو حنیفہ اور اُن کے اصحاب کو مرجیہ کا ہم اعتقاد خیال کرنا درست نہین اِسلئے کہ ارجا تو یہ ہے کہ یہ سمجھین کہ عذاب و عقاب اور مواخذہ کسی طرح نہوگا اور ایمان کے ہوتے کوئی گناہ نقصان نہ پہونچا سکے گا سو یہ عقیدہ حنفیہ کا کب ہے بلکہ وہ تو یہ کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت وارادے مین ہے جسے چاہے معاف کرے جسے چاہے عذاب دے اور گناہگار کے واسطے عذاب بھی ثابت کرتے ہین اور اُس کے ضرر سے خائف رہتے ہین ہان لُطف پر اُنکی نظر بھی ہے اِسلئے جانب معرفت واُمیدواری کی رعایت رکھتے ہین اور کہتے ہین کہ اگر اللہ چاہے تو بغیر توبہ کے تمام گناہ بخشدے اور فاسق کو دوزخ مین نڈالے امام ابو حنیفہ کو اس سے کچھ بحث نہ تھی کہ یہ مسئلہ فلان شخص یا فلان فرقے کا ہے وہ اصل حقیقت کو دیکھتے تھے اور مغز سخن کو پہونچتے تھے جب یہ بحث اُنکے سامنے پیش کی گئی تو اُنھون نے علانیہ کہا کہ ایمان اور عمل دو جدا گانہ چیزین ہین اور دونون کا حکم مختلف ہے اِسپر بہت لوگون نے اُنکو بھی مرجیہ کہا لیکن وہ ایسا مرجیہ ہونا خود پسند کرتے تھے محدثین اور فقہا مین سے جو لوگ امام صاحب کے ہمزبان تھے اُنکو بھی یہی خطاب عنایت ہوا محدث ابن قتیبہ نے اپنی مشہور اور مستند کتاب المعارف مین مرجیہ کے عنوان سے بہت سے فقہا اور محدثین کے نام گنائے ہین جنمین سے چند یہ ہین

ابراہیم تیمی اور عمرو بن مرہ اور طلق الحبیب ورحماد بن سلیمان اور عبدالعزیز بن ابوداؤد اور خارجہ بن مصعب اور عمر بن قیس الماصر اور ابو معاویۃ الضریر اور یحییٰ بن زکریا اور سعر بن کدام حالانکہ اِن مین سے اکثر حدیث وروایت کے امام ہین اور صحیح بخاری ومسلم مین اِن لوگون کی سیکڑون رواتیین موجود ہین نواب صدیق حسن خان وغیرہ جو اسیر غش ہین کہ امام صاحب کو حضرت پیران پیر نے یا بعض محدثین نے مرجیہ کہا ہے ابن قتیبہ کی فہرست دیکھتے تو شاید اُنکو ندامت ہوتی اس بحث کے متعلق امام ابوحنیفہ کی ایک تحریر موجود ہے جس کے طرز استدلال واستنباط نتائج سے امام صاحب کی دقت نظر کا اندازہ ہوسکتا ہے اور اصل مسئلے کی حقیقت کھلتی ہے اِسلئے اِس موقع پر ہم اُسکا حوالہ دینا مناسب سمجھتے ہین یہ تحریر عثمان بتی کے ایک خط کا جواب ہی جو اُنھون نے امام صاحب کو لکھا تھا عثمان اُس زمانے کے ایک مشہور محدث تھے عام لوگون مین جب امام ابوحنیفہ کے اِن خیالات کے چرچے ہوئے تو اُنھون نے امام صاحب کو ایک دوستانہ خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا کہ لوگ آپ کو مرجیہ کہتے ہین اور بیان کرتے ہین کہ آپ مومن کا گمراہ ہونا جائز قرار دیتے ہین مجھکو اِن باتون کے سُننے سے نہایت رنج ہوتا ہے کیا یہ باتین صحیح ہین اِس خط کے جواب ہین امام صاحب نے ایک طولانی خط لکھا ہے جسکو قلائد العقیان مین چھٹے باب کے اندر ایک علیحدہ فصل مین پورا نقل کیا ہی اِسکے فقرے کہین کہین سے ہم انتخاب کرتے ہین حمد ونعت کے بعد عثمان بتی کی دوستانہ نصیحت اور خیر خواہی کا شکریہ ادا کر کے اصل مضمون اس طرح شروع کیا ہے ہین آپکو بتاتا ہون کہ رسول اللہؐ کے مبعوث ہونے سے پہلے تمام لوگ مشرک تھے رسول اللہ جب مبعوث ہوئے تو لوگون کو اِس بات کی طرف دعوت کی کہ خدا کو ایک مانین اور رسول اللہ جو کچھ لائے اُسکو تسلیم کرین پس جو شخص اسلام مین داخل ہوتا تھا اور شرک چھوڑ دیتا تھا اُس کی جان ومال حرام ہوجاتا تھا پھر خاص اُن لوگون کے لئے جو ایمان لاچکے تھے فرائض کے احکام آئے پس اُسکا پابند ہونا عمل ٹھہرا اور خدا نے اِسی طرف اشارہ کیا ہے الذین امنوا وعملوا الصالحات ومن یومن باللہ ویعمل صالحا اس قسم کی اور

Marfat.com

آتیین ہین جن سے ثابت ہوتا ہے کہ عمل کے نہونے سے ایمان جاتا نہین رہتا البتہ اگر تصدیق واعتقاد نہو تو مومن کا اطلاق نہین ہوسکتا عمل و تصدیق کا دو جداگانہ چیز ہونا اُس سے بھی ظاہر ہے کہ تصدیق کے لحاظ سے سب مسلمان برابر ہین لیکن اعمال کے لحاظ سے مراتب مین فرق ہوتا ہے کیونکہ دین و مذہب سب کا ایک ہی ہے کیونکہ خدا نے خود کہا ہے شرع لکم من الدین ما وصّٰی بہ نوحًا والذی اوحینا الیك وما وصّینا بہ ابراھیم وموسیٰ وعیسیٰ ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیہ یعنے تمھارے لئے اُسی دین کو مشروع کیا جسکی وصیت نوحؑ کر گئے تھے اور جو تجھپر وحی بھیجی اور جسکی وصیت ابراہیمؑ وموسیٰؑ وعیسیٰؑ کو کی وہ یہ ہے کہ دین قائم رکھو اور اُسمین متفرق نہو آپکو جاننا چاہئے تصدیق مین ہدایت اور اعمال مین ہدایت یہ دونون دو چیزین ہین آپ ایک شخص کو جو فرائض سے ناواقف ہو مومن کہہ سکتے ہین پس ایسا شخص فرائض کے لحاظ سے جاہل اور تصدیق کے لحاظ سے مومن ہے خود خدا نے قرآن مین یہ اطلاقات کئے ہین کیا آپ اُس شخص کو جو خدا کے اور رسول خدا کے پہچاننے مین گمراہ ہو اُس شخص کی برابر قرار دینگے جو مومن ہو لیکن اعمال سے ناواقف ہو خدا نے جہان فرائض بتائے ہین اُس موقع پر ارشاد فرمایا ہے یبین اللہ لکم ان تضلوا یعنے خدا نے اسلئے بیان کیا کہ تم گمراہ نہو دوسری آیت مین ہے ان تضل احدھما فتذکر احدھما الاخری یعنی ایک گمراہ ہو تو دوسرا یاد دلا دے حضرت موسیٰؑ کی زبان سے فرمایا فعلتھا اذا وانا من الضالین یعنی جب مین نے وہ کام کیا تب مین گمراہ تھا اِن آیتون کے علاوہ اور بھی آیتین ہین جو اِس دعوے کے ثبوت کے لئے دلائل قاطعہ ہین اور حدیثین تو اور بھی واضح اور صاف ہین حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ امیر المؤمنین کے لقب سے پکارے جاتے تھے تو کیا اِس کے یہ معنے تھے کہ وہ صرف اُن لوگون کے امیر تھے جو فرائض اور اعمال کے پابند تھے حضرت علیؓ نے شام والون کو جو اُنسے لڑتے تھے مومن کہا کیا قتل سے بڑھکر کوئی گناہ ہے پھر جو لوگ قتل کے مرتکب ہوئے کیا آپ قاتلین اور مقتولین دونون کو برسرِ حق قرار دیتے ہین اگر آپ صرف ایک کو یعنی حضرت علیؓ اور طرفداران حضرت علیؓ کو برسرِ حق تسلیم کرینگے

Marfat.com

تو دوسرے فریق کو کیا کہیں گے اِس سے خوب سمجھ لیجیے اور غور کیجئے میرا یہ قول ہے کہ اہلِ قبلہ سب مؤمن ہین اور فرائض کے ترک سے کافر نہین ہو سکتے جو شخص ایمان کے ساتھ تمام فرائض بجالاتا ہے وہ مؤمن اور جنتی ہے جو ایمان اور اعمال دونون کا تارک ہے وہ کافر اور دوزخی ہے جو شخص ایمان رکھتا ہے اور فرائض اُس سے ترک ہو جاتے ہین وہ مسلمان ضرور ہے لیکن گناہگار مسلمان ہے خدا کو اختیار ہے اُس پر عذاب کرے یا معاف کردے امام صاحب نے جس خوبی سے اِس دعوے کو ثابت کیا ہی انصاف یہ ہے کہ اِس سے بڑھکر نہین ہو سکتا۔

چوتھا فرقہ ثومنیہ ہے یہ لوگ ابو معاذ ثومنی فیلسوف کے متبع ہین اِسکا اعتقاد تھا کہ ایمان عبادت ہے تصدیق اور محبت اور اِخلاص اور اُس چیز کے اقرار سے جسکی پیغمبر خدا نے تبلیغ کی ہے اور اُن سب کے یا بعض کے ترک کرنے سے کافر ہوتا ہے اور کہتا تھا کہ جس معصیت کے کفر ہونے پر اتفاق نہو تو اُسکے کرنے والے کو کافر کہنا چاہیئے بلکہ یون کہنا چاہیئے کہ وہ گناہگار ہو گیا اور فسق کیا اور ترک کرنا نماز کا حلال جانکر کفر ہے اور قضا کی نیت سے ترک کرنا کفر نہین فسق ہے اور یہ سارے خصائل جنکو ایمان کہتے ہین اُن مین سے بعض خصلت نہ ایمان ہے نہ ایمان کا حصہ ہے۔ کہتا تھا کہ کوئی نبی کو مار ڈالے یا اُسکے طپانچہ مار دے تو وہ کافر ہوتا ہے لیکن نہ اِس لئے کہ اُس نے پیغمبر کو قتل کیا یا طپانچہ مارا بلکہ اِس لئے کہ اُسنے پیغمبر کی تکذیب کی اور ہتک کیا ہی اور اُس کو دشمن رکھا ہے۔

پانچوان فرقہ مریسیہ ہے شذورات الذہب مین ابن اہدل سے نقل کیا ہی کہ مریسیہ مرجیہ کا فرقہ بشر بن غیاث بن عبدالرحمن مریسی کی طرف منسوب ہے اور علامہ کفوی نے طبقات حنفیہ مین بشیر بن غیاث بن عبدالرحمن مریسی معتزلی لکھا ہے بعض مؤلفین نے اُسکے فرقے کو معتزلہ مین شمار کیا ہے اُسکا باپ یہودی تھا اور قوم کا رنگریز تھا کوفہ مین رہتا تھا بشر مریسی نے امام اعظم کی صحبت حاصل کی اور اُن سے تھوڑا اسا اخذ بھی کیا ہے پھر ابو یوسف تلمیذ امام اعظم کی صحبت اختیار کر کے اُنسے فقہ

Marfat.com

سیکھا اور حدیث کو سُنا اور نیز حماد بن سلمہ اور سفیان بن عُیَینَہ وغیرہ سے حدیث کو سماعت کیا یہانتک کہ فائق ہوکر امام ابو یوسف کے اخص اصحاب سے ہوا کہتا تھا کہ مشائخ صوفیہ کی باتون مین سے کسی بات نے میرے دل مین قرار نہین پکڑا جب تک کہ مین نے دو گواہ نہایت عادل کتاب و سنت سے اُسپر ناطق نہین پائے مگر چونکہ یہ شخص اخیر مین علم کلام اور فلسفہ مین مصروف ہو گیا تھا اِس لئے لوگ اُس سے پھر گئے اور امام ابو یوسف اکثر اُسکی مذمت کرتے اور جب سامنے آتا تو مُنھ پھیر لیتے تھے اُسنے امام ابو یوسف سے بہت سی روایتین اور مذہب مین اقوال بیان کئے ہین جن مین سے غریب قول یہ ہی کہ گدھے کا گوشت کھانا جائز ہے۔ نفی صفات الٰہی اور خلق قرآن کا قائل تھا جیسا کہ عقیدہ معتزلہ کا ہے اِسپر اہلِ سنت نے اُسکی تکفیر کی ہے اور اُسکا اعتقاد یہ تھا کہ بندون کے کام مخلوق خدا ہین استطاعت[ع] فعل کے ساتھ ہے جیسا کہ عقیدہ اہلِ سنت کا ہے اسلئے معتزلہ نے اُسکو کافر ٹھہرا دیا دوسرا عقیدہ اُسکا یہ تھا کہ ایمان نام ہے تصدیق قلبی اور اقرار زبانی دونون کا اور کفر انکار کا نام ہے اور اُسکے نزدیک سجدہ کرنا چاند سورج اور بُت کو کفر نہین لیکن کفر کی علامت ہے بشر کا ایک قول یہ بھی ہے کہ کسی پیغمبر کو قتل کر ڈالنا یا اُسکے تپانچہ مار دینے سے انسان کافر ہو جاتا ہے اور کفر کی وجہ یہ ہے کہ اُسنے پیغمبر کی تکذیب کی اُس سے بغض رکھا نہ اِس وجہ سے کہ اُسکو قتل کیا یا تپانچہ مارا اسی طرح اور بہت سے اقوال شنیع اُس سے صادر ہوئے جن کے سبب سے عہد خلیفہ رشید مین سزا یاب بھی ہوا[ع] مگر صحیح یہ ہے کہ رشید کو جب یہ خبر پہونچی کہ بشر مریسی کہتا ہے کہ قرآن مخلوق ہے تو کہنے لگا کہ اگر وہ میرے ہاتھ آیا تو اِس سختی سے قتل کراؤنگا کہ آجتک اِس طرح کوئی نہ مارا گیا ہے بشر چھپ گیا اور عرصہ بیس سال تک کہ رشید زندہ رہا وہ مخفی رہا[ع] نحو کا علم نہین جانتا تھا آواز اُسکی بہت بڑی تھی امام شافعی سے اکثر مناظرہ رکھتا تھا۔ امام شافعی نے جب اُس سے

جلد دوم ۱۲ حدائق الحنفیہ ۱۲ عہ دیکھو عہ دیکھو الخطط والآثار انتہا یہ سہو غلطی کی ہے ساتھ فعل کے نہین ہے خدا ہین استطاعت یہ تھا کہ افعال عباد مخلوق ترجمہ کیا ہے اُسکا اعتقاد عن ازراق اللہ رسین مع الفعل اور نفی ہے اللہ تعالیٰ و لا استطاعۃ افعال العباد مخلوق بن کہا ہے عم لانہ ۔۔۔ نفی صفۃ الاکوان عہ

مسئلہ خلق قرآن ونفی صفات آلہی مین مناظرہ کیا تو اُس سے یہ بات کہی کہ تو آدھا کافر ہے اسلئے کہ قائل خلق قرآن کا ہے اور صفات آلہی کی نفی کرتا ہے اور آدھا مؤمن ہے اِس لئے کہ قائل قضاو قدر وخلق اکتساب عباد کا ہے بشر مریسی نے کچھ اوپر ستر برس کی عمر پائی اور ۲۱۸ھ مین اُسکا انتقال ہوا ہے [له] اور بعض کہتے ہین کہ ۲۱۹ھ مین فوت ہوا مریس جس کی طرف یہ منسوب ہی فتح راے مہملہ اور یاے تحتانی اور سین مہملہ کے ساتھ ایک قصبہ ہی جو ملک مصر مین واقع ہے [له]

له رکیعہ شذرات الذہب

له رکیعہ مراصد الاطلاع

مرجیہ غیر خالص

ایک غیلانیہ۔ یہ لوگ منسوب ہین طرف مروان بن غیلان یا ابو مروان غیلان دمشقی کے اس گروہ مین تین خصلتین جمع تھین ارجا۔ قدر۔ خروج۔ قدریہ ہونے کی وجہ سے کہتے تھے کہ فاعل خیر وشر کا بندہ ہے اور خارجی ہونے کی وجہ سے کہتے تھے کہ امام کا غیر قرشی ہونا بھی جائز ہے جو کوئی کتاب وسنت کے مطابق عمل کرے وہ قابل امامت ہے اور امامت اجماع امت سے ثابت ہوتی ہے انکے نزدیک ایمان نام ہی معرفت ثانی کا اور وہ اللہ تعالیٰ کا پہچاننا اور اُسکے ساتھ محبت رکھنا اور اللہ تعالیٰ کے حضور مین عاجزی اور لاچاری کرنا اور اِس بات کا اقرار ہے کہ رسولؐ اللہ کی جانب سے ہی اور جو کچھ اللہ کی جانب سے وہ لایا ہے حق ہے غیلانیہ کی اصطلاح مین اس تفصیل کا نام معرفت ثانی ہے اور وہ کہتے ہین کہ معرفت اول فطری ضروری ہے اور وہ جاننا اس بات کا ہے کہ کوئی عالم کا بنانے والا اور میری ذات کا پیدا کرنیوالا ہی سو معرفت اول کو ایمان مین دخل نہین معرفت ثانی کا نام ایمان ہے اور غیلانیہ کے نزدیک سارے اعمال ایمان سے خارج ہین اور اُنکا قول ہے کہ حدوث اشیا کا علم ضروری ہے یعنی بالبداہت ثابت ہے غور وتامل کا محتاج نہین۔

دوسرے شبیبیہ۔ یہ محمد بن شبیب مرجی قدری کے متبع ہین اُسکے نزدیک ایمان نام ہے معرفت واقرار اللہ اور اُسکے رسولون اور اُن چیزونکا جنکا کرنا عند العقل ناجائز ہی

Marfat.com

اور جن چیزون کا کرنا عقل کے نزدیک جائز ہے اُنکا اعتقاد ایمان نہین اور کہتا تھا اعمال ایمان مین داخل نہین اور سارے افعال اختیاریہ کا خالق بندے کو جانتا تھا۔

تیسرے ثوبانیہ۔ یہ ثوبان کے متبع ہین یہ پہلے مرجی تھا پھر خارجی معتزلی ہوگیا اُسکا قول یہ تھا کہ ایمان عبارت ہے اللہ اور اُسکے رسولون کے پہچاننے سے اور اُنکا اقرار کرنے سے اور اُن کامون کے اعتقاد سے جنکا کرنا عقل کے نزدیک ناجائز ہے [1] اور جن کا کرنا عقل کے نزدیک جائز ہے اُنکا اعتقاد کرنا ایمان نہین گویا اُس نے ایمان کو واجب بالعقل قبل ورود شرع کے ٹھہرایا تھا اس قول مین غسانیہ اور یونسیہ سے علیحدہ تھا اور مومنین کے عذاب دوزخ سے نجات پانے پر اُسکو یقین نہ تھا اور اعمال کو ایمان مین داخل نہین کرتا تھا۔

چوتھے شمریہ۔ یہ فرقہ ابو شمر مرجی قدری کی طرف منسوب ہے وہ کہتا تھا کہ ایمان عبارت ہے خداے تعالیٰ کو پہچاننے اور اُس سے محبت رکھنے اور اُسکے سامنے عاجزی کرنے اور اِس بات کا اقرار کرنے سے کہ وہ یکتا ہے کوئی اُسکے مثل نہین اور ان چیزونکو ایمان جب کہتے ہین کہ انبیا اُنپر حجت اور دلیل لائین اور جب وہ حجت لائین تو انبیا کا اقرار اور اُن کی تصدیق بھی ایمان اور معرفت سے ہے اور اقرار اُن احکام کا جو انبیا اللہ کے پاس سے لائے ہین ایمان مین داخل نہین اور خصال ایمان مین سے ہر خصلت نہ پورا ایمان ہے نہ ایمان کا حصہ بلکہ جب ساری خصلتین جمع ہوجاتی ہین تو وہ مجموعہ ایمان ہوتا ہے اور خصلتہاے ایمان کے لئے عدل کی شناخت ضرور ہے اور شناخت عدل سے مراد قدر ہے یعنی اِس بات کا اقرار کرنا کہ تمام خیر و شر کا بندہ آپ خالق ہے نہ خداے تعالیٰ اور یہ شخص اعمال کو ایمان مین داخل نہین کرتا تھا اور اُسکا قول ہے کہ جو شخص گناہ کبیرہ کرے تو اُسکو

[1] نواب صدیق حسن خان نے غنیۃ الاکوان مین کہا ہے والایمان فعل ما یجب فی العقل فعلہ اور کشف الغمہ عن افتراق الامہ مین اُسکا یون ترجمہ کیا ہے ایمان بجالانا اُس کام کا ہے جسکا کرنا نزدیک عقل کے واجب ہو اور شرح مواقف مین یون لکھا ہے الایمان ھو المعرفۃ والاقرار باللہ وبرسلہ وبکل ما لا یجوز فی العقل ان یفعلہ واما ما جاز فی العقل ان یفعلہ فلیس الاعتقاد بہ من الایمان غرض اس سے یہی ہے کہ نواب صاحب نے غلط فہمی کی ہے ۱۲ منہ

علی الاطلاق فاسق نکہنا چاہیئے بلکہ یون کہنا چاہیئے کہ یہ فلان بات مین فاسق ہے۔

تکملہ

غنیۃ الطالبین مین مرجیہ کے ذیل کے جن فرقون کو بھی لکھا ہے۔

معاذیہ۔ یہ لوگ منسوب ہین طرف معاذ کے اُسکا قول ہے جسنے طاعت آلہی کو ترک کیا اُسکے حق مین کہنا چاہیئے کہ اُسنے فسق کیا یون نہ کہنا چاہیئے کہ وہ فاسق ہے کیونکہ اسم فاعل کا صیغہ دوام پر دلالت کرتا ہے اور فاسق اللہ کا نہ دوست ہے نہ دشمن ہے اِسلئے کہ دوست مؤمن ہی اور دشمن کافر اور وہ اِن دونون سے علحدہ ہے۔

یونانیہ۔ یہ فرقہ منسوب ہے یونان کی طرف اِن کا اعتقاد یہ ہے کہ ایمان صرف اِس بات کا نام ہے کہ خدا اور اُسکے رسول کو پہچان لے اور زبان سے اقرار کرے اور جس کام کا کرنا روا نہین اُسے نکرے۔

صالحیہ۔ اُس فرقے کا نام صالحیہ اِسلئے مقرر ہوا کہ اُنھون نے ابوالحسین صالحی کے مذہب کو اختیار کیا ہی صالحی کہتا ہے کہ ایمان نام ہے معرفت خدا کا علی الاطلاق یعنی یہ جان لے کہ عالم کا کوئی صانع ہے اور کفر جہل ہے اِس معرفت سے اور تثلیث کا قائل ہونا کفر نہین مگر یہ کافر ہی سے ظاہر ہوتا ہے سوائے ایمان کے اور کوئی چیز عبادت نہین اور خُطط مقریزی مین مرجیہ کے ضمن مین لکھا ہے کہ صالحیہ صالح بن عمرو بن صالح کی طرف منسوب ہین اور شہرستانی نے ملل ونحل مین فرقہ مرجیہ کے بیان مین کہا ہے کہ صالحیہ صالح بن عمرو صالحی کے متبع ہین اور جو عقیدہ انکا غنیہ مین ذکر ہوا ہے اُس کے ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ صالح کے نزدیک اللہ کی معرفت عبارت ہی اُسکی دوستی رکھنے اور اُسکے سامنے خضوع کرنے سے اور خدا کی معرفت تو ہو اور رسول کا منکر ہو تو یہ بات جائز ہے اور عقل کے نزدیک روا ہے کہ خدا پر ایمان لائین اور رسول پر ایمان نہ لائین اِسلئے کہ رسول نے اپنی زبان سے یہ بات کہی ہے کہ جو مجھپر ایمان نہ لایا وہ کافر ہے اور کہتا تھا کہ نماز اللہ کی عبادت نہین اُسکی عبادت یہی ایمان ہے اور ایمان معرفت آلہی کا نام ہے اور ایک خصلت ہے نہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے اِسی طرح کفر بھی

Marfat.com

ایک خصلت ہے نہ بڑھے نہ گھٹے اور یہ شخص اس بات کا معتقد ہے کہ فاعل خیر و شر کا بندہ ہے
اور کہتا ہے کہ امام قریش کے سوا اور شخص بھی ہوسکتا ہے جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ
کے موافق عمل کرے وہ امامت کے قابل ہے اور امامت اجماع امت سے ثابت ہوتی ہی
شرح مواقف مین لکھا ہے کہ بعض وہ مرجی ہین جنھون نے قدر کو ارجا کے ساتھ جمع کیا ہے
جیسے صالحی اور ابوشمر اور محمد بن شبیب اور غیلان مگر فرقہ صالحیہ کہ جو صالحی کے اصحاب
ہین معتزلہ کے ضمن مین ذکر کیا ہے اور غنیہ اور ملل ونحل وغیرہ مین کوئی فرقہ صالحیہ
معتزلہ مین نہین بیان کیا۔

تذکرۃ المذاہب و مؤیدالافاضل وغیرہ مین مرجیہ کے اتنے نام اور فرقے اور لکھے ہین
تارکیہ۔ شالیہ۔ راجیہ۔ شاکیہ۔ تہمیہ۔ عملیہ۔ منقوصیہ۔ مستثنیہ۔ اشربیہ
بدعیہ۔ مشبہہ۔ حشویہ۔

تارکیہ کہتے ہین ایمان صرف فرائض ہین اور سوا فرائض کے کوئی عبادت فرض نہین
راجیہ کہتے ہین جسنے لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کہا تو اُسے طاعت نفع
پہونچاتی ہے اور معصیت ضرر نہین دیتی۔

شالیہ کہتے ہین کہ بندہ جب طاعت بجالاتا ہے تو اسکا نام مطیع ہوجاتا ہے اور جب
عصیان کرتا ہے تو اُسکا نام عاصی ہوتا ہے اور جائز ہے کہ اسکے خلاف بھی ہو یاد رکھو کہ
شالیہ تذکرۃ المذاہب کے مطابق ہے اور مؤیدالافاضل مین اسکی جگہہ سانیہ ہے۔

شاکیہ انکو ایمان پر یقین نہین ہوتا شک مین ہین۔

تہمیہ کہتے ہین کہ ایمان کا مبنی عمل پر ہے پس جو امر و نہی کی تعمیل نہین کرتا وہ کافر ہے

عملیہ کہتے ہین کہ ایمان عمل اعضا کا نام ہے۔

منقوصیہ کہتے ہین کہ ایمان بڑھتا ہے اور گھٹتا نہین۔

مستثنیہ اسلئے کہلاتے ہین کہ انکے نزدیک ایمان مین استثنا کرنا یعنی یہ کہنا کہ مین
مؤمن ہون انشاء اللہ جائز ہے۔

اشربیہ کہتے ہین کہ قیاس باطل ہے دلیل ہونا اُسکا صحیح نہین۔

Marfat.com

بدعیہ کہتے ہین کہ سلطان کی اطاعت واجب ہے اگرچہ گناہ پر ہو۔
مشبہ کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر بنایا ہے۔
حشویہ کہتے ہین کہ واجب اور سنت اور نفل کے درمیان کوئی فرق نہین۔
خطط مقریزی ہین مرجیہ کے اتنے فرقون کے صرف نام اور لکھے ہین جحدریہ اصحاب جحدر بن تیمی زیادیہ اتباع محمد بن زیاد کوفی اور ناقصیہ اور بہشمیہ۔

فرقۂ نجاریہ

یہ فرقہ حسین بن محمد بن عبداللہ نجار کی طرف منسوب ہی عبداللہ کا باپ جولاہہ تھا اور بعضون نے کہا ہے کہ ترازو بناتا تھا قم کا رہنے والا تھا اسکے مناظرات نظام کے ساتھ رہتے تھے ایک بار مناظرے مین جب کچھ حجت نہ لاسکا تو نظام نے اُسکو دھتکار کر کہا اُٹھ جا رُسوا کرے تجھکو اللہ تجھکو کون عالم اور ذی فہم جانتا ہے وہانسے تپ مین مبتلا ہوکر اُٹھا بیمار پڑکر مرگیا۔ اس کے متبع اس اعتقاد مین کہ خالق افعال اللہ ہے اور بندہ کاسب ہے اور استطاعت فعل کے ہمراہ ہوتی ہے اور مسئلہ قضا و قدر اور وعد و وعید اور امامت حضرت ابوبکرؓ مین موافق اہل سنت کے ہین اور نفی صفات الٰہی یعنی علم و قدرت و ارادہ و سمع و بصر و حیات و خلق قرآن یعنی حدوث کلام الٰہی اور انکار رویت حق تعالیٰ مین ساتھ نظر کے موافق معتزلہ کے ہین نجار کہتا تھا کہ اللہ آخرت مین بندون کے دلون مین ایک قوت پیدا کردیگا جس سے اُسکو پہچان لینگے پھر وہ قوت دونون آنکھون کی طرف منتقل ہوجائیگی جسکی وجہ سے آنکھون کو بھی شناسائی اللہ کی حاصل ہوجائیگی اِسی شناسائی کا نام رویت ہے اور اللہ ارادہ کرنے والا خاص اپنے نفس کے ساتھ ہے اور جاننے والا بھی خاص اپنے نفس کے ساتھ ہے ارادہ و علم صفت علیحدہ اُسکی ذات سے نہین اور اللہ نفع و ضرر و خیر و شر کا

کہ نجاریہ حسین بن محمد نجار کی طرف منسوب ہیں ۱۲ منہ
اور غنیۃ الطالبین میں ہے
بن محمد بن عبداللہ النجار
کہ النجاریۃ اتباع الحسین
اور غنیۃ الاکوان میں ہے
اصحاب حسین بن محمد نجار
ہیں یہ ت النجاریۃ اصحاب
کے ہیں اور ملل و نحل شہرستانی
مجمع المذاہب اور تعریفات
کے الفاظ شرح ۱۲ تعریفات
اصحاب محمد بن الحسین النجار
ف النجاریۃ

Marfat.com

ارادہ کرتا ہے اور اُسکے صاحب ارادہ ہونے کے یہ معنی ہین کہ وہ کسی کا مغلوب و مطیع نہین ہے
اُسکو مجبور کر کے اپنی خواہش پوری نہین کرا سکتے اور قدرت حادثہ کے لئے بھی تاثیر ثابت
کرتا ہے اور اُسکا نام کسب رکھا ہے جیسا کہ اہل سنت کا مذہب ہے اور اُسکا عقیدہ یہ تھا
کہ اللہ کی ذات ہر مکان مین موجود ہے اور اُس سے یہ مراد نہین کہ اُسکا علم یا قدرت
ہر مکان مین موجود ہے اور کہتا تھا کہ اللہ کا پہچاننا عقلاً واجب ہی کچھ شرع پر موقوف نہین
اور کہتا تھا کہ مرتکب کبیرہ بقدر اپنے گناہ کے دوزخ مین عذاب پاکر اُس سے نکلیگا ہمیشہ
دوزخ مین کفار کی طرح رہنا عدل کے خلاف ہے اور سارے نجاریہ اللہ کے لئے ایک ارادہ
ثابت کرتے ہین جو کچھ پیدا ہوتا ہے اُن کے خیر و شر اور ایمان و کفر اور طاعت و عصیان کا
اسی کے ذریعہ سے ارادہ کرتا ہے اور عامۂ معتزلہ کی راے اِسکے خلاف ہے اور قبر کے عذاب
و ثواب اور سوال منکر و نکیر کا منکر تھا اور کہتا تھا ایمان زائد ہوتا ہی کم نہین ہوتا ہے اور کہتا تھا
اعراض مجتمع ہو کر جسم بنا ہے۔ نجاریہ تین فرقے بن گئے ہین۔

ایک برغوثیہ یاران محمد بن عیسیٰ الملقب بہ برغوث ان کا اعتقاد یہ ہے کہ کلام الٰہی
جسوقت پڑھا جاے تو عرض ہی اور جسوقت کسی شے کے ساتھ لکھا جاے تو وہ جوہر ہے۔

دوسرے زعفرانیہ (عین مہلہ و فا کے ساتھ) انکا اعتقاد یہ ہے کہ کلام الٰہی غیر ہے
ذات الٰہی سے اور جو چیز ذات الٰہی سے غیر ہے وہ مخلوق ہے پس کلام الٰہی بھی مخلوق ہے
اور جو یہ کہے کہ مخلوق نہین وہ کافر ہے۔

تیسرے مستدرکہ انکا قول یہ ہی کہ کلام الٰہی مخلوق ہے مطلقاً لیکن ہم متابعت سنت
و اجماع کی وجہ سے کہتے ہین کہ وہ مخلوق نہین ہے یعنی اسوجہ سے کہ سنت سے ثابت
ہوا ہے اور اجماع اسپر ہو چکا ہے کہ کلام الٰہی مخلوق نہین ہے ہمکو بھی اِسکا قائل ہونا پڑا ہی
کہ وہ مخلوق نہین ہے مگر راے انکی یہ ہے کہ کلام الٰہی کے غیر مخلوق ہونے سے مراد یہ ہے
کہ اُسکی جو ترتیب اور عبارت ہے حروف اور اصوات مخصوص کے ساتھ یہ مخلوق نہین ہی جو
مخلوق ہے اُسکی ترتیب اور عبارت اِسکے خلاف ہے جسپر یہ ترتیب خاص دلالت کرتی ہی
اور اُس محکی عنہ کی یہ حکایت ہے اور اِس تاویل کے ساتھ انھون نے کلام الٰہی کی نسبت

مخلوق اور غیر مخلوق ہونے کے تعارض اقوال کو دفع کیا ہے اور اُنکا زعم یہ ہے کہ جو کوئی دین مین ہمارا مخالف ہے اُس کی ساری باتین غلط ہین یہانتک کہ اُسکا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنا بھی کذب ہے۔

فرقۂ جبریہ

لفظ جبریہ کو باے موحدہ کے فتح کے ساتھ قدریہ کی مناسبت سے استعمال کر لیتے ہین ورنہ دراصل باے موحدہ کے سکون[لہ] سے ہے کیونکہ جبر کی طرف منسوب ہے انکو مجبرہ بھی کہتے ہین رسالۂ جبر و اختیار مین ملا باسو جاسی نے لکھا ہے کہ بندہ بعض افعال اختیاریہ کا مجاز ہے اور معنے اِس قول کے یہ ہین کہ افعال اختیاریہ کو اُسکی طرف نسبت کرنا ایسا ہے جیسے مرتعش کی طرف حرکت ارتعاشی کا منسوب کرنا کہ جب مرض رعشہ پایا جاتا ہے جو بندہ کے اختیار مین نہین ہے تو بطریق وجوب کے اُس سے حرکت ارتعاشی صادر ہوتی ہے۔ اِسی طرح جب وہ امور پائے جاتے ہین جو بندے کے اختیار مین نہین ہوتے تو بطریق وجوب کے اُس سے حرکت اختیاری سرزد ہوتی ہے جیسے کاغذ مین حروف لکھے ہوتے ہین تو اُسکو اُن حرفون کے حاصل کر لینے کا اختیار نہین ہوتا بجز اِسکے کہ وہ کاغذ اُن حرفونکا محل ہوتا ہے غرضکہ معنے اِس قول کے کہ بندے کو بعض فعلون کا اختیار بھی ہے یہ ہین کہ جب تین یا چار باتین پائی جاتی ہین تو فعل ضرور پایا جاتا ہے۔

(۱) قدرت جسکی وجہ سے فعل کے اقدام پر جرأت ہوتی ہے۔

(۲) اس بات کا تصور یا اعتقاد کہ یہ فعل اچھا ہے ہو بھی جائیگا کوئی حارج موجود نہین ہے

(۳) شوق جو اس تصور یا اعتقاد کے بعد پورے طور پر پیدا ہوتا ہے۔

(۴) ارادہ بعض کہتے ہین کہ شوق مؤکد کا نام ارادہ ہے اور بعض کے نزدیک دونون مین فرق ہے پس ایسا اختیار ثابت کرنا ضروری ہے اسی کے اشاعرہ معتقد ہین بلکہ ماتریدیہ جو اختیار ثابت کرتے ہین اُسکو بھی اس معنے پر حمل کیا جائے جیسا کہ بعض مواضع سے سمجھا جاتا ہے تو اس صورت مین اشاعرہ و ماتریدیہ کے مطلب مین خلاف نرہیگا مگر جبریہ ایسے اختیار کے بھی منکر ہین انکے غلاۃ کا قول ہے کہ بندے مین قدرت قبل اور بعد اور

[لہ] مجبرۃ الجبریۃ یعنی الجبریۃ بلسان الانام خلاف القدریۃ وفی عرف اہل الکلام یسمون المجبرۃ ۱۲ منہ

Marfat.com

ہمراہ فعل کے نہین اور نہ اُسے اپنے کامون مین کسی طرح اختیار حاصل ہے اور نہ کاموںین اُسکے کسب کو دخل ہے وہ مجبور محض ہے اُسکے کامون کو اُسکی ذات کی طرف نسبت کرنا ایسا ہے جیسے جمادات کی طرف کسی کام کی نسبت کی جاتی ہے مثلاً کہتے ہین چکی چلتی ہی پرنالہ بہتا ہے نہر جاری ہے اس بیان سے جبریہ اور اہل سنت کا فرق ظاہر ہو گیا اہل سنت کا مذہب جبر و تفویض مین متوسط ہے کیونکہ انکے نزدیک بندون کے افعال اختیاریہ کا خالق اللہ تعالی ہے اور بندے کاسب ہین مگر اُن کے کسب و عمل کو فعل کے پیدا کرنے مین کوئی اثر نہین مجمع البحرین مین لکھا ہے کہ ائمہ کے کلام سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جبریہ سے مراد اشاعرہ ہین اور قدریہ سے مراد معتزلہ ہین اور علی بن ابراہیم نے کہا ہے کہ مجبرہ وہ ہین جنھون نے کہا ہے کہ ہمارے لئے کچھ کرنے کی قدرت نہین ہم مجبور ہین جب ہم کوئی کام کرتے ہین تو اللہ اُسوقت اُس کام کو ہمارے لئے پیدا کردیتا ہے اور بندون کی طرف کام بطور مجاز کے منسوب کردئے جاتے ہین نہ حقیقۃً جیسے کہتے ہین نہر جاری ہے چکی چلتی ہے اور اپنی اِس رائے کے اوپر قرآن کے ساتھ استدلال کرتے ہین حالانکہ اُسکے معنے بالکل نہین سمجھتے ہین اِس کتاب مین یہ بھی لکھا ہے کہ مجبرہ کو مرجیہ بھی کہتے ہین اسلئے کہ وہ امر الٰہی کو مؤخر کرتے ہین اور کبائر کا ارتکاب کرتے ہین۔ جبریہ کی دو قسمین ہین

ایک جبریہ خالص کہ بندے کے لئے فعل کی قدرت بالکل ثابت نہین کرتے۔

دوسرے جبریہ متوسط کہ بندے کے لئے قدرت غیر مؤثرہ ثابت کرتے ہین مگر جو لوگ قدرت حادث کے لئے فعل پیدا کرنے مین اثر ثابت کرتے ہین اور اُس اثر کو کسب و عمل کہتے ہین وہ جبری نہین معتزلہ وشیعہ کی یہ زیادتی ہے کہ اُنھین بھی جبری قرار دیتے ہین یون تو اُن معتزلہ پر بھی جو افعال مؤلدہ کے قائل ہین جبریہ کا اطلاق صادق آتا ہے شرح مواقف مین لکھا ہے کہ نجاریہ و ضراریہ بھی جبریہ متوسط مین سے ہین اور شہرستانی نے اُنکو جبریہ خالص کے ذیل مین لکھا ہے خلاصۂ کلام یہ ہے کہ مجبرۂ خالص کے کئی گروہ ہین۔

اول جہمیہ یہ لوگ جہم بن صفوان ترمذی کے متبع ہین جو راسب کا آزاد غلام تھا

Marfat.com

ابن ابی حاتم کی کتاب مین مذکور ہے کہ جہم کوفے کا رہنے والا اور فصیح تھا مگر کم علم تھا اور ابن خزیمہ بھی کہتے ہین کہ جہم کوفی الاصل تھا اور ترمذ مین گھاٹ پر رہتا تھا اور فصیح تھا مگر اعلیٰ درجے کا عالم نہ تھا امام احمد حنبل نے جہمیہ کے رد مین ایک رسالہ لکھا ہے اُس مین کہتے ہین ہمکو معلوم ہوا ہے کہ جہم کی ابتدا اس طرح ہوئی کہ وہ اکثر اللہ تعالیٰ کی نسبت بات چیت کرتا تھا ایک جماعت کفار کی اُسکو ملی جو **سمنیہ** کہلاتے تھے یہ لوگ سومنا کی طرف منسوب ہین کہ یمن مین ایک بُت تھا سمنیہ نے جہم سے کہا کہ ہم تم سے گفتگو کرتے ہین اگر تمھاری حجت غالب آئے تو ہم تمھارا دین اختیار کرلین گے اور اگر ہماری حجت تمپر غالب آئے تو تم ہمارے دین مین آجانا پھر اُن مین اس طرح گفتگو ہونے لگی۔

سمنیہ۔ تمکو اس بات کا یقین ہی کہ ہمارا اللہ ہی	جہم۔ ہان مجھکو اسکا یقین ہی۔
سمنیہ۔ تمنے اللہ کو کبھی اپنی آنکھ سے دیکھا ہی	جہم۔ مین نے کبھی نہین دیکھا
سمنیہ۔ تمنے کبھی اللہ کی زبان سے کلام سُنا ہی	جہم۔ مین نے کبھی اللہ کی زبان سے کلام نہین سُنا
سمنیہ۔ کبھی تمنے اُسکی بو سونگھی ہی۔	جہم۔ جی نہین۔
سمنیہ۔ کبھی تمنے اُسکو چھوا ہی	جہم۔ کبھی نہین۔
سمنیہ۔ کبھی تمکو اللہ نے چھوا ہی۔	جہم۔ مجھکو بھی نہین چھوا۔
سمنیہ۔ پھر تمنے کیسے جانا کہ وہ ہمارا اللہ ہی۔	

جہم یہ بات سُنکر متحیر ہو کر رہگیا اور چالیس دن تک اس فکر مین مبتلا رہا کہ کس کی عبادت کرون اور چالیس دن بوجہ شک کے نماز نہ پڑھی پھر اُسنے ایک دلیل مثل نصاریٰ کے پیدا کی نصاریٰ کا زعم یہ ہی کہ جو روح حضرت عیسیٰؑ مین ہی یہی اللہ کی روح ہی اور اللہ مین سے ہی پس جب اللہ یہ ارادہ کرتا ہی کہ کوئی چیز پیدا کرے تو وہ اپنی بعض مخلوق مین داخل ہوتا ہے اور اُسکی زبان سے کلام کرتا ہی اور جس بات کو چاہتا ہے اُسکا حکم دیتا ہے جسکو نہین چاہتا اُسکی ممانعت کرتا ہی اور وہ نظرون سے غائب ہی جہم نے بھی اسی طرح ایک حجت پیدا کی اور سمنی سے یون ہم کلام ہوا۔

Marfat.com

جہم - کیا تمکو یہ نہین معلوم کہ اللہ کی روح تم مین ہی
سمنیہ - ہان یہ ضرور معلوم ہی کہ اللہ کی روح مجھ مین ہی
جہم - تمنے وہ روح کبھی اپنی آنکھ سے دیکھی ہی -
سمنی - نہین دیکھی -
جہم - تمنے کبھی اُسکا کلام اپنے کانون سے سنا ہے
سمنی - نہین -
جہم - تمنے کبھی اُسکو یا اُسنے تمکو کبھی چھُوا ہے
سمنی - جی کبھی نہین -

جہم - یہی حال اللہ تعالیٰ کا ہی کہ نہ وہ اِن آنکھون سے دکھتا ہی نہ اُسکی آواز سُنی جاتی ہے نہ اُسکی بو سونگھی جاتی ہی اور وہ نظرون سے غائب ہی اور نہ وہ کسی خاص مکان مین رہتا ہی اور جہم نے اپنے اِس کلام کی بنا اُن آیات پر قائم کی جو متشابہات ہین جیسے لیس کمثلہ شئ یعنی اللہ کی مثل کوئی چیز نہین اور وھو اللہ فی السموات والارض یعنی اللہ آسمان اور زمین مین ہی اور لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار یعنی اُسکو نہین دیکھ سکتین آنکھین اور وہ دیکھتا ہے آنکھونکو - اِس حکایت کو ابن ابی حاتم نے بھی کتاب الرد علی الجھمیہ مین خلف بن سلیمان بلخی سے اور ابن خزیمہ نے بھی توحید مین قدامہ سے روایت کیا ہے جہم نے اپنے مذہب کا اظہار ترمذ مین کیا تھا وہ کہتا تھا اللہ کے سوا کوئی فاعل نہین ہی مجازاً بندے کو فاعل کہدیتے ہین بندے کو نہ قدرت مؤثرہ حاصل ہی نہ کاسبہ یعنی نہ وہ فعل ایجاد کرسکتا ہے نہ فعل کا کسب کرسکتا ہی بلکہ وہ جمادات کی طرح ہے جو کچھ اُس سے صادر ہوتا ہی وہ اِس طرح صادر ہوتا ہے جیسے جمادات سے اور نہ اِس بات کو مانتا تھا کہ ایک شے دو قادرون کی قدرت کا مقدور واقع ہوتی ہے[1]

جہم کو جبر مین اسقدر تشدد ہی کہ ثواب وعقاب کو بھی جبر کہتا ہے اور تکلیف کو بھی جبر خیال کرتا ہے اُسنے اہل اسلام پر بہت سے شکوک ڈالے جسکا اثر ملت اسلامیہ بہت بُرا ظاہر ہوا اور بہت سے آدمیون نے اُسکی متابعت کی فلاسفہ یونان کی طرح اُسکے قول کا انجام بھی تعطیل تھا سارے صفات الٰہی کا منکر تھا معتزلہ بھی اِس نفی صفات مین جہم کے موافق ہین اور یہ سب **معطلہ** کہلاتے ہین اور جہم کہتا تھا اللہ کا اُس چیز کے ساتھ وصف کرنا جس کے ساتھ مخلوق موصوف ہوتی ہے جائز نہین پس اللہ کے لئے کوئی صفت مثلاً عالم یا حی

[1] ولا مقدور بین قادرین ۱۲ منہ [illegible]

یا مرید وغیرہ ہونے کی اُسکے نزدیک ثابت نہ تھی اسماے حُسنیٰ کی حقیقتوں کا منکر تھا کہتا تھا کہ
اللہ کا نام اُنکے ساتھ مجازاً رکھا گیا ہے یا مقصود انسے کچھ اور ہے مغائر ان کے یا ان کے
معنے نہین معلوم ہوسکتے اور استوی علی العرش کا منکر تھا کہتا تھا اللہ ہر مکان مین ہے۔
ابوشکور سالمی نے تمہید مین لکھا ہے کہ اُسنے ایک بار امام مالک سے سوال کیا کہ یہ جو قرآن
مین ہی الرحمن علی العرش استوی تو اللہ تعالیٰ عرش پر کیونکر قائم ہے اُنھون نے جواب
دیا کہ الاستواء غیر مجہول والکیف غیر معقول والایمان به واجب والسوال عنه بدعة
اور اسکے بعد یہ کہا کہ تو مجھے گمراہ معلوم ہوتا ہے دیدار الٰہی کا بھی قائل نہ تھا اور قبر کے عذاب
و ثواب اور سوال منکر و نکیر اور پل صراط اور حوض کوثر اور ملک الموت کا انکار کرتا تھا
اور یہ بھی مثل شیعہ اور معتزلہ کے کرامات اولیا کو باطل کرتا تھا اور معجزات انبیا کو ثابت و صحیح
مانتا تھا کہتا تھا اگر کرامات کی تصدیق کی جائیگی تو معجزات کا ابطال لازم آئیگا اور انبیا
اور اولیا مین مابہ الامتیاز کچھ نرہیگا اور قرآن کو مخلوق بتاتا تھا اور کہتا تھا جنت و دوزخ
جنتی اور دوزخیون کے اُن مین داخل ہونے اور اُن کے جنت و دوزخ سے متلذذ
و متالم ہوجانے کے بعد فنا ہوجائینگی اور سواے ذات باری کے کچھ باقی نرہیگا قرآن مین
جہان خلود کا وعدہ کیا گیا ہے وہ حقیقت پر محمول نہین ہے بلکہ مبالغہ و تاکید پر محمول ہے
اسکا مذہب یہ ہی کہ ایمان قلب کے ساتھ ہے نہ زبان کے ساتھ اور جس نے اللہ کو پہچان لیا
اور زبان سے ایمان کا اقرار نکیا تو وہ کافر نہین ہوتا ہے اسلئے کہ علم خاموشی سے زوال نہین
پاتا ہے اور کہتا تھا کہ جہان ایمان ہوتا ہے وہان کوئی گناہ نقصان نہین پہونچا سکتا
مرد مؤمن گناہون کی سزا سے ایمن ہے اور جو شخص دل سے ایمان لایا وہ کافر نہوگا بلکہ مؤمن ہی
اسلئے کہ علم و معرفت انکار سے زائل نہین ہوتے معتزلہ نے استطاعت کی نفی کرنے کی وجہ سے
اسکی تکفیر کی ہے اور اہل سنت نے صفات الٰہی کی نفی کرنے اور قرآن کو مخلوق ماننے اور
دیدار الٰہی کا انکار کرنے کی وجہ سے اُسکی تکفیر کی ہے جہم اس بات مین متفرد تھا کہ سلطان
ظالم پر خروج کرنا جائز ہے اور اُس کے نزدیک سب علوم خواہ تصوری ہون یا تصدیقی
نظری ہین یعنی عقل سے غور اور فکر کے ساتھ حاصل ہوتے ہین اور اُسکا قول ہی کہ ایمان نام ہی

Marfat.com

اللہ کی معرفت کا اور بعض جہمیہ کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کی اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پاس سے لائے ہین ان دونون باتون کی معرفت کا نام ایمان ہے جہم کہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا علم حادث ہے لیکن نہ ایسی صفت سے جس کے ساتھ غیر اللہ موصوف ہوتا ہے اسی طرح کہتا تھا کہ کلام الٰہی بھی حادث ہے اور اللہ کو اُسکا متکلم نہ سمجھنا چاہیے اور کہتا تھا کہ یہ بات جائز نہین کہ اللہ تعالیٰ کسی شے کو قبل اُسکے پیدا ہونے کے جانے اس لئے کہ اگر اُسکو پہلے سے علم تھا پھر اُسنے پیدا کیا تو اُسکا علم بدستور باقی رہا یا نہ باقی رہا اگر باقی رہا تو وہ جاہل ٹھہرا اسلئے کہ علم اِس امر کا کہ یہ چیز عنقریب پیدا ہوگی مغائر ہے اِس علم کے کہ یہ چیز پیدا ہوچکی اور اگر باقی نہ رہا تو یہ متغیر ہوگیا اور متغیر مخلوق ہے قدیم نہین ہے اور جب حدوث علم کا ثابت ہوا تو پھر اس بات سے خالی نہین کہ اُسکی ذات مین حادث ہوگا جس سے ذات محل حوادث ہو جائیگی یا ذات باری مین تو نہین بلکہ کسی محل مین حادث ہوگا اس صورت مین محل اُسکے ساتھ موصوف ہوا نہ باری تعالیٰ اِس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ علم کے لئے محل نہین ہے کتاب الاوائل مین ابو ہلال عسکری نے لکھا ہے کہ جسنے اول یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کبھی کلام نہین کیا وہ جہم ہے اور یہ قول اُسکے خصوصیات مین سے ہے انتہی مگر تحقیق یہ ہے کہ جس نے دین اسلام مین اول یہ کہا کہ اللہ نے کلام نہین کیا وہ جعد بن درہم ہے اور اِسی نے اول یہ بھی کہا تھا کہ قرآن مخلوق ہے جعد کا قول تھا کہ اللہ نے موسیٰ علیہ السلام سے خود کلام نہین کیا تھا بلکہ کلام اور آواز کو درخت مین پیدا کر دیا تھا موسیٰ علیہ السلام نے اُسی درخت سے وہ کلام سنا تھا اسی طرح جعد یہ بھی کہتا تھا کہ جبریلؑ نے خدا ے پاک سے قرآن نہین سُنا تھا بلکہ جبریلؑ نے لوح محفوظ مین سے پڑھ لیا تھا جب خالد بن عبد اللہ قسری گورنر عراق نے اُسکی یہ بات چیت سُنی تو پکڑ لیا اور عید اضحی کے دن خاص اِسی بات کی سزا مین ذبح کر ڈالا اول خالد نے ممبر پر چڑھکر مسلمانون سے خطبے مین بیان کیا کہ تم قربانی کرو اللہ اُسے قبول کریگا اور مین آج جعد بن درہم کو قربان کرتا ہون اسلئے کہ وہ کہتا ہے کہ اللہ نے حضرت ابراہیمؑ کو خلیل نہین بنایا اور نہ حضرت موسیٰؑ کے ساتھ کلام کیا خالد یہ کہکر ممبر پر سے اُترے اور جعد کو ذبح کر ڈالا

Marfat.com

یہ واقعہ تابعین کے زمانے کا ہے ابن تیمیہ نے کتاب العقل والنقل مین لکھا ہے کہ جہمیہ اور معتزلہ یہ کہتے ہین کہ قرآن اللہ تعالیٰ سے مبائن ہے یہی حال اُسکے سارے کلامونکا ہے اور اللہ تعالیٰ نے درخت مین کلام پیدا کر دیا تھا اُسی کو حضرت موسیٰ نے سُنا تھا اور ہوا مین کلام پیدا کیا تھا تو اُسے جبریل نے سُنا تھا اور اللہ کا کوئی ایسا کلام نہین جو اُس کی ذات کے ساتھ قائم ہو[1]

تفسیر جامع البیان مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے آخر مین ایک عربی کا رسالہ لگا ہوا ہے اُس مین بیان کیا ہے کہ جہمیہ اور معتزلہ کے مذاہب مین فرق یہ ہے کہ معتزلہ کہتے ہین اللہ نے حضرت موسیٰ سے حقیقت مین کلام کیا اور بولا تھا مگر یہ کلام اِس طرح کا تھا کہ اللہ نے کسی غیر چیز مین پیدا کر دیا تھا اُس سے حضرت موسیٰ نے سن لیا اور وہ غیر چیز یا تو کوئی درخت تھا یا ہوا یا اور دوسری چیز۔ اللہ کی ذات کے ساتھ کلام قائم نہین ہو سکتا اسیطرح نہ کوئی دوسری صفت جیسے قدرت مشیت رحمت حیات وغیرہ اُسکی ذات کے ساتھ قائم ہو سکتی ہے اور جہمیہ کبھی تو یہ کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کسی طرح کلام نہین کیا اور کبھی یہ بات صاف طور پر تو مُنھ سے نہین نکالتے کیونکہ اِسمین صریح دین اسلام اور دین نصاریٰ اور یہود سے خلاف لازم آتا ہے بلکہ بظاہر اِس بات کا اقرار کرتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کلام کیا مگر ساتھ ہی اتنی تاویل کر دیتے ہین کہ اللہ نے اپنے کلام کو غیر چیز مین پیدا کر دیا تھا اور دلیل اپنے مطلب پر یہ بیان کرتے ہین کہ کلام کی حقیقت حروف و آواز ہین اور یہ دونون محدث ہین اور حروف و آواز اُسی چیز کے ساتھ قائم ہوتے ہین جو متحیز ہو اور اللہ تعالیٰ متحیز نہین پس اللہ کے ساتھ کلام قائم نہین ہو سکتا۔

اُسی رسالہ عربی مین ذکر کیا ہے کہ جہمیہ کو اس بات کا جو جواب دیا ہے اُسکی تین قسمین ہین یہ جواب تین گروہون نے دئے ہین۔

(۱) کُلّابیہ اور **اشاعرہ** اور **ماتریدیہ** یہ کہتے ہین کہ اللہ کے کلام کی حقیقت حروف

[1] کتاب العقل والنقل کی عبارت یہ ہے ان الجہمیۃ واتباعہم من المعتزلۃ قالوا ان القرآن بائن من اللہ وکذلک سائر کلامہ وزعموا ان اللہ خلق کلاما فی الشجرۃ سمعہ موسیٰ وخلق کلاما فی الھواء ۱۲

مذہب جہم بن صفوان [illegible] ۱۲ منہ

Marfat.com

وآواز نہین بلکہ وہ تو ایک معنی اور مفہوم ہے جو متکلم کی ذات کے ساتھ قائم ہوتا ہے حروف اور آواز تو اس معنے کے بیان کرنے کے لئے ہین اور وہ معنے مامور کے اعتبار سے امر ہے اور بہ نسبت منہی عنہ کے نہی ہے اور مخبر بہ کے اعتبار سے خبر ہے جبکہ اس معنے کو عربی الفاظ مین ادا کیا تو قرآن کہلایا اور عبرانی مین ادا کیا تو توریت نام پایا اور سریانی مین ادا کیا تو انجیل نام ہوا پس کلام ایک ایسی چیز ہے جو اپنی دونون قسمون مین حقیقۃً مشترک ہے یا ایسا ہو کہ کلام خالق پر کلام کا اطلاق مجازی طور پر ہے اور کلام مخلوق پر اُسکا اطلاق حقیقۃً ہے یہ راے متاخرین اصحاب مالک اور شافعی اور احمد اور ابو حنیفہ رحمہم اللہ کی ہے۔

(۲) اگرچہ کلام کی حقیقت حروف اور آواز ہی ہین لیکن یہ دونون چیزین محدث نہین یہ مذہب سالمیہ کا ہے جو ابوالحسن بن سالم کے اصحاب ہین انکی راے یہ ہے کہ قرآن مع حروف وآواز کے قدیم ہے اور اللہ اسی کے ساتھ متکلم ہے پہلا گروہ جس طرح کلام نفسی کو قدیم مانتا ہے یہ دوسرا گروہ برخلاف اُسکے کلام لفظی کو قدیم کہتا ہے انکی دلیل یہ ہے کہ بغیر حروف وآواز کے کلام کا ہونا عقلاً ممنوع ہے کوئی معنی امر و نہی اور خبر نہین ہوسکتا جس نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ توریت اور انجیل اور قرآن ایک ہی معنی ہے اختلاف صرف عبارات مین ہے جو اُس معنے پر دلالت کرتی ہین یہ اُسکی غلطی ہے اِس تقدیر پر آیت کرسی اور قل ھو اللہ احد اور تبت یدا ابی لھب اور توریت اور انجیل ایک ہی چیز قرار پاجائینگے اِس گروہ نے ابن کُلّاب کے قول کو تسلیم نہین کیا ہے یہ گروہ قرآن لفظی کو قدیم بتلاتا ہے اور اِس صورت مین حروف اور آواز کی ذاتون کا قدیم ہونا لازم آتا ہے کہ یہ دونون اللہ کی ذات کو لازم ہین اور با و شین و میم وغیرہ ہمیشہ سے موجود ہین اور موجود رہین گے کوئی شے اُن سے سابق نہین یہ سب اللہ کی ذات کے ساتھ ازل سے قائم ہین یہ دوسرا مذہب بعض اصحاب امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور امام ابو حنیفہ کا بتایا ہے۔

(۳) تیسرا گروہ کہتا ہے کہ ہمنے مانا کہ کلام کی حقیقت حروف اور آواز ہین اور حروف

وآواز محدث بھی ہین مگراُن کے محدث ہونے سے اگر یہ مراد ہے کہ انکا مخلوق ہونا اور اللہ سے منفصل ہونا واجب ہی تو یہ بات ممنوع ہے اور اگر یہ مراد ہے کہ وہ قدیم نہین ہین تو یہ ہم بھی تسلیم کرتے ہین مگر ہم ایسے کلام کو جو قدیم نہو محدث بھی نہین قرار دیتے یہ گروہ اِس بات کا قائل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے جو کلام کیا نہ وہ قدیم تھا نہ محدث اِس فرقے کی یہ راے ہے کہ اللہ کی شان یہ ہے کہ جب چاہتا ہے کلام کرتا ہے اور جب چاہتا ہے نہین کرتا یہ بات بھی اُسی قبیل سے ہے جس طرح اسنے اپنے کلام مین فرمایا ہے خلق السموات والارض فی ستة ایام ثم استوىٰ علی العرش یعنے اللہ نے آسمان وزمین چھ دن مین بناے پھر عرش پر قرار پکڑا اور ثم استوىٰ علی السماء وھی دخان پھر چڑھا آسمان کی طرف اور وہ دھوان تھا اور ان یاتیھم اللہ فی ظلل من الغمام والملائکة یعنے اُنکے پاس اللہ اور فرشتے ابر کے سائبانون مین آوین ایسی باتین قرآن مین بہت ہین اور حدیث مین اکثر مقامات پر آیا ہے کہ اللہ جب چاہتا ہی اپنے افعال اور کلام کو جو اُسکی ذات کے ساتھ قائم ہین واقع کرتا ہے پس جو اُس کی ذات کے ساتھ قائم ہے وہ اُسی کا کلام ہے نہ کسی غیر کا اور مخلوق خالق کے ساتھ قائم ہو نہین سکتا اور نہ رب مخلوق کا محل سکتا ہے اللہ کی ذات پاک کے ساتھ وہی کلمات اور افعال قائم ہوتے ہین جن کو وہ چاہتا ہے اور یہ چیزین مخلوق نہین ہوتین مخلوق وہ ہی جو مبائن ہو اور اللہ کا کلام اُس سے مبائن نہین وہ اُسی سے موجود ہے اُسی کے ساتھ قائم ہے یہ مذہب محدثین اور صوفیہ اور فقہا کا ہے۔

حافظ نے فتح مین کہا ہے کہ جہمیہ کی جو مذمت اہل سنت نے کی ہے تو وہ صرف مذہب جبر ہی کی وجہ سے نہین بلکہ سلف نے اُنکی مذمت پر اسوجہ سے بھی اتفاق کیا ہی کہ صفات الٰہی کے منکر ہین یہانتک کہ کہتے ہین قرآن اللہ کا کلام نہین اور وہ مخلوق ہے۔

اُستاد ابوالمنصور ابوالقاہر بن طاہر تمیمی نے کتاب الفرق بین الفرق مین کہا ہی کہ مبتدعہ کے رئیس چار ہین اُن مین سے ایک جہم ہے جو اللہ کے اوصاف کا منکر تھا اور بندے کو مجبور محض بتاتا تھا اور کہتا تھا کہ اللہ کا علم حادث ہے اور اللہ کو متکلم نہ کہنا چاہیے

Marfat.com

اور وہ اپنے بندون سے کلام نہین کرتا امام ابو حنیفہ سے منقول ہے کہ جہم نے نفی تشبیہ مین یہانتک مبالغہ کیا کہ کہنے لگا اللہ تعالیٰ کچھ چیز نہین بخاری نے عبدالعزیز بن ابی سلمہ کے طریق سے روایت کی ہے کہ جہم کا کلام ایک صفت بے معنے ہے اور ایسا مکان ہی جسکی بنیاد نہین ابن ابی حاتم نے معتمر بن سلیمان کے ذریعہ سے حلاد طفاوی سے روایت کی ہے کہ سلم بن احوز مازنی کو جو خراسان مین تھا خبر پہونچی کہ جہم اس بات کا منکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کلام کیا تو اُسے قتل کر ڈالا اور یہ واقعہ ۱۳۰ھ کا ہے اور ابو القاسم لالکائی کا قول کتاب السنتہ مین یہ ہے کہ جہم ۱۳۲ھ مین مارا گیا اور ابن خلدون نے اپنی تاریخ مین کہا ہے کہ جس وقت مروان بن محمد کے قبضے مین زمام حکومت آگئی اور اُسنے اپنی جانب سے عراق کی گورنری پر یزید بن عمر بن ہبیرہ کو مامور کیا تو ابن ہبیرہ نے خراسان کی نیابت پر نصر بن سیار کو بحال رکھا نصر نے مروان کی بیعت کی حرث بن شریح کو اس سے خطرہ پیدا ہوا کہ مجھے یزید بن ولید نے امان دی تھی نہ کہ مروان نے ذہن مین یہ آنا تھا کہ نکل کھڑا ہوا اور اپنے ہوا خواہون کو مجتمع کر کے ایک لشکر مرتب کر لیا نصر سے تحریک کی کہ شریک جماعت رہو جو کام کیا جائے شورے سے کیا جائے نصر نے منظور نکیا تب حرث کے کہنے سے جہم بن صفوان نے کھڑے ہو کر نصر کے عادات و خصائل بیان کر کے لوگون پر اُس امر کو جسکی اُسکو دعوت دی گئی ظاہر کر دیا (اور وہ یہ ہے کہ قرآن و حدیث پر عمل کرو) اِس سے عوام الناس پر بہت بڑا اثر پڑا یوماً فیوماً جماعت بڑھتی گئی نصر نے حرث کو کہلا بھیجا مین تمکو ماوراء النہر کی حکومت دیئے دیتا ہون ساتھ ہی اسکے تین لاکھ درم بھی دونگا حرث نے اِس سے انکار کیا ان واقعات کے بعد نصر و حرث نے متفق ہو کے جہم بن صفوان و مقاتل بن حیان کو حکم مقرر کیا ان دونون نے باتفاق رائے یہ فیصلہ کیا کہ نصر معزول کر دیا جائے اور حکومت خراسان کی بابت شورے ہونا چاہیئے اور اہل خراسان جس سے راضی ہون وہی اُنکا امیر مقرر ہو کہ اُن مین حکم عدل کے ساتھ کرے مگر نصر نے اِس تجویز کو نامنظور کیا حرث نے اِس انکار سے مخالفت کی اور اعلان جنگ کر کے لڑائی کی تیاری کر دی مگر شہر مرو پر سالم بن احوز مازنی

Marfat.com

کے ہاتھ سے شکست پاکر بھاگا یہ سالم نصر کا ایک سردار تھا بعد ازان نصر نے جدیع بن علی کرمانی کو بلا بھیجا یہ اُسوقت اَزْد و ربیعہ مین موجود اور حرث کا بھی خواہ تھا کرمانی بن علی امن حاصل کر کے نصر کے پاس آیا باتون باتون مین نصر کے مصاحبین نے کرمانی سے سخت کلامی کی جس سے اُسکو نصر کی طرف سے بدظنی پیدا ہوئی اُٹھکر چلدیا لیکن اُسکے ہمراہیون مین سے جہم بن صفوان کو گرفتار کر کے ان لوگون نے مارڈالا اور طبری نے واقعات ۱۲۷ھ مین ذکر کیا ہے کہ ہشام بن عبدالملک کی طرف سے نصر بن سیار خراسان کا گورنر تھا حرث بن شریح نے اُسپر خروج کیا اور جہم اُس وقت حرث کا میر منشی تھا اور جب نصر نے جہم اور مقاتل کے فیصلے کو نامنظور کیا تو حرث اور نصر مین مدت تک لڑائی رہی یہانتک کہ حرث ۱۲۸ھ ہجری مین مارا گیا جہم کی نسبت بعض کا قول یہ ہے کہ وہ بھی میدان جنگ مین کام آیا اور بعض کہتے ہین کہ وہ پکڑا گیا اور نصر نے سالم بن اَحوَز کو حکم دیا کہ اس کی گردن مار دے جہم نے معافی چاہی مگر سالم نے قتل کئے بغیر نہ چھوڑا اور وہ مقام مرو مین قتل کیا گیا اور ابن ابی حاتم نے سعید بن رحمہ کے طریق سے روایت کی ہے کہ جہم ۱۳۰ھ مین مارا گیا اور ممکن ہے کہ حرث سے دو برس کے بعد جہم کا قتل واقع ہوا ہو پس کرمانی نے جو یہ کہا ہے کہ ہشام بن عبدالملک کے ایام خلافت مین جہم مارا گیا یہ صحیح نہین شاید اُسکو سہو ہوگیا ہے کہ اُسکا ذہن جعد بن درم سے جہم کی طرف منتقل ہوگیا جو ہشام کے عہد مین خالد قسری امیر عراق کے حکم سے مارا گیا جو یہ کہتا تھا کہ اللہ نے حضرت ابراہیمؑ کو خلیل نہین بنایا اور نہ حضرت موسیٰؑ سے کلام کیا یہ مقالہ خاص جعد ہی نے اول مُنھ سے نکالا ہے جہم نے اُسکی تقلید کی ہے اِسلئے اسکا نام **مقالہ جہمیہ** مقرر ہوگیا۔

اور بخاری نے کتاب خلق الافعال مین لکھا ہے کہ مجھے یہ خبر پہونچی ہے کہ جہم جعد بن درہم کا شاگرد تھا اور جہم کا واقعۂ قتل جعد کے واقعہ سے بہت بعد ظہور مین آیا ہے کہ وہ عہد ہشام بن عبدالملک کا نہ تھا شاید کرمانی کو یہ دھوکا اس روایت سے ہوا ہے جو ابن ابی حاتم نے صالح بن احمد بن حنبل کے طریق سے روایت کی ہے اُنھون نے کہا ہے مین نے ہشام بن عبدالملک کے دفتر مین نصر بن سیار حاکم خراسان کے نام اس مضمون کا

Marfat.com

حکم دیکھا ہے کہ ایک آدمی نے جس کا نام جہم ہے تجھپر شورش کر رکھی ہے اگر تو اُس پر فتحیاب ہو تو اُسکو قتل کر ڈالیو کرمانی نے اس سے یہ خیال کر لیا ہو گا کہ ہشام کے عہد مین جہم مارا گیا ہے حالانکہ اِس حکم سے یہ لازم نہین آتا کہ وہ ہشام کے وقت مین مارا گیا ہو اسلئے کہ جہم نصر سے لڑتا رہا ہو اور ہشام کے عہد مین نصر اُسپر کامیاب نہوا ہو بعد انتقال ہشام کے جہم کو شکست دیکر اُسکو قتل کیا ہو۔

تذکرۃ المذاہب وغیرہ مین جہمیہ کے اتنے نام اور فرقے لکھے ہین۔ معطلیہ۔ مرابضیہ۔ مترافیہ۔ واردیہ۔ حرقیہ۔ مخلوقیہ۔ نمیریہ۔ فانیہ۔ زنادقیہ۔ قبریہ۔ واقفیہ۔ لفظیہ۔

معطلیہ کہتے ہین کہ اللہ تعالی کی صفات مخلوق ہین۔

مرابضیہ کہتے ہین کہ اللہ کے علم وقدرت اور مشیت مخلوق ہین۔

واردیہ کہتے ہین کہ جو دوزخ مین داخل ہو گا پھر وہ اُس سے باہر نہ نکلے گا اور مومن دوزخ مین داخل نہ ہونگے۔

حرقیہ کہتے ہین کہ دوزخی جلین گے مگر نہ اس طرح کہ اُنکا اثر باقی نہ رہے۔

مخلوقیہ کہتے ہین کہ قرآن مخلوق ہے۔

نمیریہ کہتے ہین کہ حضرت سرور عالم حکیم ہین نہ رسول۔

فانیہ کہتے ہین کہ جنت و دوزخ فنا ہو جائینگی۔

زنادقیہ کہتے ہین کہ معراج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کو ہوا تھا نہ جسم کو اور اللہ نہ قیامت مین دکھ سکتا ہے نہ خواب مین اور یہ قیامت کے منکر ہین اور عالم کو قدیم جانتے ہین۔

قبریہ عذاب قبر کے منکر ہین۔

واقفیہ کہتے ہین کہ یہ معلوم نہین کہ قرآن مخلوق ہے یا غیر مخلوق۔

لفظیہ کہتے ہین کہ قرآن قاری کا کلام ہے نہ اللہ کا نہرالنور مصنفہ مولوی وکیل احمد سکندرپوری سے معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ یہ کہتے تھے کہ ہم جو قرآن کا تلفظ کرتے ہین تو یہ لفظ جو ہمارے مُنھ سے نکلتے ہین مخلوق ہین اُنکو وہ لوگ جو الفاظ قرآن کو بھی قدیم سمجھتے تھے مبتدع کہتے تھے اور اُنکا نام لفظیہ رکھا تھا چونکہ محمد بن اسماعیل بخاری کا بھی

Marfat.com

یہی مذہب تھا اسلئے انکو محمد بن یحییٰ بن عبد اللہ خالد بن فارس ذہلی لفظیہ کہتے تھے اور ذہلی ایک ایسے جلیل الشان محدث ہین جنھین ابن داؤد امیر المؤمنین فی الحدیث اور ابو حاتم امام اہلِ زبان کہتے تھے اور جنسے بخاری ایسی احادیث کی روایت کرتے ہین جنکو بخاری نے اپنے مشائخ سے نہین پایا اور سوائے انکے کسی سے وہ روایت نہین ملی ذہلی محمد بن اسمٰعیل بخاری کو مبتدع کہتے تھے اور قابل مجالست نہین سمجھتے تھے بلکہ ذہلی نے یہ حکم دیا کہ جو شخص بخاری کے پاس جائے اُسکو متہم سمجھنا چاہئے اسلئے کہ بخاری کی مجلس مین ایسا ہی شخص حاضر ہوگا جو اُنکے مذہب پر ہوگا جب بخاری نیشاپور مین رہنے لگے تو مسلم بن الحجاج بخاری کے پاس زیادہ آتے جاتے تھے جب ذہلی و بخاری مین مسئلۂ لفظ مین اختلاف ہوا تو لوگون کو منع کیا کہ وہ بخاری کے پاس نہ جائین چنانچہ لوگون نے بخاری کے پاس کا جانا چھوڑ دیا مگر مسلم نے نہ مانا اور برابر بخاری کے پاس جاتے تھے ذہلی نے ایک دن کہا کہ جو شخص لفظ کا قائل ہو اُسے یہ حلال نہین کہ ہماری مجلس مین حاضر ہو چونکہ مسلم قائل بہ لفظ تھے وہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور چادر عمامے پر ڈال لی اور چلے گئے اور احمد بن سلمہ بھی اُٹھ کھڑے ہوئے تب ذہلی نے یہ کہا کہ یہ شخص میرے شہر مین نہ رہے تو بخاری ڈرے اور اُنھون نے سفر اختیار کیا چنانچہ اِس قصے کو ذہبی نے سیر اعلام النبلاء مین لکھا ہے ذہبی اُس مین لکھتے ہین قال الحاکم ابنا ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب الاحزم سمعت ابن علی المخلدی سمعت محمد بن یحیی یقول قد اظہر ھذا البخاری قول اللفظیۃ واللفظیۃ عند شر من الجھمیۃ یعنے محمد بن یحییٰ کہتے تھے کہ اِس بخاری نے لفظیہ کا قول ظاہر کیا اور میرے نزدیک لفظیہ جہمیہ سے بُرے ہین۔

ابن تیمیہ نے اپنے رسالے مین جو خاص اللہ کے کلام کرنے کی بحث مین لکھا ہے یہ چار نام بھی ذکر کئے ہین **خلقیہ** اور **حدوثیہ** اور **اتحادیہ** اور **اقترانیہ**۔

بعض رسائل مین لکھا ہے کہ جہمیہ **اتحادیہ** جنکو اپنے مذہب مین نہایت غلو ہے اِس بات کے مدعی ہین کہ جو کچھ ہمکو الہام حاصل ہوتا ہے وہ اُس چیز سے افضل ہے جو حضرت موسیٰؑ کو حاصل ہوئی تھی (مراد اِس سے اللہ کا حضرت موسیٰؑ سے کلام کرنا ہے)

Marfat.com

دوم بکریہ یہ بکر بن اخت عبدالواحد کے اصحاب ہین یہ شخص اِس عقیدے بین نظام کے موافق تھا کہ انسان صرف روح ہے اور یہ بھی زعم کرتا تھا کہ اللہ قیامت کے دن ایک ایسی صورت بین دکھائی دیگا جسکو وہ پیدا کریگا لوگ اُسی صورت سے بات چیت کرینگے صاحب کبیرہ منافق ہی دوزخ کے سب سے تلے کے طبقے بین ہوگا اسکا حال کافر کے حال سے بھی بدتر ہے پیاز اور لہسن کے کھانے کو حرام بتاتا تھا وضو کو قراقر شکم سے واجب کہتا تھا اور حضرت ابو بکر کی خلافت پر نص ہونے کا قائل تھا۔

سوم ضراریہ یہ ضرار بن عمرو کے اصحاب ہین یہ منفرد تھا ساتھ کئی مقالات کے کہتا تھا اللہ کی رویت قیامت کے دن ایک اور حاسہ سے ہوگی جو ان حواس خمسہ سے زائد ہوگا اور ابن مسعود اور ابی بن کعب کی قرارت کا منکر تھا اور کہتا تھا انکی قرارت کے مصحف وہ قرآن نہین جسکو اللہ نے نازل کیا ہے اور عامۂ مسلمین کے دین بین شک کرتا تھا اور کہتا تھا شاید یہ لوگ کفار ہین۔ جسم کو اعراض مجتمعہ بتاتا تھا شہرستانی ملل ونحل بین کہتا ہی کہ حفص فرد بھی مسئلہ تعطیل بین ضرار کے موافق ہے کیونکہ دونوکا قول یہ ہی کہ باری تعالیٰ کو جو عالم اور قادر کہتے ہین اِس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ وہ جاہل اور عاجز نہین اور اُسکے واسطے ایسی ماہیت ثابت کرتے ہین جسکو سوا اُسکے کوئی نہین جانتا اور کہتے ہین کہ یہ قول امام ابو حنیفہ اور اُن کے اصحاب کی رائے کے مطابق ہے اُسکے تابعین نے اُسکے قول کی یون تاویل کی ہے کہ مراد ضرار کی اِس قول سے کہ اللہ کے لئے ایک ماہیت ہے اُسکی ذات سے علٰحدہ یہ ہے کہ اللہ پر اسکا نفس ظاہر ہے وہ اُسے بخوبی جانتا ہی کسی قسم کی دلیل اور خبر کی اُسکو ضرورت نہین ہے اور ہم اُسکو دلیل اور خبر سے جانتے ہین اور بندے کے کام اللہ کے پیدا کئے ہوئے ہین بندہ اُن کا کاسب ہی اور جائز ہے کہ ایک فعل دو فاعلون بین مشترک ہو اور اہلِ سنت کا یہ قول ہے کہ ایک چیز دو قدرت مؤثرہ کا مقدور نہین بن سکتی بلکہ دو قدرت کاسبہ بھی ایک مقدور سے متعلق نہین ہوسکتین پس زید کو خالد کے کام پر قدرت حاصل نہوگی۔ اور ضرار کہتا تھا کہ جائز ہے کہ اللہ اعراض کو اجسام سے بدل دے اور کہتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد

Marfat.com

صرف اجماع صحابہ کا حجت ہی پس احکام دین مین خبر احاد نامقبول ہے کہتا تھا کہ اللہ کا
پہچاننا عقلاً واجب نہین جب تک رسول نہ آئین اور حرام وحلال کو نہ بتائین اُسکی
معرفت واجب نہین اسکے نزدیک امامت غیر قرشیؓ کی بھی جائز ہے بلکہ جب قرشی اور گنوار
مسلمان جمع ہون تو گنوار کو اس منصب کے لیے منتخب کرنا چاہئے کیونکہ اُسکے طرفدار
کم ہونگے پس کوئی کام شرع کے خلاف کریگا تو اُسکا معزول کرنا آسان ہوگا اگرچہ معتزلہ
بھی امامت غیر قرشی کی جائز رکھتے ہین مگر قرشی پر اُسکو تفوق نہین دیتے۔

مؤید الافاضل اور تذکرۃ المذاہب وغیرہ مین جبریہ کے اتنے نام اور فرقے لکھے ہین
مضطریہ۔ افعالیہ۔ معیہ۔ مفروغیہ۔ بحاریہ۔ متمنیہ۔ کسلیہ۔ سابقیہ۔ حبیبیہ
خوفیہ۔ فکریہ۔ حسبیہ۔

مضطریہ اس لئے کہتے ہین کہ انکے نزدیک خیر وشر اللہ کی طرف سے ہے بندے کو
انکے صدور مین اختیار نہین۔

افعالیہ اِس لئے کہتے ہین کہ اِن کے نزدیک بندے سے افعال صادر ہوتے ہین
مگر اُن پر بندے کو قدرت نہین۔

معیہ یہ نام انکا اِسلئے ہوا کہ انکا قول ہے کہ فعل وقدرت دونون بندے کو حاصل ہین۔

مفروغیہ اسلئے کہلاتے ہین کہ جو کچھ واقع ہوتا ہے وہ بغیر اختیار کے ہوتا ہے۔

بحاریہ یہ کہتے ہین کہ بندون کو جو اللہ پاک سزا دیتا ہے وہ اپنے افعال کی وجہ
سے دیتا ہے نہ بندون کے افعال پر۔

متمنیہ اسلئے کہتے ہین کہ انکے نزدیک یہ بات مقرر ہے کہ جس چیز پر نفس ٹھہر جائے اور اُسے
اختیار کرلے وہ خیر ہے اور جس کو نفس چھوڑ دے اور مکروہ جانے وہ شر ہے۔

کسلیہ یون کہلاتے ہین کہ انکے نزدیک ثواب وعذاب نیک وبد کام کے سبب سے نہین حاصل ہوتے
اِس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لفظ کسبیہ ہے اور بحر المذاہب مین یون ہی ہے۔

سابقیہ یہ نام انکا اسلئے مقرر ہوا کہ انکا زعم یہ ہی کہ سعادت وشقاوت بندونکی تقدیر مین ازل سے
مقرر ہو چکی ہین نہ اُنھین طاعت سے نفع پہونچے گا نہ گناہ سے ضرر ہو۔

Marfat.com

جیبیہ اِن کو اِس لئے کہتے ہین کہ اُن کا قول ہے کہ حبیب اپنے حبیب کو عذاب نہین دیتا اور اللہ ہمارا حبیب ہی۔
فکریہ اِس لئے مشہور ہوئے کہ ان کے نزدیک فکر عبادت سے افضل ہے جس کے جتنے عمل زیادہ ہوتے ہین اُسکی اتنی ہی تکالیف ساقط ہو جاتی ہین اور خلق پر اُسکی احتیاج کا پورا کرنا واجب ہے اور وہ مسلمانون کے مال ہین شریک ہے سو جو اُسے منع کرے وہ ظالم ہے۔
خوفیہ اِس لئے کہتے ہین کہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ حبیب سے حبیب کو خوف نکرنا چاہئے اور اللہ ہمارا حبیب ہی۔
حسبیہ یہ توریث اور وراثت کے منکر ہین۔
انھی جبریہ مین سے ایک فرقہ کا نام بطیخیہ ہے یہ اسماعیل بطیخی کے متبع ہین اور دوسرے کا صباحیہ کہ ابو صباح بن معمر کی طرف منسوب ہین۔

فرقہ قدریہ

قدریہ بفتح دال اور کبھی سکون دال سے بھی استعمال کرتے ہین کذا فی المرقاۃ اور یہ قدریہ منسوب ہین قدر کی طرف کیونکہ وہ کہتے ہین کہ بندون کے تمام افعال مین بندون کی قدرت جو اللہ کی پیدا کی ہوئی ہوتی ہے مؤثر ہوتی ہے پس بندہ اپنے افعال کا آپ خالق ہے قضا و قدر الٰہی کو اُس مین دخل نہین اور اپنے کامون مین بندہ محتاج خدا کا نہین ہی قدریہ اور جبریہ فرقے دونون ایک دوسرے کی ضد ہین کیونکہ یہ عبد کو قادر و مختار کہتے ہین اور جبریہ بالکل عاجز و مجبور بتاتے ہین ابو المنتہی نے شرح فقہ اکبر مین لکھا ہے کہ قدریہ عام ہے اور معتزلہ خاص ہے اسلیے کہ تمام معتزلہ قدریہ ہین اور بعض دوسرے فرقے بھی قدریہ ہین پس کل معتزلہ قدریہ ہوئے اور کل قدریہ معتزلہ نہین ہوئے پہلی جو بدعت زمانۂ صحابہ مین نکلی وہ یہی مذہب قدریہ کا ہے سب سے پہلے جنے اِس مسئلے کو چھیڑا معبد بن خالد جہنی ہے جب بصرے بین اُسنے اس مسئلے مین

Marfat.com

گفتگو شروع کی تو بہت سے اہل بصرہ اُسکی راے پر چلنے لگے معبد نے اِس راے بدعت انگیز کو ایک شخص سے لیا تھا اُسکا نام **ابو یونس سنسویہ** تھا اُسکو اسواری کہتے تھے جب یہ فتنہ بڑھا تو حجاج نے بہ حکم عبد الملک بن مروان ۸۰ھ ہجری مین اُسکو عذاب دیکر سولی پر چڑھایا یہ خبر جب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو پہونچی اور اُنھون نے بات چیت معبد جہنی کی سنی تو قدریہ سے بیزاری ظاہر کی ایک جماعت اِس بدعت مین معتقد معبد کی ہوگئی تھی اور ابن سیار نظام اور ہشام بن عمرو فوطی اور اصم کو قدر مین بڑا مبالغہ تھا۔ قاضی عطا ابن یسار بھی معتقد قدر کے تھے وہ اور معبد دونون حسن بصری کے پاس آتے جاتے اور کہتے کہ یہ لوگ خونریزی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہمارے اعمال اللہ کی تقدیر پر جاری ہین حسن نے کہا یہ اعداء اللہ جھوٹے ہین **تنبیہ** قدریہ کی منشا اِس قول سے کہ بندہ خالق افعال ہے یہ نہین ہے کہ وہ صفت خالقیت مین اللہ تعالی کی مثل ہے اور جو قوت و استقلال اللہ تعالی کو اِس صفت مین حاصل ہے ویسے ہی بندے کو بھی حاصل ہے بلکہ وہ بندے کی خالقیت کو غیر مستقل جانتے ہین اس لئے کہ یہ اپنے افعال کے پیدا کرنے مین اُن اسباب اور آلات کا محتاج ہے جو باری تعالی نے پیدا کئے ہین پس بندے کی اور خدا کی خالقیت مین زمین و آسمان کا فرق ہے پس جن لوگون نے یہ کہا ہے کہ قدریہ جو بندے کو خالق اُسکے افعال کا جانتے ہین اُن کے مذہب پر بے گنتی خدا لازم آتے ہین اسی طرح جنھون نے یہ کہا کہ مجوسیون اور قدریون مین یہ فرق ہے کہ مجوس خالق شر در و قبائح کو سواے ذات یزدان کے جانتے ہین اور اُسے شریک الوہیت بتاتے ہین مگر ایک ہی شریک مانتے ہین زیادہ کی شراکت کے قائل نہین اور قدریہ ہر مور ضعیف اور سگ و گربہ کو خدا کا شریک خلق و ایجاد مین جانتے ہین یہ سراسر تعصب ہی چونکہ ہمارے علماے ماتریدی کو اُنکی راے کے ابطال مین بہت کچھ اصرار تھا اسواسطے بیانات مین بڑا مبالغہ کیا ہے اور اُنکی گمراہی کے اثبات مین دفتر کے دفتر سیاہ کر ڈالے ہین اور یہانتک کہدیا ہے کہ قدریہ مجوس سے بھی بدتر ہین کہ ہر بشر کو خالق اپنے افعال کا جانتے ہین مجوس تو خدا کا ایک ہی شریک بتاتے ہین اور یہ بے تعداد شرکا

Marfat.com

ثابت کرتے ہین لیکن قدریہ کو مشرک کہنا جائز نہین اسلئے کہ شرکت یا الوہیت مین ہوتی ہی یا عبادت مین الوہیت مین خدا کا شریک مجوس ثابت کرتے ہین اور عبادت مین بت پرست قدریہ بیچارے تو بندے کو خالق یا مخترع غیر مستقل بتاتے ہین مگر حدیث مین جو وارد ہے القدریۃ مجوس ھذہ الامۃ قدری اِس امت کے مجوس ہین اس لئے بعض علما کہتے ہین کہ قدریہ کافر ہین بعد اسکے اختلاف ہی کہ کفر انکا تاویلی ہے یا ارتدادی مگر قول مختار یہ ہے کہ کافر نہین بلکہ فاسق ہین کیونکہ یہ بھی قرآن وحدیث سے استدلال کرتے ہین پس جو علما اُنکو کافر کہتے ہین وہ تو اُنکے حق مین رعایت حقوق اسلام سے منع کرتے ہین اور جو فاسق کہتے ہین وہ جائز رکھتے ہین اور اِس حدیث کو زجر وتغلیظ اور اُن کے اعتقاد کی بُرائی بیان کرنے پر حمل کرتے ہین اور حق یہ ہے کہ قدریہ کو مجوس جو کہا ہے سو مراد اس سے صرف تشبیہ ہی جسمین یہ ضرور نہین کہ مشبہ سب طرح کی مماثلت اور مشابہت مین مشبہ بہ کا مساوی ہو اور تمام احکام مین دونون شریک ہون بلکہ سالمی کہتا ہے کہ اِس حدیث کا مصداق قدریہ مین سے صرف وہ فرقہ ہے جسے شیطانیہ کہتے ہین اور محمد بن نعمان شیطان الطاق کی طرف منسوب ہی۔

فرقہ مشبہ

بیان کرتے ہین کہ جسنے سب سے پہلے تشبیہ کا قول ظاہر کیا وہ شیبان خارجی ہی جسکے تابعون کو شیبانیہ کہتے ہین اُسنے مروان بن محمد کے عہد مین خروج کیا تھا اور سنہ ۱۳۰ھ مین مرگیا اور بعض کہتے ہین کہ خلیفہ سفاح کے سپہ سالار کے ہاتھ سے شکست پاکر سنہ ۱۳۳ھ مین والی عمان کے ہاتھ سے مارا گیا اور ایک روایت یہ بھی ہے کہ ابومسلم خراسانی کے ایک افسر کے مقابلے مین کام آیا مشبہ کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ مخلوق کے ساتھ مشابہ ہی اسی لئے جناب باری کی تمثیل محدثات کے ساتھ دیتے ہین اللہ کی صفات کے ثابت کرنے مین انکو بڑا غلو ہے یہ معتزلہ کی ضد ہین جو اللہ کے لئے صفات ثابت نہین کرتے کیونکہ اثبات صفات مین اللہ تعالیٰ کی تشبیہ لازم آتی ہے اور جسنے اللہ کو اُسکی مخلوق کے

ساتھ تشبیہ دی وہ مشرک ہی اسی طرح یہ لوگ اور جو انکی طرح اللہ کے لئے صفات
ثابت نکریں وہ **معطلہ** کہلاتے ہین اور اہل سنت یہ کہتے ہین کہ تعطیل اور تشبیہ دونون
کی نفی کی جائے **تعطیل** یہ ہے کہ اُس ذات مقدس کے لئے صفات کمال ثابت نکریں اور
تشبیہ اسے کہتے ہین کہ اُسکے واسطے صفات کمال اِس نہج سے ثابت کرین کہ مخلوق
کے ساتھ مشابہت پیدا ہوجائے اور مثال دونون قسمون کی اِس طرح ہے کہ جب کہین
کہ خدا عالم نہین ہے یا عالم کا اطلاق خدا پر نکرنا چاہیئے یہ تعطیل ہوگی اِس لئے کہ صفت
علم سے کہ جو صفت کمال ہی اُسکو معطل اور معرا کردیا اور اگر یون کہین کہ جس طرح ہم
عالم ہین خدا بھی عالم ہے یہ تشبیہ ہی اِس لئے کہ خدا کو صفت علم مین مخلوق سے مشابہ
کردیا ہے اور اگر کہین کہ خدا کو علم حاصل ہے اِس طرح کہ ہمارے علم سے اُسکے علم کو
کسی طرح مشابہت نہین یہ صورت علم کے اثبات اور تشبیہ کی نفی ہے اسی طرح سمع
اور بصر اور تمام صفات کو خیال کرلینا چاہیئے اور توضیح اسکی یہ ہے کہ ہم اشیا کو اپنی
آنکھ سے دیکھتے ہین اور اِس دیکھنے مین ہمکو کمال حاصل ہوتا ہی مگر یہ کمال نقصان
سے خالی نہین اسلئے کہ ہمکو یہ کمال قوت باصرہ اور عضو مخصوص کی اعانت کے بدون
حاصل نہین ہوتا یہی بہت بڑا نقصان ہی کہ ہمارے عجز کی وجہ سے پیدا ہوا ہے اور
خدا پاک ہے اِس سے کہ کوئی عضو یا جز رکھتا ہو یا کسی چیز کے ادراک مین کسی عضو کی
طرف احتیاج پڑے اور ہمارا علم عدم کے بعد حاصل ہوا ہے اور خدا اِس سے منزہ ہے
کہ اُسکو علم جہل کے بعد حاصل ہوا ہو اور ہمکو کسی شے پر علم جب آتا ہے کہ اُس کا
مفہوم خاطر نشین ہوجائے اور یہ بھی ہمارے نقصان کی وجہ سے ہے اور خدا محل حوادث
ہونے سے منزہ ہے اور جب چیز غائب ہوجاتی ہے تو ہمارا علم بھی زائل ہوجاتا ہے
اور خدا مین علم کا زوال محال ہے اور ہمارا علم علّتون کا معلول ہے اور خدا کے علم کے
واسطے علت کی ضرورت نہین حاصل یہ ہے کہ خدا کے لئے اشیا کا علم اِسطرح ثابت کرنا
چاہیئے جس مین کمال پیدا ہو اور نقصان کے وجوہات جو ہمارے علم مین لازم ہین
اُن کی نفی کرنا چاہیئے۔ شہرستانی ملل ونحل مین کہتا ہے کہ **امام مالک بن انس**

Marfat.com

اور امام احمد بن حنبل اور داؤد بن علی بن محمد اصفہانی المعروف بہ داؤد ظاہری
نے باوجودیکہ متشابہات کو اُنکے معانی ظاہری پر حمل کیا اور تاویل کی طرف متوجہ نہوئے
لیکن کہا کہ ہمکو یقین ہے کہ اللہ کسی چیز کے مشابہ نہین ہے اور نہ کوئی چیز مخلوق مین سے
اُسکے مشابہ ہوسکتی ہے اور تشبیہ سے احتراز کیا۔ اور داؤد جواربی اور نعیم بن حمدان
مصری وغیرہ اصحاب حدیث کہتے ہین کہ اللہ ذی صورت ہے اُس کے لئے اعضا ہین
اور بعض[له] نے کہا ہے کہ ابن تیمیہ اور ابن قیم اور داؤد ظاہری اور ابن حزم
اور شوکانی یہ پانچون بڑے بھاری مجسمہ ہین اور اِس ملت کے خلفا ہین۔
کتاب میسر مین حنابلہ کو بھی مجسمہ مین شمار کیا ہے اور مجسمہ کو اہل بدعت قرار دیا ہی۔
یہ یاد رہے کہ بعض آیات واحادیث مین ایسے الفاظ ہین جنکے ظاہری معانی اللہ تعالیٰ
کی جسمیت پر دلالت کرتے ہین مثلاً الرحمن علی العرش استوی یعنے وہ بڑے مرتبے والا
عرش پر قائم ہوا وجاء ربك والملك صفا صفا یعنی جبکہ آویگا تیرا پروردگار اور
آوینگے فرشتے صفون کی صفین ثم دنیٰ فتدلّٰی فکان قاب قوسین او ادنیٰ
پھر نزدیک ہوا پس اُتر آیا پھر رہگیا فرق دو کمان کی برابر یا اُس سے بھی نزدیک
ید اللہ فوق ایدیھم یعنی اللہ کا ہاتھ اُنکے ہاتھ کے اوپر ہے ویبقی وجہ ربك
یعنی باقی رہیگا مُنھ تیرے رب کا یوم یکشف عن ساق جس دن کھولی جائیگی
پنڈلی اور ابوہریرہؓ سے صحیح بخاری ومسلم مین مروی ہی واما النار فلا تمتلی حتی
یضع اللہ رجلہ یعنی دوزخ نہین بھرنے کی یہانتک کہ اللہ تعالیٰ اُسمین اپنا پانوٴن
رکھیگا اور ابوہریرہؓ سے بخاری ومسلم نے روایت کی ہی کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے
لما قضی اللہ الخلق کتب کتابا فھو عندہ فوق عرشہ جبکہ مقدر کیا اللہ تعالیٰ نے
پیدا کرنا مخلوق کا تو ایک کتاب لکھی پس وہ کتاب اللہ تعالیٰ کے پاس اُسکے عرش پر ہی
اور ابوہریرہؓ سے بخاری ومسلم نے روایت کی ہی ینزل ربنا تبارك وتعالیٰ کل لیلۃ
الی السماء الدنیا نزول فرماتا ہی رب ہمارا ہر رات مین طرف آسمان دنیا کے اور احمد
اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ابوامامہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا

[له] دیکھو نظم الفرائد وجمع الفوائد شرح العقائد مدرسہ شیخ وراثن تعلیم زمانہ ۱۲۰

وعدنی ربی ان یدخل الجنۃ من امتی سبعین الفا بلاحساب علیھم ولا عذاب مع کل الف سبعون الفا وثلث حثیات من حثیات ربی وعدہ کیا ہی مجھ سے پروردگار میرے نے کہ داخل کریگا بہشت مین میری امت سے ستر ہزار بلاحساب وعذاب کہ ہر ہزار کے ساتھ ستر اور تین لپین میرے رب کے اپونسے ہونگے اور عبداللہ بن مسعودؓ سے بخاری وسلم نے روایت کی ہے ان اللہ یمسك السموات یوم القیامۃ علی اصبع والارض علی اصبع الخ یعنے اللہ تھانبے کا قیامت کے دن آسمانون کو ایک اُنگلی پر اور زمین کو دوسری اُنگلی پر اور عبداللہ بن عمر سے مسلم نے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے ان قلوب بنی آدم بین اصبعین من اصابع الرحمن تمام بنی آدم کے دل اللہ تعالی کی دو اُنگلیون کے درمیان ہین ہینل ومسلم نے روایت کی ہے یمین اللہ ملئی یعنی اللہ کا داہنا ہاتھ بھرا ہوا ہے جواب اسکا یہ ہی کہ یہ کلام ظاہری اور ظنی ہین اور اللہ تعالی کا جسمیت سے منزہ ہونا یقینی ہے اور یقینیات کے مقابلے مین ظنیات کا اعتبار نہین اور یہ بھی مسلمات سے ہے کہ جبکہ دو دلیلین آپس مین مخالف ہون تو اُنپر اس طرح عمل کرنا چاہئے کہ ظواہر کی تاویل کر دینا چاہئے اور اس تاویل کی دو صورتین ہین ایک **تاویل اجمالی** وہ یہ ہے کہ اعتقاد کرے کہ جو کچھ اُنسے مراد ہے وہ حق ہے اور اُنکی کیفیت کو معلوم کرنے کے درپے نہو اور تفصیل اُنکی اللہ تعالی کے تفویض کردے پس استوی حق تعالی عرش پر اور اسی طرح ید ووجہ وساق وقدم واصبع وحثیات وغیرہ کہ قرآن وحدیث اسپر ناطق ہین خبر متواتر اور اجماع سلف سے ہمکو پہونچا ہے کہ یہ الفاظ اپنے معانی ظاہری پر محمول ہین مذہب اسلم یہی ہے اور سلف نے یہی اختیار کیا ہی اور صحابہ کا سارا عصر اسی حالت پر گذرا تھا یہانتک کہ اکثر متکلمین متاخرین نے دوسری راہ **تاویل تفصیلی** کی اختیار کی مثلاً مراد استوا سے استیلا اور ید سے قدرت اور وجہ سے ذات ہے اور مراد قدم سے حدیث نار مین قدم بعض مخلوقات الٰہی کا ہے اور رب کے نزول فرمانے سے مراد یہ ہے کہ حکم اُسکا اور رحمت اسکی یا ملائکہ اُس کے

Marfat.com

اُترتے ہین اور حثیات یعنی لپین یا مٹھیان کنایہ ہے کثرت اور مبالغہ سے اور اصبع کنایہ ہے تصرف اور غلبۂ قدرت اور عظمت الٰہی سے اور اصلی معنی مراد نہین ذہبی نے سیر النبلا مین قتیبہ اور علی بن مدینی اور اسحاق بن راہویہ اور مزنی اور ابو حاتم رازی وغیرہ سے نقل کیا ہے کہ اِس قسم کے الفاظ کی تاویل نہین کرتے تھے ظاہری معنے پر حمل کرتے تھے اور بھی ذہبی نے کتاب العرش مین اِسی قسم کے اقوال کہ جنسے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حق جل شانہ عرش پر ہے بلاکیف صدہا صحابہ اور تابعین اور فقہا اور محدثین سے نقل کئے ہین اور احادیث نبویہ بھی جو اللہ تعالیٰ کے عرش پر ہونے پر دلالت کرتی ہین ذکر کی ہین اور کتاب فقہ مالکی مین لکھا ہے کہ اللہ کی ذات عرش پر ہے اور اس کا علم ہر مکان مین ہے۔ اور ملا علی قاری کی شرح قصیدۂ بدء الامالی اور ابن ہمام حنفی مؤلف فتح القدیر کی مسایرہ اور ابن عبد العزیز بخاری حنفی کی کتاب کشف الاسرار شرح اصول بزدوی اور ابو شکور حنفی کی عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ مذہب صحابہ وغیر صحابہ و ائمہ وغیر ائمہ حنفیہ وغیر حنفیہ سب کا یہ ہے کہ حق جل شانہ کی فوقیت عرش پر و ید و وجہ وغیر صفات بلاکیف ہین اور تاویل کرنا ان سب کی صحیح نہین تاویل کا منشا صرف اسیقدر ہی کہ جب مجسمہ نے اِس قسم کی آیات واحادیث سے تجسم کا خیال کیا تو علما نے اُنکے الزام واسکات کے واسطے تاویل کرنا شروع کیا نہ اِس غرض سے کہ یہ معانی ماول مراد ہین بلکہ اِس غرض سے کہ تجسم کا شبہ دفع ہوجائے ورنہ یہ الفاظ سب معانی ظاہرہ پر محمول ہین اور کیفیات ان سب کی مجہول ہین اور اسمین تجسم بھی لازم نہین آتا ہے کیونکہ جب کیفیت مجہول کی گئی اور اِس بات کا بھی خیال رہا کہ اللہ کے مثل کوئی شے نہین ہے اور تنزیہ پورے طور پر کی گئی تو تجسم کسی طرح لازم نہ آئیگا پس مراد الٰہی پر ایمان لانا چاہئے اور ان کی تاویلات سے سکوت اولیٰ ہے۔ اور یہ جو اس قول کے رد مین کہا ہے کہ اگر اسی طرح ہو تو قرآن معلوم المعنی نہ رہے اسکا جواب یہ ہے کہ قرآن کے نزول کا فائدہ صرف فہم معانی مین منحصر نہین کہین مجرد ایمان ہی مطلوب ہوتا ہے چنانچہ متشابہات مین بھی منظور رہے۔

تاویل الاحادیث مین شاہ ولی اللہ صاحب نے لکھا ہے کہ صفات تشبیہی باری تعالیٰ
مثل ہاتھ پانون وغیرہ مین صراط مستقیم یہی ہے کہ اُنکے ظواہر پر چھوڑا جائے اور نہ
اُن کی کیفیت وجود سے بحث وتفتیش نکی جائے اور مجملاً یہ اعتقاد رکھے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ
نے اِن الفاظ سے ارادہ کیا ہے وہی حق ہے اور باوجود ظاہر پر چھوڑنے کے یہ نہ کہے
کہ یہ ارادہ کیا ہے اور وہ ارادہ نہین کیا کیونکہ نہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مسائل
کی تحقیق کیفیت مین بحث کی اور نہ اُنکے اصحاب نے اور نہ تابعین نے ایسی تدقیقات
مین اول معتزلہ مشغول ہوئے کہ اُنھون نے فلاسفہ سے جو اسلام کے مخالف تھے
ایسی باتین چورائین پھر بعض اہلِ سنت نے بھی ایسی تدقیقات مین معتزلہ کی موافقت کی
شرح عمدۂ نسفی مین لکھا ہے کہ مشبہہ کے نزدیک کسی شے کا وجوب عقل کے ذریعہ سے ثابت
نہین ہوتا پس نہ ایمان باللہ کو عقل واجب کرتی ہے اور نہ عقل سے ایمان کی خوبی اور
کفر کا قبح دریافت ہوسکتا ہے بلکہ یہ سب باتین شرح سے جانی جاتی ہین۔
مشبہہ کے مختلف فرقے ہین بعض تو اتنا ہی کرتے ہین کہ اللہ کو مخلوق کے ساتھ مشابہ کرتے
ہین اور حادثات کے ساتھ اُسکی تمثیل بیان کرتے ہین مثلاً کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ مانند
اجسام کے ہے اور گوشت اور خون کی مثل ہے اور بعض یہانتک غلو کرتے ہین کہ اُسکو
مخلوق اور حادث بنا دیتے ہین اسلئے کہ کہتے ہین وہ جسم ہے اور خون ہی اور گوشت ہی
ایسے فرقے مجسمہ کہلاتے ہین اور ان مین سے سب ایک ہی طریقے پر نہین ہین کوئی
شیعہ غلاۃ مین داخل ہے کوئی امامیہ ہے کوئی کرامی ہے وغیرہ وغیرہ مگر سب
خاص اِس بدعت مین شریک ہین چنانچہ تھوڑا سا بیان اُنکا غلاۃ شیعہ وامامیہ کے
فرقہائے ہشامیہ وجوالیقیہ وبنانیہ ومغیریہ ومیثمیہ ویونسیہ مین ہوچکا اور جو صرف
مشبہہ ہین اُنکا ذکر یہان ہوتا ہی۔

ایک مشبہہ مقاتلیہ ہین یہ ابوالحسن مقاتل بن سلیمان بن بشیر ازدی کی
طرف منسوب ہین شہرستانی نے ملل ونحل مین لکھا ہے کہ سرخیل مشبہین صفات الٰہی
مین سے مقاتل بن سلیمان ہین اور شیعہ وکرامیہ نے انھی کی اتباع کی ہے ان

Marfat.com

لوگون نے یہانتک مبالغہ کیا کہ اللہ تعالیٰ کو خلق کے مشابہ کردیا غنیۃ الطالبین مین لکھا ہی کہ ان کا مذہب یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ جسم ہے اور جثہ ہے انسان کی صورت پر وہ گوشت اور خون اور اعضا سر زبان گردن رکھتا ہے مگر یہ چیزین اُسکی مخلوق مین سے کسی کے مشابہ نہین نہ مخلوق مین سے کوئی اُسکے مشابہ ہے یعنی اگرچہ اللہ اسم اعضا کے اطلاق مین اشیا کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے مگر حقیقت مین دونون باہم مخالف ہین۔ تاج المکلل مین لکھا ہے کہ مقاتل ۱۵۰ھ مین بصرے مین فوت ہوئے تھے اصل انکی بلخ سے ہے علامۂ عصر تھے علما ان کے باب مین مختلف خیالات رکھتے ہین بعض اُنکی روایات کو قابل وثوق سمجھتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ کذب ہین ابو حاتم محمد بن حبان بستی نے کہا ہے کہ مقاتل علم قرآن کو یہود و نصاریٰ سے سیکھا کرتے تھے جو کچھ اُنکی کتب توریت و انجیل کے مطابق ہوتا اخذ کرتے اور یہ مشبہ تھے رب العالمین کو مخلوقات کے مشابہ کرتے تھے میزان الاعتدال کی جلد ثانی مین ذہبی لکھتے ہین کہ امام ابو حنیفہ نے فرمایا ہی کہ جہم نے نفی تشبیہ مین یہانتک مبالغہ کیا ہے کہ کہا اللہ تعالیٰ کوئی چیز نہین اور مقاتل نے اثبات صفات الٰہی مین اتنی افراط کی کہ اللہ کو مثل مخلوق کے بنا دیا۔ تاریخ ابن خلکان مین مذکور ہے کہ مقاتل نے بغداد مین علم حدیث حاصل کیا تفسیر قرآن مین یکتاے عصر تھے ایک تفسیر اُنکی مشہور ہے شافعی سے حکایت کی گئی ہے کہ تمام آدمی تین چیزون مین تین شخصون کی عیال ہین مقاتل بن سلیمان کے تفسیر مین اور زہیر بن ابی سلمیٰ کے شعر مین اور امام ابو حنیفہ کے کلام مین۔ ابراہیم حربی نے کہا ہے کہ مقاتل دعوی کرتے تھے کہ عرش کے تلے جو کچھ ہے اُسکا حال مجھسے دریافت کرو ایک آدمی نے یہ بات سُنکر اُنسے سوال کیا کہ جب آدم علیہ السلام نے حج کیا تھا تو کس نے اُنکا سر مونڈا تھا مقاتل نے کہا کہ یہ بات تمہارے علم سے نہین اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے اُس دعوے مین نیچا دکھانا چاہا اور سفیان بن عُیَینہ کہتے ہین کہ جب اُنھون نے وہ دعوے کیا تو ایک شخص نے اُن سے دریافت کیا کہ چیونٹی کو آپ جانتے ہین بھلا فرمایئے تو اُسکی آنتین حقنہ مقدم مین ہوتی ہین یا مؤخر مین مقاتل اِس سوال سے متحیر ہو کر رہ گئے

Marfat.com

سفیان کہتے ہین کہ ہین نے سمجھ لیا کہ یہ اُنکو اُس تعلی کی اللہ نے سزا دی ہے اور مقاتل کا میلان ارجا کی طرف بھی تھا اُنکا قول ہے کہ قیامت کے دن اللہ دوزخ کے اوپر ایک راستہ بچھائے گا اور مومن گناہگار دین کو اُسپر سے گذرنے کا حکم ہوگا بس اُنکو دوزخ کی آنچ اور حرارت بمقدار گناہ کے پہونچے گی اور اِس الم ہین اُنکا عذاب پورا کر لیا جائے گا پھر بہشت ہین داخل کئے جائینگے۔

دوسرے مشبہ حشویہ ہین یہ اس بات کے قائل ہین کہ اللہ جسم ہے کہ طول عرض وعمق اور گوشت وخون رکھتا ہے اُسکے اعضا بھی ہین مگر یہ سب چیزین اُسکی مخلوق سے مغائر ہین اور کعبی نے بعض حشویہ سے حکایت کی ہے کہ اُنکا زعم یہ ہے کہ اللہ کا دیدار دنیا ہین ہو جانا بھی جائز ہے اور کہتے ہین کہ عرش اللہ کے چارون طرف سے چار چار اُنگل زیادہ اور بڑھا ہوا ہی[1] انکے نزدیک سوا بنی امیہ کے کوئی اور امام نہین اولاد رسول خدا ہین سے کسی کو امام نہین مانتے[2] اسماے الٰہی انکے نزدیک تین مراتب ہین اسماے ذات اسماے صفات اسماے افعال[3]

شہرستانی نے ملل ونحل ہین حشویہ کے ذکر ہین بیان کیا ہی کہ اشعری نے محمد بن عیسیٰ سے حکایت کی ہے کہ وہ کہتا ہے کہ مضر اور کہمش اور محمد ہجیمی کا یہ عقیدہ تھا کہ اللہ کے دوستون کو اُسکے ساتھ مصافحہ اور معانقہ کرنا اور اللہ کو چھونا جائز ہے اور اللہ کے دوستان صادق دنیا وآخرت ہین اُس سے گلے ملتے ہین اور اُنکو یہ مرتبہ اُس وقت حاصل ہوتا ہے جبکہ انسان بہت سی ریاضات کرکے حد اخلاص واتحاد تک پہونچ جاتا ہے۔ اور داؤد جواربی سے حکایت کی ہے کہ وہ کہا کرتا تھا کہ مجھے اللہ کی داڑھی اور شرمگاہ کے سوال سے تو معاف رکھو کیونکہ خبر ہین یہ دو چیزین ثابت نہین ہوئین باقی اور سب چیزون سے سوال کرو اور کہا اللہ تعالیٰ جسم اور گوشت اور خون ہے اُسکے لئے اعضا ہین ہاتھ پاؤن سر زبان دو آنکھین دو کان رکھتا ہے مگر اُسکی یہ چیزین اوروں جیسی

---

[1] منہ من کل جانب اربع اصابع ۱۲
[2] بفضل العرش
[3] الدنیا وانہ انہ یجوز رویتہ
ورحکی الکعبی عن بعضہم عرض وطول وعمق الله تعالی الجسم لہ الجماعۃ المشہورۃ ... ملل ونحل مختصر

(حاشیہ، قلمی:) ملل ونحل جلد ... صفحہ ... ۱۳۱۵ھ

مخلوقات کی ہوتی ہین اللہ کی اور مخلوق کی یہ چیزین باہم مشابہ نہین اور داؤد کا یہی عقیدہ بیان کرتے ہین کہ اللہ تعالیٰ سر سے سینے تک کھوکھل ہے باقی ٹھوس ہے اُسکے بال سیاہ اور سیدھے ہین اور اُسکے بال گھونگروالے بھی ہین اور جو کچھ قرآن وحدیث سے ثبوت کو پہونچتا ہے مثلاً ہاتھ مُنھ پہلو آنا جانا فوقیت وغیرہ یہ سب الفاظ اپنے معانی ظاہری پر جاری ہین یعنی جب انکو اجسام پر اطلاق کرتے ہین اور جو کچھ انسے مفہوم ہوتا ہے وہی اللہ تعالیٰ کے حق مین بھی مراد ہے اور اس قسم کی باتین اُسنے اللہ تعالیٰ کے لئے بہت کچھ ثابت کی تھین اور احادیث مین بہت سی باتین اپنی طرف سے لگا کر انکو پیغمبر علیہ السلام کی طرف منسوب کیا تھا اور یہ تمام باتین یہود کے ہان سے لی تھین اسلئے کہ اللہ کے لئے تشبیہ اُنہی مین بہت ہے۔

حشویہ کے نزدیک انبیا معصوم نہین اُنسے عمداً گناہ کبیرہ کا صدور ممکن ہے اور بہت سے دلائل اس بات پر ظاہر کرتے ہین چنانچہ بعض دلائل اُن کے یہ ہین۔

اول حضرت آدمؑ کی نسبت قرآن مین وارد ہے وعصیٰ ادم ربہ یعنے آدمؑ نے اپنے رب کی نافرمانی کی۔ (۲) فتلقی ادم من ربہ کلمات فتاب علیہ پھر آدمؑ نے اپنے رب سے کئی باتین سیکھ لین پس اللہ نے اُسکی توبہ قبول کی اور ظاہر ہے کہ توبہ گناہ کی وجہ سے ہوتی ہے۔ (۳) آدمؑ کی زبانی قرآن مین آیا ہے ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین یعنی اے پروردگار ہمنے اپنے نفسون پر ظلم کیا اگر تو ہمارے گناہ نہ بخشے گا تو ہم زیانکارون مین سے ہوجائینگے۔ ظلم سے مراد گناہ ہے اور یہ جو آدمؑ نے کہا کہ اگر تو نہ بخشیگا تو ہم زیانکارون مین سے ہونگے اس سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ گناہ کبیرہ تھا۔ (۴) قرآن مین ہے فازلھما الشیطان عنھا فاخرجھما مما کان فیہ یعنی آدمؑ وحوّاؑ کو شیطان نے لغزش دی اور اُنکو وہان کے آرام سے نکالدیا لغزش دینے سے جنت سے نکالا جانا صاف دلالت کرتا ہے کہ آدم علیہ السلام سے گناہ کبیرہ صادر ہوا (۵)۔ آدمؑ وحوّاؑ کے حق مین اللہ فرماتا ہے فلما اتٰھما صالحًا جعل لہ شرکاء فیما اتٰھما یعنی جب اُن کو صحیح وسالم لڑکا دیا تو اللہ کے لئے شریک اس چیز مین مقرر

کرنے لگے کہ اُنکو دیا تھا اور شرک اکبر الکبائر ہے۔
دوم - حضرت ابراہیمؑ کے حق مین قرآن مین وارد ہے فلما جن علیه اللیل رأ کوکبا قال ھذا ربي جب ڈھک لیا اُسکو رات نے ایک تارے کو دیکھا کہا یہ میرا پرورگار ہے پس اگر حضرت ابراہیمؑ نے اپنے سچے اعتقاد سے تارے کو پروردگار کہا تو شرک کیا اور اگر سچے اعتقاد سے نہین کہا تو جھوٹ بولے۔ (۲) قرآن مین ہے اذ قال ابراهیم رب ارنی کیف تحي الموتی یعنی جس وقت حضرت ابراہیمؑ نے کہا اے رب میرے تو مجھکو دکھا کہ کیونکر تو مردون کو زندہ کرتا ہے پس معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیمؑ کو شک تھا کہ اللہ تعالیٰ کو مُردے کے زندہ کرنے کی قدرت ہے یا نہین اور یہ شک ہی کفر ہے۔
سوم - حضرت موسیٰ علیه السلام نے ایک بنی اسرائیل کی حمایت مین ایک قبطی کے مُکا مارا جس کے صدمے سے وہ مرگیا اور قبطی کا مار ڈالنا محض ناحق تھا اور اُسکو امر اتفاقی نہین کہہ سکتے اسلیے کہ حضرت موسیٰؑ نے اُسکے مرجانے کے بعد خود کہا ھذا من عمل الشیطان انه عدو مضل مبین یہ حرکت شیطان کی ہوئی تحقیق وہ دشمن گمراہ کرنیوالا ہے پس قتل عمد تھا کہ محض خصومت کی راہ سے وقوع مین آیا چنانچہ اسیواسطے حضرت موسیٰؑ نے پروردگار کے آگے استغفار کیا۔ (۲) سورۂ اعراف مین ہے لما رجع موسیٰ الی قومه غضبان اسفا قال بئسما خلفتمونی من بعدی اعجلتم امر ربکم والقی الالواح واخذ براس اخیه یجره الیه یعنی جب موسیٰؑ اپنی قوم کی طرف لوٹ کر آیا غصے سے افسوس کرتا ہوا بھائی کو کہا کیا بُری نیابت کی تمنے میری بعد میرے۔ تمنے کیون جلدی کی اپنے رب کے حکم سے اور تختیان ڈالدین اور بھائی کا سر پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگا ظاہر ہے کہ حضرت ہارونؑ برادر موسیٰؑ پیغمبر تھے اب یہان دو صورتین ہین کہ یا موسیٰؑ نے کسی گناہ کی پاداش مین اُنکو یہ نصیحت کی یا ناحق اُنکو ستایا اگر پہلی صورت صحیح ہو تو ہارونؑ کا گناہ لازم آتا ہے اور دوسری صورت کی صحت مین موسیٰؑ گنہگار ٹھہرتے ہین در ہر صورت نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انبیا سے صدور معصیت جائز ہے۔
چہارم - حضرت داوٗدؑ اپنے کوٹھے پر کھڑے تھے کہ ایک عورت پر نظر جا پڑی جو

Marfat.com

نہارہی تھی وہ نہایت خوبصورت تھی پسند آگئی حضرت داؤدؑ نے اُسکا حال دریافت کیا
تو معلوم ہوا کہ وہ عورت اوریا کی منکوحہ یا منگیتر ہے اور اوریا اُن دنون حضرت
داؤدؑ کے بھانجے ثواب نامی کے ہمراہ بلقا کی طرف قلعہ کے محاصرے مین مشغول تھا
حضرت داؤدؑ نے اپنے بھانجے کو کہلا بھیجا کہ اوریا کو تابوت سکینہ دیکر اعداے دین سے
لڑنے کو بھیجے اور اُس زمانے مین حال یہ تھا کہ جو کوئی تابوت سکینہ لیکر لڑائی مین جاتا تھا
اسنا لڑتا تھا کہ فتحیاب ہوتا تھا یا مارا جاتا تھا چنانچہ اوریا بھی ایک لڑائی مین مارا گیا
حضرت داؤدؑ نے اُس عورت سے نکاح کرلیا اور حضرت داؤدؑ کے نکاح مین ۹۹ عورتین
پہلے سے تھین اللہ تعالیٰ نے دو فرشتے اُنکے پاس بھیجے اُن مین سے ایک نے دوسرے
کی طرف اشارہ کرکے کہا ان هذا اخی له تسع وتسعون نعجة ولی نعجة واحدة
فقال اکفلنیها وعزنی فی الخطاب یعنی یہ شخص میرا بھائی ہے اِسکے پاس ۹۹ ننانوین بھیڑین
موجود ہین اور میرے پاس ایک بھیڑ ہے مجھ سے کہتا ہے کہ وہ ایک بھیڑ بھی مجھکو دیدے
تاکہ سو پوری ہوجائین اور مجھ سے سختی کے ساتھ کلام کرتا ہے سو یہ فتویٰ اِس رمز کا تھا
کہ جب انبیاسے ایسا فعل وقوع مین آئے کہ کسی عورت شوہردار کے خاوند کو قتل کراکر
اُسکی بی بی نکاح مین لائے تو اورون سے کیا بعید ہوگا۔

پنجم حضرت سلیمانؑ کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اذ عرض علیه بالعشی الصافنات
الجیاد جس وقت کہ پیش کئے گئے سلیمانؑ کے سامنے تیسرے پہر کو عمدہ عمدہ گھوڑے۔
حضرت سلیمانؑ کے سامنے یہ گھوڑے پچھلے دن مین پیش ہوئے تھے بعد نماز عصر وہ اُنکے
دیکھنے مین مصروف ہوئے اخیر دن مین ورد پڑھا کرتے تھے وہ فوت ہوگیا اور بعض
کہتے ہین کہ اُس تماشے کی وجہ سے عصر کی نماز قضا ہوگئی اور آفتاب غروب ہوگیا
اور وہ نماز اُن پر فرض تھی فقال انی احببت حب الخیر عن ذکر ربی حتی توارت
بالحجاب حضرت سلیمانؑ نے کہا تحقیق مین نے مال کی محبت کو اپنے رب کی یاد سے
دوست رکھا یہانتک کہ سورج اوٹ مین چھپ گیا خلاصہ کلام یہ ہے کہ گھوڑون
کی دل لگی مین نماز کا فوت کردینا اور یاد الٰہی سے غافل ہوجانا گناہ ہے

(۲) اللہ فرماتا ہے ولقد فتنا سلیمان والقینا علی کرسیه جسدا ثم اناب
قال رب اغفر لی یعنی ہمنے حضرت سلیمانؑ کو جانچا اور ہمنے اُسکے تخت پر ایک بدن ڈالدیا
پھر اُسنے رجوع کیا حق کی طرف بولا اے میرے رب معاف کر مجھکو کیفیت اِس واقعہ کی
یہ ہے کہ حضرت سلیمانؑ نے ایک بت پرست کافر کی بیٹی سے نکاح کیا تھا اُسکا باپ انکے
لشکر کے ہاتھ سے مارا گیا تھا وہ لڑکی رات دن اپنے باپ کے غم مین روتی رہتی تھی
حضرت سلیمانؑ نے اُسکے کہنے سے ایک سنگی تصویر اُسکے باپ کی تیار کرادی تاکہ اُسکو
دیکھکر اپنے دل کو تسلی کرتی رہے لڑکی اپنی موروثی عادت کے موافق اُسکی پرستش
کرنے لگی چالیس دن کے بعد حضرت سلیمانؑ کو صورت واقعہ کی اطلاع ہوئی تو اُس بُت کو
توڑا اور اُس لڑکی پر خفا ہوئے اور خلوتخانے مین بیٹھکر استغفار مین مشغول ہوئے جب
استنجے کو جاتے تو انگشتری ایک خادمہ کو سپرد کر جاتے اُس مین اِسم اعظم لکھا تھا ایک جن
اُس خادمہ کو بہکا کر انگشتری لیگیا اپنی صورت حضرتؑ سلیمان کی سی بنالی جب اُنکو
یہ حال معلوم ہوا تو اُسکے خوف سے نکل گئے جب اُنکا قصور خدا نے معاف کیا تو چھ مہینے کے
بعد شراب کے نشے مین وہ انگشتری اُس جن کے ہاتھ سے دریا مین گر پڑی مچھلی نگل گئی وہ
شکار ہوئی اُسکے پیٹ مین سے وہ انگشتری نکلی اور حضرت سلیمانؑ کو ملی وہ لیکر اپنے تخت
سلطنت پر پھر آئے پس جسد مُلقیٰ عبارت اِس جن سے ہے۔

ششم - حضرت یونسؑ نے بادشاہ ملک نینوا و موصل کو نصیحت کی جب اُس نے
نہ مانا تو اُس سے کہا کہ اگر میری بات پر ایمان نہ لائے گا تو تجھپر چالیسؔ دن مین عذاب
الٰہی نازل ہوگا اور جناب الٰہی مین عرض کی کہ میرے اِس وعدے کو پورا کر ورنہ مین
خفیف ہونگا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ تم نے عذاب کا وعدہ دینے مین جلدی کیون کی
اب صبر کرنا چاہیے ایمان انکا مقدر ہے راہ راست پر آجائینگے حضرت یونسؑ اس بات سے
بہت غمگین ہوئے اور ایک مہینے کے بعد مع قبائل اُس شہر سے نکلے راستے مین دریا مین
گرائے گئے مچھلی اُنکو نگل گئی وہان استغفار کیا سو باہر آئے اُسی طرف اشارہ ہے اس
آیت مین وذاالنون اذ ذھب مغاضبا فظن ان لن نقدر علیه الخ یعنے یونسؑ

Marfat.com

جب خفا ہو کر چلا گیا اور سمجھا ہم اُسکو نہ پکڑ سکینگے حاصل کلام یہ ہے کہ حضرت یونسؑ نے ایک تو بے حکم الٰہی اُن لوگون سے عذاب آنے کا دن مقرر کر دیا دوسرے غضب کی حالت مین وہان سے کہین چلدئے اور غضب گناہ ہے تیسرے گمان کیا کہ اللہ قادر نہین ہے اور قدرت الٰہی مین شک کرنا کفر ہے۔

ہفتم یوسف علیہ السلام کو جب زلیخا نے خلوتخانے مین لیجا کر اصرار کیا کہ مجھ سے صحبت کرو تو آپ نے بھی زلیخا پر قصد بد کر لیا تھا کہ اس سے اُن کی عصمت نرہی کما قال اللہ تعالیٰ لقد همت به وهم بها لولا ان رای برهان ربه یعنی زلیخا نے حضرت یوسفؑ کا قصد کیا اور حضرت یوسفؑ نے زلیخا کا قصد کیا اگر وہ اپنے رب کی قدرت نہ دیکھ لیتا۔

ہشتم۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے مین جب دیکھا کہ میری قوم دین اسلام کی طرف متوجہ نہین ہوتی تو اللہ سے یہ خواہش کی کہ کوئی ایسی چیز نازل کرے جس سے انکا دل میری بات کے سننے کی طرف مائل ہو تو اللہ تعالیٰ نے سورہ والنجم نازل کی بس جب مسجد الحرام مین حضرت اُسکو پڑھنے لگے اور اِس مقام پر آئے افرایتم اللات والعزی ومنات الثالثة الاخری بھلا تم دیکھو تو لات اور عزی کو اور منات تیسرا پچھلا ان الفاظ کے بعد آپنے کہا تلك الغرانیق العلی وان شفاعتهن لترتجی یہ بت بہت معزز ہین اور اُنکی شفاعت کی امید کی جاسکتی ہے جب مشرکون نے یہ الفاظ سُنے تو بہت مسرور ہوئے اور جب حضرت آیت سجدہ پر پہونچے اور سجدہ کیا تو اُنھون نے بھی کیا یہان تک کہ ولید بن مغیرہ وابی احیحہ سعید بن العاصی بسبب کبر سن کے سجدہ نہ کر سکے تو دونون نے مٹھی مین مٹی لیکر اور پیشانی کے پاس لاکر اُسی پر سجدہ کر لیا اور آپس مین بولے کہ محمدؐ نے ہمارے معبودون کا ذکر خوبی کے ساتھ کیا اور اُنکے واسطے شفاعت ثابت کی اور ہم کو بھی اُنکے حق مین اِسی قدر اعتقاد ہے نہ یہ کہ ہم اُنکو پیدا کرنے والا اور روزی دینے والا اور زندہ کرنے والا یا مارنے والا جانتے ہین اور جبکہ محمدؐ نے بھی ہمارے ساتھ اِس امر مین اتفاق کر لیا تو اب ہم بھی اُنسے صلح کرتے ہین اور آیندہ اُنکو اور اُنکے یارونکو ایذا و تکلیف نہ دینگے

جبرئیلؑ حضرتؐ کے پاس آئے کہ آپ نے کیا کیا جو چیز ہین نے آپ کو نہ بتائی تھی وہ آپنے لوگون سے بیان کی حضرت غمگین ہوئے اور اللہ کے غصے سے ڈرے تو آپ کی تسلی کے لئے یہ آیت نازل ہوئی ما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ فینسخ اللہ ما یلقی الشیطان ثم یحکم اللہ ایاتہ واللہ علیم حکیم ہمنے تجھ سے پہلے جو رسول یا نبی بھیجا جب اُسنے تلاوت کی شیطان نے اُسکی تلاوت مین کچھ اپنی طرف سے ملا دیا پھر اللہ شیطان کا ملایا مٹاتا ہے پھر اللہ اپنی باتین پکی کرتا ہے اور اللہ سب خبر رکھتا ہے حکمتون والا جب یہ آیت مشرکون نے سُنی تو آپس مین کہنے لگے کہ محمدؐ نے جو ہمارے معبودون کی وہ منزلت خدا کے نزدیک ہونا بیان کی تھی اب اُس قول سے پشیمان ہو گئے ہم بھی اُس صلح کو قائم نہین رکھتے۔

(۲) قرآن مین ہے واستغفر لذنبک معافی مانگ اپنے گناہ کی اس سے بالبداہت ظاہر ہے کہ حضرت سے گناہ سرزد ہوئے تھے جنکی معافی چاہنے کے لئے اللہ نے ارشاد کیا اور یہ عصمت کے خلاف ہے

(۳) محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مرضی الٰہی کے خلاف اسیران بدر کو فدیہ لیکر رہا کر دیا اسپر اللہ تعالی نے یہ آیات عتاب نازل کین ما کان لنبی ان یکون لہ اسری حتی یثخن فی الارض تریدون عرض الدنیا واللہ یرید الاخرۃ واللہ عزیز حکیم لولا کتاب من اللہ سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب علیم نبی کے لئے یہ لائق نہ تھا کہ اُسکے ہان قیدی آئین یہانتک کہ خونریزی کرین ملک مین تم دنیا کا اسباب چاہتے ہو اور اللہ آخرت چاہتا ہے اور اللہ زور آور حکمت والا ہے اگر اللہ کی طرف سے لکھا ہوا ہوتا کہ پہلے گذرا تو تمپر اُس لینے مین بڑا عذاب آپڑتا۔ (۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایکبار زید کے مکان مین آئے وہ تو نہ تھے مگر اُنکی منکوحہ زینب سامنے بیٹھی تھی اُسے دیکھا تو پسند آگئی اور کہنے لگے سبحان اللہ مقلب القلوب زینب نے اپنے خاوند سے آپ کا کلام بیان کیا زید اپنے دل مین سمجھ گئے کہ زینب رسول اللہ کو اچھی معلوم ہوئی اور اُس سے مواصلت چاہتے ہین زید نے زینب سے کہا کہ شاید رسول اللہؐ کی تجھپر طبیعت آگئی ہے اگر تو بھی راضی ہے تو مین تجھے طلاق دیدون تاکہ وہ تجھ سے نکاح کرلین زینب بولی

مجھے اِس بات کا اندیشہ ہے کہ تمنے طلاق دی اور اُنھون نے نکاح نکیا تو پھر بیکسین کی نہ ہوگی زید آپ کے پاس آئے اور کہا کہ مین چاہتا ہون کہ اپنی زوجہ کو طلاق دیدون حضرت کے دل مین اگرچہ زینب کا عشق تھا مگر کچھ سوچ کر منع کردیا لیکن زید نے طلاق دے ہی دی جب عدت کے دن پورے ہو چکے تو حضرت نے اُسکو زوجہ بنالیا پس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عصمت کیسی تھی کہ پرائی عورت کو دیکھ کر عاشق ہو گئے عشق عصمت کے خلاف ہے اور زید کو زینب کے طلاق دینے سے منع کرنا حضرت کے دلی منشا کے خلاف تھا اسلئے اللہ تعالیٰ نے بطور عتاب کے فرمایا تخفی فی نفسك ما اللہ مبدیہ وتخشی الناس واللہ احق ان تخشاہ یعنی تو اپنے جی مین وہ بات چھپاتا تھا جسکو اللہ ظاہر کرنے والا ہے اور تو لوگون سے ڈرتا تھا حالانکہ اللہ سے تجھکو زیادہ ڈرنا چاہیے تھا اِس سے معلوم ہوا کہ جو بات چھپاتے تھے یعنی تعلق قلب وہ دراصل بُری بات تھی کیونکہ وہی بات چھپائی جاتی ہے جو عقل وعادت دونون کے نزدیک قبیح ہوتی ہے اور جائز بات کے چھپانے مین نبی علیہ السّلام نے کبھی کسی سے حیا نہین کی

(۵) خدائے تعالیٰ فرماتا ہے لئن اشرکت لیحبطن عملك ولتکونن من الخاسرین اگر تم شرک کروگے تو تمھارے عمل اکارت جائینگے اور تم خاسر ہو جاؤ گے اس سے معلوم ہوا کہ حضرت سے شرک بھی ظہور مین آیا تھا جس سے بچنے کے لئے جناب باری نے اُن کو تنبیہ کی۔

(۶) حق تعالیٰ حضرت سے فرماتا ہے ووجدك ضالا فهدیٰ یعنی تجھکو راہ بھولا ہوا پایا پھر راہ سوجھائی یہ آیت صاف دلالت کرتی ہے اِس بات پر کہ حضرت ابتدائے حال مین گمراہی مین مبتلا تھے جس کو حق تعالیٰ نے اپنی ہدایت سے دور کیا۔

(۷) اللہ فرماتا ہے یاایھا النبی اتق اللہ ولا تطع الکافرین والمنافقین اے نبی پرہیز کر اور ڈر خدا سے اور اطاعت وفرمانبرداری کفار ومنافقین کی مت کر اس آیت سے عدم تقویٰ اور اطاعت کفار نافرمانی الٰہی مین آپکی نسبت ظاہر

تنبیہ حشویہ کے ان دلائل کا جواب اہل سنت نے نہایت کافی طور پر دیا ہے اور یہ تمام جواب ہمنے اپنی کتب کلامیہ مین بالتفصیل ذکر کئے ہین چونکہ ہمنے اِس

Marfat.com

رسالہ مین صرف ہر فرقے کے عقائد کو ذکر کیا ہے اُن کے جوابات کے بیان کرنے کا التزام نہین کیا ہے اسلئے وہ جواب یہان نہین لکھے۔[۱]

تیسرے مشبہ کرّامیہ - یہ فرقہ ابو عبد اللہ محمد بن کرام بن حراق بن خزابہ سجستانی کی طرف منسوب ہی لفظ کرام مین کاف مفتوح اور راے مہملہ مشدد ہے اور بعض کہتے ہین کہ کاف کے کسرے اور راے مہملہ کی تخفیف سے ہے - یہ شخص بعد سنہ دو سو ہجری کے گذرا ہی کم علم تھا ہر ایک مذہب سے اُسنے تھوڑے بہت مسائل رطب و یابس لے لئے تھے اور اُنکو اپنی کتاب مین لکھکر رواج اُسکا ممالک اغنام و غرجہ و غور و علاقہ خراسان مین دیا تھا اسی لئے اُسکا نام ہو گیا اور ایک مذہب ٹھہر گیا سلطان محمود بن سبکتگین اُسکے مذہب کے ناصر و مددگار تھے اُنکی طرف سے اہل حدیث و شیعہ پر آفت رہی محمد بن کرام نے اثبات صفات مین یہانتک غلو کیا کہ نوبت تجسیم و تشبیہ کی پہونچی حج سے پھر کر شام مین آیا زغرہ مین ماہ صفر ۲۵۵ ہجری مر کر بیت المقدس مین مدفون ہوا وہان اُسکے متبع بیس ہزار سے زیادہ تھے اُن شہرون مین اِنکے سوا اور بہت لوگ تھے جنکا شمار نہین ہو سکتا ہی اور کرامیہ کئی گروہ ہین ایک عابدیہ دوسرے اسحاقیہ تیسرے ثونیہ چوتھے زرنیہ پانچوین واحدیہ چھٹے ہیصمیہ وغیرہ لیکن یہ سب ایک ہی فرقہ گنا جاتا ہے اسلئے کہ بعض انکے تکفیر بعض کی نہین کرتے یہ سب کے سب مجسمہ ہین اتنی بات ہے کہ انمین بعض کا قول یہ ہی کہ اللہ قائم بنفسہ ہے اور بعض اُسکو اجزاے مؤتلفہ کہتے ہین اور اُسکے لئے جہات و نہایات بتاتے ہین انکے اعتقاد مین اللہ جسم ہے اور اُسکی حد و نہایت ہی اسفل کی طرف اور اُسکا ملاقات کرنا اجسام ماتحت سے جائز ہے اور وہ عرش پر ہے اور عرش جانب بالا سے اسکا مماس ہے اور جائز ہے یہ بات کہ اللہ تعالیٰ حرکت اور نزول کرے اور ان مین باہم اس امر مین اختلاف ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام عرش پر ہے یا عرش کے بعض حصے پر متاخرین کرامیہ یہ بھی کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ عرش پر نہین بلکہ عرش کے محاذی ہے اوپر کی جانب سے پھر ان مین بھی اختلاف ہی بعض کہتے ہین کہ اُسمین اور عرش مین متناہی دوری ہے اور محمد بن ہیصم کہتا ہے کہ نامتناہی دوری ہے اور وہ عالم کے مباین ہے

[۱] ان جوابوں کے واسطے امام فخر الدین رازی کے رسالہ نفعہ ... تعلیم ... مطبع منشی نولکشور ... دیکھنا چاہیے ۱۲

Marfat.com

یہ شخص تحیز ومحاذات کی نفی کرتا ہے فوقیت ومباینت کو ثابت کرتا ہے جو کرامیہ باری تعالیٰ کو فوق کی جہت مین کہتے ہین نہایت کی بابت اُن مین اختلاف ہے بعض نہایت کو جہات ستہ مین ثابت کرتے ہین بعض جہت تحت مین اور جو نہایت کے منکر ہین وہ کہتے ہین کہ باری تعالیٰ عظیم ہے ان مین سے بعض عظمت کے یہ معنے کہتے ہین کہ وہ باوجود وحدت کے جمیع اجزاے عرش پر ہے عرش اُسکے نیچے ہے بعض کہتے ہین کہ عظمت کے یہ معنے ہین کہ وہ جمیع اجزاے عرش سے ملا ہوا ہے اور کرامیہ کا اعتقاد یہ ہے کہ اللہ محل حوادث ہے یعنی قول وارادہ وادراکات ومرئیات ومسموعات کا محل ہے اور یہ سب حادث ہین اور جو حوادث اُسکی ذات مین حلول کئے ہوئے ہوتے ہین اُنھین پر قدرت رکھتا ہے اور جو اُس مین حلول کئے ہوئے نہین بلکہ اُسکی ذات سے الگ ہین اُنپر اُسکو قدرت نہین اور کرامیہ کہتے ہین کہ اللہ کی ذات کے ساتھ حادث اسوقت قائم ہوتا ہے جبکہ خدا کو مخلوق کے ایجاد کرنے مین اُسکی احتیاج پڑے پھر کرامیہ کے فرقون مین باہم اختلاف ہے بعض کی یہ راے ہے کہ جس حادث کی اللہ تعالیٰ کو احتیاج ہوتی ہے وہ ارادہ ہے اور بعض کہتے ہین کہ وہ قول کن ہے (کہ امر ہے بمعنی ہو) پس جب ضرورت ہوتی ہے تو قدرت الٰہی اس قول کو یا ارادے کو ذات الٰہی مین پیدا کردیتی ہے اور وہ قدرت قدیم ہے پھر باقی مخلوقات اِس ارادے یا قول کن کے ذریعہ سے ظہور مین آتی ہے کرامیہ یہ بھی کہتے ہین کہ جو حادث خدا کی ذات سے قائم ہوتا ہے اُسکا نام حادث ہے اور جو اُسکی ذات سے قائم نہین ہوسکتا اُسے محدث کہا کرتے ہین حادث نہیں کہتے کرامیہ کا مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماے صفات وافعال توقیفی ہین اور اُنکا قول ہے کہ حسن وقبح اللہ کی طرف سے حکم کا موجب ہوتا ہے کیونکہ اللہ ہی حاکم ہے پس اگر فرض کر لیا جائے کہ رسول نہ آتے اور شرع نہ ہوتی اور اللہ تعالیٰ افعال ایجاد کرتا تو افعال اُسی طرح واجب ہوتے جس طرح شریعت حقہ مین اب واجب ہوئے ہین اور اِنکا اعتقاد یہ ہے کہ اگر اللہ کسی کو اپنے بندون مین ایسا جانتا کہ وہ ایمان نہ لائیگا تو اُسکا پیدا کرنا ہی عبث ہوتا اور نبوت اور رسالت دو صفتین ہین جو نبی کی ذات کے ساتھ قائم ہوتی ہین اور اُسکی

ذات سے مخصوص ہوتی ہین مگر وحی اور کار تبلیغ او معجزہ او عصمت اُسکی ذات کے ساتھ مختص نہین دوسرے لوگ بھی انسے متصف ہو سکتے ہین اور جس کسی مین یہ اوصاف موجود ہون وہ رسول ہے خواہ اُسکو رسول بناکر بھیجا ہو یا نہ بھیجا ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایسے ہی آدمی کا رسول بنانا واجب ہی اور جس مین ایسے اوصاف نہون اُسکا رسول بنانا جائز نہین خلاصہ یہ ہے کہ کرامیہ کے نزدیک بہت سے آدمی رسول ہین اِسوجہ سے کہ اُن مین رسالت کی صفات موجود ہین مگر اُن کو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی طرف واسطے ہدایت اور دعوت کے بھیجا نہین ہے اِسلئے وہ نبی نہین۔ نبی وہی رسول ہین جنکو خاص اِس کام کے واسطے مبعوث کیا ہے جس رسول کو اللہ نبی بناکر بھیجتا ہی اُسے اِن کی اصطلاح مین مرسل کہتے ہین اور جسے نہین بھیجتا وہ رسول تو ہی مگر مرسل نہین اور اللہ کو کسی مرسل یعنی کسی نبی کا انبیا مین سے معزول کرنا جائز ہے مگر رسول معزول نہین ہو سکتا اور اُنکے نزدیک انبیا سے ہر ایسے گناہ کا سرزد ہونا جائز ہے جو حد واجب کرتا ہو اور اُس سے عدالت جاتی رہے اور اللہ پر واجب ہے کہ لگاتار رسول بھیجتا رہے اور نبی جبتک معجزہ نہ دکھائے حجت نہین ہو سکتا اور انبیا سے کفر کا صادر ہونا جائز ہے اور دو امام کا ایک وقت مین ہونا جائز ہے حضرت علیؓ و معاویہؓ دونون کو وقت واحد مین امام بتاتے ہین مگر اتنی بات کہتے ہین کہ جناب امیر سنت پر تھے اور معاویہ خلاف سنت پر مگر فرمانبرداری انکی بھی رعیت پر واجب تھی ہدایہ فی اصول الدین مین لکھا ہے کہ کرامیہ کے نزدیک دو امامونکا ایک جگہ مین ہونا بھی جائز ہے بعض کرامیہ کا یہ زعم تھا کہ اللہ کے دو علم ہین ایک علم سے وہ سارے معلومات کو جانتا ہے اور دوسرے علم سے علم اول کو پہچانتا ہی اور کرامیہ کے نزدیک ایمان وہ اقرار ہے جو اللہ تعالیٰ نے ازل مین اپنی مخلوق سے لیا تھا جبکہ فرمایا تھا اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کیا مین تمھارا رب نہین ہون تو سب نے کہا بلیٰ یعنی ہان تو ہمارا رب ہے سو یہ قول یعنی بلیٰ کا کہنا ایمان ہی اور یہ ایمان یعنی اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار سب آدمیون مین مساوی یا نہ موجود ہے مگر مرتدین مین نہین۔ اِن کے نزدیک منافق کا ایمان باوجود اِسکے کہ اُسکے ساتھ کفر بھی موجود ہے نبی کے ایمان کے برابر ہے اسوجہ سے کہ اس

Marfat.com

ایمان یعنی اقرار ازلی مین سب برابر ہین اور کلمۂ شہادت ردّت کے وقت مرتد کے واسطے ایمان ہے اورون کے واسطے ایمان نہین غیر مرتد کے واسطے وہ اقرار ازلی ایمان ہے حاصل کلام یہ ہے کہ ان کے نزدیک ایمان کی حقیقت صرف اقرار زبانی ہے اور اقرار کی دو صورتین ہین غیر مرتدین کا خواہ وہ مؤمن ہون یا کافر وہی اقرار ازلی ایمان ہے اور مرتدین کا ایمان قول مفرد ہے یعنی کلمۂ شہادت کا زبان سے کہنا تعریفات شیخ ابونصر مکّی وغیرہ مین لکھا ہے کہ بعض علماے کرامیہ کی راے یہ ہو کہ تعذیب وتنعیم بلا زندہ کرنے میت کے واقع ہوگی- ابن کرام فقہ مین کئی مسائل کے ساتھ متفرد ہے کہتا تھا مسافر کو عوض نماز خوف کے دو تکبیرین کہنا کفایت کرتا ہے اور ایسے کپڑے مین جو بالکل نجاست مین ڈوبا ہوا ہو نماز کو جائز بتاتا تھا اور یہ اعتقاد رکھتا تھا کہ نماز روزہ زکوٰۃ حج اور ساری عبادات بغیر نیت کے صحیح ہوتی ہین فقط نیت اسلام کی کفایت کرتی ہے ہان نیت نوافل مین واجب ہوتی ہے اور نماز سے باہر آنا کھانے یا پینے یا جماع کے ساتھ عمدًا جائز ہے پھر اُسی پر باقی نماز کو بنا کر سکتا ہے تاریخ ابوالفدا مین حالات ۵۹۵ ہجری مین مذکور ہے کہ امام فخرالدین رازی غیاث الدین سلطان غور کے پاس گئے تو اُسنے بہت تعظیم وتکریم کی اور ایک مدرسہ ہرات مین اُن کے لئے تیار کردیا کرامیہ ہرات مین کثرت سے تھے اُنپر یہ بات شاق گذری اور غور یہ عمومًا اسی مذہب پر تھے امام فخرالدین شافعی تھے اور کرامیہ کے مذہب پر مناقضہ بھی کرتے رہتے تھے علماے کرامیہ وحنفیہ وشافعیہ نے جمع ہوکر سلطان سے عرض کیا کہ امام سے ہمارا مناظرہ کرا دینا چاہیے سلطان کے حکم سے مجلس مناظرہ منعقد ہوئی سلطان اُس مجلس مین تشریف لایا قاضی عبدالمجید بن عمر المعروف بابن القدرۃ نے جو کرامیہ ہیصمیہ کے طریقے پر تھا امام سے بحث کی جب سلطان اُٹھ گیا تو امام نے قاضی کو بہت کچھ ملامت کی کرامیہ کو قاضی نے اشتعال طبع دلا کے غدر کی صورت پیدا کردی سلطان نے اُنکو سمجھا کر شورش رفع کی اور امام کو وہان سے رخصت کردیا۔

چوتھا فرقہ مشبہ منہالیہ یہ منہال بن میمون کے متبع ہین۔

اختلاف تاریخ وسال مین معذوری

اگر کسی مقام پر کسی تاریخ یا مہینے یا سال مین اختلاف اِس رسالے کا اور کتب کے ساتھ پایا جائے تو اُسپر گرفت نکرنا چاہئے معذوری کے قابل ہے اِس لئے کہ اِس فن کی کتب مین نہایت اختلاف سالہاے ولادت و وفات و مدت عمر وغیرہ کی بابت پایا جاتا ہے کہ بعضون نے ایک واقعہ مین بعض سنون کی اور بعضون نے اُسی واقعہ مین دوسرے سنون کی تصحیح کی ہے اور اِس وجہ سے دل کو اطمینان کسی پر بخوبی نہین ہوسکتا اور بعضون نے سنون کو عبارت عربی مین لکھا ہے اور بعضون نے عبارت فارسی مین اور بعضون نے ہندسون مین درج کیا ہے اور ایسے مقامات تصحیف کا موجب ہین اسلئے بہت سے مصنفون نے اُن کے بیان کرنے مین مسامحت کی ہے اور جیسا اتفاق واقع ہوا ایک دو روایتون کی نقل پر اختلاف کے ساتھ یا بدون اختلاف کے قناعت کرلی ہے اِسلئے کہ مقصود اہلِ علم و مذاہب اور ائمہ وغیرہ کے ترجمون سے یہ ہے کہ اُنکا حال معلوم ہوجائے اور یہ کُھل جائے کہ فلان شخص کونسی صدی کے قرن مین تھا اور یہ غرض نہین کہ مہینے اور دن اور سال بھی معلوم ہون اِسی لئے اکثر مقامات پر لکھدیتے ہین کہ فلان شخص فلان سال کے حدود مین تھا اگر کسی کو طبقات وغیرہ کے چند نسخے جمع کرنے سے اور ایک کی تطبیق دوسرے کے ساتھ دینے سے کسی سال کا رجحان معلوم ہوجائے تو یہ نہایت خوبی کی بات ہے۔

دوسرا حصہ متفرق فرقون کے بیان مین

یہ جتنے فرقے ہمنے بیان کئے سوا انکے اور بہت ایسے فرقے ہین جو دین اسلام مین پیدا ہوئے اُنکا ذکر متفرق کتابون مین پایا جاتا ہے مین بھی اُنکو یہان ذکر کرتا ہون۔

فرقۂ اول سالمیہ

یہ ابوالحسن بن سالم کی طرف منسوب ہین یہ کہتے ہین کہ اللہ کے کلام کی حقیقت حروف

Marfat.com

اور آواز ہین لیکن یہ چیزین محدث نہین ہین ان کے نزدیک قرآن مع حروف اور آواز کے قدیم ہے اور اللہ اسی کے ساتھ متکلم ہے پس یہ کلام لفظی کو قدیم مانتے ہین کیونکہ بغیر حروف اور آواز کے کلام کا ہونا عقلاً ممنوع ہے کوئی معنی امر ونہی اور خبر نہین ہوسکتا غنیۃ الطالبین مین لکھا ہے کہ ابن سالم کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت مین امت محمد علیہ السلام کے ایک آدمی کی صورت مین نظر آئیگا اور وہ قیامت مین انس وجن اور ملائکہ اور حیوانات سب خلق پر ظاہر ہوگا اور اللہ تعالیٰ کا ایک بھید ہے کہ اگر اُسے ظاہر کردے تو تدبیر عالم مین خلل آجائے اور انبیا کے لئے ایک راز ہے اگر وہ اُسے ظاہر کردین تو اُنکی نبوت باطل ہوجائے اسی طرح علما کے لئے ایک بھید ہے کہ وہ اگر اسے ظاہر کردین تو اُنکا علم جاتا رہے اور اللہ کو قیامت مین کفار دیکھین گے اور وہ اُنسے حساب لے گا اور ابلیس نے حضرت آدمؑ کو دوسری مرتبہ سجدہ کرلیا تھا اور شیطان جنت مین کبھی داخل ہونے نہین پایا اور جبریلؑ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تھے حالانکہ اپنی جگہ سے دور نہین ہوتے تھے اور جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے کلام کیا تو اُن کے نفس کو اِس سے تعجب پیدا ہوا اللہ تعالیٰ نے وحی کی کہ اے موسیٰؑ تجھکو تیرے نفس نے تعجب مین ڈالا نظر اُٹھاکر آگے کو دیکھ موسیٰؑ نے دیکھا تو اُنکو سو کوہ طور نظر آئے کہ ہر ایک پر ایک موسیٰ تھا اور اللہ تعالیٰ بندون سے طاعات چاہتا ہے گناہ نہین چاہتا اور اللہ نے اُنکے گناہونکو اُنکے ساتھ چاہا ہے اُنسے نہین چاہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبل حصول نبوت و نزول جبریل علیہ السلام سے قرآن حفظ کیا کرتے تھے اور جب کوئی قاری قرآن کو پڑھتا ہے تو اللہ قرآن کو اُسکی زبان سے ادا کرتا ہے جو لوگ قرآن کسی کی زبان سے سنتے ہین تو وہ درحقیقت اللہ سے سنتے ہین اور اللہ ہر مکان مین ہے عرش اور ماسوائے عرش مین کوئی امتیاز نہین۔

فرقۂ دوم واحدیہ

اُنکو محمودیان بھی کہتے ہین اِس فرقے کا پیشوا محمود ہے محمود اپنی ذات کو

Marfat.com

شخص واحد کہتا تھا اور مہدی موعود جانتا تھا اور اُسکا یہ دعویٰ تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین منسوخ ہوگیا اب یہ محمود کا دین ہے۔

رسید نوبت رندان عاقبت محمود	گذشت آنکہ عرب طعنہ بر عجم مے زد	

گیلان کے علاقے مین ایک گانون ہے مسجوان محمود وہان کا رہنے والا تھا سنہ چھ سو ہجری مین اُسنے ظہور کیا تھا کہتا تھا کہ جب جسد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کامل ہوا تھا تو مین پیدا ہوا قرآن مین ہے عسىٰ اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا یعنی جلدی بھیجے گا تجھکو پروردگار تیرا مقام محمود مین اِس سے یہی مراد ہے۔ توضیح اس بیان کی یہ ہے کہ عناصر مین قوت پیدا ہوتی ہے تو اُسکو صورت معدنی حاصل ہوتی ہے پھر استعداد اِسکی اور ترقی کرتی ہے تو صورت بناتی اُسپر فائز ہوتی ہے پھر قوت مین اور ترقی آتی ہے تو صورت حیوانی اُسکو ملتی ہے پھر اِن عناصر کی قوت اُس سے بھی زیادہ ترقی کرتی ہے تو صورت انسانی پاتی ہے اِن عناصر نے جنکو صورت انسانی حاصل ہوچکی تھی ایسی ترقی کی کہ اُس سے انسان کامل ظہور مین آیا اِسی طرح جسد انسانی کے اجزا حضرت آدمؑ کے وقت سے ترقی مین تھے یہانتک کہ رتبۂ محمدیؐ اُسکو عطا ہوا اور جب یہ اجزا بالکل کمال کو پہونچ گئے تو محمود ظہور مین آیا اور یہ کہ حضرت سرور عالم نے حضرت علیؑ سے فرمایا تھا انا وعلی من نور واحد یعنی علی اور مین دونون ایک نور سے ہین ولحمک لحمی وجسمک جسمی یعنی علیؑ کا گوشت میرا گوشت ہے اور علی کا جسم میرا جسم ہے یہ اشارہ ہے اِس بات کی طرف کہ تمام انبیا و اولیا کے اجزاے اجساد کی صفوت وقوت مل گئی تو اُس سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم و علی کرم اللہ وجہہ کا جسم تیار ہوا پھر اِن دونون بزرگون کے جسد کے اجزا جمع ہوئے تو اُنسے جسد محمود بنا خاک کو نقطہ کہتا تھا اور تمام عناصر اُسکے نزدیک خاک سے پیدا ہوئے ہین اور نقطۂ خاک ہی واجب اور مبدا اول ہے محمود کہتا ہے کہ سورج آگ ہے اور چاند پانی ہے اور آسمان ہوا ہے اور تناسخ کا قائل ہے اِس طور پر کہ جب ذی روح مرتا ہے اور مٹی مین مل جاتا ہے تو اُسکے بدن کے اجزا جمادات یا نباتات کی صورت مین ظہور کرتے ہین اور وہ نباتات

Marfat.com

انسان یا جانور کی غذا ہو کر پھر وہی انسان یا حیوان پیدا ہوتا ہے اور نفس ناطقہ مجرد
کے وجود کا قائل نہین اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کی جگہ اسنے استعین بنفسہ
الذی لا الہ الا ہو مقرر کیا تھا محمود کی بہت سی تصنیفین ہین اسکا اعتقاد تھا کہ آدم
اور عالم کے دورے ۸۰۶۴ ہزار سال ہین تمام ہونگے اور اپنے معتقدون پر اس بات
کی تاکید رکھتا تھا کہ ہمیشہ پارسائی اور درویشی کے ساتھ رہنا چاہئے یہ کہتا تھا کہ جب
کوئی شخص بالکل تعلقات کو چھوڑ دے اور کسی چیز کی طرف رغبت نرکھے صرف اسقدر
غذا کی ضرورت رکھے جو انفاس کے باقی رکھنے کے لئے کافی ہو تو ایسا شخص ہمیشہ ترقی
کرتا رہتا ہے اور یہ واحد ہو جاتا ہے اور اللہ کے مرتبے کو پہونچ جاتا ہے اگر کسی
امین کو عورت کی خواہش ہو تو چاہئے کہ عمر بین ایک بار اُس سے صحبت کرلے اور اگر
زیادہ خواہش ہو تو سال بین دو بار ایسا کرلے اور اگر اتنا صبر کرسکے تو چالیس دن کے بعد
صحبت کیا کرے اور انتہا یہ ہے کہ ہفتے بین ایک بار ایسا کر لیا کرے اور کہتا تھا کہ جب
کوئی جسم انسانی سے حیوانی بین اور جسم حیوانی سے نباتی بین اور نباتی سے جادی بین
یا برعکس اسکے تناسخ کرتا ہے تو اُسکے اگلے جنم کی باتین دوسرے جنم بین پہچان لیجاتی ہین
اور قاعدہ اِس شناخت کا یہ ہے کہ اِس پچھلے جسم بین جو اسکے عادات ہوتے ہین
اُنسے اگلے جسم کے عادات معلوم ہوجاتے ہین اور واحدیہ کی اصطلاح بین ایسی
شناخت رکھنے والے آدمی کو محصی کہتے ہین اور اِسی بنیاد پر اُنھون نے یہ قاعدہ
مقرر کیا ہے کہ جب کوئی آدمی کسی مجلس بین آئے اور اُس شخص کے مُنھ سے اول
جس چیز کا مَوالید ثلثہ بین سے نام نکلے تو سمجھ لینا چاہئے کہ اِس پیدایش سے پہلے وہ
وہی چیز تھا جسکا نام اُسکے مُنھ سے نکلا واحدیہ کہتے ہین کہ جو فریب پیشہ حاجی عبائے
کربلائی کہ ایک قسم کا دھاری دار کپڑا ہے پہنے پھرتے ہین اور مکر و فریب سے کام
لیتے ہین جب یہ مرینگے تو آئندہ جنم بین اگر جسم حیوانی بین انتقال کیا تو گلہری
بنائے جائینگے اور اگر جسم نباتی بین انتقال کیا تو دھاریون دار تربوز ہونگے اور اگر
پتھر کے جسم بین انتقال کیا تو سنگ سلیمانی بنائے جائینگے محصی اِن باتون سے خوب

Marfat.com

واقفیت رکھتا ہی اور کرم شب تاب یعنی جگنو شغلی ہے کہ بتدریج نزول کر کے اِس جسم مین آیا ہی اور کتا اگلی پیدایش مین ترک قزلباش تھا اور اُسکی ٹیڑھی دم تلوار ہے جس کی یہ صورت ہوگئی ہے اور لوہے کا کمال کو پہونچ جانا یہ ہے کہ اُس سے کوئی نبی یا ولی مارا جائے اور انکا قول یہ ہے کہ پیدائش اول مین امام حسینؑ حضرت موسیٰؑ تھے اور یزید فرعون تھا اُس پیدایش مین حضرت موسیٰ نے فرعون کو دریاے نیل مین ڈبو دیا تھا اِس پیدایش مین حضرت موسیٰؑ امام حسینؑ ہوئے اور فرعون یزید بنا اور یزید نے امام حسینؑ کو فرات کا پانی ندیا اور اُنھین ہلاک کیا اور کہتے ہین جو کوئی حیوانات و نباتات و جمادات مین سے جواب سیاہ ہین وہ پہلے سیاہ رو آدمی تھے اور جواب سفید ہین وہ گورے آدمی تھے اور یہ تمام فرقہ آفتاب کی تعظیم کرتا تھا اور اُسے قبلہ جانتا تھا اور اُنکے یہان ایک دعا رائج تھی کہ آفتاب کی طرف مُنھ کر کے پڑھتے تھے اس فرقے کے خواص اور ممتاز آدمی امین کے لقب سے پکارے جاتے ہین درویش صفا اور درویش بقاے واحد اور درویش اسماعیل اور مرزا نقی اور شیخ لطف اللہ اور شیخ شہاب اور تراب اور کمال اس فرقے کے امین تھے بلکہ جتنے علما اور اولیا محمود کے عہد مین تھے یا جنھون نے اُسکے بعد ظہور کیا ہے سب کو واحدیہ محمود کا متبع قرار دیتے ہین ایک واحدی کا قول ہے کہ خواجہ حافظ شیرازی کا بھی یہی مذہب تھا اور چونکہ محمود زیادہ تر ساحل رُود ارسؔ[1] پر رہتا تھا اس لئے خواجہ نے اپنے اس شعر مین فرمایا ہی ؎

اے صبا گر بگذری بر ساحل رود ارس	بوسہ زن بر خاک آن وادی و مشکین کن نفس

واحدیہ فرقے کے آدمی تمام ایران مین پھیل گئے تھے مگر اپنے مذہب کو کسی پر ظاہر نہین ہونے دیتے تھے اِسلئے کہ شاہ عباس بن شاہ خدابندہ صفوی نے اِن مین سے ہزارہا آدمیونکو مروا ڈالا تھا واحدیہ کہتے ہین کہ شاہ عباس نے بھی تراب اور کمال سے یہ مذہب حاصل کر لیا تھا مگر پھر دنیاداری اور شہرت کی غرض سے اُنکو مروا ڈالا اور بعض واحدیہ یہ کہتے ہین کہ شاہ عباس امین کامل تھا پس جسکو اِس مذہب مین کامل نہ پاتا اُسے

[1] ارس ... مشہور ندی ہے ... آذربائیجان مین ... اور آذربائیجان ... شہر تبریز ... نام ہے اور ... ملک کو بھی ... جس کا ... کہتے ہین ... دار الامارۃ ... بحر خزر سے ... ۱۲

مرواڈالتا اور انکی اصطلاح مین دینہ اُن لوگون کو کہتے ہین جنھون نے اپنی وزارت سے
دین محمود مین ترقی نہین کی ہے واحدیہ کہتے ہین کہ یہ بھی دینہ نے عداوت کی وجہ سے
مشہور کردیا ہے کہ محمود نے اپنے آپ کو تیزاب مین ڈالدیا تھا یہ بات بالکل غلط ہی محمود نے
تمام قرآن کی اپنی راے کے موافق تاویل کرکے اپنے مذہب پر آیات سے استدلال کیا تھا
شاہ حمزہ صاحب نے فصل الکلام مین لکھا ہے کہ محمودیونکا کلمہ یہ ہے لا الہ الا المرکب المبین
مراد اِن کی مرکب المبین سے آدمی ہے۔

فرقۂ سوم روشنیان

یہ فرقۂ بایزید بن عبداللہ کی طرف منسوب ہی یہ شخص غالبًا ۹۳۱ھ مین ابراہیم خان افغان
لودہی کے عہد مین شہر جالندھر صوبۂ پنجاب مین پیدا ہوا تھا بایزید سراج الدین انصاری کی
ساتوین پشت مین ہے۔ حیات افغانی مین لکھا ہے کہ اوڑ ایک قوم ہے پٹھانونکی بایزید
اسمین سے تھا اِسکی مان کا نام بنین بنت محمد امین تھا بایزید کو طفلی سے تحقیق کا شوق تھا
اور ہمدردی اِسکے خمیر مین پڑی ہوئی تھی اگر اپنی زراعت کو رکھانے جاتا تو دوسر
کاشتکارون کی زراعت کو بھی رکھاتا اور اکثر دریافت کیا کرتا کہ زمین وآسمان تو موجود
ہین مگر خدا کہان ہے بلوغ کے پہونچنے پر اپنا مرز و بوم چھوڑکر اپنی مان کے ساتھ
اپنے باپ عبداللہ کے پاس کالی گرم واقع کوہساے روہ کو چلا گیا حیات افغانی مین
اخون درویزہ کی کتاب سے نقل کیا ہے کہ جب بایزید کو کچھ زر نقد ہاتھ لگا تو گھوڑون کی
تجارت کے لئے سمرقند کو گیا اور وہان سے دو گھوڑے خرید کر کے ہندوستان مین آیا اور
کالنجر مین پہونچکر ملا سلیمان کالنجری کی صحبت مین رہا ملاے مذکور سے مسئلہ تناسخ سنا تو
بایزید کا عقیدۂ تناسخی ہوگیا اور جبکہ کالنجر سے پلٹ کر کالی گرم مین آیا تو اپنے عقیدۂ
تناسخی سے مذہبی فساد شروع کیا عبداللہ کو بیٹے کی یہ بات ناگوار گذری یہان تک
کہ فرزند کو چھری سے مجروح کیا بعد اسکے بایزید کالی گرم سے ننگرہار کو چلا گیا اور ہمندون
کے ملک سلطان احمد کے گھر رہنے لگا ننگرہار کے علمانے سب کو اُسکی بات قبول کرنے سے

Marfat.com

روکدیا اسلئے کسی نے اُسکی متابعت نکی اسوجہ سے بایزید یہان بھی نہ ٹھہرا پشاور پہونچکر غوریاخیلون مین مقیم ہوا ان لوگون مین علم کم تھا اکثر اُسکی پیروی کرنے لگے بایزید نے اپنی شہرت پیری وپیشوائی کے طریق مین کرکے عوام الناس سے کہدیا کہ درگاہ خدا کی طرف بجز پیر کامل کے رسائی نہین مین تمکو رہنمائی اور ہدایت کرونگا اس طرح اُسنے بہت سے لوگ اپنے گرد جمع کرلئے اور شہوت پرستون کے مطیع ومنقاد اور خوش کرنے کے لئے عورت ومرد غیر محرم کو یکجا رہنے وکھانے پینے کی اجازت دیدی بایزید جو کچھ کہتا مرید وہی کرتے قوم خلیل کا بہت ساحصہ اسکا مُرید ہوگیا پھر محمدزئی ہشت نگر مین گیا اور وہان بھی اسی طرح کہا افغانون مین جو زیادہ جاہل تھے وہ اُسکے زیادہ معتقد تھے ہشت نگر مین اُسکی پیری کو بہت رونق ہوگئی عالمون نے مباحثہ کرنے کا قصد کیا اخوند درویزہ نے اُس سے مباحثہ کیا اور اُس مین بایزید مغلوب ہوگیا مگر اُسکے مرید ایسے طاقتور تھے کہ اخوند درویزہ کی کوئی نصیحت اُسپر نہ چل سکی بایزید نے اپنا لقب پیر روشن رکھا اُسنے مریدون پر ظاہر کیا کہ غیب سے مجھکو ندا ہوئی ہے کہ تمکو سب آدمی میان روشن کہا کرین اور تمکو حیات جاودانی عطا کی گئی مگر یہ لقب اُسکے مریدون ہی مین رہا دوسرے لوگون نے پیر تاریک مشہور کردیا محسن خان صوبہ دار کابل جو اکبر بادشاہ کی طرف سے حکمران تھا وہ اسکا حال سنکر ہشت نگر آیا اور گرفتار کرکے کابل کو لیگیا مدت تک وہان قید رہا پھر رہا ہوکر ہشت نگر واپس آیا اور اپنے تمام اصحاب کو جمع کرکے طوطی کے پہاڑ دن مین گھس گیا پھر وہان سے تیراہ کو آیا آفریدی اور ورکزئی فرقہ بھی اسکا مرید ہوگیا اس طاقتوری کے بعد اُسنے برملا اکبر بادشاہ سے بغاوت کرکے لوگون کو عام بلوے کی اس طرح ترغیب دی کہ وعظ مین بیان کرنا شروع کیا کہ مغل ظلم پیشہ ہین اُنھون نے افغانون پر حد سے زیادہ ظلم ڈھائے ہین اُنکی اطاعت ترک کرنا چاہئے اس شہرت سے اکثر سرحدی قومین بادشاہ سے باغی ہوگئین اور اُسکے وعظ سے بڑا فساد پھیل گیا بادشاہی فوج جو اُسکی سرکوبی کو آئی تھی خود ہی سرکوب ہوکر پیچھے کو ہٹ گئی اس آسان فتح سے اُس کے ہمراہیون کو زیادہ تقویت ہوگئی تیراہ کے لوگون کا یہ حال تھا کہ ظاہر مین بایزید کے

Marfat.com

مطیع تھے مگر باطن مین سلطنت مغلیہ کے خیر خواہ تھے بایزید بھی یہ بات خوب جانے ہوئے تھا اسلئے اُسنے ایسے لوگون سے اِس ملک کو اِس طرح پاک کیا کہ بعضون کو قتل کرایا اور بعضون کو ملک سے خارج کیا اور اُسکے اصحاب و مریدین نے تیراہ پر بخوبی قبضہ کرلیا اور ورکزیون کی مضبوط جماعت کے ساتھ ننگرہار پر بھی قبضہ کرلیا اور بہت سے گانون بھی لوٹ لاٹ کر برباد کردئے محسن خان صوبہ دار کابل جلال آباد سے تیاری کرکے بایزید پر چڑھ گیا اور شبخون مارا بھاری لڑائی کے بعد بایزید کے ساتھیون نے پوری شکست پائی بعض مارے گئے بعض دشوار گذار پہاڑون پر چڑھ گئے اور بایزید ہشت نگر کو چلا گیا۔

یہ تو بایزید کے دنیوی کارنامے تھے اب اُسکے عقائد اور اعمال کی باتین سُنو بایزید ابتدا سے ریاضت شاقہ کرنے لگا تھا اہل علم و ادب کی بہت خاطر کرتا تھا ایک عامی آدمی تھا مگر قرآن کا مطلب خوب بیان کرتا تھا اور حقائق و معارف ذکر کرتا مرزا محمد حلیم خلف ہمان بادشاہ صوبہ دار کابل کے دربار مین خروج سے قبل اِسکا مناظرہ علما کے ساتھ کرایا گیا اِسکی تقریر علما کے بیانات پر غالب آئی۔ پھر اُسنے نبوت کا دعویٰ کیا اور کہتا تھا کہ مجھکو الہام ہوتا ہے جبریلؑ میرے پاس رب العالمین کی طرف سے پیغام لاتے ہین بلکہ اُسکا یہ دعویٰ تھا کہ مین علانیہ خدا کو دیکھتا ہون اور بغیر توسط جبریلؑ کے بالمشافہ اُس سے بات چیت کرتا ہون اور کہتا تھا کہ مجھ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو انبیا کی نماز پڑھا کر یہ نماز چھوڑدے اور انبیا کی نماز معبود کی صفت ہے اور زیادہ تر ذکر خفی کیا کرتا تھا بایزید کہتا تھا کہ مسلمانونکا اشہد ان لا الہ الا اللہ کہنا صحیح نہین اِسلئے کہ یہ خدا سے واقف نہین اور جسنے اللہ کو نہین دیکھا وہ اُسے کیا جانے پس ایسے آدمی کی گواہی کذب ہے مولانا زکریا نے ایکبار اُس سے یہ کہا کہ تمھارا یہ دعویٰ ہے کہ مین دلون کی خبر رکھتا ہون بھلا بتاؤ تو میرے دل مین کیا ہے اگر تم یہ بتادوگے تو مین تمھارا معتقد ہوجاؤنگا میان روشن بایزید نے کہا کہ تم مین دل کب ہے اگر تم مین دل ہوتا تو بے شک مین اُسکی خبر دیتا مولانا زکریا نے کہا کہ اول مجھکو قتل کرنا چاہئیے اگر میرے بدن مین سے دل نکلا تو بایزید کو مار ڈالنا چاہئے اور اگر دل نہ نکلے تو بایزید سے کوئی تعرض نہین بایزید نے کہا کہ یہ دل جسکو تم دل سمجھ رہے ہو یہ تو گتّے

Marfat.com

بکری اور گائے مین بھی ہوتا ہے اس گوشت کے ٹکڑے سے دل مراد نہین دل وہی چیز ہے
اُس مین عرش و کرسی دونون کی سمائی ہے پھر مولانا زکریا کہنے لگے کہ تم دعویٰ کرتے ہو
کہ مجھے قبرون کے حالات معلوم ہین مُردے مجھسے کلام کرتے ہین ہم تمھارے ساتھ
قبرستان کو چلتے ہین دیکھین تو مردے تم سے کس طرح باتین کرتے ہین بایزید نے کہا کہ اگر
تم مین اُن کی آواز سننے کی قابلیت ہوتی تو مین تمکو گبر کیون کہتا - بایزید سے جو عقیدت
نرکھتا اُسے کافر و گمراہ جانتا اور جو اُسکو نہ پہچانتا اور وحدت وجود کے طریقے پر نہوتا
اُسکے ہاتھ کا ذبیحہ نہ کھاتا بایزید بہت سے قول عربی زبان مین بیان کرتا اور اُنھین
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتا - بایزید کا قول ہے کہ زبان سے کلمۂ شہادت
کہنا اور اُسکی تصدیق کرنا شریعت کا فعل ہے اور تسبیح و تہلیل اور بدام زبان کے ساتھ ذکر
کرنا اور دل کو وسوسے سے بری رکھنا طریقت کا فعل ہے اور رمضان کے روزے رکھنا اور
کھانا پینا چھوڑنا عورات کے ساتھ مجامعت کو ترک کرنا شریعت کا فعل ہے اور روزۂ نفل
رکھنا رزق کم کھانا اور بدی سے باطن کو پاک رکھنا طریقت کا فعل ہے مال کی زکوٰۃ
اور عُشر دینا شریعت کا فعل ہے اور فقیر و محتاج اور روزہ دار کو کھانا دینا عاجز کی دستگیری
کرنا طریقت کا فعل ہے کعبہ کا طواف کرنا لڑائی اور گناہ سے حرم مین بچنا شریعت کا فعل ہے
اور دل کا طواف کرنا اور نفس کے ساتھ لڑائی کرنا اور فرشتون کی سی طاعت کرنا
طریقت کا فعل ہے - ہمیشہ حق تعالیٰ کی یاد مین رہنا اور ما سوی اللہ کا پردہ دل سے
مٹانا اور دوست کے جمال کا نظارہ کرنا حقیقت کا فعل ہے ذات حق کو چشم دل کے
ساتھ دیکھنا اور نور عقل کے ذریعہ سے اُسکو ہر جگہ معلوم کرنا اور کسی مخلوق کو ایذا نہ پہونچانا
معرفت کا فعل ہے اور حق کو پہچاننا اور تسبیح کی آواز کو سننا اور اُسکو سمجھنا قربت کا فعل ہے
اور اپنے وجود کو ترک کرنا اور تمام کام اللہ کے وجود سے سمجھنا اور فضولیات سے بچنا
اور وصال کو سمجھنا وصلت کا فعل ہے اور اپنی ذات کو حق مطلق مین فانی کرنا اور باقی
مطلق ہوجانا اور واحد کے ساتھ موحد ہونا اور شر سے پرہیز کرنا توحید کا فعل ہے اور مسکن اور
ساکن ہونا اور حق مطلق کی صفت اختیار کرنا اور اپنے وصف کو چھوڑ دینا سکونت کا

Marfat.com

فعل ہے اور سکونت سے بالاتر کوئی مقام نہین قربت اور وصلت اور وحدت اور سکونت
یہ اصطلاحین خاص اُسکی تراشی ہوئی ہین وہ اِن مراتب کو شریعت اور طریقت اور معرفت سے
اعلیٰ جانتا تھا اور آدمیون پر ریاضت کرنے کی تاکید کرتا تھا۔ نماز بھی پڑھتا تھا مگر قبلے کے
تعین کا مقید نہ تھا جدھر چاہتا پڑھ لیتا اور اِس بات پر اِس آیت کے ساتھ استدلال
کرتا تھا اَیۡنَمَا تُوَلُّوۡا فَثَمَّ وَجۡهُ اللّٰهِ یعنی جدھر کو تم مُنھ کرو وہان ہی اللہ متوجہ ہے کہتا تھا
کہ پانی کے ساتھ غسل کرنے کی ضرورت نہین ہے ہوا لگنے سے بدن پاک ہوجاتا ہے کیونکہ
چارون عنصر پاک کرنے والے ہین اُسکا قول تھا کہ جو کوئی خُدا کو اور اپنی ذات کو نہ پہچانتا ہو
تو وہ آدمی نہین پس اگر ایسا آدمی شریر ہے تو وُہ بھیڑیے اور شیر اور سانپ بچھو کے حکم
مین ہے اُسکا مار ڈالنا واجب ہے اور اگر نیک اور نماز گذار ہے تو وُہ گائے بکری کے حکم مین ہے
اُسکا مار ڈالنا جائز ہے اِسی لئے اسنے اپنے متبعون کو حکم دیدیا تھا کہ ایسے آدمیون پر جہان
قابو پاؤ مار ڈالو اور دلیل اسپر یہ آیت لاتا تھا اُولٰٓئِكَ كَالۡاَنۡعَامِ بَلۡ هُمۡ اَضَلُّ سَبِیۡلًا یعنی وُہ
چوپایونکی طرح ہین بلکہ انسے زیادہ گمراہ ہین۔ اور کہتا تھا کہ جو کوئی خود شناس نہین زندگی
جاوید سے بے خبر ہے وہ مُردہ ہے ایسے شخص کے مال کے وارث بھی ایسے شخص نہین ہوسکتے
جو خود بھی مُردہ ہین بلکہ اُسکی میراث زندہ کو پہونچتی ہے اِسلئے نادان کے مار ڈالنے کا بھی حکم
دیدیا تھا اگر ہندو کو خودشناس پاتا تو مسلمان خود ناشناس پر اُسکو ترجیح دیتا برسون تک
اُسنے اور اُسکے بیٹون نے راستون مین لوگون کو لوٹا ڈاکہ زنی کی اور مسلمانون وغیرہ سے
مال چھینا ایسے مال مین سے خمس نکالکر بیت المال مین جمع کرتا جب حاجت ہوتی تو اہل
استحقاق کو اُس مین سے دیتا دہ اور اُسکے تمام بیٹے زنا اور فسق و فجور سے محترز رہتے تھے
موحدون اور خودشناسون کے مال سے بچتے اور اُنپر ظلم نکرتے تھے بایزید کہتا تھا کہ
خدا ناشناسون کے قتل کے لئے مین منجانب اللہ مامور ہون تین بار حق تعالیٰ نے مجھسے یہ فرمایا
کہ اِن لوگون کو قتل کر مگر مین نے ہتیار نہ اُٹھائے جب مکرر یہی حکم ہُوا تو مجبور ہو کر جہاد کو مستعد ہُوا
اُسکی تصنیف سے بہت سی کتابین ہین عربی فارسی ہندی اور پشتو مین۔
مقصود المومنین ایک کتاب اُسکی عربی مین ہے اور اُسکی ایک کتاب کا نام خیر البیان ہے

Marfat.com

جسکو چار زبانون مین لکھا ہے عربی فارسی ہندی اور پشتو - اسکا دعویٰ یہ ہے کہ خیر البیان
کی ساری باتین وہ ہین جو اللہ تعالیٰ نے مجھے مخاطب کرکے کہی ہین اسی وجہ سے
روشنیان اسکو صحیفۂ الٰہی اعتقاد کرتے ہین اور حالنامہ اُسکی ایک کتاب ہے جسمین
اُسنے اپنی سوانح عمری لکھی ہے - افغانستان کے پہاڑون مین ایک مقام ہے بھتہ پور
وہان پہاڑی پر بایزید کی قبر ہے - اسکے پانچ بیٹے تھے - شیخ عمر - کمال الدین خیرالدین
جلال الدین - اور نور الدین - اور ایک بیٹی تھی جسکا نام کمال خاتون تھا بایزید کے
بعد شیخ عمر باپ کا جانشین ہوا پیر روشن کے جتنے اصحاب تھے وہ اُسکے پاس جمع ہوگئے
کچھ دنون کے بعد شیخ عمر کا اور یوسف زیٔون کا بگاڑ ہوگیا یوسف زیٔون کے پیشوا
اخوند درویزہ تھے یوسف زیٔون نے جمع ہوکر دریاے سندھ کے کنارے اپنے
مخالفون پر حملہ کیا اس لڑائی مین شیخ عمر اور اُسکے اکثر ساتھی کام آئے انمین سے
دو شخصون کو یوسف زیٔون نے آگ مین بھی جلا دیا اور اس معرکہ مین شیخ عمر کا
بھائی خیرالدین مارا گیا نور الدین میدان جنگ سے نکلکر بھاگ گیا مگر ہشت نگر
کے گوجرون نے اُسکا بھی کام تمام کردیا اور جلال الدین یوسف زیٔون کے ہاتھ
آکر قید ہوا اکبر بادشاہ نے اسکو مع تمام متعلقین کے یوسف زیٔون سے لیکر رہا کردیا
اور تاریخ فرشتہ مین لکھا ہے کہ جلالہ چودہ برس کی عمر مین اکبر کے دربار مین آیا تھا
کچھ دنون کے بعد بھاگ گیا تیراہ کے پہاڑون مین گھُس کر رہزنی جاری کردی قافلون کو
لوٹنے لگا راجہ مان سنگھ اور اُسکی مدد کو دوسرے افسران شاہی پہاڑ ونمین جلال الدین
سے لڑنے کو ۹۹۴ھ ہجری مین گئے مگر وہ مغلوب نہوسکا اِسے اکبر بادشاہ جلالہ کہا کرتا
تھا کابل و پشاور کا راستہ اُسوقت کبھی محفوظ رہا کمال الدین اُسکا بھائی پکڑا گیا
اور اکبر نے دم واپسین تک اُسکو قید رکھا چند لڑائیون کے بعد جب راجہ مان سنگھ
نے زیادہ تعاقب کیا تو جلالہ غزنی کی طرف بھاگ گیا اور وہان قوم ہزارہ کے ہاتھ سے
قتل ہوا اُسکا سر اکبر کے حضور مین بھیجا گیا اکبر نامے کی جلد سوم مین حالات ۳۲ھ
و ۳۳ھ جلوس اکبری کے ضمن مین اس معرکے کو ذکر کیا ہے جب جلالہ مارا گیا تو احداد

Marfat.com

بن شیخ عمر بن بایزید کو خلافت ملی یہ بھی اپنے اسلاف کے طریقے کا بڑا پابند تھا جو
کچھ مال جہاد مین ہاتھ لگتا اُسے بانٹ دیتا اور خمس بیت المال مین جمع کرتا اور
پھر ضرورت کے وقت اُسے غازیون پر تقسیم کرتا جو مسلمان اِسکے طریقے کے پابند ہوتے
اُنپر جہاد کرنا جائز جانتا سنہ ۱۰۳۵ ہجری مین جہانگیر کے لشکر کے ہاتھ سے مارا گیا اِسکے
معتقد کہتے تھے کہ قل ھو اللہ احد اِسی احداد کی شان مین ہے ہزارون افغان
اُسکے مُرید تھے اور اُسکو احد کہتے تھے پھر اُسکا بیٹا عبد القادر اُسکا قائم مقام ہوا
اور یہ شاہجہان کے دربار مین حاضر ہوکر امراے شاہجہانی مین داخل ہو گیا اور سنہ ۱۰۶۵
مین پشاور مین مرگیا جلالہ کا بیٹا الہداد نامی رشید خانی خطاب و منصب چار ہزاری تک
سرفراز ہوکر سنہ ۱۰۵۰ دکن مین فوت ہوا اور مؤ مین مدفون ہوا یہ قصبہ اسی کا بسایا ہوا
شمس آباد کے قریب ہے[۱]

الہ ورد

چہارم دین الٰہی

موجد اسکا جلال الدین اکبر شہنشاہ ہندوستان ہے اِس بادشاہ نے بچپن کی عمر کہ
پڑھنے کا وقت تھا کبوترون مین اُڑائی- ذرا ہوش آیا تو کتّے دوڑانے لگا اور بڑے
ہوکر گھوڑے دوڑانے اور باز اُڑانے لگا- توجوانی تاج شاہانی لیکر آئی-
مآثر الامرا مین مذکور ہے کہ اکبر جو کچھ ایجاد کرتا اُسکو دین الٰہی کہتے اور اُسنے ہر مذہب
اور ہر طریقے کا خلاصہ ملا کر اُسکا نام دین الٰہی رکھا تھا اور خوشامدی کہتے تھے
کہ یہ جو کچھ اُسنے چھانٹا ہے اللہ کے حکم سے تھا اور یہ لوگ اکبر کو خلیفۃ اللہ کہتے تھے
منتخب التواریخ مین مولوی عبد القادر بدایونی نے لکھا ہے کہ ماہ رجب سنہ ۹۸۷ ہجری
مین ایک محضر علما سے بادشاہ مذکور نے تیار کرایا جسکا مضمون یہ تھا کہ امام عادل
مطلقاً مجتہد پر فضیلت رکھتا ہے اور وہ مجاز ہے اِس بات کا کہ کسی مسئلہ مختلف فیہ مین
روایت مرجوح کو ترجیح دیدے معاملات شرعی مین کسی کو اُسکی راے سے انکار
کرنے کی مجال نہین کیونکہ امام عادل معاملات کو مجتہدین سے زیادہ سمجھتا ہے

[۱] مضمون منقول از تاریخ جہانگیری و مآثر الامرا اردو ۱۱

Marfat.com

پس جو اُس سے مخالفت کرے وہ دنیا و عقبیٰ مین مستوجب عذاب ہے بلکہ امام عادل کو اختیار ہے کہ کوئی حکم ایسا بھی اپنی طرف سے جاری کردے جو نص کے مخالف ہو مگر اُسمین خلائق کی رفاہت مد نظر ہو اور امام عادل کے ایسے مسائل کی تعمیل سب پر واجب ہی اور مراد اِس امام عادل سے اکبر کی ذات تھی اِس محضر پر مخدوم الملک اور شیخ عبد النبی صدر الصدور اور قاضی القضاۃ قاضی جلال الدین ملتانی اور صدر جہان مفتی کل ممالک ہندوستان اور شیخ مبارک ناگوری اور غازی خان بدخشی کی مہرین اور دستخط تھے ان مین سے بعض نے بہ طیب خاطر اور بعض نے طوعاً و کرہاً دستخط اور مہر کی تھی اِس فتوے کے حاصل ہونے کے بعد اکبر نے اپنے اجتہادات جاری کیئے اور تمام تحریم و تحلیل کی ہوتوفی پر نوبت پہونچی اور اپنی عقل سے دین مین باتین پیدا کرنے لگا اسلام کا نام تقلید رکھدیا کہتا تھا کہ قرآن مخلوق ہے وحی محال ہے اور امامات و نبوات مین تشکیک کرنے لگا جنون اور فرشتون اور تمام مغیبات اور معجزات و کرامات سے انکار صریح کردیا اور قرآن کے تواتر اور اُسکے کلام الٰہی ہونے کے ثبوت کو محال قرار دیا کہتا تھا کہ بدن کے فنا ہوجانے کے بعد روح کا باقی رہنا اور ثواب و عذاب کا بغیر تناسخ کے ہونا محال ہے اور پھر علانیہ حکم دیدیا کہ کلمہ لا الہ الا اللہ کے ساتھ اکبر خلیفۃ اللہ بھی کہا کرین مگر جب دیکھا کہ عوام کے مزاجون مین اس سے ایک قسم کی برہمی آگئی ہے تو اِس حکم کی تعمیل صرف اُن لوگون کے ساتھ مخصوص کردی گئی جو اُسکے درباری تھے اور علماے دنیا طلب نے اُسکے راضی کرنے کے واسطے یہانتک کیا کہ کتابون کے دیباچے لکھتے تو اُن مین حمد کے بعد نعت پیغمبر کی جگہ اکبر کا ذکر کرتے اگرچہ اِن باتون سے اُسکی دور دور بدنامی ہوگئی مگر ہزارون آدمی اُسکی تقلید بھی کرنے لگے اور یہ لوگ اپنی جانون کو پادشاہ کا مُرید کہتے تھے اور بیربر وغیرہ سے آفتاب کے فضائل سُنکر اُسکی تعظیم و تکریم کرنے لگا اور نوروز جلالی مقرر کرکے اُس دن بڑا جشن کیا جاتا اور دعاء تسخیر آفتاب کی آدھی رات کو اور طلوع کے وقت پڑھا کرتا یہ دعا ہندوون سے اُسکو پہونچی تھی جہانگیر اپنے تزک مین لکھتا ہے کہ اکبر یکشنبہ کی اِس وجہ سے بہت

Marfat.com

تعظیم وتکریم کرتا تھا کہ یہ دن آفتاب کی طرف منسوب ہے اور حکم دیدیا تھا کہ تمام ملک مین
اُس دن کوئی جانور ذبح نکیا جائے اگرچہ بعض دوسرے دنون مین بھی ذبح کی ممانعت
تھی مگر یکشنبہ کو ممالک محروسہ مین اس حکم کی سختی سے پابندی کرائی جاتی تھی
اور آفتاب کو حضرت نیر اعظم کہتا تھا گاؤکشی اور اُسکا گوشت کھانا حرام کردیا
آتش پرستون سے آتش کے فضائل معلوم کرکے آگ کی تعظیم کرنے لگا اور حکم دیا کہ
بطور آتشکدون کے محل مین آگ کی حفاظت کی جائے اور وہ ہمیشہ روشن ہے کیونکہ آگ
اللہ کی ایک آیت اور اُسکا نور ہے اور جلوس سے چھبیسوین سال مین نوروز کے دن
اُسنے آگ اور سورج کو سجدہ کیا اور یہ مقرر کردیا تھا کہ جب شام کو شمعین اور چراغ
روشن ہون تو ہمارے مرید سروقد تعظیم کو کھڑے ہوجایا کرین اور ایک زنار مرصع بجواہر
تیار کرکے تبرکاً برہمنون کے ہاتھ سے پہنی اور راکھی بندھوائی اور قشقہ ماتھے پر کھچوایا
پھر علما نے بادشاہ سے عرض کیا کہ صاحب الزمان جو خلاف واختلاف ہندو مسلمانون
مین سے دور کرنے والے ہین وہ حضور ہین اور اُنھون نے بیان کیا کہ محمود مسجوانی نے
اپنے رسائل مین صاف تصریح کردی ہے کہ ۹۹۰ھ مین باطل کا مٹانے والا شخص ظاہر ہوگا
اور اُسنے ہر جگہ صاحب دین کو شخص کے ساتھ تعبیر کیا ہے جسکے بحساب جمل نوسو نوے
عدد ہوتے ہین اور خواجہ مولانا شیرازی مکہ معظمہ سے بعض شرفا کا رسالہ لایا جس مین
مرقوم تھا کہ بموجب احادیث صحیح کے سات ہزار سال کہ مدت دنیا کی ہے پوری ہوچکی
اور اب وقت مہدی موعود کے ظہور کا آپہونچا ہے اور اِس قسم کی باتین شیعہ نے بھی
امیرالمومنین علی رضی اللہ عنہ سے بادشاہ کے سامنے نقل کین اور یہ سب باتین جمع ہوکر
اکبر کو نبوت کا دعویٰ ہوا مگر صاف لفظ نبوت کا نام نہ لے سکا بلکہ دوسرے پہلو مین اُسکو
ظاہر کیا اور سب مریدون نے یہ مقرر کرلیا کہ بادشاہ کی محبت کے سامنے مال وجان
اور ناموس ودین ہیچ ہے جب ہزار سال ہجری پورے ہوگئے تو اکبر نے خیال کیا کہ ہزار سال
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے گذر گئے اِسی قدر اِس دین کے باقی رہنے کی مدت تھی
اب اِس دین کے احکام وارکان کا باقی رکھنا بھی ضرور نہین اِسی لئے اپنی طرف سے

Marfat.com

نئے قواعد و ضوابط ایجاد کرنے لگا حکم دیا کہ سکے میں تاریخ الفی رحلت سے لکھی جائے
علما نے بادشاہ کے لئے رسم سجدہ جاری کی اور اُسکا نام زمین بوس رکھا اور یہ حکم دیا
کہ جو کوئی شراب رفاہت اور معالجے کی غرض سے پئے تو یہ مباح ہے اور بادشاہ نے
داڑھی منڈوانے کے لئے لوگوں کو حکم دیا اُسکے سارے اہلِ دربار نے داڑھیاں منڈوا دیں
مصاحبوں نے اکبر سے داڑھی منڈوانے کے باب میں دلائل بھی بیان کئے کہ اگلے مرتاضوں
نے جو داڑھیاں رکھیں تو یہ ایک قسم کی ریاضت تھی اور وہ اِس کام میں ملامتی تھے اور اب
ملامت اور ریاضت داڑھی کے صفا رکھنے میں ہے اسلئے کہ اب داڑھی کے منڈوانے کو
فقہائے نادان عیب قرار دیتے ہیں اور بعض مفتیوں نے ایک مجہول روایت بھی نکال دی
اور وہ یہ ہے کما یفعله بعض القضاة اور لفظ عصاة کو تحریف بتاتے تھے اور کہتے تھے
کہ قاضیان عراق کا عمل داڑھی کے منڈانے پر تھا حاجی ابراہیم سرہندی نے ایک پُرانی
کرم خوردہ کتاب میں ایک عبارت لکھکر پیش کی جسکو شیخ اکبر محی الدین بن عربی کی طرف
منسوب کیا تھا مفاد اُس عبارت کا یہ تھا کہ صاحب الزمان بہت سی عورات رکھے گا
اور داڑھی منڈاتا ہوگا اور اُسکی چند صفتیں اور ایسی بتائی تھیں جو شہنشاہ میں موجود تھیں
اور ایک حدیث موضوع علمائے اکبری نے اُسکے حضور میں پیش کی کہ ایک صحابی کے فرزند
داڑھی منڈائے ہوئے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو دیکھ کر کہا کہ اہل بہشت کی
یہ وضع ہوگی پھر یہاں تک نوبت پہونچی کہ مرزا جانی حاکم ٹھٹھہ اور اکثر امرا نے اقرار نامے اپنی
طرف سے اِس مضمون کے گذرانے کہ دین اسلام مجازی تقلیدی جسکو باپ دادوں سے
سنتے آئے تھے ہمنے چھوڑا اور دین الٰہی اکبر شاہی میں داخل ہوئے اور مراتب چارگانہ اخلاص
یعنی ترک مال ترک جان ترک ناموس ترک دین ہمنے قبول کیا اکبر ایسے لوگوں پر زیادہ اعتماد
کرکے اُنکی تربیت کرتا فرضیت غسل جنابت کو موقوف کر دیا اور دلیل اسپر یہ بیان کی کہ
انسان کا خلاصہ نطفہ منی ہے جو نیک و بد کی پیدائش کا تخم ہے پھر اسکے کیا معنے کہ پیشاب
و پیخانہ پر تو غسل واجب نہیں اور اِس لطیف چیز کا خروج غسل کا موجب ہو بلکہ مناسب
یہ ہے کہ اول غسل کیا جائے اور بعد اُسکے جماع کیا جائے اور کہا مردے کے لئے کھانا پکا کر

Marfat.com

فاتحہ دینا بیکار ہے کیونکہ مردہ جماد ہے اُسے اِس سے کیا حظ حاصل ہوگا بلکہ جسدن بچہ
پیدا ہو اُس دن ایک جشن ترتیب دیا جائے اور اس جشن کا نام جشن حیات رکھا تھا۔
سور اور شیر کا گوشت مباح کردیا تھا تاکہ جو اسکو کھائے اُسمین صفت شجاعت آجائے
اور حکم دیا کہ چچا پھوپھی ماموں خالہ وغیرہ کی بیٹیون سے جن سے قریب کا رشتہ ہو نکاح
نکیا جائے کہ اولاد کمزور ہوتی ہے اور بی بی عائشہ صدیقہ کے زفاف کا حضرت سرور کائنات
سے جو بی بی صاحبہ کی ۹ سال کی عمر مین واقع ہوا تھا منکر تھا اور سونا اور ریشم پہننا
مرد کے لئے جائز قرار دیا نماز اور حج اور زکوۃ کو ساقط کردیا اور تاریخ عربی کو تغیر دیکر
ابتدا اُسکی سال جلوس سے مقرر کی اور عربی مہینے اُڑا کر ملوک عجم کے طور پر مہینے مقرر کئے
اور زردشتیون کے آئین کے موافق سال مین چودہ عیدین مقرر کین اسلام کی عیدون کو
بیرونق کردیا اور اپنے جدید سنہ کا سال وماہ الٰہی نام رکھا اور سکون اور مہر و نیز تاریخ الفی
قائم کی تاکہ اس سے ظاہر ہو کہ دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ختم ہوچکا آگے کو نہ چلیگا اور حکم دیا
کہ چونکہ ہزار سال ہجری ختم ہوچکے لہذا ایک تاریخ ایسی تصنیف ہو جس مین بجاے ہجرت کے
رحلت کا لفظ سنوات مین لکھا جاے اور اُسکا نام تاریخ الفی رکھا اس تاریخ کے کچھ حصے مین نے
کتب خانہ ریاست رام پور مین دیکھے ہین۔ عربی کا پڑھنا لکھنا اور اُسکی اصطلاحونکا استعمال کرنا
عیب مین داخل ہوگیا حکم دیدیا کہ فقہ وحدیث وتفسیر کا پڑھانا موقوف کرکے نجوم حکمت طب
حساب شعر اور تاریخ کے فن پڑھائے جائیں اور حروف مخصوصہ عربی یعنی ثا۔ حا۔ صاد۔ ضاد۔
طا۔ ظا۔ عین۔ قاف کا تلفظ مین گرانا شروع کیا جو کوئی اکبر کے سامنے عبداللہ کو ابداللہ
اور احدی کو اہدی کہتا تو بہت مسرور ہوتا۔ نبوت اور کلام الٰہی اور رویت الٰہی اور تکلیف
اور تکوین اور حشر و نشر مین طرح طرح کے شبہات پیدا کئے اور تشیع کا برملا اظہار کرتا اور خلفاے
ثلثہ کے حق مین جسقدر مطاعن ہوتے اُسکے دربار مین بیان کئے جاتے جنگ صفین اور
قضیئہ فدک وغیرہ معاملات مین صحابہ کا ذکر نہایت برائی کے ساتھ کیا جاتا۔ بلکہ تمام انبیا کی
زلات کو اُنکی نبوات سے انکار کا ذریعہ قرار دیا خصوصاً حضرت داؤد اور زوجہ اوریا کے
قصے کو نہایت بُرائی کے ساتھ بیان کرتا اور حضرت داؤد کو اسوجہ سے اچھا نہ جانتا اکبر کے

نام کی رعایت کی وجہ سے تحریرون کے عنوان پر اللہ اکبر لکھا جانے لگا بلکہ عوام کی زبانون پر سوا اس کلمے کے کوئی چیز باقی نرہی ملا شیرازی نے اِس طوفان بے تمیزی مین دس شعر کا ایک قطعہ کہا تھا جس کے یہ اشعار ہین۔

تا بزاید ہر زمان کشور بر انداز آفتے	فتنہ در کوے حوادث کد خدا خواہد شدن
با عقاب قرض خواہ تیغ اوار باب عشق	بار سر از ذمہ گردن ادا خواہد شدن
فیلسوف کذب را خواہد گریبان پارہ شد	خرقہ پوش زہد را تقوی ادا خواہد شدن
شورش مغز ست اگر در خاطر آرد جاہلے	کز خلائق مہر پیغمبر جدا خواہد شدن
خندہ مے آید مرا زین بیت پس کز ظرفگی	نقل بزم منعم و ورد گدا خواہد شدن
پادشہ امسال دعوائے نبوت کردہ است	گر خدا خواہد پس از سالے خدا خواہد شدن

نوروز کے جلسون مین اکثر علما اور صلحا کو شراب کے جام پلوا دئے نوروز کے پچھلے دن کی بڑی تعظیم کرتا محمد اور مصطفیٰ اور احمد الفاظ اُسکو ایسے گران معلوم ہوتے کہ جن مقربین کے نامون مین یہ الفاظ موجود تھے اُنکے نام بدل دئے محمد یار اور محمد خان کی جگہ رحمت لکھتے اور بولتے ایک دن راجہ بیربر اور فتح اللہ شیرازی وغیرہ اہلِ دربار کے سامنے کہنے لگا کہ عقل یہ بات کسی طرح گوارا نہین کرتی کہ ایک شخص خوابگاہ سے آسمان پر چلا جائے اور خدا سے باتین کرکے اپنے مکان پر لوٹے تو اُسکا بستر بدستور گرم ہو اور اُسکے اِس دعوے کی لوگ تصدیق کرلین اور ایک پانؤن کو اُٹھا کر کہنے لگا کہ ممکن نہین جب تک دوسرا پانؤن زمین پر نرہے ہم کھڑے ہوسکین اور معجزہ شق قمر کا بھی منکر تھا قمر کے شق ہونے کو محال جانتا تھا۔ آفتاب کی عبادت چار وقت کرتا سحر شام دوپہر آدھی رات کو پنڈتون نے ایک ہزار ایک نام آفتاب کے سنسکرت مین اُسکو سکھا دئے تھے اُنھین روزانہ بطور ورد کے پڑھتا ہندوون کے طور پر ریاضت کرتا جوگیون سے خلوت مین صحبت رکھتا اُن سے اعتقادات اور مراقبہ اور خلع بدن وغیرہ کے طریق سیکھتا سر پر چندیا کے بال منڈاتا اور باقی آس پاس رکھتا اِس اعتقاد سے کہ کامل مکمل کی روح اِس راہ سے کہ قوت وہم کا منفذ ہے خروج کرتی ہے اور اُسوقت رعد اور صاعقہ کی سی آواز کرتی ہے اور یہ دلیل ہے

Marfat.com

اِس بات پر کہ میت گناہون سے پاک وصاف ہے صاحب نجات وسعادت ہے اور اِس بات کی بھی علامت ہے کہ روح نے کسی بادشاہ ذی شوکت مین حلول کیا ہو اور اپنے طریق کا توحید الٰہی نام رکھا تھا اور جسکا یہ اعتقاد نہوتا اوسے مردود واجب القتل جانتا اور اپنی جماعت خاص اور مریدون کے نام جوگیون کے چیلون کی مثل رکھے تھے اکبر روز صبح کے وقت سورج کے نام پڑھتا اور اُسکی پرستش کرتا جن لوگون کو اس موقع پر پہونچنے کی دسترس نہوتی وہ باہر کھڑے رہتے اور جب بادشاہ اپنے اُس وظیفے سے فارغ ہوکر برآمد ہوتا تو یہ لوگ سجدے مین گر جاتے بعض آدمی ایسے تھے کہ جب تک وہ صبح کو بادشاہ کی زیارت نکر لیتے کھانا پینا منھ دھونا اُنپر حرام تھا یہ درشنیہ کہلاتے تھے ہندوون نے اکبر پر ظاہر کیا تھا کہ آپ مین ایک ہندو اوتار کی روح نے حلول کیا ہے اور ہندو اکبر کو رام اور کرشن کی مثل سمجھتے تھے اور پُرانے پُرانے کاغذون پر یہ باتین لکھکر اُس کے سامنے پیش کرتے کہ ایک بادشاہ عالمگیر ہند مین پیدا ہوگا جو برہمنونکی عزت اور گاے کی محافظت کریگا دنیا مین عدل وانصاف جاری کریگا۔ سلطان خواجہ مرا تو اکبر نے اُسکی قبر مین روزن رکھوائے جنکے ذریعہ سے سورج کی شعاعین اُسکے جسد پر پڑتی تھین کہا سورج کی روشنی گناہون کو پاک کرتی ہے حکم دیا کہ کوئی مرد اپنے نکاح مین دو عورتین جمع نکرے مگر جبکہ عورت اُسکی بانجھ ہو اور حیض اُس سے منقطع ہوجائے اولاد کے جننے کی عمر نرہے اور حکم دیا کہ جب مُرید ہمارے آپس مین ملین تو ایک اللہ اکبر کہے اور دوسرا جل جلالہ یہ سلام اور جواب سلام کی جگہ تجویز کیا تھا غرض انھین باتون مین اکبر مبتلا رہا اور اپنے متبعون کو مبتلا رکھا ۱۳۔ جمادی الاخری ۱۰۱۴ھ ہجری مین ۱۵ برس حکومت و سلطنت کرکے اِس دنیا سے انتقال کیا یہ لوگ اِسکے نورتن کہلاتے تھے اور مقربان خاص تھے۔

(۱) مرزا عبد الرحیم خان خانان پسر بیرم خان ترکمان (۲) خان اعظم عزیز مرزا کوکلتاش ہفت ہزاری (۳) حکیم ابو الفتح گیلانی (۴) ملک الشعرا علامہ ابو الفیض فیضی فیاضی (۵) موتمن الدولہ ابو الفضل (۶) حکیم ہمام (۷) راجہ ٹوڈر مل دیوان (۸) راجہ بیربل سہ ہزاری (۹) راجہ مان سنگھ پنجہزاری اکبر کے

Marfat.com

زمانے مین بیربل اور ملا دو پیازہ ظرافت اور بذلہ سنجی کے دو ہیولے قرار دئے گئے تھے۔ بیربل کا وجود تو ثابت ہوتا ہے ملا دو پیازے کی شخصیت کا پتا نہین چلتا اگر ملا عبد القادر صاحب بدایونی کو اِس شہرت عام کا مفہوم قرار دیا جائے تو کسی طرح درست نہو گا کیونکہ یہ ملا صاحب اِس چھچھوری ظرافت سے قطعی پاک تھے جو ملا دو پیازہ کی طرف منسوب کی جاتی ہے بیربل کی ذات مین بھی جو حاضر جوابیان پیوست کی گئی ہین انکی اصلیت بھی واقع کے خلاف ہے وہ بچارا برہمن اس شگفتہ طبعی سے کوسون دور تھا۔

تذکرہ اکبر کے عہد مین کچھ لوگ پکڑے گئے تھے وہ **آلہی** مشہور تھے کہتے تھے ہم روزی رسان ہین اور خدا کے سے اختیار اپنے لئے ثابت کرتے تھے جب اُنسے کہا گیا کہ اِس خرافات سے توبہ کرو تو جواب دیا توبہ ذات ماست اسیطرح شریعت اور دین اسلام اور نماز روزہ وغیرہ کے جُدا جُدا نام اُنھون نے اپنی طرف سے اختراع کئے تھے۔

فرقۂ پنجم فرہود

عالمگیر شہنشاہ ہندوستان کے آخر عہد مین میر محمد حسین نام ساکن مشہد مقدس رضوی جو علم عربیت و منطق مین دستگاہ رکھتا تھا عمدۃ الملک امیر خان صوبہ دار کابل کے زمانے مین کابل مین آیا اور امیر خان کے میر منشی کا بیٹا اُسکا شاگرد ہو گیا اِس ذریعہ سے امیر خان کے حضور مین محمد حسین کی رسائی ہوئی امیر خان نے اُسے لائق فائق شریف پاکر اپنی لے پالک لڑکی کے ساتھ شادی کر دی پھر کچھ عرصے کے بعد شاہی خوشبو خانہ کا داروغہ کرا دیا یہ شخص نہایت جاہ طلب تھا عمدۃ الملک کے بیٹون کو کئی طرح کے شعبدے دکھلا کر اپنا معتقد کر لیا خاصکر ہادی علی خان پسر عمدۃ الملک اُس سے بہت عقیدت رکھنے لگا جب عمدۃ الملک اور عالمگیر کا انتقال ہو گیا تو تمام عطر اور گلاب کو جو بادشاہ کے لئے خریدا تھا ساٹھ ستر ہزار روپے کو لاہور مین فروخت کر کے اور وہ روپے قبضے مین لا کر فقیری لے لی چونکہ طامع اور جاہ طلب تھا پُرانی تقلید پسند نہ آئی اِسلئے ایک نئی راہ لگانے کی طرف متوجہ ہوا اور اپنے شاگرد قدیم یعنی اُس منشی زادے کو موافق کرکے صلاح کی کہ

Marfat.com

ہم تم ایک نیا مذہب نئے قواعد اور نئی زبان مین ایجاد کر کے الہام اور نزول وحی کا دعوی کرین تاکہ اولیا انبیا کی شان پائی جائے اول عوام کو پھانس کر کسی قدر ہجوم خلائق کرین بعدہ مرجع انام ہو جائینگے پس ایک کتاب عمدہ دلچسپ نئی زبان اور قواعد کے ساتھ بناکر **آقوزہ مقدس** اُسکا نام رکھا تیز تو تھا ہی اکثر الفاظ غیر مانوس اور پُرانی فارسی کے بھی کسی قدر بطور عربی کے ترخیم کر کے جو صاف طور پہ صرف و نحو قواعد عربی کے مناسب نہ تھے درج کئے اور **بیگوکیت** کا دعوی کیا اور کہا یہ رتبہ ما بین امامت و نبوت کے ہے کہا کہ ہر پیغمبر اولوالعزم کے نو بیگوک ہوے ہین اسیطرح حضرت خاتم الانبیا کے نو بیگوک تھے اول بیگوک حضرت علی کرم اللہ وجہہ تھے دوسرے امام حسن تیسرے امام حسین چوتھے زین العابدین پانچوین محمد باقر چھٹے جعفر صادق ساتوین موسی کاظم آٹھوین علی رضا اور امام علی رضا تک امامت اور بیگوکیت دونون رتبے جمع تھے پھر محمد تقی بن علی رضا سے یہ دونون منصب جدا جدا ہو گئے امام علی رضا کے بعد بیگوکیت مجھے ملی اور امامت محمد تقی کو اور مین خاتم بیگوکیت ہون اور تعداد بیگوکیت کی اس خاص ترتیب کے ساتھ امامیہ مذہب والون کے سامنے بیان کرتا تھا اور جس وقت اہل سنت سے ملتا تو خلفاے اربعہ اور چار خلفاے بنی امیہ و خاندان بنی عباس کو جنکی نیکی مشہور ہے بیگوک گن کر نوان بیگوک اپنی ذات کو بتاتا اور کہتا کہ مجھے کسی مذہب سے غرض نہین مین ہر مذہب کا چراغ روشن کرنے والا ہون اور وحی کے نزول کا بھی مدعی تھا اور کچھ قاعدے مقرر کر کے بعض دنون کو مثل عید ہاے اسلام کے محترم سمجھتا تھا اور اپنے مریدون کو جن کا لقب **فربود** رکھا تھا یہ ہدایت کی تھی کہ ان دنون کی عزت کیا کرین اور کہتا تھا مجھپر وحی دو طور سے نازل ہوتی ہے ایک اس طرح کہ ایک قرص نورانی مثل آفتاب کے سامنے آتی ہے اور اُسپر کلمات منقش ہوتے ہین مین اُنھین سمجھ لیتا ہون اور وہی قرص نورانی پھر مجھپہ محیط ہو کر بیہوش کر دیتی ہے دوسرے اس طرح کہ ایک آواز آتی ہے اور کلمات جنھین مریدون سے بیان کرتا ہون اُس آواز سے سنتا ہون اور السّلام علیک کے آخر مین اپنی راے سے کلمہ **خفشان نمود بودال** بڑھا دیا تھا اور جس روز کہ

Marfat.com

اول اول اُسکے اعتقاد کے بموجب وحی اُسپر نازل ہوئی تھی اسکا نام روز جشن رکھا تھا اُس روز بھاری جشن ہوا کرتا تھا اُسکے مرید عبیر وغیرہ خوشبویات آپس مین اُڑاتے اور خوشیان مناتے اور دُو عَلم ہمراہ لیکر اور ایک اونچی سی ٹوپی اوڑھکر اپنے مریدون کے ساتھ اُن کوہستان کی جانب جہان دیول رانی کی عمارات دھولی بھٹیاری کے محلون کے نام سے مشہور ہین جاتا اور یہ ظاہر کرتا کہ اول بار وحی خاص اُسی مقام مین مجھپر نازل ہوئی تھی اور روز جشن سے چھ یوم پیشتر سے روزہ رکھتا ساتوین ذی حجہ کو روز جشن مقرر تھا اور یکم ذیحجہ سے روزہ رکھا کرتا تھا اور روزون کے دنون مین کسی سے کلام نکرتا اور ایک دن کا نام روز رسولان رکھا تھا اُس دن بھی بڑا اجتماع اور اژدہام ہوتا تھا اور ہر روز سواے نماز پنجگانہ کے مریدن پر یہ بھی مقرر کیا تھا کہ تین بار میری زیارت کیا کرین پہلا وقت زیارت کا طلوع آفتاب بعد نماز صبح مقرر کیا تھا اور دوسرا وقت دوپہر کا اور تیسرا غروب آفتاب کا وقت کہ ہنوز شفق کی سرخی مغرب مین ہو اور آداب زیارت کے یہ تھے کہ خود مع خلفا کے درمیان مین کھڑا ہوتا اور مریدون کو حکم تھا کہ اُسکے گرد بطور چار دیوار مربع کے صفین باندھکر کھڑے ہون پھر ہر صف اُسکی طرف مُنھ کرکے چند کلمے جو اُسکے اختراعی تھے پڑھتی اور اُس کے بعد سر جھکا کے اُسکے بائین جانب پھر جاتی تاکہ صف شمال رویہ مغرب رویہ ہو جائے اور مغربی جنوبی اور جنوبی مشرقی اور مشرقی شمالی ہو جائے جب مقابلہ چارون سمت کا چارون صفون کے آدمی تمام کر چکتے تو زمین کی طرف دیکھتے پھر آسمان کو پھر شش جہت کو اُسکے بعد زیارت تمام ہوتی اور سب آدمی چلے جاتے ایک دعوی اُسکا یہ بھی تھا کہ مین وہی محسن ہون جو بچہ حضرت فاطمہ زہرا کے شکم سے ساقط ہوا تھا اور اپنے چار خلفا بنائے تھے ایک وہی شاگرد پسر منشی خلیفہ تھا اور اُسکا نام اپنی مخترع زبان مین دوجی بار رکھا تھا اور دوسرا خلیفہ اسکا سالا میر باقر تھا اور دو خلیفہ اور تھے اور اپنا نام نمود اللہ اور نمود اور انمود رکھا تھا اور اسی ڈھب کے نام اپنے مریدون کے اپنی طرف سے مقرر کرتا اور اُسے نشان کہتا اُسکے تین بیٹے تھے اول نمانمود دوم فغار سوم دید

Marfat.com

اور دو دختر تھین نمائمہ کلان اور نمائمہ خرد اور اقربا ے زوجہ کے نام نمایار اور
نمودیار اور نماد وغیرہ تجویز کئے تھے اور نفار کے بیٹے کا نام نمودید تھا چونکہ مالدار تھا اسلئے
اپنی بے پروائی ظاہر کرتا اور لوگون کے ہدایا واپس کر دیتا یہ حالت دیکھ کر عوام اور زیادہ
گرویدہ ہوتے پھر لاہور سے بہادر شاہ کے عہد مین دلی آیا ہادی علی خان بن امیر خان
جو بادشاہ کا مقرب تھا اُسکا بہت معتقد تھا اسلئے اُسکے کام نے قوت پکڑی اور اسی طرح
اور بھی کئی امیر اُسکے مرید ہوگئے اور اُسکے پیروون کی ترغیب سے آہستہ آہستہ دوسرے
آدمی بھی اُس کے حلقۂ اطاعت مین داخل ہونے لگے اور لوگ کثرت سے اُسکی طرف
رجوع کرنے لگے اور عوام کو اُسکا استغنا نہایت پسند آیا جبکہ بہادر شاہ نے لاہور مین
انتقال کیا اور شاہزادون مین اختلاف پیدا ہوا تو اُسکو یہ اچھا موقع اور فرصت ملی
اور ابتک جو کسی قدر اپنی باتون کو درپردہ بیان کرتا تھا اور اپنے مخترعات کو علانیہ ظاہر
کرنے سے ڈرتا تھا اب بے خوفی کے ساتھ سب باتین بیان کرنے لگا اور اپنی بنائی ہوئی
کتابون کو رواج دیا اور سرعام اپنے دعاوی کا اظہار کیا اگر عوام مین سے کوئی اُس سے
بحث کر بیٹھتا تو بوجہ اسکے کہ کچھ علم معقول و منقول جانتا تھا بیچارے کو مکابرے اور
مجادلے کے ساتھ ہرا دیتا تھا اور یہ حال دیکھکر عوام کا اعتقاد اُسکی جانب اور بڑھتا
جب فرخ سیر بادشاہ ہوا تو یہ مدبر اور تجربہ کار نہ تھا اُسلئے اُسکے حال سے متعرض نہوا اور
امیر الامرا حسین علی خان زیادہ تر لڑائیون اور سفرون مین مصروف رہتا تھا اور
قطب الملک عیش و عشرت کا بندہ تھا یہ تمام اسباب ایسے جمع ہوگئے کہ نمود کے کام نے
خوب ہی ترقی کی اور ہادی علی خان کو بھی بہت بڑی حمایت اُسکی تھی یہ شخص امیر کبیر
اور نہایت نامور تھا ہادی علی خان کی عقیدت نے اُسکے کام کو دوبالا کر دیا تھا
فرخ سیر بھی بعض امراے نادان کی ترغیب سے شب کے وقت چند خواجہ سرا ہمراہ لیکر
اُسکی ملاقات کو گیا اُسنے دانائی یہ کی کہ بادشاہ سے بے اعتنائی کی حجرے کا دروازہ
اندر سے بند کر لیا اور تھوڑی دیر نہین کھولا فرخ سیر نے نہایت الحاح و خوشامد کی اور
نمود کی اولاد اور بادشاہی خواجہ سرا بھی منت و ساجت کرنے لگے اُسوقت دروازہ کھولا

بادشاہ نے نہایت ادب کے ساتھ سلام عرض کیا اُسنے بادشاہ کے واسطے مرگ چھالا بچھوا کر کہا ؎

پوست تخت گدائی و شاہی ہمہ داریم انچہ مے خواہی

فرخ سیر پر اسکے استغنا کا گہرا اثر ہوا کئی ہزار روپے اور اشرفیان پیش کین اُس نے قبول نکیا اور ایک قرآن اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا بادشاہ کو دیکر کتابت کی اُجرت کے ستر روپے اُس مین سے لے لئے بادشاہ قرآن کو سر پر رکھکر رخصت ہوا اور حجرے سے نکلکر اُس کے مریدون پر وہ زر نقد تقسیم کر دیا بادشاہ کی حاضری کی شہرت نے اُسکا اور اعتبار بڑھا دیا اور اب وہ تجمل و شان کے ساتھ رہنے لگا اپنی عیدون کے ایام مین نہایت تجمل و احتشام کے ساتھ نکلتا بازارون مین سے یہ اژدہام لیکر گذرتا اُسکے مُرید زور زور سے اُس کے اختراعی کلمات کہتے جاتے فرخ سیر کے بعد محمد شاہ کے عہد مین محمد امین خان وزیر کو جب اسکا مفصل حال معلوم ہوا تو اُسنے اِسکی گرفتاری کا حکم دیا اور یہ وہ وقت تھا کہ کچھ پیشتر سے وزیر کو مرض قولنج شروع ہو چکا تھا سپاہی دوپہر کے وقت اُسکے مکان پر پہونچے کھانا کھا رہا تھا اگرچہ اِس خبر سے بہت پریشان ہوا مگر حواس درست کر کے یہ تدبیر کی کہ اپنے چھوٹے بیٹے کے ہاتھ جسکا نام دید تھا اور بہت خوبصورت تھا گیہون اور جو کی چند روٹیان اور تھوڑا سا فقیرانہ سالن جو تیار تھا سپاہیون کے پاس بھیجکر کھلایا کہ چونکہ تم اِس فقیر کے ہان آئے ہو اور یہ وقت کھانے کا ہے اِسلئے یہ ماحضر کھالو اور اِس عرصے مین فقیر بھی حاضر ہو جائے گا سپاہیون نے اِس لڑکے کی صورت جمیل پر رحم کھا کر قدرے توقف کیا اُدھر محمد امین خان پر قولنج نے شدت کی جب یہ خبر اِن سپاہیون کو پہونچی تو سب متحیر ہو کر واپس چلے گئے محمد امین خان شدت مرض سے بیہوش تھا جب ذرا افاقہ ہوا تو دریافت کیا کہ اُسکو پکڑ کر لائے لوگون نے بیان کیا کہ آپکی بیماری کی وجہ سے اُسکی گرفتاری مین توقف ہوا محمد امین خان نے کہا کہ کل ضرور اُسکو لانا چاہئے مگر رات مین محمد امین کے مرض نے ایسی شدت کی کہ مرنے کے قریب ہو گیا ہادی علی خان وغیرہ نمود کو محمد امین خان کی خبرین بار بار پہونچاتے تھے یا تو وہ بھاگنے والا تھا یا جب یہ سُنا کہ محمد امین خان اب جان بر نہو سکیگا تو صبح کو بہت سے اپنے متبع اور فقراے شہر جمع کر کے

Marfat.com

باطمینان تمام مکان سے باہر نکلا اور دروازے کے پاس کی مسجد مین جاکر بیٹھ گیا لوگ
محمد امین خان کے واقعہ کو نمود کی بددعا کا اثر سمجھے محمد امین خان کے بیٹے قمرالدین خان
کو بھی تشویش پیدا ہوئی اور اپنے باپ کی حالت ردی دیکھکر پانچہزار روپے اپنے
دیوان کے ہاتھ اُسکے پاس بھیجکر معذرت کی اور تعویذ طلب کیا نمود نے جانکنی کی خبر
سُن لی تھی اسلیئے اپنے معتقدین سے کہتا تھا کہ مین نے ایک تیر اُسکے جگر مین مارا ہی
ہرگز جان بر نہو گا اور مین بھی شہادت کے انتظار مین بیٹھا ہون میرا دادا بھی مسجد
ہی مین شہید ہوا تھا مگر مین اس وجہ سے کہ ایک مرتبہ شہید ہو چکا ہون اب شہید
نہین ہونے کا اور مراد اُسکی اپنی اس شہادت سے وہی اِسقاط حمل حضرت محسن ہے
قمرالدین خان کا بھی آدمی جا پہونچا اور نہایت سماجت کی کہ آپ محمد امین خان کا قصور
معاف کرین اور ایک تعویذ لکھدین نمود نے بڑے تکلف کے ساتھ اپنے ایک مرید سے
یہ آیت لکھوادی و ننزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمۃ للعالمین ولا یزید
الظالمین الا خسارا یعنی ہم اُتارتے ہین قرآن مین سے وہ چیز جس سے مرض دفع
ہون اور مہر ہے ایمان والون کے لئے اور نہین زیادہ کرتا ظالمون کو مگر نقصان اور
دیوان کو دیدیا اور یہ کہا کہ مجھے یقین ہے کہ تیرے پہونچنے تک وہ زندہ نرہیگا اور خود اُن
روپیون کے لینے سے انکار کیا اور کہا مین تو اسکو نہین لیتا مگر ان فقراکو جو حاضر ہین
دیدو چنانچہ وہ روپیہ مساکین حاضرین کو دیدیا گیا اور ایسا ہی ہوا کہ دیوان کے پہونچنے سے
پیشتر وزیر مر گیا جب یہ خبر مشہور ہوئی تو نمود کی کرامت کا زیادہ چرچا ہو گیا دو تین سال
کے بعد نمود مر گیا اُسکا بڑا بیٹا **تما نمود** سجادہ نشین ہوا یہ زیادہ لالچی اور کوتہ اندیش
تھا چنانچہ جو جائداد نمود نے خلفا کو دی تھی اُسکا دبانا چاہا دوجی بارنے بہت سمجھایا کہ
مجھ سے تنازع اچھا نہین تما نمود نے تما نا دوجی بار نے لاچار ہو کر ایک دن سب مریدون
کو جمع کر کے اُنسے کہا کہ آپ لوگ نمود کا اور میرا خط پہچانتے ہو جو پہچانتے تھے اُنھون نے
اقرار کیا دوجی بارنے وہ مسودات جو نمود نے اور اُسنے باہم صلاح سے مرتب کئے تھے
اور دونون نے کمی بیشی اپنے اپنے قلم سے کی تھی نکالکر دکھائے اور کہا کہ اِس مذہب کی

Marfat.com

بنیاد نمود اور بندے کی اعانت سے ہوئی ہے اگر خدا کی طرف سے ہوتا تو کمی بیشی کی ضرورت نہوتی لوگون نے یہ دیکھ کر سمجھ لیا کہ یہ سب باطل ہے اور منحرف ہوگئے اور تمام کام بگڑ گیا نما نمود کے بعد فغار سجادہ نشین ہوا یہ شخص زبان آور اور خوش اختلاط اور متواضع تھا کچھ تھوڑا سا علم بھی رکھتا تھا یہ شخص محمد شاہ کے عہد سے احمد شاہ بن محمد شاہ کے عہد تک زندہ رہا اور نادر شاہ کی معاودت کے بعد محمد شاہ کو فقرا کی صحبت کا شوق پیدا ہوا تو یہ بھی بادشاہ کے پاس جانے لگا محمد شاہ کے بعد احمد شاہ کے عہد مین نواب بہادر جاوید خان خواجہ سرا سے جو بادشاہ کا بڑا مقرب تھا رسوخ پیدا کرکے اُسکی مصاحبت مین رہنے لگا چند آدمی جاوید خان کو خوش کرنیکے لئے ایک کتاب الہامات جاویدیہ کے نام سے بنا رہے تھے اسکی تالیف مین یہ بھی شریک ہوگیا دید فغار سے پہلے مرا نغار بھی وسط حکومت احمد شاہ مین فوت ہوا نغار کے آخری عہد مین اُسکے باپ کے اکثر مرید یا تو مر گئے یا تائب ہوکر فغار سے منحرف ہوگئے تھوڑے سے نادان اور جاہل اس مسلک پر باقی رہے تھے فغار کے انتقال اور دلی کی خرابی کے بعد نما نمود یارا اپنے چند اقربا کو جو باقی رہ گئے تھے ہمراہ لیکر بنگالے مین میرن ولد جعفر علی خان کے پاس چلا گیا اُس نے اخراجات کے واسطے پانچ روپیہ یومیہ مقرر کردیا اور قدم رسول کا متولی بنا دیا یہ شخص مع چند عورات کے سنہ ۱۱۹۴ ہجری تک زندہ تھا۔

فرقہ ششم وہابیہ

لفظ وہابی کے لفظی معنے وہاب والا یا بندہ خدا ہین مگر دو معنے اسکے بُرے بھی ہین جن مین وہ اب عموماً استعمال کیا جاتا ہے اُن مین سے ایک معنے کو تو مذہبی محاورے مین بُرا سمجھا جاتا ہے دوسرے معنے کو پولٹیکل اصطلاح مین برا سمجھتے ہین۔ مذہبی محاورے مین اسکے معنے محمد بن عبدالوہاب نجدی کے پیرو سمجھے جاتے ہین جسکو اکثر مسلمانان ہند عرب روم مصر دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتے ہین اور اُسکے عقائد و اعمال یہ بیان کرتے ہین کہ وہ معجزات انبیا و کرامات اولیا کا منکر تھا اور تمام مسلمانون کا (جو اسکے عقائد سے مخالف تھے) قاتل و مکفر تھا۔ پولٹیکل محاورے مین اسکے معنے باغی و بدخواہ سلطنت کے

لئے جاتے ہین جسکی مناسبت پہلے معنے مذہبی سے یہ بیان کی جاتی ہے کہ محمد بن عبدالوہاب ایسا ہی تھا سلطنت روم کا وہ باغی رہا اور رہا اُس سے لڑا اور مکہ مکرمہ پر متغلب ہوگیا جسکو آخرکار محمد علی پاشاے مصر نے مغلوب کیا۔

یہ محمد بن عبدالوہاب قوم بنی تمیم سے ہے ۱۱۱۵ ہجری مین مقام عینیہ مین جو ایک مقام ہے ملک نجد مین پیدا ہوا اس لئے اسکے مقلد نجدیہ بھی کہلائے اس کے باپ نے بڑی کوشش سے شریعت اسلام کی تعلیم دی بعدہٗ اسنے مکہ معظمہ اور بصرہ مین علوم دین تحصیل کیا اور کتب احادیث صحاح ستہ کا عالم ہوا پھر اپنے والد کے ساتھ مکہ معظمہ کا حج کیا اور مدینۂ طیبہ مین زیارت کر کے شیخ عبداللہ بن ابراہیم کا مرید ہوا برسون اسنے فقر مین تعلیم حاصل کی بعدہ یہ اپنے وطن کو گیا اسنے ظاہرا شریعت اسلام کی پابندی اور اُسکے اصول مین فرق نہ کیا یعنے جو لوگ فال دیکھتے یا شگون مانتے یا مزارات کی تعظیم کرتے یا مزارات کو آراستہ کرتے یا مسکرات کو استعمال کرتے یا ریشمی کپڑے پہنتے اُنکو بُرا کہتا کہ یہ باتین شریعت رسول کے خلاف ہین قرآن شریف اور احادیث کو پڑھکر اسنے خیال کیا کہ اصول شریعت اسلام مین حال کی آمیزشات کی وجہ سے بڑا تفاوت پیدا ہو گیا ہے تب یہ آمادہ ہوا کہ لوگون کو خاص احکام اور شریعت اسلام اُس قاعدے پر سکھاوے اور رواج دیوے جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور عمل کیا ہے اور خیال کیا کہ دنیا کے مسلمان بھٹک گئے ہین جو پیر اور اولیا کے قول کی پیروی کرتے ہین اور یہ رواج اُنھون نے اپنے فائدے کی غرض سے دئے ہین اسنے صرف قرآن مجید اور احادیث نبوی کو اپنا ہادی اور رہنما قرار دیا اور بہت سے رسالے اپنے عقائد مین تالیف کئے۔ اسکے کئی قلمی رسالے بحث توحید اور ترک بدعت و شرک مین کتب خانۂ ریاست رامپور مین میری نظر سے گذرے ہین غرضکہ لوگون نے اسکا کہنا مانا اور اسکے طریقے کو تسلیم کیا۔ جلد دوم فتوحات اسلامیہ مین شیخ احمد دحلان نے لکھا ہے کہ اسکے معتقدون کو یہانتک خیال تھا کہ جو کچھ محمد بن عبدالوہاب کہتا ہے جو شخص اُسے نہ مانے وہ کافر مشرک حلال الدم والمال ہے جو آیات قرآنی

Marfat.com

مشرکین کے حق مین اُتری ہین اُنھین مسلمانون کے حق مین حمل کیا جیسے ومن اضل ممن یدعوا من دون اللہ من لا یستجیب لہ الی یوم القیامۃ وھم عن دعاءھم غافلون اُس شخص سے زیادہ گمراہ کون ہے جو اللہ کے سوا اُس شخص کو پکارتا ہے کہ جو اُسکو قیامت تک جواب ندے گا اور وہ پکارنے اُسکے سے غافل ہین (ایضًا) ولا تدع من دون اللہ ما لا ینفعک ولا یضرک یعنی اللہ کے سوا اُس چیز کو مت پکار جو نہ تجھکو نفع دے اور نہ تجھکو ضرر پہونچا سکے۔ محمد بن عبدالوہاب نے کہا کہ جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی اور نبی یا ولی یا صالح کو پکارے یا اُس سے شفاعت کا سوال کرے سو وہ اُنھین مشرکین کی طرح ہے اور ان آیات کے عموم مین داخل ہے اور آنحضرت اور انبیاء و اولیا و صلحا کی زیارات کو جانا شرک قرار دیا اور کہا کہ کسی نبی یا ولی کو وسیلہ سمجھکر پکارنا شرک ہے اور جو کسی کام کو سوا اللہ کے کسی دوسرے کی طرف منسوب کرے گو بطور مجاز عقلی کے ہو یہ بھی کفر ہے جیسے مجھے اِس دوا نے نفع پہونچایا یا اِس ولی کی وجہ سے میرا یہ کام ہوگیا اور اللہ نے جو مشرکین کی زبانی فرمایا ہے ونعبدھم لا لیقربوا منا الی اللہ زلفی یعنے ہم اُنکی عبادت اسلئے کرتے ہین کہ وہ ہم کو اللہ کے پاس پہونچا دین سو جو کوئی وسیلہ کسی بزرگ سے ڈھونڈھتا ہے وہ مثل اُنھین مشرکین کے ہے جو کہتے تھے کہ ہم بتون کی پرستش صرف تقرب الی اللہ کے لئے کرتے ہین کیونکہ مشرکین بھی خالق اُن بتون کو نہین جانتے تھے جیساکہ مسلمان ان اہل قبور کو خالق نہین جانتے ہین بلکہ کہتے تھے خالق وہی اللہ ہے چنانچہ اللہ خود فرماتا ہے ولئن سألتھم من خلق السموات والارض یقولون اللہ یعنے جو تو اُنسے پوچھے کہ کسنے پیدا کیا ہے آسمانون اور زمین کو تو کہین اللہ نے پس اللہ نے جو اُنکو کافر و مشرک کہا وہ صرف اِس وجہ سے کہ وہ کہتے تھے کہ ہم اصنام کی عبادت تقرب الی اللہ کے لئے کرتے ہین علی ہذا یہ مسلمان بھی اُنھین مشرکین کی طرح ہین۔ اہل سنت نے بھی اُسکے رد مین بہت سے رسالے لکھے اور اُسکے شکوک کا بخوبی جواب دیا یہانتک کہ اُسکے بھائی شیخ سلیمان نے بھی اُس کے اقوال انکار و کیا اِس شخص کا بھی ایک رسالہ کتب خانۂ ریاست رامپور مین میری نظر سے گذرا ہے۔

Marfat.com

احادیث اور آیات سے اسی بات پر زور دیا ہے کہ مسلمان ایسی باتون سے مشرک نہین ہوسکتے اور جن باتون کو محمد بن عبدالوہاب نے ناجائز اور ممنوع قرار دیا ہے اُن کے جواز پر شیخ سلیمان نے دلائل لکھے ہین - سرجان مالکم نے اپنی تاریخ کے باب ۲۲ مین وہابیون کے عقائد بیان کئے ہین کہ وہ لوگ وحدانیت واجب الوجود اور رسالت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقر ہین لیکن کہتے ہین کہ خالق اور مخلوق کے درمیان کسی طرح نسبت نہین انکا اعتقاد یہ ہے کہ کسی پیغمبر یا امام یا ولی کو کسی قسم کا تصرف بندون کے معاملات مین حاصل نہین اور نہ بعد وفات کے آخرت مین اُنکو کوئی مدد دہی یا فائدہ رسانی کا منصب حاصل ہوسکتا ہے اور جو مسلمان قرآن کی تاویل کرتے ہین اُنھین یہ کافر جانتے ہین اور ایسے مسلمانون کے ساتھ غزا اور جنگ کرنا لازم جانتے ہین اور جو القاب عزت واحترام پر دلالت کرتے ہین وہ انکے نزدیک سوا اللہ کے اور پر اطلاق کرنا مکروہ ہے وہی اکیلا تقدیس اور تمجید کے لائق ہے اور نص قرآن سے ثابت کرتے ہین کہ اُن فرقہاے اسلام کے ساتھ جو ہمارے طریق پر نہین محاربہ کرنا لازم ہے اور اُنسے یہانتک جنگ کرنا چاہئے کہ یا اِس طریق کو اختیار کرلین یا مثل کفار کے جزیہ دیا کرین اور جب یہ لوگ ہمارے طریق کو اختیار نہ کرین بلکہ جزیہ اپنی جانون پر لازم کرلین تو لباس موٹا پہنین گھوڑے پر سوار نہوا کرین رہنے کے لئے مکانات عالیشان نہ بنائین اور اُنکا یہ بھی عقیدہ ہے کہ جو خراج اُس طرح نہین لیا جایا کرے جیسے پیغمبر علیہ السلام لیا کرتے تھے مثلاً خمس اور زکوۃ وغیرہ وہ غیر مشروع ہے اور محمدؐ و علیؓ وغیرہ کی قسم کھانا حرام ہے اِسلئے کہ قسم عبارت ہے اِس سے کہ جو کچھ دل مین مخفی ہے اُسپر شہادت طلب کرے اور امورات مخفی کا جاننے والا سواے ذات پاک رب العالمین کے کوئی اور نہین ہے اور قبر و نیز گنبد وغیرہ عمارات بنانا ایک قسم کی بت پرستی جانتے ہین اِسی طرح مزارات اولیا اور انبیا وغیرہ کو عین بت پرستی سمجھتے اِسی لئے کہتے کہ مزارات اولیا کو توڑ ڈالنا چاہئے اور اُن کے اسباب وسامان آرائش کا دنیا کے مشروع کامون مین صرف کرنا اللہ پاک کی خوشنودی کا باعث جانتے اور مردونکی تعزیت کو حرام جانتے

Marfat.com

اسلئے کہ مسلمان پاک کی روح جنت مین جاتی ہے اور یہ مسرت کا موجب ہے نہ سوگ کا
اخبار کو قابل عمل نہین سمجھتے کتاب اللہ کو کافی جانتے اور اُنکا یہ اعتقاد ہے کہ قرآن
خدا کی کتاب ہے جو اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی ہے اور محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو ایک نیک آدمی جانتے ہین جنھین اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے جن استعمالات
اور رسوم کا مثل ختنہ وغیرہ کے قرآن مین ذکر نہین مگر اسلام مین وہ جاری ہین
اُنھین قابل عمل در آمد قرار دیتے ہین مگر کہتے ہین کہ انکو رسوم وعادات سمجھکر ان کی
متابعت کرنا چاہیئے عبادات مذہب مین انکا شمار نہین ہوسکتا بڑا اصول انکا یہ ہے کہ
جو لوگ انکے طریقے پر نہین اُنکو قتل کرنا اُنکے مالونکو لوٹنا درست ہی اور اِس معاملے مین
مسلمانون کو یہود ونصاریٰ سے بھی بدتر خیال کرتے ہین۔
ہم آگے چلکر وہابیون کے ایک رسالے سے مضامین کا اقتباس کرینگے اُن سے اندازہ
ہو جائیگا کہ یہ باتین جو اُنکی نسبت بیان کی گئی ہین کہانتک صحیح ہین اور کہانتک غلط ہین
کہتے ہین اصل مذہب اُن نجدیونکا حنبلی تھا اِس مذہب کے لوگ حجاز ویمن وغیرہ مین
بہت ہین اور نیا مذہب نکالنے کی نسبت اُن کی طرف بظاہر غلط ہے۔
اب ہم یہ بیان کرتے ہین کہ جب محمد بن عبدالوہاب کے ہان اور جماعت کا مجمع ہوا تو شہر کے
حاکم سے مخالفت ہوئی بمعاینہ اِس کیفیت کے محمد بن سعود زبردست رئیس درعیہ کے پاس
پہونچکر جو بنی حنیفہ سے تھا پناہ چاہی اُسنے حمایت کی بوجہ حمایت رئیس درعیہ کے وہابی
سلسلہ قائم ہوا اور رئیس درعیہ نے اِس جدید مذہب والے سے خاندانی رشتہ وقرابت
قائم کر کے اُسکو تقویت دی محمد بن عبدالوہاب کے کامون کے ظہور کی ابتدا ۱۱۴۳ھ ہجری
سے ہوئی تھی اور انتشار کی ابتدا ۱۱۷۱ھ سے ہے اِس رئیس درعیہ کا فرزند عبدالعزیز مشہور
وہابی ہو جب ۱۲۰۶ھ ہجری مین ابن عبدالوہاب اور محمد بن سعود رئیس درعیہ کا بھی انتقال
ہوا تو عبدالعزیز اُس کا قائم مقام ہوا اس نے فوج وہابی کو آگے بڑھایا
اور دور دور گوشہائے ملک کو فتح کیا اُس نے کربلائے معلی پر بھی چڑھائی
کی یہ فوج سعود بن عبدالعزیز کی ماتحتی مین تھی در ذیحجہ ۱۲۱۶ھ ہجری

Marfat.com

مطابق ۱۸۰۲ء کو صبح کے وقت جب فوج وہان پہونچی تو حکم دیا کہ کافرون مشرکون کو مارو اور قتل کرو چھ گھڑی تک قتل عام کیا سات ہزار آدمی کربلا کے مارے گئے جن مقتولون مین سے مولانا فخر الدین عبد الصمد ہمدانی مؤلف بحر المعارف بھی ہین روضۂ اقدس امام ہمام سید الشہدا علیہ السلام کا بھی ادب نکیا جو کچھ نقد وجنس خزانۂ درگاہ مین جمع تھا وہ سب وہابیون نے لیا اور درعیہ کو لے گئے ۔ عبد العزیز نے ایک جماعت علما کی مکۂ معظمہ کو بھی بھیجی تھی کہ وہان کے لوگون کو طریقۂ محمد بن عبد الوہاب پر لائین مگر علمائے حرمین نے اُنکے رد پر کمر باندھی اور اُنکی بات نہ چلنے دی یہ واقعات شریف مسعود بن سعید بن زید کے وقت مین جس نے ۱۲۱۵ھ ہجری مین انتقال کیا واقع ہوئے اور شریف نے اُن علمائے وہابیہ کو قید کردیا بعض درعیہ کو لوٹ گئے پھر عبد العزیز بارہ ہزار فوج اپنے فرزند کلان سعود کو دیکر حرمین پر چڑھائی کرائی سعود نے خوب معرکہ آرائیان کین اور فتح حاصل ہوئی اسنے تمام ترکی سلطنت فتح کرلینے کا ارادہ کیا تھا کہتے ہین یہ نہایت خوش رو عقیل ہونہار اور تدبیر جنگ مین یگانہ تھا چونکہ اسکی مونچھین اور داڑھی گھنی تھی اسلئے درعیہ کے لوگ ابو الشارب کہتے تھے تمام مقامات سے عرب جوق جوق آکر اسکے گرد جمع ہوگئے سعود نے ۱۲۱۷ھ مین طائف کو گھیر لیا اور وہان قبضہ کرکے ہزارہا آدمیون کو تہ تیغ کیا اہل مکہ نے یہ کیفیت دیکھ کر ۱۲۱۸ھ مین اطاعت کرلی ۱۴ روز تک لشکر وہابیہ نے وہان مقیم رہکر مسلمانون کو اپنے طریقے کے بموجب ہدایت کی اور اس طریقے کا برتاؤ ہوا حقے اور تسبیح اور تعویذ اور ریشمی کپڑے سب سے زبردستی چھین لئے اور اُن کو سب کے روبرو آگ مین جلا دیا جب نماز کا وقت آتا تو شرعی لوگ دُرّے لیکر نکلتے اور نمازیون کی کثرت سے مسجدین بھر جاتی تھین اور تمام آدمی

۵۲ دیکھو کتاب مرآۃ الارض فصل چہارم ذکر بلاد ۶ رجب صفحہ ۲۲۶

وحربہ ودوتم تاریخ البلاد ثم عاد الی درعیۃ ...

اموال مشہد قبر الحسین رضی اللہ عنہ

فی اهلها واطلقها للنهب واستباح

وناز لها ودخلها عنوۃ وبذل السیف

یعنی اس مقام کی یہ وسادی کربلا

۱۵ مئی ۱۸۰۱ء واقع ہوئی ہے عمل عبارت

۱۲۱۶ھ ہوئے ہین لیکن ہمیں محرم ۱۲۱۶ھ

۲۰ اپریل کی تھی مگر ہمارے حساب سے

لکھا ہے کہ ۱۸۰۲ء

عبد العزیز کے حالات مین ۱۸۰۲ء مین کربلا

آثار الادہار مین

۵۱

پنجگانہ نماز مسجد مین ادا کرتے تھے۔

سعود اور اُسکے ساتھی اپنی جانون کو نمازی اور موحد قرار دیتے ہین چنانچہ فتح مکہ معظمہ کے حالات مین انکا ایک رسالہ ہے جس کو حمد و نعت کے بعد ان الفاظ کے ساتھ آغاز کیا ہی وبعد فانا معاشر غزو الموحدین اِس رسالے مین لکھتے ہین کہ اللہ تعالےٰ نے ہم پر یہ احسان کیا کہ ہم مکے مین ہفتے کو دوپہر کے وقت ماہ محرم ۱۲۱۸ھ ہجری مین داخل ہوئے اہلِ مکہ نے اگرچہ ہم سے مخاصمت کی مگر اللہ نے اُن کے دلون مین ہمارا وہ رعب پیدا کر دیا کہ آخر کار دب گئے اور اُنھون نے امیر سعود سے امان چاہی ہم نے مکے مین داخل ہو کر اُس شخص کو امن دی جو حرم مین تھا اور ہم حرم مین لبیک کہتے ہوئے داخل ہوئے تھے ہمارے لشکر نے حرم شریف کا بڑا پاس و لحاظ رکھا نہ کوئی درخت کاٹا نہ کوئی جانور شکار کیا نہ کسی ذی روح کو مارا سوائے ہدی کے یا اُن جانورون کے جو اللہ نے ہمارے لئے حلال کئے ہین جب ہم عمرہ تمام کر چکے تو امیر سعود کے حکم سے میدان احد مین باشندگان مکہ جمع کئے گئے اور اُس وقت علمائے مکہ سے وہ باتین بیان کی گئین جن کی وجہ سے ہم اُن سے قتال کرتے ہین اور اُنکو جتایا کہ تمھارے اور ہمارے درمیان دو باتون کی وجہ سے خلاف ہے۔

(۱) اخلاص توحید اور اقسام عبادات کی شناخت اور یہ کہ کسی سے دعا کرنا اُسے پکارنا یہ بھی اقسام عبادات مین سے ہے اور معنی شرک؟ تحقیق جس پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین پر جہاد کیا تھا اور شرک کا ترک کرنا بانی ... ان ارکانِ اسلام پر مقدم رکھا گیا تھا۔

(۲) امر معروف و نہی عن المنکر جسکا اب تم لوگون مین نام کے سوا اثر باقی نہین رہا سب نے ان باتون کو تسلیم کیا اور امیر سعود سے کتاب و سنت پر بیعت کی امیر نے اُن سب کے تصور معاف کر دئے اور پھر کوئی مشقت اُنپر باقی نہ رہی اور اُن کے ساتھ نرمی کا برتاو ہونے لگا اور اُن سب کو جتا دیا گیا کہ ہم وہی بات دین مین قبول کرتے ہین جو کتاب و سنت سے ثابت ہے یا سلف صالح کے آثار سے ظاہر ہوئی ہے جیسے خلفا اور ائمہ

Marfat.com

اربعۂ مجتہدین اور یا وہ لوگ جنھون نے ائمہ اربعہ سے حاصل کیا ہے غرضکہ قرن ثالث تک کے آثار سے جو بات ہمپر ظاہر ہوئی ہے ہم اُسی کو قبول کرتے ہین کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا ہے خیرکم قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم یعنی تمام امت سے بہتر میرا قرن ہے پھر وہ لوگ بہتر ہین جو اُنکے متصل ہین پھر وہ لوگ کہ اُنکے متصل ہین اور ہم ہر وقت حق بات کے شریک ہین اور جو بات روشن ہے اُسی کی متابعت کرتے ہین اور اس باب مین ہمکو اُن لوگون سے مخالفت واقع ہونے سے کوئی پروا نہین جو آگے گذر چکے ہین اور ہمنے سب کو یہ سمجھا دیا کہ اموات سے طلب حاجات کرنا شرک ہے اور ہمارے اِس قول پر جسنے کوئی شبہہ وارد کیا ہمنے اسکو دلائل قاطعہ قرآن وحدیث سے بخوبی دفع کر دیا یہانتک کہ سب کو ہمارے اقوال پر پورا پورا یقین حاصل ہوگیا اور اُنکے خاطر نشین یہ امر ہوگیا کہ جو شخص سوا ے اللہ کے کسی اور سے اُسکی مخلوق مین سے دعا کرتا ہے اور اُسے پکارتا ہے یہ کہکر یارسول اللہ یا ابن عباس یا عبد القادر اور یہ سمجھتا ہے کہ اُنکے پکارنے سے مجھے نفع پہونچے گا ہم سے شر دفع ہوگا مریض کو آرام ہوجائیگا دشمن پر فتح حاصل ہوگی وغیرہ وغیرہ یہ شرک اکبر ہے ایسا شخص مشرک ہے اُسکا قتل حلال ہے اور ہمنے سب کو یہ جتا دیا کہ قبرون پر جو گنبد بنائے جاتے ہین یہ اِس زمانے مین بمنزلے بُت پرستی کے ہوگیا ہے اِس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ صاحب مقبرہ سے حاجت طلب کرینگے اور اُسکے سامنے گریہ وزاری کرینگے اور وہ ہماری مشکلات کو حل کریگا جیساکہ زمانۂ جاہلیت مین دستور تھا۔ اِن سب لوگون مین مفتی حنفیہ شیخ عبد الملک قلعی اور حسین مغربی مفتی مالکیہ اور عقیل بن عمر علوی اور محمد التستی بھی حاضر تھے بعد اس کے ہمنے تمام مقبرے اور گنبد توڑ واڈالے جن مین لوگ جمع ہوکر دعائین کیا کرتے تھے اُن منہدمہ عمارات مین مکان بی بی خدیجہ اور قبہ المولد بھی شامل ہین تاکہ مسلمانون کو معلوم ہوجائے کہ کسی شخص کی شان کی تعظیم ضرور نہین یہانتک کہ اِس بقعۂ پاک مین اِن طاغوت کا نام باقی نرہا اور تمام رسوم جاتے رہے تنباکو پینے کے تمام آلات (حقے) تلف کرادئے اور منادی کرادی گئی کہ یہ حرام ہے اور بھنگڑون کے مساکن اور اُن لوگون کے

Marfat.com

مکانات جو فسق و فجور مین نامزد تھے جلوادئے اور حکم عام سُنادیا گیا کہ تمام مسلمان
ایک جگہ جمع ہوکر جماعت کے ساتھ نماز ادا کیا کرین اور ایک ہی امام کے پیچھے نماز
پڑھا کرین وہ امام ائمہ اربعہ کے مذہبابین سے کسی مذہب کا مقلد ہو پس اِس کاروائی
سے ایک عمدہ حالت توحید کی پیدا ہوگئی اور سب رعایاے مکہ متفق ہوکر رہنے لگی اور ر
اُنپر شریف عبدالمعین کو حاکم کردیا اور رعایاے مکہ معظمہ کو رسائل شیخ محمد دیدئے
گئے جن مین مطالب کو عمدہ تقریرون کے ساتھ قرآن واحادیث سے ثابت کیا ہے
اور ایک رسالہ اُن سب رسائل سے منتخب کرکے عوام کے لئے تیار کردیا گیا کہ اُن کی
مجلسون اور محفلون مین پڑھا جایا کرے اور علما ان لوگون کو معانی سمجھادیا کرین
مطالب اِس رسالہ منتخب کے یہ ہین۔ عبادت کا نام اُس وقت تک عبادت نہین
ہوسکتا جب تک توحید کے ساتھ نہو جیسے کہ نماز جب تک طہارت کے ساتھ نہو نماز
نہین کہلاتی پس جبکہ شرک عبادت مین داخل ہوا تو عبادت فاسد ہوگئی جیسے کہ حدث
سے طہارت فاسد ہوجاتی ہے پس جو شخص یارسول اللہ یا ابن عباس۔ یا عبدالقادر کہے
وہ مشرک ہے جب تک توبہ نکرے اُسکا قتل حلال ہے اسی طرح جو اللہ کے سوا دوسرے
کے نام پر ذبح کرے یا اللہ کے سوا دوسرے کی نذر مانے ایسے لوگونپر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے جہاد کیا ہے پھر چار قاعدے لکھکر رسالے کو ختم کرکے کہا کہ حسین بن محمد بن حسن بریقی
حضرمی ثم الجہانی نے امیر سعود اور اُسکے دوستون سے بہت سے مسئلے دریافت کئے
جس کے جواب مین ہمنے اُس سے بیان کیا کہ ہمارا مذہب اصول دین مین وہی ہے جو اہل سنت وجماعت
کا ہے اور ہم طریقہ سلف پر چلتے ہین اور وہ یہ ہی کہ ہم اِس بات کے مقر ہین کہ آیات و
احادیث مین جو صفات الٰہی وارد ہوئی ہین وہ اپنے ظاہر ہی پر محمول ہین اور معانی اُنکے
اللہ جانتا ہے اور خیر وشر جملہ اللہ کی مشیت سے ہین جو وہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے
بندے کو افعال کے پیدا کرنے پر قدرت نہین بندہ کاسب ہے جسکی وجہ سے اللہ اُسکو
ثواب از راہ فضل دیتا ہے اور عذاب اُسپر بوجہ عدل کے کرتا ہے اللہ تعالیٰ پر کوئی شئے
واجب نہین اور اللہ کا دیدار قیامت مین بلا کیف اور بے احاطے کے ہوگا اور ہم فروع مین

Marfat.com

امام احمد بن حنبل کے تبع ہین اور ائمہ اربعہ کے مقلدون کو ہم برا نہین جانتے ہان
جو انکے سوا اسلام مین مذاہب ہین انکے ہم منکر ہین جیسے زیدیہ اور امامیہ وغیرہ کیونکہ انکا
مذہب منضبط نہین سو ہم ایسے لوگون کو ائمہ اربعہ کی تقلید پر مجبور کرتے ہین اور نہ ہم اجتہاد
مطلق کو برا جانتے ہین ہان ہم بعض اُن مسائل اجتہادیہ کے مخالف ہین جن کے خلاف
ایسی نص جلی قرآن وحدیث سے معلوم ہوتی ہے جو نہ منسوخ ہے نہ مخصص نہ اُسکے معارض
کوئی قوی نص موجود ہے پس ایسی صورت ہین ہم مذہب کی تقلید نہین کرتے جیسے ارث جد کا
اور اخوت پس ہم ارث جد کو مقدم رکھتے ہین یعنی میراث جد کو دلواتے ہین بھائی کو نہین
دلواتے اگرچہ یہ بات مذہب حنابلہ کے خلاف ہے ہم اُن باتون کے کرنے کے لئے حکم
دیتے ہین جو ظاہر شرع سے مفہوم ہوتی ہین اُن باریکیون پر عمل نہین کرتے جو علما نے
پیدا کی ہین اور ہم قرآن کے سمجھنے کے لئے تفاسیر متداولہ معتبرہ سے مدد لیتے ہین اور
ایسی تفاسیر ہمارے نزدیک یہ ہین تفسیر ابن جریر اور اُسکا مختصر جو ابن کثیر شافعی نے
کیا ہے بغوی بیضاوی تفسیر خازن تفسیر حداد جلالین وغیرہ اور احادیث کے سمجھنے کے لئے
اُنکی شروح ذیل ہمارے نزدیک معتبر ہین عسقلانی وقسطلانی شروح بخاری اور نووی
شرح مسلم اور مناوی شرح جامع صغیر اور ہم کتب احادیث رسول خصوصاً صحاح ستہ اور انکی
شروح سے زیادہ رغبت رکھتے ہین اور مذاہب مین جسقدر علوم وفنون کی کتب موجود ہین
مثلاً اصول وفروع اور قواعد وسیر ونحو وصرف وغیرہ ہم انھین اچھا جانتے ہین اُن مین سے
کسی کے تلف ہونے پر ہماری مرضی نہین ہان جس سے شرک پیدا ہونے کا اندیشہ ہے
وہ کتاب ہمارے نزدیک بری ہے جیسے روض الریاحین یا جس سے عقائد مین خلل آتا ہے
جیسے علم منطق اسکو ہم حرام جانتے ہین اور جو بعض بدوون نے رعایائے طائف کی بعض
کتابین تلف کردی تھین یہ اُنکی حماقت اور جہل کی وجہ سے واقع ہوا نہ ہمارے حکم سے
اور ہمنے اس فعل پر اُنکو سزا بھی دی اور ہم جنگ مین عورتون اور بچونکا قتل کرنا جائز نہین رکھتے
اور ہمپر لوگ یہ بہتان کرتے ہین کہ ہم حق بات کو مٹاتے ہین اور لوگونکو داؤن دیتے ہین
اس طرح کہ اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کرتے ہین اور جسقدر ہمارے علم کے موافق ہوتا ہی

Marfat.com

اُسیقدر حصہ حدیث کا لیتے ہین اور اُن کی شرحون کی طرف رجوع نہین کرتے اور ہم آنحضرت کے رتبے کو گھٹاتے ہین اس طرح کہ اُنکو کہتے ہین کہ وہ قبر مین گل گئے ہین اور اُنکو رتبۂ شفاعت حاصل نہین اور اُنکی قبر کی زیارت کرنا مستحب نہین اور وہ معنی لا الہ الا اللہ کے نہین جانتے تھے یہانتک کہ اُنپر یہ آیت اُتری فاعلم انہ لا الہ الا ہو یعنے تو جان لے نہین کوئی معبود سوا اُسکے اور ہم علما کے اقوال پر التفات نہین کرتے اور مؤلفات اہل مذاہب کو تلف کراتے ہین اور ہم مجسمہ ہین اور ہم اپنے زمانے کے لوگون کو اور چھٹی صدی کے بعد کے لوگون کو عموماً کافر جانتے ہین سوا اُس شخص کے جو ہمارے عقائد پر ہو اور جنسے ہم بیعت لیتے ہین تو پہلے اُنکو یہ سنا دیتے ہین کہ وہ مشرک ہین اور اُنکے مان باپ بھی اگر مر گئے ہین تو مشرک مرے ہین اور ہم نبی علیہ السلام پر درود بھیجنے کی ممانعت کرتے ہین اور قبور مشروعہ کی زیارات مطلق حرام جانتے ہین اور یہ خیال کرتے ہین کہ جو ہماری چال ڈھال پر ہے اُس سے سارے تکالیف حتّٰی کہ فرض بھی ساقط ہو جاتا ہے اور ہم اہل بیت نبوی کا حق نہین سمجھتے اور ہم اُنپر جبر کرتے ہین اس بات کے لئے کہ اپنے غیر کفو سے بھی نکاح کر لین اور ہم بعض بوڑھے مردون پر جبر کرتے ہین کہ اپنی جوان عورتون کو طلاق دیدین تا کہ وہ نوجوانون سے نکاح کر لین یہ سب باتین ھ وغ ہین جو ایسی باتین ہماری طرف منسوب کرتا ہے وہ مفتری ہے جو ہم سے ملے اور ہماری مجلس مین آئے تو اُسے قطعاً یقین ہو جائے کہ ایسی باتون کی کوئی اصل نہین دشمنان دین نے ہم پر اِن کو باندھ لیا ہے تا کہ لوگ ہم سے نفرت کرنے لگین۔

ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ مرتکب کبیرہ دائرۂ اسلام سے خارج نہین ہو سکتا اور نہ ہمیشہ دوزخ مین رہیگا جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت مین شرک نکرتا ہو اور ہمارے پیغمبر علیہ السّلام کا رتبہ تمام مخلوق الٰہی سے افضل و اعلیٰ ہے اور اپنی قبر مین حیات ہین اور اُنکی حیات شہدا کی حیات سے ابلغ ہے اسلئے کہ وہ سب سے افضل ہین اور وہ سنتے ہین سلام اُسکا جو اُنپر سلام بھیجے اور اُنکی زیارت مسنون ہے مگر خاص اُسی قصد سے سفر کرنا نہ چاہئے بلکہ مسجد نبوی

اُنکی زیارت اور اُس مین نماز پڑھنے کا قصد کرنا چاہیئے اور جب مسجد کے قصد کے ساتھ اُنکی زیارت کا بھی قصد کیا جائے تو مضائقہ نہین اور جو کوئی اُنپر درود بھیجنے مین مشغول ہوتا ہے یہ اُسکے لئے عین سعادت ہے اور ہم کرامات اولیا کے منکر نہین ہمارے نزدیک وہ حق ہے اور اولیا پر اللہ کی ہدایت اور مہربانی ہوتی ہے جبکہ وہ طریقہ شرعیہ کی بھی پابندی رکھتے ہین مگر اورون کو اُنکی حیات و ممات مین اُنکی عبادت کرنا جائز نہین اور اُنکی زندگی مین اُنسے دعا لینا چاہیئے اور ہم اِس بات کو ثابت رکھتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیا اور ملائکہ اور اولیا اور اطفال قیامت مین شفاعت کرینگے اور مخلوق مین سے کسی کی عظمت مثل اللہ تعالیٰ کے سمجھکر اُسکے نام کے ساتھ قسم کھانا اور اُس قسم کو خدا کی قسم کا قائم مقام سمجھنا شرک اکبر ہے اور جو کوئی قسم کسی کی تعظیم کی راہ سے نکھائے بلکہ یون ہی اُسکی زبان سے سرزد ہوجائے تو یہ شرک اکبر نہین مگر گناہ ہے اِس کام سے اُسکو روکنا چاہیئے اور درگاہ الٰہی مین کسی کو اپنا وسیلہ بنانا اِس طرح کہنا اللھم انی اتوسل الیك بجاہ نبیك محمد یا بحق نبیك یا بجاہ عبادك الصلحین یا بحق عبدك فلان یہ بدعت مذموم ہے اور ہمارے نزدیک اہلبیت کے ساتھ محبت رکھنا ضرور ہے کیونکہ یہ حکم قرآن و حدیث مین آیا ہے ہان اسلام نے سب مسلمانون مین مساوات قائم کردی ہے اور اُسنے تو یہ بتایا ہے کہ جو زیادہ متقی ہے وہی زیادہ محترم ہے جب اہلبیت مین یہ وصف موجود ہو تو وہ بدرجۂ اولیٰ تعظیم و تکریم کے مستحق ہین اِسی طرح اور علما بھی اِسکے مستحق ہین اور کسی کے ہاتھ پر بوسہ دینا اگر اِس لحاظ سے ہے کہ یہ شخص سفر سے آیا ہے یا اُستاد ہے یا مدت کے بعد ملا ہے تو مضائقہ نہین اور تعظیم کی راہ سے جیساکہ جاہلیت مین دستور تھا ممنوع ہے اور اعتقاد کی راہ سے ایسا کرنا شرک مین داخل ہے اور نکاح فاطمیہ عورت کا غیر فاطمی مرد کے ساتھ اجماعاً جائز ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کیا تھا اور سکینہ بنت امام حسین کا نکاح چار شخصون سے ہوا تھا کہ ان مین سے بعض ہاشمی بھی نہ تھے بلکہ نکاح غیر کفو کے ساتھ بھی جائز ہے دیکھو زید کے ساتھ کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے زینب ام المؤمنین کا

Marfat.com

نکاح ہوا تھا جو قرشی عورت تھین حالانکہ اہلِ مذاہب جانتے ہین کہ غلام حرہ کا کفو نہین
اور معاویہ اور اُنکے ہمراہی جناب امیر کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرنے سے خطا وار ہوئے
اسپر اجماع ہے اور ہمیشہ اسی خطا پر رہے اور اِسی پر مرے مگر سلف نے کسی کو کافر نہین
جانا اور نہ اُنکو فاسق کہا بلکہ اجتہاد کا اجر اُنکے لئے ثابت کیا ہے یہی حال ہے اُن
لوگونکا جنکی دیانت صحیح ہے اور اُن کی نیکی و پرہیزگاری مشہور ہے اور عادت اچھی ہے
اور مسلمانون کو نصیحت کرتے ہین اور علوم نافع سکھاتے ہین اور ایسے علوم مین کتابین
بناتے ہین اور پھر کسی مسئلے مین خطا کرتے ہین اور ہمارے نزدیک جو کچھ قرون ثلثہ کے
بعد نئی بات نکلی ہے وہ مطلقاً مذموم ہے بدعت حسنہ و قبیحہ کی تقسیم درست نہین ہان
اگر یون جمع کرنا ممکن ہو کہ حسن سے مراد وہ ہے جسپر سلف صالح تھے اور وہ شامل ہے
واجب اور مندوب اور مباح کو اور اُسکو بدعت مجازاً کہتے ہین اور قبیح سے مراد وہ ہے
جو اُنکے خلاف ہے اور شامل ہے محرمات اور مکروہات کو تو اس جمع کرنے مین مضائقہ نہین
ہم جن کامون کو بدعت مذموم جانتے ہین اور اُن سے منع کرتے ہین یہ ہین کہ مقامات اذان
مین اذان کے بعد زور سے اور کوئی چیز نہ پڑھنا چاہئے خواہ وہ قرآن کی آیات ہون
یا نبی علیہ السلام پر درود وغیرہ وغیرہ اسی طرح جمعہ کی رات کو یا رمضان مین یا
عیدین مین کیونکہ یہ سب بدعات مذموم ہین ہم نے ایسی باتین سارے مکے سے مٹا دی
ہین اور علماے مذاہب نے بھی اِنکے بدعت ہونے کا اعتراف کر لیا ہے اور وقت محفل میلاد
کے لئے مقرر کرنا یا یہ اعتقاد کرنا کہ ذکر مولد رسول عبادت ہے یہ بھی بدعت مذموم ہی ہان
اگر سیرت رسول پر اطلاع حاصل ہونے کی نیت سے ذکر مولد رسول کیا جائے تو مضائقہ
نہین اور تسبیح رکھنا بھی بدعت ہے اور مشائخ و اولیا کے عرس کرنا اور زور سے وہان کچھ
پڑھنا یا فاتحہ خوانی آواز بلند کے ساتھ کرنا ایسی باتین شرک اکبر ہین ایسے لوگونکے ساتھ
ہم قتال کرتے ہین اور جسقدر علماے ورد و وظائف مین رسائل قرآن و احادیث سے
استنباط کر کے لکھے ہین اُنکا پڑھنا مضائقہ نہین کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا ذکر و شغل اور پیغمبر
علیہ السلام پر درود بھیجنا ہے اور چلا چلا کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت مین اشعار

Marfat.com

پڑھنا بھی ہم جائز نہین رکھتے اور نماز تراویح سنت ہے اور اُسکو جماعت سے ادا کرنے مین مضائقہ نہین اور ماہ رمضان مین آخری جمعہ کے دن نماز جمعہ کے بعد پانچون وقت کی نماز بہ نیت قضائے عمری پڑھنا ممنوع ہے اور جنازے کے ساتھہ زور سے ذکر کرنا بھی ممنوع ہے اور طبل جنگ کے سوا سارے باجے لہو ولعب مین داخل ہین اور بیاہ مین دف بجانا مضائقہ نہین اور پنجگانہ نماز کے بعد مشائخ کے لئے فاتحہ پڑھنا بدعت ہے اور ہمارے نزدیک ابن قیم اور اُنکے اُستاد ابن تیمیہ اہل سُنت کے امام ہین مگر ہم ہر مسئلے مین اُن کے مقلد نہین کئی مسائل مین ہم اُن کے مخالف ہین مثلاً ہمارا یہ مذہب ہے کہ تین طلاق ایک لفظ سے ایک ہی مجلس مین واقع ہوجاتی ہین اور وقف صحیح ہی اور نذر ماننا جائز ہے اور جو نذر گناہ نہو اسکا پورا کرنا واجب ہے اور اُن دونوںکا یہ مذہب نہین یہانتک اُس رسالے کا بیان تھا۔

اب سننا چاہئے کہ جب سعود مکے مین اپنی کارروائی کامل کرچکا اور پورا پورا تسلط ہوگیا تو اُسنے سلطان روم کو اپنی کامیابی کا خط اِس عبارت سے لکھا از جانب سعود سلطان قسطنطنیہ کو ظاہر ہو کہ مین تاریخ ۴ محرم ۱۲۱۸ھ ہجری کو مکہ معظمہ مین داخل ہوا باشندون مین امن رکھی مین نے تمام وہ چیزین اِس مقام متبرک سے دور کین جنکی پرستش بتونکی مانند یہان کے لوگ کرتے تھے مین نے تمام محصولات جو خلاف شرع تھے دور کئے مین نے اُس قاعدے کو حسب احکام نبوی کل مقرر کیا جس کو تمنے مقرر کیا تھا مین چاہتا ہون کہ تم حکام دمشق وقاہرہ کو حکم دو کہ شہر مین وہان کے لوگ ڈھول وقرنا بجاتے نہ آئین کہ اِن چیزون سے مذہب کو کچھ فائدہ نہین ہے خدا تمپر اپنا فضل وکرم رکھے۔

بعد اِسکے سعود نے جدے کا محاصرہ کیا شریف غالب بن مساعد بن سعید بن سعد بن زید کہ وہان موجود تھا جواب دیتا رہا ۱۲۱۸ھ ہجری مین عبد العزیز حالت نماز مین ایک جیلان کے باشندے کے ہاتھ سے جسکا نام عبد القادر اور مذہب شیعہ تھا مقتول ہوا سعود جدے کا محاصرہ اُٹھاکر درعیہ کو چلا گیا اور باپ کا قائم مقام ہوا شریف غالب نے میدان خالی پاکر مع فوج سلطانی جو شریف پاشا کے ماتحت تھی مکے کو کوچ کیا

Marfat.com

اور وہان پر از سر نو قبضہ کر کے جو وہابی موجود تھے اُنکو نکال دیا مگر وہابیون کے قبضے
مین طائف بدستور رہا جہان پر عثمان مضائفی اُنکی طرف سے منتظم تھا سعود درعیہ سے
اپنی فوج لیکر حرمین کی طرف روانہ ہوا اور بتدریج تمام حکومت شریف پر قبضہ کر کے
سنہ ۱۲۲۰ ہجری مین پھر مکے کا رُخ کیا اور اُسکا ایسا سخت محاصرہ کیا کہ باشندگان مکہ
بھوکون مرنے لگے اور کتے حلال کر کے کھانے لگے آخر کار شریف غالب نے مجبور ہوکر ذیقعدہ
سنہ ۱۲۲۰ ہجری مین سعود کی اطاعت کر لی پھر وہابیون نے فتوحات مدینۂ منورہ مین حاصل
کین اور ایسی کامل کارروائی کی کہ کسی چیز کو اپنا تسلط کئے بغیر باقی نہ چھوڑا اور اولیا
کی قبور کے گنبد توڑ واڑا دے اور حجرۂ مبارک کا تمام مال و اسباب لوٹ لیا سعود نے چاہا
کہ مرقد منور رسول مقبول سے چادر اُٹھالے مگر خواب مین بشارت ہوئی اور حضور رحمت
گنجور نے فرمایا کہ خبردار اس حرکت سے باز رہنا تب یہ باز رہا اور اپنی طرف سے مدینۂ منورہ
کے باشندون مین سے ایک شخص کو جسکا نام مبارک بن مضیان ہے مدینے کا حاکم مقرر کر دیا۔
غرضکہ سنہ ۱۲۲۳ تک اچھی طرح ان وہابیونکا حجاز پر تسلط ہو گیا ان مقامات مین نو برس کامل
اس سعود وہابی کی حکومت رہی۔

جلد دوم فتوحات اسلامیہ مولفہ شیخ احمد دحلان واقعات سلطان سلیم ثالث بن مصطفیٰ
ثالث مین لکھا ہے کہ عثمانیہ سلطنت سے وہابیون کا انتظام اسلئے نہو سکا کہ وہ نصاریٰ کی
جنگ مین مصروف تھی اور نہایت کمزور ہو رہی تھی فوج وہابی اسقدر کثیر و زبردست
ہو گئی کہ سلطان ترکی کو اپنی سلطنت جاتی رہنے کا خوف پیدا ہوا تب محمد علی پاشاہ والی
مصر کو حکم دیا کہ وہابیون کے تسلط کو مقامات متبرک سے دور کرنے کے واسطے زبردست
فوج سے چڑھائی کی جائے بموجب حکم سلطانی پاشائے مذکور نے فوج جمع کی اور اُسے
اپنے بیٹے طوسون پاشا کی ماتحتی مین بھیجا مگر صفرا اور حدیدہ کے مقام پر اس لشکر نے
عربون سے جو وہابیون کی مدد کو جمع ہوئے تھے ذیحجہ سنہ ۱۲۲۶ مین ایسی شکست فاش
پائی کہ بہت کم لوگ بچکر گرتے پڑتے مصر کو واپس ہو سکے اور تمام مال و اسباب وہابیون
کے ہاتھ لگا پھر محمد علی پاشا نے دوسرا لشکر تیار کر کے بذات خود سنہ ۱۲۲۷ مین وہابیون پر

Marfat.com

چڑھائی کی اور یہ فوج تمام مقبوضات وہابیہ کو فتح کرتی ہوئی صفرا اور حدیدہ تک پہونچ گئی اور اُسے بھی ماہ رمضان مین نہایت حسن تدبیر کے ساتھ ۶ بونکو ملا کر بلا مقابلہ فتح کرلیا سپہ سالار لشکر وہابیہ کو ایک لاکھ ریال رشوت مین دیئے اور دوسرے افسرون کو اٹھارہ اٹھارہ ہزار ریال دیے اور اُن کے واسطے وظیفے مقرر کئے یہ سارا کام شریف غالب کی پیروی اور کوشش سے ہوا شریف مذکور بہ ظاہر وہابیون کے ہمراہ تھا مگر دربردہ یہ کارروائیان کرکے اُنکی بیخ کنی کرتا تھا پھر عسکر سلطانی ماہ ذیقعدہ مین مدینے مین داخل ہوا اور اوائل محرم ۱۲۲۸ھ مین دریا کے رستے سے جدے پہونچکر اسپر قبضہ کرلیا یہ سارے کام خفیہ طور پر شریف غالب کی رائے سے ہوئے پھر وہ چھپ کر فوج وہابیہ سے نکلکر سلطانی لشکر مین چلا گیا مکہ اور جدہ مین سلطانی فوج کے داخل ہوتے ہی عثمان مضائفی طائف سے فرار ہوگیا مگر آخر کار گرفتار ہوکر قسطنطنیہ بھیجدیا گیا اور وہان قتل ہوا پھر محمد علی پاشا نے تمام وہابیون کو حجاز مین سے چن چن کر قتل کرایا۔

۸۔جمادی الاولی ۱۲۲۹ھ ہجری کو ۶۸ برس کی عمر مین سعود بن عبدالعزیز بن محمد بن سعود مراتو درعیہ مین اُس کا بیٹا عبداللہ جانشین ہوا یہ اگرچہ جری تھا مگر جنگی داؤن گھات سے محض بے خبر تھا محمد علی پاشا نے اپنے بیٹے ابراہیم کو اس کے تباہ کرنے کے لئے فوج دیکر روانہ کیا اس نے ۱۲۳۲ھ مین درعیہ پہونچکر متواتر لڑائیون کے بعد ذی قعدہ ۱۲۳۳ھ مین عبداللہ بن مسعود کو مع امرا کے قید کرلیا جو قسطنطنیہ مین بحکم سلطانی قتل ہوا اُس کے بیٹے ترکی عبداللہ کو خیال حکومت ہوا مگر دبدبۂ سیاست سلطان محمد خان والی قسطنطنیہ سے زباد کو بھاگا اور مارا گیا بعدہ اُس کے بیٹے **فیصل** نے زباد مین اپنی حکومت قائم کی ۱۸۶۳ء مین پالگر لو سیاح اور ۱۸۶۵ء مین سرلوئس پیلی اس سے ملاقی ہوئے ۱۸۶۶ء مین فیصل نے انتقال کیا تو اُسکا بیٹا عبداللہ قائم مقام ہوا ہرچند کہ وہابیون کی فوجی قوت نابود ہوگئی تھی تاہم محمد بن عبدالوہاب نے جو اصول قائم کئے تھے بعض مذہبی رہنما اُسکی تقلید کرتے تھے آج کل وہابی اخوان کہلاتے ہین۔

Marfat.com

ہندوستان مین وہابیت کا شیوع

اگر کوئی شخص ملک ہندوستان سے حج بیت اللہ کو جاتا اُسکو وہابی خیالات کے مولوی ملتے چنانچہ سید احمد صاحب ساکن رائے بریلی ۱۸۲۲ء مین بعد الفراغ حج ہندوستان کو آئے تو ارادہ کیا کہ شمالی ہندوستان کا اسلام درست کرین لوگون نے سادات جانکر تعظیم کی اور اپنا مقتدا تسلیم کیا یہ تمام شمالی ہند مین اپنے مقلدین بنانے کے لئے پھرتے تھے پٹنہ مین اپنا نائب مقرر کیا اور دہلی پہونچے مولوی محمد اسماعیل اِن کے بہت بڑے مقلد ہوئے سید احمد صاحب واعظ نہ تھے واعظ مولوی محمد اسماعیل صاحب تھے جنکی نصیحتون سے مسلمانون کے دلون مین ایک ایسا ولولہ اثر خیز پیدا ہوجاتا تھا جیسا کہ کسی بزرگ کی کرامت کا اثر ہوجاتا ہے ایک مرتبہ وہ کلکتہ مین سکھو نپر جہاد کا وعظ فرما رہے تھے اثنائے وعظ مین کسی شخص نے اُن سے دریافت کیا کہ تم انگریزونپر جہاد کرنے کا وعظ کیون نہین کہتے وہ بھی تو کافر ہین اسکے جواب مین مولوی اسماعیل صاحب نے فرمایا کہ انگریزون کے عہد مین مسلمانون کو کچھ اذیت نہین ہوتی اور چونکہ ہم انگریزون کی رعایا ہین اپنے مذہب کی رو سے یہ بات فرض ہے کہ انگریزونپر جہاد کرنے مین ہم کبھی شریک نہون۔

سید احمد صاحب نے ۱۸۲۶ء اور ۱۸۳۱ء کے درمیان سکھونپر جہاد اس خیال سے کیا کہ وہ مسلمانون کو حد سے زیادہ حیران اور دق کرتے تھے ۱۸۲۶ء مین وہ پشاور کی سرحد پر یوسف زئی فرقون مین گئے اور اُنھون نے سکھونپر جہاد کا اشتہار دیدیا کوہستانی قومین سب حنفی مذہب رکھتی تھین اور بہ نسبت ہندوستان کے سارے مسلمانون کے اُنکو اپنے مذہب کا عقیدہ زیادہ تر مستحکم اور استوار ہے اور وہ اُن مسلمانون سے کہ اُنکا سا عقیدہ نہین رکھتے ہین دوستانہ نہین پیش آتے اِن قومون کو مذہب اِن وہابیونکا پسند نہ تھا نہ اُن کے مسائل کو اچھا جانتے تھے مگر اس سبب سے کہ وہ سکھون کے جور وستم سے نہایت تنگ وحیران تھے وہابیون کے اس منصوبے مین شریک ہوگئے کہ سکھون پر

Marfat.com

حملہ کیا جائے اور اُنھون نے اِن قومون کی مدد سے پشاور فتح کرلیا اور بعد فتح کے دوست محمد خان والیِ کابل کے بھائی سلطان محمد خان کے حوالے کردیا مگر سلطان محمد خان نے فریب سے تھوڑے عرصے کے بعد پشاور کو گورنمنٹ سکھ کو دیدیا جب اِس طرح ۱۸۲۹ء مین سکھون کے ہاتھ پھر پشاور لگ گیا اور پٹھانون مین آپس مین فساد عظیم برپا ہوا اور اُن وہابیون کے بہت سے ہمراہیون کو اُنھون نے قتل کرڈالا تو وہ مجبور ہوکر ہزارہ کو چلے آئے اُسوقت سیداحمد صاحب اور مولوی اسماعیل دونون کے دل چھوٹ گئے اور اُن کے پیرون کی ہمتین ٹوٹ گئین اُنکو معلوم ہوگیا کہ سرحد کے پٹھان ہمارے مذہب کے باعث ہم سے دلی عداوت رکھتے ہین اب ہمکو اُن سے کسی قسم کی امداد کی توقع نہین رکھنی چاہئے اور ہماری یہ قلیل جماعت کسی طرح سکھون پر کامیاب نہین ہوسکتی اور اُن سے مقابلہ نہین کرسکتی اِس وجہ سے اُنھون نے کہا کہ اب ہمارے مذہب کے موافق جہاد جائز نہین رہا پھر ہندوستانیون مین خود اختلاف آرا رہوگیا کہ آیا سیداحمد صاحب ہمارے امام ہونے کی قابلیت رکھتے ہین یا نہین چنانچہ ان مین سے اکثر کی تو یہ رائے تھی کہ وہ اِس کام کے لائق نہین ہین اور بعض نے اِسکے خلاف بیان کیا مگر مولوی اسماعیل صاحب نے اِس حالت مین بھی اِن جھگڑون کے دفعیہ کیواسطے حتی الامکان کوشش کی اور ایک کتاب موسوم بہ منصب امامت لکھی جو ۱۲۶۵ھ ہجری مطابق ۱۸۴۹ء مین کلکتہ مین طبع ہوئی تھی لیکن اُنکی یہ تمام کوششین بے فائدہ ہوئین سیداحمد صاحب کے پیرو بہت ہی کم ہوگئے اور آخر کار ۱۲۴۶ھ ہجری مطابق ۱۸۳۱ء مین خادی خانکی دغابازی سے سکھون کے مقابلے مین جسکا سپہ سالار شیر سنگھ تھا لڑکر سیداحمد صاحب میدان جنگ مین کام آئے

سیداحمد صاحب نے شاہ عبدالقادر صاحب سے علم حاصل کیا تھا مگر علم صرف ونحو وقراءت پڑھکر تصوف کی طرف متوجہ ہوگئے علم ظاہر مین سید صاحب کو پوری قدرت حاصل نہ تھی گو بعض کتب اوراد جیسے حصن حصین وغیرہ پڑھی تھین مگر علم باطن مین بہت محنت کی تھی مولوی اسماعیل صاحب بھی اُنکے ہمراہ شہید ہوئے تھے اور مولوی عبدالحی اِس واقعہ سے قبل کابل کے راستے مین عارضۂ تپ ولرزہ سے فوت ہوچکے تھے سید صاحب کی

Marfat.com

شہادت کے بعد اور بہت لوگون نے جہاد یونکا ساتھ چھوڑ دیا مگر اور لوگون نے اُنکا دل تھامنے
کے لئے مصلحتہً یہ خبر مشہور کردی کہ سید احمد ابتک زندہ ہین صرف بطور کرامت غائب
ہوکر کسی پہاڑ کی کھو مین پوشیدہ ہوگئے ہین مگر آخر کار جب اِس دھوکے کا حال کھل گیا
توسید احمد کے پیرو اپنے گھرون کو ہندوستان واپس چلے آئے اور کچھ تھوڑے سے مسلمان
پہاڑون مین جاکر ستانہ مین آباد ہوئے یہ گاؤن سید اکبر شاہ کا تھا جو سید احمد صاحب کا
مشیر اور خزانچی تھا اور اخوند سوات نے وادی پشاور کا حاکم بھی مقرر کیا تھا ان مین سے
اکثر مسلمان پٹنہ اور دیگر اضلاع بنگالہ کے رہنے والے تھے **مولوی عنایت علی**
اور **مولوی ولایت علی** اُن مین سرگروہ تھے یہ دونون پٹنے کے رہنے والے تھے
۱۸۵۷ء مین باغیون کی وجہ سے انکی تعداد بڑھ گئی انگریزی سرکار نے جنگ ابنیلہ مین انکو
شکست دی آخر ۱۳۱۰ھ ہجری تک بمقام بلوسی قریب ۳۰۰ کے آباد تھے اور وہی شیخ عبداللہ
بن فیصل حاکم زباد انکا حاکم تھا اس حاکم کی بیٹی کی شادی امام محمد صدر بازار پشاور
سے ہوئی تھی تاکہ وہابی لوگ نجد اور ہندوستان مین بڑھین۔

مولوی سید احمد کے پیرو اب بھی یاغستان مین آباد ہین اور وہ مجاہدین کے لقب سے
مشہور ہین زبان اُنکی زیادہ تر اُردو ہے پنجابی بھی بولتے ہین سکھون کے بعد یہ جماعت
وقتاً فوقتاً انگریزون سے لڑتی رہی اور ہندوستان کی خفیہ تحریک کو برابر قائم رکھا
اب انکا صدر مقام چمرقند (بروزن سمرقند) ہے وزیرستان مین بھی انکی ایک شاخ تاحال موجود ہی۔

سعود نجدی اور سید احمد صاحب نے جو کام تلوار سے نہین کیا تھا وہ بوجہ ارزانی چھاپہ کے
لوگون نے قلم سے کیا مولوی محمد اسماعیل صاحب نے جو صراط مستقیم اور تقویۃ الایمان
مین لکھا ہے اُسکا اثر لوگون پر پڑتا ہے مولوی صاحب رد شرک و بدعت کے جوش مین
بعض باتین ایسے لہجے مین لکھ گئے ہین جنکی وجہ سے وہ لوگ جو اُن کے طریق پر نہین
اُنکو مطعون کرتے ہین مثلاً تقویۃ الایمان مین ان الشرک لظلم عظیم کے فائدے مین
لکھتے ہین کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے اور
اِسی کتاب مین حدیث اعبدوا ربکم واکرموا اخاکم کے فائدے مین لکھتے ہین

Marfat.com

کہ اولیا و انبیا امام و امام زادے پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہین وہ سب انسان ہی ہین اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر اُن کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہمکو اُنکی فرمانبرداری کا حکم ہے ہم اُنکے چھوٹے ہین اور اکثر مقامات ہین اولیا و انبیا جن اور شیطان اور بھوت اور پری کو شامل اس طرح پر ذکر کیا ہی کہ حفظ مراتب پیدا نہین ہے احکام شرعیہ بیان کرنے ہین نہایت آزادی سے کام لیا ہے اور لکھتے ہین کہ کسی کو پکارنا اور منتین ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور اُسکو اپنا وکیل و سفارشی سمجھنا کفر ہے گو اُسکو اللہ کا بندہ اور مخلوق ہی سمجھے اور گو وہ ولی و نبی ہو یا جن و شیطان یا بھوت و پری اور ایسا شخص شرک مین ابوجہل کی برابر ہے اور کسی پیر و پیغمبر کی قبر کو دور و نزدیک سے قصد کر کے جائے یا وہان روشنی کرے غلاف ڈالے چادر چڑھائے اُنکے نام کی چھڑی کھڑی کرے رخصت ہوتے وقت اُلٹے پاؤن چلے اُنکی قبر کو بوسہ دیوے مورچھل جھلے اُسپر شامیانہ کھڑا کرے چوکھٹ کو بوسہ دیوے ہاتھ باندھکر التجا کرے مراد مانگے مجاور بنکے بیٹھ رہے تو اُسپر شرک ثابت ہوتا ہے اور وہ ختم جسمین پڑھتے ہین یا عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ یعنی اے شیخ عبدالقادر دو تم اللہ کے واسطے ناجائز ہے۔

یادگار غالب مین لکھا ہے کہ امتناع نظیر خاتم النبیین کے مسئلے مین مولانا اسماعیل شہید کی یہ رائے تھی کہ خاتم النبیین کا مثل ممکن بالذات اور ممتنع بالغیر ہے یعنی آنحضرت کا مثل اسلئے پیدا نہین ہوسکتا کہ اُسکا پیدا ہونا آپکی خاتمیت کے منافی ہے نہ اس لئے کہ خدا اُسکے پیدا کرنے پر قادر نہین ہے برخلاف اِسکے مولانا فضل حق خیرآبادی کی جنکو وہابیون سے سخت مخالفت تھی یہ رائے تھی کہ خاتم النبیین کا مثل ممتنع بالذات ہے اور جس طرح خدا اپنا مثل پیدا نہین کرسکتا اسی طرح خاتم النبیین کا مثل بھی پیدا نہین کرسکتا

اعلام الناس کے حصۂ چہارم مین جسکا لقب تحذیر المومنین من اکفار المسلمین ہے لکھا ہے کہ مولوی محمد اسماعیل شہید فی سبیل اللہ کی تکفیر کے فتوے مکۂ مبارک کے مفتیون سے لکھواکر لائے گئے اور ابتک نا انصاف مولوی اس بزرگ اعلائے کلمۃ اللہ مین تصانیف کرنے والے اور آخر اسی راہ پر اپنی جان فدا کرنیوالے کے کفر پر اصرار کرتے ہین

Marfat.com

سالہا سال سے آمین آمین بالجہر کے باب مین حنفیہ اور وہابیون کے جھگڑے چلے آتے ہین جو مختلف شہرون ہندوستان و پنجاب (لاہور - امرتسر - لودھیانہ - میرٹھ - تاجپور ضلع دربھنگہ وغیرہ وغیرہ) مین مختلف صورتون اور عدالتون (دیوانی فوجدانی) مین پیش ہو چکے ہین کسی عدالت سے اِن مقدمات کی نسبت کبھی کوئی ایسا فیصلہ نہین ہوا جو قطعی اور حکم اخیر سمجھا جاتا اور وہ اِن مقدمات کا دروازہ بند کر دیتا دلی مین دونون فریق کے طرفدارون نے مسائل فروعیہ اختلافیہ مثلاً نجاست آب اور نماز مین آمین بالجہر اور رفع یدین اور رفع سبابہ اور قرارت خلف امام اور قیام مین دونون ہاتھون کو سینے پر رکھنے اور بعد پیشاب کے پانی سے استنجا کرنے مین تنازعات برپا کئے بعض نے اُنکو حرام سمجھا اور بعض نے مثل مؤکدہ غرضکہ جادۂ اعتدال سے گذر گئے ہر فریق اپنے مخالف فریق کو گمراہ اور خارج از اہل سنت وجماعت تقریر و تحریر مین کہنے لگا اور طرح طرح کے اشتہار اور رسائل مشتہر کئے یہان کے فساد سے اور شہرون اور قصبون کے مسلمانون مین بھی نزاع و تکرار واقع ہوئی اور نوبت بہ فوجداری پہونچی اسلئے صاحب کمشنر دہلی نے ایک معاہدہ علماے اہل حدیث (وہابیہ) اور علماے فقہ (حنفیہ) سے لکھواکر کمشنری قسمت دہلی مین داخل کرایا جسکی نقلین تمام ہندوستان مین مشتہر ہوئین اسپر دہلی لکھنؤ عظیم آباد وغیرہ کے ۳۸ علما کی مہرین اور دستخط ہین جن مین مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی اور مولوی عبدالحلیم صاحب لکھنوی بھی ہین یہ معاہدہ ۲۶ ذیقعدہ روز جمعہ ۱۲۹۵ھ ہجری کا لکھا ہوا ہے خلاصہ مضمون اِسکا یہ ہے کہ ایک فریق دوسرے فریق کے افعال نماز مین طعن و توہین سے پیش نہ آوے اور نماز ایک فریق کی دوسرے کے پیچھے بشرط رعایت عدم مفسدات جائز ہے پس جو شخص کرے اُسکو منع نہ کیا جائے اور اُسکے پیچھے بلاشبہہ نماز پڑھنی چاہئے اور جو نکرے اُسپر اعتراض نہو اور فاعل افعال مذکورہ اُسکے پیچھے نماز پڑھے کوئی کسی کو بُرا اور بد مذہب نہ جانے مساجد مین کسی فریق کا کوئی فریق فریقین مین سے مانع اور مزاحم نہو عامل بالحدیث اپنے طور پر عمل کرے اور عامل بالفقہ اپنے طور پر ہر ایک مسجد مین

ہرایک اپنے عمل بجالانے کا مجاز و مختار ہے پس ہم سب کو اس بات کا اشتہار دیتے ہین کہ ہر واعظ اپنے وعظ ہین دلائل تکراری و مسائل اجتہادی وغیرہ بیان نکرے البتہ وقت تدریس حدیث شریف کے اُسکے دلائل اور کتب فقہ کی تدریس کے وقت اُسکے دلائل بیان کئے جاوین اور طعن و تشنیع نکیا جاوے علی ہذا القیاس ہر موقع تحریر پر سوائے دلائل کتب کوئی بات خلاف تہذیب نہ لکھی جاوے اور اب جو شخص کوئی اشتہار یا کتاب ایسے مضمون کی شائع کرے جس ہین مذاہب ائمہ اربعہ یا محدثین علیہم الرضوان کی توہین شرعی ہو اسکے تدارک کی حکام سے استدعا کی جاوے الی آخرہ۔

اِس فرقے کے سرگروہ **مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب دہلوی** ۱۳۰۰ ہجری ہین جب بعزم حج حرمین کو گئے تو وہان اُن کو بعض ہندوستانیون نے عقیدۂ وہابیہ کی وجہ سے گرفتار کرا دیا اُنھون نے سید عثمان پاشا گورنر حجاز و کمانڈر انچیف عربستان کے اجلاس ہین عین مکۂ مکرمہ ہین وہابیت سے جسکو اعتزال سے تعبیر کیا گیا ہے انکار کیا گورنر حجاز نے ترکی زبان ہین ان کے انکار کی تصدیق ہین ایک دبکار محافظین مدینۂ منورہ کے نام جاری کیا جسکا ترجمہ یہ ہے بہ جناب محافظین مدینۂ منورہ سعادت مآب حضرت صاحب من ہندوستانی مولویون ہین سے نذیر حسین اور ایک شخص انکے شاگردون سے ان دونون پر انکے ہموطنون کی طرف سے جو معتزلہ ہونے کی تہمت لگائی گئی تھی اِس لئے ان دونون پر مواخذہ کرکے ضروری تحقیقات کی گئی مگر اِس تہمت سے ان دونون کا بری ذمہ ہونا ثابت ہوا وہان بھی اگر انکے حق ہین کوئی الزام لگایا جائے تو اس سے ان کی برارت ذمہ معلوم ہونے کے لئے یہ تحریر کی جاتی ہے از مکہ تاریخ ۱۶۔ ذی الحجہ ۱۳۰۰ ہجری۔

نواب مولوی سید محمد صدیق حسن خان بن سید اولاد حسن بریلوی مولد قنوجی موطن بھی اِس طریقے کے بہت معاون تھے یہ یکشنبہ ۱۹ جمادی الاولی ۱۲۴۸ ہجری کو پیدا ہوے اور چہارشنبہ ۲۸ جمادی الاخری ۱۳۰۷ ہجری کو بعارضۂ استسقا مقام بھوپال ہین انتقال کیا اور ۱۲۸۸ ہجری ہین نواب شاہجہان بیگم صاحبہ رئیسہ بھوپال کے ساتھ

Marfat.com

عقد نکاح ہوجانے سے مرتبۂ نوابی و امارت کو پہونچے سنہ ۱۲۸۸ ہجری مین بیگم صاحبہ کی
استدعا کے بموجب اُن کا خطاب نواب والا جاہ امیر الملک مرحوم برٹش گورنمنٹ نے منظور کرکے حکم دیدیا
کہ تمام تحریرات قلمرو بھوپال و دیگر برٹش گورنمنٹ کے مراسلات مین یہی خطاب لکھا جایا کرے
انکا نسب امام زین العابدین تک منتہی ہوتا ہے مفتی محمد صدر الدین خان دہلوی اور مولانا
شیخ حسین بن محمد انصاری قاضی حدیدہ اور مولانا یعقوب دہلوی برادر مولانا محمد اسحاق اور مولوی
عبدالحق بن فضل اللہ ساکن نیوتنی سے کتب علوم فنون کی تحصیل و تکمیل کی اور سند حاصل کی
اور احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام حرانی اور محمد بن ابی بکر بن قیم جوزی اور سید
محمد اسماعیل بن امیر یمانی اور محمد بن علی شوکانی کی مصنفات سے بہت استفادہ کیا اور اُنکی
راے کی اتباع کی اپنے کو محمدی مشرب سُنی مذہب نقش بندی طریقہ پر لکھتے حالانکہ کسی سے
بیعت نکی تھی اُنھون نے علم حدیث و تفسیر و عربیت وغیرہ مین بزبان عربی و فارسی
و اُردو بہت سی تالیفات کین اور لاکھون روپے کے صرف سے چھپوا کر انکو شایع کیا
اور علما نے اُنپر تقریظین لکھین ہندوستان بلکہ عرب و روم و مصر مین کوئی ایسی جگہ نہو گی
یا کم ہوگی جہان کوئی اہل علم یا علم کا ذکر و اثر ہو اور اُنکی کوئی تالیف وہان نہو
اسی وجہ سے اُنکو بعض علما نے جو اس طریقے کے پابند ہین اس صدی کا مجدد قرار
دیا ہے اُنکی عربی انشا پردازی کی میرے سامنے جناب مولوی عبدالحق صاحب مرحوم
خیرآبادی کہ میرے اُستاد ہین تعریف فرماتے تھے مگر باوجود اس کمال کے نواب صاحب
کی تالیفات مین بڑی خرابی یہ ہے کہ اُنکو اپنی تالیفات مین تحقیق و تدقیق کا التزام
نہین صرف جمع و تالیف اُنکو پیش نظر رہتی تھی لہذا وہ ہر قسم کے مسائل کو محقق ہون
خواہ غیر محقق مناسب و ضروری ہون خواہ غیر مناسب غیر ضروری اپنی تالیفات مین اکثر بلفظہ
نقل کردیتے تھے یہی وجہ ہے کہ اُنکے ہم عصرون اور ہم چشمون (مولوی عبدالحی صاحب
وغیرہ علما) نے انکی تالیفات پر نکتہ چینی کی ہے اور انکے بعض مسائل ... و
تحقیق سے مخالفت ایسی ثابت کردکھائی ہے کہ اُسکو نواب صاحب ... بھی مان
لیا ہے اور صاف لکھدیا ہے کہ ہم صرف ناقل ہین ہمکو اس سے ... ان امر مین

۵ ذکر نواب صدیق حسن ۱۲

Marfat.com

حق و تحقیق کون قول ہے نواب صاحب کی غرض مضامین کو اپنی کتاب مین درج کرنے سے غالبًا اپنی جمعیت اور ہمہ دانی اور ہر مسئلے مین حاضر جوابی کا اظہار تھا۔
بطور نمونے کے عرض کرتا ہون کہ کتاب البلغہ فی اصول اللغہ مین جو قسطنطنیہ مین طبع کرائی ہے کتب علم لغت کے ذکر مین باب میم مین کہا ہے مصدر فیوض الفہ نذیر الدین شائق فی زمان دولۃ الامیر نواب احمد یار خان ببلدۃ بانس بریلی انتہی یہ رسالہ قلیل الحجم زبان اردو مین قواعد فارسی مین ہے نہ علم لغت مین چنانچہ اُسکا مؤلف دیباچہ مین کہتا ہے بعد حمد اور صلوٰۃ کے یہ نالائق نذیر الدین حسن شائق قرشی ہاشمی ابن شاہ غلام محی الدین اویسی التماس رکھتا ہے کہ یہ رسالہ کہ نام اسکا مصدر فیوض ہے اور تاریخ اسکی تصنیف کی اس نام سے حاصل ہوتی ہے واسطے فارسی سیکھنے والون کے شہر بریلی مین بیچ رفاقت اور ملازمت امیر عالی مقام سردار والا احتشام سخن سنج معنی شناس کرم گستر فیض اساس نواب عالی جناب احمد یار خان خلف نواب ذو الفقار الدولہ ذو الفقار خان بہادر دلاور جنگ کے جمع کیا گیا انتہی اور نواب صاحب کی طرز تحریر سے پایا جاتا ہے کہ احمد یار خان کوئی والی ملک ہونگے حالانکہ ایسا نہین یہ حافظ رحمت خان والی بریلی کے پوتے ہین جنکی ریاست ۱۱۸۸ ہجری مین شجاع الدولہ کے ہاتھ سے برباد ہو گئی تھی ملک الشعرا مہدی علی زکی مرادآبادی کا شعر ہے ؎

دِل مجھ سے رہا جُدا ہمیشہ		گویا وہ ضمیر منفصل ہے	

نواب صاحب نے اِس کو اِس طرح اپنا کر لیا ہے ؎

دِل ماند زمن جُدا ہمیشہ		گوئے کہ ضمیر منفصل ہست	

جس زمانے سے نواب صاحب نے بیگم صاحبہ کے کاروبار مین شراکت یا مددگاری کی تھی گورنمنٹ کے افسر برابر خوش انتظامی کے مداح رہے اور گورنمنٹ نے بیگم صاحبہ کی تحریک سے اُنکے لئے خطاب نواب والاجاہ امیر الممالک اور اتواپ سلامی وغیرہ مقرر کئے۔
نواب صاحب نے ایک بات بہت ہی فتوت اور اخلاق کے خلاف کی کہ بیگم صاحبہ کا دل اُنکی ولی عہد نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ کی طرف سے ناخوش کر دیا اور اُنکو رنج پہونچانے مین

کوئی کسر نہ چھوڑی جسکا انتقام منتقم حقیقی کی طرف سے یہ ہوا کہ ۱۸۸۵ء مین سر لیپل گریفن ایجنٹ گورنر جنرل سنٹرل انڈیا نے لارڈ ڈفرن ویسرائے ہند کے سامنے نواب صاحب کو گورنمنٹ کا مخالف اور مخالفین گورنمنٹ کا خیرخواہ ثابت کر کے نواب صاحب کا خطاب نوابی اور سارے اعزاز جو گورنمنٹ نے اُنکو دئے تھے سلب کرا دئے مگر بیگم صاحبہ والیۂ بھوپال نے جنکو اپنی طرف سے عطاے خطاب نوابی کا اختیار حاصل ہے انسے یہ خطاب واپس نہین لیا اور اِس سلب اعزاز اور واپسی خطاب کا سبب یہ الزامات ہین جو نواب صاحب پر لگائے گئے تھے

(۱) خرابی انتظام ریاست (۲) عام رعایا پر ظلم (۳) ملازمت مین مذہبی رعایت (۴) مذہب رعایا (ہنود و شیعہ و حنفیہ) سے بیجا تعرض (۵) بندوبست مین بیجا تشدد جسکی وجہ سے سات ہزار آدمی جلا وطن ہو گئے (۶) وہابی مذہب کی تائید (۷) مسمّی دین محمد کی معرفت مہدی سوڈانی کو روپیہ بھیجنا (۸) مجموعۂ خطب - ہدایۃ السائل ترجمان وہابیہ - اقتراب الساعۃ وغیرہ کتابون مین گورنمنٹ کی مخالفت مین مضمون لکھنا اور اُن مین گورنمنٹ سے جہاد و بغاوت کی ترغیب دینا وغیرہ وغیرہ گورنمنٹ کی اِس کارروائی سے خوف زدہ ہو کر آگرہ بھوپال اور لاہور کے ہم مشربان نواب صاحب نے نواب صاحب کو خصوصًا اور تمام وہابیون کو عمومًا گورنمنٹ کے نزدیک اُسکی سلطنت کا خیرخواہ ثابت کرنے کے لئے گورنمنٹ انگلشیہ سے جہاد کی ممانعت مین رسائل و تحریرات شائع کرنا شروع کین مگر اُنکے مخالفین نے فورًا تاڑ لیا کہ یہ سب صرف آج کل کسی مصلحت یا حکمت عملی کی نظر سے کیا جاتا ہے اور نواب صاحب کے مخالفین نے یہ بات اخبارات مین شائع کرادی کہ جب ۱۸۸۱ء مین جنرل ڈیلی وغیرہ کے ذریعہ سے گورنمنٹ پر کھل گیا کہ نواب صاحب کی ایسی کتابین جن مین انگریزون سے جہاد کی ترغیب ہے شائع ہوئی ہین اور گورنمنٹ کو یہ بات ناگوار گذری تب سے نواب صاحب نے اپنی سابق تصنیفات کے برخلاف گورنمنٹ سے جہاد کی ممانعت مین کتابین تصنیف کین نواب صاحب کا تحریرات مانع جہاد کا شائع کرانا اِس موجودہ سزا کے خوف سے تھا جسکے سامنے ہونے کا دس برس پیشتر اُنکو یقین ہو گیا تھا مگر نواب کے دوستون نے نواب صاحب کے ایما سے اِن الزامات کے جوابات اکثر

Marfat.com

دیسی اور بعض انگریزی اخبارات مین درج کرائے۔
ہمین مولوی مسعود خان ابن جناب مولوی نظام الدین خان مرحوم رامپوری کی زبانی جو نواب صاحب کے بڑے معتمد تھے یہ خبر پہونچی ہے کہ جب گورنمنٹ نے نواب صاحب پر عتاب کیا تو اُنھون نے اپنی بہت سی بنائی ہوئی کتابین جو طبع ہوچکی تھین اور گورنمنٹ کے کان تک اُن کے الفاظ مخالفانہ نہ پہونچے تھے جلوا دین۔

ہندوستان کے وہابی اپنی جانون کو ابن عبدالوہاب کی طرف منسوب کرنا نہین چاہتے

وہابی اپنے آپ کو اہل حدیث اور اہل سنت اور محدث اور عامل بالحدیث اور موحد سمجھتے ہین کیونکہ انکو یہ زعم ہے کہ ہمارا طریقہ سراسر علم قرآن وحدیث ہے رائے وقیاس سے بالکل دور ہے اور ادلہ کتاب وسنت سے بہت نزدیک ہے اور اپنے مخالفون ومقابلون کو بدعتی کہتے ہین اور ابن عبدالوہاب نجدی سے بیزاری ظاہر کرتے ہین نواب صدیق حسن خان نے بھی ابن عبدالوہاب کو بُرا کہا ہے چنانچہ اپنے رسالہ حطہ فی احوال الصحاح الستہ مین جو ۱۲۹۸ھ مین طبع ہوکر شایع ہوچکا ہے محمد بن عبدالوہاب نجدی کا حال بیان کرکے لکھا ہے انکی بہت مشہور خصلتین جنکو بُرا سمجھا جاتا ہے دو خصلتین ہین اول لوگون کو بلا دلیل کافر کہنا دوسرے بیگناہ خون بہانا۔
نواب صاحب ترجمان وہابیہ مین جسکو اُنھون نے ۱۳۰۱ھ مین چھپوایا ہے صفحہ ۲۷ پر کہتے ہین یہ لوگ اِس لقب سے کمال نفرت رکھتے ہین اور انکار کرتے ہین اور انکو وہابی کہنا ایسا بُرا لگتا ہے جیسے گالی دینا جب ہم اپنے تئین کسی اگلے بڑے امامونکی طرف منسوب نہین کرتے اور اپنے تئین حنفی اور شافعی کہتے ہین اور نہ حنبلی اور مالکی کہنے سے راضی ہوتے ہین تو پھر محمد بن عبدالوہاب کے پیچھے چلنے اور اُسکے طریقے مین اپنے تئین داخل کرنے پر کب راضی ہونگے۔
اور سر سید احمد خان تہذیب الاخلاق مین ایک مقام پر لکھتے ہین کہ وہابی اپنے آپ کو محمدی کہتے ہین اور رسالہ جواب ڈاکٹر ہنٹر مین فرماتے ہین کہ یہ لوگ لفظ غیر مقلد کو بھی

Marfat.com

ویسا ہی بُرا سمجھتے ہین جیسا کہ لفظ وہابی کو اس گروہ کا قدیمی خطاب اہل حدیث ہی جس سے وہ زمانۂ تقرر مذاہب اربعہ مین مشہور تھے غرض اُنکی اس سے یہ ہے کہ لفظ وہابی وغیر مقلد کا اطلاق اس گروہ سے اُڑ جائے اور یہ ثابت ہو جائے کہ جو لوگ آج کل وہابی سمجھے جاتے ہین یہ اُنھین اہل حدیث کی چال ڈھال پر ہین جنکا کتب اہل سنت مین حنفیہ و شافعیہ کے مقابلے مین ذکر کیا جاتا ہے وہ لوگ یہ ائمہ ہین - یزید بن ہارون - یحیٰی بن سعید - احمد بن حنبل - اسحاق بن راہویہ - عبدالرحمٰن بن مہدی - عبدالرزاق - ابو بکر بن ابی شیبہ - مُسَدّد - ہناد - فضل بن دکین - علی بن مدینی وغیرہ اور اُن کے بعد کے طبقے کے جیسے امام بخاری - مسلم - ابوداؤد - عبد بن حمید - دارمی - ابن ماجہ - ابو یعلی - ترمذی - نسائی - دارقطنی - حاکم - بیہقی - خطیب بغدادی - دیلمی - ابن عبدالبر وغیرہ - ۱۹ - جنوری ۱۸۸۶ء کو گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ پنجاب سے حکم نافذ ہوا کہ سرکاری کاغذات مین لفظ وہابی کو مسدود کیا جائے مگر اس حکم کے ساتھ یہ بھی احتمال تھا کہ اس فرقے کے بجائے لفظ وہابی کے لفظ غیر مقلد سے مخاطب کیا جائے لیکن اس گروہ کے مختلف صوبہ جات ہندوستان پنجاب ممالک متحدہ اودھ بمبئی مدارس بنگال ممالک متوسط کے تین ہزار ایک سو چھتیس اعیان اشخاص کے یہ ظاہر کرنے پر کہ ہم لفظ غیر مقلد کو بھی ویسا ہی بُرا جانتے ہین جیسا کہ لفظ وہابی کو -

گورنمنٹ ہمکو اس لفظ کے ساتھ مخاطب کرنے سے بھی معاف رکھے اور ہم کو بجز اہل حدیث کے کسی لفظ سے مخاطب نکرے جسکا اثر و نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ گورنمنٹ کے نزدیک لفظ غیر مقلد بھی ویسا ہی دل آزار سمجھا گیا جیسا لفظ وہابی سمجھا گیا اور اس گروہ کو اسکے استعمال سے معاف رکھا گیا -

ڈاکٹر ہنٹر صاحب ممبر کونسل واضع قانون نے ایک رسالہ لکھا اُسمین ان لوگون کو گورنمنٹ کا بدخواہ قرار دیا تھا اس رسالے سے بہت سے افسران گورنمنٹ نے دھوکا کھایا اور سمجھ لیا کہ وہابی گورنمنٹ کے باغی کا نام ہے یا گورنمنٹ سے بغاوت وہابیون کا کام ہے جسکو سید احمد خان نے عمدہ تفصیل سے اُٹھایا اور خوب ثابت کر دکھایا ہے

Marfat.com

کہ یہ فرقہ جسکو وہابی کہا جاتا ہے گورنمنٹ کا مخالف نہین ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے ناواقفی کے سبب دھوکا کھایا ہے۔ لیکن تعجب یہ ہے کہ سید صاحب نے تہذیب الاخلاق مین ایک مقام پر وہابیون کو فرقہ ضالہ بتاتا ہے۔

یہ بھی یاد رکھو کہ آج تک کوئی پہاڑی پٹھان ایسا نہین گذرا جو سوائے حنفی مذہب کے اور کسی مذہب کا پیرو ہو یا وہابیت کی جانب ذرا بھی میلان خاطر رکھتا ہو۔

حیات افغانی مین یہ فقرہ لکھا ہوا دیکھا ہے کہ چند عرصے سے ملا سید میر کوٹہ کے پیرو وہابی سمجھے جاتے ہین اور اخوند سوات کے پکے پیرو جو حنفی المذہب ہین ملا سید میر کے معتقدین کو گمراہ سمجھتے ہین اور اکثر عثمان زئی اور ناصر اللہ کی اولاد جو گڑھی اسماعیل کا باشندہ تھا ملا سید میر کے طرفدار ہین۔

فرقہ وہابیہ کے بعض عقائد

مولوی فضل احمد مفتی شہر لودھیانہ لکھتے ہین کہ وہابیہ کی دو قسمین ہین اُن مین سے ایک تو وہ ہین جنھون نے علانیہ ہم سے جدائی اختیار کر لی اور اجماع امت سے علیحدہ ہوکر تقلید شخصی کا انکار کر دیا اِن سے ہم کو کچھ سروکار نہین مگر دوسری قسم کے وہابیہ انکا فتنہ نہایت عظیم و ضرر رسان ہے یہ وہ لوگ ہین جو ظاہر ہین بڑے زور سے دعویٰ کرتے ہین کہ ہم مقلد اور پکے حنفی ہین اور تقلید امام کو تمام اصول و فروع مین واجب سمجھتے ہین مگر عقائد مین اکثر غیر مقلدون سے بالکل متفق ہین اسلئے امامت انکی ناجائز اور وہ قابل نفرت ہین۔ فہرست انکے عقائد کی حسب ذیل ہے

(۱)۔ خدائے تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ممکن ہی۔ ملخصاً از رسالہ یکروزی مولفہ مولوی محمد اسماعیل صاحب دہلوی صفحہ ۱۴۵ مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی ۱۲۹۷ھ ہجری۔

(الف) اگر مراد از محال ممتنع لذاتہ است کہ تحت قدرت الٰہیہ داخل نیست پس لا نسلم بلفظہ الخ۔ یکروزی و تقویۃ الایمان مطبوعہ مطبع نولکشور بار دوم ۱۲۸۸ھ۔

(ب) امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا۔ قدما میں اختلاف ہوا ہے کہ خُلف وعید آیا جائز ہے یا نہیں ان اللہ علی کل شیء قدیر کے خلاف ہے بلفظہ براہین قاطعہ از مولوی خلیل احمد ساکن انبیٹھی صفحہ ۲ مطبوعہ مطبع بلالی اسٹیم پریس ساڈھورہ ضلع انبالہ ۱۳۰۵ء۔ وصیانۃ الایمان از مولوی محمد اسماعیل دہلوی۔

(۲)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم بڑے بھائی کے برابر کرنی چاہیئے۔ ملخصًا۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۱۰۔

(۳)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی شان کے سامنے چمار سے بھی ذلیل ہیں۔ ملخصًا ایضًا صفحہ ۱۴-۱۹۔

(۴)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔ ملخصًا ایضًا صفحہ ۵۵۔

(۵)۔ اللہ تعالیٰ جسکو چاہے گا اپنے حکم سے اُسکا شفیع بنا دیگا بلفظہ ملخصًا ایضًا صفحہ ۳۳۔

(۶)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ حیات النبی نہیں مرکر مٹی ہو گئے بلفظہ ملخصًا ایضًا صفحہ ۶۰۔

(۷)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ قدرت نہیں اور نہ وہ سُنتے ہیں ملخصًا ایضًا صفحہ ۸۶-۲۳-۲۹۔

(۸)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب خدا تعالیٰ کا دیا ہوا ماننا بھی شرک ہے ایضًا صفحہ ۱۰-۲۶-۲۷۔

(۹)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بات کا بھی غیب دان جاننا شرک ہے۔ ایضًا صفحہ ۷-۲۷-۵۸۔

(۱۰)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مطہرہ کی فقط زیارت کو سفر کرنا شرک ہے۔ ایضًا صفحہ ۱۰-۴۴۔

(۱۱)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مطہرہ کے سامنے تعظیم کے لئے

Marfat.com

کھڑا ہونا شرک ہے۔ایضاً صفحہ ۴۰-۴۱-۴۳-
(۱۲)-آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یا محمد رسول اللہ کہنا شرک ہے۔
ملخصاً ایضاً۔ صفحہ۔ ۲۳-
(۱۳)-آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظیر اور بھی پیدا ہونا ممکن ہے
ایضاً صفحہ ۱۳-
(۱۴)-آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جملہ بنی آدم کے برابر ہین - بلفظہ-
براہین قاطعہ صفحہ ۳-
(۱۵)-آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شیطان کو علم زیادہ ہے- ملخصاً
بلفظہ براہین قاطعہ صفحہ ۵۱-
(۱۶)-آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کی کیا خصوصیت ہے ایسا
علم تو زید و عمرو- بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے
بھی حاصل ہے- بلفظہ حفظ الایمان مولفہ مولوی اشرف علی تھانوی
مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۲۹ھ ہجری صفحہ ۷-
(۱۷) خدا سے ہمکو کام ہے- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین- بسط البنان
مولفہ مولوی اشرف علی صفحہ ۷-

مصرعہ با خدا داریم کار و با خلائق کار نیست- بلفظہ

(۱۸) حق سبحانہ تعالیٰ کو جہت و مکان سے منزہ سمجھنا بدعت وگمراہی ہے-
ملخصاً- ایضاح الحق از مولوی محمد اسماعیل دہلوی- صفحہ ۲۴- مطبوعہ
مطبع فاروقی دہلی ۱۲۹۷ھ ہجری-
(۱۹)-آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مولود شریف کرنا اور قیام
تعظیمی کے لئے کھڑا ہونا بدعت و شرک ہے- اور بمثل کنھیا کے
جنم کے ہے ملخصاً فتوی مولوی رشید احمد صفحہ ۱۳- براہین قاطعہ
مولوی خلیل احمد صفحہ ۲۲۶-

Marfat.com

(۲۰)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز مین خیال آنا بیل ور گدھے سے بدتر ہی بلفظہ
صراط مستقیم از مولوی محمد اسمٰعیل صفحہ ۸۶۔ مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی شنہ ۱۳۰۸ ہجری۔
(۲۱)۔ کعبۃ اللہ شریف مین جو چار مصلّے بنائے گئے ہین وہ مذموم ہین۔ بلفظہ۔
سبیل الرشاد۔ مولفہ مولوی رشید احمد۔
(۲۲)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فاتحہ بارھوین شریف کی شیرینی میلاد شریف اور گیارھوین شریف حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا کھانا حرام ہے مثل ہنود۔ فتواے مولوی رشید احمد صفحہ ۱۶ - ۱۷۔
(۲۳)۔ ختم فاتحہ بزرگان مثل سوم۔ دہم۔ چہلم وغیرہ کو ہنود کی رسم بیان کرتے ہین براہین قاطعہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی۔

تذکرہ

تعریبات الشافیہ مین لکھا ہے وفی ذلك القرن الاخیر ظهر بالیمن شیخ کبیر یقال له الشیخ المکرمی فصنع مذهبا الیه ینتهی وکان ظهوره مقارنا بظهور مذهب الوهابیة ببلاد النجد والدرعیة یعنی جس زمانے مین وہابیون کا نجد مین ظہور ہوا تھا تو قریب قریب اُسکے ملک یمن مین ایک بڑے شیخ نے جسے شیخ مکرمی کہتے تھے ایک نیا مذہب اپنی طرف سے بنایا تھا مگر اِس مذہب کی تفصیل کچھ نہین لکھی اور نہ کسی اور کتاب مین نظر سے گذری۔

فرقۂ ہفتم بابی

یہ فرقہ باب کی طرف منسوب ہے جسکا اصلی نام علی محمد ہے اور مہدویت کا دعویٰ کیا تھا اِسکا باپ جسکا نام محمد رضا ہے شیراز کا تاجر تھا دستور کے موافق باب نے پہلے فارسی پڑھی اور اسکے بعد عربی کی چند ابتدائی کتابین دیکھین تھین کہ پھر فوراً سخت ریاضتین کرکے زہد مین شہرت حاصل کرلی پھر کربلا مین سید کاظم مجتہد کے حلقۂ درس مین جا شریک ہوا اُسکے انتقال کے بعد اُس کے بہت سے شاگرد ساتھ لیکر

Marfat.com

کوفہ کی مسجد مین جا پہونچا اور بہت ریاضتین کرکے لوگون کو اپنی طرف مائل کرلیا پھر ۱۲۶۰ھ
ہجری مین اپنے عقیدت کیشون سے اِس امر کا اظہار کیا کہ جس مہدی صاحب الامر کا انتظار
کیا جارہا تھا وہ مین ہی ہون اور اسکے ثبوت مین بعض احادیث جن مین مہدی موعود
کے آثار بتلائے گئے تھے پیش کین اور کہا کہ جو آثار اُس مہدی مین بتلائے گئے ہین
وہ مجھ مین پورے طور سے موجود ہین جب اُسکے ثبوت مین معجزہ طلب کیا گیا تو باب نے
جواب دیا کہ میری تقریر و تحریر ہی معجزہ ہے اِس سے بڑھکر کیا معجزہ ہوسکتا ہی کہ ایک ہی
دن مین ہزار شعر مناجات مین تصنیف کرتا ہون اور پھر اپنے قلم سے لکھتا بھی ہون اور چند
مناجاتین پیش کین جن مین اعراب تک درست نہ تھا جب اسپر اعتراض ہوا تو آپ کیا
جواب دیتے ہین کہ علم نحو ایک گناہ کا مرتکب ہونے کی وجہ سے ابتک غضب الٰہی مین
گرفتار تھا اب مین نے خدا کے حضور مین اُسکی شفاعت کی جس سے اُسکی خطا معاف ہوئی
اور حکم ہوگیا کہ نحوی غلطیون کا کوئی مضائقہ نہین اور آئندہ سے اگر کوئی غلطی کرے
تو کچھ حرج نہین عوام کو مطیع کرنے کے لئے ایک اچھی تدبیر سوجھی اور حکم دیا کہ چونکہ میرے
وجود سے غرض تمام ادیان کا متحد ہوجانا ہے جسکی وجہ سے مین آئندہ سال مکۂ معظمہ
سے شمشیر بکف خروج کرونگا اور جملہ روے زمین پر قبضہ کرونگا۔ لہذا جب تک تمام ادیان
متحد نہوجائین اور تمام دنیا میری مطیع نہوجائے تمام تکالیف شرعیہ ملتوی پس اب
اگر میرے مریدون مین سے کوئی شخص منہیات شرعی کا مرتکب ہو یا احکامات شرعی ادا
نکرے تو اُسپر کوئی مواخذہ نہین اِس وجہ سے بہت سے عوام اُسکے مطیع ہوگئے اِسکے
مذہب مین حقیقی بہن سے بھی مبتلا ہونا زنا مین شمار نہین کیا جاتا تھا اور ایک عورت کا
نو آدمیون کو نکاح مین لانا جائز تھا کسی مذہب کا وہ پابند نہ تھا اگرچہ اپنے آپ کو
مسلمان کہتا تھا اسکے متبعین مین علانیہ فسق و فجور کا بازار گرم ہوگیا عورتین بے پردہ
مجلسون مین شریک ہوتین اور شرابین پلاتین اور باب نے سمجھدار لوگون کو آئندہ
کی بہبودی و ترقی کی امید دلائی اور وعدہ کیا کہ جب ساری روے زمین پر میرا قبضہ
ہوجائیگا تو تمہارے حقوق سب سے مقدم سمجھے جائینگے غرضکہ ایک اچھی خاصی

جماعت باب کی مطیع ہوگئی باب نے اپنے مریدون کو چند احکامات بھی دئے تھے جو بطور اشعار ادا کئے جاتے تھے اور وہ یہ تھے۔

(۱)۔ چونکہ تمام دنیا کا میرے زیرنگین ہونا اِس غرض سے کہ تمام دنیا ایک مذہب ہو جائے ضروری ہے لہذا مین آئندہ سال مکۂ معظمہ سے شمشیر بکف سارے جہان پر حملہ آور ہونگا تاکہ دنیا میرے تحت و تصرف مین آجائے اور وہ تمام اغراض جو میرے وجود سے مقصود ہین پورے ہوجائین اور اِس سے ضرور ہے کہ اعداے خدا کی جانین جسم سے جُدا ہونگی اور ہزارون خون کی ندیان جاری ہونگی پس جملہ مریدین باصفا کو حکم دیا جاتا ہی کہ بطور ایک علامت و شگون کے اپنے خطوط کو سرخ کیا کرین۔

(۲)۔ السّلام علیک کی عوض مرحبا بلک سلام کے لیے مقرر کیا جاتا ہے۔

(۳)۔ اذان مین میرا نام بھی داخل ہوا اور اُسکا یہ قول بھی تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علیؑ نے مجھ سے بیعت کی اور یہ کہ ابتک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علیؑ الگ الگ اور جدا جدا تھے مین اُن دونون کا جامع ہوا اور اسی وجہ سے میرا نام بھی علی محمد ہے۔ اسکے اقوال مین سے ایک یہ بھی تھا کہ جس طرح کوئی آدمی بغیر باب یعنی دروازے کے گھر کے اندر نہین جاسکتا ہے اسی طرح بغیر اسکے کہ مجھے دیکھین اور مجھسے اجازت حاصل کرین خدا اور دین خدا تک نہین پہونچ سکتے مریدین نے جب اِس قول کو سُنا تو اُسکا لقب ہی **باب** کر دیا اور باب نے بوشہر مین پہونچکر بعض مرید بطور منادی کے شیراز بھیجے تاکہ وہ لوگونکو باب کے مہدی موعود ہونے کا یقین دلائین اور جو لوگ اسکے مہدی موعود ہونے کی تصدیق کرین انسے بیعت لین اپنا تصنیف کیا ہوا کلام بھی جس مین سے کسی کا نام قرآن کسی کا نام مناجات رکھا گیا تھا اُنکو دیا گیا تاکہ وہ اُسکو لوگون کے روبرو پیش کرین اور وہ بجاے قرآن مجید اور صحیفۂ سجادیہ کے کہ امام سجاد کی تصنیف کردہ مناجاتین ہین پڑھا کرین۔

تاریخ گلزار شاہی اور کشکول محمد علی شیرازی مین لکھا ہے کہ باب کا خلیفہ ملا حسین شیرویہ ہوا اور قرۃ العین نام ایک خوبصورت عورت نائب نبی یہ عورت عربیت مین دستگاہ

Marfat.com

رکھتی تھی کچھ عبارتین لکھکر کہا یہ جواب کلام اللہ ہے اور دعوت طریقہٗ باب کی جانب کر تصوف مین چھپ رہا تھا شرع کی جوق جوق مخلوق شیعہ وغیرہ مین سے اُس عورت کے حسن وجمال ور کلام کی فریفتہ ہوکر گمراہ ہوگئی بلکہ جلاء العینین مین لکھا ہے کہتے ہین کہ بعض یہود ونصاریٰ نے بھی مذہب باب کی اتباع کی۔

اس وقت فارس کا گورنر نظام الدولہ تھا جب اِسکو یہ خبر معلوم ہوئی تو فوراً باب کی گرفتاری کا حکم دیا کسی قدر پولس بھی خفیہ طور سے بھیجدی پولس نے باب کو گرفتار کرلیا اور پابجولان اُسکے وطن اصلی شیراز مین لاکر اُسکے اصلی مکان مین محبوس کردیا پھر مجمع عام مین لاجواب کروا کے قتل کرنے کی غرض سے باب کے حاضر ہونے کا حکم دیا باب حاضر ہوا تو نظام الدولہ نے اُسکی بڑی تعظیم وتکریم کی اور یون اُسکے گرفتار کئے جانے پر افسوس کیا پھر یہ ظاہر کیا کہ میری رائے کا دفعتہً یون بدل جانا ایک خواب کے دیکھنے کی وجہ سے ہے اور اخیر مین یہ بھی کہدیا کہ اب میری آرزو یہی ہے کہ میرا جان ومال آپ پر فدا ہوا اور یہ تمام فوج وتوپخانہ وغیرہ جو میرے ماتحت ہے آپ کی تائید مین کام آئے یہ تمام تقریر کچھ ایسی بے ساختگی سے کی گئی تھی کہ مکار باب نے بھی اِسکو صحیح خیال کیا اور نظام الدولہ کی بڑی تعریف وتوصیف کی اور اُس سے کہا کہ تم اِس ایمان لانے کے صلے مین جب ساری دنیا میری مطیع وماتحت ہوجائیگی ترکی سلطنت کے حاکم مقرر کئے جاؤگے اِس کا جواب نظام الدولہ نے دیا افسوس آپ نے میری نیت پہچاننے مین غلطی کی مجھے اِس دنیائے دون کی کوئی خواہش وطمع نہین ہے جس سے مین ترکی سلطنت کا حاکم بنائے جانے سے خوش ہوسکون میری تو تمام آرزو یہ ہے کہ آپ کے روبرو آپکی امداد وحمایت کرتے شہید ہوؤن اور جاودانی سلطنت کا مالک بنون غرض اِس قسم کی بہت سی باتین کین جس سے باب بالکل مطمئن ہوگیا اب اُس وقت نظام الدولہ نے کہا بہتر یہی معلوم ہوتا ہے کہ پہلے علما پر حجت تمام کردیجائے جس سے عوام کا مطیع ہونا آسان ہوگا باب نے جو نظام الدولہ کی باتون کو صحیح سمجھتا تھا اِس امر پر اپنی رضامندی ظاہر کردی نظام الدولہ نے مجلس مناظرہ قائم کی جسقدر علمائے شیعہ شیراز مین موجود تھے جمع ہوئے باب نے بڑے ہی

Marfat.com

مستقل طور سے علما کو مخاطب کر کے یون تقریر شروع کی کہ اے حضرت جب میرا قرآن اِس قرآن سے جو بالفعل آپ کے پاس ہے کئی حصہ بہتر ہے اور وہ دین جس کو مین آپ لوگون کے لئے پیش کرتا ہون اِس دین سے جسپر آپ عمل کرتے ہین کئی درجہ اچھا ہی تو میری سمجھ مین نہین آتا کہ کیون آپ لوگ میری مخالفت کرتے ہین مین صرف آپ لوگون کی بہتری کے لئے قبل اِسکے کہ بزور شمشیر آپ کو ماننا ضروری ہو اِس دین کو قبول کرنے کے لئے کہتا ہون اگر آپ کو اپنی جانون پر رحم نہین آتا تو کیون اپنے ساتھ اپنے کنبے اولاد مال و متاع سب کی تباہی کے درپے ہو للہ اُنپر رحم کیجئے خدا کے لئے سوچئے اور اپنی جانون کو ہلاکت مین نڈالئے۔

باب یہین تک تقریر کرنے پایا تھا کہ نظام الدولہ نے بات کاٹکر کہا مرحبا سبحان اللہ خوب آپ نے تقریر فرمائی مین اپنے دخل دینے کا معافی خواہ ہون مگر ساتھ ہی یہ بھی عرض کرونگا کہ قبل اِسکے کہ آپ تقریر فرمائین بہتر ہوگا کہ چند سطرین اپنے قرآن کی لکھ دیجئے تاکہ یہ حضرات اُسکو دیکھ بھی لین اور پورے طور سے اتمام حجت ہو جائے باب نے وہین بیٹھکر چند سطرین تحریر کین اور اُنھین پیش کیا لوگون نے جب اُنکو دیکھا تو معلوم ہوا کہ اُن مین اعراب تک درست نہین اُسوقت نظام الدولہ نے کہا کہ جب تو دو سطرین صحیح نہین لکھ سکتا تو پھر یہ کیا ہرزہ سرائی کر رہا ہے کیا اِنھین دو سطرون سے تیرا کلام خدا کے کلام سے بھی بڑھ گیا اب مین ایسی حالت مین بجز اِسکے کہ تیرے قتل کا حکم دون اور کیا کر سکتا ہون مگر قبل اِسکے کہ ایسا حکم دیا جائے مناسب ہے کہ تیری خوب تادیب کیجائے حکم کی دیر تھی کہ باب پر مار پڑنے لگی اور ایسی سخت مار پڑی کہ اوسان خطا ہو گئے باب چالاکی سے پکارنے لگا توبہ کردم توبہ کردم مگر نظام الدولہ نے اُسکا مُنھ کالا کروا کر اور تمام شہر مین گشت کروانے کے بعد شیخ ابو تراب کی مسجد مین لیجا کر توبہ کروائی اور بعد اِسکے احتیاطاً باب کو قید بھی کر دیا۔

اصفہان کا گورنر معتمد الدولہ صوفیون فقیرون وغیرہ کی صحبت کا زیادہ مائل رہا کرتا تھا اُسنے باب کو درویش کامل سمجھکر رہائی دلوا کر اپنے پاس بلا لیا معتمد الدولہ نے بھی ایک

Marfat.com

مجلس مناظرہ قائم کی مگر اِس مقصد کے لئے جو نظام الدولہ نے کی تھی کہ باب کو لاجواب کرے بلکہ اِسکے برعکس اِسلئے کہ باب دوسرون کو لاجواب کرے مجلس مناظرہ مرتب ہوئی اور اُس مین اہلِ شیعہ کی طرف سے مرزا سید محمد اور آغا محمد مہدی اور میرزا محمد حسن مباحثہ کے لئے مقرر ہوئے مجلس جمع ہوئی چونکہ پہلے تجربہ ہو چکا تھا لہذا باب نے یہان پہلے تقریر کرنا نامناسب خیال کیا اور اجازت دی کہ فریق مخالف تقریر کرے تو سب سے پہلے آغا محمد مہدی نے باب سے سوال کیا۔

آغا مہدی۔ جتنے لوگ یہان اِسوقت موجود ہین یا تو مجتہد ہین جو خود مسائل کو احادیث سے استخراج واستنباط کرتے ہین یا وہ لوگ ہین جنھین اتنی لیاقت نہین ہے جس سے وہ احکام ومسائل کا استخراج کرسکین یہ لوگ کسی مجتہد کی تقلید کرتے ہین آپ اِن دونون مین سے کس مین شامل ہین۔

باب۔ مین کسی کی تقلید نہین کرتا اور نہ قیاس سے کام لیتا ہون جیسے کہ مجتہد کرتے ہین بلکہ ایسا کرنا میرے نزدیک حرام وناجائز ہے۔

آغا مہدی۔ آپ کہتے ہین کہ مین کسی کی تقلید نہین کرتا جس سے معلوم ہوا کہ آپ مجتہد ہین لیکن آپ کو مجتہد ہونے سے انکار ہے تو اِسکا یہ مطلب ہوا کہ جن مسائل پر آپکا عمل ہے اور جنکا آپ حکم دیتے ہین وہ قیاسی نہین بلکہ یقینی ہین لیکن چونکہ ہمارے نزدیک باب علم مسدود ہے اور خدا کی حجت غائب ہے لہذا جب تک امام آخرالزمان کا ظہور نہو جائے اور اُن سے ملاقات نہ کرلے اور خود اُنکی زبان سے مسائل فقہ کو نہ سن لے کوئی شخص اِس امر کا دعویٰ نہین کرسکتا کہ اُس کے مستخرجہ مسائل یقینی ہین پس آپکو اسکے یقینی ہونے کا ثبوت دینا ضروری ہے۔

باب۔ تو بیچارہ جو ابھی متعلم ہے مجھسے شخص کے ساتھ جسکا مقام قلبی ہے کس طور سے مباحثہ کرسکتا ہے یہ ایسی باتین ہین جنمین تیری عقل کچھ بھی کارگر نہین ہوسکتی پس بجائے اِسکے کہ فضول بکواس کرے جا اپنی جاے پر خاموش بیٹھا رہ۔

مرزا محمد حسن۔ شاید آپ کو بھی اِس امر سے انکار نہوگا کہ جو شخص اِس مقام پر

Marfat.com

پہونچ جاتا ہے تمام چیزین اُسکے روبرو ہو جاتی اور کوئی چیز اُس سے پوشیدہ نہین رہتی جو بات پوچھئے اُسکا جواب ملتا ہے۔

باب۔ (نہایت ہی جرأت کے ساتھ) بیشک آپکی رائے ٹھیک ہی جو آپ چاہتے ہون پوچھیے مین اُسکا جواب دونگا۔

محمد حسن۔ حضرت جواد علیہ السلام کی نسبت یہ منقول ہے کہ ایک ہی قدم مین مدینے سے طوس پہونچ گئے تھے عقلاً یہ محال و ناممکن معلوم ہوتا ہے آپ کے نزدیک یہ واقعہ کس طور پر ہوا اور یہ بیان کیجیے کہ حضرت علیؑ کی نسبت جو یہ کہا گیا ہے کہ وہ ایک ہی رات ایک ہی وقت مین چالیس آدمیون کے مہمان ہوئے تھے صحیح ہے تو اُسکو دلائل عقلی سے ثابت کیجیے۔ ایسے ہی چند امور کی نسبت جو عقلاً محال ہین سوال ہوا اور کہا گیا کہ اُنکو عقلی طور سے ثابت کیجیے۔

باب۔ یہ باتین نہایت دقیق ہین آپ اگر مناسب سمجھین تو مین اُنکو مفصلاً لکھے دیتا ہون

محمد حسن۔ آپ کی مرضی لکھ دیجیے۔

اتنے مین کھانا تیار ہوا اور سب لوگ کھانا کھانے لگے اِس عرصے مین باب نے چند سطرین لکھین اور جس وقت کھانا کھا کر لوگ جانے لگے تو اُسوقت مرزا محمد حسن کو باب نے اپنی تحریر دی مرزا محمد حسن نے دیکھکر کہا کہ یہ تو ایک خطبہ ہے جسمین کسی قدر حمد ہے اور نعت اور باقی مناجات ہے لیکن تم سے جن امور کی نسبت سوال کیا تھا اُن مین سے ایک کا جواب بھی جواب نہین بہت سے لوگ تو پہلے جا چکے تھے اور جو رہ گئے تھے وہ بھی چلتے پھرتے نظر آئے اور مباحثہ یون ہی ناتمام رہگیا اِس مباحثے سے باب کی وقعت جو معتمدالدولہ کے دل مین تھی ذرا بھی کم نہوئی بلکہ اور زیادہ ہو گئی مشکل یہ آپڑی کہ باب کی علانیہ تائید کرنے مین مجتہدین کو جنھیں ایران مین بہت بڑی قوت حاصل ہے بدگمانی پیدا ہوتی جس سے معتمدالدولہ کو خود اپنی جان بچانی مشکل ہو جاتی آخرکار مناسب سمجھا گیا کہ باب مخفی رکھا جائے اور لوگون سے اِس امر کا اظہار کر دیا کہ وہ خارج البلد کر دیا گیا چند مہینے تک اِسی طور سے باب اصفہان مین رہا اور اپنے مریدون کو اطراف و جوانب مین دعوت کے لئے بھیجتا رہا اور یون پوشیدہ ہی

Marfat.com

پوشیدہ ملک مین باب کا اثر پھیل رہا تھا اتفاق سے چند ہی روز کے بعد معتمد الدولہ مرگیا اور اُس سے باب کا ایک بڑا حامی دنیا سے جاتا رہا معتمد الدولہ کے مرنے کے بعد جب لوگون کو معلوم ہوگیا کہ باب خارج البلد نہین کیا گیا ہے بلکہ یہان موجود ہے تو اُسوقت لوگون نے دربار ایران مین عرضی بھیجی کہ باب یہان موجود ہے اب اُسکی نسبت جو حکم ہو اُسکی تعمیل کی جائے اُسپر حاجی مرزا آقاسی نے جو اُسوقت وزیر اعظم تھا یہ حکم بھیجدیا کہ اصفہان سے لیجاکر آذربائجان کے قلعۂ چہریق مین محبوس کردیا جائے اُدھر تو باب قلعہ چہریق کی ہوا کھا رہے تھے اُدھر اُنکے مُریدون نے فساد مچایا اور متواتر کامیابیان حاصل کین اور ایک بہت بڑا گروہ اُسکے مریدونکا پیدا ہوگیا جسکی وجہ سے آخر سنہ ١٢٦٣ ہجری مین یعنی باب کے ادعاے مہدویت سے تین سال بعد محمد شاہ والی ایران نے اپنے ولیعہد ناصر الدین کو جو اُسوقت آذربائجان کے ویسرائے تھے اس امر کا حکم بھیجدیا کہ باب قلعۂ چہریق سے بلوایا جائے اور اُس سے پھر مباحثہ ہو حاجی مرزا آقاسی نے بھی ایک چٹھی ناصر الدین کو لکھی جسمین شاہ ایران کے حکم کی تعمیل کرنے پر بڑا زور دیا گیا تھا جب اُنکو فرمان پہونچا اور اُسکے ساتھ وزیر اعظم کی چٹھی بھی تو اُنھون نے فوراً باب کے تبریز مین حاضر ہونیکا حکم دیا جب باب تبریز مین آیا تو اُس سے اتنی رعایت کی گئی کہ بجاے جیلخانے کے کاظم خان داروغۂ فرش کے مکان مین اُتارا گیا دوسرے روز ملا محمود جو تبریز کا مجتہد اعظم تھا اور جسکا خطاب نظام العلما تھا اور ملا محمد ممقانی اور نیز بہت سے مجتہد جمع ہوئے اور باب بھی بلایا گیا اور مباحثہ شروع ہوا یہ باب کا اخیر مناظرہ تھا۔

نظام العلما۔ (باب سے مخاطب ہوکر) قرآن شریف اور صحیفۂ سجادیہ کے نام سے جو کتابین آپ کی طرف سے شائع کی گئی ہین کیا وہ فی الواقع آپکی لکھی ہوئی ہین۔

باب۔ یہ کلمات خاص خدا کے ہین۔

نظام العلما۔ اس مجلس مین یون معمے کے طور پر گفتگو کرنی ذرا بھی مفید نہین جو کچھ کہئے صاف صاف کہئے

باب۔ (نظام العلما کی گفتگو سے غصے مین آکر) ہان ہان یہ میری لکھی ہوئی کتابین ہین۔

Marfat.com

نظام العلما۔ آپ نے اپنا نام اسمین شجرے کے طور پر لکھا ہے اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ آپ کی زبان سے نکلتا ہے وہ خدا کا قول ہوتا ہے۔

باب۔ رحمك الله۔ بے شک آپکی راے درست ہے۔

نظام العلما۔ آپ کے مریدون نے جو آپ کو باب کا لقب دیا ہے کیا آپنے اسپر اپنی رضامندی ظاہر کی ہے۔

باب۔ مجھے میرے مریدون نے یہ لقب نہین دیا بلکہ خاص خدا نے یہ لقب مجھکو عطا فرمایا ہے کیونکہ مین آج کے دن باب علم ہون۔

نظام العلما۔ حضرت امیر جو باب علم تھے اُنھون نے اجازت دیدی تھی کہ جس کسی کو جو کوئی بات کسی علم مین پوچھنی ہو وہ مجھسے پوچھے مین دریغ نکرونگا چونکہ آپ بھی باب علم ہونے کے مدعی ہین لہذا مین اپنے شکوک وشبہات آپ پر پیش کرتا ہون تاکہ آپ اسکو حل کرین سب سے پہلے علم طب کے متعلق سوال کرتا ہون۔

باب۔ مین نے طب نہین پڑھی۔

نظام العلما۔ اچھا خیر علم دین ہی سہی لیکن چونکہ علم دین بغیر قرآن وحدیث سمجھنے کے نہین آتا اور قرآن وحدیث کا سمجھنا صرف۔ نحو۔ منطق وغیرہ پر موقوف ہے لہذا مین سب سے پہلے علم صرف کے متعلق سوال کرتا ہون۔

باب۔ مین نے علم صرف بچپن مین سیکھا تھا جو اِس وقت میرے پاس حاضر نہین۔

نظام العلما۔ خیر ذرا اس آیت کی تفسیر کردیجئے هُوَ الَّذِي يُرِيكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا اور نیز اِسکی ترکیب نحوی بیان کیجئے دوسرے سورۂ کوثر کا شان نزول بیان ہو اور یہ بھی کہئے کہ اِس سورت سے پیغمبر کی کیا تسلی ہوئی جسکا سورت مین ذکر ہے۔

باب۔ (متفکر ہوکر) ذرا مہلت دیجئے۔

نظام العلما۔ یہ تو قرآن کے متعلق ہوا اب حدیث کو لیجئے اِس حدیث کے معنے بیان ہون جو مامون اور حضرت امام ثامن رضا علیہ السّلام کے درمیان گذری تھی

قال مامون ما الدليل على خلافة جدك على ابن ابى طالب [illegible] انفسنا

Marfat.com

قال لولا نسائنا قال لوالدا بنائنا فسکت مامون۔
باب - یہ حدیث نہین ہے۔
نظام العلما - ولو فرضنا اگر حدیث نہین تو آخر ایک عرب کا مقولہ تو ہی پس اسکا مطلب فارسی مین بیان کیجئے۔
باب نے اِسکے لئے بھی مہلت مانگی۔
نظام العلما - اب فقہ کو لیجئے علامۂ حلی کے اس قول کا مطلب کیا ہے اذا دخل الرجل علی الخنثی والخنثی علی الانثی وجب الغسل علی الخنثی دون الذکر والانثی۔
نظام العلما - اب بلاغت کے متعلق صرف اسقدر کہدیجئے کہ فصاحت وبلاغت کی کیا تعریفین ہین اور اُن مین نسب اربعہ مین سے باہمی کیا نسبت ہے منطق کے متعلق بھی کہدینا کہ شکل اول کیون بدیہی الانتاج ہے آپ کی فضیلت کے لئے کافی ہے۔
باب نے ایک کا بھی جواب ندیا اور سب کے واسطے مہلت مانگی۔
نظام العلما - اب ایک اور بات باقی ہے وہ یہ کہ جو شخص باب علم ہونے کا مدعی ہو اُسکے پاس ضرور ہے کہ کوئی کرامت بھی ہو کیا آپ کے پاس بھی کوئی کرامت ہے۔
باب - (بڑے دلیرانہ انداز سے) کہئے کون کرامت آپ دیکھنا چاہتے ہین۔
نظام العلما - اعلیٰ حضرت محمد شاہ کے پیر مین درد ہے اُسکو دور کردیجئے۔
باب - یہ تو نہین ہوسکتا۔
ناصر الدین ولی عہد - نظام العلما بڈھا ہوگیا ہے جسکی وجہ سے وہ ہر وقت ہمارے پاس حاضر نہین ہوسکتا اُسکے بڑھاپے کو زائل کردیجئے۔
نظام العلما - (ولی عہد سے) یہ شخص جملہ علوم سے عاری ہر کسی چیز سے اسکو مطلق مس نہین۔
باب - (غصّے مین آکر) مین وہ ہون جسکا ہزار سال سے انتظار کیا جارہا تھا۔
نظام العلما - آہا آپ صاحب الامر ہین۔
باب - بیشک۔
نظام العلما - صاحب الامر شخصی یا نوعی۔

Marfat.com

باب - صاحب الامر شخصی -
نظام العلما - تیرا اور تیرے باپ کا نام کیا ہو اور تیرا مولد کون شہر ہو اور تیری عمر کیا ہو -
باب - میرا نام علی محمد ہے اور میرے باپ کا نام میرزا رضا ہے اور میری جاے پیدائش شیراز ہے اور میری عمر ۲۵ سال کی ہے -
نظام العلما - صاحب الامر کا نام محمد اور اُنکے والد کا حسن اور اُنکی جاے پیدائش سر من راے اور اُنکی عمر ہزار سال ہے تو صاحب الامر نہین ہو سکتا -
باب - مین اپنی ایک کرامت تم سے کہتا ہون کیا تم لوگ میری بات کا یقین کرو گے -
سب لوگ - کہئے کہئے -
باب - میری کرامت یہ ہو کہ مین ایک ہی دن مین ایک ہزار بیت لکھتا ہون -
سب لوگ - اگر یہ بات سچ بھی ہو تو بھی یہ تیری کرامت نہین ہو سکتی کیونکہ زود نویس کاتب اِس سے بھی زیادہ لکھتا ہے -
ملا محمد ممقانی - تو نے اپنے قرآن مین لکھا ہے اول من امن ربی نوی رحمحمد و علی اِس سے کیا تیرا یہ مطلب ہو کہ مین ان دونون سے بہتر ہون -
باب - سوچنے لگا اور کچھ جواب ندیا -
ایک مجتہد - خدا نے آیہ خمس مین قرآن مین فرمایا ہے فان للہ خمسہ تم نے اپنے قرآن کے بجاے خمس کے ثلث لکھا ہے اِس سے معلوم ہوا کہ آیت بالا منسوخ ہو گئی اگر یہی بات ہے تو اُسکی منسوخی کا ثبوت آپ کے ذمے ہے -
باب - ثلث اِس وجہ سے کہ وہ خمس کا نصف ہے -
(سب لوگ ہنسنے لگے) -
ملا محمد ممقانی - فرض کیا کہ ثلث خمس کا نصف ہو لیکن اس سے سوال کا جواب نہین نکلتا وجہ بتلائیے کہ کیون ثلث دینا چاہئے جبکہ خدا نے خمس فرمایا -
(وہی خاموشی - جواب ندارد) -
باب - (تھوڑی دیر کے بعد) میری دوسری کرامت یہ ہو کہ مین فی البدیہ خطبہ پڑھتا ہون

Marfat.com

اور پڑھنے لگا الحمد للہ الذی رفع السموات والارضِ (ت کو فتحہ اورض کو کسرہ)
(سب لوگ ہنسنے لگے)۔
شاہزادہ ناصر الدین نے فرمایا کہ باین حالت دعوی صاحب الامری چونکہ تو ایک
دیوانہ سا معلوم ہوتا ہے لہذا مین تیرے قتل کا حکم نہین دے سکتا ہان صرف تنبیہ و تادیب
کا حکم دیتا ہون تا کہ لوگون کو ثابت ہو جائے کہ تو صاحب الامر نہین ہی حکم کی دیر تھی
کہ مار پڑنے لگی جیسے نظام الدولہ کے پاس یہ شخص مار پڑنے کے وقت توبہ کردم پکارنے
لگا تھا ایسا ہی یہان بھی توبہ کردم کے نعرے مارنے لگا غرض اس دفعہ کچھ مفید نہین ہوا
جب اچھی طرح مار پڑ چکی تو پھر تحاۂ چہریق مین قید کر دیا۔

قرۃ العین- حاجی محمد علی زنجانی- ملا حسین شیرویہ معروف بہ سید علی اعظم-
سید یحیی بن سید جعفر دارابی الملقب بہ کشاف- وغیرہ اُسکے بڑے بڑے
داعی تھے جنھون نے سلطنت ایران مین ہل چل ڈالدی کیونکہ یہ لوگ علاوہ تعلیم یافتہ
ہونے کے امور حرب سے بھی واقفیت رکھتے تھے اس وجہ سے اعیان وارکان سلطنت
کی یہ راے قرار پائی کہ باب کو قتل کر دینا چاہیے جب تک یہ زندہ ہے آئے دن فتنہ و فساد
پیدا ہوتے رہین گے اور علما نے بھی اُسکے واجب القتل ہونے کا فتوی دیدیا اس لئے
باب پھر قید خانے سے تبریز مین لایا گیا- ایک شب حشمۃ الدولہ نے اُس سے کہا کہ
تمھارا یہ دعوی ہے کہ مجھپر وحی اُترتی ہے اور میرا قرآن اس قرآن سے فصیح ہے اگر اس
دعوے مین سچے ہو تو اس چراغدان بلوری کے حق مین دعا کرو تا کہ کوئی آیت نازل ہو
باب نے فوراً آیت نور کا کچھ ٹکڑا کچھ آیت ملک سے ملا کر حمل کیا اور پڑھ دیا۔
حشمۃ الدولہ نے وہ کلمات لکھا لیے پھر باب سے کہا یہ آیت وحی آسمانی ہے اُسنے کہا
جی ہان حشمۃ الدولہ نے کہ وحی کبھی دل سے فراموش نہین ہوتی اگر واقع مین یہ وحی ہی
تو دوبارہ تو پڑھو جب باب نے دوبارہ پڑھا تو دوسرے طور پر تھا- آخر کار اُس کے
قتل کا حکم صادر ہوا مگر مجمع عوام سے پوشیدہ اسواسطے قتل کرانا مناسب نہ سمجھا گیا کہ
عوام دھوکے مین پڑ جائینگے اور یہ سمجھینگے کہ اُسنے غیبت اختیار کر لی ہے پس تبریز مین

Marfat.com

پیر کے دن ۲۷ شعبان ۱۲۶۵ھ ہجری کو ملا محمد علی زنجانی کے ساتھ حمزہ مرزا کے حکم سے
نشان سے باندھا گیا اور اُن فوجی آدمیون کو جو عیسوی مذہب تھے حکم دیا کہ باڑھ
مارین یہ لوگ اُسکے مریدون کے قصون اور فسادون سے خوب واقف تھے گولیان
باڑھ ہوائی چلانے لگے مگر ملا محمد علی کے زخم کاری آیا اور اُسنے مرتے وقت باب سے کہا کہ
آپ اب مجھ سے راضی ہوئے اور جان دیدی باب سپاہیون سے پکار کر کہنے لگا کہ
تم میری کرامت دیکھتے ہو کہ گولیون کی اتنی بوچھاڑ ہے مگر پھر بھی میرے کوئی گولی نہین
لگتی اور خطا جاتی ہین ایک گولی باب کی رسی مین لگی تو کٹ گئی اور وہ کھل کر بھاگا اور
ایک سپاہی کی کوٹھری مین جا چھپا اور کہنے لگا کہ اے لوگو یہ میری کتنی بڑی کرامت ہے
کہ ایک گولی نہین لگی بلکہ مین رہا ہوگیا پھر تو یہ حال ہوا کہ کوئی اُسکی طرف گولی نہین
چلاتا تھا بلکہ صدہا عورت و مرد اُسکے گرد اُس میدان مین جمع ہو کر چلاتے اور غل
مچاتے تھے مگر حکام کی تاکید سپاہیون نے پھر اُسے پکڑ لیا اور کئی گھونسے مارے اور
گولی ماردی گئی اور لاش اُسکی گلی کوچون مین پھرواکر شہر کے باہر ڈلوادی[1]

[1] حجج البہیہ صفحہ ۱۸۱

باب کے قتل کے بعد شیخ علی نامی ایک بابی نے امیر سلیمان کو اپنا ہم مذہب بنا کر
اِس بات پر آمادہ کیا کہ ناصر الدین شاہ والی ایران کو قتل کر دینا چاہیے اُس نے
وسِ بارہ آدمی اپنے ہم مشرب ساتھ لیکر ہنگام سواری مین شاہ پر حملہ کیا اگرچہ زخم سخت
لگا مگر جان سے بچ گئے تحقیقات کے بعد سلیمان اور شیخ علی اور وہ ہمراہی مروا ڈالے گئے
اور جسقدر بابی ہاتھ لگے وہ ایران سے نکلوا دئے گئے۔ قرۃ العین بھی ماری گئی
مرزا حسن خلیفۂ باب اللہ جسکا لقب باب نے صبح ازل مقرر کیا تھا اور مرزا حسین
جسکا خطاب بہاء الحق ہے بھاگ کر بغداد مین چلے گئے اور یہان بابیون کی
جماعت دن بدن بڑھنے لگی ۱۸۶۲ء مین فارس کی گورنمنٹ نے ترکی گورنمنٹ سے
استدعا کی کہ بابیون کے سرگروہ لیڈرون کو بغداد سے کسی دوسری جگہ مین منتقل کر دے
کیونکہ بغداد فارس کے نزدیک ہونے کی وجہ سے اہل فارس کے لئے بابیونکی طرف
سے تکلیف کا باعث ہے۔ ترکی گورنمنٹ نے صبح ازل اور بہاء الحق کو بغداد سے

Marfat.com

قسطنطنیہ مین تبدیل کر دیا یہان اُنھون نے بہت سے آدمی اپنے طریقے مین ملا لئے سفیر ایران نے سلطان عبدالعزیز خان سے سارا ماجرا بیان کیا۔ سلطان نے انکو قسطنطنیہ سے ایڈریا نوپل بھجوا دیا۔ ایڈریا نوپل مین ایک عجیب معرکہ ہوا۔ صبح ازل نے جو باب کے بعد اپنے آپ کو اُسکا جانشین ظاہر کرتا تھا اعلان کر دیا کہ جس باب کے آنے کی مرزا محمد علی نے پیشین گوئی کی تھی وہ مین ہی ہون جب اُسنے یہ اعلان کیا تو دوسری طرف بہار الحق نے اعلان کر دیا کہ جس باب کے آنے کی مرزا محمد علی نے پیشین گوئی کی تھی مین ہی ہون اس طرح بابیون مین دو گروہ ہو گئے۔ بعض نے صبح ازل کو اپنا لیڈر تسلیم کیا اور بعض نے بہار الحق کو۔

بہار الحق کے معتقدین کی تعداد ۹۶ فی صدی تھی اور صبح ازل کے معتقدین کی تعداد مشکل سے ۳ یا ۴ فی صدی تھی اُس وقت سے بہار الحق کے معتقدین اپنے آپ کو **بہائی** اور صبح ازل کے معتقد اپنے آپ کو **ازلی** کہنے لگے۔ دونون فریقون مین سخت نزاع پیدا ہوئی۔ یہانتک کہ ترکی گورنمنٹ دخل دینے کے لئے مجبور ہو گئی اور اُسنے اُن دونون لیڈرونکو علٰحدہ کر دیا صبح ازل کو تو جزیرۂ قبرس مین اور بہار الحق کو شہر عکہ مین بھیجدیا۔ چونکہ بابی لوگون کی ایک کثیر تعداد بہار الحق کی معتقد تھی اسلئے بابیون کو بہائی یا بہار الحق کا معتقد بھی کہا جاتا ہے۔ اسی بنا پر سید علامہ خیر الدین نعمان آلوسی زادہ مفتی حنفیۂ بغداد نے کتاب جلاء العینین فی محاکمۃ الاحمدین مین بیان کیا ہے وکذا الفرقۃ المعروفۃ بالبابیہ وھم اتباع محمد حسین واخیہ الذین ادعیا انھما الباب یعنی فرقۂ بابیہ محمد حسین اور اُسکے بھائی کا متبع ہے جنھون نے دعویٰ کیا ہے کہ ہم باب ہین بعض تحریرون مین صبح ازل کا نام مرزا یحیٰی اور اُسکے بھائی کا خطاب بہار الحق ہے پایا گیا ہے صبح ازل کے معتقدین کی تعداد بالکل خفیف اور قطعی گمنام ہے۔

فرقۂ بابیہ کے عقائد

بہشت و دوزخ کے بارے مین بابیون کا یہ عقیدہ ہے کہ بہشت اور دوزخ انسان کے

Marfat.com

محض اندرونی حالات کا نام ہے۔ اور وہ کسی خاص جگہ سے تعلق نہین رکھتے ایک انسان جیتے جی بہشت مین رہ سکتا ہے اگرچہ وہ خاک کا باشندہ ہو بشرطیکہ وہ اُن باتون پر یقین کرتا ہے جو کہ باب نے ظاہر کی ہین اور وہ سرور الٰہی کو اپنے اندر محسوس کرتا ہے تو وہ بہشت مین رہتا ہے خواہ وہ ایک گھسیارہ ہی کیون نہو لیکن اگر وہ غلط اعتقادات مین پھنسا ہوا ہے اور دنیا کے پیچھے بھاگ کر دکھی ہوتا ہے تو وہ دوزخ مین رہتا ہے خواہ وہ بادشاہ ہی کیون نہو۔ الغرض بابیون کے نزدیک بہشت اور دوزخ انسانی اندرونی حالات سے تعلق رکھتے ہین جگہ سے تعلق نہین رکھتے۔

حشر ونشر کے باب مین بابیون کا اعتقاد یہ ہے کہ قیامت ہر ایک انسان کی زندگی سے تعلق رکھتی ہے اگر وہ گناہ آلودہ زندگی بسر کرتا ہے تو وہ مردہ ہے لیکن جون ہی اسکو خدا کے برگزیدہ انسانون کے تعلق مین آنے کا موقع ملتا ہے اور وہ نئی زندگی پاتا ہے اس سے حشر ہوتا ہے گناہ کی زندگی کو چھوڑ کر نیکی کی زندگی حاصل کرکے نئی زندگی پاتا ہی حشر ونشر ہے اسکے سوا قیامت کچھ بھی نہین ہے اور یوم الحساب کے بارے مین انکا اعتقاد ہے کہ ہر ایک انسان کے اپنے اعمال ہی اسکے فرشتے ہین جو کہ اسکو نیکی یا بدی کی طرف لیجاتے ہین۔ خدا کہین غائب نہین ہے بلکہ جب ہی ہم خدا کو اپنے اندر دیکھتے ہین تب ہی ہمارے لئے خدا کی ملاقات کا دن ہوتا ہے۔ یہ دن قیامت سے وابستہ نہین ہے بلکہ ہماری زندگی سے تعلق رکھتا ہے اور یہ انسان کی روحانی حالت کا نام ہے۔

دوسرے مذاہب کے مقتداؤن کے باب مین بابیون کا اعتقاد یہ ہے کہ وہ سب کم وبیش خدا کی قدرت کو ظاہر کرتے ہوئے آئے تھے اور وہ مذہب خدا کی ایک ہستی کا نشان بتاتے ہین۔ بابی لوگ روح کی ہدایت کے قائل نہین وہ مرنے کے بعد روح کی زندگی کے قائل ہین مگر وہ اس بات کے قائل نہین کہ موت کے بعد روح اسی مردہ جسم کے ساتھ زندہ ہوگی۔

نواب صدیق حسن خان مرحوم حظیرۃ القدس مین لکھتے ہین کہ ۱۲۹۳ھ ہجری مین

Marfat.com

بہاء الحق کا ایک مرید ہندوستان مین آیا اور علاء الدین احمد خان رئیس لوہارو کو اپنا معتقد کرلیا اور طریقۂ بابیہ کے بیان مین ایک رسالہ لکھکر ذکر الاسرار فی معارج الاسفار لمن یریدان یتعارج الی اللہ المقتدر الجبار نام رکھا اور اپنا نام اُس رسالے مین جمال الدین ہروی الاصل قسطنطینی المسکن ظاہر کیا اور رسالہ بہائیہ کے ساتھ اُس رسالے کو ملقب کیا کیونکہ وہ بہاء الحق کا مرید تھا مضامین اُس رسالے کے وحدۃ الوجود وغیرہ کے قبیل سے ہین اِس شخص کو ہمنے بھی دیکھا ہے رام پور مین آیا تھا اور یہان کئی آزاد منش جنٹل مین اور ایک دو پرانی فیشن کے امیر بھی اسکے معتقد ہو گئے تھے امیرانہ ٹھاٹھ کے ساتھ رہتا تھا بعضون کا خیال یہ تھا کہ یہ شخص انگریزونکا مخبر ہے تاریخ گلزار شاہی اور کشکول محمد علی شیرازی مین فرقۂ بابیہ کا حال مجمل اور ناسخ التواریخ مین مفصل مرقوم ہے۔

یکم مئی ۱۸۹۶ء کو ناصر الدین شاہ قاچار والی ایران محمد رضا بابی کے ہاتھ سے مارے گئے اور اُنکے فرزند صلبی شاہ مظفر الدین تخت نشین ایران ہوئے۔

فرقۂ ہشتم نیچری

نیچر ایک انگریزی لفظ ہے اور وہ ٹھیک ٹھیک مرادف ہے لفظ فطرۃ اللہ اور قانون قدرت کے۔ نیچری وہ مسلمان کہلاتے ہین جو سید احمد خان کی تصانیف کے پیرو اور اُنکی ایجادی پالیسیون پر قدم بہ قدم چلنے والے ہین اور پُرانی وضع کے حاسد نئی تہذیب کے قائل جنٹل مین بننے کے شائق ہین۔ یورپ مین سائنس اور مذہب مین جو رزم آرائیان ہوئین وہ اِسوقت نہایت حیرت انگیز معلوم ہوتی ہین جب وہان علم طبقات الارض نے یہ بات ثابت کی کہ یہ دنیا لاکھون برس سے قائم ہے اور انسان بھی بجائے پانچ چھ ہزار برس کے ہزارون صدی سے دنیا مین آباد ہے تو مذہب والون کو مخالفت کرنے کی بڑی گنجائش ملی علیٰ ہذا القیاس جس وقت ڈارون اور والس نے یہ ثابت کیا کہ جو جاندار چیزین ہم دنیا مین دیکھ رہے ہین

وہ خود بخود ایک دوسرے کی تبدیلی سے پیدا ہوتی ہین یہانتک کہ انسان بھی ایک حیوانی موجد سے پیدا ہوا ہے تو مذہب والون کے پیر تلے کی مٹی نکل گئی لیکن چونکہ ان مباحثون مین عقل وضمیر نے سائنس کی تائید کی لہذا مذہبی آخر کار سائنس والون سے دوستی پیدا کرنے پر مجبور ہوئے اسوقت فرقہ سائنس زبردست ہوچکا تھا وہ مذہب کی دستگیری کا خواہان نہ تھا بلکہ مذہب کو حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا اسلئے یورپ مین دو فرقے ہوگئے ایک کا نام مذہبی دوسرے کا نام نیچری ہوا یہی حال ہندوستان کے مسلمانون کا ہوگیا ہے کہ جو مذہبی باتون کو تاویلات کے ذریعے سے سائنس کا ہم آہنگ بتاتے ہین وہ نیچری کہلاتے ہین فرزندان اسلام مین سے جو لوگ سائنس کے پر فضا میدانون کی ہوا کھا کر نکلے ہین اصول اسلام کے زیر وزبر کرنے مین انکا نمبر زنادقہ۔ ملاحدہ۔ فلاسفہ۔ اہل سائنس اور آریہ سماجیون سے بڑھا ہوا ہے کیونکہ کھلا ہوا دشمن اسقدر مضرت رسان نہین ہوتا جسقدر دوست نما دشمن

سید احمد خان ۷ اکتوبر ۱۸۱۷ء مین دہلی مین پیدا ہوئے ان کے دادا سید ہادی ہرات سے ہندوستان مین آئے تھے ان کے جد عالمگیر ثانی کے عہد مین پانسو سوار اور ایک ہزار پیدل پر افسر تھے اور سید احمد خان کے پر نانا دبیر الدولہ امین الملک خواجہ فرید الدین خان مصلح جنگ دہلی مین عہدۂ وزارت پر ممتاز تھے سید احمد خان کے باپ محمد تقی خان بہادر شاہ کے وقت مین دہلی کے وزیر ہوئے مگر اسوقت دہلی کا آفتاب اقبال غروب ہونے کو تھا۔

سید احمد خان ابتدا مین مولوی مخصوص اللہ صاحب نبیرۂ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کی خدمت مین حاضر ہوکر کسی قدر صرف ونحو سے آشنا ہوئے اور تعویذ گنڈے بھی سیکھے لیکن جب یہ نسخہ نہ چلا تو گورنمنٹ برٹش کی طرف رجوع کیا بیس سال کی عمر مین انگریزی ملازمت حاصل کی پہلی مرتبہ عدالت صدر امین کے سرشتہ دار ہوئے تین سال کے اندر نائب سرشتہ دار کمشنری مقرر ہوکر آگرے بھیجدئے گئے اور سال بھر سے کچھ زیادہ زمانہ گذرا تھا کہ فتحپور سیکری کے صدر الصدور ہوئے پانچ برس کے بعد

Marfat.com

اسی عہدے پر دہلی بھیجدئے گئے اور اس عرصے مین سید صاحب پکے وہابی متبع مولوی اسماعیل صاحب مرحوم ہوگئے۔

۱۸۴۷ء مین ایک کتاب جسکا نام آثار الصنادید ہے لکھکر شہر دہلی کے اہل علم وفضل مین شہرت اور عزت حاصل کی بلکہ یہ کتاب عام طور پر ایسی مقبول ہوئی کہ فرنچ زبان مین بھی ترجمہ ہوگیا اور اِسی کتاب کے صلے مین رائل ایشیاٹک سوسائٹی انگلستان کے فیلو بنائے گئے۔ ۱۸۵۵ء مین رہتک بھیجے گئے اور پانچ برس کے بعد بجنور آئے ۱۸۵۷ء مین غدر ہوگیا اور سید صاحب اپنی خیر خواہی اور حکام رسی کے ذریعہ سے بڑی ترقی کرگئے اور اِس خیر خواہی مین دو سو روپیہ ماہوار کی خاص پنشن انکے اور انکے فرزند کلان کے لئے تاحین حیات منظور ہوئی۔

۱۸۵۸ء مین سید صاحب نے حالات غدر کا ایک رسالہ شائع کیا بعد اسکے ۱۸۵۹ء مین ایک کتاب لکھی جس کا نام ہندوستان کے وفادار مسلمان تھا مقصود سید صاحب کا ان کی تحریر سے مسلمانون کی طرف سے انگریزون کے خیالات کی کدورت کا نکالنا تھا اب سید صاحب کا کام زیادہ ترقی کرنے لگا اور خوش بیانی اور عالی دماغی کی وجہ سے انگریزن مین بڑے فاضل فلاسفر مانے گئے اور اُنھون نے مسلمانون کی طرف سے گورنمنٹ کو اطمینان دلانے اور اپنی ترقی اور خیرخواہی کے لئے ایک کتاب تبئین الکلام بائبل کی تفسیر مین لکھکر عیسائیون اور مسلمانون کو باہم ملانا اور ایک بنانا چاہا لیکن اِس امر محال کے وقوع مین سید صاحب ناکام رہے۔

۱۸۶۹ء مین سید صاحب مع سید محمود و سید حامد کے ولایت انگلستان گئے اور جب تک ولایت مین رہے علاوہ فرلو کے ۲۵۵ پونڈ سالانہ ملتا رہا ۱۸۷۰ء کے آخر مین ہندوستان واپس آئے ۱۸۷۸ء مین کونسل واضعان قانون کے ممبر مقرر ہوئے اور ۱۸۸۰ء مین دوبارہ لارڈ رپن نے وہی خدمت انکے سپرد کی ۱۸۸۲ء مین ایجوکیشنل کمیٹی کے ممبر مقرر ہوئے اور چند سال کے بعد کے سی ایس آئی کا خطاب گورنمنٹ نے اور ایڈنبرا یونیورسٹی نے

Marfat.com

ایل ایل ڈی کی ڈگری عطا کی۔ سید صاحب نے جو کلکتہ مین برہمو سماج[۴] مذہب کو ہونہار دیکھا اور اُسکے اصول کو یورپ کے فلاسفرون اور ایشیا کے معلمون کے مطابق خیال پاکر اُسکو ازحد پسند کیا اور جو دل مین مرادِ تھی اُسکو بلا محنت و مشقت پایا لیکن یہ بات نہ تنہا اُنکے مقصد بلکہ اُنکی شان کے بھی خلاف تھی کہ وہ کھلم کھلا اسلام کو ترک کر کے ایک بنگالی بابو کے مرید اور امت کہلاتے پس دل مین یہ سوچا کہ برائے نام تو اسلام ہو مگر اسکو برہمو سماج مذہب کے مطابق کیجئے لفظ نبی اور ملائکہ اور جبریل و جنت و دوزخ و وحی و الہام و شیطان بلکہ آسمان و جن کو تو بحال خود رہنے دیجئے اور ہر مسلمان سے کہئے کہ مین اِن چیزون پر ایمان رکھتا ہون تاکہ مسلمانون کو مجال تکفیر نہو اور اُن الفاظ کے معانی بالکل پلٹ دیجئے **بیان نبوت** سید صاحب کہتے ہین کہ نبوت ایک فطری ملکہ تہذیب اخلاق کا ہوتا ہے اور جس شخص مین جس فن کا ملکہ بدرجۂ کمال ہوتا ہے وہ اُس فن کا امام یا پیغمبر ہے لوہار بھی اپنے فن کا امام یا پیغمبر ہو سکتا ہے شاعر بھی اپنے فن کا امام یا پیغمبر ہو سکتا ہے ایک طبیب بھی فن

۴ [illegible]

طب کا امام یا پیغمبر ہو سکتا ہے مگر جو شخص روحانی امراض کا طبیب ہوتا ہے اور جس مین اخلاق انسانی کی تعلیم و تربیت کا ملکہ بمقتضاے اُسکی فطرت کے خدا سے عنایت ہوتا ہی وہ پیغمبر کہلاتا ہے خدا اور پیغمبر مین بجز اُس ملکۂ نبوت کے جسکو ناموس اکبر کہتے ہین اور زبان شرع مین جبریل کہتے ہین اور کوئی مجسم ایلچی پیغام پہونچانے والا نہین ہوتا خود اُسی کے دل سے فوارے کے مانند وحی اُٹھتی ہے اور خود اُسی پر نازل ہوتی ہے وہ اپنا کلام نفسی ان ظاہری کانون سے اس طرح پر سنتا ہے جیسے کوئی دوسرا شخص اُس سے کہہ رہا ہے وہ اپنے آپ کو ظاہری آنکھون سے اس طرح پر دیکھتا ہے جیسے دوسرا شخص اُسکے سامنے کھڑا ہوا ہے ان واقعات کے تبلانے کو اگرچہ یہ قول یاد آتا ہے ۔ ع

قدر این بادہ ندانی بخدا تا نہ چشی

مگر ہم بطور تمثیل کے گو وہ کیسی ہی کم رتبہ ہو اسکا ثبوت دیتے ہین ہزارون شخص ہین جنھون نے مجنونون کے حالات دیکھے ہونگے وہ بغیر بولنے والے کے اپنے کانون سے آواز سنتے ہین تنہا ہوتے ہین مگر اپنی آنکھون سے اپنے پاس کسی کو کھڑا ہوا باتین کرتا ہوا دیکھتے ہین وہ سب اُنھین کے خیالات ہین جو سب طرف سے بے خبر ہو کر ایک طرف مصروف اور اُس مین مستغرق ہین اور باتین سنتے ہین اور باتین کرتے ہین پس ایسے دل کو جو فطرت کی رو سے تمام چیزون سے بے تعلق اور روحانی تربیت پر مصروف اور اُس مین مستغرق ہو ایسے ادراکات کا پیش آنا کچھ بھی خلاف فطرت انسانی نہین ہے ہان اِن دونون مین فرق ہے کہ پہلا مجنون ہے اور پچھلا پیغمبر گو کافر پہلے کو بھی مجنون بتاتے تھے یہ مثال سید صاحب نے فلاسفہ کے اقوال سے استنباط کی ہے چنانچہ شرح مواقف مین لکھا ہے ما ل ما ذکروہ فی الخاصۃ الثالثۃ الی تخیل مالا وجود لہ فی الحقیقۃ کما للمرضی والمجانین یعنی اس تیسری شرط مین مآل قول فلاسفہ کا معاملہ نبوت مین طرف تخیل ایسی چیزون کے ہے جنکا حقیقت مین کچھ وجود نہین جیسے کہ مریضون اور مجنونو نکا حال ہوتا ہی - یہ تو سید صاحب نے اپنی تفسیر مین کہا ہے اور تہذیب الاخلاق مین ایک جگہ فرماتے ہین کہ خلقت انبیا کی دیگر انسانون سے

ایک نوع جداگانہ ہے بشر صرف اُس کی جنس ہے اور صاحب الوحی ہونا اُسکی فصل ہے اور یہ ایک ملکہ ہے جو خلقت انبیا مین پیدا کیا ہے پس جس طرح کہ حیوان اور انسان مین ناطق فصل ہے اِسی طرح انسان اور انبیا مین ذوالوحی ہونا فصل ہے۔ اور تفسیر مین ایک مقام پر لکھا ہے کہ نبی اور امت کی مثال راعی اور غنم کی سی ہے گو نبی اور امت انسانیت مین شریک ہین مگر نبی اور امت مین فطرت نبوت کی ایسی فصل ہے جیسے کہ راعی اور غنم مین ناطقیت کی یہ مضمون سید صاحب نے سعدی کے اِس شعر سے اخذ کیا ہی ؎

گم آن شد کہ دنبال راعی نرفت	درین راہ جز مرد داعی نرفت

ورنہ علماے اسلام نے انبیا اور عام انسانون مین بجز اسکے کہ اُنکو ایک صفت نبوت کی ملگئی ہی اور کچھ فرق نہین سمجھا اور اسی لئے اشاعرہ اور ماتریدیہ نے نبی اور امت کی مثال سلطان اور رعیت کی سمجھی ہے پس ما بہ الامتیاز نبی اور غیر نبی مین وہی صفت نبوت ہی

بیان معجزہ

معجزہ اثبات نبوت یا خدا کی طرف سے ہونے پر دلالت نہین کرتا کیونکہ اثبات نبوت کے لئے اول خدا کا وجود اور اسکا متکلم ہونا ثابت کرنا چاہئے پھر یہ ثابت کرنا چاہے کہ وہ اپنی طرف سے رسول و پیغمبر بھیجا کرتا ہے پھر یہ ثابت ہونا چاہئے کہ جو شخص دعوی نبوت کرتا ہے وہ درحقیقت اُسکا بھیجا ہوا ہے ہم پہلی دو باتون سے قطع نظر کرتے ہین کیونکہ کہا جاسکتا ہے کہ قرآن مجید مین ایسے مقامات پر اکثر اہل کتاب مخاطب ہین جو اُن دونون پہلی باتون کو مانتے تھے اور اسلئے معجزات سے صرف تیسری بات کا ثابت کرنا مقصود ہوتا ہے مگر وہ تیسری بات بھی معجزے سے ثابت نہین ہوسکتی اور سید صاحب یہ بھی کہتے ہین کہ کوئی معجزہ کسی نبی کا خلاف نیچر و خلاف فطرت اللہ نہین ہی صرف ثبوت اُسکے وقوع کا درکار ہے اور جب ثابت ہوا کہ فلان امر واقع ہوا تو بلاشبہہ اُسپر یقین کیا جائیگا اور یہ بھی یقین کیا جائیگا کہ فطرۃ اللہ یعنی نیچر کے مطابق ہے گو کہ اُسکی ماہیت ہماری سمجھ مین نہ آئے کیونکہ ہزارون کام نیچر کے ایسے ہین جنکی ماہیت ہماری سمجھ سے باہر ہے معجزات انبیا قانون فطرت کے پورا کرنے والے ہین اور نہ تمنا

Marfat.com

کہ حضرت سلیمانؑ غبارے پر سوار ہوتے تھے جو دخان یا ہوا کے زور سے چلتا تھا اور کوئی معجزے کی بات نہ تھی اور حضرت موسیٰؑ جو بنی اسرائیل کو لیکر شہر مصر سے نکلے اور فرعون نے مع اپنے لشکر کے تعاقب کیا تو راتون رات حضرت موسیٰؑ بنی اسرائیل سمیت دریا سے پار اُتر گئے معلوم ہوتا ہے کہ اُسوقت بسبب جوار بھاٹے کے جو سمندر مین آتا رہتا ہے اُس مقام پر کہین خشک زمین نکل آتی تھی اور کہین پایاب رہجاتی تھی بنی اسرائیل خشک اور پایاب رستے سے راتون رات مین اُتر گئے اور یہ کوئی معجزے کی بات نہ تھی فرعون نے جب تعاقب کیا تو وہ وقت پانی کے بڑھنے کا تھا دریا مین پانی بڑھ گیا جیسے اپنی عادت کے موافق بڑھتا ہے اور ڈباؤ ہو گیا جس مین فرعون اور اُسکا لشکر ڈوب گیا اور حضرت مسیحؑ کے آسمان پر اُٹھائے جانے کے بھی منکر ہین۔

بیان ملائکہ وشیطان وجن

ملائکہ اشخاص متحیزہ بالذات نہین قرآن مین جو لفظ ملک یا ملائکہ یا جبرئیلؑ آتا ہے اُس سے انسان کی قوت ملکیہ مراد ہے جس طرح شیطان سے قوت بہیمیہ حضرت آدمؑ کے قصے مین سجود ملائکہ سے قواے ملکیہ کا انسان کے تابع ہوجانا مراد ہے اور شیطان سے قوت حیوانیہ یعنی قواے بہیمی وسبعی مراد ہے جو مبدا شہوات اور غضب کا ہی جنکا منشا یعنی محل تولد نار یعنی حرارت ہے ابلیس کے نار سے پیدا ہونے کے یہی معنے ہین سید صاحب کے نزدیک انسان ایک مجموعہ قواے ملکوتی اور قواے بہیمی کا ہے اور دونون قوتون کے بے انتہا ذریات ہین جو ہر ایک قسم کی نیکی اور بدی مین ظاہر ہوتے ہین اور وہی انسان کے فرشتے اور انکی ذریات اور انسان کے شیطان اور اُنکی ذریات ہین غرضکہ سید صاحب کے نزدیک شیطان کا وجود خارج مین نہین ہے بلکہ وہ انسان ہی مین موجود ہے خارج عن الانسان نہین ہے۔ سید صاحب نے فرشتون کے آسمان پر سے اُترنے اور پرواز ہونے کو بطور تمسخر کے چیلون کے منڈلانے سے تشبیہ دی ہے اور لکھا ہے کہ اِس بات کے سمجھنے سے کہ خدا تعالیٰ جو اپنے جاہ وجلال اور اپنی قدرت اور اپنے افعال

Marfat.com

فرشتون سے نسبت کرتا ہے تو جن فرشتونکا قرآن مین ذکر ہے اُنکا کوئی اصلی وجود نہین ہوسکتا بلکہ خدا کی بے انتہا قدرتون کے ظہور کو اور اُن قوے کو جو خدا نے اپنی تمام مخلوق مین مختلف قسم کے پیدا کیئے ہین ملک یا ملائکہ کہا ہے جن مین سے ایک شیطان یا ابلیس بھی ہے پہاڑون کی صلابت پانی کی رقت درختون کی قوت نمو برق کی قوت جذب و دفع غرضکہ تمام قوے جنسے مخلوقات موجود ہوئی ہین اور جو مخلوقات مین ہین وہی ملک اور ملائکہ ہین جن کا ذکر قرآن مجید مین آیا ہے اور توریت کی کتاب پیدایش کے باب ۳۲ مین جو حضرت یعقوبؑ سے شب بھر ایک فرشتے کا کشتی لڑنا پھر فرشتے کا یعقوبؑ کو لنگڑا کرنا اور یعقوبؑ سے فرشتے کا رخصت مانگنا اور یعقوبؑ کا فرشتے سے برکت مانگنا اور یعقوبؑ کا اُس جگہ کا نام فنی ایل رکھنا اور کہنا کہ مین نے خداوند (یعنی فرشتہ) کو روبرو دیکھا ہے بیان ہے سید صاحب اِسکی نسبت فرماتے ہین کہ یہ نقرس یا وجع الورک کا درد تھا اور اُن کے نزدیک جن سے ایک جنگلی قوم کہ جو لوگون سے پوشیدہ رہتی تھی مراد ہے اور قرآن مین ہے کہ جنات حضرت سلیمانؑ کے حکم کے موجب قلعہ اور تصویرین تیار کرتے تھے سید صاحب کہتے ہین کہ صرف چند لُہار یا کاریگر یہ کام بناتے تھے۔

بیان اعجاز قرآن

تمام علما و مفسرین نے یہ خیال کیا ہے کہ خدا نے قرآن کے من اللہ ثابت کرنے کو یہ معجزہ قرآن مین رکھا ہے کہ ویسا فصیح کلام کوئی بشر نہین کہہ سکتا اور نہین کہہ سکا پس اُنھون نے اِس قسم کی آیتون مین فاتوا بسورۃ من مثلہ (یعنی قرآن کے کسی ٹکڑے کی مانند تم بھی بنا لاؤ) اور فاتوا بعشر سور مثلہ قرآن کی مانند سے فصاحت و بلاغت مین مانند ہونا مراد لیا ہے لیکن سید صاحب کہتے ہین کہ میری سمجھ مین اِن آیتونکا یہ مطلب نہین کہ قرآن مجید اعلیٰ سے اعلیٰ فصاحت و بلاغت پر واقع ہو اور جوکہ وہ ایسی وحی ہے جو پیغمبر کے قلب نبوت پر نہ بطور معنے اور مضمون کے بلکہ بلفظہٖ ڈالی گئی تھی اِسلئے ضرور تھا کہ وہ ایسے اعلیٰ درجہ فصاحت پر ہو جو بے مثل

و بے نظیر ہو مگر یہ بات کہ اُسکی مثل کوئی نہین کہہ سکا یا کہہ سکتا اُسکے من اللہ ہونے کی دلیل نہین ہوسکتی بہت سے کلام انسانون کے دنیا مین ایسے موجود ہین کہ اُنکی مثل فصاحت و بلاغت مین آج تک دوسرا کلام نہین ہوا مگر وہ من اللہ تسلیم نہین ہوتے نہ ان آیتون مین ایسا کوئی اشارہ ہے جس سے فصاحت و بلاغت مین معارضہ چاہا گیا ہو بلکہ صاف پایا جاتا ہی کہ جو ہدایت قرآن سے ہوتی ہو اُسمین معارضہ چاہا گیا ہے۔

بیان رویت الٰہی

اُنکے نزدیک رویت الٰہی محال ہے وہ کہتے ہین کہ انسان کے دل مین کسی چیز کے دیکھنے کی خواہش تین طرح پیدا ہوتی ہے یا اُسکا حال اور اوصاف سننے سے یا دل مین کسی خاص قسم کا ذوق و شوق پیدا ہوجانے سے یا اُسکا حال کہنے والے کی بات پر یقین نکرنے سے موسیٰ ع کو بھی خدا کے دیکھنے کا شوق ہوا مگر وہ شوق دوسری قسم کا تھا جسکے غلبے مین انسان کی عقل پر پردہ پڑجاتا ہے اور ہونے نہونے کی بات کہہ اُٹھتا ہے بنی اسرائیل نے بھی خدا کا دیکھنا چاہا مگر یہ سوال اُنکا تیسری قسم کا تھا موسیٰ کی اس بات پر کہ خدا ہے پروردگار عالم موجود ہے اور اُسنے موسیٰ ع کو اپنا پیغمبر کیا ہے یقین نہین لاتے تھے اور اس بنا پر اُنھون نے کہا تھا کہ ہمین خدا کو دکھا دے جب تک ہم علانیہ خدا کو نہ دیکھ لینگے تجھپر ایمان نہ لائینگے حضرت موسیٰ ع اپنے شوق کے سبب جس مین انسان کو ذہول ہوجاتا ہے بھول گئے کہ خدا ان آنکھون سے دکھائی نہین دے سکتا اور بنی اسرائیل نے اپنی حماقت سے یہ چاہا کہ علانیہ ہم خدا کو دیکھ لین اور یہ نہ سمجھے کہ نہ خدا اپنے تئین دکھا سکتا ہی اور نہ کوئی خدا کو دیکھ سکتا ہے یہ تمام واقعات موسیٰ و بنی اسرائیل پر سینا کے مقام مین گذرے تھے وہان ایک سلسلہ پہاڑ و نکا ہے جسکو طور سینا اور کبھی صرف طور بھی کہتے ہین کچھ شبہہ نہین ہوسکتا کہ حضرت موسیٰ ع کے زمانے مین وہ کوہ آتش فشان تھا جب بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ ع سے کہا کہ ہم علانیہ خدا کو دیکھنا چاہتے ہین تو وہ بجز اُسکی قدرت کاملہ کے ایک عظیم الشان کرشمے کے اور کچھ اُنکو نہین دکھا سکتے تھے پس وہ اُنکو اس پہاڑ کے

Marfat.com

قریب لے گئے جسکی آتش فشانی اور گڑگڑاہٹ اور زور و شور کی آواز اور پتھرون کے اوڑنے کے خوف سے وہ بیہوش ہو گئے یا مُردے کے مانند ہو گئے خداے تعالیٰ اُن تمام کامون کو جو اُسکے قانون قدرت سے ہوتے ہین خود اپنی طرف منسوب کرتا ہے جن کے منسوب کرنے کا بلاشبہہ وہ مستحق ہے اِسیطرح اِن واقعات عجیبہ کو بھی اُسنے اپنی طرف منسوب کیا ہے۔

بیان نعمات ولذات جنت

یہ سمجھنا کہ جنت مثل ایک باغ کے پیدا کی ہوئی ہے اُس مین سنگ مرمر کے اور موتی کے جڑاؤ محل ہین باغ مین شاداب اور سرسبز درخت ہین دودھ اور شراب ور شہد کی ندیان بہ رہی ہین ہر قسم کا میوہ کھانے کو موجود ہے ساقی ساقین نہایت خوبصورت چاندی کے کنگن پہنے ہوئے جو ہمارے یہانکی گھوسنین پہنتی ہین شراب پلا رہی ہین ایک جنتی ایک حور کے گلے مین ہاتھ ڈالے پڑا ہے ایک نے ران پر سر دھرا ہے ایک چھاتی سے لپٹا رہا ہے ایک نے لب جان بخش کا بوسہ لیا ہے کوئی کسی کونے مین کچھ کر رہا ہے کوئی کسی کونے مین کچھ ایسا بیہودہ پن ہے جسپر تعجب ہوتا ہے اگر بہشت یہی ہے تو بے مبالغہ ہمارے خرابات اُس سے ہزار درجہ بہتر ہین اِس امر کے ثبوت کے لئے کہ بانی مذہب کا اِن چیزون کے بیان کرنے سے صرف اعلیٰ درجہ کی راحت کا بقدر فہم انسانی خیال پیدا کرنا مقصود تھا نہ واقعی اِن چیزون کا بہشت مین موجود ہونا ایک حدیث کا ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہون جو ترمذی نے بریدہ سے روایت کی ہے اُس مین بیان ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت سے پوچھا کہ بہشت مین گھوڑا بھی ہوگا آپ نے فرمایا کہ تو سُرخ یاقوت کے گھوڑے پر سوار ہو کر جہان چاہیگا اُڑتا پھریگا پھر ایک شخص نے پوچھا کہ حضرت وہان اونٹ بھی ہوگا آپ نے فرمایا کہ وہان جو کچھ چاہو گے سب کچھ ہوگا پس اِس جواب سے مقصود یہ نہین ہے کہ درحقیقت بہشت مین اونٹ اور گھوڑے موجود ہونگے بلکہ صرف اُن لوگون کے خیال مین اُس اعلیٰ درجے کی راحت کا خیال پیدا کرنا ہے جو اُن کے خیال اور اُنکی عقل و فہم و طبیعت کے مطابق اعلیٰ درجے کی ہو سکتی تھی غرض کہ اُن کے نزدیک جنت و دوزخ صرف خوشی و غمی کا

Marfat.com

نام ہے باقی حورین اور نہرین اور میوجات جو قرآن اور نبی اسلام نے بیان فرمائے ہین
وہ محض رغبت اور خوف ولانے کو اس خوشی وغم کی ان چیزون کے ساتھ تفسیر یا تشریح
کردی ہے ورنہ کچھ نہین دوسری جگہ سید صاحب فرماتے ہین کہ بہشت کی ماہیت خود خدائے تعالیٰ
نے بیان فرمائی ہے وہ تو یہ ہی فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین جزاء بما کانوا
یعملون یعنی کوئی جانتا نہین کہ کیا انکے لئے آنکھون کی ٹھنڈک یعنی راحت چھپا رکھی گئی ہے
اُسکے بدلے ہین جو وہ کرتے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حقیقت بہشت کی فرمائی
جیسے کہ بخاری وسلم نے ابو ہریرہ کی سند پر بیان کی ہے وہ یہ ہے قال اللہ تعالیٰ اعددت
لعبادی الصالحین ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر یعنی
اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیار کی ہے مین نے اپنے نیک بندون کے لئے وہ چیز جو نہ کسی آنکھ نے
دیکھی ہے اور نہ کسی کان نے سنی ہے اور نہ کسی انسان کے دل مین اُسکا خیال گذرا ہی
پس اگر حقیقت بہشت کی یہی باغ اور نہرین اور موتی کے اور چاندی سونے کی اینٹون
کے مکان اور دودھ و شراب اور شہد کے سمندر اور لذیذ میوے اور خوبصورت عورتین اور
لونڈے ہون تو یہ تو قرآن کی آیت اور خدا کے فرمودے کے بالکل مخالف ہی کیونکہ ان چیزونکو
تو انسان جان سکتا ہے اور اگر فرض کیا جائے کہ ویسی عمدہ چیزین نہ آنکھون نے دیکھین
اور نہ کانون نے سنین تو بھی ولا خطر علی قلب بشر سے خارج نہین ہوسکتین عمدہ ہونا ایک
اضافی صفت ہے اور جبکہ اُن سب چیزونکا نمونہ دنیا مین موجود ہے تو اُسکی صفت اضافی
کو جہان تک کہ ترقی دیتے جاؤ انسان کے دل مین اسکا خیال گذر سکتا ہے حالانکہ بہشت
کی ایسی صفت بیان ہوئی ہے کہ لا خطر علی قلب بشر پس بہشت کی جو یہ تمام چیزین
بیان ہوئی ہین درحقیقت جو بہشت مین قرۃ اعین ہوگا اسکے سمجھانے کو بقدر
طاقت بشری تمثیلین ہین نہ بہشت کی حقیقت۔

بیان جنت و دوزخ کے بالفعل موجود ہونے کا

قرآن مین خدائے تعالیٰ نے جنت و دوزخ کا ذکر کیا ہے اور اُنکی نسبت لفظ اُعِدّت

Marfat.com

جس کے معنے تیار یا آمادہ کے ہین چار جگہ قرآن مجید مین آیا ہے اول تو سورۂ بقرہ مین دوزخ کی نسبت ہی فاتقوا النار التي وقودها الناس والحجارة اعدت للكافرين ڈرو اُس آگ سے جسکا ایندھن آدمی ہین اور پتھر اور تیار ہے کافرون کے واسطے پھر سورۂ آل عمران مین ہی واتقوا النار التی اعدت للکافرین اور اِسی سورت مین جنت کی نسبت دوسری جگہ ہے اعدت للمتقین اور پھر سورۂ حدید مین ہے اعدت للذین آمنوا باللہ ورسلہ اور اِس لفظ پر علماے اسلام نے استدلال کرکے یہ عقیدہ قائم کیا ہے الجنۃ والنار مخلوقتان یعنی بہشت اور دوزخ دونون پیدا ہوچکی ہین یعنی بالفعل موجود ہین مگر غور کرنے سے پایا جاتا ہے کہ ان آیتون سے یا اعدت کے لفظ سے یہ نتیجہ نہین نکلتا تمام قرآن کی طرز بیان اِس طرح پر ہے کہ آیندہ کی باتونکا جو یقینی ہونے والی ہین ماضی کے صیغون سے بیان کیا جاتا ہے جو اُنکے قطعی ہونے پر دلالت کرتی ہین اِسی طرح اِن آیتون مین جو باتین ہونے والی ہین اُنکو بطور ہوچکنے کے یعنی ماضی کے صیغے سے بیان کیا ہے مثلاً پہلی آیت مین فرمایا ہے بچو اُس آگ سے جسکا ایندھن آدمی اور پتھر ہین اور جو ہے کافرون کے لئے آدمیون پر ایندھن کا اطلاق اُسوقت ہوسکتا ہے جب آگ بھڑکانے کے لئے آگ مین ڈالے جائینگے اور اُن علماے اِسلام کے نزدیک اگر یہ ہوگا تو قیامت مین حساب وکتاب کے بعد ہوگا پس اِسوقت نہ کوئی آدمی جہنم کی آگ کا ایندھن ہے اور نہ کوئی ایسی آگ موجود ہے جسکا ایندھن آدمی ہون ممکن ہے کہ کہا جائے کہ ایسا ہوگا پھر اگر ایسا ہوگا تو بالفعل ایسا ہونا قائم نرہا۔

بیان آسمان

سید صاحب آسمانون کے وجود کے منکر ہین اور اپنی تفسیر مین لکھتے ہین کہ سماوات جمع ہے سماء کی جس کے معنی اونچے کے ہین یونانی مسئلے مسلمانون مین بہت رائج ہو گئے تھے اور سب (الاشاذ ونادر) بطور سچے مسئلون کے تسلیم کئے جاتے تھے یہانتک کہ قرآن کے بیانات کو بھی اُنکے مطابق کیا جاتا تھا آسمانون کا مسئلہ بھی ایسا ہی تھا جسمین علماے

Marfat.com

اِسلام نے کچھ تھوڑی ترمیم کی تھی اور اُسکے جسم کے کروی محیط ارض ہونے اور ستارون کے اُسمین جڑے ہوے ہونے اور سورج کے گرد زمین چکر کھانے کو ویسا ہی تسلیم کیا تھا جیساکہ یونانیون نے بیان کیا تھا اسلئے تفسیرون مین اور مذہبی کتابون مین آسمان کے وہی معنے یا اُسکے قریب قریب مروج ہوگئے جو یونانی حکیمون نے بیان کئے تھے اور بہت بڑی غلطی یہ پڑگئی کہ لفظ تو لیا قرآن کا اور اُسکے معنے لئے یونانی حکیمون کے اور رفتہ رفتہ وہ معنے ذہن مین ایسے راسخ ہوگئے کہ اُسکا انکار کرنا گویا قرآن کا انکار کرنا ٹھہر گیا مگر ایسا سمجھنا بنا ے فاسد علی الفاسد ہو اسکے بعد سید صاحب اپنی طرف سے معنی لکھتے ہین کہ قرآن مجید مین سما کا اطلاق اُس وسعت پر بھی ہوا ہے جو ہر شخص اپنے سر کے اوپر دیکھتا ہے اور اُس نیلی نیلی چیز پر بھی ہوا ہے جو گنبدی چھت کے موافق ہر شخص کو اُسکے سر کے اوپر دکھائی دیتی ہے اور اُن چلتے جسمون پر بھی ہوا ہے جنکو ہم ستارے یا کواکب کہتے ہین بادلون پر بھی ہوا ہے جو مینھ برساتے ہین مگر قرآن نے آسمان کے وہ معنے جو یونانی حکیمون نے بیان کئے ہین کہین نہین تبلائے سید صاحب کے نزدیک آسمان سے مراد بلندی وجود[له] ہے اور چونکہ یہ بُعد غیر متناہی اور متصل ہے بعد دیگرے اسلئے اِسکو سبع سموات کے ساتھ تعبیر کیا ہے۔

اب ہم سید صاحب کے بعض عقائد تہذیب الاخلاق وغیرہ سے انتخاب کرتے ہین۔

(۱) خدا علۃ العلل جمیع کائنات کا ہے اور وہ علۃ العلل اپنے معلومات کے تمام حالات کا علم واقعی رکھتی ہے جسکو وہ تقدیر کہتے ہین یعنی اُنکی تحقیق مین علم باری کا نام تقدیر ہے۔ (۲) صفات باری عین ذات ہین۔ (۳) اگر تمام موجودات کے عوارض نوعیہ یا شخصیہ معدوم ہوجائین تو جو کچھ باقی رہیگا وہ ناقابل عدم ہوگا۔ (۴) قانون فطرت کبھی نہین ٹوٹتا کیونکہ جو کچھ خدا کرتا ہے وہی قانون فطرت ہے۔ (۵) عقل رہنما ہے اور اسلام وکفر مین جو تمیز کرنے والی ہے وہ بھی عقل ہے۔ (۶) حسن وقبح تمام اشیا کا عقلی ہے (۷) مسئلہ مین الجبر والاختیار کوئی چیز نہین بلکہ انسان اپنی جبلت اور فطرت مین مجبور ہے اور اپنی قدرت مین مختار ہے۔

[له] جو بنفسہٖ قائم و نیز مراد معنی خالی ۱۲

سید صاحب نے اس مسئلے کو تفصیل سے دوسری عبارت مین یون بیان کیا ہے کہ وہ قوے جو خدا تعالیٰ نے انسان مین پیدا کئے ہین اُن مین وہ قوے بھی جو انسان کو کسی فعل کے ارتکاب کے محرک ہوتے ہین اور وہ قوت بھی جو اُس فعل کے ارتکاب سے روکتی ہے ان تمام قوے کے استعمال پر انسان مختار ہے مگر ازل سے خدا کے علم مین ہے کہ فلان انسان کن کن قوے کو اور کس کس طور پر کام مین لائے گا اُسکے علم کے برخلاف ہرگز نہوگا مگر اس سے انسان اُس قوت کے استعمال یا ترک استعمال پر جب تک کہ وہ قوے قابل استعمال کے اُس مین ہین مجبور نہین متصور ہو سکتا۔ (۸) اجماع امت یا اجماع جمہور مسلمین یا اجماع جس کی سند قرآن مجید اور حکم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نہو قابل حجت نہین۔ بلکہ عموماً سید صاحب نے یہ کلیہ بغیر کسی قید کے قائم کیا ہو کہ الاجماع لیس بحجۃ (۹) سوائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کی تقلید واجب نہین ہے اور سوائے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی شخص ایسا نہین ہے جسکا قول وفعل دینیات مین بلا دلیل حجت ہو۔ (۱۰) جو مسئلہ قرآن مجید اور احادیث مین پاؤ اُسپر عمل کرو خواہ شافعی کے مطابق ہو یا حنفی کے (۱۱) کوئی مسئلہ شرعی نیچر یعنی فطرت اللہ کے برخلاف نہین ہو۔ (۱۲) اصل ایمان تصدیق قلبی ہے اور جب تک وہ تصدیق انسان کے دل مین ہے کوئی فعل اُسکو بینہ وبین اللہ کافر نہین کرتا یہ بات قطعیات سے ثابت ہو کہ جو شخص لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر دل سے یقین رکھتا ہے اُسکا کوئی فعل مع یقین مذکور کے اُسکو کافر نہین کر سکتا پس اگر اُس قول پر جسپر ابو جہل کی نجات منحصر تھی اُسکو یقین ہے تو وہ کسی قوم کے ساتھ تشابہ کرے ولو فی خصوصیات الدین وشعائر الکفر کالزنار والصلیب والاعیاد وہ کافر نہین ہو سکتا (۱۳) معراج روحانی تھی نہ جسمانی۔ (۱۴) واقعہ شق صدر ایک جزء ہے اُن تمام واقعات کا جو شب معراج کو واقع ہوئے تھے (۱۵) مذہب اسلام کے تمام احکام نیچر کے مطابق ہین اور بدعات محدثات سے اور خیال اجماع سے اور خطاے اجتہادات سے اور ڈھکوسلۂ قیاسات سے اور شکنجۂ اصول فقہ مخترعہ سے مبرا و پاک ہو (۱۶) غلام بنانا اسلام مین نہین (۱۷) طوفان نوح عام نہ تھا۔ (۱۸) کتب مقدسہ مین

Marfat.com

تحریف صرف معنوی ہو (۱۹) ہر آدمی اُس مسئلے مین جو قرآن وسنت مین منصوص نہین اپنے نفس کے لئے مجتہد ہے (۲۰) قرآن مین نسخ جاری نہین ہوا (۲۱) کوئی آیت منسوخ التلاوت نہین۔ (۲۲) جسقدر کلام الٰہی جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا وہ سب دودفتہ مصحف مین موجود ہے۔ (۲۳) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت نبوت نہین۔ (۲۴) دینیات مین سنت نبوی کی اطاعت مین ہم مجبور ہین اور دنیاوی امور مین مجاز (۲۵) تمام افعال ماموره خواہ وہ اعضا کے ہون یا دل وغیرہ کے فی نفسہ حسن ہین اور افعال ممنوعہ فی نفسہ قبیح ہین اور پیغمبر صرف اُن کے خواص حسن یا قبح کے بتانے والے ہین جیسے کہ طبیب جو دوا کے ضرر اور نفع سے مطلع کرے (۲۶) دین اسلام اُن مجموع احکام کا نام ہے جو یقینی من اللہ ہین۔ (۲۷) تمام افعال اور اقوال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل سچائی تھے مصلحت وقت کی نسبت رسول کی طرف کرنی سخت بے ادبی ہے جس مین خوف کفر ہے۔

غرض کہ سید صاحب نے ایک جدید اسلام کی بنیاد ڈالی چنانچہ پرچۂ تہذیب الاخلاق مطبوعۂ ۱۲۹۶ہجری صفحہ ۱۴۱ سے ۴۳ و ۱۰۰ مین یون فرماتے ہین الاسلام ھو الفطرة والفطرة ھی الاسلام یعنی اسلام جو ہے وہ فطرت ہے اور فطرت جو ہے وہ اسلام ہے اور فطرت اسلام کا دوسرا نام ہے لا مذہبی بھی درحقیقت اسلام ہے کیونکہ لا مذہب بھی درحقیقت کوئی مذہب رکھتا ہے اور وہی اسلام ہے الخ اور وہی عین فطرت ونیچر ہے جو آدمی نہ کسی مذہب کو مانتا ہو اور نہ کسی اوتار کو اور نہ کسی کتاب الہامی کو اور نہ کسی حکم کو جو مذاہب مین فرض اور واجب سے تعبیر کئے گئے ہین بلکہ صرف خدائے واحد پر یقین رکھتا ہو وہ آدمی کسی مذہب مین نہین ہے اور جو لوگ خدا کے بھی قائل نہین وہ بھی مسلمان ہین کیونکہ الخ اُن کے اہل جنت ہونے مین کیا شک باقی رہا اُسکی تائید مین سید صاحب ابوذر کی حدیث کو پیش کرتے ہین صحیح بخاری وصحیح مسلم مین اُنسے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین کوئی بندہ جسنے لا الٰہ الا اللہ کہا پھر اُسی پر مرا لیکن داخل ہوگا جنت مین ابوذر کہتے ہین مین نے عرض کیا گو اُسنے زنا کیا ہو چوری کی ہو فرمایا گو اُسنے زنا کیا ہو چوری

کی ہو پھر بہن نے یہی کہا اور آپ نے وہی جواب دیا چوتھی بار بہن فرمایا وان زنی وان سرق علی رغم انف ابی ذر یعنی اگرچہ زنا اور چوری کرے اوپر خاک آلودہ ہونے ناک ابوذر کے یعنی اِس بات کو اگرچہ وہ اچھا نہ جانتے۔

لکچر اسلام ہین سید صاحب فرماتے ہین کہ جو شخص خدا کو مانتا ہے اور وحدہٗ لاشریک جانتا ہے اور اُسپر یقین رکھتا ہے اور کسی نبی کی تصدیق نہین کرتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی تصدیق نہین کرتا اُسکی نسبت یہ کہنا کہ محمدی نہین یا مرادف معنی لیکر یہ کہنا کہ وہ مسلمان نہین ہے بالکل صحیح ہی مگر اُسکو کافر بمعنی مشرک کہنا یا موحد نہ کہنا اسلام کے اصول کی روسے درست نہین۔

سید صاحب نے اکثر مضامین اہل سنت کے عقائد کے خلاف اور فلاسفہ اور معتزلہ کے موافق اپنی تفسیر مین درج کئے ہین بلکہ تفسیر لکھنا اُنکی ایک سینہ زوری تھی اُنکو قرآن و احادیث کے ساتھ کوئی ممارست و مزاولت نہ تھی یہی وجہ ہے کہ قرآن کے الفاظ مین تصحیف و تحریف بھی کہین کہین کر گئے ہین ایک مقام پر اپنی تفسیر مین اُنھون نے بیضاوی کی عبارت نقل کی ہے اُسمین بجاے ذوقوا ما کنتم تعلمون کے ذوقوا ما کنتم تعلمون نقل کیا ہی اور اسکا ترجمہ بھی یہی کیا کہ چکھو جو تم جانتے تھے حالانکہ صحیح ذوقوا ما کنتم تعملون تھا اور اسکا ترجمہ یہ تھا کہ چکھو جو تم عمل کرتے تھے پس نہایت افسوس ہے کہ جس شخص کو قرآن سے اتنی بھی مناسبت نہو کہ غلط آیت لکھدے اور غلط اُسکا ترجمہ کردے وہ قرآن کی تفسیر کا ارادہ کرے اور تحریف عمل مین لائے۔

حظیرۃ القدس مین لکھا ہے کہ فرقہ نیچریہ ابھی تک اِسی پر قانع ہے کہ زبانی دعوت کرتا ہے اور بیان کے ذریعہ سے لوگون کو پھانس رہا ہے ابھی انکو یہ قدرت اور موقع نہین ملا اور انکی جمعیت اتنی فراہم نہین ہوئی کہ ہتھیار اُٹھا کر اہل صلاح کے ساتھ کشت و خون کرین سید صاحب نے علی گڑھ مین ۲۷-مارچ ۱۸۹۸ء یک شنبہ کی رات کو ۱۰ بجے انتقال کیا دہلی اور لکھنؤ اور رامپور اور بھوپال کے مولوی صاحبون نے سید صاحب کے کفر کے فتوے دئے اور وہ کلمات کفر جو اُن کی انسبت منسوب کئے گئے ہین یہ ہین۔

Marfat.com

(۱) متعدد مسائل مین اُنکو مسلمانون سے اختلاف ہے۔ (۲) جو مذہب نیچر یعنی اصلی حالات فطرت انسانی کے برخلاف ہے وہ صحیح نہین ہے اور جو نیچر کے مطابق ہے وہ صرف ایک مذہب ہے جسکو وہ ٹھیٹھ اسلام کہتے ہین۔ (۳) بدعات محدثات ٹھیٹھ اسلام نہین ہین۔ (۴) غلط خیال اجماع کا ٹھیٹھ اسلام نہین ہے۔ (۵) قیاس ٹھیٹھ اسلام نہین ہی (۶) اصول فقہ قواعد مخترعہ ہین ٹھیٹھ اسلام نہین ہین۔ (۷) خطاے اجتہادات ٹھیٹھ اسلام نہین (۸) اکثر عالمون نے قرآن مجید کی حالت کی نسبت غلطی کی ہے۔ (۹) تفسیرین یہودیون کے قصون سے بھری ہوئی ہین اور رومن کیتھولک فرقے سے اخذ کی گئی ہین۔ (۱۰) احادیث کی کتابون کی کوئی حدیث قابل یقین نہین ہی۔ (۱۱) وجود شیطان نہین ہے۔ (۱۲) وجود ملائکہ نہین ہے۔ (۱۳) وجود آسمان نہین ہے۔ (۱۴) طوفان نوحؑ عام نہ تھا۔ (۱۵) بعثت حضرت نوحؑ عام نہ تھی۔ (۱۶) پرند منخنقہ جسکو نصاریٰ نے گردن مروڑکر مار ڈالا حلال ہے۔ (۱۷) معراج ایک خواب ہی (۱۸) تصویر کھینچنا جائز ہے۔

سید صاحب کی نسبت علماے حرمین شریفین نے بھی تکفیر کا فتویٰ دیا تھا جس کو مولوی علی بخش خان مرحوم صدر الصدور گورکھپور جو اُس زمانے مین حج کے لئے گئے تھے اپنے ہمراہ لائے تھے اُنکی نسبت سر سید تہذیب الاخلاق مین لکھتے ہین جو صاحب ہماری تکفیر کے فتوے لینے کو مکہ معظمہ تشریف لے گئے تھے اور ہمارے کفر کی بدولت اُنکو حج اکبر نصیب ہوا اُن کے لائے ہوئے فتوے کے دیکھنے کے ہم بھی مشتاق ہین۔ سہ

بہ بین کرامتِ میخانۂ مرا اے شیخ	کہ چون خراب شود خانۂ خدا گردد

سبحان اللہ ہمارا کفر بھی کیا کفر ہے کہ کسی کو حاجی اور کسی کو ہاجی اور کسی کو کافر اور کسی کو مسلمان بناتا ہی

باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست	در باغ لالہ روید و در شور بوم خس

سرسید کی اُن تصانیف مین جو انھون نے اپنی درمیانی عمر مین کین اور اُنکی آخری عمر کے زمانے کی تصانیف مین زمین و آسمان کا فرق ہے آخری زمانے کی تصانیف مین پُرانی تعلیم کے اثرات صاف صاف ملتے ہین اور نیز اُنکی آخری عمر مین نشست و برخاست

Marfat.com

اور بسر زندگی کے طریقون مین بہت سی وہ پُرانی رسمین ملتی تھین جنپر تہذیب الاخلاق کے زمانے مین خاک اُڑائے گئے تھے وجہ اسکی صرف یہی ہے کہ کمزور ہوجانے کے بعد انسان اپنی سوسائٹی سے مقابلہ کرنے کی ہمت جب نہین پاتا ہے تو اُنکو راضی کرنے کے واسطے وہی افعال کرنے لگتا ہے جسکا رواج ہوتا ہے۔

فائدہ یہ نیچری عقائد جو سید صاحب کی بدولت مسلمانان ہندوستان مین پھیلے ہین پُرانے زمانے مین بھی بعض لوگون کے ایسے ہی عقائد تھے موجودہ زمانے مین چونکہ سید صاحب نام برآوردہ تھے اور ایسی باتون کی ابتدا اُنھین نے کی اسلئے ایسے خیالات والے انہی کے متبع کہلاتے ہین اور مذہب نیچری کے بانی بھی سمجھے جاتے ہین اور ایسے عقائد کا نیچری نام انہی کی وجہ سے مقرر ہوا ہے اگلے لوگ دوسرے نام سے مشہور تھے جسکی تفصیل یہ ہے۔

کتاب الملل والنحل مولفہ محمد بن عبد الکریم شہرستانی مطبوعہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۴۰ مین بعض اہل اہوا کا یہ عقیدہ لکھا ہے کہ ان کے نزدیک سوائے عالم محسوس کے اور کوئی عالم نہین انکا ہر بات مین اپنے ذہن صافی اور فطرت سلیمہ پر اعتماد کلی ہے اور اس گروہ کا نام طبعیہ دہریہ ہے اور ان مین جو لوگ کسی قدر ترقی یافتہ ہین وہ یہ کہتے ہین کہ شریعت اور اُسکے احکام حرام وحلال مصلحت عباد اور رفاہ بلاد کے لئے ریفارمر لوگون نے اپنی طبیعت صافیہ سے مقرر کردئے ہین اور وہ جن روحانی چیزونکی خبر دیتے ہین جیسا کہ لوح و قلم عرش و کرسی ملائکہ وغیرہ سو وہ درحقیقت اُن کے خیالات ہین کہ جنکو وہ جسمانی صورتون کے ساتھ تعبیر کرتے ہین اور اسی طرح آخرت کے احوال جنت اور حور و قصور اور نہر و میوجات جو وہ بیان کرتے ہین محض عوام کی طبیعتون کو رجوع کرنے کی باتین ہین اور اسی طرح دوزخ اور اُسکے عذاب طوق وغیرہ لوگونکے ڈرانے کے لئے بیان کرتے ہین کہ انسے ڈر کر اُن امور مصلحت پر کہ جنکو اُنھونے واجب و فرض بتایا ہے چلین اور جن نامناسب چیزونسے کہ مصلحت وقت جانکر منع کیا اور حرام و مکروہ کہا بچین ورنہ عالم آخرت مین کہ عالم علوی ہے صور جسمانی اور اشکال جرمانی کہان انتہی

فرقہ نہم احمدیہ جو قادیانی کے نام سے معروف ہی

یہ فرقہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی طرف منسوب ہی جنکے والد کا نام غلام مرتضیٰ اور دادا کا نام عطا محمد اور پردادا کا نام گل محمد تھا انکی قوم مغل برلاس ہی قادیان ملک پنجاب کے نامی رئیس ہین انکے بزرگ سمرقند سے اِس ملک مین آئے تھے اور بادشاہ وقت کی طرف سے بہت دیہات بطور جاگیر اُنکو ملے سکھون کے ابتدائی زمانے مین مرزا گل محمد کے پاس ۸۵ گانوٗن اِس نواح کے تھے اور بہت سے گانوٗن سکھون کے متواتر حملون کی وجہ سے اُنکے قبضے سے نکل گئے جب وہ فوت ہوئے تو بجاے اُنکے مرزا عطا محمد جانشین ہوئے انکے وقت مین روز بروز سکھ لوگ اُن کی جاگیر دیہات پر قبضہ کرتے گئے اور آخرکار اُنکو قادیان سے بھی نکالدیا۔ تھوڑے عرصے کے بعد اُنکو زہر دیا گیا پھر رنجیت سنگھ کی سلطنت کے آخری زمانے مین غلام مرتضیٰ صاحب قادیان واپس آئے اور پانچ گانوٗن دیہات جاگیر مین سے واپس ملے۔

مرزا غلام احمد صاحب کی پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء مین ہوئی مولوی گل علی شاہ سے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ کو حاصل کیا اور اپنے والد کے ساتھ انگریزی عدالتون مین اپنے اجداد کے بعض دیہات کو دوبارہ لینے کے لئے مقدمات مین مشغول رہے اور زمینداری امور کی نگرانی مین لگے اور چند سال اُنکے انگریزی ملازمت مین بھی بسر ہوئے اُنکے والد کے مرنے سے قبل اُنکو تھوڑی سی غنودگی ہوکر یہ الہام ہوا والسماء والطارق یعنی قسم ہے آسمان کی جو قضا و قدر کا مبدء ہے اور قسم ہے اُس حادثے کی جو غروب کے بعد نازل ہوگا اور اُنکو سمجھایا گیا کہ یہ الہام بطور عزاپرسی خداتعالیٰ کی طرف سے ہے اور حادثہ یہ ہے کہ آج ہی تمھارے والد آفتاب کے غروب کے بعد فوت ہوجائینگے جب اُنکو اپنے والد کی وفات کی نسبت یہ الہام ہوا تو بشریت کی وجہ سے خیال آیا کہ بعض وجوہ آمدنی والد کی زندگی سے وابستہ ہین پھر نہ معلوم کیا کیا ابتلا پیش آئے اُسوقت یہ دوسرا الہام ہوا الیس اللہ بکاف

Marfat.com

عبدہ یعنی کیا خدا اپنے بندے کو کافی نہین ہے۔ اُنھون نے کبھی ریاضت شاقہ نہین کی
اور نہ مجاہدات شدیدہ مین اپنے نفس کو ڈالا اور نہ گوشہ نشینی کے اہتمام سے کوئی چلہ کشی کی
ہان اُن کے والد کے زمانے مین ہی ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک معمر بزرگ
اُنکو خواب مین دکھائی دیا اور یہ کہا کہ کسی قدر روزے انوار سماوی کی پیشوائی کے
لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے سو اُنھون نے کچھ مدت التزام صوم کیا پھر دو تین
ہفتے کے بعد اُنھین معلوم ہوا کہ ایسے روزون سے جو ایک وقت مین پیٹ بھر کر
روٹی کھا لی جاتی ہے بہتر ہے کہ کسی قدر کھانے کو کم کرین سو اُنھون نے کھانے کو یہانتک
کم کیا کہ چند تولہ روٹی مین سے آٹھ پہر کے بعد اُنکی غذا تھی اور آٹھ یا نو ماہ تک اُنھون نے
ایسا ہی کیا اس قسم کے روزے سے بہت لطیف مکاشفات اُنپر اُس زمانے مین کھلے
چنانچہ بعض گذشتہ نبیون اور اعلیٰ طبقے کے اولیاے امت سے ملاقاتین ہوئین ایک دفعہ
عین بیداری کی حالت مین جناب رسول خدا کو مع حسنین وعلی وفاطمہ رضی اللہ عنہم کے
دیکھا غرضکہ کشف صریح کے ذریعہ سے خداے تعالیٰ سے اصلاح پاکر جسمانی سختی کشی کا
حصہ آٹھ نو ماہ لیکر پھر اُس طریق کو علی الدوام بجا لانا چھوڑ دیا اور کبھی کبھی اسکو اختیار
بھی کیا جب تیرھوین صدی کا اخیر ہوا اور چودھوین صدی کا ظہور ہونے لگا تو خداے تعالےٰ
نے اُنکو الہام کے ذریعہ سے خبر دی کہ تو اس صدی کا مجدد ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے
یہ الہام ہوا الرحمن علم القران لتنذر قوماً ما انذر اباءهم ولتستبین سبیل
المجرمین قل انی امرت وانا اول المؤمنین یعنے خدا نے تجھے قرآن سکھلایا اور اُسکے
صحیح معنے تجھ پر کھولدئے یہ اسلئے ہوا کہ تا تو اُن لوگون کو بد انجام سے ڈرائے جو بباعث
پشت در پشت کی غفلت اور نہ متوجہ کئے جانے کی غلطیون مین پڑ گئے اور تا اُن مجرمون
کی راہ کھل جائے کہ جو ہدایت پہونچنے کے بعد بھی راہ راست کو قبول کرنا نہین چاہتے
اُنکو کہدے کہ مین مامور من اللہ اور اول المؤمنین ہون اسکے بعد مرزا صاحب نے مسیحیت
کا دعویٰ کیا اور اللہ نے الہام مین اُنکا نام عیسیٰ و مسیح موعود رکھا عبارت الہام یہ ہے
جعلناك المسیح ابن مریم یعنے تجھے مسیح بن مریم بنایا اور پھر ایک اور الہام ہوا

Marfat.com

الحمد للہ الذی جعلک المسیح ابن مریم انت شیخ المسیح الذی لایضاع وقتہ کمثلک در لایضاع یعنی خدا کی سب حمد ہے جسنے تجھکو مسیح بن مریم بنایا تو وہ شیخ مسیح ہے جسکا وقت ضائع نہین کیا جاے گا تیرے جیسا موتی ضائع نہین کیا جاتا۔ مرزا صاحب کے مرید اُنکے نام کے ساتھ علیہ السّلام کا لفظ لکھتے ہین۔ مرزا صاحب کہتے ہین کہ میرے دل مین اس دعوے کی بنیاد حدیث نہین بلکہ قرآن اور وحی ہے جو مجھپر نازل ہوئی ہان تائیدی طور پر ہم وہ حدیثین پیش کرتے ہین جو قرآن شریف کے مطابق ہین اور میری وحی کی معارض نہین اور دوسری حدیثون کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہین اگر حدیثون کا دنیا مین وجود بھی نہوتا تب بھی میرے اس دعوے کو حرج نہ پہونچتا تھا وہ کہتے ہین کہ یہ بات صحیح نہین کہ عیسیٰ بن مریم آسمان پر اُٹھائے گئے ہین اور وہ زندہ ہین وہ اپنے قول کی تائید مین لکھتے ہین کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب عزیز اور قرآن کریم مین اُنکو متوفیون کی جماعت مین داخل کر چکا ہے اور سارے قرآن مین ایک دفعہ بھی اُنکی خارق عادت زندگی اور اُنکے دوبارہ آنے کو ذکر نہین کیا بلکہ اُنکو صرف فوت شدہ کہکر چپ ہو گیا لہذا اُنکا زندہ بجسدہ العنصری ہونا اور پھر دوبارہ کسی وقت دنیا مین آنا نہ صرف اپنے ہی الہام کی روسے خلاف واقع سمجھتا ہون بلکہ اس خیال حیات مسیح کو نصوص بینہ قطعیہ قرآن کریم کی روسے لغو اور باطل جانتا ہون اور نہ کوئی حدیث صحیح مرفوع متصل موجود ہے جس نے متوفی کے لفظ کی کوئی مخالفانہ تفسیر کر کے مسیح کی حیات جسمانی پر گواہی دی ہے بلکہ بخاری ہین بجاے ان باتون کے اماکم منکم لکھا ہے اور حضرت مسیح کی وفات کی شہادت دی ہے اس زمانے مین خدا تعالیٰ نے چودھوین صدی کے سر پر مجھے مبعوث فرما کر اس پیش گوئی کی معقولیت کو بھی کھولدیا اور ظاہر فرمایا کہ مسیح کا دوبارہ دنیا مین آنا اُس رنگ اور طریق سے مقدر تھا جیسا کہ ایلیا نبی کا دوبارہ دنیا مین آنا ملاکی نبی کی کتاب مین لکھا گیا تھا پس مین جو نزول مسیح کے معنے کرتا ہون وہ نئے معنے نہین ہین بلکہ وہی معنے ہین جو حضرت مسیح علیہ السّلام کی زبان سے پہلے نکل چکے ہین کیونکہ نزول

مسیح ابن مریم کا مقدمہ نزول ایلیا نبی کے مقدمے سے بالکل ہم شکل ہے پس جس حالت ہین آج تک یہودیون کی یہ تمنا پوری نہین ہوئی کہ ایلیا نبی آسمان سے اُترتے اور اِسی وجہ سے وہ حضرت عیسٰی علیہ السّلام سے منکر رہے تو مولویان اسلام کی تمنّا کیونکر پوری ہوسکتی ہے کہ کسی وقت حضرت عیسٰی علیہ السّلام خود آسمان سے نازل ہونگے ہمارے مخالف اپنی جہالت سے عیسٰی علیہ السّلام کے نزول کو حقیقی طور پر انتظار کرتے ہین اور ہم **بروزی** طور پر اور ہم مانتے ہین کہ نزول مسیح کی پیش گوئی پوری ہوگئی مرزا صاحب کہتے ہین کہ جب تک مجھے خدا نے اِس طرف توجہ ندی اور بار بار نہ سمجھایا کہ تو مسیح موعود ہے اور عیسٰی فوت ہوگیا ہے تب تک مین اُسی عقیدے پر قائم تھا جو اور مسلمانونکا عقیدہ ہے اِسی وجہ سے کمال سادگی سے مین نے حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کی نسبت براہین احمدیہ مین لکھا ہے جب خدا نے مجھپر اصل حقیقت کھولدی تو مین اِس عقیدے سے باز آگیا مین نے بجز کمال یقین کے جو میرے دل پر محیط ہوگیا اور مجھے نور سے بھر دیا اُس رسمی عقیدے کو نہ چھوڑا حالانکہ اسی براہین مین میرا نام **عیسٰی** رکھا گیا تھا اور مجھے **خاتم الخلفا** ٹھرایا گیا تھا اور میری نسبت کہا گیا تھا کہ تو ہی کسر صلیب کریگا اور مجھے بتلایا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث مین موجود ہے اور تو ہی اِس آیت کا مصداق ہے ھوالذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ تاہم یہ الہام جو براہین احمدیہ مین کھلے کھلے طور پر درج تھا خدا کی حکمت عملی نے میری نظر سے پوشیدہ رکھا اور اسی کتاب مین عیسٰی کی آمد ثانی کا عقیدہ لکھدیا اور قریبًا بارہ برس تک اِس رسمی عقیدے پر جمارہا جب وقت وہ آگیا کہ مجھ پر اصل حقیقت کھولدی جائے تب تواتر سے اس بارے مین الہامات شروع ہوئے کہ تو ہی مسیح موعود ہے اور مجھے حکم ہوا فاصدع بما تومر یعنی جو تجھے حکم ہوتا ہے وہ کھولکر لوگونکو سنادے اور یہ بھی کہتے ہین کہ **مہدی آخرالزمان** مین ہون۔

مرزا صاحب نے اپنے مقابلے کے لئے **دجّال** کی بھی ایجاد کی اُنکا بیان یہ ہے کہ حدیثون مین دو قسم کی صفات دجّال معہود کی بیان فرمائی گئی ہین ایک یہ کہ

Marfat.com

وہ نبوت کا دعوی کریگا اور دوسرے یہ کہ وہ خدائی کا دعوی کریگا ان دونون باتونکو اگر حقیقت پر حمل کیا جائے تو کسی طرح تطبیق ممکن نہین کیونکہ نبوت کا دعویٰ اس بات کو مستلزم ہے کہ شخص مدعی خدا کا قائل ہو اور خدائی کا دعوی اس بات کو چاہتا ہے کہ شخص مدعی آپ ہی خدا بن بیٹھے اور کسی دوسرے خدا کا قائل نہو پس یہ دونون دعوے ایک شخص سے کیونکر ہو سکتے ہین۔ مرزا صاحب کہتے ہین کہ دجال ایک شخص کا نام نہین ہے بلکہ وہ دجال کے معنے خود لفظ دجل سے اس طرح لیتے ہین کہ لغت عرب کی رو سے دجال اُس گروہ کو کہتے ہین جو اپنے تئین امین اور متدین ظاہر کرے اور دراصل نہ امین ہو نہ متدین بلکہ اُسکی ہر ایک بات مین دھوکہ دہی اور فریب دہی ہو سو یہ صفت عیسائیون کے اُس گروہ مین ہے جو پادری کہلاتے ہین یہ گروہ چونکہ اصل آسمانی انجیل کو گم کر کے محرف اور مغشوش مضمون بنام نہاد ترجمہ انجیل کے دنیا مین پھیلاتا ہے یہ فعل اُنکا دوسرے لفظون مین گویا نبوت کا دعویٰ ہے کیونکہ اُنھون نے جعلسازی سے نبوت کے منصب کو اپنے ہاتھ مین لے لیا ہے جو چاہتے ہین ترجمے کے بہانے سے لکھ دیتے ہین اور پھر اُسکو خدا کی طرف منسوب کرتے ہین پس یہ طریق انکا نبوت کے دعوے سے مشابہ ہے اور اس دام مین گرفتار اکثر عوام عیسائی ہین اور دجال کا دوسرا حزب جنکے افعال خدائی کے دعوے سے مشابہ ہین یورپ کے فلاسفرون اور کلون کے ایجاد کرنے والونکا گروہ ہے جنھون نے اسباب اور علل کے پیدا کرنے کے لئے اپنی کوششون کو انتہا تک پہونچا دیا ہے اور بہت سی کامیابیون کی وجہ سے آخر اس ردی اعتقاد تک پہونچ گئے ہین کہ خدا کی قدرت اور اُسپر ایمان رکھنا کچھ چیز نہین ہے اور دو رات دن ان تلاشون مین لگے ہوئے ہین کہ خود ہی کسی طرح اس راز کے مالک ہو جائین کہ جب چاہین بارش برسائین اور جب چاہین کسی کے گھر مین لڑکا یا لڑکی پیدا کر دین اور جب چاہین کسی کو عقیمہ بنا دین پس کچھ شک نہین کہ یہ طریق دوسرے لفظون مین خدائی کا دعویٰ ہے اور اس گروہ کے تابع یورپ کے اکثر خواص عیسائی ہین غرض کہ دراصل یہی لوگ

دجال

دجال ہین جنکو پادری یا یورپین فلاسفر کہا جاتا ہے یہ پادری اور یورپین فلاسفر دجال
معہود کے دو جبڑے ہین جن سے وہ ایک اژدہا کی طرح لوگون کے ایمانون کو کھا جاتا ہے
مین ایسے وقت مین آیا ہون کہ جب اندرونی اختلافات انتہا تک پہونچ گئے اور ایک
فرقہ دوسرے کو کافر بتانے لگا اس تفرقے کے وقت مین امت محمدیہ کو ایک حکم کی ضرورت
تھی سو خدا نے مجھے **حکم** کر کے بھیجا ہے اور قرآن اور احادیث سے اس بات کا کافی
ثبوت ملتا ہے کہ آنے والا مسیح **چودھوین صدی** مین ظہور کریگا علاوہ ان سب
امور کے ایک عظیم الشان علامت مسیح موعود کی احادیث صحیحہ مین لکھی گئی ہے کہ وہ ایسے
وقت مین آئیگا کہ جب صلیبی مذہب بڑے جوش سے پھیلا ہوا ہوگا جیسا کہ حدیث
یکسر الصلیب جو صحیح بخاری مین ہے اسپر دلالت کرتی ہے سو ایسے وقت مین اور ایسے
زمانے مین یہ عاجز آیا ہے اور دوسری علامت اشارات احادیث سے مسیح موعود
کے لئے یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ ممالک مشرقیہ مین مبعوث ہوگا اور یہ ظاہر ہے کہ ہمارا
ملک ہند خاصکر پنجاب کا حصہ مکہ معظمہ سے بجانب مشرق واقع ہے اور احادیث مین
یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ وہ مہدی موعود ایسے قصبے کا رہنے والا ہوگا جسکا نام کدعہ یا کدیہ
ہوگا اور ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ یہ لفظ **کدعہ** دراصل قادیان کے لفظ کا مخفف ہے
جسمین **مسیحیت** اور **مہدیت** کا مدعی بھی موجود ہے جسکا نام یعنی **غلام احمد
قادیانی** اپنے حروف کے اعداد سے اشارہ کر رہا ہے یعنی **تیرہ سو عدد** جو اس
نام سے نکلتا ہے وہ بتلا رہا ہے کہ **تیرھوین صدی** کے ختم ہونے پر یہی مجدد آیا
جسکا نام تیرہ سو کا عدد پورا کرتا ہے ہماری جدید تحقیق سے جو کسر صلیب کے لئے خدا تعالی
کی طرف سے ہمکو عطا ہوئی ہے یہ بات خوب صفائی سے ثابت ہوگئی کہ مسیح کا ہرگز
رفع جسمانی نہین ہوا ہان ایک سو بیس برس کے بعد رفع روحانی ہوا بلکہ صلیب کے دنو نہین
رفع روحانی بھی نہین ہوا کیونکہ وہ صلیب کے زخمون سے شفا پاکر ۸۷ برس زندہ رہے وجہ
اسکی یہ ہے کہ جس پیلاطوس گورنر قیصر کے ہاتھ مین عیسیٰ کے مار ڈالنے کی کارروائی تھی
اسکی بیوی کو خواب آئی کہ اگر یہ شخص مرگیا تو پھر اسمین تمھاری تباہی ہے اس لئے

Marfat.com

اُسنے اندرونی طور پر کوشش کرکے مسیح کو صلیبی موت سے بچا لیا مگر یہودی اپنی حماقت سے سمجھتے رہے کہ مسیح صلیب پر مرگئے حالانکہ حضرت مسیح بخیر وعافیت اپنے حواریون کے پاس آئے اور اُنکو مبارکباد دی کہ مین خدا کے فضل سے بدستور اب تک زندہ ہون اور پھر اُن کے ہاتھ سے لیکر روٹی اور مچھلی کھائی صلیب کی کیلون کے زخم اُنکو دکھلائے اور چالیس دن تک اُنکے زخمون کا اُس مرہم کے ساتھ علاج ہوتا رہا جسکو قرابا دینون مین مرہم عیسی یا مرہم رسل یا مرہم حوارین کے نام سے موسوم کرتے ہین اور قانون بوعلی سینا مین بھی مندرج ہے اور جنکی دواؤن کو خدا تعالیٰ نے بطور الہام کے اُنپر ظاہر کیا تھا بعد اسکے مسیح خدا کا حکم پاکر پوشیدہ طور پر اپنے وطن سے سفر کو نکلے اور حواریون کو تاکید سے منع کردیا کہ میرے اس سفر کا حال کسی سے مت کہنا اور ملکون کی سیر کرتے ہوئے نصیبین مین آئے اور وہان سے افغانستان مین پہونچے اور ایک مدت تک اُس جگہ جو کوہ نعمان کہلاتا ہے اُسکے قریب سکونت پذیر رہے چنانچہ اُس جگہ شہزادہ نبی کا چبوترہ اب تک گواہی دے رہا ہے اور اُسکے بعد پنجاب مین آئے اور ہندوستان کا بھی سفر کیا اور غالبًا بنارس اور نیپال مین بھی پہونچے پھر پنجاب کی طرف لوٹے چونکہ سرد ملک کے رہنے والے تھے اِس لئے اُس ملک کی شدت گرمی کا تحمل نکر سکے اِسلئے کشمیر کا قصد کیا اور کوہ سلیمان پر ایک مدت تک عبادت کرتے رہے اور سکھون کے زمانے تک اُنکی یادگار کا کوہ سلیمان پر کتبہ موجود تھا اور بقیہ عمر سری نگر مین گذاری اور ایک سو پچیس ۱۲۵ برس کی عمر مین دہین فوت ہوئے اور محلہ خانیار کے قریب دفن کئے گئے اور اب تک وہ قبر یوز آسف نبی کی قبر اور شہزادہ نبی کی قبر اور عیسیٰ نبی کی قبر کہلاتی ہے اور اس مزار کا زمانہ تخمینًا دو ہزار برس بتلاتے ہین اور عوام وخواص مین یہ روایت بکثرت مشہور ہے کہ یہ نبی شام کے ملک سے آیا تھا ہمارے علما کی یہ غلطی ہے کہ معًا صلیب کے ساتھ حضرت عیسیٰؑ کا رفع جسمانی مانتے ہین یسوع کا آسمان پر مع جسم جانا ایک جھوٹا مسئلہ ہے اور جو مسلمان ایک فرضی دجال اور فرضی مسیح کے منتظر تھے جسکے ماننے سے نئے سر سے اُس شرک کی بنیاد پڑتی ہے جسکی قرآن شریف بیخ کنی کرچکا ہے اور مسئلہ ختم نبوت بھی

Marfat.com

ہاتھ سے جاتا ہے سو خدائے تعالیٰ نے مجھے بھیجا تاکہ مین اِس خطرناک حالت کی اصلاح کرون اور لوگون کو خالص توحید کی راہ بتاؤن اور وہ حوادث ارضی و سماوی جو مسیح موعود کے ظہور کی علامات ہین وہ سب میرے وقت مین ظہور پذیر ہو گئے ہین مدت ہوئی کہ خسوف و کسوف رمضان کے مہینے مین ہو چکا ہے اور ستارہ ذو السنین بھی نکل چکا ہی اور زلزلے بھی آئے اور مری بھی پڑی اور عیسائی مذہب بڑے زور شور سے دنیا مین پھیل گیا اور جیسا کہ آثار مین پہلے لکھا گیا تھا بڑے تشدّد سے میری تحقیر بھی ہوئی غرض تمام علامات ظاہر ہو چکی ہین اور کسر صلیب میرے ہاتھ سے یہ ہوئی کہ نشان ظاہر ہوئے اور پیش گوئیان ظہور مین آئین اور پادریون کا مُنھ بند کیا گیا اور اگر وہ حیا سے کام لین تو آئندہ اعتراض کرنے کی اُنکو جگہ نرہے اور قرآن کی تعلیم نے جو میری طرف سے بیان کی گئی بڑے بڑے جلسون مین لوگونکا سر جھکا دیا اور عیسائی مذہب کے اصول کو ایسے طور سے توڑا گیا کہ کبھی کسی کو پہلے اِس سے میسر نہ آیا ایسی ہی مسیح موعود کے وجود کی علت غائی احادیث نبویہ مین یہ بیان کی گئی ہی کہ وہ عیسائی قوم کے دجل کو دور کرینگے اور اُنکے صلیبی خیالات کو پاش پاش کر کے دکھائین گے چنانچہ یہ امر میرے ہاتھ پر خدا تعالیٰ نے ایسا انجام دیا کہ عیسائی مذہب کے اصول کا خاتمہ کر دیا مین نے ثابت کر دیا کہ وہ لعنتی موت کہ جو نعوذ باللہ حضرت مسیح کی طرف منسوب کی جاتی ہے جس پر تمام مدار صلیبی نجات کا ہے وہ کسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب نہین ہو سکتی اور کسی طرح لعنت کا مفہوم کسی راستباز پر صادق نہین آسکتا بخاری کی یہ حدیث کہ مسیح آئیگا اور صلیب کو توڑے گا وہ معنے نہین رکھتی جو ہمارے قابل رحم علما بیان کرتے ہین کیونکہ اُنھون نے اپنی کوتہ اندیشی سے یہ سمجھا ہوا ہے کہ مسیح دنیا مین آکر ایک بڑے جہاد کا دروازہ کھولیگا اور محمد مہدی خلیفہ سے ملکر دین پھیلانے کے لئے لڑائیان کریگا اور تلوار اُٹھائیگا اور ایک بڑی خونریزی ہوگی جو دنیا کی ابتدا سے اِسوقت تک کبھی نہین ہوئی ہوگی اور یہانتک خونریزی کریگا جو زمین کو خون سے بھر دیگا اور ایسا سخت دل ہو گا کہ جزیہ بھی قبول نہین کریگا

Marfat.com

اُسکی تقسیم اوقات یہ ہوگی کہ کچھ حصہ دن کا تو لوگون کو قتل کرنے مین بسر کریگا اور کچھ حصہ دن کا جنگلون مین جاکر سورون کو مارنے مین گذاریگا (اسی لئے مرزا صاحب ایسے مسیح ومہدی کو خونریز مسیح اور خونریز مہدی کہتے ہین) سو یاد رہے کہ یہ عقیدہ سراسر باطل ہے بلکہ کسر صلیب سے اس بات کی طرف اشارہ ہی کہ مسیح موعود ایسے زمانے مین آئیگا جبکہ ہر طرف سے ایسے اسباب پیدا ہو جاینگے کہ جنکی پُر زور تاثیرون سے صلیبی مذہب عقلمندون کے دلون سے گرتا جائیگا وہ حق محض جو خدا نے ہمین سمجھایا ہے یہ ہی کہ مسیح جسکا دوسرا نام مہدی ہے دنیا کی بادشاہت سے ہرگز حصہ نہین پائے گا بلکہ اسکے لئے آسمانی بادشاہت ہوگی اسلئے مجھے جو مین مسیح موعود ہون زمین کی بادشاہت سے کچھ تعلق نہین بلکہ ضرور تھا کہ مین غربت اور مسکینی مین آتا اور یہ جو حدیثون مین آیا ہے کہ مسیح حکم ہو کر آئیگا اور وہ اسلام کے تمام فرقون پر حاکم عادل ہوگا سو یہ حکومت اسکی زمین کی نہین ہوگی بلکہ ضرور ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ بن مریم کی طرح غربت اور خاکساری سے آئیگا سو ایسا ہی وہ ظاہر ہوا تاکہ وہ سب باتین پوری ہون جو صحیح بخاری مین ہین کہ یضع الحرب یعنی وہ مذہبی جنگون کو موقوف کردیگا اور اُسکا زمانہ امن اور صلح کاری کا ہوگا۔ لاٹھی اور تلوار سے ہرگز ہرگز دین دلون مین داخل نہین ہوسکتا خدا کے سچے مسیح اور مہدی کے لئے ضروری ہے کہ آسمانی نشانون کے ساتھ دین کو پھیلائے تاکہ وہ لوگ شرمندہ ہون جنھون نے خدا کے دین اسلام پر ناحق جھوٹے الزام لگائے سو اس وجہ سے مین نشانون کے ساتھ بھیجا گیا ہون اور ایک بڑا بھاری معجزہ میرا یہ ہے کہ مین نے بدیہی ثبوتون کے ذریعہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی وفات کو ثابت کردیا ہے اور اُنکی جاے وفات اور قبر کا پتہ دیدیا ہے مین اسلئے نہین آیا کہ آپ لوگون کو دنیا کے گندے مال مین مبتلا کرون اور آپ پر ہوا وہوس کے پورے دروازے کھول دون بلکہ مین اسلئے آیا ہون کہ موجودہ دنیا کے خط سے بھی کچھ کم کرکے خدا تعالیٰ کی طرف کھینچون پس حقیقت مین آپ لوگونکا میرے آنے سے بہت ہی حرج ہوا یہ بات جلد عقلمند اور منصف مزاج کی سمجھ مین آسکتی ہے کہ ہر ایک مجدد اُن مفاسد کے

Marfat.com

دور کرنے کے لئے مبعوث ہوتا ہے جو سب سے زیادہ خطرناک اور سب سے زیادہ
موجب ہلاک اور نیز سب سے زیادہ کثرت مین ہوتے ہین اور اُنھین خدمات کے
مناسب حال اُس مجدد کا نام آسمان پر ہوتا ہے اور جبکہ یہ بات واقعی اور صحیح ہے
تو صاف ظاہر ہے کہ اس پُرآشوب زمانے مین جبکہ لوگ چارون طرف سے عیسائیت
کی پرزہر تعلیم سے ہلاک ہوئے جاتے ہین بڑا کام مجدد کا یہ ہونا چاہیے کہ اہلِ اسلام کی
ذریت کو اس زہر سے بچائے اور صلیبی فتنون پر اسلام کو فتح بخشے اور جبکہ اِس صدی
کے مجدد کا یہ کام ہوا تو بلاشبہہ آسمان پر اُسکا نام **کاسر الصلیب** ہوا مین زور سے
اور دعوے سے کہتا ہون کہ جس کسر صلیب کا بخاری مین وعدہ تھا اُسکا پورا سامان
مجھے عطا کیا گیا ہے اور ہر ایک عقل سلیم گواہی دیگی کہ بجز اِس صورت کے اور کوئی مؤثر
اور معقول صورت کسر صلیب کی نہین۔ مسیح موعود کے اِسی امت مین سے آنے پر
بہت سی گفتگو کر کے یہ حدیث لکھی ہے لو کان الایمان معلقا بالثریا لنالہ رجل
من فارس اسکے بعد کہتے ہین کہ چونکہ اِس **فارسی شخص** کی طرف وہ صفت منسوب
کی گئی ہے جو مسیح موعود اور مہدی سے مخصوص ہے یعنی زمین جو ایمان اور توحید سے
خالی ہو کر ظلم سے بھر گئی ہے پھر اُسکو عدل سے پُر کرنا لہذا یہی شخص مہدی اور مسیح موعود ہے
اور وہ مین ہون اکثر لوگون نے قلت تدبر سے اِن تین نامون کی وجہ سے تین علیحدہ
علیحدہ شخص سمجھ لئے ہین اور تین قومین انکے لئے مقرر کی ہین ایک فارسیون کی قوم
دوسرے بنی اسرائیل کی قوم تیسرے بنی فاطمہ کی قوم مگر یہ تمام غلطیان ہین حقیقت
مین یہ تینون ایک ہی شخص ہے جو تھوڑے تھوڑے تعلق کی وجہ سے کسی قوم کی طرف
منسوب کر دیا گیا ہے مثلاً ایک حدیث سے سمجھا جاتا ہے کہ اہل فارس یعنی بنی فارس
بنی اسحاق مین سے ہین پس اِس طرح پر وہ آنے والا مسیح اسرائیلی ہوا اور بنی فاطمہ کے
ساتھ امہاتی تعلق رکھنے کی وجہ سے جیسا کہ مجھے حاصل ہے فاطمی بھی ہوا پس گویا کہ وہ
نصف اسرائیلی اور نصف فاطمی ہوا ہان میرے پاس فارسی ہونے کے لئے بجز الہام الٰہی
کے اور کچھ ثبوت نہین اور وہ یہ ہے خذوا التوحید خذوا التوحید یا ابناء الفارس

Marfat.com

یعنی توحید کو پکڑو توحید کو پکڑو اے فارس کے بیٹو اور بنی فاطمہ ہونے مین یہ الہام ہے الحمد للہ الذی جعل لکم الصہر والنسب شکر نعمتی رئیت خدا یجتی یعنی تمام حمد اور تعریف اُس خدا کے لئے جسنے تمھین فخر دامادی سادات اور فخر علو نسب جو دونون مماثل اور مشابہ ہین عطا فرمایا یعنی تمھین سادات کا داماد ہونے کی فضیلت عطا کی اور میری نعمت کا شکر ادا کر کہ تونے میری خدیجہ کو پایا۔

مرزا صاحب اپنی کتابون مین بہت جگہ بیان کر چکے ہین کہ یہ عاجز جو حضرت عیسیٰ کے رنگ مین بھیجا گیا ہے بہت سے امور مین حضرت عیسیٰ علیہ السّلام سے مشابہت رکھتا ہے یہانتک کہ جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدایش مین ایک ندرت تھی کہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے اِس عاجز کی پیدائش مین بھی ایک ندرت ہے اور وہ یہ کہ میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی۔ وہ پیغمبر خدا کو **مثیل موسی** کہتے ہین اور اپنی ذات کو **مثیل عیسیٰ** قرار دیتے ہین اُنکا قول ہے کہ جیسا کہ ایک سلسلہ چودہ سو برس کی مدت تک موسیٰ سے لیکر عیسیٰ بن مریم تک ختم ہوا ایسا ہی دوسرا سلسلہ جو خدا کے کلام مین اسکے مشابہ کھڑا کیا گیا ہے اِسی چودہ سو برس کی مدت تک مثیل موسیٰ یعنی حضرت محمدؐ سے لیکر مثیل عیسیٰ بن مریم یعنی مرزا صاحب تک ختم ہوا۔

ایک جگہ فرماتے ہین کہ خدا کے فضل و عنایت سے **امام الزمان** مین ہون اللہ فرماتا ہے اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم۔ اولی الامر سے مراد جسمانی طور پر بادشاہ اور روحانی طور پر امام الزمان ہے اور جسمانی طور پر جو شخص ہمارے مقاصد کا مخالف نہو اور اُس سے مذہبی فائدہ ہمین حاصل ہو سکے وہ ہم مین سے ہے خواہ عیسائی ہو یا مسلمان مرزا صاحب خدا کی قسم کھا کر کہتے ہین کہ خدا کے عظیم الشان نشان مجھپر بارش کی طرح اتر رہے ہین اور غیب کی باتین مجھپر کھل رہی ہین ہزارہا دعائین ابتک قبول ہو چکی ہین اور تین ہزار نشان ظاہر ہو چکے ہین اور ہر ایک دانشمند سمجھ سکتا ہے کہ میرے الہامات اور پیش گوئیان انسان کی طاقت سے بالاتر ہین۔ مرزا صاحب نے ایک رات کشفی حالت مین دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ

Marfat.com

معلوم ہوتا تھا مگر خواب مین محسوس ہوا کہ اُسکا نام شیر علی ہے اُسنے مرزا صاحب کو ایک جگہہ لٹا کر اُنکی آنکھین نکالی ہین اور صاف کی ہین اور میل و کدورت اُنمین سے پھینک دی ہے اور ہر ایک بیماری اور کوتہ بینی کا مادہ نکالدیا ہی اور مصفا نور جو آنکھون مین سے پہلے سے موجود تھا مگر بعض مواد کے نیچے دبا ہوا تھا اُسکو ایک چمکتے ہوئے ستارے کی طرح بنا دیا ہے اور یہ عمل کرکے پھر فرشتہ غائب ہو گیا اور مرزا صاحب اُس کشفی حالت سے بیداری کی طرف منتقل ہو گئے اور کہتے ہین کہ ایکبار مجھکو کشفی طور پر دکھایا گیا کہ مین نے بہت سے احکام قضا و قدر کے اہلِ دنیا کی نیکی بدی کے متعلق اور نیز اپنے لئے اور اپنے دوستون کے لئے لکھے ہین اور پھر تمثیل کے طور پر مین نے خدا کو دیکھا اور وہ کاغذ جناب باری کے آگے رکھدیا کہ وہ اُسپر دستخط کردے۔ سو خدا نے سرخی کی سیاہی سے دستخط کر دئے اور قلم کی نوک پر جو سرخی زیادہ تھی اُسکو جھاڑ دیا اُسکے قطرے میرے کپڑون پر پڑے جنکو مین نے بچشم خود دیکھا۔

ایک بار عالم کشف مین دیکھا کہ مین نے بشمبر داس کھتری کے نوشتۂ قضا و قدر کی نصف قید کو اپنے قلم سے کاٹ دیا مگر بری نہین کیا ایک بار کشف مین دیکھا کہ وہ اور حضرت عیسیٰ ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے ہین۔

ایک بار حالت کشفی مین اللہ کی روح اُنپر غالب ہو گئی اور اُسنے اپنے وجود مین مرزا صاحب کو نہان کرلیا اور اُنھون نے اس حال مین دیکھا کہ وہ نئے نظام اور نئے آسمان اور نئی زمین کے پیدا کرنے پر قادر ہین پھر اُنھون نے آسمان دنیا کو پیدا کیا الی آخرہ۔

لکھتے ہین کہ ایکبار مجھے خدا نے مخاطب کرکے فرمایا **یلاش** خدا کا نام ہے یہ ایک نیا الہامی لفظ ہے کہ ابتک مین نے اُسکو اس صورت پر قرآن اور حدیث مین نہین پایا اور نہ کسی لغت کی کتاب مین دیکھا اُسکے معنے مجھپر یہ کھولے گئے کہ یا لا شریک۔ الہام مین بار بار میرا نام ابراہیم رکھا گیا ہے جیسا کہ براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۶۱ مین الہام ہے سلام علی ابراهیم صافیناه الخ۔ نمبر ۶

جس طرح خدا تعالیٰ نے مصائب سے نجات پانے کے لئے بعض اپنے نبیونکو دعائین

Marfat.com

سکھلائین تھین مرزا صاحب کو بھی خدا نے الہام کرکے ایک دعا سکھلائی اور وہ یہ ہے سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم اللھم صل علی محمد وال محمد وہ کہتے ہین کہ ہم اپنی اجتہادی باتون کو خطا سے معصوم نہین سمجھتے اجتہادی غلطی نبیون اور رسولون سے بھی ہوجاتی ہے۔

مرزا صاحب پر کئی بار عدالتون مین مقدمات بھی دائر ہوئے مگر نہایت کشاکش کے بعد وہ ہرایک مقدمے مین آخرکار بری ہوگئے ان مقدمات کو وہ **ابتلا** کے ساتھ تعبیر کرتے ہین بعض مقدمات اُنپر اپنے سخت لہجہ کی وجہ سے اور بعض کسی کی موت یا ذلت کی پیش گوئی کے سبب سے عائد ہوئے۔

ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کے اقدام قتل کا مقدمہ اُنپر دائر کیا گیا جو ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور کی عدالت سے ۲۳۔ اگست ١٨٩٧ء کو خارج کیا گیا بری کرنے کے حکم کے آخر مین مرزا صاحب کے حق مین نوٹس بطور تہدید کے لکھا گیا کہ ہم اِس موقع پر مرزا غلام احمد کو بذریعہ تحریری نوٹس کے جسکو اُنھون نے خود پڑھ لیا اور اُسپر دستخط کردیے ہین باضابطہ طور سے متنبہ کرتے ہین کہ اُن مطبوعہ دستاویزات سے جو شہادت مین پیش ہوئی ہین یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اُنھون نے اشتعال اور غصہ دلانے والے رسالے شائع کئے ہین جنسے اُن لوگونکی ایذا متصور ہے جن کے مذہبی خیالات اُن کے مذہبی خیالات سے مختلف ہین جو اثر اُن کی باتون سے اُن کے بے علم مریدون پر ہوگا اسکی ذمہ داری اُنہی پر ہوگی اور ہم اُنھین متنبہ کرتے ہین کہ جب تک وہ زیادہ تر میانہ روی کو اختیار نہ کرینگے وہ قانون کی زد سے بچ نہین سکتے بلکہ وہ اُس کی زد کے اندر آجاتے ہین۔

مرزا صاحب نے ڈپٹی عبداللہ آتھم کی نسبت یہ پیش گوئی کی کہ وہ روز ختم مباحثہ سے ١٥ مہینہ تک ہاویہ مین ڈالا جائیگا جبکہ آتھم ١٥ مہینہ کے اندر فوت نہین ہوا تو مرزا صاحب نے تاویل کی کہ الہام حق کی طرف رجوع کی شرط سے وابستہ تھا عیسائیون نے مرزا صاحب کی تکذیب کی اور اِس تاویل کو نہ مانا تو اُنھون نے چار ہزار روپیہ اس بات کے لئے دینا کیا

کہ وہ مجلس مین قسم کھا جائے کہ اُسنے دل مین خدا کی طرف رجوع نہین کیا مگر آتھم نے قسم کھانے سے صاف انکار کردیا مرزا صاحب کہتے ہین کہ الہام مین پیش از وقت شائع کیا گیا تھا کہ آتھم رجوع سے فائدہ اُٹھائے گا لیکن اگر گواہی کو پوشیدہ کریگا تو پھر جلد پکڑا جائیگا اور فوت ہو جائیگا اُسنے شرط پر عمل کیا تو بہ قدر اُس عمل کے تاخیر ہوگئی اور جب گواہی کو چھپایا تو پکڑا گیا اور آخری اشتہار سے چھ ماہ بعد فوت ہوگیا اگر وہ اُس غیرت اور خاموشی اور خوف پر قائم رہتا جو اُس نے پیش گوئی کی میعاد مین اختیار کی تھی تو اُسکو لمبی زندگی دیجاتی اور وہ بیس برس تک اور زندہ رہتا۔

ایک آریہ لیکھرام کی موت کی نسبت پیش گوئی کی کہ وہ چھ برس کے اندر ہلاک کیا جائیگا وہ ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو ایسے وقت مین مارا گیا کہ مرزا صاحب کی پیش گوئی مین ابھی اڑھائی سال باقی تھے مرزا صاحب کہتے ہین کہ جس طرح گوسالہ سامری کے کٹنے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بڑی عزت پائی تھی اسی کے مطابق اِس بندے کی عزت کو بھی اللہ نے زیادہ کیا اور جس طرح گوسالہ بنانے کے بعد خدا تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر طاعون بھیجی تھی اسی طرح لیکھرام کے مرنے کے بعد بھی اِس ملک مین طاعون پھیلی عبداللہ آتھم کی پیش گوئی جمالی تھی اور لیکھرام کی جلالی۔ یہ پیش گوئی مجھ مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین مشترک ہی اور لیکھرام کا حال کسرے یعنی خسرو پرویز سے مشابہ ہے اور جیسا کہ تمام مسلمانون کا یہ عقیدہ ہے کہ کسری کا مارا جانا ایک بڑا معجزہ تھا ایسا ہی اگر مسلمان چاہین تو گواہی دے سکتے ہین کہ لیکھرام کا مارا جانا بھی ایک بڑا معجزہ تھا۔

مولوی محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر اشاعۃ السنہ نے گورنمنٹ تک یہ شکایتین پہونچائین کہ مرزا صاحب گورنمنٹ انگریزی کے بدخواہ ہین اور بغاوت کے خیالات رکھتے ہین تو اُنھون نے اعلان کیا کہ جس فرقے کا خدا نے مجھے امام اور پیشوا مقرر کیا ہے ایک بڑا امتیازی نشان اپنے ساتھ رکھتا ہے اور وہ یہ کہ اِس فرقے مین تلوار کا جہاد بالکل نہین

اور نہ اسکا انتظار ہے بلکہ یہ مبارک فرقہ نہ ظاہر طور پر اور نہ پوشیدہ طور پر جہاد کی تعلیم کو جائز سمجھتا ہے اور قطعًا اس بات کو حرام جانتا ہے کہ دین کی اشاعت کے لئے لڑائیان کی جائیں یہ نظم بھی اُنھون نے بنائی ہے ؎

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال	دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے	دین کی تمام جنگون کا اب اختتام ہے

اُنھون نے ۱۰ ستمبر ۱۸۹۶ء کو ایک درخواست شائع کی جس مین گورنمنٹ انگریزی پر ظاہر کیا ہے کہ اس ملک کے مسلمان مجھے اس وجہ سے بھی کافر کہتے ہین کہ مین نے انگریزی سلطنت کو سلطنت روم پر ترجیح دی ہے اور یہ لوگ مجھے اس وجہ سے بھی کافر ٹھہراتے ہین کہ مین نے خدا کے سچے الہام سے مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا ہے اور اُس خونی مہدی کے آنے سے انکار کیا ہے جس کے یہ لوگ منتظر ہین آخر درخواست مین تحریر کرتے ہین کہ مین سلطنت انگریزی کے مقابل سلطنت روم کو بھی نہین پاتا جو اسلامی سلطنت کہلاتی ہے۔

مرزا صاحب نے اپنے متبعون کا نام فرقۂ احمدیہ اور احمدی مذہب کے مسلمان رکھا ہے وہ کہتے ہین کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نام تھے ایک محمد دوسرا احمد انمین سے محمد جلالی نام تھا اور اس مین یہ مخفی پیش گوئی تھی کہ آنحضرت اُن دشمنون کو تلوار کے ساتھ سزا دینگے جنھون نے تلوار کے ساتھ اسلام پر حملہ کیا اور صدہا مسلمانونکو قتل کیا لیکن اسم احمد جمالی نام تھا جس سے یہ مطلب تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا مین آشتی اور صلح پھیلائینگے اور خدا نے ان دونامون کی اسطرح پر تقسیم کی کہ اول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکے کی زندگی مین اسم احمد کا ظہور تھا اور ہر طرح سے صبر و شکیبائی کی تعلیم تھی اور پھر مدینے کی زندگی مین اسم محمد کا ظہور ہوا اور مخالفونکی سرکوبی خدا کی حکمت اور مصلحت نے ضروری سمجھی لیکن یہ پیش گوئی کی گئی کہ آخری زمانے مین پھر اسم احمد ظہور کریگا اور ایسا شخص ظاہر ہوگا جسکے ذریعہ سے احمدی صفات ظہور مین آئینگی اور تمام لڑائیونکا خاتمہ ہوجائیگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو

Marfat.com

دو بروزونکی حاجت پڑی ایک بروزِ محمدی موسوی دوسرا بروزِ احمدی عیسوی بروزِ محمدی موسوی کے لحاظ سے مظہرِ حقیقت محمدیہ کا نام مہدی رکھا گیا اور اہلاک ملل باطلہ کے لئے بجائے سیف کے قلم سے کام لیا گیا اور بروزِ احمدی عیسوی کے لحاظ سے مظہرِ حقیقت احمدیہ کا نام مسیح اور عیسیٰ رکھا گیا۔

وہ کہتے ہین کہ ہماری مجلس خدا نما ہے اُنکو خدا کی طرف سے عربی فارسی اُردو انگریزی مین الہام ہوتا ہے کبھی ایک ہی سلسلۂ الہام مین ایک وقت مین کئی زبانون کے الفاظ ہوتے ہین۔ بطور نمونہ ملاحظہ ہو۔

(۱) لا تخف انک انت الاعلیٰ یعنی کچھ خوف مت کر کہ تو غالب ہے۔

(۲) بکرٌ و ثیبٌ۔ مرزا صاحب اِس الہام کے یہ معنے بیان کرتے ہین کہ خدا کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتین میرے نکاح مین لائیگا جنمین سے ایک بکر ہوگی دوسری بیوہ

(۳) ایک زمانے مین مرزا صاحب کا دل بباعث گوشہ گزینی اور ترک دنیا کے اہتمامات تاہل سے سخت کارہ تھا اور عیالداری کے بوجھ سے طبیعت متنفر تھی تو اس حالت کے تصور کے وقت یہ الہام ہوا ؎ ہرچہ باید نو عروسے را ہمہ ساماں کنم (یعنی اِس شادی مین تجھے کچھ فکر نہین کرنا چاہئے ان تمام ضروریات کا رفع کرنا میرے ذمے رہے گا)۔

(۴) یا احمد اسکن انت و زوجک الجنۃ۔

(۵) قادر ہے وہ بار گہ ٹوٹا کام بناوے بنا بنایا توڑ دے کوئی اسکا بھید نہ پاوے

(۶) دس دن کے بعد موج دکھاتا ہون الا ان نصر اللہ قریب فی شائل مقیاس دَین یِوُل یُو گو ٹو امرتسر یہانتک الہام کی عبارت ہی مطلب اِسکا یہ ہی کہ دس دن کے بعد روپیہ آئیگا خدا کی مدد نزدیک ہے اور جیسے جب جننے کے لئے اُونٹنی دُم اُٹھاتی ہے تب اُسکا بچہ جننا نزدیک ہوتا ہے ایسا ہی مدد الٰہی بھی قریب ہی دس دن کے بعد جب روپیہ آئے گا تب تم امرتسر بھی جاؤ گے۔

(۷) اپنی چمکار دکھلاؤنگا اپنی قدرت نمائی سے تجھکو اُٹھاؤنگا دنیا مین ایک

Marfat.com

نذیر آیا پر دنیا نے اُسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملون سے اُس کی سچائی ظاہر کردے گا۔

(۸) ایک عزت کا خطاب ایک عزت کا خطاب لک خطاب العزة ایک بڑا نشان اسکے ساتھ ہوگا۔

(۹) اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔

مرزا صاحب اپنی دعا کے ضمن مین خدا سے خطاب کرتے ہین تونے ہی اِس چودھوین صدی کے سر پر مجھے مبعوث کیا اور فرمایا کہ اُٹھ کہ مین نے تجھے اِس زمانے مین اسلام کی حجت پوری کرنے کے لئے اور اسلامی سچائیون کو دنیا مین پھیلانے اور ایمان کو زندہ اور قوی کرنے کے لئے چنا اور تونے ہی مجھے کہا کہ تو میری نظر مین منظور ہے مین اپنے عرش پر تیری تعریف کرتا ہون تونے ہی مجھے فرمایا کہ تو وہ مسیح موعود ہے جسکے وقت کو ضائع نہین کیا جائے گا۔ اور تونے ہی مجھے مخاطب کرکے کہا کہ تو مجھسے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید اور تونے ہی مجھے فرمایا کہ تو میری درگاہ مین وجیہ ہے مین نے اپنے لئے تجھے اختیار کیا۔

مرزا صاحب نے البدر مورخہ ۱۹۔ جولائی ۱۹۰۶ء مین شایع کرایا تھا کہ میرا کام یہی ہے کہ مین عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دون اور بجاے تثلیث کے توحید کو پھیلادون پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہون اور یہ علت غائی ظہور مین نہ آئے تو مین جھوٹا ہون۔

مرزا صاحب نے مباہلے کے مقابلے مین جس مین لعنت ہوتی ہے اعجازی مقابلہ ایجاد کیا ہے کہ فصیح و بلیغ عبارت اُس حد تک لکھی جائے کہ کوئی مخالف اُسکی نظیر بنانے پر قادر نہو۔

مرزا صاحب تحفہ گولڑویہ مین لکھتے ہین کہ ہنود اپنے گذشتہ اوتارون کے نامون پر آئندہ اوتارون کے انتظار کرتے رہے ہین اور اب بھی آخری اوتار کو جس کو **کلکی اوتار** کے نام سے موسوم کرتے ہین **کرشن کا اوتار** مانتے ہین اور کہتے ہین کہ جیسا کہ کرشن کی صفات مین سے رودر گوپال ہے یعنی سورونکو ہلاک کرنے والا اور گاؤن کو پالنے والا ایسا ہی کلکی اوتار ہوگا یہ ایک کرشن کی صفات کی نسبت استعارہ ہے کہ وہ درندون کو ہلاک کرتا تھا یعنی سورون اور بھیڑیون کو

کہ یہ قواعد ہیئت کے مطابق نہین یہ عذرات بالکل فضول ہین معجزات ہمیشہ خارق عادت ہوا کرتے ہین ورنہ وہ معجزات کبھی کہلائینگے اگر وہ قصہ ایک

اور گایون کو پالتا تھا یعنی نیک آدمیون کو اور مراد اس سے یہ ہے کہ زمانے کا دور یہی ایسا آجائیگا اور آسمانی ہوا شریرون کو نابود کرتی جائیگی اور نیک بڑھینگے اور پھولینگے اور زمین کو پُر کرینگے تب اِس مسیح پر رودر گوپال کا اسم صادق آئے گا اور مین جو وہی مسیح اور مظہر صفات مذکورہ ہون اسلئے کشفی طور پر مجھے ایک شخص دکھایا گیا گویا وہ سنسکرت کا ایک عالم آدمی ہے جو کرشن کا نہایت درجہ معتقد ہے وہ میرے سامنے کھڑا ہوا اور مجھے مخاطب کرکے بولا کہ ہے رُدر گوپال تیری استت گیتا مین لکھی ہے اِسوقت مین سمجھا کہ تمام دنیا ایک رودر گوپال کا انتظار کررہی ہے خدا نے کشفی حالت مین بارہا مجھے اِس با[illegible] پر اطلاع دی ہے کہ آریہ قدیم مین کرشن نام ایک شخص گذرا ہے وہ خدا کے برگزیدون اور اپنے وقت کے نبیون مین سے تھا اور میرے پر ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ مین ہون کرشن کی دوصفت ہین ایک رُدر یعنے درندون اور سورون کو قتل کرنے والا یعنی دلائل اور نشانون سے دوسرے گوپال یعنی گایون کا پالنے والا یعنی اپنے انفاس سے نیکون کا مددگار اور یہ دونون صفتین مسیح موعود کی صفتین ہین مرزا صاحب کی اِس آخری الہامی جدت کی داد دینے کو جی چاہتا ہے اِس نئی تثلیث نے مسلم عیسائی اور اہل ہنود سب کو اپنی اپنی جگہہ پر اپنے اپنے عقیدے اور رسم ورواج پر قائم رہنے کے باوجود ایک ہی سلسلے مین منسلک کرنے اور سہ رنگی بھیڑون کا ایک گلہ بنانے اور بالآخر نجات دلانے کا بیڑہ اُٹھایا ہے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ مرزا صاحب نے اول اول دعویٰ مجددیت کیا پھر ظلی طور پر مسیح موعود ہوئے پھر بروزی مسیح موعود بنگئے جب ترقی ہوئی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ظل ہوگئے اِسی اثنا مین مہدی حَکَم۔ کاسر الصلیب امام الزمان وغیرہ وغیرہ بھی بنتے رہے حتیٰ کہ کرشن ہونے سے بھی نہ چوکے شدہ شدہ انکی لَے یہانتک بڑھی کہ اصلی مسیح موعود ہوگئے جب یہ دعویٰ بھی فیاضی کے ساتھ انکی جماعت نے تسلیم کرلیا تو پھر حضرت مسیح سے بھی افضل ہونیکا دعویٰ کردیا۔ انکا شعر ملاحظہ ہو۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو	اُس سے بہتر غلام احمد ہے

جب خوش اعتقادون نے اسپر بھی اُف نہ کی تو مرزا صاحب تھے آدمی سمجھدار اُنھون نے خیال کیا کہ جب مصدقین اس بُری طرح اپنی عقلون کو ہم پر اور ہمارے کلام پر نِثار کر رہے ہین تو اب کو رکسر اُٹھا رکھنے کی کوئی وجہ نہین چنانچہ اُنکو فوراً الہام ہوا انت منی بمنزلتہ اولادی اولاد کے بننے کے بعد اب خداے تعالیٰ کے ساتھ بے تکلف دوستی ہوتی ہے چنانچہ اپنے رسالہ ضرورۃ الامام صفحہ ۲۴ مین لکھدیا کہ خداے تعالیٰ اس عاجز سے بہت قریب ہوجاتا ہے اور کسی قدر پردہ اپنے روشن چہرے سے اُتار دیتا ہے اور مین اپنے تئین ایسا پاتا ہون کہ گویا کوئی مجھ سے ٹھٹھا کر رہا ہے۔ لیجیے جب ٹھٹھے بازی تک نوبت پہونچ چکی تو اب برابر کی دوستی مین کیا شبہہ رہا۔ اسکے بعد مرزا صاحب عین خدا ہو جاتے ہین چنانچہ الحکم مورخہ ۲۴-فروری ۱۹۰۵ء مین مرزا صاحب کا الہام لکھا ہے انما امرک اذا اردت شیئا ان تقول لہ کن فیکون مرتبہ کن فیکون حاصل ہونے کے بعد انمین اور خداے تعالیٰ مین کیا فرق رہا۔ دیکھیے سلسلہ کہانسے شروع ہوا اور اسکا خاتمہ کہان ہوا۔ پھر لطف یہ کہ اسکے بعد بھی مجددیت کے پردے کی آڑ لیتے رہے اور مثیل مسیح موعود اور مثیل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کو لکھتے رہے۔

غرض کہ مرزا صاحب اپنی تحریرات کے بموجب خدا بھی تھے خدا کی اولاد بھی تھے اور خدا کے دوست بھی تھے۔ کرشن بھی تھے۔ مہدی بھی تھے۔ مجدد بھی تھے۔ مسیح بھی تھے۔ ظلی نبی بھی تھے اور نہ معلوم کیا کیا تھے انپر ایمان فرض بھی تھا کیونکہ نبی تھے اور بالکل فرض نہ تھا کیونکہ صرف مجدد تھے۔ غرض مرزا صاحب سب کچھ تھے۔ اقوال مین تناقض بھی تھا زبانی جمع خرچ کے لحاظ کے پکے دیندار تھے عمل کے لحاظ سے دنیادار ورنگی بھی انکے سامنے ہستی نہ تھی۔ مرزا صاحب کیا تھے سراسر گلدستہ عجائب تھے لیکن جو خوش اعتقادی انکی نسبت قائم ہو چکی تھی وہ نہ گئی پر نہ گئی۔

بعض باتون کو بعد مین مرزا صاحب نے خود منسوخ کیا۔

فرماتے ہین کہ جس جس جگہ مین نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا صرف ان معنون سے کیا

Marfat.com

کہ مین مستقل طور پر شریعت لانے والا نہین ہون۔ نہ مین بلا واسطہ نبی ہون مگر ان معنون سے کہ مین نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کرکے اور اپنے لئے اُسکا نام پاکر اُسکے واسطے سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہون ان معنون سے رسول اور نبی ہونے سے انکار نہین کرتا (ایک غلطی کا ازالہ نمبر ۶)۔

ملا عبد اللطیف خوست کو امیر حبیب اللہ خان والی کابل نے اسلام سے پھر جانے اور مرزا صاحب قادیانی کو پیغمبر قبول کرلینے اور پیغمبران علیہم السلام کی توہین کرنے اور بالخصوص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سخت گندی گالیان دینے کی پاداش مین باوجود توبہ کی مہلت کے سنگسار کرادیا کیونکہ شریعت اسلام مین تاکیدی حکم ہی کہ ایسے شخص کو سنگسار کیا جائے پس مفتیان شریعت کے فتوے کے مطابق ایسا کیا گیا۔

مرزا صاحب نے بڑے شدومد سے دعویٰ کیا تھا کہ میرا ایک عورت سے نکاح ہونا ضرور ہے جو آسمان پر اُنسے پڑھا جاچکا تھا مگر وہ بی بی باوجود ہزار کوششون کے اُنکے نکاح مین نہ آئی بلکہ اُس زمانے سے آجتک ایک دوسرے شریف آدمی کی بی بی ہے۔

مرزا صاحب نے جب دیکھا کہ اب آسمانی منکوحہ کے ملنے کی کوئی امید نہین تب اُنھون نے حقیقۃ الوحی مین لکھدیا کہ خدا جس خبر اور وعدے کو چاہے پورا کردے اور جسکو چاہے باطل کردے اور بہت سی پیش گوئیان اُنکی موت سے باطل ثابت ہوگئین مثلاً

(۱) مولوی ثناء اللہ میری زندگی مین فوت نہوا تو مین دجال اور کذاب (اشتہار مرزا صاحب مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء)

(۲) جوانی کا واپس آنا (بدر مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء)۔

(۳) ڈاکٹر عبد الحکیم میری آنکھون کے روبرو اصحاب فیل کی طرح نیست و نابود ہوجائے گا (تبصرہ مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۰۷ء)۔

(۴) مرزا صاحب کی عمر ۹۵ سال کی ہوگی (الحکم ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۳ء)۔

(۵) قیامت خیز زلزلہ آنے کو ہے (مرزا صاحب کا اشتہار مورخہ مارچ ۱۹۰۶ء)۔

Marfat.com

(۶) غلام حلیم اور یحییٰ کی بشارت (تبصرہ)۔

(۷) عالم کباب کی پیدایش جسکے پیدا ہوتے ہی تمام عالم کے لئے تباہ ہو جانا تھا اور پھر مرزائیون کی فتح اور خوشی ہونی تھی (الحکم ۱۰ جون ۱۹۰۶ء)۔

(۸) دوبارہ زندگی منسوخ شدہ زندگی (البدر ۲۳-۲ اپریل ۱۹۰۶ء)۔

(۹) دو خواتین مبارکہ تیرے نکاح مین آئینگی جنکو تو نصرت جہان بیگم کے بعد پائیگا اور اُن سے تیری نسل بکثرت ہوگی (مرزا صاحب کا اشتہار مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۰۶ء)

ان پیش گوئیون کے وقوع مین آنے سے پیشتر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء مطابق ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۲۶ ہجری کو دس بج کر دس منٹ پر بوقت صبح لاہور مین عارضۂ ہیضہ یا درگردہ سے انتقال کیا تاہم انھین اپنے کام مین خاصی کامیابی ہوئی اور لاکھون تک اُنکے مریدون کی تعداد پہونچ گئی جن مین کئی رئیس اور جاگیردار اور اکثر تعلیم یافتہ اور بڑے بڑے تاجر شامل ہین [1]

تنبیہ۔ مرزا صاحب نے علماے اہل سنت والجماعت کو جن الفاظ سے یاد کیا ہے اُس سے زیادہ گندے الفاظ کسی کو میسر نہین آسکتے۔ چنانچہ ملاحظہ فرمائیے قصائد احمدیہ وغیرہ۔ خبیث۔ شیطان۔ مضل۔ کذاب۔ ناری۔ غوی۔ اجہل۔ احمق شقی۔ ذیب۔ کلب۔ ملاعین۔ اشرار الئام۔ فتان۔ دجال مفتری اوباش بے ایمان۔ بے حیا۔ وغیرہ وغیرہ۔ مولوی نذیر حسین دہلوی نے مرزا صاحب کے حق مین تکفیر کا فتویٰ لکھا ہے جس پر بہت سے علما کی تصدیق ہے اُس مین اُنھون نے بیان کیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اہل سنت سے خارج ہین اُنکا عمل اور طریق ملحدین باطنیہ وغیرہ اہل ضلال کا طریق ہے اُنکے دعوے واشاعت اکاذیب ور اِس ملحدانہ طریق سے اُنکو تیس دجالون مین سے جنکی خبر حدیث مین وارد ہے ایک دجال کہہ سکتے ہین اب مسلمانونکو چاہیے کہ اُن سے احتراز کرین اور اُنسے وہ دینی معاملات نکرین جو اہل اسلام مین باہم ہونے چاہیین اُنکی محبت اختیار کرین اور نہ اُنکو ابتدائً سلام کرین اور نہ اُنکو دعوت مسنون مین بُلائین اور نہ اُنکی دعوت قبول کرین اور نہ اُنکے پیچھے اقتدا کرین اور نہ اُن کے جنازے کی نماز پڑھین۔

[1] یہ تمام بیان اول سے آخر تک مرزا صاحب کے مصنفہ رسالہ سے انتخاب کیا ہے بلکہ اُنکی اصل عبارت کو بقدر ضرورت نقل کیا ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

جون ۱۹۰۹ء مین ریاست رام پور مین علماے اسلام اور جماعت احمدیہ قادیانی مین نہایت عمدہ مناظرہ ہوا۔ اِس مناظرے کے دوران مین ایک نیا مسئلہ جماعت احمدیہ قادیانی سے معلوم ہوا کہ سات برس کے بعد ہر انسان کا جسم بدل جاتا ہے۔

مرزا صاحب کی مسند خلافت پر حکیم نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح والمہدی کے نام سے ہین اور بیعت توبہ اور بیعت اطاعت لیتے ہین۔

فرقۂ دہم اہلِ قرآن

فرقہ اہلِ قرآن کا مذہب جوکہ چند سال سے مسلمانون مین ایک نیا مذہب جاری ہو گیا اِس مین اکثر لوگ پنجاب وصوبہ سرحدی وہندوستان وغیرہ کے شامل ہو چکے ہین اِس جدید مذہب کی بنیاد مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی نے ڈالی ہے اِسلئے عام لوگ اِس مذہب والونکو بھی چکڑالوی کہتے ہین یہ گروہ ابھی اسلام کے متعدد فرقون مین شمار کیے جانے کے لائق نہین ہوا کیونکہ اس کے معدودے چند پیرو جن مین سے اکثر ناخواندہ ہین صرف لاہور یا اُسکے مضافات مین پائے جاتے ہین اور اُنکے عقائد یہان سے آگے نہین بڑھ سکے لیکن اسمین شک نہین کہ انکے اکثر عقائد تمام فرقہاے سابقہ اور موجودہ سے مختلف ہونے کے باعث بہت عجیب ہین دسمبر ۱۹۰۶ء کے آخر مین جب مین لاہور کو گیا تھا تو اُن سے ملا تھا اور مغرب کی نماز پڑھتے اُنکو دیکھا تھا خود سب سے پیچھے مسجد کے ستون سے تکیہ لگا کر کھڑے ہوئے کپڑے اُن کے ایک بہت ہی غریب آدمی کے سے تھے اور چہرے پر کوئی رئیسانہ شان نہ تھی اور ساتھ ہی اسکے قد و قامت اور بشرے پر وجاہت کے آثار نہین پائے جاتے بلکہ خاکساری برستی ہے یہی حال اُنکے معتقدین کا دیکھا گیا مجھے اُنھون نے اپنے بنائے ہوئے چند رسائل دئے جنکا استنباط ہدیۂ ناظرین کرتا ہون

اہل قرآن مولوی ابراہیم ... اہلحدیث ... مولوی عبداللہ چکڑالوی (۶) رسالہ مناظرہ مابین ... آیات بینات (۵) رسالہ الزکوٰۃ والصدقہ (۴) رسائل اشاعۃ القرآن القرآن بآیات الفرقان ... الصلوٰۃ القرآن (۲) ... الصلوٰۃ (۱) رسالہ ... رسالہ ... ۵

اُنکے نزدیک مسلمانون کی موجودہ نماز اور اُسکے کلمات و تسبیحات کا پڑھنا کفر ہے اسی لئے اُنھون نے اپنے گروہ کے لئے ایک نئی نماز بنائی ہے جو دیگر اہل اسلام کی نماز سے بالکل مختلف ہے جو بات یا لفظ قرآن شریف مین صاف مذکور نہین اُن کے نزدیک وہ لغو اور ناقابل عمل ہے خواہ معتبر احادیث۔ تواریخ یا تواتر سے اسکا ثبوت کامل موجود ہو اُن کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی نبی یا رسول سے افضل نہین بلکہ انبیا سب برابر ہین انبیا کے نام کے ساتھ علیہ السلام کی جگہ سلام علیہ کہتے ہین اور السّلام علیک کی جگہ سلامٌ علیک بولتے ہین گروہ اہل قرآن نے ارادہ کیا ہے کہ جس ذبیحہ پر بسم اللہ اللہ اکبر پڑھی جائے اُسے نہ کھائین انھین اعتراض یہ ہے کہ یہ تکبیر قرآن مین کہین نہین پائی جاتی اور علاوہ اسکے بسم اللہ بھی پوری نہین غرض قرآن کی کوئی اور آیت پڑھی جائے اسلئے کئی جکڑالویون نے ذبیحہ کھانا چھوڑ دیا ہے۔

(طریق نماز) عام مسلمان جو نماز پڑھتے ہین یہ قرآن مجید کے مطابق نہین یہ اللہ تعالیٰ نے نہین بتائی بلکہ اُنھون نے اصل نماز کو بدل ڈالا ہے صرف قرآن مجید ہی کی سکھائی ہوئی نماز پڑھنی فرض ہے اور اسکے سوا اور کسی طرح کی نماز پڑھنا کفر و شرک ہی قرآن مجید ہی نے نماز کی تعلیم دی ہے اور دیگر کسی ذریعہ سے تعلیم نہین دی اس آیت مین واقیموا الصلوٰۃ ولا تکونوا من المشرکین یعنی قائم رکھو نماز اور شرک کرنے والون سے نہ ہوجاؤ اللہ تعالیٰ نے اُن لوگون کو مشرک کہا ہے جنھون نے خدا کی سکھائی ہوئی نماز کو چھوڑکر اپنی نماز بنالی حضرت کی جن لوگون مین پیدایش و پرورش ہوئی اُن مین بھی یہی نماز مروج تھی وہ لوگ نماز پڑھتے تھے روزے رکھتے تھے حج کرتے تھے کعبے کو اپنا قبلہ جانتے تھے یہ لوگ مسلمان تھے نماز کے ارکان قیام رکوع قومہ سجدہ جلسہ قعدہ ان مین ٹھیک طور پر جاری تھے لیکن اذکار نماز ان کے صحیح نہ تھے اور آسمانی کتاب صحف ابراہیم کی دعائین وہ چھوڑ بیٹھے تھے اور اپنے امامون محدثون کی بنائی ہوئی دعائین پڑھتے تھے اور ان مین بھی آج کل کے مسلمانونکی طرح

Marfat.com

احادیث موجود تھیں جن کو وہ ابراہیم اسماعیل و اسحاق کے اقوال و افعال و تقاریر یقین کرتے تھے چونکہ خاتم النبیین نے انہی لوگون مین پرورش پائی تھی اس لئے یقینی امر ہے کہ جو نماز آپ کے بزرگ ادا کرتے تھے وہ آپ کو بھی بچپن سے سکھائی گئی تھی اِس نماز مین بھی قیام رکوع سجود موجود تھے اور اسی لئے اِن ارکان کی کیفیت آپ خود بھی خوب جانتے تھے آپ کے اصحاب بھی جانتے تھے نہ جبریل نمونے کی ضرورت تھی اور نہ ہی آپ کو نیا نمونہ بننے کی ضرورت تھی نمونہ پہلے ہی سے موجود تھا صرف اذکار مین کچھ ردوبدل واقع ہوگیا تھا جسکو رفع کردیا گیا لیکن دفعۃً نہین بلکہ بتدریج اور رفتہ رفتہ اشد خوف کی حالت مین دو رکعتین ہین اور اشد اطمینان کی حالت مین چار رکعات اور اشد خوف و اطمینان کے بین بین کی حالت مین دو اور چار کا مابین یعنی تین رکعات بحالت امن سفر مین قصر نماز جائز نہین بحالت خوف جائز ہے اور انا اعطیناک الکوثر مین وانحر سے اونٹ کی قربانی کا حکم نہین بلکہ مراد نماز مین سینہ کھولکر کھڑا ہونا ہے تکبیر کے ساتھ اپنے کان پکڑنے فرض ہین یہ اقرار جرم و توبہ کی علامت ہے اماموں اور راویون کے مقلد نماز مین کانون کو نہین پکڑتے وہ کانون یا مونڈھون تک ہاتھ اُٹھاتے ہین ترتیب ارکان نماز کی یہ ہے کہ قیام مین داہنا ہاتھ بائین ہاتھ کی کہنی تک ملاکر دونون دل پر رکھے جائین رکوع و قومہ مین قیام کی طرح ہاتھ باندھے جائین اور اللہ اکبر کی بجائے تکبیر یہ ہے وان اللہ ھو العلی الکبیر نماز جمعہ اور عیدین سے پہلے کھڑے ہوکر خطبے مین قرآن مجید مع ترجمہ سنایا جائے سب آیات ظہر و عصر کے سوا تمام روزمرہ کی نمازون اور جمعہ اور عیدین مین اِسقدر بلند آواز سے نماز پڑھانے والا پڑھے کہ جسکو اُسکے سوا دوسرے ساتھ کے نمازی بھی سن لین اور ہر ایک رکن قیام رکوع قومہ سجدہ جلسہ قعدہ سلام وغیرہ مین یکسان بلند آواز سے پڑھی جائین تکبیر و سلام ظہر و عصر مین بھی بلند آواز سے پڑھے جائین اور قرآن مجید سے یہ ہرگز ثابت نہین ہوتا کہ کوئی شخص نمازیون کے آگے اکیلا کھڑا ہو اور نہ ہی امام کا لفظ نماز کے متعلق

Marfat.com

کتاب اللہ مین کسی جگہ آیا ہے پس نماز پڑھانے والے کو بھی دوسرے نمازیون کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیئے آگے کھڑا ہونا ہرگز جائز نہین اور نہ اذان مروجہ کا قرآن مجید مین کوئی ذکر ہے اِس لئے اذان کا کہنا ناجائز ہے ہان ندا اور منادی کے الفاظ مذکور ہوئے ہین لیکن ان سے مراد پانچون اوقات ہین نہ موجودہ اذان یہ بھی دیگر رسوم کی طرح ایک رسم ہے۔ قیام رکعت اول مین پڑھے انی وجهت وجهي للذي فطر السموات والارض حنيفاً وما انا من المشركين ان صلوٰتي ونسكي ومحيای ومماتي لله رب العالمين لا شريك له وبذلك امرت وانا اول المسلمين ربنا عليك توكلنا واليك انبنا واليك المصير ربنا لا تجعلنا فتنة للذين كفروا واغفر لنا ربنا انك انت العزيز الحكيم نفلی آیات قیام اول مین پڑھے على الله توكلنا ربنا لا تجعل فتنة للقوم الظالمين ونجنا برحمتك من القوم الكافرين ربنا لا تجعلنا من القوم الظالمين اور قیام ہر رکعت مین بسم الله اور الحمد اور قل هو الله پڑھے رکوع مین پڑھے سبحان ربنا ان كان وعد ربنا لمفعولا الحمد لله الذي لم يتخذ ولدا ولم يكن له شريك في الملك ولم يكن له ولي من الذل ربنا اصرف عذاب جهنم ان عذابها كان غراما انها ساءت مستقرا ومقاما ربنا وسعت كل شئ رحمة وعلما فاغفر للذين تابوا واتبعوا سبيلك وقهم عذاب الجحيم ربنا وادخلهم جنٰت عدن التي وعدتهم يومئذ فقد رحمته وذلك هو الفوز العظيم رکوع مین نفلی دعائین پڑھے ربنا هب لنا من ازواجنا وذريتنا قرة اعين واجعلنا للمتقين اماما قومہ مین پڑھے ربنا ما خلقت هذا باطلا سبحانك فقنا عذاب النار ربنا انك من تدخل النار فقد اخزيته وما للظالمين من انصار ربنا اننا سمعنا مناديا ينادي للايمان ان آمنوا بربكم فامنا ربنا فاغفر لنا ذنوبنا وكفر عنا سيئاتنا وتوفنا مع الابرار ربنا وآتنا ما وعدتنا على رسلك ولا تخزنا يوم القيامة انك لا تخلف الميعاد سجدۂ اول ودوم مین رکوع کی سب آیات پڑھی جائین۔ اور جلسہ مین قومہ کی

Marfat.com

سب آیات پڑھی جائین قعدہ مین پڑھے ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا
ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا مالا طاقۃ
لنا بہ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین
ربنا افرغ علینا صبرا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین ربنا لا تزغ
قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب ربنا
انک جامع الناس لیوم لا ریب فیہ ان اللہ لا یخلف المیعاد وسع ربنا
کل شئ علما علی اللہ توکلنا ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر
الفاتحین ربنا اتنا من لدنک رحمۃ وھیئ لنا من امرنا رشدا ربنا اتنا
فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار قعدہ مین یہ نفلی دعائین
پڑھے ربنا اغفر لنا ذنوبنا واسرافنا فی امرنا وثبت اقدامنا وانصرنا علی
القوم الکافرین ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من
الخاسرین ربنا امنا فاغفر لنا وارحمنا وانت خیر الراحمین۔
درود یعنی سلام تمام رسولون پر سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون
وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین اخیر قعدہ کے آخر مین نفلی
دعا پڑھے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ خاتمے پر دائین بائین
اس طرح سلام کرے سلام علیک کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ انہ من عمل
منکم سوءا بجھالۃ ثم تاب من بعدہ واصلح فانہ غفور رحیم نفلی آیات سے
یہ مراد ہی کہ انکے پڑھنے سے ثواب ہی اور اگر نہ پڑھی جائین تو پھر بھی نماز ہو جاتی ہے
(**حدیث**) یہ ہو ہی نہین سکتا کہ کسی نبی نے ماسوا کتاب اللہ کے کوئی قولی یا فعلی
یا تقریری حدیث اپنی امت مین جاری کی ہو جو لوگ یہ کہتے ہین کہ محمد رسول اللہ نے ماسوائے
کتاب اللہ کے بھی احکام بتائے ہین وہ حقیقت مین خاتم النبیین پر سب کرتے ہین
کتاب اللہ کے مقابلے مین انبیا اور رسولون کے اقوال وافعال یعنی احادیث قولی
وفعلی وتقریری پیش کرنے کا مرض ایک قدیم مرض ہے اور جس طرح مختلف فرقے

Marfat.com

آج کل قرآن مجید کے مقابلے مین احادیث پیش کرتے ہین اور اُنکو محمد رسول اللہؐ کی طرف منسوب کرتے ہین یہی حال اُن لوگون کا تھا جو آپ کے مقابل ومخاطب تھے وہ بھی یقیناً اہل حدیث ہی تھے کیونکہ ابراہیمؑ اسماعیلؑ سلیمانؑ یعقوبؑ اسحاقؑ کی احادیث کتاب اللہ کے مقابلے مین پیش کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے اُن انبیا کی ایسی احادیث سے بریت ظاہر کی اور اُن احادیث کو کفر وشرک کہا اور لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ یعنی البتہ اگر تو شرک کریگا تو تیرے تمام عمل برباد ہو جائینگے اِس آیت مین بھی مشرکانہ افعال واقوال مراد ہین جسطرح شرک فی العبادۃ موجب عذاب ہے اسی طرح شرک فی الحکم یعنی مسائل مین سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کا حکم ماننا بھی اعمال کا باطل کرنے والا باعث ابدی ودائمی عذاب ہے اِس وجہ سے احادیث رسول کو نہ ماننا چاہیئے نہ صرف زمانۂ محمد رسول اللہ کے لوگ ہی کتاب اللہ کے مقابلے مین احادیث پیش کرتے تھے بلکہ یہ ملون کام اِس سے بھی پُرانا ہی فرعون بھی اہل حدیث ہی تھا اور موسیٰؑ کے مقابلے مین یوسفؑ کی احادیث پیش کرتا تھا اور اُنکو ختم المرسلین جانتا تھا اور موسیٰؑ کو دعویٰ رسالت کرنے کی وجہ سے کافر کہتا تھا اور اُنکی رسالت سے انکار کرتا تھا حدیث مین صرف ایک خوبی ہے جسکی وجہ سے لوگ اسپر مائل اور فریفتہ ہوتے ہین اگرچہ وہ خوبی جھوٹی اور بے بنیاد ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ کمبخت محمد رسول اللہؐ کے پیارے نام کی طرف منسوب کی جاتی ہے اگر اسمین یہ خوبی نہوتی تو اسکی بُری صورت کوئی آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھتا رسول اللہؐ اور آپ کی ازواج مطہرات کی جسقدر ہتک اور اہانت ان محدثین اور راویون نے دوستی کے پیرائے مین کی ہے شاید کوئی دشمنی کے پیرائے مین بھی نکرتا۔

(قرآن سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمان برداری کا ثبوت)

محمد سے سوا قرآن مجید کو بھی کتاب اللہ مین رسول اللہ کہا گیا ہے اور جس رسول کی فرمان برداری کا حکم ہوا ہے وہ خاص قرآن مجید ہی ہے اور قرآن کریم اور رسول واجب الاتباع دو چیزین نہین ہین بلکہ ایک ہی شے ہے قرآن مجید اور محمد رسول اللہ صرف بیشک دو چیزین ہین لیکن آپکی فرمانبرداری کا حکم قرآن مجید مین کسی جگہ نہین ہوا بلکہ جس

Marfat.com

رسول کی فرمانبرداری کا حکم ہوا ہو اُس سے مراد صرف قرآن مجید ہی ہے اور بس آیت
ذیل مین قد جاءکم الرسول بالحق من ربکم رسول سے مراد قرآن مجید ہی ہے محمد رسول اللہ
اس جگہ مراد نہین ہو سکتے کیونکہ وہ صرف اپنے ہی زمانے کے لوگون کے پاس آئے تھے
آج کل کے لوگون کے پاس نہین آتے اور قرآن ہر زمانے مین موجود ہے
اور ہر زمانے کے لوگون کے پاس نسلاً بعد نسلٍ چلا آتا ہی اور قرآن مین جس جگہ
اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول آیا ہے اُس جگہ رسول سے مراد قرآن مجید ہے
یہی حال اذا دُعوا الی اللہ و رسولہ کا ہی اور ماحرم اللہ و رسولہ مین بھی رسول سے
مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہین کیونکہ اس مین یہ بیان ہوا ہی کہ رسول حرام کرتا ہے
لیکن محمد کسی چیز کو حرام کرنے کے مجاز ہی نہ تھے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحببکم اللہ یعنی تو کہہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تم سے اللہ محبت
کریگا اس آیت مین کوئی قرینہ اس امر کا موجود نہین کہ اس آیت کے مخاطب خاص
محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہین کسی مؤمن یا رسول کا ہر ایک فعل واجب الاتباع نہین ہوتا
(مسائل فروعیہ وجزئیات فقہ) پاخانہ پیشاب طبعی امور ہین اور انکے
رفع کرنے کے طریقے ہر انسان کے دل مین اللہ نے ڈال رکھے ہین کتاب اللہ کو ان
فروعات کے بتلانے کی کوئی ضرورت نہ تھی جوتے پہنکر نماز پڑھنا خلاف تعلیم قرآن ہے
بخاری وغیرہ کتب حدیث مین اس مضمون کی بہت سی احادیث موجود ہین کہ جوتے
کے ساتھ نماز پڑھنی چاہیے حتی کہ یہانتک لکھا ہے کہ اگر کوئی مسجد مین آئے اور جوتے مین
گندگی لگی ہو تو زمین سے رگڑ کر اُسکے سمیت ہی ضرور نماز پڑھے اب یہ تعلیم کتاب اللہ کے
کیسے مخالف ہے موسٰی کو جب ہمارے خداوند نے کوہ طور پر بلایا تو قبل کسی اور بات کے
یہ کہا کہ اپنی جوتیان اُتار دے کیونکہ تو اپنے رب کے سامنے پاک جگہ مین کھڑا ہی جنب کے
لئے قرآن مجید پڑھنا جائز ہے کیونکہ خدا نے قرآن مجید پڑھنے سے جنبی کو نہین روکا صرف
نماز سے قرآن مین اُسکو روکا گیا ہے جن احادیث مین یہ ممانعت آئی ہے وہ مثل دیگر حدیثون
کے رسول پر افترا ہین یہ ممکن نہین کہ اللہ کا رسول اللہ کی کتاب سے بڑھکر حکم بتا سکے

Marfat.com

ایسے ہی حائضہ و نفاس والی کو بھی قرآن مجید پڑھنے یا ہاتھ لگانے کی کوئی ممانعت نہین
اسی طرح جنبی کو اور حائضہ اور نفاس والی کو مسجد سے گذرنے کی بھی کوئی ممانعت نہین
جنبی کے بدن پر اگر کوئی غلاظت و نجاست نہ لگی ہو تو وہ پاک ہے اگر اُسکو پسینا آجائے
تو اُسکے کپڑے ناپاک نہین ہونگے بعض احادیث مین اس قسم کے بیان ہین کہ عائشہ
رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہین کہ مین حیض کی حالت مین ہوتی تھی اور رسول اللہ میرے
بدن سے بدن لگاتے تھے اور آپ میری گود مین تکیہ کرکے قرآن بھی پڑھ لیا کرتے تھے
اور میمونہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہین کہ رسول اللہ میرے ساتھ لیٹتے تھے اور مین حائضہ
ہوتی تھی وغیرہ وغیرہ اب جن لوگون کے دلون مین محمد رسول اللہ کی کچھ وقعت اور
قرآن کریم کی ذرا بھی عظمت اور غیرت ایمانی ہے وہ انصاف فرمائین کہ یہ احادیث کس
سلوک کی مستحق ہین اللہ تعالیٰ تو حکم دیتا ہے حائضہ عورتون سے جدا ہو اور اُن کے
قریب نہ جاؤ اور یہان حائضہ بیویون کی گود مین تکیہ کرنا اور اُن کے ساتھ لیٹنا رسول پاک
کے ذمے لگایا جاتا ہے کیا یہ کبھی ممکن ہوسکتا ہے کہ اللہ کا پیارا رسول اس طرح اُس کے
حکم کے خلاف ورزی کرے۔ قرآن مجید مین کوئی میعاد حیض و نفاس کی مقرر نہین
نہ اسکی ضرورت ہے ہر عورت اپنے حیض و نفاس کی حالت کو جانتی ہے اس کی تعیین
فضول گوئی ہے یہ عورتون کی طبیعتون پر منحصر ہے کسی کو تھوڑے دن حیض آتا ہے
کسی کو زیادہ دن کتب حدیث و فقہ مین بے فائدہ اسکے متعلق طول طویل کلام کی گئی ہے
وضو کے اعضا کو ایک بار یا دو بار یا تین بار دھونے کی کوئی تعیین نہین غرض صفائی
سے ہے جتنے بار دھونے سے ہوجایا کرے اور سکر سے وضو فرض ہے اور جب کوئی
شخص اضطرار۔ بے بسی۔ بے اختیاری۔ لاچاری کی حالت مین ہو تو غسل جنب وضو
تیمم قبلہ قیام رکوع سجدہ سب معاف ہوجاتے ہین۔ بے غسل بلا وضو و تیمم دل ہی دل مین
نماز پڑھ لے لیکن وقت نہ ٹلنے دے کیونکہ اسکا التوا خداوند تعالیٰ نے جائز نہین رکھا
آیت اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس مین ظہر عصر مغرب تینون نمازون کا حکم ہے
مترجمین و مفسرین نے جو دلوک الشمس سے زوال یا غروب شمس مراد لی ہے اُنکی غلطی ہے۔

(سلیم)

Marfat.com

(مساجد) ایسی تمام مسجدین جن مین احادیث وفقہ کی تعلیم ہوتی ہے ضرار ہین کیونکہ اِن مین کتاب اللہ کو ضرر پہونچ رہا ہے ایسا ہی وہ تمام مسجدین جن مین درود وظائف اور مولود ہوتے ہین اور جن مین مروجہ نمازین جو غیر قرآنی ہین پڑھین سب ضرار ہین کیونکہ یہ کتاب اللہ کو ضرر پہونچاتی ہین اور جس مسجد مین اِس پاک کتاب کے ساتھ اور بھی مذہبی کتابون کو پڑھایا جاتا ہے سب مسجد ضرار کا حکم رکھتی ہین مسجد ضرار کی آیت کو عرب کی خاص مسجد سے منسوب ومخصوص کرنا قرآن مجید کی شان کو گھٹانا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے کہ مسجد حرام مین نماز پڑھنے سے ایک لاکھ نماز کا ثواب ملتا ہے اور مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ مین پچاس ہزار کا اور مسجد جمعہ مین پانسو نمازونکا اور سب قبیلے کی مسجد مین پچیس نمازونکا قرآن مجید مین ان باتونکا کوئی ذکر نہین یہ ملاؤن کی من گھڑت باتین ہین مسجد مین آنے جانے کی دعائین بھی قرآن مجید مین مذکور نہین۔

(حدیث۔ فقہ۔ تفسیر اور تقلید) اگر حدیث وفقہ نہوتی تو قرآن کریم کی طرف سے اسقدر لاپروائی نکی جاتی اِنکے وجود سے قرآن کریم کو بہت کچھ ضرر پہونچا ہے اور پہونچ رہا ہے اور کوئی چیز ایمان کو اسقدر ضرر نہین پہونچا سکتی جسقدر کہ تقلید کلام الٰہی کے فہم صحیح سے جو لوگ محروم رہے وہ بھی اِس بلا کی وجہ سے اپنے امامون اور بزرگون اور راویون کی تقلید سے۔ امور دین مین جس طریقے در وش مذہب کے پابند تھے مترجمین ومفسرین نے آیات قرآن مجید کے ترجمے وتفسیر کو اسی سانچے وقالب مین ڈھالا قرآن کو اپنی آنکھون سے پڑھین تو حقیقت نظر آئے بخاری ومسلم یا ابوحنیفہ شافعی یا فخرالدین وجلال الدین کی آنکھون سے نہ دیکھنا چاہئے۔

(فرشتے) جب یہ اعتقاد لوگون نے سیکھا کہ فرشتے آسمان سے رسولونپر آتے جاتے ہین تو بعض احمقون کو یہ فکر ہوئی کہ وہ کیونکر اتنا طول طویل فاصلہ طے کرتے ہونگے اور ہوا مین کس طرح چڑھتے ہونگے اِسلئے اُنھون نے فرشتون کے واسطے پر تجویز کئے اور اِس مضمون کی حدیثین بھی گھڑ لین کیا خدا فرشتون کو بغیر پرون کے آنے جانے کی قدرت نہین دے سکتا وہ بغیر پرون کے قدرت خداداد سے آسمانون سے آتے جاتے ہین۔

Marfat.com

(نبی پر درود) ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی مین علی النبی سے صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم مراد نہین ہین بلکہ ہرایک نبی مراد ہے اور آدم سے محمد رسول اللہ تک جسقدر نبی ہوئے وہ سب علی النبی مین داخل وشامل ہین اورمراد یہ ہے کہ ہرنبی پر اللہ رحمت کرتا رہا ہے اور محمد پر بھی۔

(شفاعت) قیامت کے دن کوئی کسی کی خیر خواہی یا سفارش نہین کرسکے گا بلکہ ہرشخص اپنے اقربائک کی خیر خواہی وسفارش سے بیزار ہوگا ہرایک رسول ونبی بھی اپنے بھائی برادر مان باپ اہل وعیال سے بیزار ہوگا جبکہ وہ اپنے عزیزون خویشون کی کچھ ذرہ بھر بھی خیر خواہی نکرسکین گے تو غیرون کے حق مین وہم وخیال کرنا سراسر فضول ہے اللہ تعالی ہرگز ہرگز اپنے کسی وعدے کا خلاف نہین کریگا اور اپنے جملہ حکم کو کسی کی سفارش سے نہین بدلنے کا بلکہ اگر ملائکہ مقربین اور تمام رسل انبیا بھی ملکر چاہین کہ اپنے کسی پیارے کو جو مجرم ہے سزا سے بچالین تو ایسا بھی ہرگز نہو سکے گا اور قیامت کے دن شفاعت بغرض سفارش ہرگز نہو گی بلکہ محض بغرض شہادت ہی ہوگی اور شہادت صرف اپنے دیدہ شنیدہ واقعات کی دے سکین گے جسکو انھون نے اپنی آنکھون سے دیکھا اور کانون سے سنا ہوگا۔

(مردے کو ثواب) مردے کو بدنی عبادت یا مالی صدقہ وغیرہ کسی چیز کا ثواب نہین پہونچ سکتا۔

(آدم کی خلافت اور جبریل کی رسالت) اللہ تعالی پاک ہے اس بات سے کہ اسکا کوئی خلیفہ بن سکے ہان اللہ تعالی سب کا خلیفہ ہے اور ہو بھی سکتا ہے پس آدم کو خلیفۃ اللہ کہنا سخت غلطی ہے اور صریح وصاف کفر ہے بلکہ وہ جنون کے خلیفہ ہین کیونکہ آدم سے بیشتر اس زمین پر نہین معلوم کس قدر عرصہ دراز سے جن آباد چلے آتے تھے اور اول ہی سے ہر زمانے مین رسل انبیا کا معلم اُسی زمانے کا جبریل ہوتا رہا ہے اور کتاب اللہ ہرایک اپنے زمانے کے رسول کو پڑھاتا اور سناتا رہا ہے اور اپنے زمانے کے رسولون کے موذیون ظالمون کو دفع کرتا رہا ہے کیونکہ خاص اُسی جبریل کا حق ہوتا ہے کہ اُسکے ذریعہ ووسیلے سے رسولون کے موذیون اور ظالمون کو دفع کیا جائے واذ قال

ربك للملائكة مین بھی قطعی اور یقینی طور پر خاص وہی جبریلؑ مراد ہے جو کہ اُس زمانے کے جن رسولون کا معلم تھا اور بس صرف اِس جبریلؑ کی معرفت بدلہ و انتقام جن رسول کا اُسکے موذیون ظالمون جنون سے لیا گیا بعدہ آدمؑ کو اُنھین موذی جنونکا قائم مقام و جانشین بنا دیا خاص یہی سنت اللہ ازل ہی سے جملہ عباد اللہ مین جاری چلی آتی ہے۔

(**عرش**) دیگر صفات خداوندی سمع و بصر وغیرہ وغیرہ کی طرح عرش بھی ایک صفت الٰہی ہے اور جس طرح اور صفات خدا اُسکی ذات کی طرح قدیم ہین اسی طرح یہ صفت عرش بھی قدیم ہے

(**وحی خفی**) جس کو وحی خفی یا وحی غیر مَتلُو کہا جاتا ہے وہ رسول پر نازل نہین ہوتی تھی صرف اُنپر قرآن مجید ہی نازل ہوا تھا۔

(**صدقہ۔ زکوٰۃ اور مَصرَفِ خُمُس**) مال غنیمت مین صدقہ پانچوان حصہ ہے اور مال کسب طیب وغیرہ مین زکوٰۃ کا دسوان حصہ ہے اور سخت مشقت کے کسبون در جنس زمین کی سخت مشقت والی پیداوار مین بیسوان حصہ معین و مقرر من اللہ ہوا ہے بارہ ماہ کامل تکمیل معافی نفقہ فی سبیل اللہ کے مہینون کی میعاد اللہ تعالیٰ کی جانب سے مقرر کی گئی ہے یا بارہ ماہ کامل معاف کئے گئے ہین جب بارہ ماہ کامل سونے چاندی پر گذر جائین اور جو کچھ کہ اس میعاد مین ضرورتی خرچ کیا جائے وہ سب کا سب خرچ معاف ہوتا ہے اِسکے بعد جو کچھ باقی ماندہ رہ جائے اُس مین عشر یا نصف العشر ادا کرنا فرض ہوجاتا ہے اور مال غنیمت مین سے جو ذوی القربیٰ اور ابن سبیل کو حصہ دینے کا قرآن مین حکم ہے تو وہان ذوی القربیٰ سے پیغمبر کے قرابتدار مراد نہین بلکہ مؤلفۃ القلوب مراد ہین یعنی وہ لوگ جو مسلمانون کو ناحق ایذا و دُکھ دین اور دہن سگ بہ لقمہ دوختہ بہ کے مطابق کچھ لیکر وہ ایذا سے باز آجائین اِس قسم کا خرچ مال فے مین سے کیا جائے گا جو کفار سے امیر المؤمنین کو بے لڑے ملتا ہے اور ابن سبیل سے مراد قرآن مجید کے پڑھنے والے طالب علم ہین ابن کے معنے لڑکا اور سبیل کے معنے قرآن مجید ہین۔

(**قربانی**) مکے مین ہر سال لاکھون آدمی حج کو جاتے ہین اور ہر ایک آدمی کم از کم ایک دنبہ یا بکرہ ضرور ذبح کرتا ہے اور قربانی کے دن کئی لاکھ دنبے بکرے اونٹ وغیرہ

Marfat.com

ذبح ہوجاتے ہین چونکہ اسقدر گوشت وہان کھایا نہین جا سکتا بلکہ سُنا جاتا ہے کہ آج کل حکام مکہ ہر سال ایک بڑا گڑھا کھدواتے ہین جس ہین قربانی کا گوشت پھینکا جاتا ہے اور پھر مٹی سے دبایا جاتا ہے اگر یہ بات درست ہے تو قربانی کا نہایت بُرا حال ہوتا ہی اور یہ تو اسراف وتبذیر ہے جو خلاف تقویٰ ہے اب جانور ذبح کرنے جائز نہین جب تک کہ کوئی ایسا انتظام نہوجائے کہ گوشت بجائے مٹی ہین دبائے جانے کے فقرا ے مساکین کے کام آئے تب تک تقویٰ اسی ہین ہے کہ بجائے جانور ذبح کرنے کے جانور کی قیمت کے برابر صدقہ دیدیا جائے لیکن جہان گوشت کے لینے والے مومن فقرا ے مساکین موجود ہون وہان قربانی ہی کرنا ضرور ہے۔

فائدہ اس فرقے کے سرگرم مبر میان چٹو سوداگر کتب ساکن لاہور تھے جنھون نے اپنی ذات اور مال سے ہر طرح اس فرقے کی سرسبزی اور اس مذہب کی اشاعت ہین کوشش کی تھی مگر اب وہ اس مذہب سے بیزار ہوگئے اِنکا بیان ہے کہ یہ فرقہ بھی قرآن کا کافر ہے اور قرآن کی اشاعت کرنا نہین چاہتا اِنھون نے اہلِ قرآن کے نام ۲۵ ہزار کی جائداد وقف کی تھی جس وقف کو اب توڑ ڈالا یہ سب سے پہلے تخمیناً ۴۹ برس حنفی مذہب پر قائم رہے تھے اُسکے بعد اہلِ حدیث بنکر ایک مدت دراز تک اس فرقے ہین سرگرمی سے کام کرتے رہے پھر اہلِ حدیث سے نکلکر تخمیناً آٹھ سال سے اہلِ قرآن کے نئے مذہب کے مقلد ہوگئے تھے اِنھون اہلِ حدیث کے نام بھی اپنی دس ہزار کی جائداد وقف کی تھی جب اُن سے علیحدہ ہوئے تو وہ وقف بھی توڑ ڈالا۔

تیسرا حصہ مہدیون کے بیان ہین

اعلیٰ طبقے کے کتب حدیث (صحیح بخاری وصحیح مسلم) مہدی موعود کے ذکر سے ساکت ہین دوسرے طبقے کی کتابون ہین جو اس مضمون کی حدیثین پائی جاتی ہین وہ جرح سے خالی نہین قاضی ابن خلدون حضرمی نے جو اعتقاد آمد مہدی سے منکر گذرے ہین اپنی کتاب العبر و دیوان المبتدا والخبر فی ایام العرب والعجم والبربر ہین

ان احادیث کو ایک ایک کرکے رد کیا ہے اور بہت سے علمانے اِن کا جواب دیا ہے۔
مہدی کے حق مین جو حدیثین آئی ہین باوجود اختلاف روایات بہت ہین جمہور کے
نزدیک وہ مسلم ہین فقط ایک ابن خلدون نے احادیث مذکورہ مین کلام کیا ہی اُنکے
ظہور کا ضعف ثابت کیا ہے اولیا کے مکشوفات پر بھی اُن کے حق مین جرح کی ہے
احادیث مہدی اگرچہ صحیحین مین نہین مگر ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ حاکم۔ طبرانی
ابویعلی موصلی وغیرہ کے نزدیک مسلم ہین بعد بخاری ومسلم کے یہی کتابین معتبر ہین
خصوصاً جبکہ کوئی حدیث کسی باب مین شیخین کے نزدیک نہو تو پھر بھی احادیث
کتب سنن وغیرہ حجت مستقل ہین پس یہ احادیث مہدی کی ایسی ہین کہ بعض تقویت
بعض کی کرتی ہین اُن کے لئے شواہد ومتابعات بھی علیحدہ ہین ان حدیثون مین
بعض حدیثین صحیح بعض حسن بعض ضعیف ہین کافۂ اہل اسلام کا اِس بات پر اتفاق ہی
کہ آخر زمانے مین ضرور ایک شخص اہل بیت نبوت سے ظاہر ہوگا جو دین کی تائید کرے گا
عدل ظاہر فرماے گا مسلمان اُسکے تابع ہوجائین گے اُسکو ممالک اسلامیہ پر غلبہ
حاصل ہوگا اُسکو مہدی کہین گے حضرت عیسیٰؑ اُسکے سامنے اُترینگے دجال وغیرہ علامات
قیامت کا ظہور اُسی کے سامنے ہوگا۔ اب تک بہت سے لوگون نے دعوی کیا ہے کہ ہم
مہدی ہین پس بعضون نے تو اس لفظ سے معنی لغوی مراد رکھے ہین یعنی مقصود اُن کا
یہ تھا کہ ہم ہدایت کرنے والے ہین اسمین تو کچھ گفتگو کی جگہہ نہین اور بعضون نے دعوی
کیا کہ ہم وہی مہدی ہین جنکے ظہور کی قیامت کے قریب پیغمبر خدا نے خبر دی ہی اہل سنت
کا عقیدہ یہ ہے کہ یہ مہدی ابتک پیدا نہین ہوے یکے ہین ظہور کرینگے شیعہ کے بعض فرقون
نے بھی اپنے ائمہ کے مہدی موعود ہونے کا دعوی کیا ہے۔ اُس کی تفصیل یہ ہے۔

زکریا بن امام محمد باقر

(۱) غلاۃ مین سے مغیرہ بن سعید عجلی کے نزدیک جسکا فرقہ مغیرہ کہلاتا ہی مہدی موعود
زکریا بن محمد باقر بن علی بن امام حسینؑ بن علی بن ابی طالب ہین اور وہ زندہ ہین کوہ حاجر
مین مقیم ہین جب حکم ربی ہوگا تو اُس سے برآمد ہونگے۔

مغیرہ

(۲) بعض مغیریہ کے نزدیک خود مغیرہ بن سعید عجلی امام منتظر ہے۔

عبداللہ بن معاویہ

(۳) جناحیہ کے نزدیک عبداللہ بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر ذوالجناحین بن ابی طالب امام منتظر ہین اور وہ اصفہان مین کسی پہاڑ کے اندر زندہ موجود ہین عنقریب نکلنے والے ہین۔

محمد بن حنفیہ

(۴) کیسانیہ مین سے کربیہ کا عقیدہ یہ ہے کہ محمد بن حنفیہ امام منتظر اور مہدی موعود ہین وہ ظہور کرینگے تو سارا عالم عدل سے بھر جائے گا اور مختاریہ کے نزدیک بھی محمد بن حنفیہ مہدی ہین۔

اسماعیل بن جعفر صادق

(۵) اسماعیلیہ اسماعیل بن جعفر صادق کو مہدی منتظر مانتے ہین

محمد بن اسماعیل

(۶) اسماعیلیہ مین سے قرامطہ کہتے ہین کہ محمد بن اسماعیل بن جعفر صادق مہدی ہین اور وہ زندہ ہین اور مبارکیہ کا بھی یہی عقیدہ ہے۔

احمد بن محمد بن حنفیہ

(۷) تاریخ ابوالفدا مین ہی کہ شیخ قرامطہ نے ایک نوشتہ اپنے متبعون کو دیا تھا جسمین مندرج تھا کہ احمد بن محمد بن حنفیہ مہدی ہین اور وہی مسیح عیسیٰ ہین۔

عبداللہ بن احمد فاطمی

(۸) اسماعیلیہ مین سے مہدویہ کا یہ عقیدہ تھا کہ عبداللہ مہدی موعود تھے جنھون نے دولت عبیدیہ قائم کی تھی۔

محمد نفس زکیہ

(۹) زیدیہ مین سے بعض جارودیہ یہ کہتے ہین کہ محمد نفس زکیہ بن عبداللہ محض

Marfat.com

بن حسن مثنی بن حسن سبط امام منتظر ہین اور امامیہ مین سے فرقہ نفسیہ کا بھی زعم یہی ہے اور ناسخ التواریخ کی پانچوین جلد مین لکھا ہے کہ خود نفس زکیہ کو بھی یہی یقین تھا کہ مین مہدی موعود ہون۔

محمد بن قاسم

(۱۰) بعض جارودیہ کے نزدیک محمد بن قاسم بن علی بن امام حسین بن علی بن ابی طالب امام منتظر ہین۔

امام محمد باقر

(۱۱) امامیہ مین سے باقریہ کے نزدیک مہدی محمد باقر بن علی بن امام حسین بن علی بن ابی طالب ہین۔

امام جعفر صادق

(۱۲) ناوسیہ کے نزدیک جعفر صادق بن محمد باقر مہدی ہین۔

امام موسیٰ کاظم

(۱۳) ممطوریہ اور موسویہ اور راجعیہ کے نزدیک موسیٰ کاظم بن جعفر صادق مہدی ہین

حسن عسکری

(۱۴) فرقہ عسکریہ کے اعتقاد مین مہدی موعود حسن عسکری ہین جو دوبارہ دنیا مین آئینگے۔

محمد بن حسن عسکری

(۱۵) اثنا عشریہ کا عقیدہ یہ ہے کہ مہدی موعود حسن عسکری کے فرزند محمد ہین اور وہ مرے نہین بلکہ لوگون کی نظرون سے مخفی ہوگئے ہین اور وہ امام زمانہ ہین اپنے وقت پر ظاہر ہونگے محمد بن یوسف گنجی نے کتاب البیان فی اخبار صاحب الزمان مین لکھا ہے کہ آخر زمانہ تک وہ زندہ رہین گے۔

محمد مہدی عباسی

(۱۶) فتوحات اسلامیہ مین صواعق محرقہ وغیرہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ بعض کہتے ہین کہ مہدی موعود حضرت عباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد مین سے ہوگا

Marfat.com

اور ہارون الرشید کے باپ محمد مہدی بن ابو جعفر عبداللہ منصور کو مہدی قرار دیتے ہین
اور اِس بات پر استدلال اور اُس حدیث سے کرتے ہین جس مین ذکر ہے کہ مہدی
اولاد عباس عم رسول علیہ السلام سے ہوگا اس محمد مہدی کو اِسلئے مہدی موعود خیال
کرتے ہین کہ وہ تمام خلفاے عباسی مین بہتر تھا۔ جس طرح بنی امیہ مین سے عمر
بن عبدالعزیز بہتر تھے۔

عمر بن عبدالعزیز

(۱۷) اور اُسی کتاب مین ذکر کیا ہے کہ ایک فرقے نے عمر بن عبدالعزیز کو مہدی
بتایا ہے یہ نہایت عادل تھے یہانتک کہ رعیت اُنکو عمر ثانی کہتی تھی یہ خلفاے
بنی امیہ کے آٹھوین خلیفہ ہین تمام خلفاے بنی امیہ تا ایام دولت سلیمان بن عبدالملک
خلیفۂ ہفتم بنی امیہ حضرت علی مرتضیٰ کی مذمت ممبر و نپر کیا کرتے تھے جب عمر بن عبدالعزیز
خلیفہ ہوئے تو اُنھون نے یہ رسم بد موقوف کی اور اپنے تمام نائبون کو جا بجا لکھا کہ اِس
رسم بد سے باز آئین اور موقوف کردین جمعہ کے دن خطبہ پڑھا اور خطبے کے آخر یہ آیت
پڑھی ان اللہ یا مر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ وینہی عن الفحشاء
والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون یعنی اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے واسطے انصاف
کے اور احسان کے اور واسطے دینے حق رشتہ دارون کے اور اہل حقوق کے اور منع
کرتا ہے بیحیائی اور بُرے کام اور ظلم و ستم سے نصیحت کرتا ہے کہ تم یاد رکھو۔
اُس روز سے علی مرتضیٰ کو بُرا کہنا موقوف ہوگیا اور سب خطیبون نے اِس
آیت کا پڑھنا خطبے مین مقرر کیا۔

احمد بن کیّال

(۱۸) فرقۂ کیالیہ کے نزدیک احمد بن کیال مہدی ہے۔

علی محمد باب

(۱۹) ملک ایران مین علی محمد باب نے مہدیت کا دعویٰ کیا تھا اُس کا بیان
فرقۂ بابی مین ہو چکا۔

Marfat.com

محمود مسیجوانی

(۲۰) محمود بھی اپنی ذات کو مہدی موعود جانتا تھا جسکا ذکر فرقۂ واحدیہ مین گذر چکا

مرزا غلام احمد قادیانی

(۲۱) مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی اور کئی دعوون کے ساتھ مہدی آخرالزمان ہونے کا بھی دعویٰ کیا تھا۔

سید محمد جونپوری

(۲۲) ہندوستان مین سید محمد جونپوری نے علانیہ مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا یہ حنفی المذہب تھے ہدیۂ مہدویہ مین لکھا ہے کہ محمد جونپوری کی جنکو مہدوی لوگ میران سید محمد مہدی موعود پکارتے ہین ابتدا یون ہے کہ شہر جونپور مین انکے والد جنکا نام سید خان تھا رہتے تھے اُن سے دو فرزند پیدا ہوئے پہلے فرزند کا نام احمد رکھا اور دوسرے فرزند کا نام محمد کہ وہ یہی شیخ موصوف ہین ولادت اُنکی شہر جونپور مین ۸۴۷ھ ہجری مین واقع ہوئی اُنکی والدہ کا نام بی بی اخاملک ہمشیرہ ملک قوام الملک ہے لیکن متاخرین مہدویہ نے جبکہ زمانہ گذر گیا اور محمد جونپوری کے باپ دادا کے پہچاننے والے مرگئے تو بمصلحت دعویٰ مہدیت کے محمد کے باپ کا نام بدل کر میان عبداللہ مقرر کردیا بلکہ صاحب شواہد الولایت[له] نے مان کا نام بھی آمنہ ٹھہرادیا حالانکہ مطلع الولایت[عه] والا کہ اُس سے مقدم ہے اُنکی مان کا نام بی بی اخاملک لکھتا ہے جیسا کہ ہدیۂ مہدویہ مین مذکور ہے مگر مطلع الولایت کی اصل عبارت یہ ہے "والدۂ آنحضرت را نام بی بی آمنہ بود و بی بی اخاملک نام سید عثمان داشتہ بودند" مہدویہ کہتے ہین کہ سید محمد اولاد سے موسیٰ کاظم کے ہین اور درمیان مہدی مذکور اور حضرت امام موسیٰ کاظم کے بارہ پشت ہین کہ اُسکی تفصیل یہ ہے سید محمد مہدی بن سید عبداللہ بن سید عثمان بن خضر بن سید موسیٰ بن سید قاسم بن سید نجم الدین بن سید عبداللہ بن سید یوسف بن سید یحییٰ

له کتاب شواہد الولایت تصنیف برہان الدین بن عبدالرحمٰن بن محمد عالم بن سید شہاب الدین بن سید خوندمیر داماد سید جونپوری کی ۱۰۵۲ ہجری مین تالیف ہوئی ہے ۱۲

عه کتاب مطلع الولایت تصنیف بن قاسم بن سید یوسف بن سید یعقوب بن سید محمود بن سید نجم جونپوری کی ۹۸۷ ہجری مین تصنیف ہوئی تھی ۱۲

Marfat.com

بن سید جلال الدین بن سید اسماعیل بن سید نعمت اللہ بن امام موسی کاظم اور
شمس الولایت مین لکھا ہے کہ سید جلال الدین بن سید اسماعیل بن سید نعمت اللہ
بن امام موسی کاظم اور شمس الولایت مین لکھا ہے کہ سید جلال الدین بن امیر سید
نعمت اللہ بن امیر سید اسماعیل بن امیر امام موسی کاظم اور خاتم سلیمانی مین بھی یہی مندرج ہی
کتاب انصاف نامہ کے باب اول مین لکھا ہی کہ محمد جونپوری سے جب لوگون نے یہ
سوال کیا کہ حدیث مین آیا ہے یُوَاطِئُ اِسْمُہٗ اِسْمِی وَاسْمُ اَبِیْہِ اِسْمُ اَبِی یعنی
آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مہدی کا نام میرے نام کے ساتھ موافق ہوگا اور اُسکے باپ کا نام
میرے باپ کے نام کے اور تمھارے باپ کا نام سید خان ہے تب اُن بزرگ نے
جواب دیا کہ خدا سے کہو کہ سید خان کے بیٹے کو کیون مہدی کیا اور بعضون کو یون جواب
دیا کہ خدا کے ساتھ جنگ کرو کہ سید خان کے بیٹے کو کیون مہدی بنایا اور بعضو نکو یون بھی
جواب دیا کہ رسول خدا کے باپ مرد کافر تھے اُنکا نام عبد اللہ کیونکر ہو سکتا ہے بلکہ
محمد رسول اللہ کا نام محمد عبد اللہ تھا اور یہ سہو کاتب ہے کہ محمد بن عبد اللہ لکھدیا ہے
اور مہدی کا نام وہی محمد عبد اللہ ہے القصہ جب عمر اُنکی چار سال و چار ماہ و چار
روز کی ہوئی سید خان نے اشراف و اعیان جونپور کی ضیافت بتکلف تمام کرکے
زبان شیخ دانیال جونپوری سے کہ مشائخ وقت سے تھے بسم اللہ پڑھوا کر واسطے
تعلیم کے اُنکو اُنھی کے حوالے کیا چنانچہ ہمراہ اپنے برادر کلان میان احمد کے اُن کے
پاس جایا کرتے تھے اور اکتساب علوم مین مشغول رہتے تھے چونکہ طبیعت اور ذہن
دل پسند رکھتے تھے اول سات برس کی عمر مین حفظ قرآن سے فارغ ہوکر بقیہ کتب علوم
درسیہ سے سن دوازدہ سالگی مین فارغ التحصیل ہوگئے اور چونکہ موشگافی مین دلیر
اور بحث مین شیر تھے شیخ دانیال جونپوری اور علماے داناپور نے ان کا لقب
اسد العلما مقرر کیا آبا و اجداد اُن کے طریقہ چشتیہ رکھتے تھے لیکن انکی مریدی کا
مہدویہ انکار رکھتے ہین بلکہ کہتے ہین اس دوازدہ سالگی مین حضرت خضر علیہ السلام
نے اُنکو ذکر خفی وغیرہ جانب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے لاکر پہونچایا اور پھر

Marfat.com

خود انسے سیکھا اور شیخ دانیال بھی خضر علیہ السّلام کے اشارے سے ان سے تلقین پاکر
مصدق مہدیت کے ہوئے لیکن اہل سنت کی کتابون مین اسکے بالعکس لکھا ہی کہ یہ خود
شیخ دانیال کے مرید تھے جو چار واسطے سے حضرت نظام الدین اولیا کے خلیفہ ہین
القصہ سید محمد جونپوری نے عنفوان شباب سے قدم درویشی مین رکھا اور لوگ اُن کے
نہایت معتقد ہوئے یہانتک کہ سلطان حسین حاکم داناپورنے بھی کہ خراج گذار
دلپت راؤ والی ملک کوڑ کا تھا اُنکے ساتھ رابطہ اخلاص پیدا کیا کہ ہر مہم مین اُنکو ہمراہ
رکھتا تھا آخرکار شیخ موصوف نے اُسکو راجہ مذکور کی اطاعت سے ننگ وعار دلاکر
مستعد جنگ کیا کہ تیس ہزار سپاہ لیکر یہ سید محمد کے ہمراہ روانہ کوڑ ہوا اور پندرہ سو سپاہی
قوم بیراگی سید محمد کی رکاب مین رکھے جب یہ خبر دلپت راؤ کو پہونچی ستر ہزار سپاہ ہمراہ لیکر
اپنے قلعے سے تین میل آگے آکر مقابل ہوا سلطان نے قلت سپاہ کی وجہ سے ہزیمت پائی لیکن
شیخ نے مقابلہ جاری رکھا اور اُن پندرہ سو بیراگیون کے ساتھ ایسا حملہ کیا کہ سید محمد
جونپوری اور دلپت راؤ دوچار ہوگئے اور وہ شیخ کی تلوار سے مارا گیا اور اُسکے دو ٹکڑے
ہوکر زمین پر گر پڑا راجہ کا دل جسم سے باہر نکل آیا میان دلاور سید محمد کے خلیفہ راجہ
مذکور کے بھانجے ہین اُسی جنگ مین دستگیر ہوکر سید محمد کی خدمت مین آئے کہتے ہین
کہ راجہ کے دل پر اُس بت کا نقش جسکی ہمیشہ عبادت کیا کرتا تھا موجود تھا یہی امر سید محمد کے
جذبہ کا موجب ہوا کہ جب باطل کو اسقدر اثر ہے حق کو کیا کچھ اثر ہوگا غرضکہ سات برس تک
کچھ ہوش وحواس نہ تھے مگر فرض نماز ادا کرتے تھے کتب مہدویہ مانند مطلع الولایت
وغیرہ مین لکھا ہے کہ اس سات برس مین ایک ذرہ طعام اور ایک قطرہ پانی کا کبھی
نہ چکھا ایک روز اُنکی بی بی الہدیتی نے کہا کہ کیا سبب ہے کہ بیہوش رہتے ہو اور تحمل
نہین کرسکتے ہو بولے کہ اسقدر تجلی الوہیت کی ہوتی ہے کہ اگر ان دریاؤن مین کا
ایک قطرہ کسی ولی کامل یا نبی مرسل کو دیا جائے تو تمام عمر کبھی ہوش مین نہ آئے
القصہ بعد سات برس کے کچھ ہوش آیا گاہے باہوش وگاہے مدہوش رہتے تھے یہ حال
مذبذب پانچ برس تک رہا کہتے ہین کہ اس پانچ برس مین غلہ وگوشت وروغن

Marfat.com

ساڑھے سترہ سیر بروایت بی بی الہدیتی کے کھایا ہوگا بعد اس حال کے طریقۂ ہجرت
یعنی وطن چھوڑنے کا اختیار کیا کہ جلاے وطن کر کے مع زن و فرزند و چند مرید کے دانا پور
کے جنگل کی راہ سے جہانگردی کو نکلے بی بی مذکور اور سید محمود فرزندان کے اور شیخ بھیک
وغیرہ ہمراہ تھے اور اُس جنگل مین الہامات اپنی مہدیت کے بھی ظاہر کئے اور ان ہمراہیون
نے تصدیق بھی کی اور وہان سے رفتہ رفتہ شہر چندیری مین پہونچے اور وہان اُن کے
وعظ و بیان مین جب ہجوم خلائق زیادہ ہوا وہان کے شیخ زادون کو کہ صاحب سجادۂ
مشیخت تھے ناگوار معلوم ہوا آخر الامر بجبر واکراہ وہان سے اُنکو نکالدیا وہان سے
شہر مانڈو کو چلے گئے وہان بھی اُنکا غلغلہ ہوا یہانتک کہ سلطان غیاث الدین نے
جس کو اُسکے فرزند سلطان نصیر الدین نے اُن ایام مین قید کر دیا تھا شیخ موصوف کے
دو مرید سید سلام اللہ اور ابوبکر کو بلا کر باعزاز تمام ملاقات کر کے رخصت کیا اور بیش قیمت
تحائف سید محمد کی خدمت مین پیش کئے یہان ایک امیر مصاحب سلطان غیاث الدین
الہداد نامی کہ فاضل اور شاعر بھی تھا ترک دنیا کر کے ہمراہ ہوا اور تا دم مرگ ہمراہ
رہا مرثیہ شیخ اور دیوان غیر منقوط اور رسالۂ بارامانت اور رسالۂ ثبوت مہدیت تصنیف
اسی کی ہین اور اِسکو خلیفۂ ششم سید محمد کا شمار کرتے ہین غرضکہ اب یہان سے لوگ
معتقد ہو کر ہمراہ ہونے لگے اور اِسی شہر مین سید اجمل فرزند سید محمد چھوٹا بھائی سید محمود کا
فوت ہوا اور وہین اُسکو مدفون کیا غرضکہ سید محمد بعد اِسکے کوچ کر کے شہر چاپانیر مین کہ
دار السلطنت گجرات کا تھا پہونچکر مسجد جامع مین اُترے وہان بھی اُنکے وعظ و ترک
و تجرد کا چرچا ہوا یہانتک کہ والی گجرات سلطان محمود بیگڑہ نے بھی ارادہ آنے کا
کیا لیکن دو عالم کہ اول حسب الحکم ملاقات کو گئے تھے مانع ہوئے اور میان نظام کہ
مسجد اسلام خان مین طالبعلمی کرتے تھے مُرید ہو کر ہمراہ ہوئے اور آخر تک رفیق رہے
اور بی بی الہدیتی زوجۂ کلان سید محمود یہین فوت ہو گئین اور اُنکے انتقال کے بعد
سے طریقۂ تقسیم بالسویہ کا فتوحات مین شروع ہوا پھر بعد اقامت ڈیڑھ برس کے
وہان سے برہان پور کی راہ سے دولت آباد مین وارد ہوئے وہان سے مزارات

Marfat.com

اولیاء اللہ کی زیارت کر کے شہر احمد نگر مین پہونچے اُس وقت احمد نظام الملک نے قلعہ
اور باغ نظام کی بنیاد ڈالی تھی چونکہ آرزومند فرزند کا تھا اسی خیال سے انکی خدمت
مین بھی آیا اور معتقد ہوا اتفاقاً عنقریب برہان نظام الملک پیدا ہوا کہ بعد اُس کے
جانشین وہی ہوا اور معتقد اس فرقے کا تھا اِسی واسطے سید محمد کے بعد اُن کے خلفا
و مریدین کو مانند شاہ نظام وولاور و نعمت وغیرہ کے گجرات سے طلب کیا تھا اور اپنی
بیٹی سید محمد کے پوتے میران جی بن حمید بن سید محمد مہدی کے عقد نکاح مین دی تھی یہی
سبب ہے انکی اولاد و خلفا کے دکن مین آنے کا القصہ شہر احمد نگر سے کوچ کر کے شہر
بیدر پہونچے عہد ملک برید مین وہان شیخ مومن معتقد ہوئے اور ملا ضیا اور قاضی علاء الدین
ترک دنیا کر کے ہمراہ ہوئے پھر وہان سے سید محمد گلبرگہ کو آئے اور مزار سید گیسو دراز پر
گئے پھر وہان سے روانہ ہوکر قصبہ راے پاک ہوتے ہوئے بندر دابھول کو پہونچے اور وہان سے
جہاز پر سوار ہوکر روانہ کعبۃ اللہ ہوئے اور بعد طے منازل کے حرم محترم مین پہونچے
اُس مقام مین دعویٰ مَنِ اتَّبَعَنِیْ فَھُوَ مُؤْمِنٌ کا کیا اور میان نظام اور قاضی علاء الدین
نے آمنا و صدقنا بول کر جھٹ بیعت کر لی اور بولے کہ دو گواہ بس ہین اور سنہ ۹۰۱ہجری
یہ دعویٰ ہوا تاریخ فرشتہ مین مقالہ سوم کے روضۂ سوم مین ابراہیم بن برہان
نظام شاہ ثانی کے حالات مین غلطی سے یہ لکھدیا ہے کہ سنہ ۹۶۰ ہجری کے اواخر مین
سید محمد جونپوری نے مہدیت کا دعویٰ کیا تھا اِسی طرح مؤلف عقائد الاسلام کی بھی
یہ غلطی ہے کہ اُسنے لکھا ہے کہ اکبر کے زمانے مین سید محمد جونپوری نے مہدی ہونیکا دعویٰ کیا تھا
الغرض یہان سے سید محمد حضرت آدم کی زیارت کو گئے اور کہا کہ مین نے بابا آدم سے
معانقہ کیا انھون نے مجھسے کہا کہ خوش آمدی صفا آوردی پھر بغیر زیارت حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ معظمہ سے بعجلت تمام مراجعت کر کے جدے کو آکر
جہاز پر سوار ہوکر بندر دیو گھاٹ پر اُترکر وہان سے ملک گجرات مین شہر احمد آباد مین
آکر مسجد تاج خان بن سالار مین قریب دروازۂ جمال پور کے مقیم ہوے یہان بھی
اٹھارہ مہینے رہنے کا اتفاق ہوا اور طریقہ وعظ و دعوت کا شروع کیا در ملک برہان الدین

Marfat.com

وہین مرید و تارک بنکر رفیق ہوئے اُنکو مہدویہ خلیفۂ ثالث جانتے ہین اور ملک گوہر
کہ خلیفۂ چارمین ہین اُسی مقام سے رفیق سفر و حضر ہوے اور اسی مسجد مین ایک روز
مجمع عام مین سید موصوف نے سنہ ۹۰۵ھ مین دعویٰ مہدیت کا کیا یہ دعوی دوم ہی
ایک دن اُنھون نے یہ کہا کہ ہم خدا کو دنیا مین انھی آنکھون سے دیکھتے ہین اِس
بات کے سنتے ہی علماے گجرات نے اُنکے قتل کا فتوی دیا مگر مولانا محمد تاج نے
اُنکو سمجھایا کہ کیا تمنے علم ایک سید کے قتل کے لئے ہی پڑھا ہے جبکہ علما و مشائخ گجرات
نے سلطان محمود سے شکایت کی کہ شیخ تازہ وارد اپنے وعظ مین حقائق خلاف شریعت
بیان کرتا ہے سلطان نے حکم اخراج کا دیا اِس سبب سے وہان سے اُٹھکر ایک
گانؤن سولہ سانیج نام مین اُترے میان نعمت کہ خلیفۂ کلان ہین بڑے
راہزن اور خونی تھے خون حبشی کے جرم سے بھاگ کر وہان پہونچے اور مرید ہوکر ساتھ
ہوئے پھر وہان سے روانہ ہوکر شہر نہروالہ پیران پٹن مین کہ علاقۂ گجرات مین سے ہے
آکر خان سرور کے لب حوض اُترے یہان اٹھارہ مہینے اتفاق اقامت کا ہوا اور میان
خوندمیر وہین آکر تربیت پذیر و مرید ہوئے اور ملک بخن برخوردار اور ملک الہداد
اور ملک حماد کہ اُنکے اقربا سے ہین وہ بھی مرید ہوکر ہمراہ ہوئے اور خوندمیر کو اجازت
گھر مین رہنے کی ہوئی کہ فی الحال یہین رہو اور انکے اقربا کو مبارز الملک وغیرہ امرا ے
گجرات نے بھی نہ چھوڑا بلکہ نظربند کرکے رکھا اور جب مبارز الملک نے دیکھا کہ اپنے
اکثر اقارب وغیرہ اہل گجرات اسقدر سید محمد کے دام تسخیر مین گرفتار ہوتے جاتے ہین
کہ کسی ملک مین نہوے تو ایک فرمان ثانی سلطان محمود کا صادر کراکر پیران پٹن سے
بھی اخراج کروایا اور سید محمد کی عادت تھی کہ جب حکم اخراج کسی حاکم کا آتا تو بولتے
تھے کہ مجھکو خدا کا حکم بھی یہان سے نکلنے کا ہوا ہے مین خود بخود جاتا ہون چنانچہ
پیران پٹن سے نکلکر تین کوس کے فاصلے پر قصبہ بدلی مین اُترے اور وہان بھی اٹھارہ مہینے
اتفاق اقامت کا ہوا اور میان خوندمیر کہ بالاخانے مین محبوس تھے بعد چھ مہینے کے
خفیہ نکل کر سید محمد کے پاس آئے یہان سب خاص و عام مریدین کا مجمع ہوا۔

Marfat.com

ایک دن سید محمد نے فرمایا کہ مجھکو اٹھارہ برس سے بار بار حکم خدا کا بلاواسطہ ہوتا ہی
کہ مہدیت کا دعوی کرین ٹالتا چلا جاتا ہون اب مجھکو یہ حکم ہوا ہے کہ اے
سید محمد دعوے مہدیت کہلاتا ہوے تو کہلا تہین تو ظالمان مین کا کرونگا اسواسطے
مین بصحت عقل وحواس دعوی کرتا ہون کہ انا مہدی مبین مراد اللہ اور اپنا
چمڑا دونون انگلیون سے پکڑ کر کہا کہ جو کہ مہدیت اس ذات سے منکر ہووے وہ کافر ہی
اور مین خدا سے بے واسطہ وغیرہ احکام لیا کرتا ہون اور فرمان حق تعالی کا ہوتا ہے
کہ علم اولین وآخرین کا تجھکو دیا اور بیان معنی قرآن اور کنجی خزانہ ایمان کی تجھکو دی بندے
تجھکو جو قبول کریگا وہ مؤمن ہے اور تیرا جو منکر ہووے وہ کافر۔ اسی طرح بہت سی
باتین خدا ے پاک کی طرف نسبت کین خوندمیر اور تمام اصحاب کہ تین سو ساٹھ تھے
پکارے امنا وصدقنا یہ دعوی تیسرا ہے کہ ۹۰۵ ہجری پر ہوا اور مرتے وقت تک
اسپر قائم رہے اسیواسطے اسکو دعوے مؤکد بولتے ہین غرضکہ یہ خبر جب مشہور
ہوئی تو شہر نہر والہ مین کہ وہان سے تین کوس تھا شور وغوغا ہوا کہ جس سید کو یہان سے
شہر بدر کیا تھا اسنے قصبہ بدلی مین جاکر دعوی مہدیت کا کیا پس چند علما قصبہ مذکور
مین آئے اور سید موصوف کے ساتھ مباحثہ وسوال وجواب مہدیت وغیرہ دعاوی
کے باب مین دیر تک کرتے رہے اور سید محمد اپنے دعوے سے باز نہ آئے۔
ختم الہدی اسبل السوی مین ذکر کیا ہے کہ جسوقت سید محمد کو اس دعوے کا حکم حق تعالی
کی جانب سے ہوا ایک حکم نامہ وہان کے بادشاہ کو اس مضمون کا روانہ فرمایا کہ مین
سید محمد اللہ تعالی کے فرمان سے مہدیت کا دعوی کرتا ہون ایسی حالت مین کہ عقل برجا
اور سب طرح سے ہوشیار ہون نہ سکر وسہو کی حالت مین اور سب صورتون سے صحت ہی
اور کسی طرح کی حاجت نہین اور اس دعوے پر اتباع کلام اللہ اور پیروی رسول اللہ ہر دو
شاہد ہین پس ہر ایک کو کہ بادشاہ ہو یا امیر قاضی ہو یا وزیر تونگر ہو یا فقیر لازم ہے
کہ تحقیق کرکے تصدیق کرین اگر بندے کو جھوٹا اور مفتری علی اللہ جانین تو قتل کرین
وگرنہ ہم جہان جائین گے خلق کو اپنے مدعا پر بلائین گے ان دونون صورتون مین

Marfat.com

دبال تمھاری گردن پر ہوگا کہ دونوں جہان کی سیہ روئی تمھاری لئے ہے اِس فرمان کے روانہ کرنے کے بعد چار مہینے آپ اُسی جگہ اقامت فرمارہے اِس عرصے مین نہ وہان کا بادشاہ معترض ہوا نہ کوئی دوسرا پھر یہان سے شہر جالور کو چلے گئے وہان کے بہت لوگ مرید ومنقاد ہوئے پھر وہان سے شہر ناگور مین پہونچے اور وہان بیان کیا فالذی ھاجروا شد واخرجوامن دیارھم شد واوذوفی سبیلی شد قاتلوا وقتلو ا باندہ است ماشاء اللہ خواہد شد بعد اُسکے وہانسے روانہ ہوئے اور ملک سندھ مین شہر نصرپور مین داخل ہوئے وہان سے میان نعمت اور میان خوندمیر کو گجرات جانے کی رخصت دی - ایک جماعت کثیر اُن کے اصحاب کی روانہ گجرات ہوئی بی بی شکر خاتون بھی انھی مین تھین پھر وہان سے دارالسلطنت ٹھٹہ مین پہونچے اور وہان اٹھارہ مہینے رہنے کا اتفاق ہوا اور کچھ لوگون نے تصدیق مہدیت کی کی جب یہ حال وقال ان کا اہل اسلام سندھ پر منکشف ہوا تو نہایت تنگ پکڑا یہانتک کہ چوراسی آدمی سید محمد کے رفقا واصحاب مین سے مارے فاقون کے مرگئے سید محمد نے بشارت دی کہ ان سب کو مقامات انبیا ومرسلین اولوالعزم کے ملے - القصہ بادشاہ سندھ نے حکم دیا کہ اِس درویش کو مع تمام مریدون کے قتل کرو لیکن دریا خان امیر بادشاہ مذکور نے اپنی عرض ومعروض سے حکم قتل ملتوی کرواکے مملکت سندھ سے اخراج کروادیا پس سید محمد سب اصحاب کے ساتھ خراسان کو روانہ ہوئے کہتے ہین کہ قریب نوسو آدمیون کے اُن کے ہمراہ تھے اُن مین سے تین سو ساٹھ اصحاب ومہاجرین خاص کہلاتے تھے غرض کہ بہزار خرابی وبربادی افتان وخیزان یہ قافلہ وارد قندھار ہوا وہان بھی ان کی اِس قیل وقال کا چرچا ہوا حاکم قندھار مرزا شہ بیگ نے حکم دیا کہ سید ہندی کو جمعہ کے روز مسجد جامع مین علماے اسلام کے سامنے حاضر کرو چنانچہ حسب الحکم ملازمین اُسکے دوڑے اور جبرًا وقہرًا کمربند سید کا پکڑکر اِس عجلت سے لے چلے کہ جوتا بھی پہننے ندیا اور مریدون نے جب ارادہ ہمراہی کا کیا تو منع کیا بلکہ زدوکوب کی بھی نوبت پہونچی جب سید محمد داخل مسجد ہوئے علما وغیرہ نے ہجوم کرکے سخت سُست کہنا شروع کیا سید محمد نے

تحمل کر کے وعظ قرآن شروع کردیا شہ بیگ کہ جوان بست سالہ تھا اُن کے بیان پر فریفتہ ہوگیا اس سبب سے وہ گرمی سرد ہوگئی اور سید محمد نے اُن کے ہاتھ سے نجات پاکر بعد چند روز کے راہ شہر فراہ کی لی جب فرلہ مین پہونچے وہان بھی یہی بازپرس پیش آئی کہ اول ایک عہدہ دار نے آکر سید محمد اور تمام ہمراہیون کے ہتیار چھین لئے اور گوشۂ کمان سب کے سرپر رکھکر ایک ایک کو شمار کرکے کہا کہ کل سب کو قید کرینگے بعد اسکے امیر ذوالنون حاکم شہر واسطے دریافت کیفیت کے بذات خود آیا لیکن بعد ملاقات کے معتقد شیخ کا ہوا اور علما کو اجازت دی کہ امتحان مہدیت کا کرین چنانچہ علماے فراہ نے سوال وجواب شروع کئے اور امیر ذوالنون نے یہ تمام کیفیت مرزا حسین بادشاہ خراسان کے حضور مین لکھکر روانہ کی بادشاہ نے چار عالم واسطے دریافت حقیقت حال کے روانہ کئے چنانچہ علماے مذکورین نے آکر مباحثہ کیا جب فراہ مین تین مہینے گذر چکے تو خوندمیر اور میان نعمت کہ نصر پورسے اپنے وطن کو واپس گئے تھے اور میان محمود فرزند سید محمد کہ شہر نہروالہ مین اپنے والد سے جدا ہوکر تلاش نوکری کے ارادے سے جاکر سلطان محمود کی سرکار مین مردم سپاہ پیشہ مین نوکر ہوئے تھے یہ تینون شخص فراہ کو آئے اور ہدایا و نذر کہ مردم گجرات نے سید محمد کے واسطے میان نعمت کے ہمراہ روانہ کئے تھے راہ مین اُن مین سے میان محمود فرزند سید محمد نے خرچ کے لئے کچھ مانگا میان نعمت نے کہا کہ پرائی امانت مین خیانت کرنے مدونگا مگر میان محمود کے خفا ہونے کی وجہ سے خوندمیر نے اپنا خرچ رامع اُس امانت کے جو اُنکے ہمراہ تھی پیش کردیا جب کہ فراہ پہونچے تو مسئلہ امانت مین سید محمد نے طرفداری فرزندکی کی اور کہا کیا مثل گجرات کی یاد تھی کہ اُکے ڈھک کیا تیرے باپ کا مال ہے بعد اسکے سید محمد نے وہ امانتین میان نعمت سے طلب کین اُنھون نے جواب دیا کہ یہ طالبانِ خدا آشنا سے راہ سے آپکی طرف رواں ہوئے اُنپر خرچ کیا گیا سید محمد نے کہا کہ اِن لوگون کو کسنے طالب خدا بنایا یہ کلام سُنتے ہی طالبین مذکور بے ساختہ بھاگے اور میان نعمت جنکا لقب مقراض بدعت ہے جوش مین آکر مع اہل وعیال روانہ ہوئے سید محمد نے ایک گوجری مثل بول کے اُنکی

فہمائش کی کہ تو مجھ لُور نہ لُور سہاگن ہون تجھ لُور نہار یعنی تو مجھکو چاہ نہ چاہ مین تیرا چاہنے والا ہون اور بہت سا دلاسا کرکے واپس لائے چنانچہ تفصیل اسکی تذکرۃ الصالحین مین موجود ہے اور فرزند مذکور کے حق مین کہا کہ جس کا پوت پوت ہوکر آوے اُسی کا ہے خوشی نہوے غرض کہ ان لوگون کے آنے کے بعد سید محمد چھ مہینے اور زندہ رہے پس کل قیام فراہ کا نو مہینے ہے اور اکثر بشارات واشارات اپنے اور اپنے مریدون کے فضائل مین اسی عرصے مین بیان کئے ہین القصہ بعد نو مہینے کے ترسٹھ برس کی عمر مین مقام فراہ مین پنجشنبہ کو سنہ ۹۱۰ھ ہجری مین انتقال کیا **مضا مہدی** تاریخ وفات ہے کہتے ہین انتقال سے پہلے جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ نماز وترادا کی تھی اور یہ علامت انتقال کی تھی کیونکہ حضرت رسالت پناہ نے بھی قبل رحلت بعد نماز جمعہ کے وتر ادا کئے تھے شواہد الولایت کے باب ۲۸ مین لکھا ہے کہ سید محمد بروز انتقال اپنی زوجہ بی بی بون کے گھر مین تھے اور عادت یہ تھی کہ زمین مین میخین واسطے شناخت وقت نوبت ازواج کے گاڑی تھین جب اُن میخون پر سایہ پہونچتا تھا ایک بی بی کے گھر سے دوسری بی بی کے گھر جانے کی نوبت آتی تھی اُس روز جب سایہ میخ پر پہونچا فرمایا کہ مجھکو بی بی ملکان کے گھر مین لیچلو بی بی ملکان وہان حاضر تھین اُنھون نے عرض کیا کہ آپ پر سختی ہے اور مین خود یہان حاضر ہون اور مین نے اپنی نوبت تمکو بخشدی آپ یہین رہین اور یارون نے بھی یہی مضمون بکمال اصرار عرض کیا میران نے جواب دیا کہ خوب تمنے اپنا حق بخشا لیکن حد شرع محمدی کی کہ خدائے تعالیٰ نے حکم کیا ہے کون بخش سکتا ہے بعد اسکے پھر دو تین بار بی بی ملکان وغیرہ نے یہی مضمون عرض کیا لیکن میران نے قبول نکیا اور کہا کہ برادر لوگ ہماری رعایت کرتے ہین اور شرع محمدی کی رعایت نہین کرتے الغرض نہ مانا اور بی بی ملکان کے گھر مین بہر طور اپنے تئین پہونچایا انتہیٰ القصہ انتقال کے بعد سید محمد کے جنازے کی نماز پرانی عیدگاہ فراہ مین پڑھکر ایک جگہ مین کہ فراہ اور موضع رج کے درمیان ہے دفن کیا اور میان آدین حمید نے سب کے سامنے چند مرثیے قبر پر پڑھے کہ اُس مین یہ شعر بھی تھا

	باد ابروز حشر شفاعت گر از خدا	فضلش کہ بر جمیع پیمبر شد از خدا	

اور ۹۱۰ھ مین شاہ قاسم عراقی حاکم فراہ نے قبر پر گنبد بنوایا لیکن یہان سلطان حاکم
فراہ نے اُسکی تکمیل کی غرض دہم کے بعد میان خوندمیر اپنے وطن گجرات کو چلے گئے
اور نہر والہ مین متوطن ہوئے اور بعد چند روز کے اہل اسلام نے وہان سے شہر بدر کیا
تو قصبہ سلطان پور مین آکر رہے اُنھون نے اپنی اِس تعجیل معاودت کا یہ عذر بیان کیا تھا
کہ میران کی روح نے مجھکو کہا ہے کہ تم گجرات کو جاؤ اور سید محمود فرزند میران نے ایک سال
فراہ مین ٹھہر کر کہا کہ مجھکو بھی میران کی روح نے جانے کا حکم دیا اسواسطے وہ گجرات
مین آکر مقام بھلوٹ مین متوطن ہوئے اور خوندمیر بھی انکے قرب وجوار کے واسطے
موضع بھادی پور مین ایک منزل کے فاصلے پر بھلوٹ سے متوطن ہوئے پھر وہان سے
موضع جھنجی واڑ مین رہے اور سید محمود کی طرف سب خلفا و مریدین سید محمد
جونپوری کی رجوع ہوئی اس سبب سے اِن کا شہرہ زیادہ ہوا اور روز بروز خلق انکی
تسخیر مین زیادہ ہونے لگی جب یہ بات سلطان محمود بیگڑہ کو معلوم ہوئی بھاری زنجیر
پانون مین ڈلواکر قید کیا اکتالیس روز کے بعد راجے سون اور راجے مرادی خواہران
بادشاہ کی سفارش سے کہ میران کی معتقد تھین رہائی پائی لیکن زخم زنجیر سے پانون
سڑ گیا اور اڑھائی مہینے کے بعد اسی وجہ سے پچاس سال کی عمر مین ۹۱۹ھ مین اپنے
والد کی وفات سے نو برس کے بعد مقام بھلوٹ مین قضا کی۔ بعد انتقال محمود کے
میان خوندمیر فرقۂ مہدویہ کے رئیس ہوئے اُنھون نے دعوت اس مذہب کی
شروع کی عوام الناس اُن کے مسخر ہونے لگے ستائیس بار مقامات سے اِن کو بدر کیا گیا
سلطان مظفر گجراتی نے اس فرقے کی زیادتی کا حال سُنکر کچھ فوج اُسکی تباہی کے لئے
عین الملک کی ماتحتی مین موضع کھانبیل کو بھیجی لشکر بادشاہی نے اس فرقے کے
تمام مکانات جلادئے ساٹھ سوار اور چالیس پیادون کی جمعیت سے مہدویہ نے مقابلہ
کیا اکتالیس آدمی اُنکے کام آئے اور خوندمیر زخم تیر سے نابینا ہوگئے شرف الدین مہدوی
بھی اسی سوارون کے ساتھ ان کی مدد کو آگیا تھا تمام مہدویہ مع اصل و کمک کے

Marfat.com

کھانبیل سے موضع سدراسن کی طرف چلے گئے فوج بادشاہی نے پیچھا نہ چھوڑا اور
سدراسن مین پہونچکر جنگ دوم مین میان خوندمیر اور اُنکے فرزند جلال الدین اور
داماد وغیرہ اقربا و مریدین جملہ آدمیون کو قتل کیا یہ واقعہ ۹۳۰ھ مین واقع ہوا تذکرۃ الصالحین
مین مذکور ہے کہ ان مقتولون مین سے پانچ کے سر شہر پٹن کے پاس لے گئے سرون کی
ٹوکری شہر کے دروازے کے پاس رکھدی جب ظہر کی اذان مسجدون مین ہوئی تو وہ سب
ٹوکری سے نکل کر صف آرا ہوئے اور اُنکے آگے میان خوندمیر کا سر ہوا اور نماز ظہر کے لئے
پیشانی پر سجدہ کیا کہتے ہین کہ انکی تکبیر کی آواز دو سرون نے سُنی اس جنگ کو مہدوی
لوگ اپنے مُنھ سے **جنگ بدر ولایت** بولتے ہین اور شہداے بدر کا ہم مرتبہ اس
جنگ کے شہدا کو سمجھتے ہین اور کہتے ہین کہ آیت انا عرضنا الامانۃ علی السموات الآیۃ
مین امانت سے مراد یہی جنگ ہے اور انسان سے مراد میان خوندمیر ہین گو کہ اخراج و
قتل وغیرہ اہل انتساب اسلامی کی طرف سے ہوتا رہا لیکن مہدویہ اپنے ان کلمات و
دعاوی سے باز نہ آئے چنانچہ ۹۵۲ھ مین شیخ علی متقی نے چار فتوے شیخ ابن حجر مکی وغیرہ
ائمہ چار مذہب کے مکہ معظمہ سے بادشاہ گجرات کے پاس بھجوائے کہ یہ مہدویہ کافر ہو گئے
ہین اگر یہ لوگ اس مذہب باطل سے توبہ نکرین تو اُنکو قتل کرنا بادشاہ اسلام پر واجب ہے
شاہ مظفر بادشاہ گجرات نے فتوون پر عمل کرکے گیارہ آدمیون کو پکڑکر پھر قتل کیا اور
شاہ نعمت خلیفۂ مہدی کی گرفتاری کے عوض مین سید علی فرزند مہدی نے اپنے آپکو
گرفتار کرادیا اور مقتول ہوئے اور شاہ نعمت موضع لوہ گر مین مع سولہ آدمی ہمراہی کے
مارے گئے اور ملک الہداد خوندمیر کی شکست یابی کے بعد سدراسن کے نکلکر رفتہ رفتہ
ملک مارواڑ مین پہونچکر موضع پاؤکر مین دائرہ باندھ کر رہنے لگے وہان اس قدر
مہدویہ پر سختی پیش آئی کہ ان کے رفقا فاقون کے مارے مرنے لگے یہ لوگ اسی طرح
ملک بہ ملک متفرق و منتشر ہوتے رہے اور رفتہ رفتہ یہ واقعہ سلاطین دہلی و اکبرآباد کے
حضور مین بھی پہونچا چنانچہ منتخب التواریخ اور تاریخ فرشتہ مین لکھا ہے کہ سلیم شاہ
بن شیرشاہ کے عہد مین **شیخ علائی** بن حسن مرید شیخ سلیم چشتی نے شیخ عبداللہ

نیازی

Marfat.com

افغان نیازی کی ہدایت سے طریقۂ مہدویہ اختیار کر لیا اور سید محمد جونپوری کی مہدیت کا قائل ہو گیا یہ شخص بیانہ مین رہا کرتا تھا اور اسکی بدولت صدہا آدمی اس طریق پر آ گئے شیخ علائی نماز کے وقت قرآن کی تفسیر کیا کرتا اور ایسے پر اثر معانی بیان کرتا کہ اُسکی مجلس مین جوق جوق مسلمان حاضر ہونے لگے اور جو اُسکے پاس حاضر ہوتا وہ یا تو بالکل اہل وعیال سے قطع تعلق کر کے پیشہ اور مال واسباب چھوڑ کر مہدوی ہو جاتا یا گناہون سے توبہ کر کے سید محمد جونپوری کی مہدیت کا معتقد ہوتا اور جو کچھ دھندا کرتا اُس مین سے دسوان حصہ اللہ کی راہ مین نکالتا اس طرح کے بہت سے آدمی جمع ہو گئے کہ باپ بیٹے سے بیٹا باپ سے جورو خاوند سے بھائی بھائی سے چھٹ گئے اور فقر وفنا کا طریق اختیار کر لیا شیخ علائی کو جو کچھ نذر وفتوح مین حاصل ہوتا سب کو اس مین علی السویہ شریک کرتا اور اگر کچھ نہ ملتا تو یہ لوگ دو دو تین تین روز تک فاقے سے بیٹھے رہتے مگر کسی سے سوال نکرتے اور شیخ علائی ہتیارون سے ہروقت مسلح رہتا گلی کوچون مین پھرتا کسی مسلمان کو نامشروع کام کرتے دیکھتا تو اول ملائمت سے سمجھاتا جب نہ مانتا تو سختی سے پیش آتا جو حکام وقت اُسکو اپنا معتقد سمجھتے تھے اُسکی مدد کرتے جب یہ سختی بہت بڑھ گئی اور فساد پیدا ہونے کا احتمال ہوا تو شیخ عبداللہ نے شیخ علائی کو سفر حجاز کے لئے آمادہ کیا اور تین سو ستر خاندان اُسی بے سروسامانی کی حالت مین ہمراہ ہوئے جب خواص پور واقع سرحد جونپور مین یہ قافلہ پہونچا تو خواص خان نے استقبال کیا اور معتقد ہو گیا لیکن تھوڑے سے عرصے مین مذہب مہدویہ کی برائی اُسپر روشن ہو گئی شیخ علائی نے یہ بات سمجھکر خواص خان سے تعلق توڑ دیا اور یہ بہانہ کر کے کہ امر معروف اور نہی منکر مین میری اطاعت نہین کرتا اُس سے رنجش ظاہر کر کے خواص پور سے اپنا قافلہ اُٹھا دیا اور حج کا عزم فسخ کر کے بیانہ کو واپس چلا گیا سلیم شاہ اُن دنون آگرے مین مقیم تھا شیخ علائی کا حال سُنکر اپنے دربار مین بلایا جب شیخ دربار شاہی مین داخل ہوا تو آداب شاہی بالکل ترک کر دئے صرف سلام علیک مشروع طور پر کی سلیم شاہ نے بکراہیت جواب دیا

Marfat.com

علیک السّلام مقربین کو یہ بات سخت ناگوار گذری ملا عبد اللہ سلطانپوری المخاطب
بہ مخدوم الملک شیخ علائی کا مخالف ہو گیا اور اُسکے قتل کا فتوی بھی دیدیا اور پادشاہ
سے عرض کیا کہ یہ شخص خود بھی مہدیت کا مدعی ہے سلیم شاہ نے مرزا رفیع الدین انجو اور
ملا جلال لحیم دانشمند اور ملا ابو الفتح تھانیسری وغیرہ علما کو جمع کرکے اِس قضیے کی
تشخیص اُنکے حوالے کی سلیم شاہ کے حضور مین مجلس مباحثہ مقرر ہوئی شیخ علائی علما
سے مغلوب ہو گیا جواب نہ دے سکا مگر اِس طرح قرآن کی آیات کے معانی بیان کرنے لگا
کہ اُسکی تقریر نے بادشاہ کے دل مین اثر کر لیا اور بادشاہ نے شیخ سے کہا کہ اگر تم اِس
دعوے باطل کو ترک کردو تو مین تمکو اپنی تمام قلمرو کا محتسب بنا دون اور ابتک تم میرے
بے حکم امر معروف ونہی منکر کرتے رہے محتسب ہو جانے کے بعد میرے حکم سے یہ کام کرو گے
مگر شیخ نے سلطان کی بات کو منظور نہ کیا سلطان نے اُسے قتل تو نکرایا سرحد دکن پر ایک
شہر ہے ہنڈیہ وہان بھجوا دیا وہانکا حاکم بہادر خان سلیم شاہ کے امرا مین سے تھا تمام لشکر سمیت
شیخ علائی کا معتقد ہو گیا مخدوم الملک نے اِس بات کو ایک بُرے پیرائے مین پادشاہ سے
عرض کرکے شیخ علائی کو وہان سے واپس طلب کرایا اِس مرتبہ بھی سلیم شاہ نے علما کو
جمع کیا اور اِس قضیے کی تشخیص مین بہت کچھ توجہ کی مخدوم الملک نے بادشاہ سے کہا
کہ شیخ علائی خود بھی مہدی ہونے کا مدعی ہے اور مہدی تمام روے زمین کا بادشاہ ہو گا
سارا لشکر آپ کا اور آپ کے اکثر عزیز بھی در پردہ اُسکے معتقد ہو گئے ہین آپ کی
سلطنت مین فتور پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے مگر بادشاہ شیخ علائی کے قتل پر آمادہ نہوا
بہار مین شیخ بڑہ ایک نہایت دانشمند شخص رہتا تھا شیر شاہ اُسکا بڑا معتقد تھا یہانتک
کہ اُسکی جوتی اپنے ہاتھ سے سیدھی کرتا تھا سلیم شاہ نے شیخ علائی کو اُسکے پاس بھیجدیا
کہ جو کچھ اُسکے حق مین شیخ بڑہ لکھے وہ کیا جائے شیخ بڑہ نے بھی مخدوم الملک کے فتوے کی
تقلید کی اُس زمانے مین مرض طاعون کا بہت زور تھا شیخ علائی بھی اِس مرض مین
مبتلا ہو گیا جب بادشاہ کے حضور مین شیخ بڑہ کے فتوے کے ساتھ پیش ہوا تو
اُسوقت بولنے تک کی اُس مین طاقت نہ تھی سلیم شاہ نے آہستہ اسکے کان مین کہا

Marfat.com

کہ اگر تم میرے سامنے یہ کہدو کہ مین مہدوی نہین ہون تو مین تمکو رہا کردون مگر اُس نے نمانا سلطان نے حکم دیا کہ اِسکے کوڑے مارو تیسرے کوڑے مین اُسکی جان نکل گئی یہ واقعہ ۹۵۵ھ ہجری کا ہے۔

جمال خان مہدوی کی ہدایت سے نظام شاہی خاندان کے چھٹے بادشاہ اسماعیل بن برہان نظام شاہ ثانی نے بھی یہ مذہب اختیار کر لیا تھا فرقۂ مہدویہ کو اُسوقت مین بڑی رونق ہو گئی تھی اُنکے کارنامے تاریخ فرشتہ کے مقالۂ سوم کے روضۂ سوم مین مفصل مندرج ہین۔

علاقۂ جیپور کہ جسکو ڈھونڈھار کہتے ہین وہان اِس قوم کی آمد کی ابتدا یون ہوئی کہ امراے افاغنہ جو دہلی کے اطراف مین سلاطین لودھی اور شیر شاہی کے وقت سے جاگیردار تھے جلال الدین اکبر شہنشاہ نے شیر شاہ کی طرفداری کی وجہ سے اُن کا اخراج کیا یہ لوگ مغلوب ہو کر گجرات کو چلے گئے اور وہان علماے مہدویہ زدوکشت اہل اسلام سے ہراسان ہو کر اُنکی پناہ مین آئے جب اختلاط پیدا ہو گیا تو کچھ افاغنہ نے یہ مذہب اختیار کر لیا اور کچھ اپنے تسنن پر باقی رہے جب اِن پٹھانون کی صفائی راجہ جیپور نے اکبر سے کرادی تو یہ لوگ ٹونک جیپور کے علاقے مین آ گئے لیکن مذہب مین ویسے ہی دو رنگ رہے چنانچہ ابتک وہی رنگ ہے کہ مندوزئی وغیرہ چند فرقے سنّی ہین اور دوسرے فرقے قوم بنی وغیرہ مہدوی ہین۔

اِن دہات کے سوا بلاد دکن مین بھی مہدویہ جابجا بکثرت موجود ہین اور اکثر صاحب ثروت بھی ہین سرنگ پٹن مین سلطان ٹیپو کے پاس بھی بہت سے افغان مہدوی نوکر تھے ایک بار عدول حکمی کرنے پر فوج سلطانی کے ہاتھ سے کئی سو مارے گئے باقی وہان سے نکلوائے گئے۔

سردار خان غرے زئی مہدوی ملازم باجی راؤ والی پونا نے باوجود منع کرنے اپنے آقا کے چھاؤنی انگریزی پر حملہ کیا اور تمام دولت مرہٹہ کو برباد کر گیا باجی راؤ کو انگریزون نے ۱۲۳۲ھ ہجری مین گرفتار کر کے بٹھور پہونچا دیا جب سب ریاستین

Marfat.com

دکن کی بگڑ گئین تو چارون طرف سے سمٹ کر مہدویہ حیدرآباد دکن مین آئے اور وہان وہ کثرت اور عزت راجہ چندولال پیشکار کی بدولت پیدا کی کہ دس بارہ ہزار کی جمعیت سے بمشاہرات بیش قرار نوکر ہوئے بعض دولتمندان کے کروڑپتی تک ہوگئے اور یہان اپنی کثرت وثروت کے غرور مین مقدمات مذہب مین ہرایک سے بیباکانہ بحث وتکرار شروع کی یہانتک کہ ۱۲۳۷ھ ہجری مین مولوی عبدالکریم کو بحث مذہب پر میر عالم بہادر کی مسجد مین مار ڈالا چوتھے روز اہل سنت نے بھی مکہ مسجد مین جمع ہوکر مہدیون کے مکانون پر یورش کی اور فساد نے اتنا طول کیا کہ شام تک بہت سے مہدوی اور سنی باہم لڑکر مارے گئے نواب سکندرجاہ مسندنشین تھے اُنھون نے انگریزی فوج کی مدد سے اُنکو ملک سے نکالدیا دربدر شہر بشہر باہر حدود ممالک محروسہ آصفیہ سے پھرنے لگے ایک مدت دراز اسی طرح گذری اور نواب سکندرجاہ کا انتقال ہوا اور نواب ناصرالدولہ مسندنشین دولت آصفیہ کے ہوئے اور بسبب انقراض عہد اور بعد مدت کے اہل حیدرآباد کے دلون سے بھی بغض وطیش کم ہوگیا تب لالہ چندولال کے دربار مین نذرانے اور رشوتین دے دیکر ایک ایک دو دو مہدوی آکر گھسنا شروع ہوئے اور راجہ کی نظر عنایت سے پھر اُنکا جماؤ ہوگیا۔

مہدویہ کے عقائد

مہدویہ کہتے ہین کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار مین ایک صدیق تھے تو میران کے دربار مہدیت مین دو تھے۔ سید محمود اور خوندمیر اور اگر وہان خلفاے راشدین چار تھے تو یہان پانچ تھے سید محمود۔ خوندمیر۔ میان نعمت۔ میان نظام میان دلاور۔ اور اگر وہان دس شخص ایسے تھے جنکے جنتی ہونے کی بشارت دی گئی تھی تو یہان بارہ تھے پانچ مذکورین اور باقی کے نام یہ ہین۔ امین محمد۔ ملک معروف۔ عبدالمجید۔ ملک جو۔ ملک گوہر۔ ملک برہان الدین۔ اور اگر آنحضرت کی امت مین تہتر فرقے ہین تو مہدی کی امت مین چہتر فرقے ہین ایک فرقہ کہ عقیدۂ خوندمیر پر ہے

Marfat.com

ناجی ہے باقی غیر ناجی۔ اور سید محمود پسر مہدی کو **مہدی ثانی** بھی کہتے ہین اور میان خوندمیر داماد مہدی کو **بدلۂ مہدی** بھی کہتے ہین کیونکہ قتال کا کام مہدی سے نہوا اُنکے بدلے ہین اُنھون نے کیا اُس جنگ کو جنگ بدر ولایت بولتے ہین اور **اسد اللہ الغالب** بھی ان کا لقب ہے اور انکے بیٹے سید محمود خاتم مرشد نواسۂ مہدی کو **حسین ولایت** کہتے ہین انکے ساتھ لڑکپن مین خدا ہمیشہ کھیلا کرتا تھا جیساکہ پنج فضائل مین منقول ہے اور اُنکی مان **فاطمۂ ولایت** ہین اور مہدی کی سب بیبیان **ازواج مطہرات** اور **امہات المؤمنین** ہین اور مہدی کے نواسے سید محمود نامی کو حسین ولایت قرار دیکر امام حسین شہید کربلا کی برابر یا اُن سے بہتر جانتے ہین اور اُن کی شہادت اِس طرح ثابت کرتے ہین کہ ایک روز سید محمود بعد نماز تہجد کے جانماز پر بیٹھے تھے کہ **یزید کی روح کُتّے** کی صورت مین وہان داخل ہوئی محمود نے اپنے ہاتھ سے اسکو ہانکا اُسنے اُنکے ہاتھ کو ایسا زخمی کیا کہ اُسکے درد سے ۴۳ روز کے بعد پندرھوین محرم کو انتقال کیا جیساکہ تذکرۃ الصالحین مین مذکور ہے۔ مہدویہ کا عقیدہ یہ ہے کہ تصدیق مہدیت سید محمد جونپوری کی فرض ہے اور انکار اُنکی مہدیت کا کفر ہے اور ۹۰۵ھ ہجری سے کہ اُنھون نے اِس سنہ مین دعوے مہدیت کا کیا تھا اِس طرف جسقدر اہلِ اسلام گذرے ہین اور گذرین گے سب بسبب اِس انکار کے کافر مطلق ہین مسلمان صرف مہدوی ہین اور سید محمد اگرچہ داخل امت محمدی ہین لیکن افضل ہین امرائے مؤمنین ابو بکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان ذی النورین اور علی مرتضی رضی اللہ عنہم سے اور سید محمد جونپوری سوائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام انبیائے مرسل سے افضل ہین اور سید محمد جونپوری اگرچہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے پورے تابع ہین لیکن رتبے مین دونون برابر ہین دونون مین سر مو کمی بیشی نہین احادیث رسول خدا کی اور تفاسیر قرآن اگرچہ کیسی ہی روایات صحیحہ سے مروی ہون لیکن سید محمد کے بیان واحوال سے مقابل کرکے دیکھنا اگر مطابق اُنکے احوال کے ہو وین تو صحیح جاننا۔ نہ غلط ہدیۂ مہدویہ مین

Marfat.com

اسی طرح لکھا ہی اور عطیہ مین ہے کہ سید محمد بہ تعلیم الٰہی بہ اتباع نبی مفترض الطاعات ہین۔
پنج فضائل مین تحریر کیا ہے کہ جو کوئی فرمان مہدی مین تاویل کرے وہ آن مہدی سے
نہین ہے اور عقیدہ شریفہ مین بیان کیا ہی کہ جو شخص بیان مہدی مین کچھ تاویل یا تحویل کرے
وہ مخالف بیان اُس ذات کا ہوگا اخگر سوزان کا مؤلف کہتا ہے کہ یہ مذہب متقدمین
مہدویہ کا ہے اور سید میرانجی بن سید سلام اللہ کے رسالہ سلسلہ مین لکھا ہے کہ منکر اجماع
صحابۂ نبوت اور صحابۂ ولایت کافر ہے **صحابہ ولایت** سے مراد سید محمد کے اصحاب ہین۔
مہدویہ کا یہ بھی اعتقاد ہے کہ سید محمد جونپوری اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ دو شخص تو پورے
مسلمان ہین اور سوا ے انکے حضرات انبیا و مرسلین ناقص الاسلام ہین چنانچہ پنج فضائل
مین ہے کہ شاہ دلاور نے اپنے مہدی سے روایت کی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام ناک کے
نیچے سے بالاے سر تک مسلمان تھے اور نوح علیہ السلام زیر حلق سے بالاے سر تک مسلمان
تھے اور عیسیٰ علیہ السلام زیر ناف سے بالاے سر تک مسلمان تھے دوسری بار جب آئینگے پورے
مسلمان ہوجائینگے اب آدھے مسلمان ہین مہدویہ کہتے ہین کہ جو نقل اِس مضمون کی
ہماری کتابون مین منقول ہے وہ نقل متشابہ ہے اور متشابہات مین جو اعتقاد
اہل سنت کا ہے وہی اعتقاد مہدیون کا ہے اور مہدویہ کے نزدیک تصحیح مہدی کا اعتقاد
رکھنا فرض ہے اور اُسکے انکی اصطلاح مین معنے یہ ہین کہ تمام ارواح انبیا اور رسل اولوالعزم
اور اولیاے بلند مرتبہ اور تمام مؤمنین اور مومنات آدم سے اِس دم تک سید محمد کے حضور
مین پیش کی جاتی ہین اور یہ اُنکا داخلہ اور موجودات دیکھتے ہین اور حق تعالیٰ کا اُن ارواح کو
حکم ہوتا ہے کہ تمنے جس خزانے سے نور لیا تھا پھر اُس محل سے مقابلہ کرکے تصحیح کرو اور جو شخص
یہان مقبول ہوا وہ خدا کے پاس بھی مقبول ہے اور جو یہان مردود ہوا وہ عنداللہ بھی
مردود ہے اور تفصیل اسکی مطلع الولایت مین موجود ہے اور جبتک آدمی بہ چشم سر یا بہ چشم دل
یا خواب مین خدا کو نہ دیکھے مؤمن نہین ہے مگر طالب صادق کہ اپنے دل کو غیر حق سے
پھیر کر خدا کی طرف متوجہ ہوکر ہمیشہ مشغول بہ خدا رہے اور دنیا اور خلق سے عزلت اختیار
کرے اور خودی سے باہر آنے کی ہمت کرتا ہو ایسے شخص کے حق مین بھی مہدی نے

Marfat.com

حکم ایمان کا کیا ہے چنانچہ عقیدۂ خوندمیر مین جسکو مہدوی ام العقائد بحر الفوائد بولتے ہین
مذکور ہے کفر و ایمان کے مسئلے مین مہدی سے نقلین اِس طور پر واقع ہین۔
مطلع الولایت سے منقول ہے الحال ہر کہ برظاہر شریعت از آتش خلاص یابد و بعد از
ظہور این دعوی مقبل مومن منکر کافر گردد و فرمودند ہر کہ بر مہدیت این ذات ایمان آرد
مومن گردد و ہر کہ انکار کند کافر گردد اور عقیدۂ شریفہ مین منقول ہے فرمودہ کہ ایمان ذات
خداست اِن نقلون سے مفہوم ہوا کہ وہ ایمان عوام کا ہے اور یہ ایمان خواص کا اور دیدار کے
مسئلے مین نفی اِس ایمان کی ظاہر ہے نہ اُس ایمان کی اور مہدی کا قول ہے کہ تین پہر خدا کا
ذکر کرنے والا منافق ہے اور چار پہر ذکر کرنے والا مشرک ہے اور پانچ پہر کا ذکر کرنے والا
مومن ناقص ہے اور آٹھ پہر کا ذکر کرنے والا مومن کامل ہے اور انکے عقائد سے یہ بھی ہے
کہ اشیاے دنیوی اگرچہ حلال و مباح ہون مگر اُسمین مشغول رہنے والا بلکہ اُسکا ارادہ رکھنے والا
کافر ہے جیسا کہ انصاف نامے کے باب پنجم مین لکھا ہے کہ میران نے فرمایا کہ وجود حیات دُنیا
کفر ہے چنانچہ زنان و فرزندان و اموال و حیوانات و زراعات و عمارات و ملبوسات و ماکولات
وغیرہا جو کہ انکا مرید ہو اور اِن مین مشغول ہو وہ بھی کافر ہے اگر کوئی شخص اُسکے ساتھ صحبت
رکھے یا اُسکے گھر کو جائے یا اُسکے ساتھ اُلفت رکھے وہ جارے آن سے نہین ہے اور آن محمدی
سے نہین ہے اور آن خدا سے نہین ہے انتہی اور انکے نزدیک ترک وطن کرنا اور اپنے وطن سے
ہجرت کرکے صادقون کی صحبت اختیار کرنا فرض ہے چنانچہ شواہد کے باب سی وسوم مین مرقوم
ہے اور جو شخص کہ اِس ہجرت و صحبت کو بجا نہ لائے وہ منافق ہے مہدویہ کے نزدیک مہدیت اور
نبوت مین نام کا فرق ہے اور کام اور مقصود ایک ہے جیسا کہ شواہد کے تیرھوین باب مین
لکھا ہے۔ عطیہ مین بیان کیا ہے کہ مہدویہ مہدی کی مہدیت کی تصدیق کرکے اُن کو خلیفۃ اللہ
تابع تام شریعت رسول اللہ آخذ احکام شرعیہ مبین قرآن مراد اللہ خدا تعالیٰ کی اور روح مہلک
رسول اللہ کی تعلیم سے اور شرع اجتہادیہ اور مسائل اختلافیہ مین حاکم صواب و خطا کا مٹانیوالا
بدعت کا چلانے والا سنت کا احکام ولایت کو ظاہر کرنے والا خاتم ولایت مقیدہ محمدیہ کا
ایسا امام کہ جسکی طاعت تمام اہل اسلام پر فرض عین ہے سمجھتے ہین۔ اور انکے نزدیک سید محمد

Marfat.com

علم و عمل دونون مین معصوم ہین ہر ایک عمل اور بیان مہدی کا اللہ کی تعلیم سے جاننا اور
انپر احکام تازہ بتازہ نو بہ نو خدا کی طرف سے اُترنے کا یقین رکھنا ان کے نزدیک فرض ہے
پس اگر کسی مجتہد یا مفسر کا قول موافق حکم و بیان مہدی کے نہو تو وہ قول خطا ہے اور
احادیث آحاد مین سے جو حدیث انکے قول و فعل کے مخالف ہو تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
نہین بلکہ کسی راوی کی غلطی ہے غرض کہ سید محمد کے افعال و اقوال سب معصوم ہین اور سید محمد
نے فرمایا ہے کہ نماز دوگانہ ستائیسوین رمضان لیلۃ القدر فرض ہے اور سید محمد نے یہ بھی کہا ہے
کہ آدمی جب کسی قدر مال کا مالک ہو قلیل ہو یا کثیر اُسکا دسوان حصہ خیرات کرنا اُسپر
فرض ہوا یہ عبادت مال ہے برابر زکوٰۃ کے چنانچہ کتاب زبدۃ البراہین تصنیف سید عبدالرحیم
بن اسحاق بن عبدالحی مہدوی مین مذکور ہے غرض کہ یہ عُشر وہ عُشر نہین ہے جو کہ محاصل
زمین مین شرع مین مقرر ہے بلکہ یہ ایک تشریع جدید ہے اور دوگانہ مذکور السابق کے فرض
ہونے کی کیفیت سید مصطفیٰ مہدوی نے اپنی کتاب تالیف ۱۲۳۲ھ ہجری اور حطیہ مین یون
لکھی ہے کہ رمضان کی ستائیسوین رات کو بعد عشا کے میران کو حکم ہوا کہ آسمان کی طرف دیکھو
جب اُدھر نگاہ کی تو دیکھا کہ تمام آسمان اور بہشتین حور و قصور کے ساتھ آراستہ کی گئی ہین
اور تمام ملائک کھڑے ہین تب سلام اللہ نے عرض کیا کہ یہ شب قدر ہے میران نے فرمایا
کہ اللہ کا حکم ہوا ہے کہ سید المرسلین پر یہ شب ہمنے نازل کی تھی اور تمھارے واسطے پوشیدہ
رکھی تھی ہزار مہینون کی عبادت مقبول سے ہے مین تجھکو دیتا ہون اے سید محمد امین
دوگانہ شکرانہ ادا کر جیساکہ حضرت آدمؑ نے نماز فجر پڑھی تھی اور حضرت ابراہیمؑ نے نماز ظہر
پڑھی تھی اور یونسؑ نے نماز عصر پڑھی تھی اور عیسیٰؑ نے نماز مغرب پڑھی تھی اور موسیٰؑ
نے نماز عشا پڑھی تھی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز وتر پڑھی تھی اور تو اے سید محمد
شب قدر مین اس نماز کو پڑھا کر پس اس بزرگ نے اپنے گیارہ اصحاب کے ساتھ امامت
کر کے نماز دوگانہ ادا کی رکعت اول مین سورہ ضحیٰ اور رکعت دوم مین سورۂ قدر پڑھی
مہدویہ مین وقت دعا کے ہاتھ اُٹھانا خصوصاً بعد فرض نمازون کے مطلقاً ممنوع و موقوف
ہے مہدویہ کا عقیدہ یہ ہے کہ سید محمد خاتم الولایت ہین جسطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

خاتم النبوت ہین اسی لئے مہدویہ خاتمین بہ صیغۂ تثنیہ کہتے ہین۔ شواہد الولایت کے انتیسوین باب مین لکھا ہے کہ انکے مہدی نے کہا کہ فرمان حق تعالیٰ کا ہوتا ہی کہ اولی الالباب الذین یذکرون اللہ قیاماً و قعوداً و علی جنوبھم الایہ اے سید محمد یہ آیت نقط تیرے گروہ کی شان مین ہے پھر میران نے کہا جیسا کہ قوم موسیٰؑ کا خطاب یہود اور قوم عیسیٰؑ کا خطاب نصاریٰ اور امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خطاب مسلمان ہے ہماری قوم کا خطاب اولی الالباب ہی انتہیٰ اور سترھوین باب مین لکھا ہی کہ میران نے دعویٰ کیا کہ حق تعالیٰ سے مین نے معلوم کیا کہ قرآن مین اٹھارہ آیتین بعض حق ذات مہدی مین اور بعض اُن کے گروہ کے حق مین ہین اور وہ مہدی مین ہون پندرھوین باب مین لکھا ہے کہ میران نے خوندمیر کو کہا کہ تمھاری خبر حق تعالیٰ نے اپنے کلام مین دی ہی چنانچہ اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوۃ سے مراد سینۂ خوندمیر ہے فیھا مصباح سے مقصود تجلی حق تعالیٰ ہے المصباح فی زجاجۃ سے مطلوب دل خوندمیر ہی اور الزجاجۃ کانھا کوکب دری یوقد من شجرۃ مبارکۃ سے مراد شجر ذات سید محمد ہے کہ جو تھے آسمان پر میرا نام سید مبارک ہی۔

تنبیہ الغافلین مین ملا علی قاری کہتے ہین کہ سُنا گیا ہے کہ مہدویہ اپنے جھونپڑے برابر بناتے تھے اور ہر ایک جھونپڑے مین روزن ہوتا تھا کہ ہر ایک شخص دوسرے شخص کے افعال پر مطلع ہوتا رہے یہانتک کہ اگر ایک مہدوی اپنی عورت سے صحبت کرتا تو دوسرا اُسے دیکھتا رہتا اور اس تاک جھانک کو یہ لوگ بُرا نہین جانتے انکا قول یہ تھا کہ ہم سب مرد آپس مین بھائی ہین اور ہماری عورتین باہم بہنین ہین ہمارا آپس مین دیکھنا کچھ بُرا نہین انتہیٰ میان نعمت و خوندمیر نے حکم کیا کہ ترکہ مہاجر کا اُسکے وارثون کو ندیکر مہاجرین اغیار پر بالسویہ تقسیم کرنا چاہئے چنانچہ انصاف نامہ کے باب ہشتم سے ظاہر ہے اور سید محمود بن خوندمیر نے کہ مہدی جونپوری کے نواسے اور مہدویون کے خاتم مرشد اور حسین ولایت ہین انصاف نامہ کے باب ہفدہم مین لکھا ہے کہ اُنھون نے معاملہ مین دیکھا کہ قیامت برپا ہوئی اور حق تعالیٰ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ حساب خلق کا کرو اُنھون نے

Marfat.com

میران کو فرمایا میران نے خوندمیر کو فرمایا پس خوندمیر حساب تمام عالم کا کرتے ہین ایضاً اُسی باب مین لکھا ہے کہ نہی میان محمود نے دوسری بار معاملہ مین دیکھا کہ مین نے اِس عالم سے عروج کیا اور عرش وکرسی سے گذر گیا وہان کیا دیکھتا ہون کہ حق تعالی کے سامنے مہدی کے بعض اصحاب اپنے سرون کے بال کھولے ہوئے ناچ رہے ہین اور دستکین بجا رہے ہین اُس جگہہ جو کچھ رسولخدا کو دکھلایا تھا مجھکو بھی دکھلایا انتہی اِسی طرح انکے نانا مہدی نے بھی دعویٰ کیا تھا کہ ایک رات ثلث شب کے وقت مین مع سید سلام اللہ کے افلاک چڑھتا چلا گیا اور قاب قوسین کا مقام اور کلام ہوا اور یہ عبارت وحی ہوئی یرضی عنك الرحمٰن انك ماحی البدعة والطغیان ومحی السنن والایمان من یراك له الامن والامان ومن اٰمن بك وجب علیه الغفران ومن انکر بك حقت له النیران۔ سید مصطفیٰ نے اپنی کتاب اثبات مہدیت مؤلفہ ۱۳۲۲ ہجری مین طویل عبارت مین اِس معراج کا حال بیان کیا ہے سید محمد جونپوری کو جو وحی ہوتی تھی وہ کبھی عربی زبان مین ہوتی تھی کبھی ہندی مین اور کبھی گجراتی زبان مین منجملہ انکے یہ ایک ہندی فقرہ بھی وحی ہوا تھا اے سید محمد دعوئی مہدیت کا کھلا ہووے تو کھلا نہین توظالمان مین کا کرونگا چنانچہ شواہد کے باب ہفدہم مین لکھا ہے اور اُنکی وحی مین سے یہ عبارت عربی بھی ہے جو ابتداے رسالۂ ام العقائد مین لکھی ہوئی ہے قال الامام المهدی صلی الله علیه وسلم علمت من الله بلا واسطة جدید الیوم قل انی عبد الله تابع محمد رسول الله محمد مهدی الزمان وارث نبی الرحمٰن عالم علم الکتاب والایمان مبین الحقیقة والشریعة والرضوان۔ پنج فضائل مین لکھا ہے کہ محشر مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مہدی نوری ہاتھی پر سوار ہونگے کہ نام اُسکا محمود ا ہوگا اور گرد اُسکے انبیا ورسل اولوالعزم اور اولیا وشہدا اور حجاج وغیرہم مومنین امت محمدی چلتے ہونگے اور دانت اُس ہاتھی کے اِس قدر لمبے ہونگے کہ اُنپر تمام فرقۂ مہدویہ سوار ہوگا اور میدان حشر مین گشت کرکے ذوالجلال کے آگے آکر بی بی مریم کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بی بی آسیہ کے ساتھ سید محمد کا نکاح ہوگا بعد اسکے عرصات مین آکر دونون شفاعت کل کرینگے شواہد الولایت کے

چوبیسوین[۲۴] باب مین لکھا ہے کہ مہدی نے کہا کہ مجھکو حق تعالیٰ نے تمام ارواح اولین وآخرین کا پیشوا بنایا ہے اور اکتیسوین[۳۱] باب کی سینتیسوین[۳۷] خصوصیت مین لکھا ہے کہ جناب رسالت مآب نے مہدی کے اصحاب کا مرتبہ اپنے مرتبے کی برابر فرمایا ہے اور اُسپر یہ حدیث بیان کرتے ہین ھُم اخوانی بمنزلتی وہ بھائی میرے ہم مرتبہ میرے ہین شاہ نظام الدین خلیفہ مہدی نے کہا ہے کہ یہ صفت عام اصحاب مہدی کی ہے اور بڑے اصحاب کا مرتبہ اس سے بھی آگے ہی اور شاہ دلاور خلیفہ مہدی نے کہا ہے کہ یہ لوگ مقام مرسلون کا رکھتے ہین اور بارہ آدمی انسے فاضل تر ہین اور کہا کہ یہ سب بھائی ھم اخوانی بمنزلتی کا مقام رکھتے ہین مگر چار شخص اس سے بڑھکر مقام رکھتے ہین یہ سب مرید شاہ دلاور کے تھے علماے مہدویہ نے ان اقوال کی تاویلین کی ہین جنکا ماحصل یہ ہے کہ تمام منازل ومقامات مین انبیا کے ہم سر وبرابر ہونا لازم نہین آتا۔

سید محمد نوربخش جونپوری

(۲۲۳) سید محمد نوربخش کہ اولیاے مغلوب الحال سے ہین اُنھین ایک گروہ مہدی موعود جانتا ہی حالانکہ صاحب معارج الولایت کہتا ہے کہ سید محمد نوربخش جونپوری کو ایک روز حال آیا دیکھتے کیا ہین کہ ایک شخص مخاطب ہوکر کہتا ہے کہ انت مہدی یعنی تو مہدی ہی اُنھون نے سمجھا کہ مین مہدی موعود ہون ایک مدت تک اُسی دعوے پر رہے آخر جب حج کو چلے اثناے راہ مین اُنکو کشف ہوا کہ مین مہدی باین معنی ہون کہ ہدایت یافتہ ہون رہنماے خلق ہون طرف عبادت الٰہی کے نہ مہدی موعود ہون بس اس دعوے سے باز آکر مریدان اور ہمراہیون کو اس اعتقاد سے پھیر دیا اور کہا کہ جب اس سفر سے پلٹونگا تو باقی مریدون کو بھی اس اعتقاد سے باز رکھونگا آخر اثناے راہ مین وفات پائی بعد اُسکے ہمراہیون نے غائبون کو یہ خبر پہونچائی بعض اس عقیدے سے پھر گئے اور بعض پہلے اعتقاد پر اڑے رہے۔

میرزا حیدر نے کتاب رشیدی مین لکھا ہے کہ کشمیر کے تمام آدمی حنفی المذہب ہین فتح شاہ والی کشمیر کے زمانے مین (کہ ۸۶۴ھ ہجری سے اُس کا دور حکومت شروع ہوتا ہے)

ایک شخص شمس الدین نامی عراق کی طرف سے آیا اور اپنے آپ کو میر محمد نوربخش کا پیرو ظاہر کیا اور ایک نیا مذہب جاری کیا اور اُسکا نام مذہب نوربخش یا نوربخشی رکھا اور طرح طرح کی باتین کفر و الحاد کی پھیلائین اور ایک کتاب فقہ مین بنا کر اُسکا نام احوطہ رکھا اِس کتاب کو لوگون مین رواج دیا یہ فقرہ اُس کتاب مین کا ہے ان اللہ امرنی ان ارفع الاختلاف من بین ھذہ الامۃ اولا فی فروع سنن الشریعۃ المحمدیۃ کما کانت فی زمانہ من غیر زیادۃ ونقصان وثانیا فی الاصول من بین الامۃ وکافۃ اھل العالم بالیقین یعنی خدائے تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ اس امت مین جو اختلاف ہے اُس کو دور کردون اور اول شریعت محمدی کا اختلاف دور کر کے ویسے قائم کردون جیسے خاص آنحضرت کے زمانے مین تھی اُسمین جو کچھ کمی بیشی ہے سب مٹا دون اور پھر وہ اختلاف مٹادون جو تمام امتون اور سب مخلوقات کے عقائد مین ہے۔ اِس کتاب کے مسائل مذاہب اہل سنت مین سے کسی مذہب کے مطابق نہ تھے نہ شیعہ کے موافق تھے جن لوگون نے اس مذہب کو اختیار کیا وہ اصحاب ثلثہ اور بی بی عائشہ کو بُرا کہنے لگے اور سید محمد نوربخش کو صاحب الزمان اور مہدی موعود بتانے لگے اور معاملات وعبادات مین وہ تصرفات کئے کہ تمام باتون مین تفرقہ پیدا ہو گیا۔ کشمیر کے اہل سنت نے اِس کتاب کو ہندوستان کے اہل سنت کے پاس بھیجا جنھون نے اُسپر یہ فتویٰ دیا کہ اِس کتاب مین بہت سی غور و خوض کے بعد معلوم ہوا کہ اِسکے بنانے والے کا مذہب باطل ہے وہ اہل سنت کے کسی مذہب پر نہین اور اُسکا یہ قول کہ خدائے تعالیٰ نے مجھے دین محمدی کا اختلاف دور کرنے کے لئے حکم دیا ہے جھوٹ اور دھوکا دہی ہے جہانتک ممکن اور مقدرت مین ہو اِس کتاب کا فنا کرنا ہر دیندار پر فرض و لازم ہے اور اِس مذہب کا مٹانا واجبات سے ہے پس جو لوگ اس مذہب پر چلتے ہون اُن کو سمجھا کر دھمکا کر اُس سے ہٹانا چاہیئے اگر وہ نہ پھرین تو اُنکو سزا دینا اور قتل کرنا واجب ہے اگر توبہ کرلین تو اُنسے کہنا چاہیئے کہ مذہب امام ابوحنیفہ کی متابعت اختیار کرین جب یہ فتویٰ کشمیر مین پہونچا تو بہت سے نوربخشیہ مارے گئے اور بعض سے جبراً یہ مذہب چھوڑایا گیا کچھ ایسے تھے کہ اُنھون نے تصوف کا پردہ اپنے ارتداد پر ڈال لیا۔

Marfat.com

لیکن تاریخ فرشتہ کا مؤلف کہتا ہے کہ کتاب احوطہ میر شمس الدین عراقی کی تصنیف نہین کسی ملحد نے اُسکو بنایا ہے اور جن سید نوربخش کی طرف یہ لوگ اپنے آپ کو منسوب کرتے ہین وہ بڑے بزرگ اور نیک تھے حیدر خود کہتا ہے کہ بدخشان مین مین نے اُن کے پیرون کو دیکھا ظاہر اُنکا شریعت سے بالکل مطابق تھا اور تمام باتون مین اہل سنت کے ساتھ اتفاق رکھتے تھے سید محمد نوربخش کی اولاد مین سے ایک شخص نے مجھے اُن کی تالیفات مین سے ایک رسالہ دکھایا تھا اُس کے مطالب نہایت عمدہ تھے اُسمین ایک جگہ لکھتے ہین کہ جن لوگون کا یہ خیال ہے کہ سلطنت ظاہری طہارت اور تقوے کے ساتھ جمع نہین ہوسکتی یہ صحیح نہین کیونکہ بڑے بڑے انبیا ورسل نے نبوت کے ساتھ سلطنت بھی کی ہی جیسے حضرت یوسفؑ اور حضرت سلیمانؑ اور حضرت داؤدؑ اور حضرت موسیٰؑ اور حضرت محمد علیہ السلام

ادریس

(۲۴) ملا علی قاری اپنے اُس رسالے مین جو اُنھون نے ۹۶۵ھ ہجری مین مہدی کے دعوے وغیرہ کی بابت شہر مکہ مین لکھا ہے کہتے ہین کہ ایک شخص نے جسے ادریس کہا کرتے تھے سلطان بایزید کے عہد مین مہدیت کا دعویٰ کیا اسکے اسی خلیفہ تھے ایک دن خلفا کو بلا کر کہا کہ مجھکو کشف سے معلوم ہوتا ہے کہ مین مہدی ہون تم بھی اپنے باطن کی طرف متوجہ ہوا ور جو کچھ تمپر ظاہر ہو مجھ سے بیان کرو خلفا ایک مدت تک متوجہ رہکر اُس کے پاس آئے اور کہا کہ ہمپر یہ ظاہر ہوگیا کہ تم حق پر ہو سلطان کے حضور مین یہ واقعہ عرض کیا گیا وہ بڑا دیندار تھا اُسنے سُنکر کہا بہتر ہے تم لوگ خروج کرو مین تمھارا ساتھ دونگا اور تمھاری ہرطرح مدد کرونگا بعد چند روز کے جب باطن کی طرف رجوع کیا تو معلوم ہوا کہ الہام ربانی نہ تھا بلکہ خطرۂ شیطانی تھا اور اِس عزم سے پھر گئے اور سلطان کو بھی مطلع کردیا۔

کرد

(۲۵) سلطان محمد چہارم کے عہد مین ۱۰۷۵ھ ہجری مین ایک مسلمان نے کردستان مین مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کرکے ہزارون کُردون کو اپنا معتقد بنالیا اور اُسی زمانے

مین ایک یہودی امام سباتہائی نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرکے یہودیون مین عام تحریک پیدا کردی تھی اور اس اجتماع غریب سے عام مسلمانون کو قرب قیامت کا یقین ہوگیا احمد کوبرلی وزیراعظم نے مسیح کاذب کو گرفتار کرکے قیدخانہ مین بھیجدیا سلطان نے سباتہائی سے کہا کہ اگر تو تائب ہوکر مسلمان ہوجائے تو تیرے جرم سے درگذر کرونگا سباتہائی بڑی خوشی سے مسلمان ہوگیا مہدی صاحب کا حشر بھی بعینہٖ مسیح صاحب کی برابر ہوا موصل کے پاشانے سباتہائی کے مسلمان ہونے سے چند ماہ بعد اُسے گرفتار کرکے سلطان کی خدمت مین بھیجدیا ظل اللہ کے روبرو جاتے ہی وہ مہدی آخرالزمان کے دعوے سے دست بردار ہوگیا مگر چونکہ اُسنے سلطان کے سوالات کے جواب نہایت معقولیت اور عقلمندی سے دئے سلطان نے خوش ہوکر اُسکی خطا معاف کردی اور مسیح موعود اور مسیح دجال کی طرح اُسے بھی اپنی ملازمت مین لیکر خزانۂ سلطانی کے محافظین مین داخل کردیا۔

ازبک

(۲۶) ہدیۂ مہدویہ مین مذکور ہے کہ ازبک نامی ایک شخص اسی جھوٹے دعوے پر اُٹھکر مہدی کہلایا شہرزور کے پہاڑون کی طرف نکلکر ایک بڑی جماعت کو اپنا تابعدار کیا آخر اُس طرف کے امیر احمد خان کردی نے اُس پر فوج کشی کرکے اُسکو قتل کیا اور اُسکی جماعت کو پراگندہ کردیا اور اُسکے بھائی کو اسیر کرکے راہ راست پر لایا۔

ابن تومرت

(۲۷) ابن خلکان نے وفیات الاعیان مین لکھا ہے کہ ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن تومرت کوہ سوس مین جو بلاد مغرب کے منتہی مین ہے ۴۸۵ھ ہجری مین پیدا ہوا تھا قبیلہ ہرغہ مین سے تھا جنکی نسبت مشہور ہے کہ امام حسن بن حضرت علی رضی اللہ عنہما کی نسل سے ہین جوانی مین طالب علمی کے لئے مشرق کے سمت گیا تھا امام غزالی علیہ الرحمہ سے بھی کچھ پڑھا تھا مدت تک وہا علم حدیث وفقہ وغیرہ علوم شریعت مین دستگاہ حاصل کرکے زہد وعبادت مین مصروف ہوگیا تھا دنیاداری کے سامان مین سے اُسکے پاس سوا عصا اور ایک لوٹے کے

کچھ اور نہ تھا امر معروف و نہی منکر مین نہایت سخت و پابند تھا زبان عربی و مغربی نہایت فصاحت سے بولتا تھا اگر کسی سے کوئی ایذا اُسکو پہونچتی تو اُسے بکشادہ پیشانی برداشت کر لیتا مکہ مین کوئی دشواری اُسکو لاحق ہوئی تو مصر کو چلا گیا اور جو کام مخالف شرع دیکھتا اُسکے مٹا دینے مین بیحد کوشش کرنے لگا۔ لوگون کی سخت مخالفت کی وجہ سے مختلط باتین کرنے لگا اور اپنی جان کو اُنپر دیوانہ ثابت کرنے لگا مصر سے اسکندریہ کو آیا وہان سے جہاز مین سوار ہو کر اپنے وطن کو روانہ ہوا اُسنے اس سے پیشتر یہ خواب دیکھا تھا کہ دریا کا سارا پانی پی گیا ہون اہلِ جہاز کو بھی وعظ و نصیحت کرتا اور قرآن پڑھتا رہتا تھا ۵۰۵ھ مین شہر مہدیہ مین پہونچا بعض کہتے ہین کہ ۵۱۱ھ مین مصر سے فقہا کے لباس مین نکلا مہدیہ مین پہونچکر مسجد غلق مین ٹھہرا یہ مسجد سرِ راہ تھی اُسمین بیٹھکر راستے کی طرف نگرانی رکھنے لگا اگر کسی کے پاس کوئی خلافِ شرع چیز پاتا یا کسی کے پاس شراب کا برتن دیکھتا تو اُسے توڑ ڈالتا مسلمانون نے اُسکا حال سُنا تو اُسکے پاس آنے لگے اور کئی دینی کتابین اُس سے پڑھین امیر یحییٰ بن تمیم بن معز بن بادیس کو اُسکا حال معلوم ہوا تو فقہا کی جماعت کے ساتھ اُسے اپنے حضور مین بلایا جب امیر کی اُس سے ملاقات ہوئی اور اُس کی بات چیت سُنی تو بہت تعظیم و تکریم کی اور کہا کہ آپ میرے حق مین دعا کیجئے کچھ دنون مہدیہ مین اور رہکر بجایہ کو چلا گیا یہان بھی اُسنے اپنا وہی حال رکھا یہان کے آدمیون نے اُسے شہر سے نکال دیا موضع ملالہ مین چلا گیا اور یہان اُسکی ملاقات عبد المومن بن علی قیسی سے ہوئی ملوک مغرب کے حالات مین ایک کتاب ہے اُس مین لکھا ہے کہ ابن تومرت کتاب جفر سے واقف تھا جو علوم اہلِ بیت مین ہے اُس کتاب مین اُسنے یہ لکھا ہوا دیکھا کہ ایک آدمی اِس صورت کا سرور کائنات کی اولاد مین سے ہوگا اور وہ آدمیون کو راہ خدا کی طرف دعوت کرے گا اور اُسکا مدفن اُس مقام پر ہوگا جسکے یہ حروف ہین ت۔ ی۔ ن۔ م۔ ل۔ اور یہ بھی اُس کتاب مین دیکھا تھا کہ اُسکے اصحاب مین سے ایک آدمی ہوگا جس کے سبب سے اُسکے کام کو قوت ہوگی اُسکے نام کے یہ حروف ہین ع۔ ب۔ د۔ م۔ د۔ م۔ ن۔ اور پانچوین صدی مین اُسکا ظہور ہوگا ابن تومرت کو یہ خیال پیدا ہوا کہ ایسے شخص کے ظاہر ہونے کا اب وقت قریب ہے اسلئے عبد المومن کی تلاش مین پھرنے لگا

Marfat.com

جس جگہ جاتا وہان اور جس سے ملتا اُسکا نام دریافت کرتا اور حلیہ اُسکا عبدالمومن کے
حلیہ سے جو اُسکے پاس موجود تھا ملاتا بالآخر ایک شخص سے ملاقات ہوئی اُس سے نام
دریافت کیا جواب دیا مجھے عبدالمومن کہتے ہین حلیہ ملایا تو موافق پایا بہت خوش ہوا پھر
ابن تومرت نے عبدالمومن سے دریافت کیا تم کہان رہتے ہو اور اب کہان کا قصد ہے
عبدالمومن نے کہا کوفیہ کا باشندہ ہون مشرق کو تحصیل علم کے لئے جا رہا ہون ابن تومرت
نے کہا کہ مشرق اور علم تمنے پا لئے میرے ساتھ چلو یہ سب تمکو حاصل ہوجائیگا عبدالمومن
ابن تومرت کے ساتھ ہو لیا پھر ابن تومرت نے اپنا تمام راز اُس سے کہا ابن تومرت کی
ملاقات ایک اور شخص سے ہوئی جسے عبداللہ الونشریشی کہتے تھے یہ شخص نقیہ وجیہ فصیح لغات
عرب و اہل مغرب کا بڑا ماہر تھا ابن تومرت نے اِسے بھی اپنے راز سے آگاہ کرکے موافق کرلیا
اور تینون نے مقصود اصلی کے حاصل کرنے پر غور کیا ابن تومرت نے عبداللہ سے یہ کہ
کہ تمکو چاہیئے کہ اپنی فصاحت و بلاغت کو چھپا لو ہکلا کے باتین کرنا شروع کرو اور ایسے طور پر
باتین کرو کہ جس سے لوگون پر تمھارا جہل ثابت ہو پھر یکایک اپنے فضائل و فصاحت لسانی
کو ظاہر کرنا کہ لوگونکو تمھارا معجزہ ثابت ہو اور جو کچھ مین لوگون سے کہون اسپر یقین کرین
اس مشورے کے بعد ابن تومرت اہلِ مغرب سے ملا اور اُنکو موافق کرنا شروع کیا چھ آدمی اسکی
ہمراہی اور رفاقت کو آمادہ ہوئے اور یہ تمام جماعت مراکو کو روانہ ہوئی اِس وقت یہانکا حکمران
ابوالحسن علی بن یوسف بن تاشفین تھا جو مرابطین سے تھا کہ جو ملثمین بھی کہلاتے اور یہ اُن
چند قبیلون سے ہین جو حمیر کی طرف منسوب ہین اور نہایت حلیم عادل متواضع تھا مالک بن وہب
کو ابن تومرت کی بات چیت معلوم ہوئی تو اُسنے سلطان سے کہا کہ مین دیکھتا ہون کہ ایک ایسا
دروازہ کھلنے والا ہے جسکا بند کرنا مشکل ہوگا مناسب یہ ہے کہ ابن تومرت اور اُسکے ساتھیون کو
علما کے مجمع مین بلا کر اُسکی باتین سنو ابن تومرت ایک ٹوٹی ہوئی مسجد مین شہر کے باہر ٹھہرا ہوا
سلطان نے اُسے دربار مین بلایا اور علماے شہر کو بھی جمع کرکے اُن سے کہا کہ اِس شخص سے
دریافت کرو کہ تمھارا کیا مدعا ہے قاضی محمد بن اسود نے ابن تومرت کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ یہ
سلطان عادل حلیم اللہ تعالیٰ کے احکام کا پابند ہے اپنی خواہشات نفسانی پر اللہ کی فرمانبرداری کو

Marfat.com

ترجیح دیتا ہے مگر اِس سلطان کے حق مین تمھاری زبانی بعض باتین اسکے خلاف سُننے مین آئی ہین ابن تومرت نے کہا کہ جو کچھ باتین سلطان کے حق مین میری زبانی تم تک پہونچی ہین وہ واقع مین مین نے کہی ہین اور ابھی بہت کچھ کہونگا قاضی صاحب تمنے جو یہ کہا کہ یہ سلطان اللہ کے احکام کا پابند ہے اپنی ہوا و ہوس پر طاعت الٰہی کو ترجیح دیتا ہے یہ قول تمھارا معتبر نہین تمھارے اِنھی خوشامد کے الفاظ نے سلطان کو دھوکے مین ڈالدیا ہے یہ تمکو خوب معلوم ہے کہ اکثر ناجائز کام اِسکی قلمرو مین ہوتے ہین لوگ شراب علانیہ بیچتے ہین سُور علی الاعلان پالتے ہین یتیمون کا مال لیتے ہین اِسی طرح اور کئی باتین ابن تومرت نے بیان کین سلطان دیندار نے اُسکا کلام سُنکر خجالت سے سر جھکا لیا اور رونے لگا حاضرین نے سمجھ لیا کہ یہ شخص سلطنت کی طمع رکھتا ہے سلطان پر اُسکی باتون کا اثر پیدا ہو گیا ہے مگر سلطان کے رعب کی وجہ سے خاموش رہے مالک بن وہیب نے اُس وقت سلطان سے عرض کیا کہ مین جو کچھ آپ سے کہتا ہون اُسپر اگر توجہ کیجائیگی تو انجام آپکا بہتر ہوگا ورنہ ایک بڑی سخت مصیبت مین پھنس جانیکا اندیشہ ہے آپ اسے اور اسکے ہمراہیون کو گرفتار کر لیجئے اور ایک دینار روزانہ اِن کے خرچ کے لئے مقرر کر دیجئے تاکہ یہ کوئی فتور پیدا نکر سکے اگر ایسا انتظام آپ نے نہ کیا تو پھر ایسا وقت آئیگا کہ تمام خزانہ خرچ کرنے سے بھی اِسکا تدارک نہو سکے گا سلطان نے یہ بات کرنا چاہی مگر وزیر نے عرض کیا کہ ایسا مناسب نہین ابھی تو آپ اِسکی بات پر آبدیدہ ہو گئے تھے اور ابھی گرفتار کرنا چاہتے ہین یہ ایک محتاج آدمی ہے کیا کر سکتا ہے سلطان نے ابن تومرت کو رخصت کر دیا اُسنے دربار سے نکلکر یارون سے کہا کہ اس مُقام پر ہمارا ٹھہرنا مفید نہیں مالک بن وہیب ہماری مخالفت پر آمادہ ہے یہان ٹھہرنا خلاف مصلحت ہے شہر اغمات مین ایک فقیہ عبدالحق بن ابراہیم نامی میرا دوست ہے اُسکے پاس چلکر مشورہ کرین ابن تومرت اور سب ہمراہی وہان پہونچے اور عبدالحق سے ساری سرگذشت بیان کی اُسنے کہا کہ تمھارا یہان رہنا بہتر نہین یہان سے ایک منزل کے فاصلے پر تینملّ نام ایک موضع ایک پہاڑ مین ہے تم وہان جاکر رہو اُس جگہ تمھاری حفاظت بخوبی ہوگی جب یہ جماعت تینمّل گئی اور

نہایت زہد و تقوے اور فقر و فاقہ کے ساتھ بسر اوقات کرنے لگے تو مسلمانون کو ان کے ساتھ
حُسن عقیدت پیدا ہو گئی ابن تومرت کی اِس ضلع مین بڑی شہرت ہو گئی مقدس اور مذہبی
پیشوا مانا گیا اطراف سے لوگ اُسکی پابوسی کو آتے ابن تومرت کے پاس جو کوئی آتا یہ اُس سے
یہی کہتا کہ مین سلطان مراکو پر خروج کرونگا تم بھی میری شرکت کرو جو شخص قبول کرتا اُسے اپنے
اصحاب مین داخل کرتا جو انکار کرتا اُس سے اعراض کرتا بہت سے نوجوان اُسکے ساتھ ہو گئے اِس انتظام
کو زیادہ عرصہ گذرنے سے ابن تومرت کو یہ خیال پیدا ہوا کہ مبادا مین مر جاؤن اور یہ سارا انتظام
ناتمام رہے یا سلطان اِن پہاڑیون کو کچھ دے دِلا کر مجھے اِنکے ہاتھ سے نقصان پہونچوا دے اِسلئے
خروج کے لئے حیلہ ڈھونڈھنے لگا اِن پہاڑیون کے بعض بچے سرخ و سفید کنجی آنکھون والے
اور اُنکے باپ سانولے سیاہ چشم دیکھکر اُن سے دریافت کیا کہ اولاد اور ماں باپ مین اِس اختلاف
رنگ کا کیا سبب ہے اُنھون نے بھید نہ بتایا اسنے اصرار کیا تو جواب دیا کہ سلطان کے غلام
ہر سال خراج وصول کرنے کے لئے اِس پہاڑ پر آتے ہین اور ہمارے مکانون مین ٹھہرتے ہین
اور ہماری عورتون سے صحبت کرتے ہین ہمکو اُنکی اِس زیادتی کے روکنے کی قدرت نہین
ابن تومرت نے کہا ایسی زیست سے موت بہتر ہے تم جیسے شجاع تیغ و نیزے کے چلانے والے
ایسی بیحیائی پر کیسے راضی ہوا اُن لوگون نے جواب دیا کہ ہمکو ضرورت نے مجبور کیا ہے
ابن تومرت نے کہا کہ اگر کوئی تمھاری حمایت اور سرپرستی کرے تو کیا کروگے سب نے جواب دیا
کہ اُسکے ساتھ اپنی جانین نثار کردینگے دشمنون کو مارینگے اور مرینگے مگر ایسا آدمی کہان ہے
ابن تومرت تو اِس بات کی تلاش ہی مین تھا اُسنے وعدہ کیا کہ مین تمھارے ساتھ ہون
اُنھون نے اِسکی سرداری منظور کی ابن تومرت نے سب سے معاہدہ کرکے کہا کہ تیاری
کرو جب سلطان کے غلام یہان آئین اور تمھاری عورتون سے ہم بستری کی خواہش کرین
تو تم شراب اُنکے پاس رکھدینا جب وہ پیکر نشے مین متوالے ہو جائین تو مجھے مطلع کرنا
غرض کہ وہ غلام حسب معمول آئے اور پہاڑیون نے اُنھین مست کرکے ابن تومرت کو
خبر کی اُسنے حکم دیا سب کو قتل کر ڈالو حکم کی تعمیل ہوئی ایک غلام حبشی کسی ضرورت سے
باہر چلا گیا تھا وہ بچ کر بھاگ گیا اور سلطان کو سب حال سے مطلع کیا سلطان کو ابن تومرت کی

Marfat.com

اس کارروائی نے متاسف کیا اور اب خیال ہوا کہ مالک بن وہب کی تجویز اسکی نسبت بہت مناسب تھی سلطان نے سوارون کی فوج کو باغیون کی سزادہی کے لئے روانہ کیا ابن تومرت نے پہاڑیون سے کہا کہ بلند مقامات اور درون مین جم کر سوارونپر اتنے پتھر برساؤ کہ اُنکے مُنہ پھر جائین اِس سخت مقابلے سے تمام سوار بھاگ نکلے مسلمان نے سمجھ لیا کہ اب پہاڑیون پر قابو حاصل کرنا مشکل ہے اب ابن تومرت نے عبداللہ سے کہا کہ اپنے فضل وکمال کو ظاہر کرو اور ہکلانا چھوڑ دو اُسنے ایسا ہی کیا اور نہایت فصاحت وبلاغت کے ساتھ کلام کرنے لگا اور لوگون کے سامنے بیان کیا کہ مین نے شب کو خواب مین دیکھا کہ دو فرشتے آسمان سے اُترے ہین جنھون نے میرے سینے کو شق کر کے اُس مین قرآن کے تمام علوم اور حکمت بھردی تمام آدمی اُسکی اطاعت کرنے لگے ابن تومرت نے اُس سے کہا کہ اے بزرگوار یہ تو بتادے کہ مین سعید ہون یا شقی عبداللہ نے جواب دیا کہ اے ابن تومرت تو مہدی قائم بامراللہ ہے جو تجھ سے موافقت کرے گا وہ سعید ہے اور جو تیرے ساتھ مخالفت کرے وہ شقی ہے اپنے سب یارون کو میرے سامنے پیش کر کہ تجھکو یہ بتادون کہ فلان دوزخی ہے اور فلان بہشتی اِس حیلے سے ابن تومرت کے سارے مخالف قتل کردئے گئے اور جس قدر دوستان صادق باقی رہے اور مقتولون کے اہل وعیال سب کو جنتی ہونے کا مژدہ دیا اور یہ خوشخبری اُنکو سُنائی کہ قلعۂ مراکو تمھارے قبض وتصرف مین آجائیگا اور تم سلطان کے تمام خزانے اور ہتیارون کے مالک ہوجاؤ گے تمام آدمی اِس پیشین گوئی اور مژدے سے بہت مسرور ہوئے اب ابن تومرت نے دس ہزار آدمیون کی فوج کر کے مراکو کے محاصرے کے لئے بھیجا اعلیٰ افسران کے عبدالمومن اور دوسری عبداللہ تھے اور خود ابن تومرت پہاڑ پر رہا ایک مہینہ تک مراکو محاصرہ رکھنے کے بعد اِس سپاہ نے شکست پائی بہت سے آدمی کام آئے مقتولون مین عبداللہ کا شمار بھی ہے عبدالمومن کے ساتھ یہ تمام مفرور سپاہی ابن تومرت کے قیام گاہ کو واپس آئے مگر اُنکے واپس پہونچنے سے پیشتر ہی ابن تومرت کا ۵۲۴ھ مین انتقال ہوگیا شکست کی خبر اُسکو اپنی حیات مین ہوچکی تھی اسلئے اُسنے حاضرین کو سمجھا دیا کہ ایسی شکست سے دل نچھوڑین لڑائی مین یہی ہوتا ہی کبھی آپ نتحیاب ہوتے ہین کبھی مخالف فتح پاتا ہے صبر اور استقلال رکھنے سے ہر طرح کامیابی حاصل ہوگی۔ ابن تومرت نہایت اولوالعزم صابر شجاع تھا اِس کے

Marfat.com

ظہور کی ابتدا ۵۱۴ھ سے متوکل اتنا بڑا تھا کہ جب اُسکو فتوحات حاصل ہوئین اور اُس کے ساتھیون نے امیرانہ ٹھاٹھ بنانا چاہا تو اُسنے لُوٹ کا تمام مال جمع کر کے جلوا دیا اور سب سے کہدیا کہ جو شخص دنیا کے مزے چاہتا ہے وہ میرے پاس سے چلا جائے یہان آخرت ہی جسکا نفع اللہ تعالی کے پاس ہے ابن تومرت نے اپنے فرقے کا نام **موحدین**[۱] رکھا تھا اِس تمام بیان اور کتب تواریخ کی تحقیقات سے اتنا حال ضرور تحقیق ہو گیا کہ ابن تومرت کا دعوی یہ نہ تھا کہ مین مہدی موعود ہون بلکہ غرض اُسکی اِس لفظ سے ہدایت کرنے والے کے معنے تھے جو اُسکو مہدی موعود ہونے کا مدعی سمجھتے ہین وہ کوچہ تحقیق سے دور ہین ابن تومرت کی وفات کے بعد **عبدالمومن** بن علی اُسکا خلیفہ ہوا فرقۂ موحدین نے علی سلطان مراکو کے ساتھ بہت جنگ کی اور پہلے پہلے شکست کھاتے رہے بالآخر عبدالمومن نے علی بن یوسف کو ۵۳۹ھ ہجری مین اور اُسکے بھائی اسحاق کو ۵۴۲ھ ہجری مین قتل کیا اور المرابطین کی حکومت اسّی برس کے بعد ختم ہو گئی اور موحدین نے تمام مغرب پر قبضہ کر لیا اور بالآخر اُندلس کی بقیہ اسلامی سلطنت پر بھی قابض ہو گئے اور ۶۶۸ھ تک ۱۰ آدمیون نے حکومت کی

فائدہ جلیلہ۔ ابن تومرت کے دوست عبداللہ کے حال کے مطابق ایک دلچسپ حکایت اسحاق اَخرَس (مدعی نبوت) کی کتاب المختار مین علامۂ جوہری نے لکھی ہے جو سننے کے قابل ہے کہ یہ شخص مغربی تھا تمام آسمانی کتابین پڑھکر اصفہان کے مشہور مدرسے مین آیا اور دس برس تک خاموش رہا یہانتک کہ گونگا مشہور ہو گیا ایک رات اُٹھکر اہل مدرسہ کو جمع کر کے کہا کہ آج دو فرشتے میرے پاس آئے اور مجھکو جگا کر میرے مُنھ مین ایک ایسی چیز ڈالی جو شہد سے زیادہ شیرین اور برف سے زیادہ سرد تھی پھر مجھ کو ان دونون فرشتون نے نبوّت کی بشارت سے سرفراز کیا ہر چند مین اس کے قبول سے گریز کرتا رہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہین مگر اُنھون نے نہین مانا اور اِس بارِ عظیم کو مجھ ناچیز کی گردن پر رکھ دیا اور معجزہ یہ عطا فرمایا کہ باوجود اخرس (گونگا) ہونے کے مین

[۱] عبدالمومن بن علی [illegible] آخرہ [illegible] البلاد فاستخلف ولکنہ ملک کبیر امی حفظ سلطنتہم والکسی [illegible] الموتہ حتی عاثوا [illegible] بسبع فی ھدم بنیان الموحدین فلم یزل [illegible] اشتق دولتہ الملقب بالمہدی الذی کما ہے کہ محمد بن تومرت [illegible] جلد [illegible]

نہایت خوش بیان وفصیح ہوگیا پھر مجھکو فرشتون نے قران و توریت و انجیل و زبور پڑھنے کو کہا مین نے تمام کتابین اُنکو برجستہ سُنا دین اور وہ مجھکو یاد ہوگئین چنانچہ اب بھی پڑھ سکتا ہون پس اب جو شخص خدا پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مجھپر ایمان لائے اُسکو تو نجات ہے اور جو کوئی عذر کرے یا درکھو کہ اُسکا ایمان ناقص و ہیچ ہے اور عند اللہ وہ ایمان مقبول نہین وہ ایمان قیامت کے دن اُسکے مُنھ پر مارا جائے گا۔

شہر سوس کا مہدی

(۲۸) فتوحات اسلامیہ مین لکھا ہے کہ ایک شخص متصوفہ کی جماعت مین سے تھا اُسنے شہر سوس مین جو مغرب مین واقع ہے اور سوس الاقصیٰ کہلاتا ہے ظہور کیا پھر مسجد ماسہ مین آیا اور دعویٰ کیا کہ مین فاطمی اور مہدی منتظر ہون اور لوگ چونکہ حوادث کے ظہور کی وجہ سے مہدی موعود کے منتظر ہو رہے تھے اِسلئے اُسکو یہ موقع ہاتھ آگیا اور اُن سے کہا کہ مہدی کی دعوت یہین سے اول شروع ہوگی بربر کی بہت سی رعایا نے اُسکی دعوت کی اجابت کی یہان کے سردارون نے فتنہ بڑھ جانے کے خوف سے ایک آدمی کو اُسکے قتل کے لئے مامور کیا جسنے گھات سے اُسے سوتے ہوئے کو مار ڈالا اور یہ شورش دفع ہوگئی۔

سید محمد

(۲۹) ہدیہ مہدویہ مین لکھا ہے کہ ایک کیمیا گر سید محمد نامی نے سنہ سات سو ہجری مین ملک مغرب کی طرف سے نکلکر دعویٰ مہدیت کا کیا اور اکثر اُس اطراف کے لوگونکو مطیع کرلیا آخر دروغ اُسکا نہ چلا چند مدّت مین مع اپنی جماعت کے مارا گیا۔

محمد بن عبد اللہ

(۳۰) ہدیۂ مہدویہ مین بیان کیا ہے کہ محمد بن عبد اللہ نامی نے ۹۱۰ھ ہجری مین اطراف مصر مین مہدی بنکر ایک جنگلی جماعت کے ساتھ خروج کیا تھا آخر کو اُس طرف کے حکام کے ہاتھ مین قید ہوکر توبہ کی۔

Marfat.com

مہدی مغربی

(۳۱) ملّا علی قاری اپنے اُس رسالے مین جو مہدی کے باب مین ۹۶۵ھ ہجری مین تالیف کیا ہے کہتے ہین کہ ایک شریف (سیّد) نے بلاد مغرب مین مہدیت کا دعوی کیا ہی اور اب تک موجود ہے اُسکی شوکت بہت بڑھ گئی ہے مغرب کے شہرون مین سے چار منزل تک اُس کے قبضے مین آگیا ہے۔

شیخ سنوسی

(۳۲) انسائکلوپیڈیا برٹانیکا جلد ۱۵ کے صفحہ ۲۸۵ مین مہدیون کے بیان کے متعلق ایک نوٹ ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک شخص نے ولایت ایڈن[1] مین اور ایک شخص نے طرابلس[2] الغرب مین کہ شمالی افریقہ مین واقع ہے اور ٹریپولی کے نام سے بھی مشہور ہے مہدیت کا دعوی کیا تھا طرابلس والا مہدی سیّد محمد سنوسی کہلاتا ہے۔ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ ہجری کے مصری رسالہ الہلال مین لکھا ہے کہ فرقہ سنوسیہ محمد بن محمد بن علی سنوسی کی طرف منسوب ہی۔ محمد سنوسی اُن لوگون مین شمار ہوتا ہے

ملے ایڈن [illegible]

ملے دیکھو طرابلس شام است [illegible] طرابلس مغرب است و برود در ساحل دریا اتفاق افتادہ طرابلس شمالی افریقہ مین مصر اور ٹیونس کے درمیان واقع ہی قدیم بربری ریاستون مین یہ ریاست سب سے مشرقی تھی اسکے شمال مین بحرہ روم اور جنوب مین صحراے عظیم کا وہ حصہ جو لیبیان کے نام سے مشہور ہے بارتھولومیو کی انگریزی اطلس مین

[illegible]

جو اسلام مین مدعی مہدیت ہوگزرے اسی بنا پر اُسکا نام بجاے محمد سنوسی کے محمد مہدی سنوسی پڑگیا تھا اِسکا نسب حضرت امام حسنؑ سے جا ملتا ہے فرقۂ سنوسی کی بنیاد محمد مہدی سنوسی کے باپ سے شروع ہوتی ہے جسکا نام محمد بن علی سنوسی تھا اور جو ۱۲۰۸ھ ہجری مین علاقۂ الجزائر کے ایک بادیہ مین پیدا ہوا تھا جسکا نام مستغانم ہے وہین پرورش پائی پھر شہر فاس دار الحکومت مراکش کو تعلیم پانے کے لئے گیا اور چند دنون کے بعد سلسلۂ درقاویہ مین جو وہان ایک مقدس اسلامی سلسلہ سمجھا جاتا ہے داخل ہوگیا پھر مکۂ معظمہ مین گیا وہان شیخ احمد بن ادریس کی صحبت مین رہنا پسند کیا جو علم تصوف مین اعلیٰ درجہ کی مہارت رکھتا تھا جسنے اسکو اپنی صحبت مین رہنے کے بعد اپنا خلیفہ بنا لیا محمد بن علی سنوسی نے کوہ ابی قبیس مین اپنی عبادتگاہ بنائی پھر اسکندریہ کو چلا گیا اور وہان عبادتگاہ بنائی مگر بعض ایسے واقعات پیش آئے کہ قاہرہ کے شیخ الاسلام نے اسکو وہانسے نکلوا دیا یہ وہانسے روانہ ہوکر شمالی افریقہ مین پہونچا اور ۱۲۵۵ھ ہجری مین بنغازی کے قریب جو ملک برقہ کا علاقہ ہے جبل اخضر مین فروکش ہوا اور ایک زاویہ یعنی خانقاہ بنائی جسکے آس پاس کھجور کے درخت تھے اور ایک ہزار کے قریب اُسکے پیرو وہان جمع ہوگئے۔ جبل اخضر ہی مین دو بیٹے پیدا ہوئے جنمین سے ایک کا نام محمد مہدی ہے جو ۱۲۶۰ھ ہجری مین پیدا ہوا اور دوسرے کا نام محمد شریف ہے جو ۱۲۶۳ھ ہجری مین پیدا ہوا۔ محمد بن علی سنوسی مکۂ معظمہ کو گیا۔ اور وہان سات سال تک اپنی عبادتگاہ واقع جبل ابی قبیس مین حدیث وفقہ پڑھاتا رہا پھر اپنے مرشد احمد بن ادریس کے ساتھ یمن مین رہنے لگا اور مرشد کے انتقال کے بعد دوبارہ مکۂ معظمہ مین آگیا اس اثنا مین عبدالمطلب شریف مکہ نے حکومت عثمانیہ کے خلاف بغاوت برپا کردی جسکے بعد محمد بن علی پر بھی خفیہ طور پر شریف مکہ کی اعانت کا الزام لگایا گیا اُسکو کسی نے خبر کردی کہ حکومت عثمانیہ اُسکی گرفتاری کے لئے کوشش کر رہی ہے یہ خبر سنتے ہی جبل اخضر کو بھاگ گیا اور اپنی گرفتاری کے خوف سے بجاے شہر مین رہنے کے صحرا مین اپنے مریدون مین رہنا پسند کیا مریدون نے جغبوب مین رہنے کا مشورہ دیا ۱۲۷۰ھ ہجری مین وہان

روانہ ہوگیا اور وہان عبادتگاہ بنائی اور نہایت آزادی سے وہان کے لوگون مین جوزیادہ تر اہلِ عرب اور بربری تھے اسلام کے احکام پھیلاتا رہا۔ اُسکے عقائد مذہبی بڑی قبولیت کے ساتھ شمالی اور وسطی افریقہ مین پھیل گئے اُسکا بڑا مدعا یہ تھا کہ اسلامی ممالک کو مغربی تہذیب کی پیش قدمی اور عیسائی طاقتون کے اثر سے محفوظ رکھنے کے لئے ایک سد سکندری بنائی جائے اِسی لئے اُن نئے تمام دستورون کا جنھین ترکی یا مصری حکومت نے یورپین تہذیب کی تقلید مین اختیار کیا تھا سخت مخالف تھا اُسنے بہت سی عبادتگاہین مراکو اور مکہ کے درمیان کے ضروری مقامات مین بنالین جو خانقاہین یا زاویے کہلاتی ہین۔ اور روائی جنکو **مقدمین** کہتے ہین اِسلامی ہر ایک حصّے مین مقرر کئے اسکے فرقے کو **سنوسیہ** کہتے ہین اور طرابلس مین اسکے پیرو **اخوان** کہلاتے ہین۔

فرقۂ سنوسیہ کے قائم کرنے سے اُسکی غرض یہ تھی کہ مسلمانون کی اصلاح ہو اور اِسلام کی اشاعت کی جائے۔ فرقۂ سنوسیہ پر فرض ہے کہ احکام قرآن اور اصول توحید کے مطابق چلین اور اُنکی پابندی مین سرِمو فرق نہو صرف خدائے وحدہٗ لاشریک کی بندگی کرین فقیرون اور درویشون کی اور مقابر کی زیارت سے پرہیز کرین۔ قہوہ اور تنبا کو نہ پیئین۔ یہودیون اور عیسائیون سے کسی طرح کی رسم پیدا نکرین اور ہر شخص پر فرض تھا کہ اگر وہ ہمیشہ اِس فرقے کی خدمت مین مصروف اور ترقی اسلام مین ہمیشہ ساعی نرہ سکے جس کے ساتھ اہلِ یورپ کے اثر سے بچنا بھی ضروری ہے تو وہ اپنی آمدنی کا ایک حصّہ اِس جماعت کے فائدے کے لیے دیا کرے ۱۲۷۶ھ ہجری مین سید محمد بن علی نے انتقال کیا۔ جغبوب مین اُسکی قبر ہے۔ اُسکی بہت سی کتابین یادگار رہین جو مریدون کے حلقے مین نہایت عظمت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہین اِسکی وفات کے وقت اِسکے بڑے بیٹے کی عمر جسکا بھی نام محمدؐ ہی سولہ سال کی تھی یہی اُسکا جانشین ہوا۔ خوش اعتقاد مریدون نے اُسکی بیعت کی اپنے والد کی طرح اسنے بھی سلسلۂ تدریس جاری کیا۔ تمام لوگونکا اِسکی نسبت یہی خیال تھا کہ مہدی موعود یہی ہی اور اِسی خیال سے محمد مہدی بن محمد بن علی کے پاس اطراف ملک کے لوگ دھڑادھڑ آتے اور اُسکی آستان بوسی کو مایۂ ناز سمجھتے یہ تحقیق رسالۂ الہلال سے ماخوذ ہے۔

Marfat.com

۱۳- مارچ سنہ ۱۹۱۲ء کے اخبار اللواء مطبوعۂ مصر مین ایک چٹھی سیّد سنوسی کی چھپی ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ شیخ سنوسی کا نام احمد بن محمد ہے اور یہی ۱۳- مارچ سنہ ۱۹۱۲ء کے المؤید مطبوعۂ مصر سے ثابت ہی اور اب احمد شریف کفرہ مین رہتے ہین کفرہ اور جغبوب کے مابین ایک ماہ کی مسافت ہے - بعض رسالون مین لکھا ہے کہ یورپین اسے سنوسی اور مسلمان **شیخ المهدی** کہتے ہین - ممالک حجاز اور تہامہ مین بھی اِس فرقے کی اب بہت سی خانقاہین قائم ہوگئی ہین -

بانئ طریقہ اور اُس کے اوّل جانشین کے خیالات سلطان عبدالمجید اور سلطان عبدالعزیز کی اور دیگر چند قابل افسوس کمزوریون کی وجہ سے عثمانیہ سلطنت کی نسبت اچھے نہ تھے لیکن سلطان عبدالحمید ثانی سے شیخ طریقہ اور اُسکے لاکھون مریدونکو سچی عقیدت تھی - وسط افریقہ مین دائی کا فرمان روا سنوسی طریقے کا سچا معتقد اور پیرو ہے جسقدر حجاج شمالی افریقہ سے بورنیو اور سہارا سے آتے ہین وہ شیخ کے پاس حصول برکت کے لئے جاتے ہین اُس کے پاس ہاتھی دانت اور شترمرغ کے پرون سے لدے ہوئے قافلے اندرونی ممالک کے سلاطین کی طرف سے آتے ہین اور بہت سے نامعلوم الاسم ساحلون سے ہتھیار اور گولی بارود کا سامان اُسکے پاس آتا ہے سنوسیہ فرقہ شمالی افریقہ کے سب ملکونمین پھیلا ہوا ہی اور اُسکی خانقاہین مصر - مراکو - ٹیونس - الجیریا - طرابلس - ارض شمالی اور سوڈان کے شاداب قطعات مین جابجا موجود ہین جغبوب کے مذہبی مدرسے مین ساٹھ طالبعلم ہین جنکو صرف یہی نہین سکھایا جاتا ہے کہ اسلام مین جو جو خرابیان پڑگئی ہین اُنکی اصلاح کی کوشش کرین بلکہ اسلام کی اشاعت کی تدبیر کرین اور دعوت اسلام کے بھی طریقے سکھائے جاتے ہین اشاعت اسلام مین اِس فرقے کو اسقدر کامیابی ہوئی کہ افریقہ کی اکثر قومین جو بت پرست یا برائے نام مسلمان ہین جسوقت سنوسیہ کے لوگ پہنچے تو یہ سب قومین اسلام کی نہایت پابند ہوگئین مذہب کے پھیلانے کے لئے یہ لوگ مدرسے کھولتے ہین اور صحرا کے شاداب مقامات پر بستیان آباد کردیتے ہین غلامون کو خرید کرکے مسلمان کرلیتے ہین خاصکر وادی کی قومون مین اُنھون نے اِس طریقے سے مسلمانون کی

تعداد بڑھائی ہے جغبوب ہین ان غلامون کو تعلیم و تربیت دیجاتی ہے اور جسوقت وہ
سنوسیہ کی تمام باتون سے واقف ہوجاتے ہین تو آزاد کرکے وطن بھیجدئے جاتے ہین تاکہ
اپنے بھائی بندون کو مسلمان کرین اس فرقے کے لوگ عراق عرب مجمع الجزائر اور ملایا مین
بھی نظر آتے ہین جھیل چاڈ کے شمالی مغربی علاقے ہین سنوسی نہایت مستعدی سے کام
کررہے ہین سلسلہ کی بڑی مجلس وقتاً فوقتاً جغبوب ہین منعقد ہوتی ہے ان اجلاسون ہین
تمام خانقاہون کے **مقدم** یعنی مہتمم اپنی کارگذاری کی رپورٹین پیش کرتے ہین اور
آئندہ کے لئے احکام حاصل کرتے ہین مقدمون اپنے علاقے ہین اُن لوگون پر بھی جو
سلسلے مین شامل نہین ہین بہت اقتدار حاصل ہے اس طرح سے شیخ کو ایک شاہانہ
منزلت بھی حاصل ہوگئی ہے اشاعت مذہب کے لئے سنوسی پہلے مقتدر اشخاص پر اثر ڈالنے
کی کوشش کرتے ہین اور بچّون کی تعلیم وہ بہت توجہ سے کرتے ہین **درویش** کا خطاب
اُسے ملتا ہے جسنے اپنی رائے اور خودی کو بالکل دور کردیا ہو اور اپنی جان کو شیخ طریقت کے
کامل تصرف ہین کردیا ہو یہ نتیجہ طویل شاگردی اور با احتیاط نگرانی و تربیت سے حاصل
ہوتا ہے اس سلسلے ہین نہایت زبردست صوفیانہ اتحادی عنصر موجود ہے سنوسیونکو سادگی
کے ساتھ زندگی بسر کرنا اور ہمیشہ آزادی کے ساتھ رہنا پسند ہے اور اُنکی روش یہ ہے
کہ اُنکے سبب سے کسی آدمی کو ذرا بھی تکلیف نہ پہونچے وہ سچے انسانی ہمدرد اور نیک دل
لوگ ہین باوجودیکہ اُن کو یہودیون اور عیسائیون سے بچنے کا حکم ہے مگر وہ اُنکے ساتھ بھی
خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آتے ہین اور کسی قسم کی تکلیف نہین دیتے شرارت اور فساد سے
دور رہتے ہین سنوسی کے مریدون کا قول ہے کہ اُنکی تمام تر کوشش دین اسلام کو اصلی
مرکز پر لیجانے اور اُسے کتاب اور سنت سے ہر طرح مطابق بنادینے پر مبذول ہے جسکا مدعا
عدل اور مساوات حقوق کو پھیلانا اور پاکیزگی نفس کی تدبیر کرتے رہنا ہے سنوسی
لوگون کی زندگی بالکل درویشانہ ہے موٹا جھوٹا لباس اور روکھا سوکھا کھانا انکو بہت
پسند ہے اور عبادت الٰہی کے سوا دنیاوی لذتون سے اُنھین کوئی سروکار نہین اب تک
اس فرقے کی برادری پانچ لاکھ آدمیون سے متجاوز ہوچکی ہے اور وہ عام انسانونکے ساتھ

Marfat.com

نیکی کرنے قرآن کو زمانۂ اول کی طرح سیکھنے اور سکھانے اور جو شخص اُنکے سلسلے مین داخل ہو اُسے ہر طرح کے محصول وخراج سے آزاد بنانے مین کوشان رہتے ہین ترک اور سنوسی لوگ باہم بھائیون کی طرح ملتے اور برتاؤ کرتے ہین اور گو [illegible]ں ہین خلش رہتی ہے لیکن بظاہر تعلقات بہت قابل اطمینان ہین اور کبھی اُن مین علانیہ بدمزگی کا اظہار نہین ہوا بلکہ سید الہادی شیخ طریقت سنوسیہ نے اپنی نیک نیتی سے یہ بات مناسب سمجھی کہ اپنے والد کی اُن قیود کو توڑ دے جو اُسنے ترکون کے ساتھ میل جول بڑھانے کی روک تھام کے لئے اپنے مریدون پر لگائی تھین اور اِس معاملہ فہم درویش نے ترکون کے ساتھ اپنا میل ملاپ خوب بڑھا لیا اور فرانس کی مملکت ٹونس پر قابض ہو جانے کے بعد سنوسی فرقے کا تقرب سلطنت عثمانیہ کے ساتھ مزید استحکام پکڑ گیا اور حکومت کی جانب سے سنوسی فرقے کے لوگون کو عام اجازت مل گئی کہ وہ جہان چاہین تمام ملک مین ہر جگہ اپنی خانقاہین بنالین اور جتنی اراضی اُن خانقاہون کے اثر مین لینگے وہ معافی دوامی اور وقف تصور ہو گی جسکا محصول وخراج نہ لیا جائے گا پھر سنوسی فرقے کے خاندانون کے بچون کو اسلامی اور یورپین تعلیم ساتھ ساتھ دلوانے کے واسطے منتخب کیا اور اُنھین فوجی خدمت کے قابل بنایا طرابلس الغرب کے مغربی جانب صحارا کے علاقے مین سنوسی فرقے کے لوگ زیادہ ہین اور خاص طرابلس مین شاذ و نادر لیکن بن غازی کے صوبے مین تو اُنکی اِسقدر کثیر آبادی ہے کہ ملک ہی گویا اُنکا ہو گیا ہے اور اُنھین ہر طرح اقتدار حاصل ہے سنوسی فرقے کے درویش محکوم نہین ہین بلکہ وہ آزاد اور خود مختار حاکم ہین اور اُنھون نے اپنے زیر اثر قطعہ ملک کو تمدن اور ترقی سے دور رکھنے مین نہایت کوشش سے کام لیا ہے یہی وجہ ہے کہ اُنکی خانقاہون کے سوا باقی تمام اراضی افتادہ اور غیر آباد ہے جسمین دیہات اور مزارع کا کہین نام تک نہین ملک برقہ جو کبھی نہایت شاداب اور زرخیز تھا آج بے آب وگیاہ خشک سرزمین بنگیا ہے اور جتنے وہ اُس سرزمین مین داخل نہوئے دین وہ بھی وہان جا نہین سکتا اور وہ اُن مالی اور فوجی اصلاحون کو جنھین حکومت جاری کرنے کی فکر مین ہے خوف اور شک کی نگاہون سے دیکھ رہے ہین کیونکہ اُنکے خیال مین یہ باتین اُن کے پولیٹکل اور دینی رسوخ کو ضرر پہونچائینگی اُنکی ہر ایک خانقاہ ایک قلعہ ہے جسمین وحشی اور بادیہ نشین

لوگ پناہ لیتے ہین اور خانقاہ ہی کی طرف سے زمین کاشتکارون کو دیجاتی ہے وہی اُنکی پیداوار کا حصہ وصول کرتی ہے سیاح اور مسافرون کی حفاظت ونگرانی کرتی ہے غرضکہ اُن ممالک مین عربی لوگون کی یہی عادت پڑگئی ہے کہ وہ سنوسی فرقے والون کو اپنا سردار- دوست- محافظ جان وآبرو خزانچی اور دینی پیشوا سب کچھ تصور کرتے ہین اور وہین معاملات فیصل ہوتے ہین بن غازی مین سنوسی لوگ ہی اپنے آپ کو مالک اراضی وحکمران ملک سمجھ رہے ہین اور اُنھون نے یہ کوشش شروع کی ہے کہ تمام ملک کی اراضی اپنے ٹھیکے مین لے لین اور یہ تدبیر کی کہ قبائل کو اِس بات پر آمادہ بنالیا کہ وہ اپنی زمینین اُنکے سپرد کردین تاکہ یہ اُن اراضی کو خانقاہون کی املاک بناکر خراج سے آزاد کردین آخر اسوجہ سے حکومت کو مجبوراً اُنکو نئے حلف لینا پڑا اور اُسنے قرآن کی روسے اِس ٹیکس کی مشروعیت ثابت کرنی چاہی-

خاص بن غازی مین جہان سنوسی لوگون کی بہت کچھ قوت وشوکت جمی ہے ایک نیا فرقہ پیدا ہوگیا ہے جسکے سرگروہ شرفاے محمودیہ ہین اور اُن مین بنی رموز کے اکیسو بچاس شخص شریک ہین اِس طریقے کے داعیون کا قول ہے کہ وہ لوگون کو سنوسی فرقے کے ظلم وجبر سے نجات دلانے کی سعی کرتے ہین بنی رموز کا سرگروہ جسکا نام جابر ہے اور جو اپنے متبعون پر کامل اقتدار رکھتا ہے قصبۂ مرج کوہستانی علاقے کے ایک ممتاز مقام مین جاکر اپنے مخالف لوگون کو علانیہ بلاکسی خوف وخطر کے دعوت دینے اور اپنے حلقۂ طریقت مین شامل بنانے کی سعی کرنے لگا جسکی وجہ سے طرفین مین جنگ ہو پڑی اور مجبوراً حکومت کو قیام امن کی خاطر سے بیچ مین مداخلت کرنی لازم آئی حکومت بنی رموز کی معاون اور سنوسیون کے خلاف ہے اور کچھ عرصے سے سنوسی فرقے پر اُن کے عام لوگ جنھین اپنے طریقے کے دینی فرائض ادا کرنے کی پروا نہین حاوی ہوگئے ہین اور یہ لوگ بہت کچھ خرابیان ڈال رہے ہین خاصکر بن غازی خاص مین منصور قشتلی نامی ایک اسی طرح کا آدمی بہت سربرآوردہ ہوگیا ہے اور حکومت نے مقام مرج کے پچھلے فسادون مین سزاے قید بھی دیدی تھی لیکن پھر اُسے رہا کردیا اور وہ رہائی کے بعد پہلے سے زیادہ زور پکڑ گیا ہے اور اُسنے سنوسی فرقے کے جاہل لوگون کو اپنے دام مین پھانس کر بڑی عزت پیدا کرلی ہے سنوسی لوگ

Marfat.com

عربون کی آبادی رکھنے والے علاقون مین بالکل بے کس و بے بس ہوکر رہتے ہین۔
سنہ ۱۸۵۰ء مین طرابلس الغرب کے علاقے مین سنوسیون کی چالیس خانقاہین تھین جو اب ساٹھ تک ترقی کرگئی ہین مگر ان مین اعلیٰ درجے کی صرف تیس یا پینتیس خانقاہین ہین اور باقی یون ہی سی برائے نام۔

محمد احمد سوڈانی

(۳۳) سوڈان مین محمد احمد نے مہدیت کا دعویٰ کیا شیخ احمد دحلان نے فتوحات اسلامیہ کی جلد دوم کے صفحہ ۲۴۶ مین لکھا ہے کہ محمد احمد کے دعوے مہدیت کے باب مین اختلاف ہی بعض آدمی یہ کہتے ہین کہ اُسنے درحقیقت دعویٰ کیا تھا کہ مین مہدی منتظر ہون اور بعض کہتے ہین کہ مہدیت کا دعویٰ نہین کیا تھا بلکہ کہتا تھا مین اسلیئے کھڑا ہوا ہون کہ حق کو ظاہر کرون شریعت محمدی کو قائم کرون مصر سے انگریزون کو نکالدون اور بہت سے آدمی یہ کہتے ہین کہ محمد احمد نہایت نیک پابند شرع آدمی ہے اور بعض اُسکو بُرا کہتے ہین اور اُسکے خلاف باتین اُسکے لئے ثابت کرتے ہین کہتے ہین کہ اُسکے لشکر نے بڑے بڑے ظلم کئے اُسکی غرض قتل کرنا اور لوٹ مار ہے جب وہ کردفان اور خرطوم وغیرہ پر فتحیاب ہوا تو ایک بہت بڑی جماعت مسلمانون کی ناحق قتل کرڈالی جن مین علما صلحا اور عورتین بچے تھے بعض کہتے ہین کہ یہ مظالم اُسکے لشکر کے بعض مفسدون نے کئے محمد احمد کے نہ حکم سے ہوئے نہ اُسکی خوشی سے انتہیٰ ایک تقریر عبداللہ خلیفۂ مہدی کی اخبارات مین ہماری نظر سے گذری جو اُسنے اپنے لشکر کے سامنے بیان کی تھی اُسمین تصریح ہے اس بات کی کہ کلمۂ مہدیت سے مراد اتفاق دینیہ ہے نہ اصطلاحی معنے۔ بہرصورت محمد احمد کی نسبت کہا جاتا ہے وہ عرب نہ تھا بلکہ نوبیہ کا اصلی باشندہ تھا اور مقام ہبک مین دریائے نیل کے تیسرے آبشار کے قریب ۱۸۴۳ء مین پیدا ہوا تھا اور بموجب دوسری روایت کے جزیرہ سینٹ ارطی مین جو آردہ یا ڈنگولائے جدید کے محاذی اور اُسی نام کے ایک صوبہ کا دارالحکومت ہے اور دریا سے تقریباً پچاس میل کے فاصلے پر واقع ہی پیدا ہوا تھا جب اس شخص نے

Marfat.com

اِس امر کا اعلان کیا کہ مین وہی مہدی ہون جسکے پیدا ہونے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے اُسوقت عمر اُسکی چالیسؔ برس کی تھی یہ شخص بچپنے سے اپنے مین مُلہم غیب ہونے کے آثار ظاہر کرتا تھا اور بارہ برس کی عمر مین اسنے قرآن شریف حفظ کر لیا تھا۔
یہ مہدی لڑکون کی طرح مشکا یہ مین جو سنار کے محاذی مین ایک جزیرہ ہے اپنے چچا شرف الدین کے پاس رہتا تھا اور کشتی بنانے کا کام سیکھتا تھا ایک دن اُسکے چچا نے اُسے خوب مارا اور وہ بھاگ کر خرطوم کو چلا گیا اور درویشون کے مدرسے مین داخل ہوا اُس مدرسے مین ایک عالم تھا درویشونکا پیشوا شمار کیا جاتا تھا یہ مدرسہ ہوقالی نام قریہ مین بقریب شہر کے جاری تھا اُس مدرسے مین محمد احمد نے عرصے تک رہکر دینی تعلیم پائی مگر دنیا دی معاملات نوشت وخواند مین اُسنے کوئی ترقی معقول حاصل نہ کی بعد اُسکے وہ یہان سے بربر کو گیا اور وہان پہونچکر ایک دوسرے مدرسے مین داخل ہوا یہ مدرسہ شیخ غوبوس کے اہتمام مین تھا اور مثل مدرسہ اوّل الذکر کے ایک مزار کے متعلق تھا اس مدرسے مین داخل ہونے سے اُسکی غرض یہ تھی کہ علوم مذہبی کی تکمیل حاصل کرے بعد اسکے وہ اردوب کو جو کانا کے جنوب مین واقع ہے گیا اور شیخ نور الدین کا مرید ہوا اور شیخ نے اُسے **درویش** کا لقب عطا کیا۔
بعض کہتے ہین کہ محمد احمد نے کسی قدر تحصیل علم کے بعد سمانیہ کے طریقے کے درویشون کا حلقہ پسند کیا اور اُس مین شامل ہوا مگر چونکہ محمد احمد کا پیر اِس بات کو دیکھتا تھا کہ اسکا یہ مرید مہدیت کے دعوے کی بہت تائید کیا کرتا ہے اِسلئے وہ اس سے ناخوش ہو گیا اور پیر مرید کے مابین ناچاقی اِسقدر بڑھی کہ محمد احمد نے جسوقت اپنے مہدی ہونے کی اشاعت پر زور دینا چاہا تو شیخ نے ایک فرمان اپنے مریدون کے نام اِس مضمون کا صادر کر دیا کہ اُسنے محمد احمد کو خلافت کے منصب سے معزول کر دیا ہے اور اُسے اپنے طریقے سے بھی خارج کر دیا ہے چونکہ وہ جھوٹے دعاوی کا بہت دلدادہ اور نہایت بدنفس شخص ہے اب محمد احمد کو کسیہ دوسری مناسب جگہ کی تلاش ہوئی تاکہ وہان رہکر اپنا کام شروع کرے وہ ان ہی کے ایک اور مشہور پیر طریقت شیخ قرشی کے پاس پہونچا جس نے محمد احمد کو سلک طریقت مین منسلک کر کے اُسے خلافت کی اجازت عطا کی لوگ تو اِس بات کو زور

Marfat.com

دیگر بیان کرتے ہین کہ شیخ قرشی ہی نے محمد احمد کے دعوے مہدیت کا راستہ خس وخاشاک سے
پاک کیا کیونکہ وہ اُسکا ذکر ہمیشہ بہت ہی اچھے الفاظ مین کیا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ مجھے
یہ امور کشف اور غیب دانی کے وسیلے سے معلوم ہوتے ہین پھر اسنے محمد احمد کو ملک سوڈان
مین سیاحت کرنے اور عام لوگون کے دل ٹٹول کر اُنپر اپنا اثر ڈالنے کی ہدایت کی تاکہ وہ
اُنسے اظہار دعوے کے وقت اپنی مدد واعانت کرنے کے پیمان لے رکھے محمد احمد کی ضلع
کردفان کے باشندون کی جانب سے جنکے دل حکومت کی طرف سے غم وغصہ سے بھرے ہوئے
تھے اِسقدر آؤبھگت ہوئی کہ اُسکی اُمیدین آئندہ کے لئے بیحد قوی ہوگئین محمد احمد اپنے
سفر سے واپس آیا تو اُسے شیخ کی وفات کی خبر راستے ہی مین ملی معلوم ہوا کہ شیخ کوئی وصیت نامہ
چھوڑ گیا ہے جس مین درج ہے کہ مہدی موعود کا وقت آپہونچا اور جو شخص میری قبر پر قُبّہ
بنوائے گا اور میرے بچون کے ختنے کرائے گا وہ امام مہدی ہی ہوگا محمد احمد نے شیخ کی
وصیت پوری کردی اور پھر وہ باضابطہ مہدی بن گیا۔

اور ایک روایت محمد احمد کی نسبت لوگ یون بیان کرتے ہین کہ اُسکے باپ کا نام عبداللہ
اور مان کا نام آمنہ تھا اور اُسکا باپ کشتی بناتا تھا جب عبداللہ مرگیا تو مہدی کے بڑے
بھائیون نے جوئیل ابیض پر کشتی سازی کا کام کرتے تھے یہ خیال کرکے کہ محمد احمد مین وہ تحصیل علم
کا زیادہ ہے اُسے تعلیم کے لئے ملا عبدالرحیم اور الغروجی کے سپرد کیا جو قریب خرطوم کے رہتے
تھے اُس مدرسون کی تعلیم جہان محمد احمد نے تربیت پائی مخصوص ومحدود نوشت وخواند وحفظ
آیات قرآنی پر تا حد امکان تھی اور اِن مین جو لوگ عالم ہوتے وہ قرآن مجید کی تفسیر بھی کرتے
اِس تعلیم مین علاوہ تعلیم مذہب کے فقہ اسلامی کی بھی تعلیم ہوتی تھی اور اِن واعظون کی
ہر درجہ کے لوگون مین جن مین وہ وعظ کہتے تھے بہت وقعت ہوا کرتی تھی اوّلاً اس ایک
صفت کا ہونا تو ان درویشون مین اشد ضروری ہے کہ وہ چند آیات قرآنی جھلی پر لکھ سکین
جسے لوگ بطور تعویذ پہنین جسکی وجہ سے ہر قسم کی بیماری اور نیزہ اور گولی کے زخم سے محفوظ رہین
اور عورتین بھی اُسکے پہننے والون پر فریفتہ ہوجائین اور اُس تعویذ کا اثر تقوے و پرہیزگاری
پر منحصر تھا اور نوبیا والون کا تو یہ بھی عقیدہ ہے کہ ایک درویش کامل کا ہوا اور ابر پر بھی

Marfat.com

اختیار رہے چنانچہ ایسے عقیدے والے کسی طرح درویشون کی مخالفت نہین کرتے اور اُن کی قدر تہاے مخفیہ سے بہت ترسان رہتے ہین اور یہ درویش بھی شرابخواری اور حقہ کشی سے قطعًا پرہیز کرتے ہین اور اکثر اوقات اپنی تلاوت قرآن شریف و تفسیر مین صرف کرتے ہین الغرض جب محمد احمد کو لقب درویشی حاصل ہوگیا تو اُسکے بعد اُسنے جاے سکونت اپنی جزیرہ عبّا کو جو خرطوم سے شمالی جانب نیل ابیض پر واقع ہے قرار دیا اور زمین مین ایک غار کھود کر اُس مین اس غرض سے رہنے کا عادی ہوا کہ گھنٹون تک وہان بیٹھ کر ایک اسم کا ورد کرے چنانچہ بشمول صوم وصلوۃ کے خوشبو جلا کر ایک اسم کا ورد کرتا تھا لوگ بیان کرتے ہین کہ پندرہ سال پورے اُسنے اسی شغل مین گذارے محمد احمد کی نیک نامی بوجہ اُسکے تقدس و اتقا کے دور تک پھیل گئی اور ایک شخص مالدار بنکر بہت سے مرید اپنے گرد جمع کر لئے اور بہت سی عورتون کو اپنے نکاح مین لایا نکاح کی غرض سے عورتون کا انتخاب بہت احتیاط سے کرتا تھا یعنی بغارا کے شیخون مین بڑے بڑے صاحب رعب وداب شیخون کی لڑکیون سے عقد کرتا تھا بخیال اسکے کہ چار سے زیادہ تعداد ازواج کی جیسا کہ قرآن مین حکم ہے نہو جائے اُسکی یہ عادت تھی کہ عورتون کو طلاق دیدیتا تھا اور پھر مطابق اپنے خیال کے دوسری عورتون سے نکاح کرلیتا تھا غرضکہ رفتہ رفتہ اُسنے بوجہ اپنے تقدس وورع کے بڑی نیک نامی حاصل کی اور بہت سے لوگ اسی قسم کے متعصب اُسکے پیرو اور مرید ہو گئے حاکم فشودا نے جس کے تحت مین مقام عبّا ہی تھا محمد احمد سے ایک غیر معمولی ٹیکس کا مطالبہ کیا اُسنے اُس ٹیکس کے دینے سے انکار کیا اسپر حاکم نے کہلا بھیجا کہ اگر تم ٹیکس کو نہ ادا کروگے تو مین تمکو گردن وگلو بستہ فشودا مین پکڑوا بلواؤنگا اور ایسے سپاہی مقرر کرونگا جو اُس جزیرے سے تمھاری اس تہدید وتخویف کا دفعیہ کرینگے غرضکہ جسوقت وہ سپاہی حاکم نے وہان مقرر کئے وہ سب قتل ہو گئے اور یہ خبر دور تک منتشر ہو کر بڑے فساد کا باعث ہوئی محمد احمد نے اپنے موقع وقت پر لحاظ کرکے کہ اصلی مہدی کا ظہور تیرھوین صدی مین ہونے والا ہے یہ ٹھہرایا کہ اس موقع کو ہاتھ سے ندو اور اس حیلے کو پیش کرو جسے باعتبار حالت موجودہ سوڈان کے لوگ بہت اچھی طرح تسلیم کرلینگے چنانچہ ماہ مئی ۱۸۸۱ء مین اپنے بھائی بند درویشون کو اُسنے یہ لکھنا شروع کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس

Marfat.com

مہدی موعود کی نسبت پیشین گوئیان کی تھین وہ مجھ ہی سے مراد تھی اور وہ مین ہی ہون
اور مجھ ہی کو خداوند عالم کی طرف سے یہ منصب عطا ہوا کہ اسلام کی اصلاح کرون اور تمام
عالم کو عدل وداد سے بھر دون اور تمام عالم مین ایک ہی شرع اور ایک ہی مذہب اور ایک ہی
بیت المال قائم کرون اور کوئی شخص عام اُس سے کہ وہ نصاریٰ ہو یا مسلمان یا بُت پرست
مجھ پر یقین نہ لائے اُسے فنا کر دون ماہ رمضان مین اُسنے عام طور سے اپنے مذہب کا اظہار مقام
ابہ مین جو قریہ عبّا کے قریب تھا کیا مہدی کا قول تھا کہ ہم موت کو ایسا ہی چاہتے ہین
جیسا کہ تم زندگی کو موت ہمکو زندگی سے زیادہ پیاری ہے اور سب سے زیادہ عزیز چیز
ہم کو موت ہے مہدی کے ان الفاظ مین کچھ ایسا برقی اثر تھا کہ کچھ دنون مین ہزارون آدمی
اُسکے جھنڈے کے نیچے جمع ہو گئے ماہ جولائی مین رؤف پاشا گورنر سوڈان کو خرطوم مین
مہدی کے مضمون خط کی اطلاع ہوئی چنانچہ شروع اگست مین اُسنے ایک نقیب ابوسعید نامی
کو باین حکم روانہ کیا کہ محمد احمد کو خرطوم مین لے آئے ابوسعید نے مقام عبّا مین پہونچکر مہدی
کو بہت ہی پایۂ برتر پر پایا ابوسعید کے سوال پر کہ آپ کی غرض ان کارروائیون سے کیا ہی
مہدی نے جواب دیا کہ مین خداوند عالم کی جانب سے مہدی موعود ہون ابوسعید نے کہا
کہ اس ملک کا حکمران بھی مثل آپ ہی کے مسلمان ہے جسکا جواب مہدی نے یہ دیا کہ نہین
ہرگز ایسا نہین ہے اسلیے کہ حکمران نے کرسٹانون کو مجاز کیا ہے کہ وہ گرجے اپنے اس ملک
مین قائم کرین اور امن مین رہین علاوہ اسکے اُن کرسٹانون نے ٹیکس بھی وصول کیے
ہین ابوسعید کی اس نصیحت پر کہ آپ گورنمنٹ مصر سے مخالفت نہ کرین اپنے آپکو گورنمنٹ
مصر کے حوالے کر دین قبل اسکے کہ بے معین و مددگار ہو کر تاب مقاومت فوج سرکاری اور
بندوق و توپ و جہاز جنگی دخانی کی نہ لا سکین مہدی نے نہایت بہادرانہ طور سے یہ
جواب دیا کہ اگر فوج مصری مجھے یا میرے مریدون کو گولیان ماریگی تو اُس سے کسی کو ضرر
نہ پہونچے گا اور جو جہاز جنگی ہمارے مقابلے کو آئینگے سب کے سب ڈوب جائین گے غرض کہ
ابوسعید ناکامیاب خرطوم کو واپس آیا رؤف پاشا نے مہدی کی سزا کے لئے تین سو
سپاہی دو توپ ایک دخانی جہاز کے ذریعہ سے بھیجے ۱۱۔ اگست کو یہ فوج قریۂ عبّا سے تھوڑے

Marfat.com

فاصلے پر اُتری مہدی کے مقابلے مین ایک سوتیس سپاہی مع افسر کے مقتول ہوئے باقی
سپاہیون نے اپنے ہتیار ڈالدیے اور بھاگ گئے اُسوقت وہ جنگی جہاز بھی قریہ کے پہلو مین
پہونچ گیا تھا چنانچہ افسر توپخانہ کو حکم دیا گیا کہ وہ مہدی پر گولہ اندازی کرے اِس لئے کہ
اِس مقام سے مہدی چند گزون کے فاصلے پر سوار نظر آرہا تھا مگر وہ شخص مہدی کی مقدس
صورت دیکھکر گھبراگیا اور پہلے تو عذر کیا کہ گولہ بارود نہین ملتا بعد اسکے بادہوائی گولے
اُڑانے لگا مہدی بے تکلف و بہ آرام تمام سوار ہوکر چلتا ہوا باقی ماندہ فوج جان بچا کر
خرطوم مین واپس پہونچی اس سرکاری فوج کی شکست کا یہ نتیجہ ہوا کہ مہدی کے مرید اور بڑھے
اور شہر خرطوم مین ایک قسم کا تردد پیدا ہوگیا۔ پھر رشید بے حاکم فشودا چارسو قواعد دان
سپاہی اور ایک ہزار حبشیان شلوک کو ہمراہ لیکر مہدی کے مقابلے پر روانہ ہوا ۸- دسمبر کو لڑائی
ہوئی اور یہ بھی بغارا والون کے غضبناک نیزون سے چھد گئے جو مہدی کی اعانت کو جمع ہوئے تھے
بعد اسکے بہت سی ریمنگٹن بندوقین اور مصالحہ جنگ درویشون کے ہاتھ آیا اور اُسوقت
بغاوت چارون طرف کی ہوا مین پھیل گئی اور درویش شیوخ عرب کے ہان جاکے اور جہاد کے لئے
وعظ کرتے پھرتے تھے اور بہتیرے قبیلے نیل ابیض و اسود کے اُسوقت برسرشورش تھے
شروع ستمبر ۱۸۸۲ء مین مہدی ساٹھ ہزار ہمراہیون کی جماعت سے جن مین خاصکر قبیلۂ
بغارا اور حسینیہ کے لوگ بکثرت تھے العبید کے مقابل جو صوبہ کردفان کا صدر مقام ہے پہونچا
اور ۱۹ جنوری ۱۸۸۳ء کو العبید پر مہدی کا قبضہ ہوگیا اور وہ بڑی شان و شکوہ سے شہر
مین داخل ہوا تمام مصری سپاہی اور افسر اور اہلکار اُسکے مطیع ہو گئے شہر کے کل عیسائی
تاجرون نے اسلام قبول کیا مگر رومن کیتھولک کے پادریون نے تبدیل مذہب سے انکار
کیا اِسلئے وہ لوگ قید سخت مین رکھے گئے اِس زمانے مین مہدی کردفان کا مالک ہوگیا اب تک
درویش لوگ صرف نیزہ و شمشیر سے لڑتے تھے اُنکا یہ مقولہ تھا کہ یہ آتشین حربے کفار کے ہین
لیکن آخر کار جب مصری گروہ کے گروہ مہدی سے جاملے تو اُنکے پاس ریمنگٹن رفل بکثرت
تھے اور اب وہ لوگ اُن بندوقون کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے مصری سپاہی مہدی کے
مقابلے مین بے سود تھے اِسلئے کہ وہ لوگ جنگ پر کسی طرح راغب نہین ہو سکتے تھے اور افسران

Marfat.com

عثمان دقنہ جو ایک ترکی سوداگر کا پوتا تھا جو بردہ فروش بھی تھا وہ اور اُسکا بھائی احمد ۱۸۸۳ء مین مھدی کا شریک ہوگیا مھدی نے اُسے مشرقی سوڈان مین اپنی طرف سے امیر مقرر کردیا بیکر پاشا کو جس کے ساتھ ۳۰۰۰ فوج تھی عثمان دقنہ نے ۱۲۰۰ درویشون کے ساتھ الطیب کے قریب شکست فاش دی مصری فوج ایک وحشیانہ طور سے ماری گئی ۴ کرپ توپین پانچ لاکھ کارتوس اور تین ہزار بندوقین عثمان کے ہاتھ لگین چونکہ گورنمنٹ مصر مین بغاوت کے دفع کرنے کی قوت نہ تھی اسلئے یہ تجویز کی کہ سوڈان کے مختلف حصّون سے فوج واپس کرلیجائے حفاظت مصر کے لئے دریاے نیل پر خرطوم تک قبضہ رکھنا چاہئے اور بحر احمر سے مشرقی سوڈان کا حصّہ گورنمنٹ اٹلی کے سپرد کردین انگریزون نے اس راے سے رضامندی ظاہر کی اور یہ بات تجویز ہوئی کہ ایک انگریزی افسر اعلی باختیارات کامل خرطوم کو اس غرض سے روانہ کیا جائے کہ وہ فوج سوڈان سے واپس بھیجنے اور حتی الامکان آئندہ کے لئے وہان عمدہ انتظام بقاے حکومت وملک کے لئے کرے اور جنرل گارڈن اس کام پر بحیثیت اعلی کمشنر برٹش گورنمنٹ کے اور خدیو مصر کی طرف سے گورنر جنرل سوڈان مقرر ہوکر روانہ ہوا ۱۹ فروری ۱۸۸۴ء کو گارڈن نے بربر مین پہونچکر ایک اشتہار آزادی سوڈان کا جاری کیا اور نصف محصول بھی معاف کردیا اور علی العموم لوگون کے قصور بخشدئے بلکہ یہانتک کیا کہ باشندگان سوڈان کو یہ امتیاز دیا کہ وہ لونڈی اور غلام رکھین اور اسی اشتہار کے ذریعہ سے مھدی کو سلطان دارفور مقرر کیا اور کچھ تحفے بھی اُسے بھیجے مگر مھدی نے انکار کیا اور گارڈن سے مسلمان ہونے کی درخواست کی اور مھدی نے گارڈن کے لئے ایک لباس درویشی کہ ایک پیوند لگا ہوا کثیف پیراہن تھا بطور تحفے کے بھیجا وہ گارڈن نے واپس کردیا تو مھدی نے بھی وہ تحفے جو گارڈن نے اُسے بھیجے تھے واپس کردئے مھدی کی فوج نے مئی ۱۸۸۴ء مین بربر کو فتح کرلیا قاہرہ کو جو تار کا سلسلہ تھا وہ کاٹ ڈالا اور آئندہ جنرل گارڈن اور اُن کی فوج کے حالات پر پردہ ڈھک گیا اور وہ خرطوم مین گھر گیا اور اُسکا وہان سے واپس چلا آنا مشکل ہوگیا مھدی کے ساتھ عیسائی قیدی لباس درویشی مین فوجی خدمات پر مامور تھے اور مھدی کے سردارون سے

Marfat.com

اور شہر خرطوم والون سے صلاح اور مشورے ہونے لگے شیخ الاسلام اور قاضی اور مفتی وغیرہ اشخاص اس صلاح و مشورہ مین شریک تھے مگر بوجہ اشتعال بغاوت اُن لوگون کی سزا دہی مین مبادرت نہوسکتی تھی مہدی نے ۲۶ جنوری ۱۸۸۵ء کی شب کو خرطوم فتح کر لیا شہر کے دروازے کھل گئے اور ایک سخت قتل عام شروع ہوا جنرل گارڈن بھی مارا گیا اور بہت سے انگریز بہ شمول یونانیون کے جو سلاح خانہ پر متعین تھے اور اکثر معزز لوگ قتل ہوئے سفیر اسٹریا بھی مارا گیا اور سفیر یونان اور ایک ڈاکٹر قتل سے بچکر قید ہوا عورتون اور بچون کے سُنہرے اور روپہلے زیور اور جواہرات چھین لئے گئے اور قبیلہ بشارین کے سوداگرون کے ہاتھ مثل لونڈی غلامون کے فروخت کر دئے گئے انگریزی اور مصری اور سرکیشیا کی سفید رنگ عورتین اور حبشی عورتین سب کی سب فروخت کر ڈالی گئین اور اُن کے شوہر اور آقا انکے سامنے قتل کر ڈالے گئے دوپہر تک یہ جنگ اور قتل عام جاری رہا دوپہر کے بعد لوٹ کے لئے جھگڑا اور فساد شروع ہوا اور نماز مغرب تک بجز کوسنے اور بددعاؤن کے اور کچھ نہ سُنائی دیتا تھا نہ مؤذن نے اذان دی اور نہ کوئی نماز مسجد مین ادا کی گئی۔

مہدی نے اپنے تابعین سے یہی تاکید کر رکھی تھی کہ وہ خاکساری اور عاجزی سے بسر کرین اور بالکل تارک دنیا رہین کسی قسم کی جائداد اپنے پاس نہ رکھین اور اپنی فقیرانہ بزرگی قائم رکھنے کے لئے چیتھڑون کے سئے ہوئے کپڑے پہنین اور پیوند لگائین لیکن لوٹ مار کے بعد درویشون کی یہ حالت بگڑ گئی اور انکے مذہبی خیالات کو بھی زوال ہونے لگا اور چیتھڑون کے لباس کے بدلے اب اُنھون نے صاف ستھرے اور صنعت کے کامون کے پُر تکلف کپڑے پہننا شروع کئے اور سفید کپڑون کے اوپر رنگین دھجیان لگانے لگے اور مفلسی اور ترک دنیا کی علامتین باقی نہین رہین پہلے جو سچی دیانت کے ساتھ متعصبانہ مذہبی جوش پایا جاتا تھا اُس کے بدلے اب دنیاداری کی باتین زیادہ پائی جانے لگین درویشون نے اِس خیال سے سوڈان کی تمام جامع مسجدین توڑ ڈالین کہ وہ مال مغضوب سے تیار ہوئی ہین وفات سے قبل مہدی کے اقتدار اور سطوت مین بہت کچھ ضعف بسبب قحط اور جنگ کے آگیا تھا۔

ماہ مارچ ۱۸۸۵ء مین **مولوی حسن علی مخالف مہدی** نہایت تزک و احتشام سے

Marfat.com

العبید مین داخل ہوا گھوڑے پر سوار اور ایک برہنہ شمشیر ہاتھ مین لئے ہوئے کہتا جاتا تھا کہ یہ تلوار مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کے قتل کرنے اور کافرون کے مصر سے نکالنے کو عطا فرمائی ہے اور چند روز کے بعد اِس مولوی کے مقلدین نے پیروان مہدی کو ایک سخت شکست دی اور اُسکے سردارون کو قتل کرڈالا مہدی نے چھ ہزار آدمیون کے ساتھ مقام اُم درمان مین اپنا ہیڈ کوارٹر قائم کیا اور یہان وہ سفید کرتہ و پائجامہ پہنے رہتا تھا اور مرصع کا عصا اپنے پاس رکھتا تھا اور مصر پر حملہ کرنے کے لئے فوج جمع کرتا تھا کہ ۱۹- جون ۱۸۸۵ء کو عارضہ چیچک مین مبتلا ہوا مرتے وقت اپنے پاس اپنے بھتیجے عبداللہ تعاشی کو کہ چار خلفا مین سے ہے خیمے کے اندر بُلایا اور اپنی تلوار اُسے دی اور اپنا جانشین اُسے مقرر کیا دوسرے روز مہدی کی حالت خراب ہوگئی اور اپنے اعزہ واقربا کو الوداع کہا اور یہ وصیت کی کہ انگریزون سے سلسلۂ جنگ برابر جاری رکھنا اُسی روز پانچ بجے قریب شام اُس کا انتقال ہوگیا اور فوراً ہی دفن کردیا گیا اور جس خیمے مین وہ تھا جلا دیا گیا۔ تعاشی دعویدار اپنی جانشینی کا ہوا لیکن عام لوگون نے اُسکی اطاعت تسلیم نکی اور سخت نزاع واقع ہوئی مہدی کے دفن ہونے کے بعد عبداللہ اُم درمان سے مہدی کی فوج اور خزانہ جسے اُسنے فراہم کیا تھا چھوڑکر خرطوم چلاگیا اور محل شاہی مین قیام پذیر ہوا اور فوج جو اُم درمان مین تھی اُسے مہدی کا خزانہ دینے سے انکار کیا اور وجہ انکار یہ بیان کی کہ مین نے یہ چاہا کہ یہ لوگ کافرون سے متصل جنگ کرین مگر یہ لوگ نہ گئے کچھ دنون کے بعد قبیلۂ بغارا اور شہروالون مین ایک ہنگامہ واقع ہوا اور کسی قدر فوج بھی اُن کی مدد کو آئی عبداللہ یہ قصد کرکے کہ اِس ہنگامے مین چلکر امن قائم کیجئے قرآن ہاتھ مین لئے ہوئے آیا مگر اُسکی کُہنی مین ایک تلوار لگی اور قریب المرگ ہوگیا اِسی حالت مین لوگ اُسے محل مین اُٹھالائے الغرض پیروان عبداللہ نے اپنے مخالفین کو پسپا کردیا اُس وقت خلیفہ کی سلطنت چار سو میل تک بحر قلزم کے کنارے پر پھیلی ہوئی تھی اور اندرون ملک مین اُسکا علاقہ نیل اور سرحد حبش تک پہونچ گیا تھا اور مغرب کی طرف سہارا حد فاصل تھا یعنی ایک ہزار میل سے زیادہ وادی نیل مصر کے قبضے سے نکل گیا۔

Marfat.com

۱۸۹۸ء مین انگلستان کے حکم سے جنرل کچنر ام درمان پر حملہ کرنے کے لئے ۲۷ ہزار انگلش مصری فوج لیکر مقام آگان مین داخل ہوا جو ام درمان سے آٹھ میل ہے اور گنبوٹون نے ام درمان تک گرداوری کر کے تمام بیرونی قلعون کو گولون سے مسمار کردیا اور تیسرے پہر کو خاص ام درمان پر گولہ اندازی ہوئی جس مقبرے مین محمد احمد مہدی کی قبر تھی اُسکا گنبد اُڑ گیا شام کو یہ گنبوٹ آگان کو واپس آئے درویشون نے اُس دن مقابلہ نہین کیا لیکن جمعہ کے دن علی الصباح خلیفہ کی تمام فوج جسکی تعداد تخمیناً ۳۵ ہزار تھی ام درمان سے باہر نکلی اُس فوج کی کمان خلیفہ بذات خود کرتا تھا اور نہایت آمادگی سے حملہ کیا گیا اور کوشش کی کہ دونون جانب سے انگلش مصری فوج کو گھیر لین ہرچند کہ انگلش مصری فوج کی توپون اور بندوقون سے باڑھین چلتی تھین اور ہزارہا درویش پر کاہ کی طرح کٹ کٹ کر گر رہے تھے لیکن سخت جنگ کے بعد اُنکو زک ملی اور بڑی خونریزی کے ساتھ پسپا کئے گئے اور دوپہر تک بالکل منتشر ہو گئے دو بجے سردار کچنر خلیفہ کا خاص سیاہ نشان چھین کر ام درمان کی جانب روانہ ہوا اور اڑھائی بجے اُسپر قبضہ کرلیا اور درویش کردفان کی طرف بھاگ گئے خلیفہ اور اُسکے ہمراہی کہ ایک سو تیس آدمی تھے تمام تیز رفتار سانڈنیون پر سوار تھے خلیفہ کی فوج جو بھاگ نہ سکی اُسنے سردار کے سامنے ہتیار رکھدیے درویشون کے مقتولون کی تعداد کا تخمینہ دس ہزار آٹھ سو ہے اور سولہ ہزار زخمی ہوئے اور تین ہزار سے چار ہزار تک قید کئے گئے زخمی درویشون کو موضع والون نے لوٹنے کی غرض سے قتل کیا اور لشکریون نے بھی ایسی لوٹ مار شروع کی سوڈانیون نے صدہا آدمیون کو قتل کیا جو راستے مین ملے اور جو درویش پڑے ہوئے ملے اُنکے گولی ماردی گئی یا سنگین سے ہلاک کئے گئے۔

جسوقت انگریزی فوج نے اخیر درویشونکے حملے کو زک دی اور ام درمان پر بڑھ رہی تھی تو سڑکون پر بہت سے پناہگزین مع عورتون اور بچون کے اپنے اُونٹون اور گدھون اور خچرون کو جنپر مال لدا ہوا تھا کھینچے لیے جاتے تھے یہ سب خوف زدہ بھاگے جاتے تھے یہانتک کہ گنبوٹون کے گولہ اندازون کو اُنپر گولہ اندازی کا حکم دیا اور نہایت غضبناک

Marfat.com

گولہ اندازی کی گئی اور اُنپر میکسم توپون سے بھی گولہ باری کی گئی صدہا بلکہ ہزارہا مارے گئے اور سردار کی خاص اجازت سے مہدی کا مزار کھودا گیا لاش جو معمولی طور پر حنوط کی ہوئی تھی چیر پھاڑ کر ہڈیان وغیرہ نیل مین پھینکی گئین سر اور بعض حصے کسی میڈیکل کالج کی نذر کرنے کے واسطے رکھے گئے قبر مین بارود بھر کر اُسکو اوڑا دیا گیا مسٹر ہلی نے اپنی کتاب جنگ خرطوم مین لکھا ہے کہ محمد احمد کی مہدیت کی تمام حقیقت کو بالکل مٹا دینے کی غرض سے یہ بات کی گئی مگر عام لوگ لاش کو دیکھ کر اسکا یقین نہین کرتے تھے کیونکہ اِن مین مشہور تھا کہ مہدی آسمان پر چلا گیا ہے اور کچھ عرصے کے بعد واپس آئیگا اگست ۱۸۹۹ء مین انگریزی فوج کے ایک افسر نے شوکا نا گانون مین جاکر مہدی کے چوتھے خلیفہ **محمد شریف** اور مہدی کے دونون بیٹون کو بعد جنگ وجدل کے گرفتار کر لیا، اور درویش اِس معرکہ مین قتل ہوئے پھر ان تینون قیدیون کے بھی گولی ماردی گئی اور لاشین ندی مین بہادی گئین اور وہ گانون بالکل جلا دیا گیا اور ساٹھ آدمی اتباع واشیاع مہدی اسیر کئے گئے۔

ماہ نومبر ۱۸۹۹ء مین دشت کردفان کی ایک جگہ مین عبداللہ تعائشی پر کرنیل ونگیٹ نے دھاوا کیا جسمین تعائشی مارا گیا اِس لڑائی مین نو ہزار آدمیون نے اطاعت قبول کی جن مین خلیفہ کے نامی سردار اور امیر شامل تھے یہ سب گرفتار ہوگئے اور بہت سے لوگ مقتول ہوئے عثمان دقنہ جس کی عمر ستر سال کی تھی نولاح ٹوکر واقع شرقی سوڈان کے جنگلون مین بھٹکتا پھرتا تھا ایک عرب شیخ کی غداری سے چند مصری سوارون کے ہاتھ اسیر ہوگیا۔

محمد الامین

(۴۳) محمد الامین نامی ایک شخص نے ضلع کردفان کے حصۂ جنوبی کوہستان تگالا مین یہ مشہور کیا کہ مین مہدی موعود ہون یہ خبر سنکر کرنیل ماہن جو سوڈان کا ڈپٹی گورنر جنرل ہے فی الفور خرطوم سے ۳۰۰ سوارون کو طلب کرکے ایک دخانی جہاز کے ذریعہ سے نیل سفید کی جانب روانہ ہوا ساتھ ہی اسکے العبید کو جو پایہ تخت

Marfat.com

کوفان کا ہے یہ حکم بھیجا کہ دو سو سپاہ پیدل مع دو میکسم توپون کے میرے رسالے کے ساتھ بمقام ٹنگالا آملے یہ پیدل سپاہی اور توپین دو سو میل کی مسافت طے کرتے ہوئے مقام فاچیشو کے کنارے فروکش ہوئے اور جنوبی مغربی سڑک پر ٹنگالا کی طرف کوچ کرنے لگے اور ایک صحراے لق ودق کے درمیان سے دو سو میل کی راہ طے کرتے ہوئے آگے بڑھے اور کرنیل ماہن رود سے خشکی پر اُترا پانچ دن کے بعد یہ خبر معلوم ہوئی کہ فلان قریے مین وہ مہدی موجود ہے کرنیل نے اُس فوج کے ساتھ تمام شب دھاوا کرکے تورکے تڑکے اُس قریے کو گھیر لیا مہدی کے طرفدارون نے بے تکی گولیان چلائین آخرش مہدی نے یہ بات سمجھ لی کہ اپنا بچنا محال ہے اِسلئے اُسنے اطاعت اختیار کی کرنیل نے مقامی فیجون کو لئے ہوئے اُس قریے کی طرف پیش قدمی کی مہدی باہر نکل آیا اور اپنے تئین سپرد کیا اُسکے بشرے اور قیافے سے ثابت ہوا کہ وہ بہت ذکی اور ہوشیار آدمی ہے اور یہ معلوم ہوا کہ وہ دو بار حج کے لئے مکہ معظمہ گیا تھا اور حال ہی مین اِسکا وہان سے مراجعت کرنا ہوا اُسکی عمر ۴۰ سال کی تھی اور ٹونس اسکا وطن تھا یہ بھی معلوم ہوا کہ اُسنے بہت سے آدمیون کو جمع کیا تھا لیکن اسکے گرفتار ہونے کے ایک دن آگے ہی اسکے اکثر رفیق بھاگ گئے اُنکو اس بات کے تحقیق کرنے کا موقع نہ ملا کہ آیا محمد الامین سچا مہدی موعود ہے یا دھوکا باز اور مکار ہے اسنے اپنے منصوبون کی تعمیل نہایت چستی اور چالاکی سے کی اگر اسکو ایک مہینہ کی مہلت حاصل ہوتی اور حکام سوڈان سہل نگاری اور بے پروائی اختیار کرتے تو ملک کردفان کے جنوب کی طرف تمام لوگ اغلبًا اسکے تابعدار ہوجاتے سوڈان کے اکثر شیوخ کے خطوط ملے جو اس مہدی کے حالات کی تحقیقات کے باب مین ہین اسنے وہی طریق اختیار کیا تھا جو پہلے مہدی کا طریق تھا اور اُسکی پیروی اختیار کئے ہوئے عمل کر رہا تھا اگر زمانہ اُسکو فرصت دیتا تو تھوڑے سے عرصے کے اندر اسکی قوت وطاقت بہت ترقی کرجاتی لیکن یہ بات خدا کو منظور نہ تھی کرنیل ماہن نے اُسکو قید کرکے نہایت حفاظت سے کے ساتھ عبید کو روانہ کیا اور اُسپر بغاوت کا الزام لگایا گیا اور اُسکو پھانسی دی گئی اُسکا لباس سوڈان

کے عربون کے لباس کی طرح۔ تھا وہ اور اُسکے رفیق اپنے مُنھ پر نقاب ڈالے ہوئے رہتے تھے مہدی کا لباس اکثر ریشمی کپڑون کا ہوتا تھا جیسا کہ مکہ کے رہنے والے پہنتے ہین اس شخص کے خاص خاص رفیق بھی اسیر کرکے العبید کو روانہ کئے گئے تگالا کے شمالی مشرقی سمت کے باشندے مہدی کے تابعدار ہوگئے تھے انھین یقین ہوگیا تھا کہ یہ سچا مہدی موعود ہے انمین سے چند شخص قید بھی کئے گئے مہدی کے تابعدارون نے گھانس کو زہر آلود کیا تھا اسکے اثر سے بہت سے گھوڑے ہلاک ہوئے۔

محمد

(۲۵) فاس علاقۂ مغرب اقصی مین ایک شخص نے جسکا نام محمد ہے مہدی موعود ہونیکا دعویٰ کیا ہے بہت سے قبیلے اُسکے تابع ہوگئے ہین چنانچہ قبائل غیاثہ۔ تسول۔ برانس۔ ہوارہ۔ بنی وارین۔ کمناسہ اور صہناجہ اِس سے بہت کچھ عقیدت رکھتے ہین اور اسکی صداقت پر ایمان لاچکے ہین اور اسکے تابعین اسکو سیدنا کرکے بولتے ہین جیسا کہ انکی اصطلاح مین بادشاہ وقت کو بولا جاتا ہے جب وہ اِن قبائل کو جو اسکے تابع ہین بلانا چاہتا ہے تو اپنے مکان کے قریب ایک بلند پہاڑ پر آگ روشن کرتا ہے جسے دیکھتے ہی وہ سارے دوڑے چلے آتے ہین اِن قبائل کے سوا اور بھی بہت سے لوگ اسکے تابع ہوگئے ہین اور ہوتے جاتے ہین الحاضرہ نے سنہ ۱۹۰۲ء کے آخری سال کے اپنے ایک پرچے مین اسکا حلیہ اِس طرح بیان کیا ہی جسم دُبلا پتلا قد متوسط رنگ گورا مائل بگندمی داڑھی چھوٹی ہے جس مین چند بال سفید بھی ہین ایک آنکھ مین قدرے سفیدی ہے جب کوئی خط یا کتاب پڑھنے لگتا ہے تو اِس آنکھ کو بند کرلیتا ہے اکثر خاموش رہتا ہے کلام جب کرے مسائل شرعی سے کرتا ہے کسی قدر فقہ بھی جانتا ہے لیکن تاریخ مین بڑا علامہ ہے تین اسکے خلیفہ ہین ایک تو بالکل جاہل ہے جسکا نام صالح ہے وہ اس مدعی مہدیت کا خسر ہے دوسرے کا نام محمد حموش ہے یہ بھی بے علم ہے مگر بڑا زاہد عابد صاحب خلاق حمیدہ تیسرے کا نام ابراہیم برنوصی ہے یہ شخص فقیہ صوفی اور بڑا فاضل اعلیٰ درجے کا مصنف ہے اکی

Marfat.com

بڑی بڑی تصانیف ملک مین مشہور ہین دو شخص اسکے مہمان خانے کے مہتمم اور لنگر خانے کے منتظم ہین ایک کا نام محمد شرکی اور دوسرے کا نام حمود بخاری ہے۔

ملاے سوٗمالی

(۳۶) سومالی عرب کے ایک قبیلے کا نام ہے وہ سرزمین جو اِس قبیلے کے لوگون سے لوگون سے آباد ہے ملک سومالی یا ارض سومالی کہلاتی ہے انگریز اسکو سمالی لینڈ یعنی سومالیون کی زمین کہتے ہین لیکن اِس ملک کا اصلی نام سومالی لینڈ نہین ہے۔ یہ ولایت افریقہ مین واقع ہے۔اِس چھوٹے سے قطعہ زمین پر جو قومین آباد ہین اُنکے پاس گینڈے کی کھال کی ڈھالین ہین تیر و کمان ہین اور نیزے ہین۔

اِس ملک مین ایک شخص نے مہدی موعود ہونے کا دعوے کیا۔

قاہرہ کے اخبار اللوا مورخہ ۲۸-فروری سنہ ۱۹۰۱ء مین لکھا ہے کہ سومالی کے جدید مہدی کا نام حاجی محمد بن عبداللہ ہے اور خاص عرب سمالی الوطن مسلمان ہے جو خاص ایک اسلامی گھرانے سے نکلا ہے بچپن سے اُسے صرف دینی تعلیم ہوتی رہی اور دنیا کا ذرا بھی شایبہ اُسپر نہ پڑا ہے۔

قبل اِدّعاے مہدیت بہت وقت وہ ممالک حجاز تک ہو آیا ہے اور وہ فرقۂ جابر سلیمان سے ہے اُسکی عمر تیس برس کی ہے شیخ محمد صالح کا مرید ہے جو کہ مین فرقۂ محلیہ کے سرغنہ ہین ملّا کا جسم چھریرا اور قد معمولی ہے مال غنیمت اپنے پیرون مین تقسیم کر دیتا ہے وہ کہتا ہے کہ سمالیون کو غیر قومون کے قبضے سے آزاد کر دونگا اور بطور مہدی کے بھیجا گیا ہون۔انگریزون نے ملا محمد بن عبداللہ کو جب اسنے شایستہ فوجونپر کنارۂ بحر سے اُترتے ہی حملہ کیا دیوانہ ملا خطاب دیا اور مدت تک اُسکو دیوانہ سمجھتے رہے یعنی ڈھالون۔تیر کمانون۔اور نیزون کے بل پر جب اُسنے جلدی چلنے والی توپون اور اعلیٰ درجے کی بندوق رکھنے والے سپاہیون پر حملہ کیا تو اُسکی دیوانگی مین انگریزون کو کیونکر شک ہوسکتا تھا۔

Marfat.com

مگر جب انگریزون کی تین چار مہمین یکے بعد دیگرے ناکام ہوئین اور ملا کے ہاتھ سے انگریزون نے سخت تکلیف اُٹھائی اور اُسپر چڑھائیون مین صرف تو بہت ہوا مگر پھر بھی ناقص رہین اور ملا قتل وگرفتاری ہی سے محفوظ نہین رہا بلکہ اُسکی عظمت وشان مین کچھ فرق آنے اور آئندہ اُسکے دق تنگ کرنے کی بھی شہادت نہین ملی توانگریزون کی آنکھین کُھلین اور اب اُنھین معلوم ہوا کہ ملا کو کوئی دماغی مرض ہوتا تو وہ کیونکر اِس عمدگی سے مقابلہ کرکے محفوظ رہ سکتا تھا اس کے بعد ایک نئی خبر عام طور پر مشہور ہوئی کہ مہدی سوڈانی کے بعض پیرو یہ عقیدہ رکھتے ہین کہ مہدی ملا عبداللہ کی صورت مین پھر پیدا ہوا ہے - لاکھون روپے خرچ کرنے اور صدہا سپاہی میدان جنگ مین ضائع کرنے کے بعد اراکین سلطنت انگلشیہ نے انجام کار فیصلہ کیا کہ دیوانے ملا کو مطیع کرنیکی کوشش بے سود بلکہ ناقابل عمل ہے اُسے اُسکی اپنی حالت پر چھوڑ دینا چاہیئے -

سیّد محمد بن علی ادریسی

(۳۷) سنہ ۱۳۲۷ ہجری مین سید محمد بن علی بن احمد ادریسی شافعی نے تہامہ ملک یمن مین مہدیت کا دعویٰ کیا - مقام عسیر مین پیدا ہوا تھا اور اُس خاندان سے ہے جو یمن مین مشہور اور با اثر ہونے کے علاوہ خود کو اولاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بتلاتا ہے اور کہتا ہے کہ ہمارے ہی خاندان مین نبوت کا خاتمہ ہوا ہے -

سید ادریسی کا اصلی وطن مراکو بیان کیا جاتا ہے مگر اُسکے دادا نے یمن مین بود وباش اختیار کرلی تھی ادروہین سید ادریسی اور اُسکے والد پیدا ہوئے تھے -

سید ادریسی نے ابتدا مین مکہ معظمہ مین دینی تعلیم پائی اور پھر مصر جاکر جامع ازہر مین داخل ہوگیا تحصیل علم کے بعد کچھ دنون سوڈان مین رہا اور پیری مریدی کا سلسلہ جاری کیا مگر جب وہان دال گلتی نظر نہ آئی تو واپس یمن چلا آیا چونکہ یمن کے لوگ نسبتہً کم علم اور سادہ طبیعت ہین اِسلئے یہان خوب کامیابی ہوئی بارہا حج بیت اللہ سے بھی شرف اندوز ہوا اور اُسکے تقدس اور ورع کا شہرہ عرب وعجم کے گلی کوچو نمین

ہونے لگا اور لوگ جوق جوق اُس سے بیعت کرنے لگے اور اِس شہرت کے خیال نے اُسے مہدیت کے دعوے پر آمادہ کیا مگر خود سید ادریسی نے اپنے ایک دوست امین صادق کے نام جو خط لکھا ہے اُسمین کہتا ہے کہ ہم مذہب اہل سنت والجماعت سے ہین اللہ اور اُسکے فرشتون اور اُسکی کتابون اور اُسکے رسولون اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہین اور حتی المقدور شریعت مطہرہ کے موافق عمل کرتے ہین امر معروف اور نہی عن المنکر بھی بجالاتے ہین نہ ہم مہدیت کے دعوے کے مدعی ہین نہ کشف وغیب دانی کے نہ ہمین خلافت وملک کی ضرورت ہی۔ اُسکی چند کرامتین مشہور ہین جنھین دیکھکر یمن کے جاہل بہت متاثر ہوتے ہین اور اُسے ولی کامل جانتے ہین مثلاً ایک کرامت یہ ہے کہ جب نیا شخص مرید ہونے کی غرض سے اُسکی خدمت مین حاضر ہوتا ہے تو اُسکے ہاتھ مین ایک رسّی دی جاتی ہے جس کے پکڑتے ہی معتقد کے جسم پر لرزہ اور خوف طاری ہوجاتا ہے اُسوقت پیرو مرشد ارشاد فرماتے ہین کہ تیرا دل میری طرف سے صاف نہین ہی معتقد درد واضطراب کی وجہ سے چیختا ہے کہ حاشا وکلا میرا دل آپ کی جانب سے بالکل صاف ہے اور آپکی ولایت وکرامت کا صدق دل سے اقرار کرتا ہون اُسوقت وہ رسّی اُسکے ہاتھ سے چھٹ جاتی ہے اور اُسکے دل کو قرار حاصل ہوتا ہے پھر وہ اس نوگرفتار کو مرید بنالیتا ہے۔ کبھی کبھی بند اور تاریک کمرے مین ایک جانب فوج اور سوار جاتے ہوئے دکھلائی دیتے ہین اُسوقت معتقدین خشوع وخضوع کے ساتھ درود شریف پڑھتے ہین مہدی کہتا ہے کہ یہ فرشتے ہین کہ ہماری مدد کو آئے ہین اور انشاء اللہ کفار (ترکون) پر فتح حاصل ہوگی۔ عرب کے بڑے بڑے قبائل نے اُسکو مہدی تسلیم کرلیا ہے۔ اور اُسکے آگے سر نیاز جھکاتے ہین یمن کا مشہور فرمان روا ابن محمد عبد جس نے ترکون سے جنگ کا اعلان کیا تھا اُسکا مرید ہوگیا ہے فی الحال اُسکے مرید جو اُسکے ہمراہ سرفروشی کے لئے تیار ہین چالیس ہزار بتلائے گئے ہین۔

کہتے ہین کہ اسنے بڑے زور وشور سے اعلان کیا ہے کہ مین لوگون کو امن وصلح کا پیغام سنانے اور شریعت محمدی کی متابعت منوانے کے واسطے آیا ہون۔

Marfat.com

اِس جدید مہدی کی سطوت وجبروت کا اثر لوگون پر اِس درجہ ہوا ہے کہ اُس کے احکام پر مطلق چون وچرا نہین کرتے تھے۔
ایک عرب نے آکر اُس سے عرض کیا کہ احمد شریف جو امراے وقت مین سے ہے میری لڑکی کو بھگا لیگیا ہے اور اُسکو ایک شخص غیر کے ہاتھ فروخت کرڈالا ہے اُسنے فوراً اُس امیر کو طلب کیا اور اِستغاثہ اُسکے روبرو پیش کرکے کہا کہ تم اپنی صفائی پیش کرو مگر وہ امیر قاصر رہا۔ اسپر مہدی نے حکم دیا کہ شرع کے مطابق اِسکے ہاتھ قلم کیے جائین۔ چنانچہ احمد شریف کے ہاتھ تراش دیے گئے۔ احمد شریف اُس وفد کا ممبر تھا جو اہلِ یمن کی طرف سے سلطان عبدالحمید خان ثانی کی خدمت مین گیا تھا سلطان نے اُسکو خاص اعزاز عطا کیا تھا مہدی اِس قسم کی سزائین اور لوگون کو بھی دے چکا ہے اور ایک بڑا پولیٹکل شخص ہے۔ ابتدا مین مرید کرنے کے بعد کوئی وظیفہ پڑھنے کے لئے تبلادیا پھر آہستہ آہستہ حکومت کی جانب سے اُنھین بدظن کردیا اور ٹیکس کی ادائگی سے روکدیا بدو عرب کی بادیہ نشین تو ہین تو اِس قسم کی باتون کی دلدادہ ہین اُنھین ٹیکس کا ادا کرنا اور کسی قسم کا مطیع وفرمان بردار رہنا کب گوارا ہے پس سید ادریسی کے اغواسے وہ پورے باغی بنگئے۔
اِدھر ادریسی نے جھوٹی سچی دلیلین پیش کرکے ترکون کو کافر ٹھہرادیا اور اُنپر جہاد کرنا فرض بتادیا اب کیا تھا معرکہ آرائیان ہونے لگین اور طرفین کے ہزارہا آدمی توپ وتفنگ اور تلوار کے گھاٹ اُترنے لگے۔

شریف مختار

(۳۸) ۱۳۲۵ھ ہجری کے آخر مین ایک شخص شریف مختار نامی نے جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل سے ہونیکا دعویدار ہے سوڈان کے موضع کتاب لباب مین مہدی ہونیکا دعوی کیا اور حکام سوڈان کے اختیارات کی مخالفت کی گورنر بربر نے نائب گورنر دامر کو مع ایک دستۂ سپاہ کے ایک لفٹنٹ کی ماتحتی مین اِس مہدی کو اطاعت قبول کرنے کے لئے ترغیب دینے پر مامور کیا موضع کتاب لباب مین پہونچکر نائب گورنر دامر نے

Marfat.com

اُمِّ دُرمان کے قاضی کو حکم دیا کہ شریف کے پاس جاکر اُسکو مہدیت کا خیال ترک کرنے کے لئے ترغیب دے چنانچہ قاضی نے حکم کی تعمیل کی لیکن وہ اپنی کوشش مین ناکام رہا اس لئے اُس ضلع کے شیخ کو اس کام کے انجام دینے لئے مامور کیا شیخ کے پہونچنے تک مہدی کا جوش بہت بڑھ گیا تھا۔

شریف نے نیزے کے ایک وار سے شیخ کو ہلاک کردیا اور ایک جنگ شروع ہوئی جسمین مقتول شیخ کے دو ساتھی سخت مجروح ہوئے اسپر سرکشون کو ڈرانے کے لئے کمان افسر نے ہوا مین چند خالی فیر بندوق سے کئے لیکن مہدی پر اسکا کوئی اثر نہین ہوا بلکہ برعکس اسکے مہدی اور اُسکے تین بیٹون نے سپاہ پر حملہ کردیا اسلئے مقابلے مین اُن پر فیر کئے گئے شریف مجروح ہوا اور اُسکا ایک بیٹا مارا گیا اور باقی بیٹے خفیف مجروح ہوئے سپاہیون مین سے ایک مارا گیا ایک سخت مجروح ہوا۔ اور نائب لفٹنٹ خفیف مجروح ہوا شریف اور اُسکے دونون بیٹون کو گرفتار اتبارہ کے اسپتال مین بھیجدیا گیا۔

عبدالغفار بن کمال غازی

(۳۹) شرح فصوص الحکم مین جندی نے لکھا ہے کہ عبدالغفار بن کمال غازی قونوی مہدیت کا دعوی کرتا تھا اور مین اس دعوے کو نہین مانتا تھا اس لئے مجھ سے بیحد دشمنی کرنے لگا اور ملاحدہ کی جماعت کو میرے قتل کے لئے آمادہ کردیا مین نے مرشد کامل شیخ محی الدین عربی کی طرف توجہ کی مین نے عالم واقعہ مین دیکھا کہ شیخ نے اُس کے ہاتھ پاؤن پکڑ لئے ہین اور مجھ سے فرماتے ہین کہ اُسکو زمین پر دے مار مین نے عرض کیا بہت بہتر جب مین مسجد مین پہونچا وہان دیکھا کہ وہ مدعی اور اُس کے متبع جمع ہین مین نے اُنکی طرف التفات نہ کیا محراب مین پہونچکر نماز پڑھنے لگا اُنکو میری ایذادہی پر جرات نہوئی آخرکار اُس مدعی نے میرے ہاتھ پر توبہ کرلی۔

Marfat.com

خاتمہ

تاریخ اِس بات کو بتا رہی ہے کہ جس ملک مین اسلامی حکومت کی کمزوری آغاز ہوئی ہے یا رعایا مین تہذیب و شایستگی مفقود ہے وہان کوئی نہ کوئی شخص مہدیت کا دعویٰ کرکے کھڑا ہو جاتا ہے اور مہدی آخر الزمان کے ظہور کی بشارت جناب سید المرسلین کے جن اقوال مین آئی ہے اُن ہی احادیث کی سند پر اپنی رکیک تاویلات سے علما کو قائل معقول بنا کر اپنی مہدیت کا ثبوت دیتا ہے۔ مدعیانِ مہدیت کے شکار کھیلنے کی اوٹ مذہب ہوتا ہے۔ اور اکثر حالتون مین وہ طریقت (تصوف) کے لباس مین جلوہ گر ہو کر اپنی کارروائی آغاز کرتے ہین۔ خاصکر افریقہ کا براعظم جو اپنے باشندون کی وحشت مین مشہور و معروف ہے بہت کم کسی نہ کسی مہدیت کے مدعی سے خالی رہتا ہے۔ اور ضعیف الاعتقاد لوگون کی جمعیت بھی اُنکے گرد فراہم ہو جاتی ہے مگر جب وہ اِس قابل ہوتے ہین کہ اب زبانی جمع خرچ سے گذر کر عملی دائرے مین قدم رکھین تو یکایک پولیٹکل دنیا کے کاربرداز اُن کے سرون پر جا پہونچے اور فوج ولشکر لیجا کر اُنکا اور اُنکے دعادی کا نہین بلکہ اُن کی جماعت کا بھی سر کچل ڈالا۔ اور اُنھین پھولنے پھلنے نہ دیا۔ اگرچہ ان مدعیان مہدیت مین سے کچھ لوگ بڑی شہرت اور عزت حاصل کر لینے مین کامیاب ہوگئے مگر اکثر بدقسمتی سے گمنامی کے غار مین پڑے رہ گئے اور اُن کے حالات ظاہر نہ ہو سکے اور ہر ایک زمانے اور حالت مین اِن مدعیان کے دعوے دارون کے باعث مسلمانون کو نہایت تکلیفین پہونچین جن مین اُنھین مادی اور اخلاقی دونون حیثیتون سے نقصان عظیم برداشت کرنا پڑا اور اُن کی کمر ٹوٹ گئی۔

مہدی موعود ہونے کے مدعی سب باہم ملتے جُلتے اور دین کے پیرایے مین دنیاوی جاہ و عزت یا نام و شہرت کے طالب پائے گئے جسطرح میجک لین ٹرن (میجِک لَ نے ٹَ رَن۔ ایک قسم کی لالٹین ہے) کا تماشا اندھرے کمرے

مین پورے کمال کو پہونچتا ہے اسی طرح مہدیت محض تاریک زمانے مین اپنا پورا کرشمہ دکھاتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ افریقہ کی سرزمین دعوے مہدیت کا اکھاڑا رہتی ہے جسکے باعث ملک کے باشندے سخت آفتین جھیلتے ہین۔

علامہ ابن خلدون کا قول کا مدعیان مہدیت کا اصل منشا دور و دراز ممالک افریقہ مین ظہور کرنے سے محض حکومتون کا قائم کرنا تھا حالات مذکورۂ بالا سے آئینے کی طرح صاف اور صحیح معلوم ہوتا ہے۔لیکن جس وقت سے اہل یورپ کی نظرین افریقہ کے براعظم پر متوجہ ہوئی ہین اُس وقت سے یہ ملک دعوے مہدیت کی ایسی پرورش نہین کرسکتا جیسی انیسوین صدی عیسوی سے قبل کرتا تھا کیونکہ سوڈانی اور دوسرے مہدیون کا باوجود علم وعقل اور حکمت عملی سے کام لینے کے آخر ناکام ہی رہنا اس امید کو توڑ چکا ہی کہ آیندہ یہ سرزمین پھر کسی مہدی موعود کے دعادی کو اِسقدر فروغ دے سکیگی جسقدر پہلے پھلے پھولے تھے اور امید ہے کہ ہزارون بھولے بھالے مسلمانون کو ان باطل دعوونکی قربانی مین بھینٹ چڑھنا نصیب نہوگا تعجب یہ ہے کہ یورپ مین جہان دہریت اور بے دینی بڑے زور وشور سے پھیل گئی ہے کوئی مہدی ظہور نہین فرماتا۔فقط

تتمہ خاتمہ

فرقۂ یزیدی

مسٹر سون نے اپنی کتاب مین کردستان کے حالات مین یزیدیون کا حال بھی لکھا ہی کہ قدیم نینوی کے کھنڈرات سے چل کر جو موصل کے قریب واقع ہین ایک روز کے فاصلے پر چھوٹی چھوٹی جھاڑیون کا ایک سلسلہ ہے جس مین کئی چھوٹے چھوٹے گانون واقع ہین جہان مٹی کے جھونپڑون مین زمانۂ قدیم کی دو قومین آباد ہین جنکی تاریخ نہایت دلچسپ ہے یہ خالدی اور یزیدی ہین اور اُنکے قریب کوئی مسلمان آباد نہین یزیدی شیطان پرست سمجھے جاتے ہین۔یزیدی ایک یعنی اعلیٰ ہستی کو تو مانتے ہین مگر ایسے التزام کے ساتھ اسکی طرف اعتنا کرنے سے پرہیز

کرتے ہین جیسے کہ شیطان کی طرف کہ جسکے نام کے ذکر یا اسکی نسبت کسی تلمیح واشارے سے بھی انھین سخت مصیبت پیش آتی ہے مگر جبکہ شیطان کا ذکر ضرور ہی کرنا پڑتا ہے تو وہ ملک طاؤس کے نام سے اُسے پکارتے ہین یا ملک الکل کہتے ہین۔

انکا اعتقاد ہے کہ شیطان سب فرشتون کا سردار ہے جو ہنگامی طور پر بزا بھگت رہا ہے مگر آخر کار اپنے اعلیٰ درجے پر بحال کیا جائیگا شیطان کے بعد طاقتور فرشتے گنے جاتے ہین جو اس دنیا کے کاروبار پر اثر ڈالتے ہین۔ طفلس کے یزیدیون نے ایک متلاشی کو ایک عجیب کیفیت بتلائی وہ یہ ہے کہ شیطان اسقدر رویا کہ اُس کی سات ہزار برس کی جلاوطنی مین سات برتن اُسکے آنسوون سے بھر گئے اور اس سے ساتون دوزخین بجھ گئین۔ اب اُسکو آسمان پر اپنے سابقہ رتبے پر بحال کردیا گیا ہے۔

یزیدی مختلف مذاہب کی کتب مقدسہ سے کسی کو رد نہین کرتے مگر بائبل کے عہد قدیم پر پورا اعتماد رکھتے ہین۔ عہد جدید اور قرآن کو بھی قابل عزت وکتب مقدسہ تسلیم کرتے ہین۔ مسیح کو وہ ایک فرشتہ مانتے ہین اور اُن کی تصلیب سے انکار کرتے ہین اور حضرت محمدؐ اور حضرت ابراہیمؑ اور دیگر قدیم انبیا کو وہ نبی تسلیم کرتے ہین اسکے علاوہ وہ مسیح کا دوبارہ آنا اور امام مہدی کا ظاہر ہونا مانتے ہین۔

اِس فرقے کے نام کی اصلیت کی نسبت بہت شک کیا جاتا ہے بعض محققین کا خیال ہے کہ خدا کے قدیم فارسی نام یزدان کی طرف یزیدی منسوب ہے مگر شیعہ اصرار کرتے ہین کہ یزید بن معاویہ نے یہ فرقہ قائم کیا تھا یا وہ اِس فرقے کا ایک ممتاز رکن تھا گو حضرت امام حسینؑ کے قتل کا الزام اُنپر ٹھیک نہین بیٹھتا۔ مگر انھین بدنام کرنے کے لئے یہ بھی لگایا جاتا ہے۔

اِس فرقے کی صحیح اصلیت کا کچھ پتا نہین لگتا خصوصًا ان کے گڈمڈ اور مخلوط عقیدے کی وجہ سے یہ تحقیقات اور بھی مشکل ہوگئی ہے۔ زردشتیون کی مذہبی کتاب اوستا مین چھٹی صدی قبل مسیح کے قریب بعض شیطان پرستون کو لعنت ملامت کی گئی ہے اور خود زردشت نے شمالی ایران مین اِس قسم کے لوگون سے

Marfat.com

جنگ کی تھی اور یزیدیون کے مذہب مین کچھ ان شیطان پرستون کے نشان ملتے ہین جنکا استامین ذکر کیا گیا ہے یعنی یہ کہ انکے یہان نیچر (فطرت) کی پرستش کے آثار موجود ہین مگر ایسے ہی قدیم بابلیون اور خالدیونکی آفتاب پرستی کی علامات بھی موجود ہین خصوصاً آفتاب کی وہ بہت عزت کرتے ہین اور اسے شیخ شمس کہتے ہین اور چاند کو شیخ قمر جو قدیم قصص الاصنام کے شمس اور قمر کے مطابق ہے۔

ان لوگون کے رسوم مین عجیب بے تعصبی نمایان ہے وہ بپتسمہ دیتے ہین ختنہ کرتے ہین چاند اور سورج کی عزت کرتے ہین اپنی قبرونپر قرآن کی آیات کندہ کراتے ہین انجیل یعنی عہد جدید کی آیات پڑھتے ہین کثرت ازدواج کا رواج ہے۔ شراب کو حلال کہتے ہین اور بعض گوشتون کو حلال کہتے ہین۔ زردشتی۔ اسوری۔ بابلی۔ مسلمانی اور عیسوی عبادت پر ملا جلا کر عمل کرتے ہین۔ ان لوگون کا مرکز اور ابتدائی مقام بیدائش موصل کے قریب ہے اور یہان کردستان کی پہاڑیون کے ایک وادی مین یزیدی ولی دفن ہے جسے شیخ عدی کہتے ہین کہ جسے مختلف بیانات کے مطابق ساتوین یا دسوین صدی عیسوی مین گذرنا بیان کرتے ہین۔

اس شیخ عدی کی اصلیت کچھ معلوم نہین ہوسکی البتہ ایک فارسی کی کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خلفائے بنی مروان سے ایک ہوا ہے مگر مسٹر سون لکھتا ہے کہ بعض دیگر اسلامی کتابون کے حوالے سے اب ہم اس نتیجے پر پہونچے ہین کہ شیخ عدی ایک شخص خاندان بنی امیہ سے تھا اور شام کے مقامات بعلبک کا باشندہ تھا۔ مروان کے عہد مین (آٹھوین صدی عیسوی کے شروع مین) وہ موصل چلا گیا اور کردون کی ایک بڑی قوم مین جا کر سکونت اختیار کی کہ جہان بوجہ اپنے بڑے تقدس کے اس کے بہت سے لوگ مرید ہوگئے یہین اسکا انتقال ہوا اور ایک وادی مین اُسے دفن کیا گیا بعض کہتے ہین کہ وہ حلب یا حران سے آیا تھا کہ جہان مدت تک مجوسی عقیدہ جاری رہا اور اب دروز ایک ایسا ہی بُرا عقیدہ رکھتے ہین۔ اغلباً یہ شخص دروز تھا جو اُدھر کسی زیارت کو جاتے ہوئے آنکلا اور اپنے مذہب کی

ع

Marfat.com

اس شاخ کو یہان دیکھکر یہین رہ گیا۔
یزیدیون کے پیشواؤنکے چار درجے ہین۔ پیر۔ شیخ۔ قوّل (سُکّر کے وزن پر قائل کی جمع)۔ اور فقیر۔ پیر سب سے اعلیٰ اور فقیر سب سے ادنیٰ ہی قوّل کے معنے بولنے والے کے ہین جو جا بجا پھر کر اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے ہین اور فقیر لوگ شیخ عدی کی قبر پر خدمتگار ہین۔
مگر ایک یورپین محقق نے اِس واقعہ پر بہت اضافہ کیا ہی وہ لکھتا ہی کہ ولایت موصل ایران کے فرقہ مجوس کی ایک عجیب جماعت کا مقام ہے کہ جسکے پیرودن کو آج یزیدی کہا جاتا ہے یہ لوگ اِسلئے شیطان کی پرستش کرتے ہین کہ اگر ممکن ہو تو دوزخ مین اپنی حالت بہتر بنا سکین۔ یہ اِس لئے بُرائی کی روح کی تعظیم کرتے ہین کہ اِس سے خائف ہین اور اعتقاد رکھتے ہین کہ اچھا خدا یزدان جو نہایت اعلیٰ ہے کچھ بُرائی نہین کرسکتا وہ اِس امر کے انکار کی کوئی کوشش نہین کرتے کہ وہ شیطان کی پرستش کرتے ہین گو اُسکا نام لینے کی اِن مین ممانعت ہی اور انہین سے کسی کے سامنے اُسکا نام لینا اُنکی سخت توہین کرنا ہی اُسکے بجاے وہ ملک طاؤن کا نام لیتے ہین اور شیطان کو طاؤس کی صورت مین پوجتے ہین۔ انکے مذہب مین اسکی ابتدائی خوبی کچھ باقی نہین رہی کیونکہ مسلمان اور عیسائیون نے انھین لگاتار اذیت پہونچائی ہے اور ان دونون مذہبون سے اور نیز یہودیون سے اِنھون نے بہت سی باتین اختیار کرلی ہین یہانتک کہ انکا مذہب کہین کی اینٹ اور کہین کا روڑا ہوگیا ہے۔ گو شکل پہلے سے باقی رہگئی ہے۔ مجوسیون سے انھون نے اہرمن کو خوش کرنے کا اصول اختیار کیا اور خدا کے لئے ان کا لفظ یزدان لیا اور اِن مین قدیم ظہورات قطرت آفتاب پانی کے چشمون اور درختون کی پرستش باقی ہے ملک طاؤس یعنی بڑی بدی کی روح کے علاوہ وہ ملک عیسیٰ مسیح کو مانتے ہین اور بائبل کو وہ تسلیم کرتے ہین مگر مسیح کے مصلوب ہونے سے انکار کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ حضرت عیسیٰ کی شکل یا ایک ہم شکل کو صلیب پر چڑھایا گیا تھا اور اصلی عیسیٰ کو ملک طاؤس نے ہٹا لیا تھا اب اُنکا مقام سورج مین ہے کہ جسے وہ شمس الدین کہتے ہین اور جسکے سامنے وہ ہر صبح سجدہ کرتے ہین۔ اپنے سالانہ عید کے موقع پر وہ ایک بھیڑ تو ملک عیسیٰ نام پر قربان کرتے ہین اور سات بھیڑین ملک طاؤس کے نام پر قربان کرتے ہین کیونکہ عیسیٰ غصے مین سست

Marfat.com

اور رحم مین وافر ہین مگر شیطان تند اور حاسد خدا ہی وہی دنیا کی حکومت کر رہا ہی جسے
دس ہزار سال کے لئے اِس عہدے پر مقرر کیا گیا ہی کہ جس مین سے چار ہزار سال ابھی باقی ہین
اسکے بعد بُرائی کی طاقت ٹوٹ جائیگی اور ملک عیسٰی دس ہزار سال کے لئے حاکم ہونگے۔
گو مسلمان لوگ عیسائیون اور یہودیون سے بوجہ اہل کتاب ہونے کے بالکل رواداری کا
سلوک کرتے ہین مگر یزیدیون سے اِنکا برتاؤ سخت ہی کیونکہ انکے پاس کوئی کتاب نہین یہ فرقہ
ہر بدسلوکی کا آماجگاہ ہی کہ جس مین عیسائی اور یہودی بھی مسلمانون کے شریک ہین
تاہم وہ شیطان پرستون پر اکیلے حملہ نہین کرتے اور مسلمان کسی یزیدی کے گھر کے پاس سے
رات کے وقت گذرنے مین تامل کرتے ہین۔ اب معلوم ہوا کہ یزیدیون کی ایک کتاب بھی ہی
مگر ایسی احتیاط سے اُسے چھپا رکھا گیا ہے اور ایسی سختی سے اُسکے پڑھنے کا حق صرف قبیلے
کے حاکم نے اپنے ہاتھ مین رکھا ہے کہ یہ عام یزیدیون کے لئے کسی کام کی نہین اسکا نام
کتاب الاسود (سیاہ کتاب) ہی اور دسوین صدی عیسوی کی ہی اسمین اُس زمانے کے
یزیدیون کے اعتقاد پر بحث ہی اور پھر اسکی تفسیر مین تیرھوین صدی تک پر بحث ہی
اِس تفسیر کا نام کتاب الجلوہ ہے چنانچہ مندرجۂ ذیل مسائل اِن کتابون سے اخذ کئے گئے ہین
ابتدا مین سات بڑے فرشتون نے مخلوقات کی تخلیق کا کام شروع کیا مگر سانپ کے
بنانے مین انکا جھگڑا ہو گیا کہ جسے ملک طاؤس نے خاص کوشش سے بنایا اِس جھگڑے
مین اُسے شکست ہوگئی اور وہ آسمان سے زمین پر اپنے سانپ سمیت پھینکدیا گیا اور
باقی فرشتون نے کہا کہ تم سے یا تمھاری زمین سے ہم کچھ سروکار نرکھینگے بڑے غصے مین
اسنے تخلیق کا کام ختم کیا اور یزیدی مذہب خاص اپنا بنایا جو لوگ اِس مذہب مین پیدا
ہوتے ہین اُسکی پرستش کرتے ہین اور اُسے خوش کرتے مین عمر صرف کر دیتے ہین وہ بہشت
مین جانے کی امید نہین رکھتے بلکہ اُن کا عقیدہ ہے کہ ان مین سے کوئی بہشت مین نہین
جاسکتا جب تک کہ جتنی بُرائی کرتا ہے اُس سے چار مرتبہ زیادہ بھلائی نکرلے تاہم اُن کا
عقیدہ ہی کہ دس ہزار سال پورے ہوجانے کے بعد ملک طاؤس کی آسمان پر پھر عزت
بحال ہوجائیگی اور پھر اپنے زمین پر کے وفادار پیرو ؤن پر نظر عنایت کرے گا۔

Marfat.com

خواہ یزیدی کی آخرت کی اُمید کتنی ہی خراب ہو تاہم کبھی نہین معلوم ہوا کہ کسی یزیدی نے اپنا مذہب ترک کر لیا ہو خواہ اِسپر کسی قدر مصیبت آئی ہو ہر روز وہ دعا مانگتا ہی اے ملک طاؤس تمنے مجھے یزیدی پیدا کیا ہی مجھے ہمیشہ اپنے مذہب پر مستقل اور وفادار رکھنا۔ گو یزیدی موصل کے جنوب مغرب مین بہت ہین مگر انکی خاص درگاہ شمال مشرق کی طرف ہی یہ شیطان کی درگاہ کردی پہاڑون مین چھپی ہوئی ہی وہ خالی کمرونکا ایک سلسلہ ہے کہ جسکے اندر زائر قیام کرتے ہین اور پھر یزیدی پیر شیخ عدی کی قبر ہے جو اصلی مقام زیارت ہے ردکار کے پتھرون پر مخفی مطالب کے اشکال ہین کہ جنکے معانی کو یا تو چھپایا جاتا ہی یا کسی کو اب معلوم نہین اور دروازے کے اوپر سانپ کی شکل اُبھروان کھدی ہوئی ہی کہ جو یزیدی عقیدے مین سانپ کے ساتھ لازم وملزوم ہے اور اِسے سیاہ کرکے رکھا جاتا ہی دروازے کے اندر بالکل تاریکی ہی اور پانی کے چلنے کا شور سُنا جاتا ہی۔ شیطان کی درگاہ کے اندر صرف ایک صندوق سُرخ کپڑے سے ڈھکا ہوا ہی جسکے اندر ملک طاؤس کی اصل مورت ہی جو مقدس مور ہے۔ درگاہ کے پرے ایک غار ہے جس مین زور سے پانی بہتا رہتا ہے جسے ایک مقدس چشمہ کہا جاتا ہے اور مکے کے چاہ زمزم کے اندر سے ملا ہوا ہے یہ چشمہ شیخ عدی کی طرف منسوب ہی جو اِس درگاہ کا مقدس بزرگ ہے اُسکے پاس مکے سے کچھ شیخ آئے جو اُسے اپنے مذہب سے پھیر کر اسلام قبول کرنے کی ترغیب دینے آئے تھے اُسنے اُنسے پوچھا کہ تم لوگ کہانسے آئے ہو اور اپنے پیچھے کیا چیزین بھول آئے ہو جواب لینا چاہتے ہو ایک نے کہا میرا عصا اور دوسرے کہا تسبیح مکے مین رہگئی ہے اُسپر شیخ عدی نے زمین پر اپنی لاٹھی ماری اور فوراً پانی کا چشمہ جاری ہوگیا کہ جس کے ساتھ پہلے تو عصا اور پھر تسبیح نکل آئی دونون چیزین سیدھی مکے سے آگئی تھین اسپر شیخون کو یزیدی مذہب قبول کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔

لے ارڈ جسنے نینوے کے کھنڈرات کھودے ہین اپنی کتاب مین لکھتا ہے کہ ان لوگون کی رسوم مذہبی اسورین لوگون کی رسوم مذہبی سے ملتی ہین اور بے شک ان کے مذہب کا بہت سا حصہ خالدی اصلیت کا ہی خود یہ لوگ شامی نسل کے ہین اور آج عربی بولتے ہین

Marfat.com

ان کا خاص لباس ہے کہ جس مین سرخ بوسی فر کا خاص رنگ ممتاز ہے وہ نیلے رنگ سے جو خاص مسلمان یا عیسائی پہنتے ہین نفرت کرتے ہین نہ اسے گھر مین استعمال کرتے ہین اور نہ کبھی لباس مین پہنتے ہین۔

انکا حاکم ایک شیخ ہے کہ جسے یہ امیر کہتے ہین اسکے خاندان کی حکومت اس قوم پر کئی نسلون سے ہے قریب زمانہ تک اس قوم پر ایک مضبوط اور مشہور شخص علی بے کی حکومت تھی تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ وہ گم ہوا اور اسکا بھتیجا اسمٰعیل بے حاکم مقرر ہوا مگر اُس کی بہن نے اُس سے حکومت چھین کر اُسے بھگا دیا جو وہ اپنے بیٹے کے لیے جو کمسن ہے محفوظ رکھنا چاہتی ہے۔ امیر کا حکم ڈیڑھ لاکھ یزیدیون پر مطلق ہے جو کوہستان کردستان اور متصلہ اضلاع ایران و روس مین پھیلے ہوے ہین اسکا حکم قانون ہے اور اسے نہ صرف موت و حیات کا اختیار ہے بلکہ آیندہ زندگی (آخرت) مین ہمیشہ کے لئے مجرم ٹھہرانے کا اختیار ہے اس امیر کی آمدنی سات سنجاقون یا جھنڈون سے حاصل ہوتی ہے جو ملک طاؤس کے سات برنجی بت ہین جنکو یزیدی بوسہ دیتے ہین اور کچھ رقم نذر کرتے ہین ہر ایک پر یہ فقرہ کندہ ہے جہان تم جاؤ گے برکت جائے گی جو تمھین بوسہ دیگا مجھے بوسہ دیگا جو تمھین دیگا مجھے دیگا یہ ملک طاؤس کے الفاظ سمجھے جاتے ہین یہ بت بڑی احتیاط اور حفاظت سے لیجائے جاتے ہین تاکہ کوئی دشمن اُنھین چھین نہ لیجائے اور یزیدی اُنھین بوسہ دیکر حسب حیثیت نذرانہ دیتے ہین۔ کسی موضع مین سب سے بڑے یزیدی کے گھر مین یہ بت رہتا ہے اور وہ دوسری رات صرف اس صورت مین رہ سکتا ہے کہ بڑی رقم نذرانہ مین دیجائے۔ علی بے کے زمانے مین ایک سنجاق کو ٹھیکہ پر دینے کی رقم ایک لاکھ پونڈ مقرر ہوئی تھی۔ فقط

اشعار مشعر اختتام کتاب

کر چکا جس گھڑی مین اسکو تمام
نام رکھا مذاہب الاسلام

اس کی تحقیق حال مین کیا کیا
محنتین مین نے کی ہین صبح و مسا

جتنے حالات اس مین ہین یکجا
جامع ایسا نہین کوئی نسخا

یہی اپنی دعا خدا یا ہے
دل و جان کی یہی تمنا ہے

عام لوگ اس سے فائدہ پائین
علما بھی پسند فرمائین

دے جگہ دیدہ مسلمان مین
اہل ارباب دین و ایمان مین

خوب مقبول عالم اسکو کر
بہ طفیل جناب پیغمبر

تحریکِ آزادیٔ ہند

اور

السوادِ الاعظم

مصنف

پروفیسر محمد مسعود احمد

علمائے اہلسنت وجماعت

بالخصوص مولانا محمد نعیم الدین مرادآبادی اور مفتی محمد عمر نعیمی

کے سیاسی ومذہبی افکار وخیالات

نیز تحریک پاکستان میں آل انڈیا سنّی کانفرنس اور

صحافتی اور عوامی سطح پر ان حضرات کی

قابل قدر خدمات کا تحقیقی جائزہ

رضا پبلی کیشنز مین بازار داتا دربار لاہور

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com